اکیسویں اور بیسویں صدی کے

ناقابل فراموش
سچے واقعات

مؤلف

محمد انور بن اختر

مکتبہ الارسلان
MAKTABA-E-ARSALAN

Marfat.com

ناقابلِ فراموش

سچے واقعات

مرتب

مولانا ارسلان بن اختر میمن

شعبہ تحقیق و تصنیف:

مکتبہ ارسلان

اردو بازار، کراچی۔

فون:0333-2103655

جن احباب کو اس کتاب سے فائدہ ہو تو وہ احقر کے مرحوم بھائی حافظ محمد اکبر (عمر ۲۶ سال) کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Marfat.com

جملہ حقوق ملکیت برائے
مکتبہ ارسلان محفوظ ہیں

مکتبہ ارسلان اُردو بازار، کراچی۔
فون: 0333-2103655

خط و کتابت کا پتہ: نفیس اکیڈمی اردو بازار، کراچی۔ فون: 2722080

نام کتاب .... ناقابلِ فراموش سچے واقعات

ترتیب و تزئین .... مولانا ارسلان بن اختر میمن

اشاعت اوّل .... مارچ 2010ء

ملنے کا پتہ:

کراچی: کتب خانہ مظہری گلشن اقبال نمبر 2، کراچی۔ فون: 4992176 نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی۔
بیت القرآن اردو بازار، کراچی۔ صدیقی ٹرسٹ نزد لسبیلہ چوک۔ اقبال بک ڈپو (اقبال نعمانی صدر)۔
اسلامی کتب خانہ نزد بنوری ٹاؤن۔ دار الاشاعت اردو بازار، کراچی۔ علمی کتاب گھر اردو بازار، کراچی۔
لاہور: مکتبہ رحمانی غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور۔ ادارہ اسلامیات انار کلی بازار، لاہور۔
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور۔
راولپنڈی: مکتبہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی۔

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ
موضوع نمبر 1..... سنت نبوی ﷺ کی حقانیت کے پچیس سچے واقعات	19
حدیث کی حقانیت پر ایک مسلم ڈاکٹر کا مشاہدہ	19
عربی جبہ امریکی پادری کے قبول اسلام کا ذریعہ بن گیا.....	19
مسواک سے منہ کی موذی بیماری کے علاج پر ایک نومسلم کا واقعہ.....	20
اجتماعی طور پر کھانے کو دیکھ کر امریکن حبشی مسلمان ہوگیا.....	20
طہارت وصفائی سے متاثر ہوکر انگریز خاتون کا قبول اسلام.....	21
عیسائی استنجاء کا سنت طریقہ جان کر مسلمان ہوگیا.....	23
بستر نہ جھاڑنے کی وجہ سے کالے ناگ نے ڈس لیا.....	24
نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل نہ کرنا بازو ٹوٹنے کا سبب بن گیا.....	24
السلام علیکم کی سنت نے جاپانی خاتون "حانا" کو اسلام کے قریب کردیا.....	25
پہاڑ کا سفر اور سنت نبوی ﷺ کی برکات.....	26
پیٹ کے امراض میں علاج نبوی ﷺ سے رہنمائی.....	26
فرانس میں یہودیوں کے روزے رکھنے کا راز	27
اسلام میں نکاح کے عمل کو دیکھ کر پادری کا بیٹا مسلمان ہوگیا.....	28
سنت والے اعمال اور لباس دیکھ کر ایک امریکی خاتون کا سڑک پر قبول اسلام.....	30
روزے کے فوائد دیکھ کر ایک غیر مسلم کا روزے رکھنا.....	31
نماز کی حکمتیں واشنگٹن کے ایک ڈاکٹر کی زبانی.....	31
امریکن کمپنی کے ڈائریکٹرز کا ہاتھ سے غذا کھانا اور اس کے فوائد کی وضاحت.....	33
جلدی مرض کا شکار ہونے والے شخص کا تہبند پہننے سے شفایاب ہونا.....	33
سنت والے لباس کی برکت سے سور کا گوشت کھانے سے بچ گئے.....	34
اتباع سنت پر امریکی لڑکی کا اسلام قبول کرنا	35
ٹوپی کی برکت سے سانپ پھسل کر نیچے گر گیا	36
ریل کے حادثے میں دعا کی برکت سے بچنے والے مسافروں کا واقعہ.....	38
ختنہ اور داڑھی کی سنت کی افادیت کا ایک	43

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
عجیب واقعہ......	
مٹی کی ہانڈی کا کھانا اور جدید سائنس......	43
حدیث کی صداقت کا ایک ایمان افروز واقعہ	46
موضوع نمبر 2......فطری نیک بچوں کے نو اثر انگیز واقعات	49
برطانوی مسلم بچوں کی شرم وحیا اور ذہانت کا ایک واقعہ......	49
برطانیہ کے ایک اسکول کی بچی کا حضور ﷺ سے محبت کا والہانہ انداز......	51
افریقہ میں پیدائشی حافظ قرآن بچہ......	52
پانچ سالہ بچے نے ایک ہزار افراد کو داخل اسلام کیا......	53
آٹھ سالہ حافظ نے ساڑھے چار گھنٹوں میں قرآن بغیر غلطی کے سنا دیا......	55
بغیر وضو حضور ﷺ کا نام نہ بتانے والے بچے کا سبق آموز واقعہ......	56
نو سالہ افغان بچی کے ہاتھوں روسیوں کی موت	60
ایک چھٹی جماعت کے بچے کا مشتبہ سالن کھانے سے انکار کا واقعہ......	64
امریکی نژاد مسلمان بچے کی پہلا مسلمان امریکی صدر بننے کی خواہش	65
موضوع نمبر 3......بے سکونی اور سکون قلب کے سات اثر انگیز واقعات	68
اسلام قبول کرنے والے مشہور برطانوی باکسر کا اعتراف حقیقت......	68
پندرہ فیکٹریوں کے مالک کی پریشانی اور بے سکونی کا واقعہ......	68
پچھتر ہزار روپے میں بھی خرچ پورے نہیں ہوتے......	69
پچاس ہزار روپے جیب خرچ لینے والی عورت کی بے سکونی کا واقعہ......	69
35 ملوں کے مالک کو 36 ویں مل کے حصول کا غم اور بے سکونی......	71
سکون قلب کے حصول کے لئے انگریزوں کا ریسرچ......	71
حلال کمائی بھی سکون قلب کا بہت بڑا ذریعہ ہے......	77
موضوع نمبر 4......اللہ تعالیٰ پر بھروسے کے چھ اثر انگیز واقعات	78
رجوع الی اللہ کی وجہ سے کھویا ہوا بیگ واپس مل گیا......	78
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے بورڈ میں سیکنڈ آنے والے لڑکے کا واقعہ......	79
جاں بلب شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسے کی طاقت سے بیس سال تک زندہ رہا	81
اللہ......انسانی فطرت کی آواز ہے	82
عربوں کے اللہ تعالیٰ پر یقین کو دیکھ کر ایک انگریز کا متاثر ہونا......	83
صحرا میں گاڑی کے ٹائر کے پھٹنے پر ایک عربی کا صبر بھرا جملہ......	84

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
موضوع نمبر 5......قبولیت دعا کے بارہ اثر انگیز واقعات	85
بیل گاڑی اوپر سے گزر گئی مگر میں صحیح سلامت رہا......	85
اضطراری حالت میں سانپ سے بچنے کی دعا کی قبولیت کا واقعہ......	87
گورے فوجی آفیسر کا بارش کیلئے مسلمانوں سے دعا کرنے کا واقعہ......	89
جگر کے کینسر کی ایک مریضہ کو دعا سے شفایابی	91
درود شریف اور دعا کے اثر سے ایک لڑکی کا موذی مرض ختم ہوگیا......	91
ایک انجینئر کا پاگل پن دعاؤں کی وجہ سے ختم ہوجانا......	92
دعاؤں اور دم سے یرقان کا مرض ختم ہوگیا	92
دعاؤں سے ایک ڈاکٹر کی کھوئی ہوئی بینائی واپس آگئی......	93
دعا کی بدولت اللہ نے گمراہی سے نجات دے دی......	93
دعا کی برکت سے گمشدہ بستر کا مل جانا......	95
دل سے درد کے ساتھ نکلنے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے......	96
دعا کی برکت سے بھولا ہوا قرآن یاد ہوگیا......	98
موضوع نمبر 6......اللہ تعالیٰ کے عذابات کے گیارہ اثر انگیز واقعات	100
خانہ کعبہ پر ایٹم بم گرانے کا مطالبہ کرنے والے امریکی صحافی پر فالج کا حملہ......	100
امریکی فوج پر حشرات الارض کا بھرپور حملہ	100
کوئٹہ اور ایران میں آنے والا زلزلہ بھی اللہ کے عذاب کا ایک نمونہ ہے......	101
ظالم پولیس افسر پر اللہ کے عذاب کا عبرت آموز واقعہ......	102
توہین خاصان خدا کا ارادہ کرنے والے کا موت سے دوچار ہوجانا......	103
پہلی بیوی کی اولاد کو زہر دے کر ہلاک کرنے والی عورت پر عذاب خداوندی......	104
گناہ کے اڈے پر باپ بیٹی کی ملاقات کا دلخراش واقعہ......	105
پہلی بہو پر مظالم کر کے بیٹے کی دوسری شادی کرنے والے والدین کا انجام......	106
گانے والی دو ہندو بہنوں پر کینسر کی شکل میں اللہ کا عذاب	108
ایک لڑکی کو قتل کرنے والے شخص کی سمندر میں ڈوب کر مرنے والے کا واقعہ......	110
ساس کو مارنے پیٹنے والی عورت پر اللہ تعالیٰ کے عذابات کا واقعہ......	122
موضوع نمبر 7	124
نو افراد کو گھر میں بند کر کے زندہ جلا دینے کا عبرتناک واقعہ......	124
طالبان حکومت میں تربوز کھا کر قیمت چھوڑ کر جانے والے چور کا واقعہ......	125

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
طالبان کے اسلامی نظام کے امتحان کا آنکھوں دیکھا واقعہ........	126
ستر سالہ بڑھیا نے مقتول بیٹے کے قصاص میں نوجوان کو خود ذبح کیا........	128
ایک دکاندار کو دوسرے دکاندار کی روزی کی فکر پر واقعہ........	132
ایک بدچلن ڈاکٹر کا واقعہ اور سعودی حکومت کا طریقۂ کار........	133
موضوع نمبر 8...... اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ اثر انگیز واقعات	135
اپنے بیٹے کی موت کا سامان لے جانے والے شخص کا حیرت انگیز واقعہ........	135
کسی کی جان بچا کر خود سفر آخرت پر روانہ ہونے والے ایک فوجی کا واقعہ........	135
ایک پروفیسر کے دماغ کا حساس حصہ بیکار ہونے کا عبرت انگیز واقعہ........	137
بوڑھے آدمی کو ستانے والے بس ڈرائیور کی نقد سزا کا واقعہ........	138
موت کے بعد آنکھیں کھول کر کلمہ پڑھنے والے سرجن کا واقعہ........	139
اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کو زمین کے اندر سلامت رکھا........	139
مصیبت میں پھنسے ہوئے کی جان بچا کر خود لقمہ اجل بننے والے شخص کا واقعہ........	140
دیوار کے نیچے دبنے سے حفاظت کا واقعہ	141
اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہونے کا واقعہ	142
قدیم قبر میں عمر رسیدہ خاتون کی تروتازہ میت نکلنے کا ایمان افروز واقعہ........	147
جرمن فوجیوں کو اللہ کے قادر مطلق ہونے کا یقین........	153
قرآن کریم کی حفاظت کا سبق آموز واقعہ	154
موضوع نمبر 9	155
تبلیغی جماعت کے آٹھ اثر انگیز واقعات......	155
تبلیغی جماعت کے افراد کے چہروں کی نورانیت انگریز کی نظر میں........	155
انگلینڈ کی یونیورسٹی میں تبلیغی نوجوان کا رونا دیکھ کر ایک لڑکی کا قبول اسلام........	155
ایک پیشہ ور امریکی قاتل کا اللہ کی طرف پلٹنے کا واقعہ........	157
تبلیغی سفر میں رکاوٹ ڈالنے والے افسر کے تبادلے کا واقعہ........	158
تبلیغی سفر میں کینسر کے مرض سے شفا پانے والے شخص کا واقعہ........	159
ایک تبلیغی جماعت کے ساتھ اللہ کی مدد ونصرت کا واقعہ........	165
ایک پادری کی تبلیغی جماعت والوں کو نصیحت	167
ایک دیوبندی شخص کا روس میں تبلیغ کا واقعہ	168
موضوع نمبر 10...... جنات کے پندرہ اثر انگیز واقعات	169
موسیقی سے نفرت اور نوجوانوں کو سبق سکھانے	169

Marfat.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
کا پراسرار واقعہ........		عورت کا واقعہ........	
سعودی عرب کے ایک کافر جن نے اسلام قبول کرلیا........	171	میاں بیوی کے جھگڑوں نے میڈیکل اسٹور والے کی جان لے لی........	194
گھر میں آگ اٹھتی ہے کھانے میں گندگی کردی جاتی ہے........	171	بیوی کی لاپرواہی سے شوہر، گھر اور بچے تینوں ضائع ہوگئے........	195
دریا کی موجوں پر چلنے والا پراسرار شخص.....	172	جھگڑوں سے تنگ آ کر دوسری شادی کرنے والے شوہر کا واقعہ........	196
چڑیلوں اور بدروحوں کے خوف سے لوگوں نے گھروں سے نکلنا چھوڑ دیا........	173	مرضی کے خلاف کرنے والی لڑکی کو اس کا شوہر میکے چھوڑ گیا........	196
"جن" بھگانے والی قرآنی آیت کا واقعہ.....	173		
جنات کی کارروائی! گھر کا سارا سامان جل گیا	174	شوہر کے اخلاق دیکھ کر امریکی لڑکی مسلمان ہوگئی	198
جب خطرناک کھوپڑی نے پکارا........	174	عورتوں کی بدگمانی شوہروں کو ان سے متنفر کردیتی ہے........	199
جنات کی دی ہوئی اٹھنی کی قدر نہ کرنے کا انجام	176		
چھوٹے چھوٹے ہاتھ برابر پاؤں دبائے جا رہے تھے	178	ایک امیر شوہر فقیر کیسے بنا؟ ایک عبرتناک واقعہ	200
ایک شکاری کے ہاتھوں ایک "جنی" کے زخمی ہونے کا واقعہ........	179	ٹوٹنے والے گھر کا مسکراہٹ سے دوبارہ آباد ہونے کا واقعہ........	202
ایک فوجی آفیسر کے گھر پر جنات کے قبضے کی حیرت انگیز داستان........	183	میاں بیوی کے اجتماعی کاموں میں ہی خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز پنہاں ہے........	203
سید سعید احمد شاہ کا جنات سے اسکول خالی کرانے کا واقعہ........	189	ملازمت چھوٹنے کی خبر چھپانے والے شوہر کے انوکھے پن کا واقعہ........	204
حضرت مدنی کا ایک "جن" شاگرد........	192	شوہر کی گھر میں موجودگی سے بیوی بچوں پر رعب محبت نہیں درندگی ہے........	206
ایک "جن" کا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے کہنے پر علاقہ چھوڑ دینا........	192	**موضوع نمبر 12..... تکبر و غرور کے پانچ اثر انگیز واقعات**	207
موضوع نمبر 11..... میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے بارہ اثر انگیز واقعات	194	روس کے صدر سے لوگوں کی نفرت اور حقارت کا عبرتناک واقعہ........	207
اپنے ڈاکٹر شوہر پر شک کرنے والے ایک	194		

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
جس شخص کو لوگ حقارت سے دیکھتے وہ روضہ اقدس پر رو رہا تھا......	208
پیسے پر ناز کرنے والے شخص کا بیٹا چوک میں کھڑا بھیک مانگ رہا تھا......	209
قرآن دو رکعت میں قرآن پڑھنے کے غرور میں مبتلا شخص کو اللہ نے سورہ اخلاص بھلادی......	211
روس کے سابق وزیر اعظم اور خود کو خدا کہنے والے شخص کا عبرتناک انجام......	212
موضوع نمبر 13......عذاب قبر کے بارہ اثر انگیز واقعات	215
ترکی کے گورنر کیلئے کھودی گئی انیس قبروں میں سانپ ظاہر ہونا......	215
لاش کی ساتھ اژدھا چمٹا ہوا تھا......	215
بیٹے کی ساتھ قبر میں دفن ہو کر بھاگنے والے شخص کا واقعہ......	216
قبر سے شعلوں کی روشنی آسمان تک پھیل گئی	216
قبر سے نکلنے والی بدبو سے لوگوں کا بے ہوش ہو جانا	217
بیٹوں کے ٹی وی دیکھنے پر باپ کو عذاب قبر ہونے کا واقعہ......	117
قبر تنگ ہو جانے اور اس میں سانپ نکل آنے کا اثر انگیز واقعہ......	218
قبر میں موجود بچھو کے ڈنگ مارنے سے ایک شخص کی ہلاکت......	219
قبر میں داڑھی منڈے شخص کی ٹھوڑی پر بچھوؤں کے عذاب کا واقعہ......	220

عنوانات	صفحہ
زانی شخص پر عذاب الٰہی کا دردناک واقعہ......	221
عذاب قبر کی وجہ سے ایک چور کی انگلی جلنے کا واقعہ	222
ایک میت کی قبر میں سانپ ظاہر ہونے کا عجیب واقعہ......	224
موضوع نمبر 14......آب زم زم سے شفا پانے والوں کے پانچ اثر انگیز واقعات	226
آب زم زم سے تپ دق کے مریض کو شفا	226
آب زمزم پی کر نیم مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی......	226
زمزم پی کر چار معذوروں کی صحت یابی کا واقعہ	227
آب زمزم پر پاکستانی انجینئر معین الدین احمد کے حیرت انگیز مشاہدات......	229
موضوع نمبر 15......کفار پر مجاہدین کے خوف کے چھ اثر انگیز واقعات	233
افغانستان کا نام سنتے ہی روسی صدر کے بالوں کا خوف سے کھڑا ہو جانا......	233
کفار پر مجاہدین اسلام کے نعرۂ تکبیر کی دہشت کا حال......	233
شہید مجاہد کو زندہ سمجھ کر امریکی فوجیوں کی یلغار اور شرمندگی......	234
شہید کے کٹے ہوئے بازو سے نعرۂ تکبیر کی آوازیں اور امریکیوں کا خوف......	234
سات روسی فوجیوں پر دس سالہ محافظ بچہ اور روسیوں کی بزدلی کی انتہاء......	235
صرف دو راکٹ لانچروں کے خوف سے روسی	236

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک فرار........	
موضوع نمبر 16......منکرات کے پندرہ اثر انگیز واقعات	237
لڑکی کے لڑکا اور باپ کے ماں نما ہونے کا عبرت انگیز واقعہ........	237
ٹی وی کی نحوست سے مسلمانوں کے ساتھ قتل وغارت پر نصیحت آموز خواب........	237
سینما میں فلم دیکھنے والی عورت کی چوڑیاں کاٹ ڈالی گئیں........	238
گدھے کو پان کی پیک سے رنگین کرنے والے بزرگ کا عبرت انگیز واقعہ........	238
بیوٹی پارلر جانے والی ایک لڑکی جب راہ ہدایت پر گامزن ہوگئی........	239
ڈش نہ لانے پر نئی نویلی دلہن کی شوہر کو علیحدگی کی دھمکی........	240
عرب ممالک کے قہوہ خانوں میں طلبہ و طالبات کی بے حیائی........	241
ٹی وی، وی سی آر دیکھنے والا لڑکا داڑھی کٹوا کر بری صحبت میں پڑ گیا........	242
آتش بازی کرنے والوں کا عبرتناک انجام	243
جوا کھیلنے والے لوگ کنگال ہوگئے	244
پتنگ بازی سے دو بچوں کی ہلاکت کا دردناک واقعہ........	246
کتے سے محبت کی وجہ سے حج سے محروم ہونے والے شخص کا واقعہ........	247
عورت اور دولت کی ہوس کا شکار شخص موت کا شکار بن گیا........	248
جہیز کے مطالبات سے تنگ خودکشی کرنے والی لڑکی کی ماں مرگئی، بھائی پاگل ہوگیا........	250
حقہ کی بو سے حضور ﷺ کی زیارت سے محرومی	253
موضوع نمبر 17......غیبی رزق کے تین اثر انگیز واقعات	255
مہمان کی ضیافت کرنے پر ڈاکٹر کی آمدنی میں اضافہ........	255
مہمان سے پہلے اس کا رزق آتا ہے........	256
رزق میں بے برکتی کی وجہ سے ہزاروں روپے کمانے والے شخص کا رونا........	258
موضوع نمبر 18......مغربی ذہنیت کے سفاکانہ اور مجرمانہ 12 حیرت انگیز واقعات	259
بوڑھی عورت کو قتل کرنے والے پندرہ سالہ امریکی کو عمر قید کی سزا........	259
امریکی مذہبی فرقے کے سینکڑوں افراد کی خودکشی کا واقعہ........	259
چھ شوہروں کو قتل کر کے ان کو بھون کر کھانے والی جرمن عورت کا واقعہ........	260
عورت کو آزاد چھوڑنے کا انجام، رومانیہ کا ایک واقعہ........	262
دہشت ناک فلم دیکھ کر لڑکے نے والدین کے پیٹ میں خنجر گھونپ دیا........	263
ریسلنگ کے شوقین امریکی بچے اپنے	263

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
دوستوں کی جان لے لیتے ہیں........	
مغربی عورت نے شوہر کے بستر کو آگ لگادی اور شوہر کے دوست کو قتل کردیا........	264
حد سے زیادہ لذت نے برطانوی رکن پارلیمنٹ کو موت کے گھاٹ اتاردیا........	266
بیویوں کے ہاتھوں گھر سے نکالے گئے امریکی شوہر	267
گردے نکال کر بیچنے والے ڈاکٹر کا واقعہ	270
چین میں رائج ایک بچے کی پالیسی پر عمل نہ کرنے والے ڈاکٹر کو سزا	272
ایک زناکار ماں کا فلیٹ سے کود کر خودکشی کرنا	283
موضوع نمبر 19......ذکر و درود کے پانچ اثر انگیز واقعات	285
ذکر کی برکت سے خدا نے ایک بزرگ کو آسیبی بلا کے شر سے محفوظ رکھا........	285
درود شریف کی برکت سے اللہ نے غنڈوں سے بچالیا........	286
درود شریف پڑھنے پر حضور ﷺ تک درود پہنچانے والے ملائکہ کا مشاہدہ........	286
عالم بے ہوشی میں قلب سے "لاالٰہ الااللہ" کی تکرار کا عجیب واقعہ	288
اللہ کے ذکر پر منہ میٹھا ہوجانے والے بزرگ کا واقعہ........	289
موضوع نمبر 20......اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے گیارہ اثر انگیز واقعات	290
مائن (بارودی سرنگ) کا تار اور نصرت	290
خداوندی کا واقعہ........	
شدید پریشانی کی حالت میں آیت الکرسی پڑھنے کے بعد غیبی مدد........	292
غیبی فرشتوں نے جرمن فوج کو الٹے قدموں بھاگنے پر مجبور کردیا........	295
رات کے اندھیرے میں مجاہدین کیلئے ٹارچ کس نے روشن کی؟........	296
مجاہد کے کپڑوں سے گولیاں گزرتی ہیں لیکن اسے خراش تک نہیں آئی........	298
بھارتی فوجیوں کے گھیرے سے دو مجاہدین کے بحفاظت نکلنے کا واقعہ........	299
مجاہدین کے ساتھ اللہ کی مدد دیکھ کر روسی جنرل کا قبول اسلام........	301
گولیوں کی بوچھاڑ میں بچنے والے والے کشمیری مجاہدین کا ایمان افروز واقعہ.	304
35 مسلمانوں سے لڑنے والے 2000 ہندو	309
انگریزوں کی گولیوں سے مسلمانوں کو بچانے والے غیبی بزرگ........	309
خونخوار سکھوں سے بچنا محض اللہ کی مدد و نصرت کی وجہ سے ممکن ہوا........	311
موضوع نمبر 21......جعلی عاملوں اور پیروں کے سولہ اثر انگیز واقعات	318
ایک نقلی خاص مرید کا واقعہ........	318
معصوم لڑکی کی عزت تار تار کرنے والا عامل	319
پیر کے تشدد سے جوان لڑکی کی ہڈیاں ٹوٹ	320

Marfat.com

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
گئیں اور کلیجہ پھٹنے سے مرگئی گیا......		دینی افکار کے تحفظ کی خاطر مولانا اسماعیل شہید کا دشمن کو معاف کرنا......	351
جنسی تشدد کر کے عریاں ویڈیو بنانے والا پیر	321	ایک ہندو جنٹلمین پر حضرت مدنی کے بہترین اخلاق کا اثر......	351
لوگوں کی نمازیں پڑھنے والا لالچی پیر......	321	حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی سے حضور ﷺ کی محبت کا عجیب واقعہ......	353
پیشاب اور پانی ملا پاجامہ نچوڑ کر لوگ تبرک سمجھ کر پی گئے......	322	مدنی آقا کے ایک عاشق، جسے عدالت نے دیوانہ قرار دے دیا......	355
نقلی امام مہدی سے ملاقات کا دلچسپ واقعہ	322	حضرت بخاری کے حسن اخلاق سے متاثر ہوکر ایک بھنگی کا قبول اسلام......	356
ایک پیر صاحب کا دیہاتیوں سے غلہ جمع کرنے کا فریب کرنا......	324	مولانا شبیر عثمانی کی شان میں گستاخی کرنے والا طالب علم کا پاگل ہوگیا......	357
عاملوں کے فراڈ پر ایک صاحب کا تجربہ......	325	حضرت مدنی کی داڑھی کھینچنے والے کا عبرتناک انجام......	358
واکی ٹاکی پر پہلے سے حال سن کر بھرم رکھنے والا جعلی عامل......	327	مولانا مدنی کے سجدہ کے نشان کا مذاق اڑانے والا قادیانی بن گیا......	359
گدھی اور گدھے کے مزار کا دلچسپ واقعہ	328	دیوبند کے پرچم نبوی پر استہزاء کرنے والے شخص کا منہ ٹیڑھا ہوگیا......	359
پیر کی بیٹھک کی جگہ روپے جمع کرنے کے لئے صندوقچی لگادی گئی......	331	حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری کی تلاوت قرآن کی تاثیر کے ایمان افروز واقعات......	360
پیر کھوتے شاہ کے مزار کی حقیقت......	332	**موضوع نمبر 23......کفار کے مظالم کے اکیس اثر انگیز واقعات**	362
پیر کے ایک عورت سے غیر شرعی عمل سے خانقاہ کے تقدس کا اندازہ......	333	زہریلے سانپوں کا قید خانہ......	362
جعلی قبر میں سے جلیبیاں نکال کر مریدوں کو دینے والے راز کا انکشاف......	334	بچے کو ذبح کر کے جلتی ہانڈی میں ڈالنے کا واقعہ	362
جعلی عامل معین المعروف چھری والے بابا کی حرکتوں کے قصے......	339	مسلمانوں قیدیوں کو باندھ کر بھوکے کتوں	363
موضوع نمبر 22......علماء دیوبند کے گیارہ اثر انگیز واقعات	350		
مولانا حسین احمد مدنی کا اکرام، مہمان کی خاطر زمین پر لیٹنے کا واقعہ......	350		

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
کے آگے ڈال دیا جاتا.............	
شیشہ اور کیل میرے جسم میں پیوست ہو جاتے	364
سور کو ہلاک کرنے کا تجربہ مسلمانوں پہ کام آیا	364
جب ایک مجاہد کی انگلی کا ناخن اکھاڑ دیا گیا	365
صومالیہ میں دس علماء کو سرعام زندہ جلا دینے کا افسوسناک واقعہ............	365
بھارتی درندے میرے کپڑے اتار کر مجھے کرنٹ لگاتے............	367
انڈونیشیا میں مسلمانوں کے دل اور جگر پکا کر کھا لیے گئے............	368
سر کاٹ کر فٹبال کی طرح کک مار کر دریا میں پھینک دیا............	368
ٹوٹے ہوئے شیشوں سے مسلمان قیدیوں کی آنکھیں نکال دی گئیں............	369
طالبان قیدیوں کا پیاس کی وجہ سے زبان پر دراڑیں پڑنا............	370
مسلمانوں پر زہریلے بچھو نما چونٹیاں چھوڑنے کا واقعہ............	371
عورتوں کے پیٹ چاک کر کے کتے اور بلے کے بچے رکھ دیئے گئے............	372
لاشوں کی چھتوں میں دفن شخص کے بھاگنے کا واقعہ............	372
انڈین آرمی کی تشدد بھری داستانیں............	374
روسی فوجیوں نے مسلمان عورتوں اور بچوں کو سنگینیں گھونپ دیئے............	375
بھارتی فوج چھوٹی بچی سے لے کر بوڑھی عورت تک کی عزت لوٹتی رہی............	376
حاملہ خاتون سے زیادتی کے بعد پیٹ چیر کر زندہ بچے کے ٹکڑے کر دیئے گئے............	377
بھارت میں گیارہ نوعمر لڑکیوں سے زیادتی کا حالیہ واقعہ............	378
مسلمان رکن پارلیمنٹ کے بے رحمانہ قتل اور خواتین کی اجتماعی بے حرمتی............	379
موضوع نمبر 24......بے پردگی کے سات اثر انگیز واقعات	382
حجاب سے تحفظ کی ضمانت پر ایک غیر مسلم خاتون کا کامیاب تجربہ............	382
ایک بے پردہ عورت کی کہانی اس کی اپنی زبانی	383
سنگین عذاب سے دوچار ہو کر دائرہ حجاب میں آنے کا سچا واقعہ............	384
حجاب کرنے والی ایک غیر مسلم عورت کا ایمان افروز واقعہ............	388
پردہ کرنے اور اس کے فوائد کا اعتراف کرنے والی غیر مسلم عورت کا واقعہ............	391
انگریز کمشنر نے پردہ ہٹانے والی خواتین کو دھتکار کر باپردہ خواتین کی مدد کی............	394
ایک بے پردہ عورت کا عبرتناک واقعہ............	395
موضوع نمبر 25......گناہگاروں کی توبہ کے چار اثر انگیز واقعات	397
قرآن کی بے ادبی کا واقعہ............	397

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
دس برس تک اداکاری کر کے توبہ کرنے والی سابقہ اداکارہ	398
اداکارہ نورا کی اداکاری سے توبہ کا واقعہ	400
دو رکعت نماز سے ایک شرابی شخص مجاہد بن گیا	403
موضوع نمبر 26 ...... مسلمانوں کی قربانیوں کے دو اثر انگیز واقعات	406
اپنے ہاتھوں سے دس دانتوں کو اکھیڑنے والے مجاہد کا سبق آموز قصہ	406
بارودی سرنگوں پر ستر مجاہدین کی لاشوں کا پل	407
موضوع نمبر 27 ...... اللہ تعالیٰ کی نعمت کے تین اثر انگیز واقعات	410
کارخانے کے مالک کے پاس صحت کے سوا دنیا کی ہر چیز تھی	410
آنکھ کا پردہ بھی اللہ کی انتہائی قیمتی نعمت ہے	411
والو خراب ہونے سے لیٹنے سے محروم ڈاکٹر کا واقعہ	412
موضوع نمبر 28 ...... پاک بھارت جنگ کے نو اثر انگیز واقعات	413
سکھوں کے جسم پر لگائے گئے سفید وردی والوں کے نیزے کے نشان	413
مسلمانوں کا خدا سبز کپڑے پہن کر ان کی مدد کر رہا ہے	413
بھارت کے حملے کے وقت پاکستانی بیڑے پر چھایا ہوا پراسرار دھواں	414
شہداء بھی مدد کے لیے پہنچ گئے	414
چھ ستمبر کی شب حضرت بلال کے مزار پر حی علی الجہاد کی آوازیں	415
۱۹۶۵ء کی جنگ میں ایک شخص کو آپ ﷺ کی زیارت	415
پاکستانی فوجیوں کو دشمن کی طرف پیش قدمی روکنے کا غیبی اشارہ	416
پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی سبز فوج کے ذریعے مدد	417
پاک بھارت جنگ میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کے واقعات	418
موضوع نمبر 29 ...... زکوٰۃ و صدقات کے سات اثر انگیز واقعات	425
صدقے سے کینسر کا علاج	425
ایک انگریز کا زکوٰۃ پر یقین اور اس کی کوٹھی کی آگ سے حفاظت کا واقعہ	446
صدقے کی نیت کرنے پر امتحان میں کامیابی مل گئی	427
زکوٰۃ نہ دینے والی عورت کے زیورات کا اسے آگ بن کر قبر میں جلانا	428
مدرسہ مظاہر العلوم کے خزانچی کا زکوٰۃ دینے پر مال کی حفاظت کا انوکھا یقین	429
زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفرت کرنے والی عورت کا مرتے وقت انجام	430
صدقات و خیرات مصنوعی فقیروں کو نہیں صرف مدارس کو دیجئے	431

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
موضوع نمبر 30 ...... عیسائیت کی تبلیغ کے سات اثر انگیز واقعات	433
مسلمان طلباء عیسائی کالجوں میں پڑھ کر ایمان گنوا دیتے ہیں	433
عیسائی بنانے کا حربہ	434
روس میں یہودیوں کی مسلمانوں کو بھگانے کی سازش کا انکشاف	434
نومسلم پادری اور اس کی بیوی کو ایڈز کے ذریعے ہلاکت	435
ایک مصری مسلمان کا عیسائیت کی تبلیغ کی وجہ سے دین سے دوری	440
میڈیکل کا طالب علم عیسائیت تعلیمات کی وجہ سے راہ سے بھٹک گیا	450
عالم اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی ایک عالمگیر مشنری سازش	453
موضوع نمبر 31 ...... عشق رسول کے دس اثر انگیز واقعات	460
داڑھی کی سنت کی اتباع پر نقد انعام	460
اسلام کا نڈر سپاہی اور سچا عاشق رسول	461
مانگ نکالنے کیلئے سر کو بلیڈ سے کاٹنے والے نومسلم امریکن حبشی کا واقعہ	465
سنت کے ساتھ بدعت کا پیوند نہ لگانے پر ایک اصلاحی تدبیر	466
عشق رسول ﷺ کا ایک عجیب واقعہ	467
پیدائشی مسلمانوں پر ناراض ہونے والے نومسلم انگریز کا واقعہ	468
سنت رسول پر ثابت قدم رہنے کیلئے بھائی کے جنازے پر دعا نہ کرنے دی	469
سنت پر استقامت کی برکت سے اپنی دکان قائم کرلی	470
بغیر داڑھی والے لوگوں سے حضور ﷺ کی خواب میں ناراضگی	471
پی آئی اے کے اعلیٰ آفیسر کا داڑھی رکھنے پر اصرار اور نوکری چھوڑ دینا	472
موضوع نمبر 32 ...... نماز کے پندرہ اثر انگیز واقعات	473
روسی وزیر اعظم کی نماز میں دلچسپی	473
امریکی فوجی پر اپنے دوست کی نماز کا اثر	473
غیر مسلم افراد کا نماز کے عمل میں انہماک	474
نماز پر ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی	474
نماز کی اہمیت اور اسرائیلیوں کا خوف	475
نماز کی برکت سے سانپ دروازے میں کچلا گیا	476
نماز کے ذریعے روٹھی ہوئی دلہن کو منانے کا واقعہ	476
نماز اور فزیوتھراپی کی ورزش	478
نماز کی برکت سے اللہ نے عزت آبرو کو محفوظ رکھا	478
نماز اسلام کیلئے تجرباتی کشش کی مانند ہے	479
ڈاکٹر کا نماز کے فوائد کو مانتے ہوئے اس کی اہمیت کا قائل ہونا	480

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
نماز کے ذریعے ورزش کے عمل کو دیکھ کر لندن کے ہندو کا قبول اسلام	482
دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر تھائی لینڈ کی شہریت حاصل کرنے والا شخص	483
اسکوٹر باجماعت نماز کی ادائیگی کے بعد خودبخود اسٹارٹ ہوگئی	485
ایک ٹیکسی ڈرائیور کا صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا اور اس کی غیبی مدد	487
موضوع نمبر 33......موت سے زندگی پانے والوں کے سات اثر انگیز واقعات	491
آٹھ ماہ کے شیر خوار بچے کو 81 گھنٹوں کے بعد زندہ نکال لیا گیا	491
مردہ نظر آنے والے کا چھ ماہ تک زندہ رہنے کا ایمان افروز واقعہ	491
وہیل مچھلی کے پیٹ میں ساٹھ گھنٹے تک زندہ رہنے والے انگریز ملاح کا واقعہ	492
بیس منٹ برفانی جھیل میں دبے رہنے والے چار سالہ بچہ زندہ بچ گیا	492
مردہ ماں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بچے کو زندہ رکھا	493
موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے والوں کے حیرت بھرے واقعات	494
مکمل طور پر مردہ عورت کا آپریشن کے بعد زندگی پانے کا ایمان افروز واقعہ	498
موضوع نمبر 34......لالچ کے پانچ اثر انگیز واقعات	502
ڈالروں کی لالچ میں عرب مجاہد کو شہید کرنے والے افغانی کی نیند حرام ہوگئی	502
لاوارث سمجھ کر اپنے زخمی بیٹے کا علاج نہ کرنے والے ڈاکٹر کا واقعہ	502
دولت کے لالچ میں بے گناہ شخص کو گھوڑے سمیت قتل کرنے کا واقعہ	503
لالچ کا انجام موت کے وقت پتہ چلتا ہے	506
منافع کی لالچ میں ایک ٹھگ کے پاس رقم جمع کرانے والوں کا انجام	507
موضوع نمبر 35......اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے دس اثر انگیز واقعات	511
پھل کے چھلکے اور مچھلی کے کانوں پر کلمہ طیبہ	511
جرمنی میں اگنے والے درخت کی کلمہ طیبہ کی شکل	511
شہید کے خون سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بنتا چلا گیا	512
نومولود بچے کے دائیں بازو پر قدرتی طور پر لکھا ہوا اسم محمد	512
سانس کی نالیوں میں ہڈیوں کی شکل میں کلمہ کا انکشاف	513
جب فرعون کی غرق شدہ لاش دریافت ہوئی	513
پتہ پر لکھا ہوا کلمہ پڑھ کر راجہ کویل کا قبول اسلام	514
بند پتھر کے اندر سے مچھلی کا برآمد ہونا	515
کلمہ لکھا ہوا شہد کی مکھیوں کا بنایا ہوا چھتہ	515

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
پتھروں پر قدرتی طور پر لکھا ہوا اللہ اور محمد ﷺ کا اسم مبارک	518
موضوع نمبر 36..... قادیانیوں کے سات عبرت انگیز واقعات	
مرزا قادیانی پچاس کتابوں کے لئے جمع کیا گیا چندہ خود کھا گیا	522
مرزا قادیانی کے جنازے پر مکھیوں کی بھنبھناہٹ	522
قادیانی مردے کا منہ قبلے سے پھر گیا	523
مرزا کے مرید کا مرزا سے متنفر ہونے کا واقعہ	524
ہم نے ابھی تک اصلی نبی کو نہیں مانا جھوٹے کو کیا مانیں گے	525
قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا سختی سے بائیکاٹ کیجئے ورنہ؟	525
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت اور مرزائیوں پر غیظ وغضب	528
موضوع نمبر 37..... اسلام پر ثابت قدمی کے چار اثر انگیز واقعات	530
قرآن وحدیث کی تعلیم دینے والے 95 سالہ روسی مسلمان کا واقعہ	530
پاگل بن کر مار کھانے والے سرفروش کا واقعہ	531
باشرع میجر کی اسلام پر ثابت قدمی کا ایمان افروز واقعہ	532
مار کھانے کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہنے والے نومسلم کا واقعہ	539

عنوانات	صفحہ
موضوع نمبر 38..... حلال وحرام میں احتیاط کرنے کے نو اثر انگیز واقعات	541
ایک وکیل کے سچ بولنے پر دگنی کمائی شروع ہوگئی	541
رشوت لینے سے انکار پر اللہ نے وسیع رزق کھول دیئے	543
شیو بنانے سے انکار پر ہیئر ڈریسر کی آمدنی میں برکت کا ایمان افروز واقعہ	545
رشوت کے مال سے سخاوت کرنے والے کی قبر پر آگ کے شعلے	548
سودخور تاجر کی قبر زمین میں دھنس گئی	549
سودی کاروبار کرنے والے شخص کے ڈھانچے پر بچھو ڈنگ مار رہے تھے	550
دوزخ کے دہانے سے واپسی	550
رشوت خور کی ٹیڑھی قبر	551
حرام کمائی کھانے والے افراد کا عبرتناک انجام	552
موضوع نمبر 39..... اسلام کی حقانیت کے پندرہ اثر انگیز واقعات	554
جب ایک دہریئے انگریز کے منہ سے ہائے اللہ نکلا	554
سابق برطانوی وزیر کی پڑپوتی کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ	554
خلاء میں اذان سننا اسلام لانے کا سبب بن گیا	555
اذان نے کینیڈا کے ایک پاپ سنگر کی دنیا بدل	556

Marfat.com

عنوانات	صفحہ
وی........	
حضور ﷺ کے خاتم النبین ہونے پر منطقی دلیل	557
ایک عام مسلمان نے پادری کے دانت کھٹے کر دیئے........	560
ایک یہودی شیخ کی دعوت سے عیسائی دوست کا قبول اسلام........	561
نسل پرستی سے تنگ آ کر اسلام قبول کرنے والے امریکی نومسلم کا واقعہ........	563
نکاح کے دلائل سن کر ایک مرتد ڈاکٹر کا قبول اسلام........	567
اَن پڑھ مسلمان عیسائی پادری سے مناظرہ میں جیت........	572
سویڈش لوگوں کے نزدیک حضور ﷺ کے مقام کا آنکھوں دیکھا واقعہ........	572
کروڑپتی عیسائی بچوں کی اسلامی مدرسے میں زندگی بدل گئی........	573
ایک قاتل کے قبول اسلام کا واقعہ........	574
ایسا شوہر لا دو میں بھی مسلمان ہو جاؤں، ایک جاپانی عورت کی خواہش	575
مسلمانوں کا منشیات کی لعنت ختم کرنے کا واقعہ اور انگریز حکام کی حیرانگی........	576
موضوع نمبر 40........ بے دینی کے چودہ اثر انگیز واقعات	578
حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں لاعلمی کا دلسوز واقعہ........	578
ایک عورت کی بے حیائی کی انتہاء کا واقعہ	578
سندھ کے ایک گاؤں میں مردے کا بایاں ہاتھ کاٹنے کی رسم........	579
22 سالہ بی اے پاس لڑکی کو غسل کا صحیح طریقہ تک معلوم نہ تھا........	579
تا عمر غلط نماز پڑھنے والوں کی حقیقت معلوم ہونے پر چیخ نکل گئی........	580
سعودی عرب میں رہتے ہوئے مکہ اور مدینہ سے دوری........	581
موت کے خوف سے حج نہ کرنے والے سیٹھ کا عبرتناک واقعہ........	582
زندہ کا جنازہ تبلیغی جماعت والوں سے پڑھانے کی گزارش........	583
بیٹے کو باپ کا جنازہ پڑھنے کی توفیق نہیں ہوئی........	584
بغداد میں مدرسہ کی تلاش میں ناکامی اور یونیورسٹیوں کی بھرمار........	585
ایک غیر مقلد مولوی کا ساس کو حلال کر دینے کا عبرت انگیز واقعہ........	588
غریبوں کی عادت کا مذاق اڑانے والے شخص سے حضور ﷺ کی ناراضگی........	588
ہندو اور عیسائی استادوں کی ریشہ دوانیاں اور طلباء پر اثرات........	589
کالج کی ہیڈ مسٹریس سے دو لڑکیوں کی زندگی تباہ ہوگئی........	590

Marfat.com

صفحہ	عنوانات	صفحہ	عنوانات
		596	**موضوع نمبر 41......والدین کے نافرمانوں کے بارہ اثر انگیز واقعات**
		596	ماں کی دعا سے غنڈے سے نجات پانے والی امریکی صحافی کا واقعہ..................
		596	ماں پر قاتلانہ حملہ کرنے والے شخص کا زمین میں دھنسنے کا واقعہ..................
		597	والدین کے ساتھ جھگڑا کرنے والے شخص کی موت کا واقعہ..................
		597	ماں کی بددعا سے کوڑھی ہونے والے شخص کا عبرتناک واقعہ..................
		598	ماں کی بددعا سے ایک شخص کا پاؤں کٹ جانا......
		598	ماں کو جوتے مارنے والے کا قابل عبرت حال
		600	ماں کے بال کھینچ کر گھسیٹنے والا آگ میں جل گیا
		602	ماں کے نافرمان شخص کو قبر نے بھی قبول نہ کیا
		605	ماں کو مارنے پیٹنے اور گالیاں دینے والے شخص پر عذاب قبر..................

Marfat.com

موضوع نمبر 1

سنتِ نبوی ﷺ کی حقانیت کے پچیس سچے واقعات

حدیث کی حقانیت پر ایک مسلم ڈاکٹر کا مشاہدہ:

1......ایک مسلم ڈاکٹر نے جو عالمی جنگ اول میں فوجوں کے ساتھ یورپ گئے تھے......بتایا کہ......یورپین اور دوسرے غیر مسلم فوجیوں میں......بالوں کے صاف کرنے کا رواج نہیں تھا......لڑائیوں میں بالعموم سپاہی بے حد مصروف ہونے کے باعث اپنی صفائی کا کما حقہ خیال نہیں رکھ سکتے......صفائی کی کمی کی وجہ سے بالوں والے حصوں پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے......اس لیے ان سپاہیوں میں مختلف امراض پیدا ہو جاتے تھے......بالخصوص ٹائیفائیڈ بخاران میں وبائی صورت اختیار کر لیتا تھا......اسی ڈاکٹر نے بتایا: کہ ان بالوں کا قدرتی حالت میں چھوڑ دینا قوت مردمی پر بھی بڑا اثر ڈالتا ہے......

عربی چغہ امریکی پادری کے قبول اسلام کا ذریعہ بن گیا:

2......سیاہ فام تو گویا اسلام پر مرتے ہیں......خلیجی جنگ کے دوران عرب ملکوں میں پندرہ ہزار کے قریب امریکی حلقہ بگوش اسلام ہوئے......

مراکش کے ایک استاد فواد صاحب کا اس سلسلے میں خصوصیت سے نام لیا جا سکتا ہے......پہلے پہلے انہوں نے ہی امریکی سپاہیوں کو اسلام سے روشناس کرایا......"کالوں" میں تو اسلام کا فروغ عام ہے ہی......مگر سفید فام بھی خاصے متاثر ہو رہے ہیں......

امریکی پادری کے قبول اسلام کا واقعہ عجیب و غریب ہے......وہ شرق اوسط میں مقیم تھا......اسے عربی چغہ بہت پسند آیا......اور اس نے یہی لباس مستقل طور پر اپنا لیا......پھر اسے ایک مسجد میں قیام کا موقع ملا......اور وہ فرزند اسلام بن گیا......اس کی اہلیہ کا تعلق بھی

Marfat.com

ایک عرب ملک سے ہے.....

مسواک سے منہ کی موذی بیماری کے علاج پر ایک نومسلم کا واقعہ:

3 ......سوئٹزر لینڈ میں ایک مسلمان تاجر نے ایک نومسلم کو پیلو کی مسواک تحفہ میں دی..... اس نے مسواک لے کر اسے آنکھوں سے لگایا..... اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے..... پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا..... تو اس میں ایک بالکل چھوٹی تقریباً دو انچ سے بھی کم ایک مسواک لپٹی ہوئی تھی.....

کہنے لگا میں جب مسلمان ہوا تھا..... تو مسلمانوں نے مجھے یہ تحفہ دیا تھا..... میں اس کو بڑی احتیاط سے استعمال کرتا رہا..... اب یہی ٹکڑا باقی بچا ہے.....

پھر وہ کہنے لگا..... مجھے بیماری تھی..... میرے دانت اور مسوڑھے ایسے مرض میں مبتلا تھے..... جس کا علاج وہاں کے اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس بھی نہ تھا..... میں نے یہ مسواک استعمال کرنا شروع کر دی..... کچھ عرصے کے بعد اپنے ڈاکٹر کو دکھانے گیا..... تو ڈاکٹر حیران رہ گیا..... اور پوچھنے لگا: کہ آپ نے کون سی ایسی دوا استعمال کی ہے..... جس کی وجہ سے اتنی جلدی صحت یابی ہوگئی.....

میں نے کہا: صرف آپ کی دوائی استعمال کی ہے.....

کہنے لگا ہرگز نہیں..... میری دوائی سے اتنی جلدی صحت یابی نہیں ہوسکتی..... آپ سوچیں تو جب میں نے ذہن پر زور دیا تو فوراً خیال آیا..... کہ میں مسلمان ہوں..... اور میں مسواک استعمال کر رہا ہوں..... اور جب میں نے اسے مسواک دکھائی تو ڈاکٹر بہت حیران ہوا..... اور نئی تحقیق میں پڑ گیا..... (بحوالہ ضیاء حرم)

اجتماعی طور پر کھانے کو دیکھ کر امریکن حبشی مسلمان ہوگیا:

4 ......ملتان کی ایک جماعت (تبلیغی جماعت) کافی عرصہ پہلے امریکہ گئی..... کام سے فارغ ہو کر کھانا کھانے کے لئے دسترخوان لگایا..... اسی دوران میں ایک امریکن حبشی آیا.....

Marfat.com

اس نے انگریزی میں کہا: کہ میں آپ سے چند سوالات کرنے آیا ہوں..... جماعت کے ساتھیوں نے اسے کھانے میں شریک کیا..... اور کافی اکرام کیا:..... میٹھا وغیرہ کھلایا..... جب وہ کھانے سے فارغ ہوا..... تو کہا: کہ مجھے مسلمان بنا دیں.....

جماعت کے ساتھیوں نے کہا: کہ آپ کیا سوالات پوچھنے آئے ہیں؟

اس نے جواب دیا..... کہ جس سادگی اور محبت سے آپ نے کھانا کھلایا ہے..... آج تک تو میری ماں نے بھی نہیں کھلایا..... گھر میں میری ایک کی علیحدہ پلیٹ..... علیحدہ چمچہ..... کانٹا اور گلاس ہے..... جس کو میں ہی ہاتھ لگاتا ہوں..... اور اس میں صرف میں ہی کھاتا ہوں..... گھر کے تمام افراد حتیٰ کہ والدین بھی میری چیزوں سے دور رہتے ہیں..... یہاں تو ہم سب نے ایک ہی پلیٹ میں کھایا..... اور ایک ہی گلاس سے پانی پیا..... اگر اسلام یہی ہے..... تو مجھے قبول ہے..... چنانچہ اس نے مسلمان ہو کر جماعت کے ساتھ کچھ وقت لگایا..... اور بہت خوش تھا..... کہ اللہ کی ذات نے نبی ﷺ کی سنت کی برکت سے ایمان کی دولت سے نوازا.....

طہارت وصفائی سے متاثر ہو کر انگریز خاتون کا قبول اسلام:

5......ایک مسلمان طالب علم لندن میں تعلیم حاصل کر رہا تھا..... وہ جس ہاسٹل میں مقیم تھا..... اس میں ایک انگریز خاتون رہتی تھی..... اور وہاں مختلف ممالک کے طلبہ بھی مقیم تھے..... یہ عورت ان سب طلبہ کے کپڑے دھونے کا بھی انتظام کرتی تھی.....

ایک مرتبہ اس خاتون نے مسلمان طالب علم سے کہا:

”کیا آپ کو میرے کپڑے دھونے پر بھروسہ نہیں ہوتا؟“

طالب علم نے جواب دیا:

”کیوں نہیں؟ مجھے بھروسہ ہے..... کہ آپ کپڑے ٹھیک دھوتی ہیں۔“

خاتون نے پوچھا:

”پھر آپ اپنے کپڑے خود دھو کر میرے حوالے کیوں کرتے ہیں.....“

Marfat.com

طالب علم نے کہا:

''اگر مجھے کپڑے خود دھونے ہوتے..... تو میں آپ کے حوالے کیوں کرتا؟ واقعہ یہ ہے..... کہ میں اپنے کپڑے دھو کر آپ کو نہیں دیتا..... ویسے ہی دیتا ہوں.....''

خاتون نے کہا:

''پھر یہ کیا بات ہے..... کہ مجھے دوسرے لوگوں کے کپڑوں میں طرح طرح کے دھبے..... اور بدبو محسوس ہوتی ہے..... لیکن آپ کے کپڑوں میں کبھی ایسی کوئی چیز مجھے نہیں ملی.....''

طالب علم نے جواب دیا:

''محترمہ! میں مسلمان ہوں..... میرا دین مجھے پاکی اور نظافت کا حکم دیتا ہے..... اگر میری شلوار..... یا زیر جامے پر پیشاب کا قطرہ بھی پھیل جائے..... تو میں ایسی حالت میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا..... جب تک اسے دھو نہ لوں..... اس لیے میرے کپڑوں میں کوئی ناپاک چیز نہیں رہ سکتی..... اور جب کپڑے اتارتا ہوں..... تو وہ پاک صاف ہوتے ہیں.....''

انگریز خاتون بولی: ''تمہارا اسلام اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی تعلیم دیتا ہے؟.....''

طالب علم نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے..... کہ اللہ کو ہر وقت یاد رکھیں..... چنانچہ جب میں بیت الخلاء جاتا ہوں..... تو پہلے ایک دعا پڑھتا ہوں..... نکلتا ہوں..... تو دوسری دعا پڑھتا ہوں..... جب نئے کپڑے پہنتا ہوں..... تب بھی دعا پڑھتا ہوں..... اسی طرح کھانا کھانے..... گھر سے نکلنے..... سونے..... جاگنے..... غرض زندگی کے ہر اہم کام کے موقع پر ہمیں نبی کریم ﷺ نے دعائیں سکھائی ہیں..... وہ پڑھتا ہوں..... تاکہ اللہ کے ساتھ میرا تعلق مضبوط رہے..... کیونکہ یہ تعلق ہی صحیح راستے کی طرف میری رہنمائی کرتا ہے..... اور مجھے ایسے کاموں سے باز رکھتا ہے..... جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوں.....''

انگریز خاتون کو اس نوجوان کی یہ باتیں بڑی عجیب..... مگر بڑی دلکش محسوس

١٢٧٤٩٠

Marfat.com

ہوئیں..... اس کے بعد وہ اس نوجوان کی نشست و برخاست..... اس کے رہن سہن..... اور عادات و اطوار کو غور سے دیکھتی رہی..... اور اس کی تہذیب..... اس کی شائستگی..... اس کی پاکیزگی..... اس کی عفت اور فضولیات سے اس کے اجتناب نے رفتہ رفتہ اس خاتون کے دل میں اسلام کے لیے ایک جستجو پیدا کردی..... وہ اس نوجوان سے اسلامی تعلیمات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرتی رہی..... یہاں تک کہ اسلام کی حقانیت اس کے دل میں گھر کر گئی..... حق کے نور نے اس کے دل کو بھی منور کردیا..... اور وہ نہ صرف یہ کہ خود مسلمان ہوئی..... بلکہ اپنے خاندان کے متعدد افراد کو بھی مسلمان کرلیا.....

عیسائی استنجاء کا سنت طریقہ جان کر مسلمان ہو گیا:

6 ......لندن کے علاقے کا دھوبی جو پہلے عیسائی تھا..... مسلمان ہو کر جماعت کے ساتھ ملتان آیا..... میں اس کے کافی قریب ہوا..... تو باتوں باتوں میں اس نے اسلام لانے کی وجہ خود بتا دی..... کیوں کہ وہ دھوبی تھا..... اس لیے اس کے پاس مسلمانوں..... اور غیر مسلموں کی پینٹیں آیا کرتی تھیں..... دونوں پینٹوں میں اس نے نمایاں فرق پایا..... مسلمان کی پینٹ صاف ہوتی..... اور غیر مسلموں کی غلاظت سے بھری ہوتی تھیں..... اور یہ گندی پینٹیں واپس کردیتا..... اور ان کو بتاتا..... کہ مسلمانوں کی پینٹیں کتنی صاف ہیں.....

چنانچہ مسلمانوں سے اس کی وجہ دریافت کی..... تو مسلمان بتاتے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے استنجاء کا عمل بتایا ہے..... جس سے ہم پاک ہو جاتے ہیں.....

دھوبی کہنے لگا: کہ ہمارے مذہب میں کوئی ایسی بات نہ تھی..... اور پادری بھی نہیں جانتے تھے.....

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی محبت میرے دل میں ڈال دی..... کہ مسلمانوں کے نبی نے کتنا مکمل ضابطہ حیات حتیٰ کہ پاک ہونے کا طریقہ بھی بتلایا ہے..... جس کی وجہ سے میں مسلمان ہو گیا..... (از: ڈاکٹر نور احمد نور)

Marfat.com

بستر نہ جھاڑنے کی وجہ سے کالے ناگ نے ڈس لیا:

7 ......بستر جھاڑنے میں حکمت یہ ہے..... کہ بستر یا چادر ایک جگہ پڑی رہے..... تو اس میں گرد جمع ہو جاتی ہے..... اور اس سے جلدی اگزیما ہو جاتا ہے..... اور بستر میں کوئی چھوٹا موٹا کیڑا..... یا ضرر رساں چیز ہو سکتی ہے..... جو انسان کے لیے نقصان کا باعث ہو..... نیز بستر نہ جھاڑنے کی سنت کو چھوڑنے کی وجہ سے کئی واقعات لوگوں کے ساتھ پیش آئے..... کہ بستر نہ جھاڑنا نقصان کا باعث بن گیا.....

ذیل میں ہم ایک واقعہ لکھ رہے ہیں..... جو کہ میرے ایک نہایت ہی قریبی عزیز کے ساتھ پیش آیا..... وہ کہتے ہیں کہ:

ہمارے یہاں ایک مرتبہ رات کو بارش ہوئی..... تو لوگ چھتوں پر سوئے ہوئے تھے..... بارش کی وجہ سے لوگ جلدی جلدی نیچے اترے..... اور پھر بستروں میں گھس گئے.....

"ایک عورت چھت سے نیچے اتری..... وہ بھی بغیر بستر جھاڑے ہی نیچے آ کر لیٹ گئی..... اس بستر میں کالا ناگ تھا..... وہ ابھی لیٹی ہی تھی کہ اس کو ناگ نے ڈس لیا..... اور وہ وہیں ڈھیر ہو گئی..... اگر سنت پر عمل کر لیتی..... اور بستر کو جھاڑ کر سوتی..... تو اللہ تعالیٰ مہربانی فرماتے....."

نبی اکرم ﷺ کی سنت پر عمل نہ کرنا بازو ٹوٹنے کا سبب بن گیا:

8 ......میرے ایک دوست کا بیٹا اپنے دومنزلہ مکان کی چھت پر ایک دفعہ منڈیر کے بالکل ساتھ (جو کچھ زیادہ بلند نہ تھی) چارپائی بچھائے رات کو سو رہا تھا..... نہ معلوم کیونکر بیدار ہوا..... منڈیر کی جانب ہی پاؤں لٹکا کر گویا چارپائی سے اترنے لگا..... دھڑام سے نیچے زمین پر آن گرا..... نیچے کوڑے کا ڈھیر تھا..... جس کی وجہ سے صرف اس کے دونوں بازو ٹوٹ گئے..... زمین سخت ہوتی تو جان کھو بیٹھتا..... (اسلامی اصول صحت)

Marfat.com

السلام علیکم کی سنت نے جاپانی خاتون "حانا" کو اسلام کے قریب کر دیا:

9 ...... مجھے کسی مسلمان نے اسلام کی دعوت دی..... نہ اسلام کے بارے میں بتایا... جاپان میں ویسے بھی مسلمانوں کا امیج بہت برا تھا..... امریکہ میں براہ راست مسلمانوں کو ان کے لباس مثلاً ٹوپی..... جبہ وغیرہ میں دیکھا تو بڑا عجیب لگا..... جاپان میں بدھ مت کے مذہبی علماء..... یعنی "بدھ بھکشو" دنیوی معاملات سے مکمل کٹے ہوئے ہوتے ہیں..... زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی کاروبار..... یا کوئی دوسرا کام نہیں کرتے.....

عیسائیوں کے "پادری"..... اور "ننیں" بھی ایک ہی کام کرتی ہیں..... یعنی گرجوں میں عبادت..... عیسائیوں کے دیگر مذہبی رہنما بھی کاروبار حیات سے دور رہتے ہیں..... لیکن مسلمانوں کو میں نے اس سے مختلف پایا..... وہ ٹوپی وجبہ پہن کر کاروبار کرتے ہیں..... اور اللہ کی عبادت بھی..... مجھے یہ لوگ بڑے قابل احترام..... اور معزز لگے..... میرے دل میں ان کی توقیر بڑھ گئی..... مجھے ایسے محسوس ہوا..... کہ یہ لوگ اللہ کے قریب ہیں.....

مسلمانوں کا تعلق مختلف ملکوں..... نسلوں..... اور قوموں سے ہے..... مگر سب کا لباس ایک ہی طرح کا ہے..... اور ایک ہی جیسے نظر آتے ہیں.....

"نیویارک" میں ایک "سیگال ریسٹورنٹ" ہے..... میں عموماً ہر روز کھانا کھانے وہاں جاتی تھی..... ایک دن میں کھانا کھا رہی تھی..... کہ میں نے دیکھا..... کہ ایک ۵۰ سالہ آدمی آیا.....

"السلام علیکم" کہا: اور ریسٹورنٹ کے مالک سے ٹوائلٹ استعمال کرنے کی اجازت چاہی..... نیویارک میں ٹوائلٹ استعمال کرنے کی اجازت کوئی مشکل ہی سے دیتا ہے..... مگر ریسٹورنٹ کے مالک نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی..... ٹوائلٹ استعمال کر کے وہ آدمی باہر آیا..... تو مالک نے اس سے پوچھا: کہ کہاں کے رہنے والے ہو؟.....

اس نے بتایا: کہ "مصر" کا..... میرے مشاہدے میں ایک بات آئی..... کہ ایک مسلمان جب کسی دوسرے مسلمان کو ملتا ہے..... تو سب "السلام علیکم" بولتے ہیں..... میں سوچنے

Marfat.com

لگی..... کہ یہ کیسا لفظ ہے..... جو دو افراد کی نہ صرف اجنبیت کو دور کر دیتا ہے..... بلکہ ایک دوسرے کا ہمدرد..... وغم گسار بھی بنا دیتا ہے.....

اس قسم کے کئی اور واقعات میرے مشاہدے میں آتے رہے..... اور اسلام کے بارے میں میرے خیالات میں مثبت تبدیلی آنے لگی..... اور میں مسلمان ہوگئی.....

پہاڑ کا سفر اور سنتِ نبوی ﷺ کی برکات:

10......چند سال قبل ہماری جماعت ایک پہاڑی پر چڑھ رہی تھی..... اور ہر قدم پر (حضورِ اقدس ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق) اللہ اکبر کہتے جا رہے تھے..... یہ خطرناک سفر تھا..... کیوں کہ پہاڑی کے نیچے دریائے سندھ گزر رہا تھا..... راستہ میں بارش کی وجہ سے پھسلن تھی..... ہمارے ساتھ ایک بوڑھا پٹھان تھا..... جو سب سے آگے تھا..... اور اونچی آواز سے اللہ اکبر کہتا جا رہا تھا.....

ایک دم بوڑھے پٹھان کا پاؤں پھسلا..... اور اس نے پہاڑی کے ساتھ نیچے لڑھکنا شروع کر دیا..... اس کے گرنے کو ہم سب دیکھ رہے تھے..... اور دریائے سندھ میں گرنے سے سوائے باری تعالیٰ کے..... اور کوئی نہیں بچا سکتا تھا..... ایک دم ہم نے دیکھا..... کہ وہ ایک پتھر پر کھڑا ہو گیا ہے..... اور جھاڑی کو پکڑ رکھا ہے..... ہم نے رسّیاں نیچے پھینکیں..... اور اس کو آرام سے اوپر کھینچ لیا..... نیچے دریائے سندھ صاف نظر آ رہا تھا..... یہ سب سنت کی برکات سے ممکن ہوا۔

پیٹ کے امراض میں علاج نبوی ﷺ سے رہنمائی:

11......سعودیہ میں تیل کی کمپنی کے ایک امریکن افسر کو معدہ میں سوزش تھی..... اور وہ شراب پینے سے باز نہ آتا تھا..... امریکی ڈاکٹرز اس کے علاج سے عاجز آ گئے تھے..... ایک نجی دعوت میں اس نے اپنی عادت بد..... اور بیماری کا تذکرہ بڑے مزاحیہ انداز میں کیا..... دعوت کے بعد ہم نے علاج کی پیش کش کی..... تو وہ اسے بھی مذاق سمجھا.....

Marfat.com

فیصلہ یہ ہوا..... کہ وہ علاج آزمائے گا..... لیکن کوئی فیس نہ ہوگی..... وہ ہر رات شراب پیتا تھا..... اس کے بعد سوتے وقت دودھ کے گلاس میں کبھی خالص زیتون کا تیل..... اور کبھی اسے ''شہد'' سے میٹھا کر کے تیل ملا کر پینے کا بتایا گیا..... صبح کے ناشتہ میں ''جو'' کا دلیا یا کبھی Quaker Oats ''شہد'' ڈال کر استعمال کرتا رہا..... دن کو اگر جلن ہوتی..... تو ''جولوسیل'' کی گولیاں کھالی..... یا ''شہد'' پی لیا..... یہ سلسلہ ایک سال تک چلتا رہا..... اس دوران میں اس کی بیماری بتدریج کم ہوتی گئی..... اسے درد کا شدید دورہ ایک مرتبہ بھی نہ پڑا..... اور نہ پیٹ سے خون نکلا.....

یہ ایک ایسے مریض کی داستان ہے..... جس کی دماغی حالت بھی درست نہ تھی..... کیونکہ وہ شراب جس نے اس کے معدہ میں پہلے ہی سوزش پیدا کی تھی..... وہ اسے چھوڑنے پر تیار نہ تھا..... وہ پیتا رہا..... اور روتا رہا..... لیکن ''طب نبوی'' کے اس مبارک علاج کی..... جسکا اوپر ذکر ہوا ہے..... افادیت اتنی شاندار تھی..... کہ پرہیز نہ کرنے کے باوجود وہ بہتر ہوتا رہا..... اس کے بعد ایسے کئی اور مریض دیکھنے میں آئے..... جو پرہیز نہ کرتے تھے..... اور علاج بھی باقاعدگی سے نہ کرتے تھے..... مگر ان کو اس کے باوجود فائدہ رہا..... کچھ لوگوں کو سستی اور آسان دواؤں سے تسلی نہیں ہوتی..... ایک خاتون کو السر کے ساتھ معدہ میں سوزش تھی..... جس کے علاج کے لیے وہ ہر سال ''انگلستان'' جایا کرتیں..... انہیں مٹھی بھر گولیاں صبح شام کھا کر کچھ آرام آتا..... مگر وہ بھی عارضی..... ان کے ایک عزیز کی سفارش پر ہم نے ان کے علاج کی جسارت کی..... جس میں ''جو'' کا دلیا اور ''زیتون'' جیسی ارزاں چیزیں تھیں..... اس سے شدید تکلیف جاتی رہی..... مزید اطمینان کے لئے پھر ولایت گئیں..... پتہ چلا..... کہ زخم تو ٹھیک ہوگیا ہے..... مگر ہلکی سی سوزش موجود ہے..... (کوئی مرض لاعلاج نہیں)

فرانس میں یہودیوں کے روزے رکھنے کا راز:

12 ......ایک محقق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں..... کہ میں فرانس گیا..... مجھے ایک

Marfat.com

دوست کہنے لگا..... کہ رمضان المبارک آیا..... مجھے روزہ رکھنا اور تراویح پڑھنا تھیں.....
میں نے اپنے پروفیسر سے اجازت طلب کی..... کہ مجھے روزہ رکھنے اور تراویح کی ادائیگی کے لیے چھٹی مطلوب ہے..... کیونکہ اپنی عبادات کے سلسلے میں جہاں مجھے جانا تھا..... وہاں سے میں روزانہ آجا نہیں سکتا تھا.....

اس پر پروفیسر صاحب نے کہا: اس مقصد کے لیے تمہیں کہیں جانے یا چھٹی لینے کی ضرورت نہیں..... کیونکہ میں تمہاری ملاقات یہیں ایسے لوگوں سے کروا دیتا ہوں..... لہٰذا پروفیسر صاحب نے مجھے ایک جگہ بھجوا دیا..... وہاں عمامے باندھے ہوئے باریش لوگوں سے ملاقات ہوئی..... جو جبے پہنے ہوئے تھے ا..... مسواک سے وضو کر رہے تھے..... وہاں اذانیں بھی دی جارہی تھیں..... اور باجماعت نماز کا بھی اہتمام تھا..... ایک آگے قرآن کی تلاوت کررہا ہے..... جبکہ دوسرے سبھی لوگ پیچھے پورے انہاک سے سن رہے ہیں..... اور سحری افطاری کے پورے اہتمام کے ساتھ روزے بھی رکھ رہے ہیں.....

پھر وہ لوگ معتکف بھی ہوئے..... اس طرح پورا مہینہ (رمضان) پرسکون گزرا..... نماز عید پڑھ کر میں واپس آگیا..... اور آکر پروفیسر صاحب کا شکریہ ادا کیا..... یہ آپ نے میری ملاقات ایسے مذہبی لوگوں سے کروادی..... اس پر پروفیسر صاحب مسکرادیے..... میں نے دریافت کیا: کہ کیا بات ہے؟

تو انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا..... کہ یہ سب لوگ یہودی تھے..... مجھے حیرت ہوئی..... تو پروفیسر صاحب نے وضاحت کی..... کہ انہوں نے ایک Project کے تحت کام کیا ہے..... کہ اسلام میں مسلمان مسلسل ایک مہینہ روزے رکھتے ہیں..... ہم بھی ویسے روزے رکھ کر دیکھتے ہیں..... کہ اسلام کے اندر کیا کیا اچھائیاں ہیں..... اگر اچھائیاں ہوں گی..... تو ہم بن کہے اسلام قبول کرلیں گے..... (بحوالہ علمائے کرام اور ان کی ذمہ داریاں)

اسلام میں نکاح کے عمل کو دیکھ کر پادری کا بیٹا مسلمان ہوگیا:

13 .....ملتان میں ابدالی مسجد میں لمبی لمبی زلفوں والا ایک نومسلم ''جماعت'' کے

Marfat.com

ساتھ آیا ہوا تھا..... ساتھی اس سے ملتے..... وہ بہت محبت سے پیش آتا..... اور جب لوگ اس سے یہ سوال کرتے..... کہ آپ اسلام میں کیسے داخل ہوئے..... تو ناراض ہو جا تا..... میں اس سے بار بار ملتا رہا..... لیکن مسلمان ہونے کی وجہ نہ پوچھی..... بلکہ اپنے ذاتی تجربات سناتے..... ایک دن وہ اصل بات بتانے کے لئے خود بخود آمادہ ہو گیا.....

لندن میں ایک گرجا میں اس کا والد پادری تھا..... اور اس کا باپ اس کو گرجا کی سروس کر نے کی تعلیم دیتا رہتا..... اور اس کو اپنے بعد پادری بننے کی ترغیب دیتا..... جس پر یہ بھی رضا مند تھا.....

ایک روز اتوار کے دن گرجا میں دو مردوں کی آپس میں شادی کا اعلان ہوا.....

اس نے اپنے باپ سے پوچھا: کہ مرد وعورت کا نکاح تو ہوتا ہے..... مگر آج دو مردوں کا کیسے ہوا؟

کیا آپ نے عیسائی مذہب میں تبدیلی کر دی ہے؟

میرے باپ نے بتایا: کہ جب دونوں فریق راضی ہوں..... تو برٹش پارلیمنٹ نے اس کی اجازت دے دی ہے..... یہ جواب سن کر نومسلم پریشان ہو گیا..... اور گر جا میں جانا بند کر دیا..... اس کے باپ پادری نے بہت دباؤ ڈالا..... مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ہدایت کا فیصلہ کر دیا تھا..... اس لئے وہ عیسائیت سے بیزار ہو گیا..... اور نئے مذہب کی تلاش میں نکلا.....

وہ کہنے لگا: کہ میرے گھر کے قریب ایک مسجد تھی..... جس میں..... میں نے جانا شروع کر دیا..... وہاں کے لوگوں نے بہت عزت کی..... اور چند دنوں میں ایک نکاح ہوا..... جس کو میں نے بہت غور سے دیکھا..... کہ صرف مرد آئے ہوئے تھے.....

میں نے پوچھا: کیا دو مردوں کا آپس میں کبھی نکاح ہوا؟

تو لوگوں نے بتایا: کہ اسلام میں یہ حرام ہے..... چنانچہ اس عمل نے مجھے ہدایت دی..... اور میں مسلمان ہو گیا..... اور جب سے کلمہ کی محنت میں لگا ہوا ہوں..... بہت سکون سے ہوں.....

Marfat.com

سنت والے اعمال اور لباس دیکھ کر ایک امریکی خاتون کا سڑک پر قبول اسلام:

14 ......ایک مرتبہ ہم امریکہ میں نماز پڑھ کر مسجد سے باہر نکلے..... سامنے مین روڈ تھا..... ہم دو آدمی آپس میں بات چیت کر رہے تھے..... سامنے سڑک پر ایک خاتون تیزی کے ساتھ کار چلاتی ہوئی گزری..... لیکن چند میٹر آگے جا کر اس نے بریک لگا دی..... اس نے گاڑی موڑی..... اور ایک دومنٹ میں اس نے ہمارے قریب آ کر گاڑی کھڑی کر دی..... وہاں پر عام طور پر ایسا ہوتا ہے..... کہ آدمی جس منزل پر جا رہا ہو..... اس کے پاس اسکا پورا ایڈریس نہ ہو..... تو اسے پوچھنے کی ضرورت پیش آتی ہے..... چنانچہ ہم نے سوچا..... کہ ممکن ہے کہ یہ امریکن عورت راستہ بھول گئی ہو..... اور ہم سے کوئی پتہ معلوم کرنا چاہتی ہو.....

اس عاجز نے اپنے ساتھ والے دوست سے کہا: کہ آپ جائیں..... اور اس سے پوچھیں..... کہ کیا آپ کو ڈائریکشن کی ضرورت ہے؟

جب اس نے جا کر پوچھا..... تو وہ کہنے لگی..... نہیں..... میں تو اپنے گھر جا رہی ہوں..... اور گھر کی ڈائریکشن تو ہر ایک کو آتی ہے..... ہمیں کیا پتہ تھا..... کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے گھر کے بجائے اصلی گھر کا راستہ دکھانا چاہتے تھے.....

اس نے جب کہا..... کہ میں اپنے گھر جا رہی ہوں..... تو ہمارے دوست نے پوچھا..... کہ پھر آپ نے یہاں کیوں بریک لگائی؟

اس کے جواب میں وہ کہنے لگی..... کہ یہ بندہ کون ہے؟

اس نے کہا: کہ یہ بندہ مسلمان ہے.....

وہ کہنے لگی..... کہ اس سے پوچھو..... کہ کیا یہ مجھے بھی مسلمان بنا سکتے ہیں..... نہ نام کا پتہ اور نہ ہی ایڈریس کا پتہ..... فقط نبی ﷺ کی سنتوں کو دیکھا..... اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ایسی تاثیر ڈال دی..... کہ وہیں گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اس نے کلمہ پڑھ لیا..... اس عاجز نے اسے اپنا رومال دے دیا..... جس کو اس نے اپنا دوپٹہ

Marfat.com

بنالیا..... اور پھر اپنے گھر کو روانہ ہوگئی..... سبحان اللہ...... (از: شیخ ذوالفقار احمد نقشبندی)

روزے کے فوائد دیکھ کر ایک غیر مسلم کا روزے رکھنا:

15 ...... مجھے ایک صاحب ملے..... کہنے لگے..... میں روزے رکھتا ہوں.....
وہ امریکن تھے..... میں نے کہا: وہ کیوں؟ تم تو غیر مسلم ہو..... تم کیسے روزے رکھتے ہو؟
کہنے لگا: کہ سال میں کچھ وقت انسان پر ایسا گزرنا چاہیے..... کہ وہ ڈائٹنگ کرے..... جب ہم کچھ عرصہ کے لئے Digestive System کو فارغ رکھتے ہیں..... تو جسم کے اندر کچھ رطوبتیں ایسی ہوتی ہیں..... جو کہ ختم ہو جاتی ہیں..... بہت سی پیچیدہ قسم کی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں..... بھوکا رہنے سے Digestive System پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے..... اور بہتر طریقے سے کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے.....
میں نے اور میری بیوی نے یہ فیصلہ کیا ہے..... کہ ہم سال میں ایک مہینہ اسی طرح روزہ رکھ کر ڈائٹنگ کیا کریں گے..... میں نے اسے بتایا کہ سنت یہ ہے..... کہ ہر مہینے ایام بیض کے تین روزے رکھے جائیں..... بالخصوص وہ لوگ..... جو غیر شادی شدہ ہوں.....
وہ زیادہ روزے رکھیں..... بھوکا رہنا انسان کے اندر ایک ڈسپلن..... اور صبر وضبط پیدا کرتا ہے.....
غیر شادی شدہ کو اس کی زیادہ تلقین کی گئی ہے..... تا کہ اس کی شہوانی قوت مناسب رہ سکے.....
آج کے غیر مسلم اس کے اندر مادی فائدہ دیکھ کر اس کو اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں.....
فقیر نے سنت نبوی ﷺ میں سو سے زیادہ ایسی مثالیں دیکھی ہیں..... کہ جن کو ہو بہو سائنس کی دنیا تسلیم کرتی ہے..... (از: حوالہ بالا)

نماز کی حکمتیں واشنگٹن کے ایک ڈاکٹر کی زبانی:

16 ...... ایک دفعہ واشنگٹن میں ایک ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی..... وہ کہتا تھا..... میرا دل کرتا ہے..... کہ سارے ملک میں نماز کو لاگو کر دوں.....
فقیر نے کہا وہ کیوں؟

Marfat.com

کہنے لگا: اس کے اندر اتنی حکمت ہے..... کہ کوئی حد نہیں..... وہ جلد کا اسپیشلسٹ تھا.....

کہنے لگا: اس کی حکمت آپ تو (انجینئر ہیں) سمجھ لیں گے.....

فقیر نے کہا: اچھا جی بتائیں.....

کہنے لگا: کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے..... تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے..... اس کا In put بھی ہے..... اور Out put بھی ہے..... سارے جسم میں تازہ خون جا رہا ہوتا ہے..... اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے.....

اس نے کہا: کہ جب انسان بیٹھا ہوتا ہے..... یا کھڑا ہوتا ہے..... تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں..... ان میں پریشر نسبتاً زیادہ ہوتا ہے..... اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں..... ان میں پریشر نسبتاً کم ہوتا ہے..... مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو..... اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو..... تو نیچے پانی زیادہ ہوگا..... اور دوسری منزل پر بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا..... جبکہ تیسری پر بالکل نہیں پہنچے گا..... حالانکہ وہی پمپ ہے..... لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے..... اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے..... اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا..... اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں..... تو انسان کا دل خون کو پمپ کر رہا ہو تا ہے..... اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں بالکل پہنچ رہا ہوتا ہے..... لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا..... جب کوئی ایسی صورت آتی ہے [ ]..... کہ انسان کا سر نیچے ہو تا ہے..... اور دل اوپر ہوتا ہے..... تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے..... مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے..... تو محسوس ہوتا ہے جیسے پورے جسم میں گویا خون بھر گیا ہے..... آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کر لے..... تو محسوس ہوتا ہے..... کہ چہرے کی جو باریک باریک شریانیں ہیں..... ان میں بھی خون پہنچ گیا.....

تو وہ کہنے لگا..... کہ عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے..... یا کھڑا ہوتا ہے..... یا لیٹا ہوتا ہے..... بیٹھے کھڑے لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہی ہوتا ہے..... اور سر اوپر ہوتا ہے..... ایک ہی ایسی صورت ہے..... کہ نماز میں جب انسان سجدے میں جاتا ہے..... تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے..... اور سر نیچے ہوتا ہے..... لہٰذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ

Marfat.com

جاتا ہے.....

امریکن کمپنی کے ڈائریکٹرز کا ہاتھ سے غذا کھانا اور اسکے فوائد کی وضاحت:

17 ......میری ایک دفعہ میٹنگ تھی...... جس میں امریکن کمپنی کے تین ڈائریکٹرز.....اور جنرل منیجر وغیرہ تھے..... ہم ایک Table پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے.....

فقیر نے دیکھا..... کہ وہ امریکن حضرات بھی ہاتھ سے کھانا کھا رہے ہیں..... حالانکہ چھری کانٹے ایک طرف رکھے ہوئے تھے.....

فقیر بہت حیران ہوا.....اور پوچھا..... کہ آپ نے یہ چھری کانٹے استعمال نہیں کئے.....

توانہوں نے کہا: کہ ہمیں ہاتھوں سے کھانا کھانا پسند ہے..... آج پہلی دفعہ چٹی چمڑی والوں کو دیکھا..... کہ یہ چھری کانٹے کو چھوڑ کر اس طرح انگلیوں سے کھا رہے ہیں..... جب ہم کھانا کھا چکے تو انہوں نے باقاعدہ ساری انگلیوں کو باری باری منہ میں لے کر صاف کیا.....

فقیر نے ان سے سوال کیا؟ Why you did this وہ کہنے لگے..... کہ یہ نئی تحقیق ہے..... کہ جب انسان انگلیوں سے کھانا کھاتا ہے..... تو ان کے مسام سے پلازما خارج ہوتا ہے..... جس کو مائیکرواسکوپ کی آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے..... اور یہ پلازما کھانے کے ساتھ انسان کے منہ میں جاتا ہے.....اور ہاضمہ میں کام آتا ہے.....

کہنے لگے کہ اب ہم چھری کانٹوں کے بجائے.....انگلیوں سے کھانا پسند کرتے ہیں.....

(از مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم)

جلدی مرض کے شکار شخص کا تہبند پہننے سے شفایاب ہونے کا واقعہ:

18 ......ایک صاحب کو کسی نے نائیلون کی پتلون کا تحفہ دیا..... وہ ایک قومی اہمیت کے فریضے میں ہمارے ساتھ مصروف تھے..... شدید مصروفیت کے باعث گھر جانا..... لباس تبدیل کرنا.....یا وقت پر کھانا..... بلکہ سونا بھی دو ہفتے ممکن نہ رہا.....

ایک روز کیا دیکھتے ہیں..... کہ وہ بار بار کھجلائے جا رہے ہیں..... بلکہ کئی دفعہ وہ

Marfat.com

اجلاس سے اٹھ کر کھجلانے کے لیے دوسرے کمرے میں بھی گئے..... جب ان کو سمجھایا گیا..... کہ رفقائے کار میں غیر پاکستانی معززین بھی ہیں..... تو وہ پھٹ پڑے..... کہ میں تو دو راتوں سے سویا بھی نہیں..... کھجلی نے بے حال کر دیا ہے.....

متعدد سوالات کے بعد بات سمجھ میں آئی..... کہ گرمی کے موسم میں پسینہ آتا رہا..... نہ تو وہ خشک ہو سکا..... نہ ٹانگوں کو ہوا لگ سکی..... پسینے کی تیزابیت نے کھال گلا دی..... اور اس پر پھپھوندی جلوہ افروز ہو کر ان کو بے حال کر گئی.....

بازار سے فوری طور پر ایک سوتی تہہ بند منگایا گیا..... نہانے کے بعد انہوں نے وہ پہنا..... چند ایک معمولی دواؤں سے بھی تکلیف میں کافی کمی آگئی.....

مصنوعی ریشے سے بنے ہوئے لباس وزن میں ہلکے..... لیکن یہ جلد کے لیے بدترین ہیں..... چونکہ ان میں ہوا نہیں آتی..... اس لیے یہ پسینہ سوکھنے نہیں دیتے..... گرم ملکوں میں جہاں پسینہ اگر خشک نہ ہو تو جلد کو گلا دیتا ہے..... ان کا استعمال اچھی خاصی مصیبت ہے.....

سنت والے لباس کی برکت سے سور کا گوشت کھانے سے بچ گئے:

19......اتباع سنت کا فائدہ عام زندگی میں محسوس کیا جا سکتا ہے..... اس کا مشاہدہ راقم الحروف کو ہوا..... بطور مثال عرض کرتا ہوں.....

احقر عزیز و اقارب سے ملاقات کے لئے ۱۹۶۷ء میں دہلی گیا تھا.....

ایک دن ہم کسی کام سے بازار گئے ہوئے تھے..... شام کو کھانے کا وقت یوں ہی گزر گیا..... کھانے کا خیال ہی نہیں رہا..... رات گئے جب فارغ ہوگئے..... تو عزیزان جو ہمراہ تھے..... ان کا اصرار ہوا کہ چائے پی لیں..... دیر کی وجہ سے کھانے کا وقت گزر چکا تھا..... لہٰذا نئی دہلی کے ایک ریسٹورنٹ میں رک کر چائے و پیسٹری وغیرہ کا آرڈر دے کر انتظار میں بیٹھ گئے..... تقریباً نصف گھنٹہ گزر گیا..... لیکن چائے نہیں ملی..... جبکہ ریسٹورنٹ بھی خالی تھا.....

میں نے دیکھا کہ آرڈر لے جانے والا شخص بار بار اندر سے آتا ہے..... پھر واپس چلا جاتا

Marfat.com

ہے..... کافی انتظار کے بعد چائے جلد لانے کا تقاضا کیا..... تو منیجر اور آرڈر لے جانے والا شخص ان صاحب کے پاس آیا..... جنہوں نے آرڈر دیا تھا..... اور کچھ کھسر پھسر کر کے چلا گیا.....

دریافت کرنے پر ان صاحب نے بتایا..... کہ ہم نے جو آرڈر دیا تھا..... اس میں ہمبرگر (ایک امریکی غذا جس میں خنزیر کا گوشت ہوتا ہے) بھی تھا..... آپ کا حلیہ دیکھ کر یہ بیرا جو آرڈر لے گیا تھا..... اس فکر میں تھا کہ یہ مولوی نما آدمی سور کا گوشت نہیں منگوا سکتا..... یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے..... اس لئے وہ اپنے منیجر کے پاس گیا..... اور یہ دونوں اب یہ معلوم کرنے آئے تھے..... کہ واقعی یہ حرام شے لائی جائے یا نہیں..... ظاہر ہے کہ نہ صرف منع کر دیا گیا..... بلکہ فوری طور پر وہاں سے اٹھ گئے.....

احقر کے علاوہ دیگر سب عزیز انگریزی لباس یعنی غیر مسلموں کے فیشن میں تھے..... میرے دریافت کرنے پر بتایا..... کہ وہ ان میں سے کئی تو اسے کئی بار کھا چکے ہیں..... چونکہ ان کو علم نہیں تھا..... کہ اس میں کس قسم کا گوشت ہوتا ہے..... اور نہ ہی کبھی ہوٹل کے بیرے نے اس قسم کی وضاحت کی..... کیونکہ حلیہ مسلمانوں جیسا نہیں تھا..... افسوس ہوا کہ غیر مسلموں کے لباس کی وجہ سے غلط کام ہوا.....

اسی وقت ان صاحب نے توبہ کی..... اور کہا کہ آج تو آپ کے حلیہ کی وجہ سے بچ گئے..... ورنہ یہ تین دیگر اصحاب جو ہمراہ ہیں..... یہ بھی سور کا گوشت کھانے میں ملوث ہوتے..... اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے..... کہ اس نے سنت کے مطابق حلیہ کی برکت سے نہ صرف احقر کو محفوظ رکھا..... بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی بچایا..... اور توبہ کی توفیق عطا فرمائی..... اب فرمائیے اتباع سنت کا فائدہ ظاہر ہوا یا نہیں؟.....

اتباع سنت پر امریکی لڑکی کا اسلام قبول کرنا:

20......امریکہ کا ایک نوجوان جسکا لباس بھی سنت کے مطابق تھا..... اور سر پر بھی سنت کے مطابق عمامہ تھا..... اس کے پاس ایک لڑکی آئی..... اور کہنے لگی..... تم کون ہو؟

Marfat.com

اس نے کہا: کہ میں مسلمان ہوں.....
وہ کہنے لگی..... کہ مسلمان تو ایسے نہیں ہوتے..... ان کا لباس تو یسا نہیں ہوتا......
تو نوجوان نے جواب دیا..... کہ یہ تو ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے.....
تو وہ لڑکی کہنے لگی کہ اس لباس میں بڑی وجاہت ہے..... پھر وہ وہیں مسلمان ہو گئی.....

ٹوپی کی برکت سے سانپ پھسل کر نیچے گر گیا:

21 ......یہ واقعہ اگرچہ کئی سال پہلے کا ہے..... لیکن یہ واقعہ میرے ذہن کے ساتھ ایسے چپک کر رہ گیا ہے..... کہ جب بھی مجھے اس کی یاد آتی ہے..... تو اس کے خوف کی وجہ سے میرے جسم میں کپکپی طاری ہو جاتی ہے..... گویا کہ یہ واقعہ آج ہی..... ابھی ابھی ہمارے ساتھ پیش آیا ہے.....

قبل اس کے کہ یہ واقعہ بیان کرنا شروع کروں..... اس سے پہلے واقعہ کو سمجھنے کے لئے آپ حضرات یہ بات ذہن نشین کر لیں..... کہ ہم تین بھائی ہیں..... میرا نام محمد فاروق جنید ہے..... اور مجھ سے چھوٹے کا نام محمد اختر..... اور سب سے چھوٹے کا نام سعید حیدر ہے..... ہمارا تعلق زمین دار گھرانے سے ہے.....

سخت گرمیوں کے دن تھے..... صبح ہم لوگوں نے ٹریکٹر والے کو کہا: کہ آج ہماری زمین میں ہل چلا دینا..... کیونکہ اس کے ساتھ ہمارا سالانہ ٹھیکہ ہوتا ہے..... جب بھی زمین میں ہل وغیرہ چلوانا ہوتا ہے..... ہم اس کو اطلاع دے دیتے ہیں..... اور وہ ہل چلا دیتا ہے..... کیونکہ وہ ہماری تمام زمینوں کو جانتا ہے.....

دن کو شدید گرمی ہونے کی وجہ سے ہم اپنی زمین پر نہ جا سکے..... تاکہ دیکھیں کہ اس نے ہل کیسا چلایا ہے..... عصر کے وقت ہم تینوں بھائی اپنے والد صاحب کے ہمراہ عصر کی نماز پڑھنے کی غرض سے روانہ ہوئے..... گھر سے کچھ دور جانے کے بعد والد صاحب نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا: کہ اب موسم بھی درست ہو گیا ہے..... یعنی گرمی کم ہو گئی ہے..... ہمیں چاہیے کہ اب زمین کا چکر لگا لیں..... اور دیکھیں کہ ٹریکٹر والے نے کیسا ہل چلایا ہے.....

Marfat.com

لہٰذا جلدی جاؤ..... اور گھر سے کدال اٹھا کر لے آؤ..... تا کہ زمین میں ہل چلانے کی وجہ سے جو مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے نکل آتے ہیں..... انہیں بھی کدال (کی الٹی یعنی پین والی جانب) سے توڑیں..... یہ بات سنی تھی..... کہ سب سے چھوٹا..... یعنی سعید بھاگ کر گیا..... اور کدال اٹھا کر لے آیا..... اس وقت ہم لوگ مسجد میں داخل ہونے والے تھے.....

سب سے پہلے والد صاحب مسجد میں داخل ہوئے..... ان کے ساتھ ساتھ میں اور سعید بھی مسجد کے مین گیٹ سے داخل ہو چکے تھے..... اور محمد اختر ہم سب سے پیچھے تھا..... یعنی درمیانہ بھائی..... جیسے ہی وہ گیٹ میں داخل ہوا..... تو اس نے ہائے ابو کی ایک زور دار چیخ لگائی..... اس کی چیخ پورے محلے میں سنی گئی..... وہ اس وجہ سے کہ جیسے ہی اس نے گیٹ میں پاؤں رکھا..... تو اوپر چھت سے تقریباً ڈیڑھ میٹر لمبے..... اور لاٹھی جیسے موٹے سانپ نے اس کے سر پر چھلانگ لگائی..... سر پر ٹوپی ہونے کی وجہ سے سانپ اس کو ڈس تو نہ سکا..... اور پھسل کر نیچے گر گیا.....

اتنے میں والد صاحب بھی چیخ کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ ہو چکے تھے..... انہوں نے جلدی سے سعید کے ہاتھ سے کدال لی..... اس وقت سانپ دوبارہ دیوار کے ذریعے چھت کی طرف جا رہا تھا.....

والد صاحب نے دیوار پر موجود سانپ پر وار کیا..... لیکن وہ سانپ کو نہ لگا..... البتہ سانپ دوبارہ زمین پر گرا..... اور اب اس نے گیٹ سے نکلتے ہوئے گلی کی طرف راہ فرار اختیار کی.....

والد صاحب بھی کدال لئے اس کے پیچھے پیچھے بھاگے..... اور کچھ دور جا کر پشت کی جانب سے اس پر وار کیا..... یہ وار اس پر لگا..... فرار ہوتے ہی وہ فوراً والد صاحب پر حملے کے لیے لوٹا..... والد صاحب جلدی سے چند قدم پیچھے ہٹے..... اور پھرتی سے اس کے سر پر مارنے کی کوشش کی..... لیکن وہ بھی اتنا ہوشیار تھا..... کہ باوجود زخمی ہونے کے..... جب والد صاحب اس کے سر پر مارتے..... وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹ جاتا..... اور کدال زمین پر لگتا..... اور وہ والد صاحب کے قدموں کی طرف ڈسنے کی غرض سے لپکتا..... یہ کھیل جاری تھا..... اور اتنے میں محلے کے تمام لوگ جمع ہو چکے تھے..... کچھ تو اختر کی چیخ کی وجہ

Marfat.com

سے..... اور کچھ کدال جب زمین پر لگتی اس کی زوردار آواز کی وجہ سے..... وہ تمام لوگ بھی یہ تماشہ دیکھ رہے تھے..... اسی دوران ان لوگوں نے بھی سانپ کو پتھر وغیر مارے..... لیکن وہ سانپ نہ مرا..... اتنے میں ایک بزرگ آگئے..... وہ میرے والد صاحب سے مخاطب ہوکر کہنے لگے..... کہ وار کے وقت جتنا یہ پیچھے ہٹتا ہے..... اتنا اس کے پیچھے وار کرو..... تب یہ مردار ہوگا..... والد صاحب نے ایسا ہی کیا..... اور اندازاً ایک بالشت اس کے سر کے پیچھے وار کیا..... اس وقت وہ بالکل اتنا ہی پیچھے ہٹ کر سر اٹھائے..... دوبارہ حملے کے لیے تیار تھا..... کہ کدال اتنے زور سے اس کے سر پر لگا..... کہ اس کو مٹی کے ساتھ برابر کردیا.....

اس کے بعد آج تک جب بھی میں اس مسجد میں نماز پڑھنے جاتا ہوں..... تو دروازے سے داخل ہوتے وقت اچانک پہلے میری نگاہیں چھت کا جائزہ لیتی ہیں..... اور اس کے بعد کسی اور طرف متوجہ ہوتی ہیں..... ٹوپی کے فائدے کے بارے میں اس کے پڑھنے کے بعد آپ خود اندازہ لگالیں..... اور آج کے بعد اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں.....

(محمد فاروق، چکوال، جامعہ فاروقیہ)

ریل کے حادثے میں دعا کی برکت سے بچنے والے مسافروں کا واقعہ:

22...... موت کے منہ میں جا کر واپس آنے کا محاورہ تو سنا تھا..... لیکن دیکھا نہیں تھا..... 22 جولائی 2003ء کو..... 'کوکن' ریلوے کے ایک خطرناک حادثے میں..... نہ صرف اپنے ساتھیوں کو موت کے منہ سے واپس آتے دیکھا..... بلکہ میں خود بھی واپس آیا.....

اللہ جسے بچانا چاہے..... اور اس کی زندگی کا آب ودانہ باقی رکھے..... تو اسے وہ فضا کی بے پناہ بلندیوں سے گرا کر بھی محفوظ رکھتا ہے..... جیسا کہ گزشتہ ماہ روس کی فوج کا ایک جنرل بائیس ہزار فٹ کی بلندی سے جہاز کے ایک حادثے کے بعد گر کر بچ گیا..... 7 جولائی 2003ء کو سوڈان ائیرویز کا ایک ہوائی جہاز ہزاروں فٹ اوپر فضا کی بلندیوں سے پھٹ کر گرا..... اور اس میں موجود تمام..... ایک سو چودہ مسافر ہلاک ہوئے..... صرف ایک دو سالہ بچہ عبداللہ بچ گیا..... اسی طرح کسی کی مدت حیات ختم ہوجائے..... تو فٹ دو فٹ کے

Marfat.com

فاصلے سے گر کر اور زخمی نہ ہو کر بھی اس کی موت واقع ہو جاتی ہے.....

دار المصنفین اعظم گڑھ کے سابق ناظم صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب ندوۃ العلماء میں میرے زمانہ طالب علمی کے دوران لکھنؤ میں سائیکل رکشے سے اس وقت گرے..... جب ایک گائے سامنے آ گئی..... اچانک رکشے والے نے بریک لگایا..... وہ دو ڈھائی فٹ اوپر سے گرے..... نہ زخم نہ خراش..... لیکن اسی وقت جاں بحق ہو گئے.....

22 جولائی 2003ء کو ہندوستان میں مغربی ساحل پر سات آٹھ سال قبل شروع ہوئے ..... 'کوکن ریل' کے اب تک کے سب سے بڑے ریلوے حادثے سے خود ہم لوگ دوچار ہوئے..... لیکن اللہ نے حیرت انگیز طریقے پر اپنی قدرت ونعمت کا اس طرح مظاہرہ کیا..... کہ ہم سے متصل ڈبے والے درجنوں لوگوں نے اسی وقت زخموں کی تاب نہ لا کر داعی اجل کو لبیک کہا: اور ہم فضل خداوندی سے محفوظ و مامون رہے.....

جامعہ اسلامیہ بھٹکل میں ششماہی کی چھٹیوں میں مہاراشٹر..... اور گجرات کے مدارس کے دورے پر دس اساتذہ پر مشتمل ایک وفد مہتمم جامعہ مولانا عبدالباری صاحب ندوی کی قیادت میں روانہ ہوا..... اتوار کا دن تھا..... لوگ دوپہر کو رتنا گیری جانے کے لیے کاروار اسٹیشن پہنچے..... چوں کہ ہماری ریزرویشن نہیں تھی..... اور سفر بھی دن میں اور وہ بھی صرف پانچ چھے گھنٹے کا تھا..... اس لیے ہم لوگ کاروار ممبئی ہالی ڈے اسپیشل ٹرین کی جنرل بوگی میں جو پوری خالی تھی..... آرام سے بیٹھ گئے..... اور الگ الگ سیٹوں پر لیٹنے کے لیے اپنا سامان رکھا..... چوں کہ ٹرین کی روانگی میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی تھی..... اس لیے ہمارے کچھ ساتھی چائے لانے کے لیے ٹرین سے اترے..... اور کینٹین کا رخ کیا..... جہاں ایک ٹی ٹی کی نگاہ ہم پر پڑی..... اس نے ہم سے پوچھا: آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں..... اور کہاں بیٹھے ہیں..... تفصیل سن کر بڑی لجاجت کے ساتھ اس نے کہا:

آپ لوگ پیچھے میری ریزرویشن والی بوگی پر آ جائیے..... ہم نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی..... لیکن دوبارہ جب بھی اس کے سامنے سے گزرتے..... وہ بار بار یہی کہتا رہا..... کہ آپ لوگ پیچھے میری خالی بوگی میں کیوں نہیں آتے..... جب اس کا اصرار بڑھا

Marfat.com

..... تو ہم لوگوں نے واپس اپنی کوچ میں جا کر مشورہ کیا..... اکثر ساتھیوں کی رائے تھی ..... کہ یہاں سے منتقل ہونے کی چنداں ضرورت نہیں..... اس لیے کہ بوگی خالی ہے..... آرام سے لیٹ کر وقت کٹ جائے گا..... بعض ساتھیوں کے اصرار پر یہ فیصلہ ہوا..... کہ ہم لوگ واپس اس ٹی ٹی کی بوگی میں چلے جائیں.....

خواہی نہ خواہی ہم لوگ اس ٹی ٹی کی کوچ میں آگئے..... گاڑی چلی..... ہم لوگوں نے سفر کی دعا پڑھی..... مغرب کا وقت ہوگیا..... نماز کے متعلق اکثر ساتھیوں کا خیال تھا..... کہ رتنا گری پہنچ کر پڑھیں گے..... لیکن بعض دوستوں نے اوّل وقت میں ہی پڑھ لی..... جو ساتھی نماز پڑھنے سے رہ گئے تھے..... ان کو ایک ساتھی نے یہ کہہ کر کہ زندگی کا کیا بھروسہ ابھی نماز سے فارغ ہو جائیں..... چنانچہ ہم لوگ بھی نماز سے فارغ ہو گئے.....

سب دوستوں نے اپنی اپنی سیٹ پر اپنے معمولات اور وظائف مکمل کر لیے..... دوبارہ مجلس جمی..... یہاں تک کہ شب کے نو بجنے لگے..... ٹرین سے باہر آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے..... سخت اندھیرا تھا..... موسلا دھار بارش ہو رہی تھی..... اور ٹرین اپنی پوری رفتار کے ساتھ فی گھنٹہ پچھتر کلو میٹر کے حساب سے وائی بھاؤواڑی اور راجا پور اسٹیشن کے درمیان اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی..... اس دوران کیا دیکھتے ہیں..... کہ اچانک ہماری بوگی لڑکھڑانے لگی..... دس پندرہ سیکنڈ یہ سلسلہ جاری رہا..... سیٹ پر آمنے سامنے بیٹھے ساتھی ایک دوسرے پر گر گئے..... اور ایسا محسوس ہوا..... کہ کسی کھائی میں آہستہ آہستہ ہماری ٹرین گر رہی ہے..... سب کی زبان سے بے ساختہ بڑی آواز سے کلمے کی آوازیں بلند ہونے لگی..... یا اللہ یا اللہ کا ایک شور ہر طرف سے سنائی دینے لگا..... کچھ وقفے کے بعد گارڈ نے بریک لگایا..... اور ٹرین رک گئی..... کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا..... کہ کیا ہوا..... اور کیسے ہوا..... کچھ ساتھی دوڑے دوڑے باہر دروازے کی طرف بھاگے..... اور نیچے اترنے کی کوشش کرنے لگے..... لیکن پٹریوں پر کمر تک پانی تھا..... اور گھپ اندھیرا..... اس پر بارش کا نہ رکنے والا سلسلہ..... مسافروں میں سے کسی نے آواز لگائی..... کہ کچھ نہیں ہوا ہے..... کسی نے زنجیر کھینچ دی ہے..... اس لیے ایمرجنسی بریک لگے ہیں..... جس سے

Marfat.com

جھٹکے محسوس ہوئے ہیں..... اور ٹرین رکی ہے..... تھوڑی دیر میں ٹرین چلے گی..... آپ سب اپنی اپنی نشستوں پر دوبارہ بیٹھ جائیں.....

دس پندرہ منٹ تک ہم لوگ بھی یہی سوچتے رہے..... اور اپنے ساتھیوں کو بھی نیچے اترنے سے سختی کے ساتھ منع کرتے رہے..... کچھ دیر کے بعد ہمت کر کے بائیں طرف سے دروازہ کھول کر کے دیکھا..... تو عجیب نظارہ تھا..... سامنے پہاڑ تھا..... جس پر ٹرین چڑھ گئی تھی..... ہم سے متصل اگلا 'اے سی' ڈبہ خود دوسرے ڈبے پر چڑھ گیا تھا..... ایک دوسرے کو آوازیں دی جانے لگیں..... دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے اکثر ساتھی اور ٹرین کے دوسرے مسافر نیچے اترے.....

جب کمر تک پانی پار کر کے آگے بڑھنے لگے..... تو انہیں پانی میں لاشیں ملیں..... سب سے پہلے آٹھ نو ماہ کے معصوم بچے کی ایک لاش ملی..... اس کے بعد ایک عورت کی..... آگے بڑھتے ہوئے یہ سلسلہ بڑھتا ہی گیا..... بارہ تیرہ لاشیں خود ہمارے ساتھیوں نے ہمارے ڈبے میں پہنچائیں..... بڑا عجیب قیامت خیز منظر تھا..... سب سے حیرت انگیز بات یہ تھی..... کہ جنرل بوگی جس میں ہم لوگ کچھ گھنٹوں پہلے سوار تھے..... اور ٹی ٹی نے ہمیں جہاں سے بڑی منت سماجت سے بلا کر اپنی کوچ میں بٹھایا تھا..... وہ پوری طرح کٹ کر ایک دوسرے میں اس طرح گھس گئی تھی..... کہ ناقابل شناخت ہو گئی تھی..... ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی تھیں.....

مدد مدد کی چیخ و پکار تھی..... کسی کا ہاتھ کٹ گیا تھا..... اور کسی کا پیر..... کسی کا سر ایک طرف تھا..... اور دھڑ دوسری طرف..... ہمت کر کے ہمارے ساتھی گھپ اندھیرے کے باوجود زخمیوں کو بڑی احتیاط سے نکالنے لگے..... اور لاشوں کو چادروں میں لپیٹ لپیٹ کر اوپر پہنچانے لگے..... مسلسل گھنٹہ بھر کام کرنے سے سب کی ہمتیں جواب دینے لگیں..... اسی دوران پیچھے سے ریلوے کمک پہنچ گئی..... اور ہم لوگوں کو مع لاشوں اور زخمیوں کے ان ڈبوں میں جو صحیح سلامت بچ گئے تھے..... سوار کر کے واپس کنکولی اسٹیشن لے جایا گیا..... جہاں پہلے اطلاع ملنے کی وجہ سے ایمبولینس..... اور پولیس فورس وغیرہ موجود تھی.....

Marfat.com

دوسرے دن اخبارات سے سرکاری اطلاع کے مطابق ہمیں معلوم ہوا..... کہ جملہ 52 لوگ جاں بحق ہوئے..... اور سو 100 کے قریب زخمی..... اور حادثے کی وجہ یہ تھی..... کہ ہماری ٹرین جب پٹری پر پچھتر کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے چل رہی تھی..... تو رتناگری سے ایک سو کلومیٹر دور ڈرائیور نے دور سے ایک چٹان کو پٹری پر گرا ہوا پایا..... جو قریب کے پہاڑ سے موسلا دھار بارش کی وجہ سے تھوڑی دیر پہلے پٹری پر گر گئی تھی..... حالانکہ پندرہ منٹ پہلے اسی پٹری پر دوسری ٹرین گزر چکی تھی..... چنانچہ ڈرائیور نے جب پٹری پر چٹان کو گرا ہوا دیکھا..... تو اس نے ایک دم ٹرین کو روکنے کی کوشش میں بریک لگائے..... جس سے سب سے پہلے انجن پٹری سے اترا..... اور گرا اور اس سے متصل ہم سے اگلی چاروں بوگیاں ایک دوسرے پر چڑھ گئیں..... اور یہ خطرناک حادثہ پیش آیا.....

جس حیرت انگیز طریقے پر اللہ نے ایک ٹی ٹی کو ذریعہ بنا کر اس ٹکڑے ٹکڑے ہونے والی بوگی سے ہمیں اٹھا کر اپنا فضل فرمایا..... اس کو دیکھ کر ہم سب کی زبانوں سے بے ساختہ نکلا..... کہ یہ سفر کی اسی دعا کی برکت تھی..... جس کے پڑھنے پر حدیث شریف میں یہ پیشن گوئی کی گئی ہے..... کہ اس کا پڑھنے والا پورے سفر میں اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے..... اور اس کی نگہبانی میں اللہ ہی اس کے لیے کافی ہوتا ہے..... اور ہر شر سے اس کو وہ محفوظ بھی رکھتا ہے..... اس کا اعلان فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتا ہے..... اور انسان اپنی آنکھوں سے بھی اس کے اثرات دیکھتا ہے..... وہ دعا یہ ہے:

''بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ '' کہ میں نے اللہ ہی پر بھروسا کیا..... تمام طاقتوں وقوتوں کا مالک..... اور سرچشمہ وہی تنہا ہے..... اور سفر کی دعا ''سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون'' سے سینکڑوں نہیں..... ہزاروں..... بلکہ لاکھوں لوگوں کو اللہ جس طرح محفوظ رکھتا ہے..... اس کے مظاہر ہر جگہ روز بروز نظر آتے ہیں..... ضرورت اس بات کی ہے..... کہ انسان روز مرہ کی ان مسنون دعاؤں کی سفر وحضر..... اٹھتے بیٹھتے..... اہتمام سے پابندی کرے..... جس کے اثرات خود اس دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ دکھا دیتے ہیں..... اور اس کے پڑھنے

Marfat.com

پر جو آخرت میں ملنے والا ہے..... اس کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا..... (از مولانا الیاس)

ختنہ اور داڑھی کی سنت کی افادیت کا ایک عجیب واقعہ:

23......اس سال عاجز کو جنوری میں دارالعلوم دیوبند میں حاضر ہونے کی توفیق نصیب ہوئی..... وہاں ایک عجیب بات سنی علماء نے بتایا کہ یہاں دو سال پہلے زلزلہ آیا..... جس میں ہزاروں لوگ مرے..... فوج کو بلایا گیا..... کہ لاشیں ملبے سے نکالے..... اور دفنائے..... لیکن سوال یہ پیدا ہوا..... کہ ان میں ہندو بھی ہیں..... اور مسلمان بھی.....

مسلمان کہتے تھے..... کہ مسلمانوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو..... اور ہندو کہتے تھے..... کہ ہندوؤں کو ہمارے مذہب کے مطابق جلاؤ..... اب فیصلہ کون کرے..... تو حکومت نے فیصلہ کیا..... کہ جو بھی لاش نکلے..... اس کے کپڑے ہٹا کر پوشیدہ اعضاء دیکھو..... اور فیصلہ کرو ہندو ہے کہ مسلمان..... چنانچہ ایک دن اس آرڈر پر عمل ہوا..... شام کو فوج نے جواب دیا..... کہ بھئی ہم سے یہ ذلت برداشت نہیں ہو سکتی..... کہ ہم لاشیں نکالیں..... اور ہر ایک کے پوشیدہ اعضاء دیکھ کر علیحدہ کریں..... ہم سے یہ نہیں ہو سکتا..... پھر دوبارہ اوپر سے آرڈر آیا..... کہ ظاہر کو دیکھو مسلمان جیسا لگتا ہے..... تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو..... اور اگر ہندو لگتا ہے..... تو اس کو جلاؤ.....

ہم نے دیکھا کتنے سکھ تھے..... جو داڑھی رکھے ہوئے تھے..... مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوئے..... اور کتنے مسلمان تھے..... جو ہندوؤں کے ساتھ جلائے گئے.....

آج کے جدید دانشور کہتے ہیں..... "باطن اچھا ہونا چاہئے..... ظاہر سے کیا بنتا ہے....." حالانکہ ایسا بھی ہوتا ہے..... کہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی ظاہر کی خرابی کے باعث آدمی مسلمان شمار نہیں ہوتا.....

مٹی کی ہانڈی کا کھانا اور جدید سائنس:

24......ممتاز مفتی صاحب کہتے ہیں..... کہ میرا ایک دوست "فاضل" یورپ سے

Marfat.com

چھٹی پر گاؤں آیا..... میں اس سے ملنے کے لیے گاؤں چلا گیا..... وہ بڑے تپاک سے ملا..... باتوں کے دوران میں نے پوچھا..... فاضل کیا واقعی تو ہوٹل میں شیف ہے؟

وہ ہنسا اور بولا..... ہاں شیف تھا..... چار سال شیف کا کام کیا..... اب میں نے ہوٹل خرید لیا ہے.....

میں نے پوچھا..... یہ بتا تو کون کون سے کھانے پکانا جانتا ہے؟

بولا سب انگریزی..... فرانسیسی..... جرمن..... اطالوی..... چینی..... روسی..... عربی.....سب کھانے..... ہر ملک کی ڈش پکانا جانتا ہوں.....

میں نے کہا: یہ بتا..... کہ سب سے عمدہ ڈش کون سی ہے؟

ایک منٹ کے لئے اس نے توقف کیا..... سوچنے لگا..... پھر بولا سچی بات پوچھتے ہو تو دنیا کی کوئی ڈش ہماری ہانڈی روٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتی.....

ہانڈی روٹی کا کیا مطلب ہے؟ میں نے پوچھا.....

بولا یہی ہانڈی روٹی جو ہم پکاتے ہیں..... حیرت سے میرا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا.....

کہنے لگا: مفتی جی ذرا سوچو وہ کتنا بڑا آدمی تھا..... جس نے ہانڈی رائج کی..... آج صدیوں کے بعد یورپ والوں کو احساس ہوا ہے..... کہ ہمیں بیلنسڈ فوڈ کھانی چاہیے..... ہانڈی کے موجد نے صدیوں پہلے اس بات کو جان کر ہانڈی ایجاد کی تھی..... جو بیلنسڈ فوڈ کی بہترین شکل ہے..... ہانڈی میں شوربہ ہوتا ہے..... گوشت ہوتا ہے..... سبزی ہوتی ہے..... مرچ ہوتی ہے..... ہلدی ہوتی ہے..... ادرک ہوتی ہے..... ٹانکس ہوتی ہیں..... ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ لہسن دل کے لیے کتنی بڑی ٹانک ہے..... ہانڈی کے موجد کو یہ راز صدیوں پہلے معلوم ہو گیا تھا..... پھر مصالحے میں بڑی الائچی..... دار چینی..... کالی مرچ ابھی تک ہمیں علم نہیں..... کہ ان چیزوں کے کیا خواص ہیں..... وہ ہمارے جسم کے لیے کس قدر مفید ہیں..... وہ رک گیا.....

پھر بولا بھائی جی! ہانڈی صرف بیلنسڈ فوڈ ہی نہیں اس میں جو ذائقہ ہے..... چٹخارہ ہے..... اس کا جواب نہیں..... مغرب والے تو پھیکی بے سواد ڈشیں کھاتے ہیں.....

Marfat.com

انہیں کھانے کی تمیز نہیں.....

''پھر ایک اور بات ہے جس میں ہانڈی کا جواب نہیں..... '' یہ کہہ کر وہ ہنسنے لگا..... بولا''جب میں شیف تھا..... تو ایک روز میں نے ہوٹل کے مالک سے کہا: صاحب جی! مجھے باورچی خانے کے لئے نئے برتن چاہئیں.....

اس نے کہا: باورچی خانے میں پکانے کے برتن تو سب نئے ہیں ہر برتن کے چار چار سیٹ ہیں کسی برتن کی کمی نہیں ہے۔''

''ہاں کسی برتن کی کمی نہیں ہے..... میں نے کہا.....

''پھر تم کون سے برتن مانگتے ہو؟ اس نے پوچھا.....

میں نے کہا صاحب جی! میں ایسے برتن مانگتا ہوں جن میں پکائے ہوئے کھانوں میں چار گنا لذت بڑھ جائے..... اس نے میری بات سمجھی نہیں لیکن مان لی..... چونکہ یہ مغرب والے ہیں..... یہ کھانے میں پیوریٹی کو مانتے ہیں..... نفاست کو مانتے ہیں..... انہیں لذت کا شعور ہی نہیں ہے..... خیر جب میں نے اسے بتایا: کہ صاحب جی! مجھے ایسے برتن چاہئیں جو مٹی کے بنے ہوئے ہوں تو اس کا ذہن فیوز ہو گیا.....

میں فاضل کی بات سن کر خود حیران ہوا.....

میں نے پوچھا: تو کیا تم نے وہاں مٹی کے برتن بنوائے؟

فاضل بولا..... بھائی جی! جو لذت مٹی کے برتن کے پکے ہوئے میں ہوتی ہے..... وہ کسی اور برتن میں نہیں ہوتی..... مٹی کی ہانڈی میں گائے کے پائے ڈال دو نیچے ہلکی آنچ جلا دو..... ساری رات پکنے دو..... صبح اس میں جو لذت پیدا ہو جاتی ہے اس کا جواب نہیں..... پتہ نہیں مٹی کنٹرولڈ ہیٹ پیدا کرتی ہے یا کچھ اور..... بس لذت ہی لذت ہو جاتی ہے..... صرف گوشت ہی نہیں ثابت ماش پکا لو..... حلیم پکا لو..... اوجھڑی پکا لو.....

مٹی کے برتنوں کی وجہ سے کیا فرق پڑا؟ میں نے پوچھا.....

بولا میں نے لوگوں کو لذت کی لت ڈال دی..... میں نے وہ ہانڈیاں پکائیں کہ گوروں کے منہ میں رال چل پڑی..... بس جی میں نے وہاں ایک بات سیکھی ہے کہ کھانوں میں

Marfat.com

ہانڈی..... اور مذہبوں میں اسلام..... دونوں کا جواب نہیں..... ارے! میں حیرت سے چلایا..... ہانڈی اور اسلام کا کیا جوڑ ہے؟

وہ بولا: بھائی صاحب! ہانڈی بیلنسڈ فوڈ ہے اور اسلام بیلنسڈ مذہب ہے..... اسلام میں ہانڈی کی طرح سب خوبیاں موجود ہیں..... دنیا بھی ہے..... دین بھی ہے..... اللہ بھی ہے اس کی مخلوق بھی ہے..... خدمت بھی ہے مخدومی بھی ہے..... محبت بھی ہے جہاد بھی ہے..... انتقام بھی ہے رحم بھی ہے..... معافی بھی ہے سزا بھی ہے..... کیا بیلنسڈ مذہب ہے بھائی جی! دنیا سے بھی تعلق قائم رہے..... اللہ سے بھی تعلق قائم رہے..... کما کما کے دولت کے ڈھیر لگا دو مگر پھر بانٹ کر کھاؤ..... اپنے لیے بنگلہ بناؤ تو کسی غریب کے لیے ایک جھونپڑا بنا دو..... اپنے لیے ریشمی سوٹ بناؤ تو کسی حاجت مند کے لیے کھدر کا جوڑا بنوا دو..... اپنے بیٹے کی فیس دو تو کسی غریب طالب علم کی فیس بھی ادا کر دو.....

فاضل جذباتی ہو گیا..... کہنے لگا: اسلام بھی کیا مذہب ہے! بے شک دولت کی ریل پیل ہو..... لیکن دولت ایک جگہ ڈھیر نہ ہو چلتی پھرتی رہے..... بانٹنا سیکھ لو تو سرمایہ دارانہ نظام قائم نہیں ہوتا.....

فاضل سے مل کر میں واپس آ رہا تھا..... تو میرے ذہن میں ہلچل ہو رہی تھی..... فاضل کے ذہن میں اسلام کی تصویر کتنی سادہ تھی.....

حدیث کی صداقت کا ایک ایمان افروز واقعہ:

25...... حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے ایک وعظ ''ذم النسیان'' میں فرماتے ہیں.....

یہ حکایت میں نے مولانا فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے سنی تھی..... کہ مکہ شریف کے ایک تاجر شیخ دھان نے جو بڑے عالم بھی تھے..... فرمایا: کہ مکہ مکرمہ میں ایک عالم کا انتقال ہو گیا..... اور ان کو دفن کر دیا گیا..... کچھ عرصے کے بعد کسی دوسرے شخص کا انتقال ہوا..... تو اس کے وارثوں نے اسے ان عالم صاحب کی قبر میں دفن کرنا چاہا..... مکہ مکرمہ میں یہ دستور ہے کہ ایک قبر میں کئی کئی مردوں کو دفن کر دیتے ہیں.....

Marfat.com

چنانچہ ان عالم صاحب کی قبر کھودی گئی تو عجیب منظر دیکھا..... کہ ان کی لاش کے بجائے ایک حسین لڑکی کی لاش رکھی ہوئی ہے..... صورت سے وہ لڑکی یورپین معلوم ہوتی تھی..... سب کو بڑی حیرت ہوئی..... اتفاق سے مجمع میں فرانس سے حج کے لیے آنے والا ایک شخص بھی موجود تھا.....

اس نے جو لڑکی کی لاش دیکھی..... تو کہا: کہ اس لڑکی کو تو میں پہچانتا ہوں..... یہ فرانس کی رہنے والی ہے..... اور ایک عیسائی کی بیٹی ہے..... مجھ سے اردو پڑھتی تھی..... اور در پردہ مسلمان ہوگئی تھی..... میں نے اس کو دینیات کے کئی رسالے بھی پڑھائے تھے.....

لوگوں نے کہا: اس کی لاش کے یہاں منتقل ہونے کی وجہ تو سمجھ میں آ گئی کہ مسلمان ہوگئی تھی..... اور اسلام کی ہر چیز کو پسند کرتی تھی..... اب دریافت طلب بات یہ ہے..... کہ ان عالم صاحب کی لاش کہاں گئی؟ کیا ایسا تو نہیں؟ کہ ان کی لاش کسی وجہ سے لڑکی کی قبر میں اللہ تعالیٰ نے پہنچادی ہو.....

اس پر لوگوں نے اس شخص سے کہا: کہ آپ حج سے واپس فرانس جاؤ تو اس لڑکی کی قبر کھود کے دیکھنا کہ کیا معاملہ ہے..... اور ان عالم صاحب کا ایک صورت شناس اس شخص کے ساتھ چلنے پر راضی ہوگیا..... ان دونوں اشخاص نے فرانس جا کر لڑکی کے والدین سے سارا تذکرہ کیا..... اس کے والدین یہ یقین کرنے پر تیار ہی نہ تھے کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے..... کہ ان کی بیٹی مکہ مکرمہ کی کسی قبر میں چلی جائے.....

چنانچہ سب قبرستان گئے اور قبر کھودی گئی تو سب یہ دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئے..... کہ تابوت میں لڑکی کی لاش کے بجائے ان عالم صاحب کی لاش رکھی ہوئی تھی..... شیخ دہان نے فرمایا: کہ فرانس سے ان لوگوں نے ہمیں اطلاع دی..... کہ اس عالم کی لاش یہاں لڑکی کی قبر میں موجود ہے.....

اب مکہ والوں کو فکر ہوئی کہ لڑکی کی لاش کا یہاں ہونا تو اس کے مقبول ہونے کی علامت ہے..... مگر اس عالم کا کافروں کے قبرستان میں منتقل ہونا کس بناء پر ہوا..... اور اس کے مردود ہونے کی کیا وجہ ہے.....

Marfat.com

سب نے کہا: انسان کی اصلی حالت گھر والوں کو زیادہ معلوم ہوتی ہے..... اس عالم کی بی بی سے پوچھنا چاہئے..... چنانچہ یہ لوگ ان عالم کے گھر گئے..... اور پوچھا: کہ کیا تیرے شوہر میں کوئی بات اسلام کے خلاف تھی؟

اس نے کہا کوئی ایسی بات نہیں تھی وہ تو نمازی پرہیز گار تھے.....

لوگوں نے کہا: سوچ کر بتاؤ کیونکہ ان کی لاش مکہ مکرمہ سے فرانس کے قبرستان میں منتقل ہوگئی ہے.....

ان کی بیوی نے کہا: کہ ہاں! ان کی ایک بات پر میں اکثر رنجیدہ ہوتی تھی..... وہ یہ کہ جب وہ غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو یوں کہتے تھے..... کہ نصاریٰ کے مذہب میں یہ بات بہت اچھی ہے..... کہ ان کے یہاں غسل جنابت فرض نہیں.....

لوگوں نے کہا: بس یہی بات ہے جس قوم کا طریقہ وہ پسند کرتے تھے..... اللہ پاک نے انہی کے قبرستان میں ان کو پھینک دیا..... میری مسلمان بہنوں اور ماؤں! آپ نے دیکھا؟ کہ یہ شخص ظاہر میں عالم..... متقی اور پورا مسلمان تھا..... مگر ایک بات کفر کی موجود تھی کہ وہ کفار کے ایک طریقے کو قرآن کے بتائے ہوئے طریقے پر ترجیح دیتا تھا..... اور استحسان کفر..... کفر ہی ہوا کرتا ہے..... اور ایسا واقعہ ضروری نہیں کہ ہر جگہ اور ہر زمانے میں ہوا کرے..... یہ تو اللہ تعالیٰ کبھی کبھی لوگوں کو عبرت دلانے کے لیئے اور دین اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کے لیئے عالم غیب کے واقعات دکھا دیتے ہیں..... (ذم النسیان کے از مواعظ اشرفیہ)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 2

فطری نیک بچوں کے نواثر انگیز واقعات

برطانوی مسلم بچوں کی شرم وحیا اور ذہانت کا ایک واقعہ:

1 ......مدرسہ کے ناظم میرے کمرے میں داخل ہوئے..... ان کے ساتھ دو بچے تھے..... ناظم نے بتایا کہ ان دونوں بھائیوں کا آپ کی کلاس میں داخلہ ہوا ہے..... اس لئے انہیں سبق شروع کرائیں.....

ناظم تو یہ کہہ کر چلے گئے..... میں نے ان دونوں کا جائزہ لیا..... وہ اپنے رنگ ڈھنگ اور طور طریقوں سے الگ ہی کوئی چیز نظر آ رہے تھے..... ان کا لباس بہت ہی سادہ اور صاف ستھرا تھا..... گفتگو کرنے کا انداز بہت اچھا اور دل کو لبھانے والا تھا..... چہروں پر شرم وحیا نظر آرہی تھی..... پیشانیوں سے ذہانت ٹپک رہی تھی.....

پوچھنے پر انہوں نے بتایا:

ہمارے والد اور چچا وغیرہ برطانیہ کے شہر گلاسکو میں رہتے ہیں.....

ان بچوں کی پیدائش گلاسکو میں ہوئی ہے..... والد صاحب نہایت نیک آدمی ہیں..... ان کی خواہش تھی کہ ان کے بچے عالم دین بنیں..... گلاسکو میں انہیں ایک دارالعلوم میں دینی تعلیم کے لئے داخل کرایا گیا..... کچھ عرصے بعد وہ انہیں ساتھ لے کر حج کے لیے چلے گئے..... حج کے بعد پاکستان آ گئے..... فیصلہ کیا کہ بچوں کو دینی تعلیم دلانے کے لئے پاکستان ہی میں رکھوں گا.....

میری ان کے والد سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ برطانیہ میں گھر کے اندر یا دارالعلوم میں ہم خواہ کتنی تعلیم دلوا دیں..... مگر اولاد کو وہاں کے غیر اسلامی ماحول سے بچایا نہیں جا سکتا..... اس لیے میں نے سوچا..... انہیں کم از کم تعلیم کی عمر میں ایسے ماحول میں نہیں

Marfat.com

رکھوں گا.....

ان بچوں کا لباس سفید کرتا اور شلوار تھا..... سروں پر ٹوپی تھی..... میں نے ان سے پوچھا: یہ کپڑے یہاں آکر سلوائے ہیں؟

انہوں نے بتایا: ہم گلاسکو میں بھی یہی لباس پہنتے تھے..... ان کی والدہ گلاسکو ہی میں ہیں..... ایک دن چھوٹا بھائی مسرت بھرے انداز میں کہنے لگا.....

استاذ جی! رات ایک بات میری سمجھ میں آئی ہے..... پہلے سمجھ میں نہیں آتی تھی اور وہ یہ کہ میری ماں نے مجھ سے کہا تھا..... کہ میں تمہیں تمہارے فائدے کے لئے تمہارے باپ کے ساتھ بھیج رہی ہوں..... میں سوچتا رہا..... بھلا ہمارا اس میں کیا فائدہ ہے..... یہاں آکر پتا چلا کہ اگر ہم پاکستان نہ آتے اور ماں کے ساتھ گلاسکو میں رہتے تو جماعت کے ساتھ نماز کا ملنا بھی مشکل تھا..... جب کہ یہاں آکر ہم باجماعت نماز ادا کرتے ہیں الحمدللہ وہاں یہ ممکن نہیں تھا.....

میں نے ایک روز اُن سے پوچھا:

''اچھا بتاؤ تو..... اسلام کیا ہے؟''

چھوٹے نے فوراً کہا:

''اسلام ہمارا دین ہے..... مذہب ہے..... ہمارا سب کچھ ہے.....''

میں نے پوچھا:

''اسلام اور عیسائیت میں کیا فرق ہے؟''

انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہا:

عیسائی کسی عمل اور نیکی کو ضروری خیال نہیں کرتے..... وہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سولی پر چڑھ کر تمام عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے..... جب کہ اسلام تو ہمیں ہر نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے..... اور ہر برائی سے روکتا ہے.....

ایک دن میں نے سوال کیا:

میں نے سنا ہے..... پاکستانی اور ہندوستانی لوگ وہاں کی نومسلم خواتین سے شادیاں

Marfat.com

کرتے ہیں..... کیا ایسا ہوتا ہے..... اور ہونا چاہئے؟

اس پر چھوٹے بھائی نے کہا: ''ایسی شادیاں ضرور ہونی چاہییں..... ایسی شادیاں نہیں ہونگی تو اسلام کس طرح پھیلے گا.....''

میں ان کی باتیں سن کر بہت متاثر ہوتا ہوں..... ان کی دینی سوچ کی پختگی پر حیران ہوتا ہوں..... سبق سنانے..... درسگاہ میں آنے جانے..... جیسے تمام معاملات میں ان بچوں کی تہذیب..... شائستگی اور سمجھداری واضح نظر آتی ہے..... میں کلاس کے باقی بچوں پر انہیں بطور مثال پیش کرتا ہوں..... اللہ تعالیٰ باقی طلبہ کو بھی ان جیسا بنائے..... آمین..... (از: ایک استاذ محترم)

برطانیہ کے ایک اسکول کی بچی کا حضور ﷺ سے محبت کا والہانہ انداز:

2...... برطانیہ کے شہر ''مانچسٹر'' کا واقعہ ہے۔ لڑکیوں کے ایک اسکول کے ہال میں تقریری مقابلہ ہو رہا تھا..... مضمون تھا مشہور مذہبی شخصیت..... اس موضوع کے تحت ایک بچی نے حضور اقدس ﷺ کی شخصیت پر اظہار خیال کیا..... تقریر کے دوران وہ بچی جب بھی لفظ ''محمد'' ادا کرتی تو ﷺ نہ کہتی..... کلاس میں بیٹھی ایک دوسری بچی کو یہ حرکت سخت ناگوار گزری..... اس غیر ارادی یا ارادی غلطی کو ایک دو دفعہ برداشت کرنے کے بعد بچی سے رہا نہ گیا..... وہ اچانک اٹھی اور بلند آواز سے پکار اٹھی:

''ﷺ..... ﷺ''

ہال میں سناٹا چھا گیا..... اسکول کی تاریخ میں پہلی بار کسی نے نظم وضبط کی خلاف ورزی کی تھی.....

بچی کو فوراً ہال سے باہر نکال دیا گیا..... یہودی اور عیسائی اساتذہ اور ماہرین نفسیات پر مشتمل ایک ٹیم نے بچی سے بہت سے سوالات کیے اور اسکی اس حرکت کے بارے میں پوچھا..... اس نے سسکیوں اور ہچکیوں میں ایمان افروز جواب دیا:

''جب کوئی شخص ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی استعمال کرتا ہے..... تو اس پر لازم ہے..... کہ وہ ﷺ ادا کرے..... میں اس سے باز نہیں

Marfat.com

رہ سکی.....

حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی سن کر ﷺ کے الفاظ ادا کرنا میرا ایمانی و دینی حق ہے..... اور اس فریضے اور حق کی ادائیگی سے مجھے ڈسپلن کے نام پر روکا نہیں جا سکتا....."

اس کی اس جرأت پر سب ساکت رہ گئے.....

افریقہ میں پیدائشی حافظ قرآن بچہ:

3 ......حیدرآباد ۳۰/ مارچ (سیاست نیوز) اللہ تبارک وتعالیٰ انسانیت کی ہدایت اور انہیں گمراہی سے فلاح و کامرانی کے راستے پر گامزن کرنے کے لئے وقفے وقفے سے اپنے کرشموں کا ظہور فرماتا رہتا ہے..... ان کرشمات الٰہی کے ظہور کا مقصد یہ ہوتا ہے..... کہ بھٹکی ہوئی انسانیت اپنے مالک حقیقی کو پہچان لے.....

شانِ خداوندی کا ایک محیر العقول کرشمہ افریقی ملک تنزانیہ میں رونما ہوا..... جہاں ایک کمسن لڑکے نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے جوہر کچھ اس طرح دکھائے کہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد خدا کے وجود اور اس کی حقانیت کے قائل ہو گئے..... تنزانیہ کے چار تا پانچ سالہ کمسن لڑکے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ پیدائشی حافظِ قرآن ہے..... اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ نہ صرف آیات قرآنی کی تلاوت کرتے ہیں..... بلکہ مذہبی امور سے متعلق کسی بھی مسئلے کا شریعت کی روشنی میں جواب دیتے ہیں..... اس کمسن لڑکے کو حاصل اس خداداد صلاحیت کا ان دنوں کئی ممالک میں شہرہ ہے..... اور اس کی ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیزی سے عام ہو رہی ہیں..... جس میں اس لڑکے کو لاکھوں افراد کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے.....

"الشیخ شرف الدین الخلیفہ" کی پیدائش تنزانیہ کے ایک غیر مسلم گھرانے میں ہوئی..... ان کی پیدائش کے بعد ہی سے ان میں تبدیلی دیکھی گئی..... اور ڈیڑھ سال کی عمر سے ہی وہ پابندی سے نماز ادا کرنے لگے..... کہا جاتا ہے کہ وہ پیدائشی حافظ قرآن بھی ہیں..... اور رقت انگیز انداز سے آیات قرآنی تلاوت کرتے ہیں.....

Marfat.com

الشیخ شرف الدین کے بڑے بھائی اپنے چھوٹے بھائی کی اس خداداد صلاحیت کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے..... کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا.....

ماں باپ کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے دونوں کو گھر سے نکال دیا..... حکومت تک جب یہ خبر پہنچی تو اس نے انہیں تحویل میں لے لیا..... اور مقامی حکمران ڈاکٹر الحاج کرنل یحیٰ اے جے جینی نے شاہی محل میں ان کا استقبال کیا..... اس لڑکے کی خصوصیات دیکھ کر وہ بھی ششدر رہ گئے..... اس کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں اس کمسن لڑکے کے خطابات کا سلسلہ چل پڑا..... جس میں قرآنی آیات کی روشنی میں وہ عوام کو تلقین کرتے ہیں..... مذہبی امور کے بارے میں سوالات کے جوابات بھی دیئے جاتے ہیں.....

ایک عیسائی جوڑے نے جب الشیخ شرف الدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا..... تو اس کمسن لڑکے نے نہ صرف انہیں کلمہ پڑھایا..... بلکہ ان کے نام محمد یوسف اور میمونہ رکھے..... افریقی ممالک میں اس کمسن لڑکے اور اس کی خداداد صلاحیتوں کے ہر جگہ چرچے ہیں.....

(۳۱/ مارچ سیاست دکن)

پانچ سالہ بچے نے ایک ہزار افراد کو داخل اسلام کیا:

4...... کینیا (Kenia) میں یوں تو ہر موڑ پر آوارہ و یتیم بچے نظر آتے ہیں..... اور اتنے زیادہ ہیں کہ ایک ہی بچہ پھر کسی موڑ پر دوبارہ نظر نہیں آتا..... مگر شریف اید (Sharif Idd) جب اپنا منہ کھولتا ہے..... تب سامنے والوں کو یہ سمجھتے دیر نہیں لگتی..... کہ یہ بچہ غیر معمولی صلاحیت کا مالک ہے..... یہ پانچ سالہ بچہ پانچ زبانیں انگلش..... فرنچ..... سواحلی..... اطالوی..... اور عربی بولتا ہے..... حالاں کہ وہ بالکل ناخواندہ ہے.....

شریف اید ایسا واعظ ہے کہ کینیا میں اکثر ہونے والے اس کے وعظوں میں ہزاروں کی بھیڑ اکٹھی ہوتی ہے..... لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی اس کا وعظ سن کر جو اس سال کے شروع میں ہو رہا تھا..... اس کے حمایتی ہو گئے ہیں.....

پچھلا ہفتہ اس کے لیکسنگ میل ثابت ہوا..... جب اسے ایک مشرقی افریقی کرشمے کے

Marfat.com

طور پر ایک ہنگامی مجمع سے متعارف کرایا گیا..... اس وقت وہ فاتحانہ انداز میں مسکرایا..... جب اسے بتایا گیا کہ اس کی تبلیغ سے کینیا میں مسلمانوں کی تعداد ایک ہزار بڑھ گئی ہے..... جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں.....

شریف اید کے چار سرپرستوں میں سے ایک حاجی مارولین **(Haji Maroulin)** کے مطابق **Ivory Coast** کے ایک مسلمان تاجر کے خرچ پر وہ فرانس اور برطانیہ کے تبلیغی دورے کرے گا..... جب وہ وعظ سے باہر ہوتا ہے تب بالکل ایک بچے کی سی حرکت کرتا ہے..... لیکن جب وعظ کی حالت میں ہوتا ہے..... تب بالکل بدل جاتا ہے.....

ایک سال کی عمر میں وہ قرآن پڑھنے..... اور عربی..... سواحلی..... اور فرنچ زبانوں میں تبلیغ کرنے لگا..... جب کہ وہ ناخواندہ ہے..... اس کے اثر سے ایمان لانے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے..... وہ بچہ ہے مگر بالغانہ طریقہ کار اختیار کئے ہوئے ہے..... وہ پراعتماد ہو کر اس وقت تک بولتا رہتا ہے..... بالخصوص سواحلی زبان میں جب تک اپنا وعظ پورا نہ کر لے..... اس کے بعد وہ سامنے والوں پر اپنی بھوری آنکھیں جما دیتا ہے..... اور پھر بچے کی طرح مگر پراثر آواز سے ان کا دل جیت لیتا ہے.....

حاجی مارولین کے مطابق شریف اید شمالی تنزانیہ **(North Tanzan)** کے صوبے "اروشا" **(Arusha)** کے ایک عیسائی خاندان **(Catholic Family)** جو سواحلی زبان بولتا ہے میں دسمبر ۱۹۹۳ء میں پیدا ہوا..... دو ماہ کے بعد ہی ماں کا دودھ چھوڑ دیا..... اور چار ماہ کے بعد قرآن کی آیتیں سنانے لگا..... اس کی زبان سے عربی کا جو پہلا جملہ نکلا وہ یہ تھا "لوگوں اپنے گناہوں کی معافی مانگو..... اللہ بہت مہربان اور بخشنے والا ہے....."

(You People repent and you will be saved by God.)

اس کے بعد والدین نے سمجھا کہ شیطانی اثرات سے ان کے بچے کا دماغ خراب ہو گیا ہے..... چنانچہ انہوں نے عیسائی عاملین سے عمل بھی کرایا..... مگر ان کے پڑوسی مسلمانوں نے بچے کی زبان و آیات کو سمجھا اور اس کے والدین کو بھی سمجھایا تو وہ داخل اسلام ہو گئے..... اس کے والد کا ۱۹۹۷ء میں انتقال ہو گیا..... تاہم اس کی ماں تنزانیہ ہی میں رہتی ہے.....

Marfat.com

مگر اس کا بیٹا دنیا کا سفر طے کر رہا ہے.....

اس کے اندر موجود بے پناہ اور غیر معمولی کشش اور اثر پذیری سے کسی کو انکار نہیں ہے..... ویڈیو پروگرام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وعظ مؤثر اور معیاری ہے..... نتیجتاً اتنے کم وقت میں وہ اتنی زیادہ کامیابیاں حاصل کر سکا ہے..... کینیا کی مسلم ورلڈ لیگ نے بھی اسے سچا مان لیا ہے..... کینیا کے دارالسلطنت "نیروبی" (Nairobi) کے رہنے والے کاپلچی بیرسٹو (Kaplichi Barsto) نے شریف کو واعظ کی حیثیت سے ہزاروں کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے دیکھا ہے..... اور انہیں اس کی صلاحیت پر کوئی شبہ نہیں ہے..... یہ واقعہ پوموامی (Pumwami) کا ہے..... جو نیروبی کے قریب ہے..... کاپلچی بیرسٹو آگے کہتے ہیں.....

"شریف سیاست داں جیسا معلوم ہوتا ہے..... اور وہ اعتماد سے بھرا ہوا ہے..... اس کا انداز بتا رہا ہے کہ اگر بھیڑ کم ہوتی تو اسے ناگوار ہوتا ہے....."

جب بجلی چلی گئی تب اس کے مصاحبوں نے وعظ بند کرنے کے لئے کہا: مگر اس کے برعکس ایک لاؤڈ اسپیکر کے سہارے اس نے عربی..... سواحلی..... اور انگلش زبانوں میں اپنا وعظ جاری رکھا..... اور حاضرین کو بہت متاثر کیا..... اور اس طرح ان کا دل جیت لیا.....

شریف ایدا اپنی غیر معمولی کرشماتی صلاحیتوں کے حوالے سے پراسرار بنا ہوا ہے.....

پچھلے ہفتے اس نے کہا: کہ جیسے ہی وہ کسی زبان کو سنتا ہے..... وہ اسے ازبر ہو جاتی ہے..... اور وہ اسی زبان میں باتیں کرنے لگتا ہے..... وہ کہتا ہے کہ میں کانگو (Kango) گیا..... اور وہاں لوگوں کو لنگالا (Lingala) مقامی زبان بولتے ہوئے سنا تو میں بھی اسی زبان میں بولنے لگا..... (از مولانا محمد سراج الدین شریفی)

آٹھ سالہ حافظ نے ساڑھے چار گھنٹوں میں قرآن حکیم بغیر غلطی کے سنا دیا:

5..... پاکستان کے ایک تحفیظ القرآن کے مدرسے کے اساتذہ..... ناظم اور مہتمم کا اس عاجز سے تعلق ہے..... انہوں نے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی..... ان کے مدرسے

Marfat.com

کے بارے میں مشہور ہے..... کہ جو بچہ وہاں گردان کر لیتا ہے..... وہ ساری زندگی قرآن پاک نہیں بھولتا..... ان کی اپنی ایک ترتیب ہے جس سے وہ یاد کرواتے ہیں..... خیر جب وہاں گئے تو دیکھا: کہ وہاں کے بچوں کے چہروں پر واقعی قرآن کا نور تھا.....

عاجز نے ان سے پوچھا: کہ آپ بچوں کا امتحان کیسے لیتے ہیں؟

وہ کہنے لگے: کہ ہمارے ہاں تو سادہ سا دستور ہے..... ہم بچوں کا امتحان لینے کے لئے پانچ استاد بٹھا دیتے ہیں..... اور ہر ایک کے پاس اپنا رجسٹر ہوتا ہے..... بچے کو سامنے بٹھا کر کہتے ہیں..... کہ بھئی! ہمیں پورا قرآن سناؤ..... چھوٹا سا سوال پوچھتے ہیں.....

بچہ جب سنانا شروع کرتا ہے..... تو بھی ٹائم نوٹ کیا جاتا ہے..... اور جب ختم کرتا ہے..... تب بھی ٹائم نوٹ کیا جاتا ہے..... جہاں اٹکتا ہے وہ بھی لکھتے ہیں..... اور جہاں متشابہ لگتا ہے..... وہ بھی لکھتے ہیں..... وہ ہر ہر چیز لکھ رہے ہوتے ہیں..... پورے قرآن پاک کا ریکارڈ بن رہا ہوتا ہے.....

عاجز نے کہا: اچھا کوئی ریکارڈ دکھائیں.....

انہوں نے ریکارڈ دکھایا..... اس کے بعد انہوں نے ایک بچہ دکھایا جس کی عمر آٹھ نو سال ہوگی.....

وہ کہنے لگے..... کہ اس بچے نے ابھی چند دن پہلے قرآن مجید سنایا ہے..... اور اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اس بچے نے ''الحمد'' سے پڑھنا شروع کیا..... اور ایک محفل کے اندر پڑھتے پڑھتے 4 گھنٹے اور 35 منٹ میں اس نے پورا قرآن مجید پڑھ دیا..... اور پورے قرآن مجید میں اس کی ایک غلطی بھی نہیں آئی..... پانچ استاد مل کر بیٹھے اور ان میں سے کوئی استاد بھی اس کی ایک غلطی بھی نہ نکال سکا..... سبحان اللہ.....

بغیر وضو کے حضور ﷺ کا نام نہ بتانے والے بچے کا سبق آموز واقعہ:

6 ......احمد نامی ایک بچہ اسکول میں پڑھتا تھا..... اس کے اسلامیات کے ٹیچر نے اسے خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور نظم سکھائی:

Marfat.com

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

احمد جب بھی پڑھتا یوں پڑھتا:

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی بر لانے والے

استاذ نے کئی مرتبہ کہا..... شاعر نے ''والا'' لکھا ہے..... مگر وہ اسی طرح پڑھتا..... استاذ نے سوچا..... شاید وہ اس غلطی کو ٹھیک کر لے گا.....

سالانہ تقریب منعقد ہوئی..... احمد نے جب وہ نعت سنائی..... تو پھر ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے'' پڑھا.....

ڈپٹی کمشنر صاحب آئے ہوئے تھے..... انہوں نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا:

''آج کل استاد بچوں کا خیال نہیں رکھتے..... یہ دیکھئے اسلامیات کے ٹیچر نے بچے کو نعت سکھائی اور بچے نے ''والا'' نہیں ''والے'' کہا..... حالانکہ صحیح شعر میں لفظ ''والا'' ہے..... استاد کو پتا نہیں کہ شاعر نے کیا لکھا ہے..... اور لڑکا کیا پڑھ رہا ہے.....''

اس طرح پورے مجمع میں استاد کی سبکی ہوئی..... تو وہ اپنی صفائی پیش کرنے پر مجبور ہوئے..... انہوں نے کہا:

''میں نے غلطی کی نشاندہی کر دی تھی..... مگر اس بچے نے میری بات نہیں مانی..... اور مجھے سب کے سامنے رسوا کر دیا.....''

سال مکمل ہوا..... طلبہ اگلے سال کی کلاسوں میں چلے گئے..... احمد کی کلاس کے ابتدائی دن تھے..... ایک دن ان کے ریاضی کے ٹیچر نہیں آئے تھے..... ہیڈ ماسٹر نے دیکھا کہ اسٹاف روم میں اسلامیات کے استاد فارغ ہیں..... ان کا پیریڈ خالی تھا.....

انہوں نے کہا: ''آپ اس کلاس میں چلے جائیں..... آج ان کے ٹیچر نہیں آئے..... آج تو داخلے کا پہلا دن ہے..... ان کے پاس کتابیں بھی نہیں ہیں..... آپ ان سے پیار محبت کی باتیں کرتے رہیں تو یہ شور نہیں کریں گے.....''

Marfat.com

چنانچہ اسلامیات کے ٹیچر آ گئے..... کہنے لگے:

''بھئی میں کچھ باتیں آپ کو سناؤں گا..... پھر آپ سے چھوٹے چھوٹے سوال پوچھوں گا..... آپ جواب دیجئے گا..... ہمارا وقت اچھا گزر جائے گا.....''

لڑکے تیار ہو گئے..... پہلے استاد نے کچھ باتیں سنائیں..... جب تھک گئے تو انہوں نے چھوٹے چھوٹے سوالات شروع کر دیئے..... کسی سے کچھ پوچھا..... کسی سے کچھ..... جب احمد کی باری آئی تو استاد نے پوچھا:

''ہمارے پیغمبر ﷺ کا نام کیا ہے؟..... احمد تم بتاؤ.....''

احمد اٹھ کر کھڑا ہو گیا..... لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا..... استاد نے پھر پوچھا:

''بتاؤ نام کیا ہے؟ پیغمبر ﷺ کا.....''

یہ پھر چپ رہا..... استاد نے دل میں سوچا:

''اس نے پہلے بھی میری بے عزتی کروائی تھی..... اب پھر پوری کلاس کے سامنے پوچھ رہا ہوں تو جواب نہیں دیتا..... مجھے لگتا ہے..... یہ لڑکا بہت ضدی قسم کا ہے.....''

استاد نے ڈنڈا ہاتھ میں لیا..... اور قریب آ کر کہنے لگے:

''تمہیں ہمارے پیغمبر کا نام آتا ہے؟.....''

احمد نے سر ہلا کر کہا:

''جی ہاں.....''

''بتاتے کیوں نہیں.....'' احمد چپ ہو گیا.....

استاد نے پھر کہا:

''میں تمہاری پٹائی کروں گا..... تم نام کیوں نہیں بتاتے.....''

احمد اب بھی خاموش رہا..... ساری کلاس کے لڑکے حیران تھے کہ یہ تو اتنا لائق ہے..... بتا کیوں نہیں دیتا..... استاد کو غصہ آیا..... بار بار پوچھنے پر بھی اس نے نہ بتایا..... آخر استاد نے اسے دو چار ڈنڈے لگائے..... تھپڑ مارے..... احمد کو کبھی مار نہیں پڑی تھی..... پہلی مرتبہ کلاس میں پٹائی ہوئی تو وہ رونے لگا..... آنسو بہنے لگے..... اتنے میں تفریح کی گھنٹی بج گئی.....

Marfat.com

استاد کہنے لگے:

''اچھا میں اگلے پیریڈ میں آرہا ہوں..... اور دیکھتا ہوں..... تم کیسے نام نہیں بتاتے..... میں تمہاری ضد کو توڑ کر دکھاؤں گا.....''

استاد غصے میں یہ کہہ کر چلے گئے..... بچے بھی اٹھ گئے لیکن کچھ بچے ایسے تھے جو اس کے دوست تھے..... وہ اس کے قریب بیٹھ گئے..... احمد بلک بلک کر رو رہا تھا..... آنسو پونچھ رہا تھا مگر کسی سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا..... کچھ دیر بعد احمد باہر نکلا اور منہ ہاتھ دھو کر آ گیا..... تفریح کے بعد وہ اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا..... استاد دوبارہ آ گئے..... اپنا ڈنڈا لہراتے ہوئے انہوں نے کہا:

''احمد کھڑے ہو جاؤ.....''

احمد کھڑا ہو گیا..... انہوں نے پوچھا:

''ہمارے پیغمبر کا نام کیا ہے.....''

احمد نے کہا:

''بتاؤ حضرت محمد ﷺ''

استاد خوش ہو گئے..... کہنے لگے:

''تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا.....''

احمد پھر خاموش رہا..... اب استاد سمجھ گئے کہ اس کے پیچھے کوئی راز ہے..... استاد قریب آئے..... انہوں نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا..... پھر بولے:

''تم میرے اچھے شاگرد ہو..... میرے بیٹے کی مانند ہو..... میں نے تم سے کہا تھا: ''وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا'' پڑھنا..... تم نے وہاں بھی والے پڑھا تھا..... اور اب بھی پہلے بار بار پوچھنے پر بھی تم نے نام نہیں بتایا..... اور اب بتا دیا..... آخر وجہ کیا ہے؟.....''

جب احمد کو پیار ملا تو اس نے پھر بلک بلک کر رونا شروع کر دیا..... استاد نے تسلی دی:

''بیٹے! رو ؤ نہیں..... بتاؤ وجہ کیا ہے؟.....''

احمد آنسو خشک کرتے ہوئے کہنے لگا:

Marfat.com

''اصل بات یہ ہے کہ میرے ابو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں..... انہیں نبی ﷺ سے بہت محبت تھی..... وہ مجھے نصیحت کیا کرتے تھے..... بیٹا تم کبھی بھی حضور ﷺ کا نام بے ادبی سے نہیں لینا..... اس لئے والا کے بجائے میں نے ''والے'' کہا یعنی

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی بر لانے والے

یہ سن کر ندامت کے مارے استاد صاحب کا پسینہ بہنے لگا..... انہوں نے لرزتی ہوئی آواز میں پوچھا:

''اور نام کیوں نہیں بتایا.....''

احمد بولا:

''میرے ابو مجھے کہا کرتے تھے..... بیٹا نبی کریم ﷺ کا نام کبھی بھی بے وضو نہیں لینا..... میرا اس وقت وضو نہیں تھا..... آپ کی مار میں نے کھالی..... آپ میری ہڈیاں بھی توڑ دیتے تو میں برداشت کر لیتا..... میں مار تو کھالیتا..... لیکن اپنے آقا ﷺ کا نام بے وضو نہ لیتا..... اب میں تفریح کے دوران وضو کر کے آیا ہوں..... آپ نے پوچھا..... میں نے اپنے محبوب ﷺ کا نام بتا دیا.....''

یہ سن کر استاد کی آنکھیں بھر آئیں.....

پوری کلاس پر سکتہ طاری تھا.....

نو سالہ افغان بچی کے ہاتھوں روسیوں کی موت:

7 ......خوفناک روسی ٹینک پتھروں اور جھاڑیوں کو روندتے ہوئے تیزی کے ساتھ پیش قدمی کر رہے تھے..... ٹینکوں کی آواز اور فوجیوں کے نعرے اس قدر شدید تھے کہ پہاڑ لرز رہے تھے..... ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر سرخ جھنڈے لہرا رہے تھے..... روسیوں کے لشکر کی بے خوفی کے عالم میں پیش قدمی کی وجہ جاسوسی ذرائع کی یہ پکی خبر تھی کہ درمیان کی ساری بستیاں خالی ہو چکی ہیں..... یا کر دی گئی ہیں..... اور راستے کے حالات اجڑے

Marfat.com

ہوئے مکانات اور لٹی ہوئی ہوئی بستیاں اس خبر کی تصدیق کر رہی تھی..... چنانچہ یہ لشکر بڑے اطمینان اور سکون کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا..... اس کا نوائے کا ہر سپاہی دل میں خطرناک عزائم لئے ہوئے تھا..... کفر کی محبت اور اسلام کی نفرت کا جذبہ ہر دل میں موجزن تھا..... تاتاریوں کی طرح مسلمانوں کی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرنا..... معصوم بچوں کو سنگینوں پر اچھالنا..... اور مسلمان عورتوں کے دامن عصمت کو تار تار کرنا ..... ان کا سب سے محبوب مشغلہ تھا..... وہ انہی خرمستیوں میں جا رہے تھے.....

اچانک سامنے والی پہاڑی سے فائرنگ شروع ہوگئی..... ٹڈی دل بزدل لشکر خوف سے تھرتھرانے لگا..... خلافِ توقع ہونے والی فائرنگ بہت کاری تھی ..... دشمن کا کچھ نقصان بھی ہوا تھا..... اس اچانک حملے نے پورے لشکر کو پریشان کر دیا..... پیش قدمی رک چکی تھی..... دشمن کے ٹینک..... توپیں..... مشین گنیں فائرنگ کی سمت آگ اگلنے لگے..... دشمن کے فوجی مختلف جھاڑیوں میں پوزیشنیں سنبھال کر اچانک حملے کو روکنے میں لگ گئے.....

پورا علاقہ اس خوفناک گولہ باری سے لرز اٹھا..... آسمانوں پر دھویں کے سیاہ بادل چھا گئے..... بزدل دشمن نے ٹینک کے گولے مار مار کر سامنے والی پہاڑی کو بالکل اڑا دیا..... اس اطمینان کے بعد کہ حملہ آور تہس نہس ہو چکا ہے..... دشمن نے گولہ باری روک دی..... مگر اچانک دائیں طرف کی ایک پہاڑی سے ہونے والی فائرنگ نے دشمن کے کئی فوجیوں کو واصل جہنم کر دیا.....

اس اچانک حملے نے دشمن میں بھگدڑ مچا دی..... پھر ایک مرتبہ اندھا دھند گولہ باری شروع ہو چکی تھی..... یہ گولہ باری پہلے سے زیادہ سخت تھی..... لشکر میں کھلبلی اور بے ترتیبی کی وجہ سے کئی فوجی اپنے ہی ہاتھوں فنا ہو رہے تھے.....

توپوں کی گولہ باری سے بھی اپنا ہی زیادہ نقصان تھا..... پورا لشکر اس خدائی آفت سے پریشان تھا..... یہ گولہ باری کافی دیر تک جاری رہی حملہ آور کی طرف سے فائرنگ بالکل بند ہو چکی تھی..... کمانڈر نے خوفزدہ ہو کر فوراً پیش قدمی کا حکم دیا..... حملہ آور کی تباہی کے یقین

Marfat.com

کے باوجود دشمن خوفزدہ تھا..... نقصان بھی کافی ہو چکا تھا..... لشکر پیش قدمی شروع کر ہی رہا تھا..... کہ فائرنگ کی آواز نے سب کو چونکا دیا..... یہ فائرنگ بائیں طرف سے ہو رہی تھی..... دشمن کے کئی فوجی خون میں لت پت پڑے پھڑک رہے تھے..... اس حملے نے تو لشکر کی صفوں کو الٹ دیا..... ٹینک آگ اگلنے لگے..... جس کا جدھر منہ سمایا بھاگنے لگا..... فوجی اپنے ٹرکوں کے پیچھے پڑے ہوئے خوف سے کانپ رہے تھے..... اس مرتبہ بھی دشمن کا شدید نقصان ہوا..... غلط گولہ باری کی وجہ سے گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہو چکے تھے..... سرخ انقلاب کے داعی سرخ خون میں تڑپ رہے تھے..... کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ دشمن کس طرف ہے..... اور اپنے فوجی کس طرف..... دشمن کے گولہ بارود کے ذخیرے ختم ہونے کو تھے سامنے والے پہاڑوں پر آگ لگ چکی تھی..... کئی چٹانیں اڑ گئیں تھیں..... پورا علاقہ گولہ باری کے شدید اثرات کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا..... بڑی مشکل سے لشکر دوبارہ جمع ہوا..... پیش قدمی کا فیصلہ الٹے قدم کے عزم میں تبدیل ہو چکا تھا..... کوئی بھی ایک قدم آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں تھا..... لاشوں کے ڈھیر انہیں آگے بڑھنے سے روک رہے تھے.....

اچانک کمانڈر نے ایک تدبیر سوچی..... اور اپنے گوریلا فوجیوں کو ان پہاڑیوں پر حملے کا حکم دیا..... جن سے یہ خطرناک فائرنگ ہوئی تھی..... دشمن کے فوجی دستی بموں اور کلاشنکوفوں سے مسلح ہو کر کرالنگ کرتے ہوئے پہاڑوں کی طرف بڑھ رہے تھے..... ٹینک پوزیشنیں سنبھالے ہوئے تھے..... اور کسی اچانک حملے سے نمٹنے کے لئے تیار تھے.....

گوریلا فوجی کئی پہاڑیاں چھان چلے تھے..... مگر کوئی زندہ یا مردہ حملہ آور نہیں مل رہا تھا..... کسی قسم کے نشانات بھی نہیں مل رہے تھے..... سب پریشان تھے کہ حملہ آور کا کیا ہوا..... زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا..... اول تو اس قدر شدید گولہ باری سے بچ کر جانا ہی مشکل ہے..... اور اگر بچ کر گیا تو کس طرف گیا..... تلاش جاری تھی کتوں سے زیادہ حس رکھنے والے فوجی نشانات سونگھ رہے تھے..... بالآخر چھوٹے چھوٹے قدموں کے نشان انہوں نے پا لئے..... ان نشانوں کے تعاقب میں کانپتے کانپتے بڑھ رہے تھے..... یہ نشانات اب واضح ہو رہے تھے اور ان کی رہنمائی کر رہے تھے..... مگر کسی فوجی یا مجاہد کے قدموں کے

Marfat.com

نشانات محسوس نہیں ہو رہے تھے.....

اچانک نشانات ختم ہو گئے اب سرخ خون نظر آ رہا تھا کسی کو بھی اپنی نظروں پر یقین نہیں آ رہا تھا..... وہ دیکھ رہے تھے کہ ایک نو سالہ افغان مسلمان بچی خون میں لت پت پڑی ہوئی ہے..... اس کے ساتھ اس کی کلاشنکوف بھی پڑی ہے.....

عقدہ کھل چکا تھا دشمن اپنی بزدلی پر ماتم کر رہا تھا..... تین چار گھنٹے تک دشمن کے لشکر کو روکنے اور اس کے ایک حصے کو تباہ کرنے والی مجاہدہ بچی ان کے سامنے پڑی ہوئی تھیں..... بچپن اور معصومیت اس کے باحیاء چہرے پر چمک رہی تھی.....

اسی بچی نے جو اسلام کے تحفظ اور اپنے والدین کے خون کا بدلہ لینے کے لئے ان پہاڑیوں میں رکی ہوئی تھی..... اور اس نے ہجرت سے انکار کر دیا تھا..... روسی لشکر کو شدید ترین نقصان پہنچایا..... اسی ایک تنہا معصوم بچی نے تینوں اطراف سے فائرنگ کر کے دشمن میں بھگدڑ مچادی اور دشمن کے فوجیوں کو مردار کیا.....

پھر اپنی قوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس معصوم مجاہدہ نے جام شہادت نوش فرمایا..... اور اپنی ننھی سی جان کو قربان کر کے امت مسلمہ کی لاج رکھ لی ..... اور امت کے نوجوانوں کی غیرت کو للکارا..... اس بچی نے اپنے سرخ خون کا نذرانہ اپنے رب کو پیش کر کے نعمتِ ایمان کا شکر اداء کیا..... اور دشمن پر واضح کر دیا کہ اس سرزمین کی مسلمان بیٹیاں تمہارے ٹڈی دل لشکر کے لئے کافی ہیں..... اس مبارک دھرتی پر تمہارے قبضے کے خواب چکنا چور ہو کر رہیں گے..... اور بالآخر تمہیں ذلت وہزیمت کا سیاہ چہرہ اور لاکھوں لاشوں کے ڈھیر لے کر اس سرزمین سے نکلنا پڑے گا.....

اس بچی نے شہادت کی موت کو گلے سے لگا کر اسلام کے تمام دشمنوں کو یہ سمجھا دیا..... کہ اگرچہ ہماری قوم اپنے اسلاف کی تاریخ کو بھول چکی ہے..... مگر اب بھی مسلمانوں میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہنیں زندہ ہیں..... اب بھی مسلمانوں کے گھروں میں محمد بن قاسم..... اور طارق بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روحانی بیٹیاں باقی ہیں..... اب بھی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر اپنی جانوں کو قربان کرنے والی بچیاں موجود ہیں.....

اے دشمن اسلام! جب تک یہ بیٹیاں زندہ ہیں..... اس وقت تک تیرے ناپاک عزائم

Marfat.com

پورے نہیں ہوسکتے.....

ایک چھٹی جماعت کے بچے کا مشتبہ سالن کھانے سے انکار کا واقعہ:

8 ...... پروفیسر احمد سعید انصاری ریٹائرڈ پروفیسر فارسی گورنمنٹ کالج بوسن روڈ ملتان ..... میرے بہترین دوست..... غمگسار..... متشرع..... دین کا بے پناہ درد رکھنے والے اور ہمہ گیر صفات کے حامل انسان تھے..... انہوں نے تہران یونیورسٹی ایران سے فارسی میں اعلیٰ ڈگری حاصل کی..... انہیں اُردو..... فارسی..... سرائیکی..... اور انگریزی کی تحریر اور تقریر پر کامل عبور حاصل تھا..... سب سے بڑھ کر وہ دینی اُصولوں پر کسی بھی پرنسپل یا ناظم تعلیمات پر زبردست تنقید کرنے سے نہ چوکتے تھے..... میں جب گورنمنٹ کالج آف سائنس ملتان کا پرنسپل تھا..... راہ میں کتنے ہی مسائل اور الجھنیں پیش آتی رہیں..... میں نے ہر دفعہ ٹیلی فون پر اُن سے رابطہ کیا اور ہر مسئلہ کا شافی حل پایا.....

پروفیسر انصاری ۱۴/ اپریل ۲۰۰۳ء بمطابق ۱۱/صفر ۱۴۲۴ھ کو رحلت فرما گئے..... ان کی رحلت سے میں ایک مخلص ترین بھائی نما دوست سے محروم ہو گیا ہوں..... نشتر میڈیکل کالج ملتان کے قبرستان میں ان کو سسکیوں اور آہوں کے ساتھ سپردِ خاک کیا گیا..... دفن کے دوران ان کے عزیز دوست پروفیسر طاہر القادری صاحب (فیصل آباد) نے ہمیں بتلایا کہ مرحوم انصاری رزق حلال کی اس درجہ احتیاط فرماتے تھے..... کہ کالج یونین فنڈ کی چائے وغیرہ سے اجتناب فرماتے تھے.....

یہ بالکل سچا واقعہ پروفیسر انصاری نے خود مجھے سنایا..... یہ ان ایام کا واقعہ ہے..... جب وہ گورنمنٹ کالج کوٹ اڈو کے پرنسپل تھے..... انہی کی زبانی سنیئے:

"ایک دفعہ ہمارے ہمسائے کے ہاں سے مرغی کا سالن ہمارے ہاں آیا..... میری اہلیہ محترمہ نے سب بچوں کو سالن پلیٹوں میں ڈال کر دیا..... ایک بچہ طاہر ان دنوں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا..... اس نے سوکھی روٹی کھانا شروع کی..... سالن کو چھوا تک نہیں..... اس کی امی نے پوچھا: کہ سالن کیوں نہیں کھا رہے؟

Marfat.com

بچے نے جواب دیا کہ بس ویسے ہی..... اس کی امی کے اصرار پر معصوم بچے نے کہا: کہ امی جان! میں یہ سالن بھلا کیسے کھا سکتا ہوں..... کیونکہ اس سالن کو دینے والے ہمسائے کی تنخواہ بہت تھوڑی ہے..... لیکن اللے تللے بہت زیادہ ہیں..... ظاہر ہے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ناجائز آمدنی کا سہارا لیتے ہیں.....

میں اور میری اہلیہ محترمہ چھوٹے بچے کی باتیں سن کر بڑے حیران ہوئے اور خوش بھی..... ہم لوگ الحمدللہ حلال اور حرام کا پہلے بھی کافی اہتمام کرتے تھے..... لیکن اس روز کے بعد بہت زیادہ محتاط ہو گئے.....

وہ بچہ قرآن پاک کے چند سپاروں کا حافظ تھا..... ایف ایس سی کا امتحان دینے کے بعد بقایا قرآن مجید بھی حفظ کر لیا..... ایف ایس سی میڈیکل میں حافظ طاہر سعید کے بہت اچھے نمبر آئے..... تو پروفیسر انصاری فکر مند ہو گئے..... مجھ سے مشورہ طلب کرنے لگے: کہ آیا وہ حافظ طاہر کو نشتر میڈیکل کالج ملتان میں داخل کروائیں..... یا خیر المدارس ملتان سے خالص دینی تعلیم دلوائیں..... میں نے پورے اعتماد کے ساتھ ان کو مشورہ دیا کہ آنکھیں بند کر کے میڈیکل کالج میں داخل کروا دیں..... کیونکہ وہاں ایسے بچوں کی بے حد ضرورت ہے..... پروفیسر انصاری نے میرے مشورہ پر عمل کیا..... اور کوئی پانچ سال پیشتر حافظ طاہر نے نشتر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا..... اسے فوراً ہی لاہور کے ایک معروف حکومتی ہسپتال میں ملازمت مل گئی..... (الحمدللہ) یوں تو پروفیسر انصاری کی جملہ اولاد بے حد سعادت مند اور نیک ہے..... لیکن حافظ ڈاکٹر طاہر سعید انصاری کے بارے میں ان کے والد گرامی ہمیشہ رطب اللسان رہتے تھے.....

اللہ تعالیٰ پروفیسر انصاری کی لغزشوں کو معاف فرمائے..... نیکیوں کو قبول فرمائے..... اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ (از: ڈاکٹر نور احمد نور)

امریکی نژاد مسلمان بچے کی پہلا مسلمان امریکی صدر بننے کی خواہش:

9 .....ایک مرتبہ فقیر نے ایک اسلامک سینٹر میں لڑکوں کا زبانی امتحان لینا تھا.....

Marfat.com

وہاں کے سب طلباء گریجویٹ کلاسز کے سائنس اسٹوڈنٹس تھے..... فقیر ہر طالب علم سے تین تین سوالات پوچھ رہا تھا..... ایک طالبعلم کے ساتھ اس کا چھوٹا بھائی بھی آیا ہوا تھا..... اس کی عمر آٹھ نو سال تھی..... جب وہ بچہ فقیر کے سامنے آ کر بیٹھا تو فقیر نے دل میں سوچا کہ اس سے کیا سوال پوچھے جائیں.....

ایک میز قریب ہی پڑی ہوئی تھی..... فقیر نے کہا:

Ok, please tell me, who made this Table?

آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ میز کس نے بنائی ہے؟ وہ بچہ کہنے لگا:

Sir Allah gave man brain and man used that brain and he mad that table.

کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دماغ دیا..... انسان نے دماغ کو استعمال کیا اور اس نے یہ میز و بادی......

جب اس نے مدلل جواب دیا تو فقیر بھی تھوڑا سا سنبھل گیا..... اس سے دوسرا سوال پوچھا:

You tell me, why do you read quran do you feel it is maditory or it is interesting.

یعنی آپ قرآن کیوں پڑھتے ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں..... کہ یہ ضروری ہے یا یہ بڑا دلچسپ ہے؟

فقیر اندازہ لگانا چاہتا تھا..... کہ یہ مارے باندھے قرآن پڑھتا ہے یا اپنے شوق سے پڑھتا ہے.....

جب فقیر نے اس سے یہ پوچھا: تو کہنے لگا:

Sir, I feel it is both, it is maditory as well as it is very interesting.

''اس نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں چیزیں ہیں..... یہ ضروری بھی ہے..... اور دلچسپ بھی بہت زیادہ ہے.....''

فقیر توقع نہیں کرتا تھا کہ وہ اتنا اچھا جواب دے گا.....

Marfat.com

اب فقیر نے تیسرا سوال کیا:

OK, you tell me, what do you want to be in your life?

کہ تم اپنی زندگی میں کیا بننا چاہتے ہو؟

اس نے کہا:

Sir, I want to be the President of America.

''کہ میں امریکہ کا صدر بننا چاہتا ہوں.....''

جب اس نے یہ کہا: تو فقیر نے اچانک اس سے کہا: کہ تم امریکہ کے صدر کیوں بننا چاہتے ہو؟

اس نے کہا:

Sir, I will be the first Muslim President of America.

''کہ میں امریکہ کا پہلا مسلمان صدر بنوں گا''۔ سبحان اللہ

فقیر اس کے اس جواب سے بہت زیادہ خوش ہوا..... اور حیران بھی ہوا کہ اگر آج ان مسلمان بچوں میں اللہ نے یہ جذبہ پیدا کر دیا ہے..... تو کیا بعید ہے کہ ایک وقت وہ بھی آئے جب دنیا کی سپر پاور کی کرسی پر ایک مسلمان بیٹھ کر اسلام کے قوانین نافذ کر رہا ہو.....

میرے دوستو! وہاں کے نوجوان امید کی کرن ہیں..... وہاں پر مسلمانوں کا سنبھلنا اور اپنی تہذیب وتمدن کو محفوظ کر کے اس کے مطابق زندگی گزارنا خوش آئند ہے..... ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ وہاں کے مقامی لوگوں کے لئے دین کی دعوت کا ذریعہ بن جائیں..... اور اللہ تعالیٰ وہاں کے مقامی لوگوں کو دین میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمادیں.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 3

بے سکونی اور سکون قلب کے سات اثر انگیز واقعات

اسلام قبول کرنے والے مشہور برطانوی باکسر کا اعتراف حقیقت:

1 ...... برطانیہ کے مشہور باکسر ''کرس یوبنک'' جوکہ مڈل ویٹ عالمی چیمپئن بھی رہ چکے ہیں نے ریجنٹ مسجد میں اسلام قبول کرلیا..... اوران کا اسلامی نام حمدان رکھا گیا..... کروڑ پتی حمدن نے قبول اسلام کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا: کہ مجھے دنیا کی ہر نعمت میسر تھی..... بے پناہ دولت..... عزت اور عالمی شہرت..... اور غرضیکہ دنیا کی ہر وہ چیز میسر تھی..... جسکی کوئی شخص خواہش کرسکتا ہے..... لیکن یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی میں ہمیشہ سکون قلب سے محروم تھا، ہر وقت پریشان اور پژمردہ رہتا تھا۔ میرے ایک واقف کار نومسلم انگریز نے مجھے اسلام کے مطالعہ کا مشورہ دیا۔ اس نے مجھے اسلامی لٹریچر کی چند کتابیں پڑھنے کے لئے دیں۔ ایک ہی کتاب پڑھنے سے مجھ پر واضح ہوگیا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور بلا شبہ اسلام ہی دنیا میں واحد ایک ایسا آفاقی مذہب ہے کہ انسانی دکھوں کا موثر مداوا ہے.....

انہوں نے کہا: کہ اسلام ایک سچا دین ہے..... اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں..... چنانچہ اسلام قبول کر کے مجھے دونوں جہانوں کی آج بے پناہ خوشیاں مل گئی ہیں.....

پندرہ فیکٹریوں کے مالک کی پریشانی اور بے سکونی کا واقعہ:

2 ...... حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی دامت برکاتہم نے یہ واقعہ سنایا: کہ مجھے ایک مرتبہ رات کے تین بجے فون آیا..... ایک شخص کا جس کی کوئی پندرہ فیکٹریاں ہونگی.....

کہنے لگا: میں بہت پریشان ہوں دعا کریں.....

میں نے کہا: آپ نے اس وقت کیسے فون کیا؟

Marfat.com

کہنے لگا: بہت پریشان بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا آپ کو فون کروں کہ آپ اس وقت اٹھے ہوئے ہوں گے..... تو اس لئے آپ اس وقت میں دعا کریں..... اللہ میری پریشانیاں دور کردے.....

اور فقیر چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا..... فقیر نے دل میں کہا: واہ میرے اللہ! ان چٹائیوں پر بیٹھنے والوں کو تو نے سکون دے دیا ہے..... آرام سے تیری یاد میں بیٹھے ہوئے ہیں..... جبکہ مل مالکان کے دل میں تو نے ایسی پریشانی ڈالی ہے کہ رات کے تین بجے فون کر کے کہہ رہے ہیں کہ دعا کرو..... اللہ ہماری پریشانیوں کو دور کردے.....

پچھتر ہزار روپے میں بھی خرچے پورے نہیں ہوتے:

3......ایک مرتبہ ایک بہت بڑی انڈسٹری کے جنرل منیجر صاحب میرے پاس آئے اور اپنا حال سنانے لگے..... کہنے لگے کہ کوٹھی مالکان نے لے کر دی ہوئی ہے..... دو گاڑیاں مالکان نے دی ہوئی ہیں..... ایک میرے استعمال کے لئے اور ایک بیوی بچوں کے استعمال کے لئے ہے..... میرے نوکر چاکر سیکورٹی گارڈ وغیرہ سب مالکان نے لے کر دیئے ہوئے ہیں..... میڈیکل کا خرچہ میرا اور میری فیملی کا وہ ادا کرتے ہیں..... اور میری تنخواہ ماہانہ 75000 روپیہ ہے..... ہم گھر کے پانچ افراد ہیں.....

یہ کہہ کر وہ فقیر کے سامنے بیٹھ کر آنسوؤں سے روئے اور کہنے لگے: کہ میں بہت پریشان ہوں..... میرے خرچے پورے نہیں ہوتے..... کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ اتنی سہولیات کے باوجود گھر کے پانچ آدمیوں کا خرچہ پچھتر ہزار میں پورا نہیں ہوتا.....

"ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے"

پچاس ہزار روپے جیب خرچ لینے والی عورت کی بے سکونی کا واقعہ:

4......ایک مرتبہ فیصل آباد سے ایک خاتون آئی..... فقیر کی اہلیہ نے کہا: کہ اسکی بات ضرور سنیں یہ بیچاری بڑی پریشان ہے..... اور جب سے آئی ہے رو رہی ہے.....

فقیر نے اسکو ٹائم دیا..... وہ پردے میں بیٹھ کر بات کرنے لگی.....

Marfat.com

کہنے لگی: کہ میرا خاوند ایک بڑی فیکٹری کا مالک ہے..... امیر آدمی ہے..... کھلا پیسہ ہے..... شادی کے سات آٹھ سالوں میں ہماری اولاد کوئی نہیں ہوئی..... مگر یہ پریشانی کی بات نہیں کیونکہ خاوند میرے ساتھ خوشی کی زندگی گزار رہا ہے..... ہم دونوں کو اولاد کے نہ ہونے کی وجہ سے کوئی پریشانی نہیں ہے..... قسمت میں ہوئی تو ہو جائے گی نہیں تو جو اللہ کو منظور..... خاوند مجھے بہت چاہتا ہے..... محبتوں والی زندگی گزار رہے ہیں..... گھر کا سارا خرچہ خاوند نے اپنے ذمے لیا ہوا ہے..... نوکروں کا خرچہ..... باورچی کا خرچہ..... گارڈ کا خرچہ..... مالی کا خرچہ..... یہ تمام اخرجات میرا خاوند خود ادا کرتا ہے..... جتنے گھر کے بل آتے ہیں..... ٹیلی فون..... بجلی گیس وغیرہ کے وہ سب میرا خاوند ادا کرتا ہے..... گاڑیاں بھی ہیں..... ڈرائیور بھی ہیں..... کاریں بھی ہیں..... بہاریں بھی ہیں..... روٹی بھی ہے..... بوٹی بھی ہے.....

اللہ تعالیٰ نے یوں تو زندگی میں بہت سہولت دی ہے..... میری پریشانی یہ ہیکہ میرا خاوند مجھے میرے ذاتی خرچ کے لئے ہر مہینے صرف پچاس ہزار روپیہ دیتا ہے جس سے میرے خرچے پورے نہیں ہوتے.....

یہ کہہ کر وہ عورت رونے لگ گئی اور کہنے لگی: کہ شاید میرے جیسا پریشان حال دنیا میں کوئی نہیں ہوگا..... وہ ایسے زاروقطار رو رہی تھی جیسے کسی کی وفات پر کوئی رویا کرتا ہے.....

فقیر نے اسے بات سمجھائی کہ اپنی زندگی آپ شریعت وسنت کے مطابق بنالیں..... تو آپ کے مال میں برکت آجائے گی..... یہی مال تمام ضروریات کو پورا کردیگا..... اور اگر برکت نہ ہوئی تو آپ کو پچاس ہزار کیا ایک لاکھ بھی مل گیا تو بھی پریشانی دور نہیں ہوگی.....

الحمدللہ اس خاتون نے عہد کیا کہ غفلت بھری زندگی سے توبہ تائب ہو کر نیکوکاری کی زندگی گزارے گی.....

فقیر نے اسے بیعت کر کے مراقبہ وغیرہ کی تلقین بھی کی..... تین مہینے کے بعد اس خاتون کا ٹیلی فون آیا.....

وہ کہنے لگی: کہ میں نے شرعی پردہ شروع کردیا ہے..... روزانہ کی پانچ وقت کی نماز پڑھتی

Marfat.com

ہوں..... ذکر و مراقبے کا بھی اہتمام کرتی ہوں..... الحمدللہ اب میرے خرچے پندرہ ہزار روپے میں پورے ہو جاتے ہیں..... اور بقیہ رقم میں غریبوں..... یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کر دیتی ہوں..... (از پیر ذوالفقار احمد نقشبندی)

35 ملوں کے مالک کو 36 ویں مل کے حصول کا غم اور بے سکونی:

5......ایک دفعہ ایک صاحب نے رات کے تین بجے مجھے فون کیا اور کہا:

حضرت! میں اس وقت بہت پریشان ہوں..... رات کو سویا بھی نہیں ہوں..... میں نے سوچا کہ آپ کا تہجد کے لئے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے..... میں آپ سے دعاؤں کے لئے کہوں گا.....

میں نے پوچھا..... بھئی! آپ کی پریشانی کی کیا وجہ ہے؟

کہنے لگے: میری 35 ملیں تو ہیں..... لیکن صبح ایک نئی مل کے Shares (حصص) کھلنے ہیں..... دعا کریں کہ اچھا ''کھل'' جائے..... اب بتائیں کہ 35 ملیں ہونے کے بعد 36 ویں مل کا اس پر اتنا غم سوار ہے..... کہ اس کی رات کی نیندیں اڑ گئیں..... وجہ کیا ہے؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ آخرت کے بجائے ہم نے دنیا کو محنت کا میدان بنا لیا ہے..... جس کی وجہ سے دلوں میں سکون نہیں ہے..... ہم جتنی بھی دنیا حاصل کرتے جائیں ہمارے دلوں کو کبھی اطمینان نہیں ملے گا.....

حدیث پاک میں آتا ہے..... کہ کسی کو ایک وادی سونے کی بنی ہوئی دے دی جائے تو وہ تمنا کرے گا کہ ایک اور وادی مل جائے..... اس کے بعد اور تمنا کرے گا..... حتیٰ کہ پوری دنیا سونے کی بنی ہوئی دے دیں تو پھر بھی تمنا کرے گا..... کہ اس کا بنانے والا بھی میں ہوتا..... دنیا کے سونے اور چاندی میں یہ کیفیت نہیں ہے کہ یہ انسان کے پیٹ کو بھر سکیں..... یاد رکھیں! کہ انسان کا پیٹ دنیا میں کبھی نہیں بھر سکتا..... اسے تو فقط قبر کی مٹی بھرے گی.....

سکون قلب کے حصول کے لئے انگریزوں کا ریسرچ:

6 1985ء کی بات ہے کہ ہمارے واشنگٹن کے دوستوں نے ایک محفل کا انتظام

Marfat.com

کیا..... جس میں انہوں نے دنیا کے بڑے پڑھے لکھے اور Talented لوگوں کو خاص طور پر بلایا..... کئی ایمبیسیڈرز تھے..... کئی پی ایچ ڈی تھے..... اور کئی میڈیکل ڈاکٹر تھے..... اس عاجز نے ان کے سامنے انگریزی میں بیان کیا..... اس کے بعد معمول کے مطابق ان کو مراقبہ کروایا اور پھر دعا کروا کے محفل ختم کر دی.....

دعا کے بعد ایک آدمی اس عاجز سے ملنے کے لئے آئے..... ان کے ساتھ چار پانچ آدمی اور بھی آ گئے..... ان کا تعارف کروایا گیا کہ یہ ایک مسلمان ڈاکٹر ہیں..... اور یہ ملک کے Top twenty significant doctor میں سے ایک ہارٹ اسپیشلسٹ ہیں..... بہر حال یہ سن کر خوشی ہوئی کہ یہ مسلمان ہیں..... اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کسی نہ کسی شعبے میں عزت بخشی ہے.....

مختصر تعارف کے بعد وہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ نے تھوڑی دیر سر جھکا کر کیا کروایا ہے؟

میں نے کہا: مراقبہ.....

وہ کہنے لگے: آپ نے یہ کہاں سے سیکھا ہے؟

میں نے کہا: اپنے بڑوں سے.....

وہ پھر کہنے لگے: ایشیا سے سیکھا ہے یا یورپ سے؟

میں نے کہا: یہاں تو میں ابھی آیا ہوں..... میں نے مراقبہ کرنا ایشیا سے ہی سیکھا ہے.....

وہ کہنے لگا: کیا اس کا تذکرہ کہیں ہے؟

میں نے کہا: بالکل ہے..... یہ سن کر وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا..... بالآخر کہنے لگا: کہ اسلام بڑا سچا دین ہے.....

ہم نے پوچھا: آپ کیسے کہہ رہے ہیں..... کہ اسلام بڑا سچا دین ہے..... وجہ کیا بنی؟

اس کے جواب میں اس نے یہ تفصیل بتائی.....

وہ کہنے لگے..... یہاں نیند گولیاں کھا کر جو لوگ سوتے ہیں ان کی تعداد پچھلے چند سالوں میں بڑھ گئی تھی..... اس کے نتیجے میں گورنمنٹ کے سامنے ڈیمانڈ آئی کہ یا تو فیکٹریوں کی پروڈکشن بڑھانے کی اجازت ہو..... یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بندوں کو نیند کی گولیاں کھانی

Marfat.com

ہی نہ پڑیں.....

یہ سن کر ہمارے ''بڑے'' پریشان ہوئے کہ پوری قوم کو گولیاں کھا کر سونا پڑتا ہے..... چنانچہ انہوں نے پورے ملک سے ہارٹ اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کو اکٹھا کیا..... میں بھی ان میں سے ایک تھا.....

انہوں نے ان ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی بنادی..... اور کہا: کہ اس بات پر ریسرچ کرو کہ لوگ پریشان کیوں ہوتے ہیں..... حالانکہ ہمارے ماحول میں وہ جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں..... جو چاہتے ہیں پیتے ہیں..... جہاں چاہتے ہیں سوتے ہیں..... کلبوں میں جاتے ہیں..... ڈانس کرتے ہیں..... ان پر کسی چیز کی پابندی ہے ہی نہیں..... جب ان کی ہر خواہش پوری ہو جاتی ہے..... تو پھر یہ پریشان کیوں ہوتے ہیں.....

حکومت نے تمام ڈیپارٹمنٹس میں ایک آفس آرڈر کر دیا..... کہ یہ کمیٹی نیشنل لیول کا ایک کام کر رہی ہے..... اس کو جہاں بھی سپورٹ چاہیے ہوگی..... تمام ڈیپارٹمنٹس ان کو سپورٹ دیں.....

وہ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: کہ ہمارے تو وارے نیارے ہو گئے..... سپر کمپیوٹرز ہمارے اختیار میں تھے..... جس ادارے سے بھی ہمیں Documents یا Research Paper چاہیے ہوتا تھا..... ہمیں مل جاتا تھا..... ہر لائبریری ہمارے سامنے تھی..... ہر طرح کی سہولیات ہمیں میسر تھیں.....

ہم نے آپس میں سوچا کہ آخر بندہ پریشان کیوں ہوتا ہے؟

کسی نے کچھ کہا: اور کسی نے کچھ..... کافی Discussion (بحث وتمحیص) کے بعد یہ فائنل ہوا..... کہ ہمیں سوچنا چاہیے کہ دماغ کا وہ کون سا حصہ ہے جس کے ساتھ خوشی اور غمی کا تعلق ہے..... خوش بندے کے دماغ میں بھی کوئی چیز ہوگی..... اور پریشان بندے کے دماغ میں بھی..... ان دونوں کے درمیان میڈیکلی کوئی فرق ہوگا.....

ہم نے کہا: اسی بات پر ریسرچ کرتے ہیں.....

ہم نے اس کا طریقہ یہ اپنایا..... کہ ہم نے خوش بندوں کو مشین میں بٹھا کر ان کی

Marfat.com

Brain scanning کی..... ان کے Brain (دماغ) کا جتنا Data تھا..... اس کو Digitise کر کے ہم نے کمپیوٹر میں Feed کر دیا..... اور جو پریشان تھے ان کو بھی اسی طرح Scan کیا..... اور Data کمپیوٹر میں Feed کر دیا..... اور پھر ہم نے کمپیوٹر کو ایک پروگرام بنا کر دے دیا..... جس میں کہا..... کہ کچھ یہ بندے ہیں..... اور کچھ یہ بندے ہیں..... اب انکے دماغوں کا آپس میں تقابل کر کے بتاؤ..... کہ فرق کہاں پر ہے؟

جب کمپیوٹر کو ایسی Assignment دی جائے..... تو وہ تو Brain کے ایک ایک سیل کے اوپر جا کر فرق بتاتا ہے.....

وہ کہنے لگے: کہ ہم نے کئی ہزار خوش بندوں کے اور کئی ہزار ڈپریشن والے بندوں کے ٹیسٹ لیے..... بالآخر دو تین مہینے کی ورکنگ کے بعد سپر کمپیوٹر نے دماغ کے ایک سیل کو Encircle کر دیا..... گویا اس نے بتا دیا کہ اس سیل میں فرق ہوتا ہے..... اس کا مطلب یہ ہے..... کہ جب اس سیل پر چارج ہوتا ہے..... تو بندہ Tension (بے چینی) محسوس کرتا ہے..... اس کا موڈ آف ہو جاتا ہے..... بات کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا..... اور ہم کہتے ہیں کہ دماغ گرم ہو گیا ہے..... جب اس جگہ سے چارج ختم ہو جاتا ہے..... تو بندہ مزے میں ہوتا ہے..... ہنس بھی رہا ہوتا ہے اور ہنسا بھی رہا ہوتا ہے.....

ہم سوچنے لگے: کہ یہ تو بہت بڑی ریسرچ ہو گئی..... کہ ہم نے اس سیل کو ڈھونڈ لیا ہے..... پھر ہم نے خیال کیا کہ اس کا کاؤنٹر ٹیسٹ لیتے ہیں..... چنانچہ ہم نے سوچا کہ ہم ایسے بندے کو مشین میں بٹھاتے ہیں..... جو واقعی بڑی Tension میں ہو..... اور مصنوعی طور پر مشین کے ذریعے اس کے اس سیل کے چارج کو ڈسچارج کر دیتے ہیں..... جب اس کا وہ سیل ڈسچارج ہو جائے گا..... تو وہ بندہ خوش ہو جائے گا.....

چنانچہ وہ کہنے لگے: کہ ہم نے ایسے ہی بندے کو مشین میں بٹھایا..... جو واقعی پریشان تھا..... اور ہم اس کے دماغ کے اس ٹشو سے چارج کو ختم کر دیا..... جس کی وجہ سے وہ مسکرانے لگا: اور ہمارے ساتھ یوں باتیں کرنے لگا: جیسے وہ پریشان ہی نہیں تھا..... اس کے بعد ہم نے ایک بہت ہی خوش بندے کو مشین میں بٹھایا.....

Marfat.com

ہم نے اس کے دماغ کے اس ٹشو میں مصنوعی طور پر چارج Inject (داخل) کردیا ..... بس چارج Inject کرنا ہی تھا..... کہ اس کا پارہ ہی چڑھ گیا..... وہ ہم سے ہی جھگڑنے لگ گیا.....

ہم نے اس طرح ہزاروں ٹیسٹ لے کر تسلی کرلی..... کہ اس جگہ چارج ہو تو بندہ پریشان ہوتا ہے..... اور اگر اس جگہ سے چارج ختم ہوجائے تو بندہ خوش ہوجاتا ہے.....

ہم نے کہا: کہ ہم نے ریسرچ کر کے خوشی غمی کا پتہ کرلیا ہے.....

وہ کہنے لگے: کہ ہم نے حکومت کو رپورٹ پیش کردی..... جب پڑھنے والوں نے ہماری رپورٹ پڑھی..... تو انہوں نے کہا: Well done (شاباش) تم نے بہت اچھا کام کیا..... لیکن ہم ساری قوم کو مشینوں میں تو نہیں بٹھا سکتے..... آپ نے ابھی تک آدھا کام کیا ہے..... اور دوسرا آدھا کام یہ ہے کہ اب یہ سوچو کہ یہ چارج بغیر مشین میں بیٹھے کیسے ختم ہوسکتا ہے.....

چنانچہ وہ کہنے لگے: کہ یہ Second assignment مل گئی..... اور ہم یہ سوچنے میں لگ گئے..... کہ یہ چارج مشین میں بیٹھے بغیر کیسے ختم ہوسکتا ہے.....

اس مقصد کے حصول کے لئے پہلے بڑی Discussions (بحثیں) ہوئیں..... پھر ریسرچ ورک شروع کیا..... بالآخر دل میں ایک بات آئی..... کہ ایک بندہ جو بڑا ہی غمزدہ ہوتا ہے..... اگر اسے دو چار گھنٹے کی نیند آجائے..... تو نیند کے بعد جب وہ اٹھتا ہے..... تو اسکو پہلے جیسا غم نہیں ہوتا..... بلکہ طبیعت بحال ہوچکی ہوتی ہے..... ہمارے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ دو چار گھنٹے کی نیند سے آخر کیا فرق پڑتا ہے؟

چنانچہ یہ معلوم کرنے کے لئے ایک پریشان بندے کو سونے سے پہلے بھی مشین میں بٹھایا..... اور ایک دو گھنٹے کی نیند کے بعد بھی مشین میں بٹھایا..... تو ہم نے یہ دیکھا کہ اس کے چارج کی Intensity (شدت) کم ہوچکی تھی..... پہلے اس کی Intensity زیادہ تھی..... اور بعد میں کم ہوگئی.....

ہم نے کہا: کہ اس کا مطلب یہ ہے..... کہ یہ جلدی Decay (زائل) ہوجاتا

Marfat.com

ہے..... جب بندہ سو جاتا ہے تو اس کا دماغ Off load (آف لوڈ) ہو جاتا ہے..... یعنی دماغ کا بوجھ اتر جاتا ہے..... آف لوڈ ہونے کی وجہ سے چارج جلدی Decay ہو جاتا ہے.....

وہ کہنے لگے: کہ ہمارے ذہن میں خیال آیا کہ اگر یہ چارج سو جانے سے جلدی Decay (زائل) ہو جاتا ہے..... تو کیوں نہ ہم کوئی ایسی Exercise (مشق) ڈھونڈیں جس سے یہ جلدی Decay (زائل) ہو جائے.....

چنانچہ ہم نے سوچا کہ ہم دماغ کو آف لوڈ کرنے کی کوشش کرتے ہیں.....

ہم نے کہا: کہ ایک بندے کو بٹھا کر کہا جائے..... کہ وہ بالکل سوچنا چھوڑ دے..... جب وہ سوچنا چھوڑ دیگا تو دماغ پر لوڈ کم ہو جائے گا.....

وہ کہنے لگے: کہ جب ہم نے ایک پریشان بندے کو اس طرح بٹھایا..... تو آدھے پونے گھنٹے کے بعد اس کا چارج واقعی جلدی Decay (زائل) ہو گیا..... اس طرح ہم نے کئی ٹیسٹ لئے..... بالآخر ہم نے ارباب اقتدار کو آکر بتا دیا کہ جناب! یہ Exercise (مشق) کرنے سے بندے کی پریشانی جلدی ختم ہو جاتی ہے اور وہ خوش ہو جاتا ہے.....

حکومت نے اس Exercise کا نام "Meditation" رکھا..... اور حکم دے دیا..... کہ پورے ملک کے ہر شہر کے مختلف حصوں میں "Meditation Club" بنا دو.....

وہ کہنے لگے: کہ اب تو ہر جگہ "Meditation Club" بنے ہوئے ہیں..... لوگ اپنے دفتروں سے تھکے ماندے اور پریشان حال آتے ہیں..... اور وہ کلب کے اندر چلے جاتے ہیں..... کلب کے اندر انسٹرکٹر موجود ہوتے ہیں..... وہ ان کو کہتے ہیں..... یہاں بیٹھ جائیے..... ہر چیز کو بھول جائیے..... بالکل سوچنا چھوڑ دیجئے..... اس طرح کی باتیں کرتے رہتے ہیں..... تھوڑی دیر بعد وہ کہتے ہیں..... کہ ہم تو اپنے آپ کو بہت ہی Light (ہلکا پھلکا) Feel (محسوس) کر رہے ہیں..... اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ Tension (بے چینی) ختم ہو جاتی ہے.....

ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: کہ یہ Meditation (میڈیٹیشن) تو یہاں عام ہو چکی

Marfat.com

ہے..... لیکن جو ریسرچ یہاں آج ہوتی ہے..... وہ پاکستان اور ہندوستان میں تو کہیں بیس سال کے بعد پہنچتی ہے..... اسی لئے میں نے آپ سے سوال کیا تھا کہ آپ نے یہ میڈی ٹیشن کہاں سے سیکھ لی ہے.....

اب میں نے ان کو سمجھایا کہ بھئی! یہ میڈی ٹیشن نہیں..... بلکہ یہ تو اللہ کا ذکر ہے..... جس کا حکم قرآن مجید میں یوں آیا ہے:

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ﴾ (الاعراف:۲۰۵)

''اور ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں''......

ہم نے مراقبہ کر کے تو قرآن مجید کی اس آیت پر عمل کیا ہے..... خیر اس کی پھر بڑی تسلی ہوئی..... وہ کہنے لگے: کہ یہی وجہ ہے..... کہ میں نے کہا تھا کہ اسلام بڑا سچا دین ہے..... کہ جس نے چودہ سو سال سے پہلے ہمیں بتا دیا تھا..... کہ اگر ہم ذکر قلبی کریں گے..... تو اللہ تعالیٰ ہمارے دل کی تمام پریشانیوں کو دور فرما دیں گے..... دنیا آج ریسرچ کرنے کے بعد جس نتیجے پر پہنچ رہی ہے..... ہمیں چودہ سو سال پہلے ویسے ہی بتا دیا گیا تھا.....

(از مولانا ذوالفقار احمد دامت برکاتہم)

حلال کمائی بھی سکون قلب کا بہت بڑا ذریعہ ہے:

7 ......ایک نوجوان کسی ڈسپنسری میں ملازم تھا..... اس کا بیان ہے کہ میں ڈسپنسری کی دوائیاں فروخت کر کے ہزاروں روپے ماہوار بنالیتا تھا..... پھر میں کسی اللہ والے کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا..... اب میں نے توبہ کر لی ہے..... میری تنخواہ نو سو روپے ہے..... ایک وہ وقت تھا کہ ہزاروں روپے ناجائز حاصل کرنے سے گزارہ نہیں ہوتا تھا..... دل بے چین رہتا تھا..... اب صرف نو سو روپے میں گزارہ ہو رہا ہے..... اب دل مطمئن ہے..... دل میں چین ہے سکون ہے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 4

اللہ تعالیٰ پر بھروسے کے چھ اثر انگیز واقعات

1......رجوع الی اللہ کی وجہ سے کھویا ہوا بیگ واپس مل گیا:

انسان کی زندگی میں آنے والی مشکلات اس وقت آسانی سے ختم ہوسکتی ہیں..... جب اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہونے کا یقین پیدا ہو جائے کہ چھوٹی سے لے کر بڑی مشکل تک اللہ تعالیٰ حل کرنے والے ہیں..... بعض اوقات انسان سے اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا تعلق مضبوط کروانے کے لئے اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں..... تا کہ معلوم ہو کہ انسان اپنی آزمائش حل کروانے کے لئے کس قدر میری طرف رجوع کرتا ہے.....

یہ کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کہ میری بہن..... چچی اور چچا ہماری پھوپھی صاحبہ سے ملنے کے لئے ضلع ٹھٹھہ روانہ ہوئے..... جب حیدر آباد اسٹیشن پر پہنچے..... تو یہ اپنا بیگ کسی جگہ چھوڑ کر آگے گزر گئے..... جس میں نقدی..... زیورات..... کپڑے وغیرہ تھے..... ان کے پاس چند روپے تھے جو پھوپھی صاحبہ کے گھر تک پہنچنے کے لئے ناکافی تھے..... جب کہ تمام پیسے بیگ میں تھے.....

اس دیارِ غیر میں جہاں کوئی بھی پرسانِ حال نہ تھا..... اور خودداری کے سبب کسی کے سامنے ہاتھ بھی نہیں پھیلائے جاسکتے تھے..... صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف توجہ مرکوز ہوئی..... اور جب سب کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف مرکوز ہوئی..... تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی..... اور چند لمحوں بعد ہی ایک رکشا آ کر رکا..... رکشا ڈرائیور نے بیگ ان کے ہاتھ میں تھما دیا..... بیگ دیکھتے ہی زبان پر یہ الفاظ آئے..... ''الحمدللہ''

رکشا ڈرائیور نے بتایا: کہ آپ نے جب یہ بیگ اسٹیشن پر رکھا..... تو میں دیکھ رہا تھا..... لیکن دیکھتے ہی دیکھتے آپ ہجوم میں اس طرح نظروں سے اوجھل ہو گئے کہ مجھے کچھ

Marfat.com

معلوم نہ ہوسکا کہ آپ کس طرف گئے ہیں..... تاہم میں کافی دیر تک آپ کو تلاش کرتا کرتا یہاں پہنچ گیا ہوں..... کیوں کہ یہ مقام اسٹیشن سے آدھ گھنٹہ کے فاصلے پر تھا..... بے شک بیگ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے پرامید ہونے سے ملا..... ورنہ اس پریشانی کے عالم میں رکشاڈرائیور کے ہاتھوں بیگ کا مل جانا بالکل ہی ناقابل یقین تھا.....

اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے بورڈ میں سیکنڈ آنے والے لڑکے کا واقعہ:

2......ایک نوجوان نے میٹرک کا امتحان دیا..... اور وہ اچھے نمبروں میں کامیاب ہوا..... اس کے والد اور والدہ دونوں بوڑھے ہوچکے تھے..... اس کا والد بیمار بھی تھا..... کمزور بھی تھا..... اور کام وغیرہ بھی نہیں کرسکتا تھا.....

بچے نے کہا: کالج میں داخلہ دلوادیں.....

باپ نے کہا: کہ ہم تو نان شبینہ کو ترستے ہیں.....

بیٹا تو دکان کھول تاکہ ہمارے لئے کچھ کھانے پینے کا بندوبست ہو.....

باپ نے تین ہزار روپے سے اس کے لئے اپنے گھر کی بیٹھک میں ایک کریانے کی دکان کھول کردی..... وہ بیچارہ اسکول میں فرسٹ آنے والا بچہ کریانے کی دکان چلانے لگا..... ساتھ ہی ساتھ اسے پڑھنے کا شوق تھا..... اس نے F.Sc (ایف،ایس،سی) کی کتابیں لے لیں..... اور چوری چھپے پڑھنی شروع کردیں..... والد کو پتہ نہیں ہے..... والدہ کو پتہ نہیں ہے..... لڑکا فارغ وقت میں دکان پر کتاب پڑھتا..... جب کوئی گاہک آتا تو اسے سودا دے دیتا..... خیر اس نے F.Sc کی فزکس..... کیمسٹری اور میتھ کی ساری کتابیں خود ہی پرائیوٹ پڑھ لیں..... کہیں کہیں اٹکنے لگا تو اس نے ایک پروفیسر صاحب سے کہا: کہ میں پڑھنا چاہتا ہوں..... مجھے پریکٹیکل بھی کرنے ہیں آپ میری مدد کریں.....

پروفیسر صاحب نے کہا: میں پریکٹیکل کرواتا ہوں مجھے کیا اعتراض ہوسکتا ہے..... مجھے تو خوشی ہوگی..... اب دیکھو اس بچے نے کتنی عقلمندی کا مظاہرہ کیا..... کہ جس دن پریکٹیکل ہوتا اپنے سودا لانے کا دن وہی مقرر کرتا..... اور چار دن پہلے والد کو کہتا کہ میں نے فلاں دن

Marfat.com

سودا لانا ہے.....

والد کہتا بہت اچھا..... اس دن یہ لڑکا پیسے لیتا اور بازار میں جاتا اور ایک بہت ہی دیندار..... پرہیزگار آدمی کو لسٹ دیتا کہ یہ سودا نکال کر رکھو میں ابھی آتا ہوں..... جتنی دیر میں دکاندار سودا نکالتا یہ لڑکا اس وقت کالج میں جا کر پریکٹیکل کر کے واپس آتا اور سودا اٹھا کر گھر آتا..... باپ کو پتہ نہ چلتا کہ بیٹا صرف سودا لے کر آیا ہے یا سودے کے ساتھ ساتھ پریکٹیکل بھی کر کے آیا ہے.....

حتیٰ کہ امتحان شروع ہو گیا..... امتحان بھی اس نے سودے کی آڑ میں دے دیا..... F.Sc کا پرائیوٹ امتحان دیا..... آپ یقین کریں کہ یہ لڑکا امتحان دینے کے بعد لاہور بورڈ میں سیکنڈ آیا.....

جب اخبار میں خبر آئی تو ملنے والے اس کے والد کو مبارکباد دینے لگے..... باپ کہتا ہے کہ میرا بیٹا تو پڑھتا ہی نہیں وہ تو دکانداری کرتا ہے..... لوگ کہتے ہیں کہ تیرا بیٹا بورڈ میں سیکنڈ آیا ہے..... اور والد صاحب کہتے ہیں کہ میرا بیٹا تو پڑھتا ہی نہیں..... حتیٰ کہ لوگوں نے تسلی دلائی کہ معاملہ یوں تھا..... پھر کچھ لوگوں نے مل ملا کر چند ایک صاحبِ ثروت لوگوں کو صورتِ حال بتائی..... اور ان کو کہا کہ اگر آپ اپنی طرف سے کوئی سکالرشپ دے دیں..... تو لڑکا اور بھی پڑھ لکھ جائے گا..... اور والدین کو بھی کچھ مل جائے گا.....

چنانچہ اس کے لئے دو تین ہزار روپے کا بندوبست کیا..... اس اسکالرشپ میں سے کچھ تو اس کے ماں باپ کو دیا..... کہ آپ یہ لیں اور مزے سے بیٹھ کر کھائیں..... لڑکے کو یونیورسٹی میں داخل کرائیں..... تاکہ یہ وہاں سے انجینئرنگ میں کورس کر سکے.....

اس نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لے لیا..... سول انجینئرنگ میں کورس کیا..... آج وہ لڑکا ایکسیئن لگا ہوا ہے..... گاڑی اس کو ملی ہوئی ہے..... کوٹھی اس کو ملی ہوئی ہے..... اس کے ماں باپ اس کوٹھی میں رہتے ہیں..... یہ سچا واقعہ ہے..... اس سے کیا نتیجہ نکلا کہ جب انسان دل میں مصمم ارادہ کر لیتا ہے..... تو وہ کام کر گزرتا ہے..... سچ ہے کہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں.....

Marfat.com

جاں بلب شخص اللہ پر بھروسے کی طاقت سے بیس سال تک زندہ رہا:

3 ...... میرے والد صاحب محترم حکیم ضیاء الدین مرحوم شدید علیل تھے..... انہوں نے اپنا وقتِ آخر سمجھتے ہوئے مجھے بلایا ..... اور کہنے لگے: فیروز الدین میرے پاس بیٹھو ..... اور میری وصیت سن لو......

میں نے دیکھا: ان کی نبض نہایت نحیف و کمزور ہو چکی تھی..... چہرے کا رنگ زرد..... آنکھیں بے نور اور بدن ٹھنڈا تھا.....

مجھے فرمایا: کہ فیروز الدین اپنی والدہ کا خیال رکھنا..... یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ بھی نکل گیا..... میں نے جو ان کی وصیت سنی تو فوراً کہا: کہ ابا جان! آپ یہ مجھے کیا کہہ رہے ہیں..... یہ بات اللہ تعالیٰ سے کہنے کے بجائے آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں ..... استغفر اللہ..... اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے میری والدہ آپ کی بیوی کو اپنے پاس سترہ سال تک پالا..... اسے ماں کے پیٹ میں پالا اور اس سے بھی پہلے عالم ارواح میں ان کی پرورش کی..... اب اس طاقتور رب..... خالق..... مالک کو چھوڑ کر آپ انہیں ایک فقیر محتاج فیروز الدین کے سپرد کر رہے ہیں..... کہاں گیا آپ کا توحید اور تفسیر کا مطالعہ.....

میری طرف سے یہ اچھی بات سن کر ان کے بے جان جسم میں جیسے بجلی کی لہر دوڑ گئی..... ان کی نبض تیز..... چہرہ سرخ اور بدن کی گرمی اعتدال پر آ گئی..... اور پھر اس کے بعد وہ بیس سال تک مزید زندہ رہے..... اور اگلی زندگی میں کبھی کوئی ایسا جملہ ان کے منہ سے نہ نکلا..... جس سے اللہ تعالیٰ کی صمدیت پر عدم اعتماد کا شائبہ بھی کیا جا سکتا ہو..... یہ واقعہ اس خیال کو پختہ کر دینے کے لئے کافی ہے..... کہ اللہ ہر وقت..... ہر جگہ..... ہر حال میں ہمارا والی وارث اور ساتھی ہے..... اور صرف اسی کو یہ طاقت حاصل ہے..... کہ اگر انسان کے پاس کچھ بھی نہ ہو..... تب بھی وہ اس کے سارے کام کر سکتا ہے..... لوگوں کو پالنے کیلئے وہ ہرگز ہرگز کسی کا محتاج نہیں ہے..... وہ صمد ذات ہے..... یعنی پالنے میں..... صحت دینے میں..... عزت دینے میں..... مشکل حل کرنے میں وہ واحد یکتا ہے..... اور اس میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے.....

Marfat.com

اللہ......انسانی فطرت کی آواز ہے:

4......مسٹر الطاف گوہر پاکستان کے چوٹی کے صحافی ہیں..... وہ پاکستان کے اخبار ''ڈان'' کے ایڈیٹر تھے..... بھٹو حکومت (۷۷.....۱۹۷۱) نے اپنے اقتدار کے ابتدائی زمانہ میں الطاف گوہر کو جیل خانہ میں ڈال دیا..... جیل کا مطلب..... سیاسی قیدیوں کے لئے اپنے میدانِ عمل سے محرومی کے ہم معنی ہوتا ہے..... ایسی حالت میں عام طور پر سب سے بہتر مشغلہ یہ رہ جاتا ہے کہ آدمی اپنے آپ کو مذہبی کتابوں کے مطالعے میں مصروف کر لے..... الطاف گوہر نے قرآن کو ترجمہ کی مدد سے پڑھنا شروع کر دیا.....

یہ مطالعہ..... حیرت انگیز طور پر ان کے لئے ایک نیا تجربہ ثابت ہوا..... وہ زندگی کی نئی وسعتوں سے آشنا ہوئے..... جس سے اب تک وہ اپنے صحافتی مشاغل کی گہما گہمی میں بے خبر رہے تھے..... وہ شخص جس کا قلم چند دن پہلے تک عالمی سیاست کا جائزہ لیا کرتا تھا..... جو اپنی خداداد ذہانت کے ساتھ قلم کا شہ سوار بنا ہوا تھا..... جیل خانے میں اس نے اپنے آپ کو اچانک بالکل بے بس پایا..... اسکی دنیا ایک محدود کوٹھڑی تھی..... جہاں اس کی اپنی ذات کے سوا کوئی اور نہ تھا.....

تنہائی کی زندگی..... ہر معاملے میں دوسروں پر انحصار..... تمام ظاہری سہاروں کا رخصت ہو جانا..... ان واقعات نے جیل کے ماحول کو الطاف گوہر کے لئے ایک عظیم حقیقت کے ادراک کی تربیت گاہ بنا دیا..... ان کی فطرت غیر ارادی طور پر ایک ایسی ہستی کو تلاش کرنے لگی..... جو ہر طاقت سے بڑھ کر طاقت ور ہو..... جس کو آدمی ہر آن پا سکتا ہو..... جو ہر حال میں آدمی کی چٹان بن سکے..... حتیٰ کہ اس وقت بھی جب کہ حالات اس کو دھکیل کر ایسے مقام پر پہنچا دیں..... جہاں اس کے اپنے کمزور وجود کے سوا کوئی اس کے پاس نہ ہو..... جہاں اس کے تمام سہارے اس کا ساتھ چھوڑ چکے ہوں.....

اس نازک لمحہ میں جب مسٹر الطاف گوہر نے قرآن میں سورہ فاتحہ کھولی..... اور اس کو پڑھتے ہوئے اس فقرہ تک پہنچے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ O﴾ تو اچانک ان پر کھلا کہ وہ ہستی فی الواقع کائنات میں موجود ہے..... جس کی تلاش ان کی فطرت کا سب سے

Marfat.com

بڑا سوال بنی ہوئی تھی.....

سورہ فاتحہ کی آیت نمبر ۴ میں ان کو انسان کی حقیقی عظمت اور آزادی کا راز مل گیا..... یہاں بندہ اپنے خدا کے ساتھ ایک ایسے ابدی عہد میں وابستہ نظر آیا..... جو مکمل طور پر اس کے عجز کا بدل بن جاتا ہے..... جو اس کو ایک اتھاہ طاقت کی دائمی سرپرستی میں الطاف گوہر اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مجھے وہ لمحہ خوب یاد ہے..... جب کہ میں نے پہلی بار اس قرآنی فقرہ کی معنویت کو سمجھا......

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں..... اور ہم صرف تجھی سے مدد چاہتے ہیں''......

یہ آزادی کا ایک ڈرامائی لمحہ تھا..... ایک ایسا لمحہ جس کے بعد خوف مٹ گیا..... اور میں نے محسوس کیا کہ میرے اندر ایک اعتماد اور یقین ابھر آیا ہے.....

عربوں کے اللہ تعالیٰ پر یقین کو دیکھ کر ایک انگریز کا متاثر ہونا:

5......ایک یورپی محقق عربوں کے ساتھ سفر کے بارے میں لکھتا ہے..... کہ وہ اپنی زندگی بڑے سکون سے گزارتے ہیں..... اور اگر انہیں کبھی کوئی پریشانی ہو تو وہ غیر ضروری طور پر خفگی یا غصے کا اظہار نہیں کرتے..... ان کا ایمان ہے کہ جو کچھ قسمت میں لکھا جا چکا ہے وہ ٹل نہیں سکتا..... اور قسمت کا لکھا صرف اللہ تعالیٰ ہی بدل سکتا ہے.....

لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ یہ عرب مصیبت کے وقت میں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہتے ہیں..... اسے مزید واضح کرنے کیلئے میں آپ کو ایک ایسے خوفناک اور گرم طوفان کا حال بتاتا ہوں..... جو تین روز تک دن رات چلتا رہا..... یہ اس قدر شدید تھا کہ یہ صحرا سے گرم ریت اڑا کر فرانس تک لے گیا..... ہوا اس قدر گرم تھی کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا..... جیسے میرے سر کے بال جل رہے ہیں..... میرا گلا پیاس کے مارے خشک ہو چکا تھا..... آنکھیں جل رہی تھیں..... اور دانت میل سے اٹے پڑے تھے..... اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے میں کسی گلاس فیکٹری کی بھٹی کے سامنے کھڑا ہوں..... میں اس قدر بدحواس ہو چکا تھا جتنا کہ ایک صبر کرنے والا انسان ہو سکتا ہے.....

Marfat.com

مگر میں نے دیکھا کہ عربوں کے چہرے پر کوئی پریشانی یا خوف نہیں تھا..... وہ اپنے کندھے اچکا کر کہتے تھے "مکتوب" یعنی یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا.....

طوفان ختم ہونے کے فوراً بعد ان عربوں نے اپنی تمام بھیڑیں ذبح کر دیں..... اور صرف حاملہ بھیڑیں ذبح نہ کیں..... کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ انہیں ذبح نہیں کریں گے..... تو یہ سب مر جائیں گے..... بھیڑوں کو ذبح کرنے کے بعد انہوں نے انہیں پانی میں پھینک دیا..... یہ سب کچھ انہوں نے بڑی خاموشی سے کیا..... اور اپنے اس نقصان پر کسی طرح کی پریشانی یا شکایت ظاہر نہیں کی..... قبیلے کے سردار نے مجھے بتایا: کہ یہ زیادہ نقصان نہیں ہے..... ہم اپنا سب کچھ اس شدید اور خوفناک طوفان میں کھو سکتے ہیں..... لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے پاس ابھی بھی چالیس فیصد بھیڑیں رہ گئی ہیں..... جن سے ہم اپنی گزر اوقات کا سلسلہ ایک بار پھر شروع کر سکتے ہیں.....

صحرا میں گاڑی کے ٹائر پھٹنے پر ایک عربی کا صبر بھرا جملہ:

6 ...... یہاں مجھے ایک اور واقعہ بھی یاد آ رہا ہے..... ہم صحرا میں جا رہے تھے کہ ہماری کار کا ایک ٹائر پھٹ گیا..... شوفر فالتو ٹائر کی مرمت کرانا بھول گیا تھا..... اور اب ہمارے پاس صرف تین ٹائر صحیح سلامت تھے..... مجھے بڑا غصہ آیا..... اور میں نے اپنے ہم سفر عربوں سے پوچھا: کہ اب ہم کیا کریں گے؟

انہوں نے مجھے کہا: کہ غصہ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا..... ٹائر کے پھٹنے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل تھی..... اور اللہ تعالیٰ کی مرضی میں دخل نہیں دیا جا سکتا..... اس کے بعد انہوں نے ڈرائیور سے کہا: کہ وہ گاڑی چلائے..... اور گاڑی تین پہیوں پر لڑکھڑاتی ہوئی چلتی رہی..... تھوڑی دور جا کر وہ جھٹکے کے ساتھ پھر رک گئی..... اور اب اس کا پٹرول ختم ہو گیا تھا..... ان عربوں میں سے ایک نے صرف یہ کہا: "اللہ تعالیٰ کی مرضی"......

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 5

قبولیت دعا کے بارہ اثر انگیز واقعات

بیل گاڑی اوپر سے گزر گئی مگر میں صحیح سلامت رہا:

1 ......ہم جب بھی اپنے بزرگوں سے جدا ہوئے تو وہ بڑے خلوص اور محبت سے یہ دعا دیتے ہیں.....

''اللہ تمہارا نگہبان رہے..... ''رب العالمین اپنے بندے پر کتنا رحمت والا اور مہربان ہے..... عموماً ہم اس کا اندازہ نہیں کر پاتے..... مگر حقیقت یہ ہے..... کہ اگر ہم اپنی روزانہ کی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات پر غور کریں..... تو کئی ایسے لمحات ملیں گے..... جہاں ہم بے بس اور مجبور ہو گئے..... اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حفاظت نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا..... مندرجہ ذیل واقعہ اسی حقیقت کی ایک مثال ہے.....

ہم دو بھائی اور ایک بہن نے اپنے دادا دادی کی سرپرستی میں بچپن گزارا..... ہماری والدہ ماجدہ ۱۹۳۵ء میں انتقال کر گئی تھیں..... جب میں صرف پانچ برس کا تھا..... بھائی اور بہن دونوں مجھ سے بالترتیب دو اور چار سال بڑے تھے..... والد صاحب ریاست اودھ میں ملازمت کرتے اور چار چھ ہفتے بعد ہم سے ملنے اور اپنے والد اور والدہ کی قدم بوسی کے لئے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ ضرور آتے تھے..... والد صاحب کی آمد کی اطلاع پوسٹ کارڈ سے چند روز پیشتر ہو جاتی..... یہ بتاتا چلوں کہ اس زمانے میں پوسٹ کارڈ کی قیمت صرف دو پیسے تھی..... جبکہ ایک روپے میں ایک سو پیسے ہوتے تھے..... ایک تولہ چاندی کا روپیہ ہوتا تھا..... اس روز دادا جان ملازموں میں سے کسی کو کہتے:

''جاؤ چھٹن تانگے والے کو کہو..... اسٹیشن جائے اور چھوٹے میاں کو لے آئے.....''

چھٹن یوں تو روزانہ اسٹیشن جاتا تھا..... مگر ہر مرتبہ سواری تو نہیں ملتی..... بیچارا کبھی کبھی

Marfat.com

خالی تانگہ لیے واپس آتا..... چھٹن خوشی خوشی جاتا اور چھوٹے میاں (والد صاحب) کو لے آتا..... ریلوے اسٹیشن ہمارے گھر سے تقریباً تین میل دور تھا..... اور کرایہ تانگہ صرف چار آنے یعنی چوتھائی روپیہ!

۱۹۳۹ء میں جنگ عظیم دوم کے بعد یہ کرایہ آٹھ آنے ہوا..... اور اس کے بعد ایک روپیہ جو کئی سال چلتا رہا..... چھٹن کو چاندی کا ایک روپیہ ملتا تھا..... اس لیے سامان اتارنے کے فوراً بعد وہ معلوم کر لیتا..... کہ چھوٹے میاں کب واپس جائیں گے..... پھر واپسی کے دن جانے کے وقت سے گھنٹہ پہلے وہ تانگہ لے آتا..... اور اپنے گھوڑے کی خدمت کرتا رہتا..... تب تک والد صاحب تیار ہوتے اور تانگے پر واپس چلے جاتے.....

والد صاحب کی عدم موجودگی..... اور والدہ صاحبہ کے نہ ہونے کے باعث دادا دادی ہم سے بے انتہا پیار کرتے..... اور ہماری پل پل کی خبر رکھتے..... ہم لوگ صبح جب مدرسے جاتے تو دادی سر پر دوپٹہ لے کر کئی کئی بار اللہ حافظ..... اور اللہ نگہبان..... کہتیں..... اور زنانے کے دروازے تک چھوڑنے آتیں.....

جب ہم مکان کے مردانے حصے سے گزرتے..... تو دادا جان بہت سی دعائیں پڑھ کر پھونکتے..... اور ہمارے باہر جانے تک وہیں کھڑے ہمیں دعائیں دیتے رہتے.....

ایک دن میں مدرسے سے سائیکل پر واپس آ رہا تھا..... گھر سے تقریباً آدھ میل دور میں نے دیکھا کہ آگے بیل گاڑی جا رہی ہے..... میں اس کے پیچھے لگ گیا..... کیونکہ سڑک اتنی چوڑی نہیں تھی کہ اسے آرام سے پار کرتا..... اچانک پیچھے سے آنے والا نوجوان بڑی صفائی سے اپنی سائیکل بیل گاڑی کے قریب سے نکال کر لے گیا..... چند منٹ بعد ایک دوسرے صاحب نے بھی ایسا ہی کیا..... ان کی دیکھا دیکھی میری بھی ہمت بندھی..... مگر جب گاڑی پار کرنے لگا تو نہ معلوم کیوں بیل مجھ سے ناراض ہو گئے..... اور ایک ایسی دولتی دی..... کہ آن کی آن میں ہم کہیں..... ہماری سائیکل کہیں..... اور کتابیں سڑک پر بکھر گئیں.....

مجھے لگا جیسے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہوں..... مگر ہوش و حواس قائم تھے اور نظر آ رہا تھا کہ بدن آٹھ پیروں کے رحم و کرم پر ہے..... بیلوں کے پیر میرے سر..... سینے..... اور

Marfat.com

ٹانگوں کے قریب پڑ رہے تھے..... میری سٹی گم ہوگئی..... اگر کروٹ لیتا تو بیلوں کے مضبوط پیر میرے پیٹ یا پیٹھ پر پڑتے..... یوں میری آنتیں باہر نکل آتیں..... یا کوئی ہڈی ٹوٹ جاتی..... بیل کافی غصے میں تھے..... لہٰذا زور زور سے زمین پر پاؤں مار رہے تھے..... اور ستم یہ کہ ادھر ادھر ہونے کی جگہ بھی نہیں تھی..... جائیں تو جائیں کہاں؟

اس دوران پیروں کے کچھ دھموکے بھی لگے..... مگر ایک نئی آفت میری منتظر تھی..... دیکھا کہ بیل گاڑی کا پہیہ میرے سر کے قریب آ گیا..... یوں نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن والا حساب ہو گیا.....

اب دیکھئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا کرشمہ..... کہ جب پہیہ سر سے چند انچ دور رہ گیا..... تو اچانک ہوا میں اٹھا اور ہمارے سر کے اوپر سے ہو کر گزر گیا..... یہ سب کچھ چند لمحوں میں ہوا..... مگر اللہ کی رحمت کے صدقے میرے بدن پر خراش تک نہیں آئی..... اور میں یوں کھڑا ہوا جیسے خواب دیکھ کر بیدار ہوا ہوں.....

میں نے اپنی شیروانی جھاڑی..... ٹوپی اٹھا کر سر پر رکھی..... اور اللہ کا شکر ادا کیا..... یہ تماشا دیکھنے کے لئے لوگ جمع ہو گئے..... اور محلے کے چند بزرگوں نے مجھے گلے لگا لیا..... سائیکل کا کچومر بن گیا تھا..... کسی نے کتابیں اکٹھی کیں..... اور مجھے گھر پہنچایا..... یوں مجھے بنفس نفیس دادی اور دادا کی پر خلوص دعاؤں نے مجھے بچالیا..... ورنہ زندہ رہنے کا کوئی امکان نہیں تھا.....

اضطراری حالت میں سانپ سے بچنے کی دعا کی قبولیت کا واقعہ:

2...... یہ اس وقت کی بات ہے جب میری عمر چودہ..... پندرہ سال کی تھی..... اسکول میں پڑھتا تھا..... چھٹیوں میں اپنے چچاؤں کی کھیتی باڑی میں مدد کرتا تھا..... والد صاحب ایک مستند حکیم تھے..... اور حکمت کرتے تھے.....

رمضان المبارک کے دن تھے..... شدید گرمی کا موسم تھا..... کھجوروں کی فصل خوب پکی ہوئی تھی..... اور کھیتی باڑی میں چچاؤں کی مدد کے علاوہ میں ان کی کھجوروں کی چنائی بھی

Marfat.com

کر دیا کرتا تھا..... ایک دن خوب بارش ہوئی..... میں نے صبح سویرے اٹھ کر بیلوں کو ہل میں جوتا اور کھیت میں ہل چلاتا رہا..... اس وقت میں روزے سے تھا..... دوپہر کے بعد میں نے بیل کھول دیے اور خود نہانے کے بعد لیٹ گیا..... ابھی نیند آنے لگی ہی تھی کہ چچا جان آگئے..... بولے:

''بیٹا! آپ ایک درخت کی کھجور چن دیں..... آج شام کی افطاری میں کام آئیں گی.....''

میں نے ان سے کہا:

''چچا جان! صبح سے اب تک ہل چلایا ہے..... ہوں بھی روزے سے..... شدید گرمی ہے..... پیاس نے نڈھال کر رکھا ہے..... لہٰذا مجھے کچھ دیر آرام کرنے دیں.....''

انہوں نے کہا:

''نہیں..... ابھی کھجوریں چن دو.....'' مرتا کیا نہ کرتا..... اٹھا..... متعلقہ سامان اٹھایا..... اور کھجور کے درخت پر چڑھ گیا..... رات کی بارش کی وجہ سے درخت پر پھسلن تھی..... اور اس وقت یہ کام انتہائی مشکل تھا..... لیکن چچا کا حکم تھا..... کیا کرتا..... کھجوریں چن رہا تھا..... ادھر مجھے اپنا توازن برقرار رکھنے میں مشکل پیش آرہی تھی..... میں نے احتیاط سے گردن کو موڑا تاکہ دیکھوں تو سہی..... یہ ہے کیا..... اور پھر میرے حواس گم ہو گئے..... تقریباً ڈیڑھ دو فٹ لمبا سانپ میرے سر سے رینگ کر سینے پر آچکا تھا..... اس وقت میری ٹانگ پر سے کپڑا ہٹا ہوا تھا..... ادھر سانپ سینے تک آکر رک گیا..... اس نے اپنا رخ اوپر کی طرف کر لیا..... پھن اٹھالیا..... اس طرح اس کا سر میرے منہ کے سامنے آگیا..... میں شدید خوف زدہ ہو چکا تھا..... اس کے باوجود میں نے اپنے حواس کو بحال کیا..... اور سانپ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا..... سانپ بھی مجھے دیکھ کر چوکنا ہو چکا تھا..... وہ ہلے بغیر بار بار اپنی زبان نکال رہا تھا..... جیسا کہ اس کی عادت ہے..... میں نے اس مشکل ترین وقت میں اللہ تعالیٰ سے انتہائی خلوص اور دل کی گہرائیوں سے دعا کی.....

''اے اللہ! میری مدد کر.....'' پھر میں نے اپنے ہاتھ کو بہت معمولی سی حرکت دی ......سانپ بھی ہوشیار ہو گیا......وہ مجھے ڈسنے کے لئے تیار تھا..... اور میں اسے مارنے کے

Marfat.com

لیے..... ایسے میں مجھے حدیث یاد آ گئی..... حدیث کا مفہوم یوں ہے..... کہ دو سیاہ چیزوں کو مار ڈالو یعنی سانپ اور بچھو کو..... اس وقت میرے پاس کوئی لکڑی نہیں تھی.....

میں نے پھر اللہ تعالیٰ کو پکارا..... اور یہ الفاظ زبان پر آ گئے:

''اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ.....'' (سورہ نمل، آیت ۶۲)

ترجمہ:...... ''بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے..... اور تکلیف کو دور کرتا ہے.....''

ان الفاظ کے ساتھ ہی میں نے بلا کی تیزی سے اپنا ہاتھ گھما ڈالا..... ادھر سانپ نے مجھے ڈسنے کے لیے اپنا سر بلند کیا..... مگر اس سے پہلے کہ وہ مجھے ڈس لیتا..... میرا ہاتھ اس کو جا لگا..... اس نے بھی ڈسنے کی پوری کوشش کی تھی..... لیکن مجھ مضطر مجبور کی پکار اللہ کی بارگاہ میں سنی جا چکی تھی..... اس لیے اس کا وار خالی گیا..... اور وہ چکراتا ہوا دور نیچے جا گرا..... نیچے لوگ موجود تھے..... میں چلا اٹھا:

''سانپ..... اوپر سے نیچے سانپ گرا ہے.....''

لوگوں نے سانپ کو دیکھ لیا اور فوراً ہی اسے مار ڈالا..... سانپ کے نیچے گرنے کے باوجود میرے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی.....

آج بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے تو جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں..... میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے اس مشکل ترین گھڑی میں میری مدد فرمائی.....

گورے فوجی آفیسر کا بارش کیلئے مسلمانوں سے دعا کرانے کا واقعہ:

3...... یہ بات غیر مسلم بھی جانتے ہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے..... اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر مسلمان اپنے اصلی کام پر آ جائے..... (یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) تو اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہو جائے گی..... یہ پچھلی صدی عیسوی میں دوسری جنگ عظیم کا ایک مشہور واقعہ ہے..... یہ جنگ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لڑی گئی..... اس زمانے میں پاکستان وجود میں نہیں آیا تھا..... اور ہندوستانی فوجی یونٹوں میں مسلمان..... ہندو

Marfat.com

سکھ سب اکٹھے رہتے تھے..... عبادت کرنے کے لئے ان کے اپنے مذہبی رہنما ہوتے تھے..... اور عبادت گاہیں علیحدہ ہوتی تھیں.....

ہندوستان کی فوج کی ایک یونٹ سنگاپور کے علاقہ میں مقیم تھی..... اور ایک گورا فوجی آفیسر اس کا انچارج تھا..... جہاں یہ فوجی یونٹ ٹھہری ہوئی تھی وہاں کئی سالوں سے بارش نہ ہونے کی وجہ سے بہت گرمی اور خشک سالی تھی..... لوگ بہت پریشان تھے.....

چنانچہ گورے آفیسر نے مسلمانوں کے مولوی صاحب کو بلایا..... اور حکم دیا کہ تم سب کو لے جاؤ اور بارش کے لئے دعا مانگو..... تمہاری دعا اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے.....

چنانچہ مولوی صاحب حسب حکم تمام یونٹ کو لے گئے..... جس میں مسلمان..... ہندو..... اور سکھ..... شامل تھے..... اور باہر میدان میں بارش کیلئے دعا مانگی..... اور واپس آ گئے..... شام تک جب بارش نہیں ہوئی تو گورے آفیسر نے مولوی صاحب کو بلایا..... اور کہا: کہ بارش نہیں ہوئی..... تم کس کو دعا کیلئے لے گئے تھے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا..... کہ آپ نے حکم دیا کہ سب کو لے جاؤں..... چنانچہ میں سب کو لے گیا..... گورا حیران ہوا کہ تم ہندو کو بھی ساتھ لے گئے..... جو خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرتا ہے..... اس کو نہ لے جاؤ صرف مسلمانوں کو لے جاؤ.....

دوسرے دن یونٹ کے امام صاحب صرف مسلمانوں کو لے گئے..... اور سب کو کہا: کہ خوب گریہ وزاری سے بارش کی دعا مانگو..... چنانچہ صرف مسلمان اس دفعہ گئے اور اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگی..... جب دعا مانگ کر واپس آ رہے تھے تو راستے میں اتنی زبردست بارش ہوئی..... کہ تمام مسلمان فوجی بھیگ گئے..... اور بڑی دقت سے واپس آئے..... شام کو گورا آفیسر مسلمان فوجیوں کی یونٹ میں آیا..... اور بتایا کہ میرا یقین ہے کہ صرف اسلام میں بارش مانگنے کا طریقہ ہے..... باقیوں میں نہیں..... اس لئے صرف مسلمانوں کو دعا کے لئے کہا.....

واقعی اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے..... زندگی کے ہر مسئلہ کا حل ہے..... اللہ کی ذات سے یقین کے ساتھ اور حضور ﷺ کے طریقے سے مانگا جائے..... تو دعا رد نہیں ہوتی.....

Marfat.com

جگر کے کینسر کی ایک مریضہ کو دعاء سے شفایابی:

4......ایک عورت آئی لاہور میں..... بڑے مالدار آدمی کی بیٹی تھی..... اورابھی بھی زندہ ہے..... اس کے جگر میں کینسر ہو گیا..... وہاں ایک بزرگ کے پاس گئی..... کہ میں امریکہ علاج کے لیے جارہی ہوں..... آپ میرے لیے دعا کریں.....

انہوں نے اس کو ایک چھوٹی سی دعا دی ''یابدیع العجائب باالخیر یابدیع'' یہ پڑھ لیا کرو..... ایک مہینے تک اس عورت نے یہ وظیفہ پڑھا..... ایک مہینے کے بعد واپس اسپتال میں چیک اپ کرایا تو ڈاکٹروں نے کہا: کہ یہ وہ مریض نہیں ہے جو پہلے ہمارے پاس لایا گیا تھا..... اللہ مردوں کو زندہ کرسکتا ہے تو ناممکن بیماروں کو صحت بھی دے سکتا ہے.....

درود شریف اور دعا کے اثر سے ایک لڑکی کا موذی مرض ختم ہو گیا:

5......ہمارے گھر میں ایک نرس لڑکی قرآن پڑھنے آتی تھی..... اس کے ہاتھوں کی پشت پر ایک بہت بڑی گٹھلی تھی..... ایک دن وہ مجھے آکر کہنے لگی: مجھے کل اسپتال جانا ہے..... یہ گٹھلی مجھے تنگ کر رہی ہے..... اس وقت بچے قرآن پاک کی تلاوت سے فارغ ہو کر درود شریف پڑھ رہے تھے..... وہ نرس لڑکی بھی ان چھوٹے بچوں میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے لگی..... اس کے بعد بچوں نے دعا کی..... لڑکی نے بچوں سے کہا:

''میرے لیے بھی دعا کرو..... میں ٹھیک ہو جاؤں''......پھر وہ چلی گئی.....

اگلے دن وہ مٹھائی کا ڈبہ لے آئی..... کہنے لگی:

''آج بھی ہم لوگ درود شریف پڑھ کر دعا کریں گے..... صبح جب میں اسپتال جانے لگی میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ کی گٹھلی غائب تھی..... میں نے ہاتھ دبا کر دیکھا..... مگر اس کا نام ونشان بھی نہ تھا.....''

پھر بھی ہم سب نے بیٹھ کر درود شریف پڑھا..... ایک چار سالہ بچہ کہنے لگا:

''آنٹی! میں نے دعا کی تھی یہ اسپتال نہ جائیں..... مجھے اسپتال سے بڑا ڈر لگتا

Marfat.com

ہے..... اب مجھے چار لڈو دیجئے..... کیونکہ میں نے ہی ان کے لئے دعا کی تھی.....''

اس بچے کو میں نے بہت پیار کیا..... اور مٹھائی دی..... اب تک وہ نرس لڑکی کئی برس گزر جانے کے بعد بھی ٹھیک ہے..... اور پھر اس کے ہاتھ پر گٹھلی نہیں ہوئی.....

ایک انجینئر کا پاگل پن دعاؤں کی وجہ سے ختم ہو جانا:

6 ...... ہمارے ایک دوست چیف انجینئر تھے..... اللہ کی شان کہ وہ ایک دفعہ پاگل ہو گئے..... حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا..... ہمیں کئی مہینوں کے بعد پتہ چلا..... ہم ان سے ملنے کے لئے ان کے گھر گئے..... ہم یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کو ان کے گھر والوں نے رسی سے باندھا ہوا تھا..... کیونکہ ان کی عقل کام نہیں کرتی تھی..... اور ان کو اپنے نفع ونقصان کا نہیں پتہ تھا..... ان کے بیوی بچوں کا رو رو کر برا حال تھا..... ذکر و فکر کرنے والے چند نیک لوگ وہاں تشریف لے گئے..... ہم بھی ان کے ساتھ وہاں پہنچ گئے.....

اللہ کے نیک بندوں نے وہاں بیٹھ کر اللہ سے توبہ کی..... اور پھر ان کے لئے دعا مانگی..... اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی..... اور بغیر علاج کے ان کو دوبارہ عقل کی نعمت عطا فرما دی..... اس وقت وہ سعودی عرب میں دوبارہ چیف انجینئر کے طور پر کام کر رہے ہیں.....

دعاؤں اور دم سے یرقان کا مرض ختم ہو گیا:

7 ...... میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر تقریباً ۱۲ سال ہے..... یرقان Jaundice کا شکار ہو گیا..... اسے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا..... ڈاکٹر نے مختلف قسم کے ٹیسٹ تجویز کئے..... پھر ٹیسٹ کی رپورٹ سے مرض کی نشاندہی کے بعد ڈاکٹر نے مختلف قسم کی ادویات لکھ کر دیں..... مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی..... تنگ آ کر ہم نے دعاؤں کا اہتمام شروع کر دیا اور ساتھ ساتھ میرے ایک عزیز اس کو ایک ایسے صاحب کے پاس لے گئے..... جو ''دم'' کے ذریعے یرقان کو بھگانے کا دعویٰ رکھتے تھے..... میں اس قسم کی چیزوں پر یقین نہیں رکھتا تھا..... لیکن جب میرے بھائی کو ایک ہفتہ مسلسل دم کرنے کے بعد انہوں نے

Marfat.com

وہی ٹیسٹ جو ڈاکٹر نے پہلے کروائے تھے..... دوبارہ کروانے کو کہا: تو میں حیرت زدہ رہ گیا..... کہ ٹیسٹ رپورٹ بالکل کلیئر آئی تھی..... رپورٹ کے مطابق مرض بالکل ختم ہو چکا تھا..... اس بات نے مجھے تلاش پر مجبور کر دیا..... کہ آخر اس معالج کی ''پھونکوں'' نے ایسا کون سا اثر کر دیا..... کہ وہ مرض جس کا علاج ایک ماہر ڈاکٹر نہ کر سکا..... ایک عام آدمی نے کیسے ختم کر دیا.....

دعاؤں سے ایک ڈاکٹر کی کھوئی ہوئی بینائی واپس آ گئی:

8..... ہمارے ایک دوست ڈاکٹر تھے..... ایک دن وہ اپنے کلینک میں آئے..... گاڑی سے اترے تو اترتے ہی ان کی آنکھوں کی بینائی زائل ہو گئی..... جب وہ کسی آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر پہنچے..... تو گھر میں کہرام مچ گیا..... گھر والوں کا رو رو کر برا حال ہو گیا.....

انہوں نے ملک کے صدر کے آئی اسپیشلسٹ کو بلا کر بھی چیک کروایا..... مگر اس نے جواب دے دیا..... کہ یہ بینائی واپس نہیں آ سکتی..... چنانچہ وہ ناامید ہو کر بیٹھ گئے..... اللہ کی شان کہ وہ تبلیغی سلسلے کے دوست تھے..... دوستوں کو پتہ چلا تو ذکر و فکر کرنے والے دوست وہاں پہنچ گئے..... ہم بھی ان دوستوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئے..... سب نے مل کر وہاں اللہ سے توبہ کی اور انکے لئے دعائیں کیں..... الحمدللہ..... ہم نے اپنی زندگی میں اس ڈاکٹر کی بینائی کو لوٹتے ہوئے دیکھا ہے..... اللہ رب العزت نے بغیر دوائی کے ان کی آنکھوں کی بینائی لوٹا دی.....

دعا کی بدولت اللہ نے گمراہی سے نجات دیدی:

9..... میں نے اپنی زندگی میں اپنے والدین اور بڑی بہنوں کو فرائض و واجبات پورے کرتے دیکھا..... لیکن اس کے ساتھ ساتھ دو بدعتیں بھی میں نے اپنے گھر میں ہوتی ہوئی دیکھیں.....

(۱)..... شب برات کا حلوہ

(۲)..... محفل میلاد النبی ﷺ.....

اس کے علاوہ کسی قسم کا شرک اور فضول قسم کی بدعات.....

Marfat.com

مثلاً گیارہویں..... مزاروں پر جانا..... نذر ونیاز..... فاتحہ..... درود..... تیجہ..... چالیسواں..... اور دوسری قسم کی خرافات ہمارے گھر میں موجود نہیں تھیں..... ایک سب سے بڑی خرابی ٹیلی ویژن کی ہمارے گھر میں موجودگی تھی..... اس کے علاوہ شادیوں میں ہندوانہ رسوم..... مایوں..... مہندی..... مووی..... تصویروں وغیرہ کی بھی ممانعت تھی..... تمام رشتہ داروں اور نامحرموں کا آنا جانا منع نہیں تھا ..... ہاں یہ بات ضرور تھی..... کہ ہم لوگ بے تکلف نہیں ملا کرتے تھے..... میری شادی ایک ایسے گھرانے میں ہوئی..... جو کہ حسب ونسب اور دینی اعتبار سے ہمارا ہم پلہ تھا..... میرے سسر صاحب پروفیسر تھے..... اور دنیاوی طور پر بہت قابل شخصیت تھے ..... کاش کہ وہ عالم دین ہوتے..... اور یہی قابلیت ان کی دین کے فہم میں صرف ہوتی..... وہ مجھ سے شفقت کرتے تھے..... اور میں بھی ان کی بہت عزت کرتی تھی..... میں..... میرے سسر..... اور شوہر..... ہم لوگ پہلی دفعہ عمرہ ادا کرنے کے لئے گئے..... وہاں میں نے دعا دنیا کے اعتبار سے مانگی..... لیکن عمرے سے واپس آنے کے بعد میں نے ایک کیسٹ سنی.....

جس میں یہ تھا..... کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ......

''میرے بندے میرے گھر آ کر بھی مجھ سے دنیا ہی مانگ کر چلے جاتے ہیں.....''

میں دل ہی دل میں بڑی شرمندہ ہوئی..... اور جب دوسری دفعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر بلایا تو میں نے سب سے پہلے خانہ کعبہ کو دیکھ کر یہ دعا مانگی کہ

''اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بندی بنا لے..... اور میرے گناہ معاف فرما دے.....''

خانہ کعبہ پر جب پہلی نظر پڑے..... اور دعا مانگی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے ..... یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے..... میں نے دیکھا کہ لوگ رو رہے ہیں..... اور ان کے سینے دہک رہے ہیں..... اس وقت مجھ کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہوا..... اور دنیاوی بھاری ڈگریاں بہت حقیر نظر آئیں..... اور بہت افسوس ہوا..... کہ اتنا کچھ پڑھنے کے بعد بھی جاہل کے جاہل..... اپنی کوتاہی اور کم مائیگی کا دل سے اعتراف کیا..... اور اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر یہ دعا مانگی..... کہ یا رب! مجھے قرآن بالکل اس طرح سمجھا دے..... کہ مجھے ترجمہ وغیرہ

Marfat.com

کی ضرورت نہ پڑے..... اور با آسانی سمجھ میں آجائے..... اس دعا کو شرف قبولیت نصیب ہوا..... اور آج میں ایک دینی مدرسے کی طالبہ ہوں..... اور اپنی اصل اور حقیقی ابدی منزل کی طرف گامزن ہوں..... (از: زوجہ ارشد)

دعا کی برکت سے گمشدہ بستر کا مل جانا:

10 ...... یہ واقعہ ہمیں کراچی سے مولانا قیصر قاسمی صاحب نے بھیجا ہے..... وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ واقعہ ۲۷ ستمبر ۱۹۹۶ء کا ہے..... جب کراچی کا سالانہ اجتماع شرافی گوٹھ میں منعقد ہو اتھا..... میں نے جزوی طور پر جمعرات کو شرکت کی تھی..... البتہ جمعے کے بعد سے دعا تک کا پختہ ارادہ تھا..... چنانچہ بستر وغیرہ لے کر بچوں کے ساتھ اس نیت سے نکلا..... کہ بچوں کو چھوٹے بھائی کے ہاں شاہ فیصل کالونی میں چھوڑ دونگا..... اور پھر اجتماع میں شرکت کرلوں گا..... جب ہم بھائی کے ہاں پہنچے..... تو وہ گھر پر موجود نہ تھے..... لہٰذا واپسی کے ارادے سے گھر کی طرف چل دیئے..... راستے میں کسی جگہ موٹر سائیکل پر رکھا ہوا بستر پیچھے سے گر گیا..... اور مجھے پتہ تک نہ چلا..... جب گھر پہنچے..... اور میں نے اجتماع گاہ کی طرف رخ کیا تو بستر غائب.....

سردی کا موسم تھا..... اور بستر میں ایک گرم کمبل..... ایک تکیہ..... نیچے بچھانے کے لئے موٹی چادر کے ساتھ ساتھ ایک تولیہ شامل تھا..... میں نے چونکہ مصمم ارادہ کیا ہوا تھا.....

لہٰذا راستے میں ایک تولیہ خریدا..... اور اجتماع گاہ پہنچ گیا..... دعا تک اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی..... اور کسی طرح کی کوئی سختی پیش نہ آئی..... بعافیت تمام دعا سے فر اغت کے بعد ایک بزرگ ساتھی کیساتھ موٹر سائیکل سے گھر واپسی ہوئی..... ساتھی کو اس کے گھر پر چھوڑا..... اور اپنے گھر اور مسجد کی طرف چل پڑا..... میری حیرت کی اس وقت انتہا نہ رہی..... جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچا..... تو ایک عمر رسیدہ شخص سائیکل کے پیچھے میرا بستر رکھے ہوئے کھڑے ہیں..... میں نے سلام کیا: پھر انہوں نے مجھے میرا بستر تھما دیا..... تمام سامان جوں کا توں موجود تھا.....

Marfat.com

ہوا یوں کہ میں جب گھر سے بچوں کو لے کر نکلا تھا..... کافی آ گیا کر وہ میرا بستر پیچھے سے گر گیا..... ان صاحب نے مجھے آواز لگائی..... مگر تیزی کی وجہ سے میں سن نہ سکا..... اور وہ بستر اٹھانے لگے..... اسی دوران میرا ایک مقتدی ادھر سے گزر رہا تھا..... اس شخص نے میرے واقف کار سے بستر کے متعلق گفتگو کی..... اور میرا حلیہ و کیفیت بتائی..... تو اس نے ان کو میری مسجد کا پتہ سمجھا دیا..... اور احتیاطاً خود نہ لیا..... مجھے سامان گرنے کا تو قلق تھا..... لیکن کوئی زیادہ فکر نہ تھی..... دل بالکل مطمئن تھا.....

کمبل بھی مہنگا تھا..... اور سردی میں اس کی ضرورت بھی تھی..... لیکن اللہ نے اطمینان قلب نصیب فرما دیا تھا..... اس لیے خیال تھا کہ اگر نصیب میں ہوگا تو مل جائے گا..... اور اگر یہی باعث خیر ہے..... تو اس سے اچھی بات نہیں..... لیکن اجتماع کی برکت اور حقانیت سے دل معمور تھا..... اور سعادت شرکت تو نصیب ہو ہی گئی تھی..... یہ قدرت کا عجیب نظام تھا کہ جس وقت میں گھر پہنچا..... عین اسی وقت وہ شخص بستر لیے کھڑا تھا.....

میری آنکھوں میں مسرت و خوشی کے آنسو آ گئے..... اور دل و جان اللہ کی حمد سے سرشار ہو گئے..... یہ اس نیک کام کی برکت تھی جو میں تمام حیات نہ بھول سکوں گا.....

معاملہ یہ ہے کہ دلوں کا اطمینان کسی چیز کو حاصل کر لینے میں نہیں..... اللہ کے ہاتھ میں اس کے چاہنے میں ہے..... یہی وجہ ہے کہ کبھی اللہ آدمی سے اس کی ضروری اور پیاری چیز لے کر بھی اطمینان قلب عطا فرما دیتا ہے..... اور کبھی سب کچھ دے کر اطمینان نہیں دیتا..... اس دنیا میں عقل مندی کا تقاضا یہ ہے..... کہ آدمی اشیاء کے آنے یا جانے پر خوشی یا غمی کا اظہار نہ کرے..... بلکہ اللہ کی تقدیر پر راضی ہو جائے..... ایسا ہی شخص اطمینان کی دولت حاصل کر سکتا ہے.....

دل سے درد کے ساتھ نکلنے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے:

11..... محترم خلیل اللہ اپنا واقعہ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مارچ ۱۹۷۰ء کی بات ہے..... میں پاسپورٹ آفس میں پاسپورٹ بنوانے کے لیے

Marfat.com

گیا..... اس زمانے میں کافی لوگ ملک سے باہر جانے کا ارادہ وکوشش کرتے تھے..... میں نے اپنے ایک واقف کار پروفیسر سے اپنے فارم کی تصدیق بھی کرالی تھی..... لیکن جب پاسپورٹ فارم جمع کرانے کی میری باری آئی..... اور میں نے فارم جمع کرایا..... تو ایک صاحب نے کہا: کہ پروفیسر ''کلاس ون'' کا افسر نہیں ہے..... اس لیے کسی اور سے اس فارم کی تصدیق کراؤ..... یہ بھی پتہ چلا کہ پروفیسر کو کلاس ون سے نکالنے کا حکم اوپر سے ایک دو دن پہلے آیا ہے.....

یہ بات میرے لیے کافی تشویش کا باعث تھی..... کیونکہ میں خود بھی پشاور شہر سے ۶۵ میل دور ایک بستی کا رہنے والا تھا..... اور پشاور میں ان پروفیسر صاحب کے علاوہ کوئی مجھے نہ جانتا تھا..... بہر کیف چارونا چار میں نے دوسرا پاسپورٹ فارم لیا..... اور اسے بھر کر سوچنے لگا: کہ کیا کیا جائے.....

اچانک اللہ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی..... کہ مفتی محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس جانا چاہیے..... مفتی صاحب ان دنوں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے..... جب میں مفتی صاحب کے دفتر پہنچا..... تو وہ اپنے خواص کے ساتھ تشریف فرما تھے..... الحمدللہ ان تک رسائی میں کوئی دقت نہ ہوئی.....

میں مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا..... اور ان سے اپنا مقصد بیان کیا..... مفتی صاحب نے مجمع کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کہ ان میں سے کسی صاحب کو جانتے ہو؟

میں نے مجمع پر نظر دوڑائی تو مردان کے ایک مدرس جناب حافظ حسین احمد پر نظر پڑی..... حافظ صاحب نے بھی اپنی واقفیت کا اقرار کیا.....

قصہ مختصر مفتی صاحب نے میرا پاسپورٹ فارم تصدیق کر دیا..... اور میں نے وہ فارم پاسپورٹ آفس میں جمع کرا دیا..... پاسپورٹ آفس سے مجھے ایک ماہ کی مدت دی گئی.....

جب ایک ماہ بعد پاسپورٹ آفس گیا..... تو انھوں نے کہا: کہ پاسپورٹ کی کاپیاں ختم ہو گئی ہیں..... کچھ انتظار کرو..... اصل معاملہ یہ تھا کہ پاسپورٹ آفس والے رشوت لینا چاہتے تھے..... اور نہ تو میں رشوت دینا چاہتا تھا..... اور نہ ہی مجھ میں اتنی سکت تھی.....

Marfat.com

میں نے ایک بار پھر اللہ کی طرف توجہ کی..... تو دل میں ایک بات آئی کہ گورنر سرحد ارباب سکندر خان خلیل کے پاس چلا جاؤں.....

چنانچہ میں گورنر صاحب کے یہاں حاضر ہوا.....

گورنر صاحب نے کہا: کہ آپ اپنے گھر جایئے آپ کا کام ہو جائے گا..... میں واپس اپنے گھر آ گیا..... ایک دو ہفتے میں اطلاع آئی کہ میں اپنا پاسپورٹ لے لوں.....

پاسپورٹ آفس گیا: اور وہاں سے اپنا پاسپورٹ لیا تو دل سے ایک آہ نکلی..... اور اسی کے ساتھ میں نے اللہ سے دعا کی..... کہ اے اللہ! مجھے اس ملک سے نکال دے..... اور پھر کبھی ادھر نہ لانا.....

وہ دعا قبول ہوئی..... ۱۵ ستمبر ۱۹۷۳ء کو میں تھائی لینڈ پہنچا..... اور آج تک یہیں مقیم ہوں..... البتہ دو بار تبلیغی دوروں پر..... اور ایک بار ذاتی کام سے پاکستان جا چکا ہوں.....

آگے چل کر خلیل اللہ صاحب لکھتے ہیں:

"جو دعا بھی دل سے درد کے ساتھ نکلے..... وہ ضرور قبول ہوتی ہے..... جب بھی آدمی دعا کرے..... اس بات کا خیال رکھے کہ دعا دل کے درد کے ساتھ ہے..... یا نہیں....."

دعا کی برکت سے بھولا ہوا قرآن یاد ہو گیا:

12 ...... بندہ ناچیز کو قدرت الٰہی کی مہربانیوں کا بارہا عملی مشاہدہ ہوا..... اور یہ بات بالکل حقیقت بن کر سامنے آئی..... کہ جہاں اسباب کی انتہا ہوتی ہے..... وہاں سے ظہور قدرت کی ابتداء ہوتی ہے..... ویسے تو ایسے بے شمار واقعات میری مختصر سی زندگی میں پیش آئے..... لیکن مثال کے لیے صرف ایک واقعہ پیش خدمت ہے.....

میں جوں ہی حفظ قرآن سے فارغ ہوا..... تو بوجوہ (جن میں میری سستی کو بھی کافی حد تک دخل ہے) تقریباً عرصہ چار سال تک مجھ سے تلاوت قرآن پاک چھوٹی رہی..... (سوائے رمضان المبارک میں عوام کی طرح سماعت کے)..... جب ظاہر ہے کہ ایک کمزور حافظہ کے مالک سے تکمیل حفظ ہوتے ہی قرآن کی تلاوت..... منزل کی پختگی..... چار سال تک

Marfat.com

پھوٹ جائے..... تو اسے کیا خاک یاد رہے گا..... چار سال کے بعد مجھے اپنی مسجد میں قرآن پاک سنانا پڑ گیا..... اب حالت میری یہ تھی..... کہ (سوائے چند سپاروں کے) اگر قرآن مجید کا میرے سامنے کوئی رکوع تلاوت ہوتا..... میں بمشکل سمجھتا کہ واقعتاً یہ قرآن ہی کا کوئی حصہ ہے..... سپارے..... سورۃ کا قطعی کوئی علم نہ ہوتا..... اور خود تو ایک آیت بھی زبانی نہ پڑھ سکتا تھا..... بہر حال میں نے اللہ کریم پر بھروسہ کرتے ہوئے قرآن پاک سنانے کی حامی بھر لی..... سماعت کے لیے سامع کا بندوبست کر کے میں نے اپنی لیل ونہار کی زندگی کا ٹائم ٹیبل کچھ اس طرح ترتیب دیا..... کہ رات کے (تراویح کے بعد) تین حصے کر لیے..... دو حصوں میں سپارہ یاد کرنا بالکل اس طرح..... جس طرح کہ حفظ کے دوران سبق یاد کیا جاتا ہے..... اور آخری حصے میں اپنے رب کے سامنے صلاۃ الحاجۃ پڑھ کر آہ وزاری کرتا..... کہ یاالٰہی! تو میرے لیے قرآن کا حفظ ممکن بنادے..... اور میرے دل ودماغ کو غلط سوچوں..... غلط خیالات سے پاک کر کے..... اپنے پاک کلام کا حافظ بنادے.....

میں رات کا آخری تہائی حصہ صرف دعاؤں..... اور التجاؤں میں گزارتا..... صرف آخر بیس سے پچیس منٹ میں سحری کھاتا..... نماز فجر کے اول وآخر بھی سپارہ یاد کرتا..... اشراق تا ظہر سوتا..... اور ظہر تا مغرب دور کرتا.....

آپ یقین کیجئے..... کہ ظاہری حالات واسباب بالکل نہ ہونے کے باوجود..... اللہ کریم نے میری بداعمالیوں..... لغزشوں..... کوتاہیوں کے باوجود..... میری دعا کو اس طرح شرف قبولیت بخشا..... کہ میں نے سبق کی طرح ڈیڑھ ڈیڑھ سپارہ حفظ کر کے تراویح میں سنایا..... اور الحمدللہ آخری عشرہ میں گویا کہ میرے حفظ قرآن کی از سر نو تکمیل ہوئی..... اور ختم القرآن کے موقع پر خوشی سے میرے آنسو بہہ رہے تھے..... اور سر خدا کے حضور جھکا ہوا تھا.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 6

اللہ تعالیٰ کے عذابات کے گیارہ اثر انگیز واقعات

خانہ کعبہ پر ایٹم بم گرانے کا مطالبہ کرنے والے امریکی صحافی پر فالج کا حملہ:

1 ......ہم خانہ کعبہ میں ایٹم بم گرانے کا مطالبہ کرنے والے امریکی صحافی ''رچ لاری'' پر فالج کا سخت حملہ ہوا ہے..... اور اس کی حالت خطرے میں بتائی جاتی ہے..... اوہایو میڈیکل ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ''رچ لاری'' کی اچانک بیماری کی اطلاع دیتے ہوئے کہا ہے کہ.....

''اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی..... اور اس کی مخدوش صحت کے باعث اسے انتہائی نگہداشت میں رکھا گیا ہے.....''

واضح رہے کہ امریکی صحافی نے چند روز پیشتر ''انٹرنیشنل ریویو'' نامی رسالے میں شائع ہونے والے اپنے مضمون میں تمام مسلمانوں کو نیویارک اور واشنگٹن پر ہونے والے حملوں کا ذمے دار قرار دیتے ہوئے ان کے مرکز ومحور کعبہ پر ایٹم بم چلانے کا مطالبہ کیا تھا.....

(روزنامہ نوائے وقت۔ روزنامہ انصاف،۴ اپریل)

امریکی فوج پر حشرات الارض کا بھرپور حملہ:

2 ......ہم عراق کے مختلف شہروں میں عجیب الخلقت مکڑیوں..... اور حشرات الارض نے امریکی فوجیوں کی زندگی اجیرن بنا دی..... جس کے باعث متعدد امریکی فوجیوں نے اڈے خالی کرنا شروع کر دیے ہیں..... تفصیلات کے مطابق عراق کی سنی آبادی میں واقع بیشتر امریکی فوجی اڈوں میں بڑی جسامت والی مکڑیوں..... اور کیکڑے نما حشرات نے حملہ کر کے درجنوں امریکی فوجیوں کو کاٹ کر ہلاک..... جب کہ متعدد کو شدید زخمی کر دیا ہے.....

Marfat.com

فلوجہ..... عمارہ..... سامرا..... عامریہ..... اور لطیفیہ کے علاقوں میں قائم امریکی فوجی کیمپوں میں یہ آفت ایک مہینے قبل اس وقت اچانک نمودار ہوئی..... جب ہزاروں امریکی فوجیوں نے یہاں پر سرگرم سنی مجاہدین کے خلاف بڑی کارروائیوں کا آغاز کیا..... ایک جہادی ویب سائٹ نے فلوجہ میں مقیم اپنے نامہ نگار کے حوالے سے لکھا ہے..... کہ عراق کی تاریخ میں اس سے قبل اس قسم کا واقعہ پیش نہیں آیا..... کیونکہ کیکڑے اور علاقے میں پیدا شدہ دیگر عجیب حشرات سمندری علاقوں میں پائے جاتے ہیں..... تاہم عراق کے اس خشک اور گرم علاقے میں ان کا یوں اچانک نکلنا باعثِ حیرت وعبرت ہے.....

ویب سائٹ نے فلوجہ کے مجاہدین کے امیر شیخ عبداللہ جنابی کے حوالے سے لکھا ہے..... کہ ہزاروں کی تعداد میں کیکڑوں..... اور زہریلی مکڑیوں کا ظہور اور امریکی فوجی اڈوں پر ان کی یلغار درحقیقت امریکی فوجیوں پر اللہ کے عذاب کی ایک شکل ہے.....

شیخ جنابی نے کہا: کہ ہزاروں کی تعداد میں ان مکڑیوں..... اور کیکڑوں نے جگہ جگہ امریکی کیمپوں میں محوخواب امریکی فوجیوں کی وردیوں کے اندر گھس کر انہیں کاٹا..... اور درجنوں کو ہلاک کر دیا..... امریکی فوجیوں نے ان حشرات پر فائرنگ سے لے کر زہریلا کیمیکل چھڑکنے تک تمام حربے آزمائے..... تاہم ان کی تعداد میں کوئی کمی نہیں آئی.....

شیخ جنابی کے مطابق یہ حشرات اور زہریلے کیڑے مکوڑے عام عراقی باشندوں کے گھروں کا رخ نہیں کرتے..... بلکہ امریکی فوجیوں ہی کو نشانہ بناتے ہیں.....

شیخ الجنابی اور دیگر عینی شاہدین نے بتایا..... کہ امریکی فوجیوں نے اب تک عامریہ..... خالدیہ..... لطیفیہ..... اور عشلوان کے اپنے اڈے انہی خدائی فوج کے خوف سے خالی کر دیئے ہیں.....

کوئٹہ اور ایران میں آنے والا زلزلہ اللہ کے عذاب کا نمونہ ہے:

3 ...... ہما اللہ تعالیٰ اگر زمین کو تھوڑا سا ہلا دے تو تباہی آجاتی ہے..... غالباً ۱۹۳۵ء میں اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت کوئٹہ شہر کو ہلا دیا..... اور تمام شہر تباہ ہو گیا.....

Marfat.com

چند سال قبل ایک جماعت کے ساتھ میں کوئٹہ گیا..... تو دور سے ہمیں تباہ شدہ علاقہ دکھایا گیا..... جو مٹی اور پتھروں کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا تھا..... اسی طرح دو سال قبل یعنی ۲۵/ دسمبر ۲۰۰۳ء کی رات کو ایران کے قدیمی شہر بام کو زلزلے نے بالکل تباہ کر دیا..... اور آخری خبریں آنے تک ستّر ہزار ایرانی ہلاک ہو گئے تھے..... دنیا کی کوئی طاقت یا حکومت اس مصیبت سے نہیں بچا سکتی..... واقعی اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے طاقتور ہے.....

ظالم پولیس افسر پر اللہ کے عذاب کا عبرت آموز واقعہ:

4 ......ہم یہ واقعہ کراچی کے جناب رشید الدین احمد صاحب نے لکھ کر بھیجا ہے..... وہ لکھتے ہیں:

حیدر آباد (دکن) پولیس کے ایک افسر بڑے ماہر تفتیشی شمار ہوتے تھے..... وہ ملزموں سے اقرار جرم کرانے کے لیے بہت مشہور تھے..... اور اتنی اذیت دیتے تھے کہ ایک گول ڈنڈے پر سرخ مرچ کا لیپ کرا کے ملزم کے خفیہ مقام میں داخل کر دیتے..... جس کے بعد وہ کردہ و ناکردہ جرائم کا اقرار کر لیتا تھا.....

وقت گزرتا گیا..... یہاں تک کہ وہ اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائر ہو گئے..... عمر ڈھلنے کے ساتھ ساتھ صحت بھی ڈھلتی گئی..... یہاں تک بیماریوں نے انہیں آ گھیرا..... مختلف شکایات کے علاوہ ایک تکلیف انہیں بہت تنگ کرنے لگی..... ان کے مقعد میں ورم وسوزش کی شکایت ہو گئی..... درد و جلن کے مارے انہیں کسی پل چین نہ آتا تھا..... لیٹتے یا بیٹھتے تو درد کی شدت ناقابل برداشت ہو جاتی..... تمام علاج بے کار ثابت ہوئے..... نیند کی نعمت بھی گئی..... صرف کھڑے رہنے سے آرام ملتا تھا.....

بالآخر چھت کی دو کڑیوں سے دو رسیاں باندھ دی گئیں..... ان کے دونوں ہاتھ ان رسیوں سے بندھے رہتے..... اور وہ اسی طرح لٹکے لٹکے نیند کی جھپکی لے لیتے..... اسی حالت میں بالآخر اس سوزش نہانی سے ان کا انتقال ہو گیا.....

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے..... اللہ آدمی کو ایک وقت تک اس کے اعمال

Marfat.com

پر ڈھیل دیتا رہتا ہے..... لیکن آدمی یہ سمجھتا ہے کہ وہ بالکل با اختیار اور آزاد ہے..... پھر جلدی یا دیر میں ایک وقت ایسا آتا ہے..... کہ آدمی کے گناہوں اور مظالم کے باعث آزادی و اختیار کی ڈھیل ختم ہو جاتی ہے.....

اس وقت اللہ تعالیٰ اس بندے کو سزا دینا شروع کرتے ہیں..... یہ سزا دنیا میں بھی ملتی ہے..... اور آخرت میں بھی.....

درج بالا واقعہ اسی دنیاوی سزا کی ایک شہادت ہے.....

توہین خاصان خدا کا ارادہ کرنے والے کا موت سے دوچار ہو جانا:

5 ......ہم کچھ روافض نے ایک بزرگ کا مذاق اُڑانا چاہا..... فرضی طور پر ایک شخص کو مردہ بنایا..... اور چارپائی پر لٹا کر ان بزرگ کے پاس لے گئے..... کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں..... طے یہ کیا تھا کہ جب وہ نماز پڑھائیں گے..... تو دو تین تکبیر ہو جانے کے بعد وہ شخص..... جس کو میت بنایا گیا ہے..... ان بزرگ کو لپٹ جائے.....

ان بزرگ نے کہا کہ

"اس کو غسل تو دلا دو..... تب نماز پڑھیں گے....."

انہوں نے کہا: کہ "غسل دے رکھا ہے....."

فرمایا: کہ "وہ غسل معتبر نہیں..... پھر غسل دو....."

اس پر وہ اس کو وہاں سے اٹھا کر لے آئے..... دیکھا تو وہ مرا پڑا ہے..... اسی لیے ان بزرگ نے غسل کے لیے فرمایا تھا..... کہ زندگی کا غسل معتبر نہیں..... مرنے کے بعد غسل دینا چاہیے.....

ان لوگوں نے ان بزرگ کو ستانا چاہا.....

حق تعالیٰ شانہ نے اس کا انتقام لے لیا.....

اہل اللہ کو ستانے سے بہت ہی ڈرنا چاہیے..... کہ ان کی الٹی بھی سیدھی ہو جاتی ہے.....

حدیث قدسی میں ہے..... کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

Marfat.com

"جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھتا ہے..... اس کو اذیت دیتا ہے..... اس سے میرا اعلان جنگ ہے....."

سوتیلی اولاد کو زہر دے کر ہلاک کرنے والی عورت پر عذاب خداوندی:

6 ......ہم ضلع مانسہرہ کے ایک دیہاتی علاقے میں ایک گھرانہ تھا..... میاں بیوی اور تین بچوں پر مشتمل یہ گھرانہ بڑی خوشحال زندگی گزار رہا تھا..... قحط سالی کا دور دورہ تھا..... لیکن عام قحط کے باوجود یہ گھرانہ اچھے حال میں تھا..... اللہ کا فیصلہ کچھ اس طرح ہوا..... کہ اس گھر کی عورت کا انتقال ہو گیا..... اور تینوں بچے ماں کی ممتا سے محروم ہو گئے..... بڑی لڑکی کی عمر تقریباً سات سال ہو گی..... اور اس کے بعد والے لڑکے کی عمر تقریباً پانچ سال ہو گی..... اور چھوٹا بچہ جو دودھ پینے کا زمانہ کاٹ رہا تھا..... ان کے والد نے کافی دوست واحباب کے مشورے سے دوسری شادی کا پرگرام بنایا..... اور جگہ کا انتخاب کرنے لگے..... بالآخر ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا..... وہ عورت بیوہ تھی..... اس کے دو بچے بھی تھے..... نکاح ہونے کے بعد وہ عورت دونوں بچوں سمیت اس شخص کے گھر آ گئی..... پہلے شوہر کا واقعہ مرگ بھی ایک عجیب دردناک ودلخراش منظر پیش کرتا ہے..... اس عورت نے اپنے خاوند کو چھپکلی کھانے میں ملا کر کھلائی..... اور وہ آدمی موقع پر ہی ہلاک ہو گیا..... بہر حال اس ظالم عورت نے ادھر دوسرے شوہر کے گھر آ کر بھی ایک عجیب دردناک فعل کا ارتکاب کیا..... وہ اس طرح کہ اپنے موجودہ شوہر کو ہر وقت پریشان کرنا شروع کر دیا..... کبھی کہتی..... کہ ان بچوں کو میرے سامنے سے دور کر دو..... کبھی کہتی..... کہ میں ان بچوں کو زہر دے کر ماردوں گی..... خاوند بے چارہ اب مجبور تھا..... کچھ فیصلہ نہ کر سکا.....

ایک دن موقع پا کر اس عورت نے خاوند کی غیر موجودگی میں چائے کے پیالے میں زہر ملا کر ان تینوں بچوں کو پلادی..... جو بڑا بچہ تھا وہ انتہائی خوبصورت اور انتہائی خوش اخلاق تھا..... اس زہر آلود چائے کے ساتھ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا..... اور بڑی لڑکی کو قے آئی..... اور وہ قے کرتی رہی..... یہاں تک کہ زہر کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی.....

Marfat.com

والد کے آنے پر اس کو فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا..... اور اللہ کے فضل و کرم کے ساتھ وہ بچ گئی..... اور وہ دودھ پیتا بچہ بھی اللہ نے بچا دیا..... اور پھر ان دونوں کو اس ظالم عورت سے جدا کر کے بچوں کی دادی کے حوالے کر دیا..... اور دادی جو انتہائی نیک تہجد گزار عورت تھی..... اس نے ان بچوں کی اس طرح پرورش کی..... کہ ان بچوں کو کبھی بھی ماں کی یاد نہیں آئی..... آج یہ دونوں جوان ہیں..... شادیاں ہوگئی ہیں..... اور خوشحال ہیں..... لیکن اللہ نے اس عورت کے ظلم کا بدلہ اس طرح لیا..... کہ اس کا جوان بیٹا..... جو اس خاوند سے اس کے بطن سے پیدا ہوا..... گاڑی سے گر کر اچانک موت کی وادی میں پہنچ گیا..... اور اس عورت کو اللہ نے ایک ایسے مرض میں مبتلا کر دیا..... کہ پورا جسم پھول جاتا ہے..... اور سارے گھر والے اوپر چڑھ کر دباتے ہیں..... اور گدھے کی طرح منہ سے آوازیں نکل رہی ہیں.....

اللہ پاک ہر انسان کو ظلم سے بچائے..... اور اپنے قہر سے بچائے.....

گناہ کے اڈے پر باپ بیٹی کی ملاقات کا دلخراش واقعہ:

7 ...... ہمایک صاحب نے یہ واقعہ سنایا کہ کراچی کے ایک بزرگ اپنے ہمسائے کے گھر گئے..... اور کہا کہ میری بیٹی اور آپ کی بیٹی ہم جماعت ہیں..... وہ کہہ رہی تھی کہ آپ کی بیٹی مہینہ بھر سے کالج نہیں آ رہی..... کیا وہ بیمار ہے؟

ہمسایہ نے چونک کر کہا:

”یہ کیا فرمایا آپ نے..... وہ تو باقاعدہ ہر روز میرے سامنے کالج جاتی ہے اور آتی ہے.....“

”آپ ذرا اطمینان کر لیں“ بزرگ نے جواب دیا.....

دوسرے روز جب وہ لڑکی کالج روانہ ہوئی..... تو باپ ٹیکسی میں بیٹھ کر پیچھے ہو لیا..... وہ ایک مقام پر اتری کچھ فاصلہ پیدل چل کر ایک ہوٹل میں گھس گئی..... باپ پیچھے جا پہنچا..... اور ہوٹل کے مالک سے کہا: کہ مجھے ایک لڑکی چاہیے.....

Marfat.com

پوچھا ''کیسی؟''

کہا ''میں خود انتخاب کروں گا.....''

مالک نے اسے بالائی منزل کے ایک کمرے میں بٹھایا..... اور کوئی آدھ گھنٹہ بعد آٹھ دس نیم عریاں لڑکیاں لے کر آ گیا..... جب اس نے نظر اٹھائی اور اپنی بیٹی بھی ان میں دیکھی..... تو ایک زوردار چیخ ماری..... اور جان دے دی..... آزادی نسواں تعلیم کا عذاب دنیا ہی میں نظر آ گیا......

ہم نے سوچا تھا کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ
اور یہ کلیسا کا نظام تعلیم
ایک سازش ہے دین و مروت کے خلاف

پہلی بہو پر مظالم کر کے بیٹے کی دوسری شادی کرنیوالے والدین کا انجام:

8 ......ہمرحمان پور شہر سے دور ایک خوبصورت علاقہ ہے..... جہاں زیادہ تر دیہاتی لوگ رہتے ہیں..... گاؤں کے ایک طرف کھیت کھلیان تو دوسری طرف ریلوے لائن ہے..... جہاں سے بہت سی گاڑیاں شور کرتی ہوئی گزرتی ہیں..... لیکن گاؤں کے لوگ اب اس شور کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں..... کہ انہیں شور سے کوئی فرق نہیں پڑتا.....

اس دن بھی صبح سویرے ریل گاڑی معمول کے مطابق گزر رہی تھی..... سورج پوری طرح اپنی آنکھیں کھول چکا تھا..... تقریباً آٹھ بج چکے تھے..... کچھ لوگ تو اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے..... جب کہ کچھ ابھی نیند میں ڈوبے ہوئے انگڑائیاں لے رہے تھے..... جب وہ تیز رفتار گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی گزرنے لگی..... تو اچانک ریلوے لائن پر ایک عورت آ گئی..... ڈرائیور گھبراہٹ کا شکار ہو گیا..... اس نے اپنے حواس قابو میں رکھتے ہوئے بریک لگانے کی کوشش کی..... مگر کامیاب نہ ہو سکا..... اور گاڑی اس عورت کو کچلتے ہوئے آگے نکل گئی..... اور پٹڑی اس کے خون سے تر ہو گئی..... تھوڑی دور آگے جا کر

Marfat.com

گاڑی رک گئی..... سواریاں اور گاڑی کا عملہ بھاگتا ہوا جائے حادثہ پر پہنچا..... انہوں نے عورت کی مسخ شدہ دوٹکڑوں میں تقسیم لاش کو اٹھایا..... اور اس پر چادر ڈال دی..... اتنی دیر میں وہاں پورا گاؤں اکٹھا ہو چکا تھا..... اسوقت یہ فیصلہ کیا گیا کہ لاش کو شہر کے پولیس اسٹیشن کے حوالے کردیا جائے..... کیونکہ اس کی شناخت نہیں ہوسکی تھی..... چنانچہ لاش ٹرین میں رکھی گئی..... اور پولیس کے حوالے کردی گئی..... وہاں سے وہ قریبی ہسپتال کے سردخانے میں منتقل ہوگئی..... اور اگلے دن کے اخبارات میں ورثاء کی تلاش کیلئے خبر شائع کردی گئی..... مگر اس دن کوئی نہیں آیا..... اگلے دن بھی مختلف نشانیوں کے ساتھ خبر شائع ہوئی..... تو شام کے وقت ایک بوڑھا شخص ایک بوڑھی عورت اور چھوٹی سی بچی کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہوا.....

انہوں نے آکر بتایا: کہ دودن سے ان کی جوان بیٹی گھر سے غائب ہے..... اور وہ ذہنی طور پر بھی معذور ہے..... سسرال کے مظالم نے اسے پاگل کردیا ہے..... اور وہ اپنی بچی سمیت میکے میں رہ رہی ہے..... بوڑھے والدین کی دکھ بھری داستان سن کر وہاں موجود اسپتال کا عملہ بھی دکھی سا ہوگیا..... والدین کو سردخانے میں لے جایا گیا جہاں لاش کے کپڑے اور پھر لہولہان جسم دیکھ کر بوڑھے والدین پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے..... یہ لاش ان کی پیاری بیٹی صائمہ کی تھی..... جو کبھی بہت خوش تھی..... اور ہنسی اس کی زندگی کا حصہ ہوتی تھی..... مگر شادی کے بعد سسرال میں ہونے والے مظالم نے اسے ذہنی طور پر معذور کر کے رکھ دیا تھا..... اور پھولوں جیسی صائمہ اتنی بے بس و مجبور ہوگئی..... کہ اس نے زہر پی کر خود کشی کی کوشش کی..... مگر اس دن اتفاق سے اسکے والدین وہاں پہنچ گئے..... اور اس کی جان بروقت طبی امداد ملنے سے بچ گئی..... اور والدین اسے میکے لے آئے..... لیکن چند دن بعد ہی صائمہ کو طلاق نامہ مل گیا..... وہ اپنی معصوم بچی کو گلے سے لگا کر خوب روئی..... اور اس کے بعد تو اسے دیوانگی کے دورے پڑنے شروع ہوگئے..... اس رات بھی وہ ایسی ہی کیفیت میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی تھی..... بالآخر صبح کے وقت ریلوے لائن کے سامنے کھڑے ہوکر بے قصور صائمہ نے یا تو خود کشی کرلی..... یا پھر ذہنی معذوری کے باعث

Marfat.com

ریلوے لائن پر چلتی رہی..... اور اسے گاڑی آنے کا پتہ نہ چل سکا.....

جو کچھ بھی ہوا..... ایک معصوم لڑکی موت کی وادی میں چلی گئی..... بوڑھے والدین کی تو دنیا ہی اجڑ گئی تھی..... اور صائمہ کی معصوم بچی بے سہارا ہو گئی تھی..... صائمہ کے والدین نے آنسوؤں کے ساتھ صائمہ کی لاش وصول کی..... اور اگلے دن چند رشتہ داروں کی موجودگی میں صائمہ کو منوں مٹی کے نیچے دفنا دیا گیا..... اگلے دن کے اخبارات میں کئی دوسری خبروں کے ساتھ یہ خبر بھی شائع ہوئی..... کہ باراتیوں سے بھری ہوئی بس کھائی میں جا گری..... اور مرنے والے دوسرے لوگوں کیساتھ دولہا..... اور اس کے والدین بھی شامل تھے..... یہ تینوں افراد دراصل مرنے والی لڑکی صائمہ کے ساس..... سسر..... اور ظالم شوہر تھے..... جو اپنے بیٹے کی دوسری شادی کرنے جا رہے تھے..... مگر راستے میں ہی موت نے اپنے شکنجے میں جکڑ لیا..... ظالموں کو ظلم کی سزا مل گئی تھی..... اور قدرت نے ان سے انتقام لے لیا تھا.....

گانے والی دو ہندو بہنوں پر کینسر کی شکل میں اللہ کا عذاب:

9 ......ہم سولہ سالہ نندنی اپنے وجے نگر کے مکان میں آئینے کے سامنے کھڑی تھی..... اسے نظر آیا کہ اس کی نازک گردن پر ایک گومڑ سا ابھر رہا ہے.....

''زندگی زیادہ مکمل اور بے عیب کیوں نہیں''

Why Life could not have been more perfect.

اس نے اپنے دل میں کہا..... وہ ایک کامیاب رقاصہ تھی..... اور اپنی دو ہم پیشہ بہنوں (پدما اور جے شری) کے ساتھ ابھی ابھی کشمیر کے ایک رنگا رنگ سفر سے یہ حوصلہ لے کر واپس آئی تھی..... کہ وہ اپنے پیشے میں اور زیادہ توجہ دیکر اعلیٰ ترین رقاصہ بنے گی..... اپنی بہنوں کے ساتھ اس نے ملک کے مختلف شہروں میں رقص کے ۱۵۰ مظاہرے کیے تھے..... تینوں بہنیں ''وجے نگر سسٹرز'' کے نام سے مشہور ہو گئی تھیں..... تاہم کل کی تقریب میں اس نے معذوری ظاہر کر دی..... بدنما گردن کے ساتھ وہ آرٹ کی محفل میں کیسے شریک ہو سکتی تھی..... مگر خلاف امید اس کا گومڑ بڑھتا گیا..... گھر والوں کو پریشانی ہوئی..... ڈاکٹروں اور اسپتالوں کی

Marfat.com

طرف دوڑ شروع ہوئی..... بالآخر ڈاکٹروں نے رپورٹ دے دی کہ ان کی نندنی کینسر جیسے ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہو چکی ہے..... اسپتال میں داخلہ کے نویں دن اس کی موت کا پیغام آ گیا..... بستر پر ایک بے حس و حرکت جسم پڑا ہوا تھا..... اور دوست اور رشتہ دار چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے یہ سوچ رہے تھے..... کہ ''وہ ہنستی ہوئی روح آخر کہاں چلی گئی.....''

یہ جولائی ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے..... اس کے بعد نندنی کی دو بہنوں نے..... ''نرتیہ نندنی'' کے نام سے ایک ڈانس اسکول کھولا..... زندہ رہنے کے لیے کوئی مشغولیت ضروری تھی..... دونوں باصلاحیت بہنوں کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا..... ان کو موقعہ ملا کہ وہ یورپ کے شہروں لندن..... جنیوا..... فرینکفرٹ..... برلن..... ایمسٹرڈیم..... پیرس..... وغیرہ میں اپنے کمال فن کی داد لے سکیں..... ان کو اپنے پیشے میں اتنی کامیابی ہوئی..... کہ ایک اخبار نے لکھا:

The Godsof indiacan smile when the bells on the vijayanagar sisters tinkle.

''ہندوستان کے دیوتا مسکرا اٹھتے ہیں..... جب وجے نگر بہنوں کے گھونگرو بجتے ہیں.....''

فروری ۱۹۷۳ء میں دونوں ''رقص رانیوں'' کی شادی روایتی جشن کے ساتھ ہوگئی.....

شادی کے صرف دو دن بعد جے شری کے آئینے نے بتایا کہ اس کی ٹھوڑی کے پاس ایک گومڑا ابھر رہا ہے..... دواؤں اور آپریشن کے بعد گھر والوں نے سمجھا کہ ان کی جے شری اچھی ہو چکی ہے..... مگر مقررہ جگہ پر درد کا باقی رہنا جے شری کو پریشان کیے ہوئے تھا.....

''بے وقوف نہ بنو جے شری''......

ڈاکٹر نے کہا:

''تمہارے جیسی جوان اور تندرست عورت کو کینسر کس طرح ہو سکتا ہے.....''

اس کے بعد گومڑ کا ایک ٹکڑا ٹاٹا میموریل اسپتال (بمبئی) کو جانچ کیلئے بھیجا گیا.....

رپورٹ نے بتایا کہ نندنی کے بعد اب اسکی بہن کو بھی کینسر ہو چکا ہے..... مرض ٹھوڑی اور سینہ

Marfat.com

سے گزر کر پیروں تک پہنچ گیا..... ہر قسم کے بہترین علاج کے باوجود تکلیف بڑھتی گئی..... یہاں تک کہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۴ء کو جے شری کی روح بھی ایک بھیانک جسم کو بستر پر چھوڑ کر اس سے جدا ہو گئی.....

''وجے نگر سسٹرز'' کا جگمگاتا ہوا مکان اب تاریک ہو چکا ہے..... دو جوان لڑکیوں کو کھونے کے بعد ماں باپ کو زندگی بے معنی نظر آتی ہے..... ہر طرف مایوسی پھیلی ہوئی ہے.....

''نرتیہ نندنی'' اسکول اگر چہ نومبر ۱۹۷۵ء سے ''جے شری آرٹس انٹرنیشنل'' میں تبدیل ہو چکا ہے..... مگر تیسری بہن پدما اپنی ظاہری کامیابیوں کے باوجود ہر آن اپنے کو اسی راستے پر پاتی ہے..... جدھر اس سے پہلے اس کی دو محبوب بہنیں جا چکی ہیں..... وہی سوال اس کو بھی بے چین کیئے ہوئے ہے..... جس کو لیکر اسکی دو بہنیں اس دنیا سے چلی گئیں.....

''زندگی زیادہ مکمل اور بے عیب کیوں نہیں'' اس کی نفسیاتی حالت کو رپورٹر (مسٹر ایس..... گنگولی) نے اس طرح ادا کیا ہے:

A psychological amputation is not less real than a physical once Eve.s Weekly (bombay) 26.1978.

''نفسیاتی قتل کبھی بھی حالت میں جسمانی قتل سے کم نہیں ہوتا.....'' (از وحید الدین)

ایک لڑکی کو قتل کرنے والے شخص کی سمندر میں ڈوب کر مرنے والے کا واقعہ:

10 ......ہم یہ سچا واقعہ مجھے جس دوست نے سنایا..... میں اسکا نام نہیں لکھوں گا..... آپ فرض کرلیں کہ اسکا نام جاوید ہے..... پچھلے دنوں ہم دونوں شام کے وقت لاہور کے ایک ریستوران میں بیٹھے چائے پی رہے تھے......باتیں کرتے کرتے گفتگو کا رخ جزا..... اور سزا کی طرف ہو گیا..... جاوید نے بڑے اعتماد کے ساتھ کہا:

''میرا ایمان ہے کہ ہمیں اپنے اعمال کا بدلہ ضرور ملتا ہے..... اور زیادہ تر اسی دنیا میں مل جاتا ہے..... میں نے اپنے ایک دوست کو اس کے ایک گناہ کی سزا بالکل ایسی حالت میں ملتے دیکھی ہے..... جس طرح سے اس نے ایک بھیانک گناہ کیا تھا.....''

Marfat.com

میری دلچسپی بڑھ گئی..... میں نے جاوید سے کہا: مجھے تفصیل سے بتاؤ......
اصل واقعہ کیا ہوا تھا؟
جاوید نے پوچھا.....
''کیا میں نے یہ عبرتناک واقعہ تمہیں کبھی نہیں سنایا؟''
میں نے جواب دیا..... میرے خیال ہے کہ ابھی تک تو نہیں سنایا.....

وہ ایک پل کیلئے خاموش ہوگیا..... اور چائے کی پیالی میں آہستہ آہستہ چمچ ہلانے لگا..... وہ جیسے ماضی کے دھندلکوں میں نکل گیا تھا..... چائے کا ایک گھونٹ پینے کے بعد گہرا سانس لے کر بولا.....

''یہ میرے پاکستان آنے سے ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہوگی..... ہمارا قصبہ مشرقی پنجاب کے ایک شہر کے قریب ہی واقع تھا......''

یہاں میں یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں..... کہ میرے دوست جاوید نے شہر اور قصبے کا نام بالکل صحیح بتایا تھا..... مگر میں نے جان بوجھ کر شہر اور قصبے کا نام نہیں لکھا..... اس نے بچپن کے دوست کا نام بھی اصلی بتایا تھا..... مگر میں اس کا نام بھی فرضی لکھوں گا..... جاوید اپنے بچپن کے ساتھی کا جو نام لے گا وہ میری طرف سے رکھا ہوا ہوگا.....
''جاوید'' کہہ رہا تھا:

ہمارا قصبہ مشرقی پنجاب کے ایک شہر کے قریب ہی واقع تھا..... میرا ایک بچپن کا دوست ہوا کرتا تھا..... جس کا نام مراد تھا..... ہم بچپن میں ایک ساتھ کھیلے..... پرائمری بھی اکٹھے ہی پاس کی..... اور پھر میٹرک بھی ایک ہی اسکول سے کیا..... مراد قد کاٹھ کا نکلتا ہوا جوان تھا..... میٹرک کے بعد پڑھائی میں اس کا جی نہیں لگا..... وہ بری صحبتوں میں پڑ گیا..... قدرتی طور پر میں اس سے الگ رہنے لگا..... مگر جب بھی وہ مجھے ملتا میں اسے سمجھاتا..... اور بری صحبت کو چھوڑ کر شریفانہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتا..... مراد بھی کچھ دنوں کیلئے متاثر ہوتا..... اور پھر پرانی ڈگر پر چلنا شروع کر دیتا.....

ہمارے قصبے میں ایک غریب کسان رہا کرتا تھا..... اس کی ایک ہی جوان لڑکی تھی.....

Marfat.com

جس کا نام داری تھا..... (یہ نام بھی میں نے اپنی طرف سے فرضی رکھا ہے) داری جتنی خوبصورت تھی..... اتنی ہی شریف اور نیک تھی..... گاؤں..... قصبے کی لڑکیاں کام کاج کیلئے گھروں سے نکلا ہی کرتی تھیں..... اور سب گاؤں میں انہیں اپنی بچیاں ہی سمجھا جاتا..... مگر مراد کی عادتیں بری صحبت میں پڑ کر بگڑ چکی تھی..... اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا تھا..... غریب کسان کی بیٹی داری کو بری نظر سے دیکھتا تھا.....

مجھ سے مراد نے داری کے بارے میں کبھی کوئی بات نہیں کی تھی..... لیکن میں نے لوگوں کی زبانی سنا کہ مراد داری کو تنگ کرتا ہے..... اور وہ کھیتوں میں چارہ لینے جاتی ہے..... تو اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہے.....

میں نے مراد سے پوچھا: تو وہ صاف مکر گیا..... بات آئی گئی ہوگئی..... ایک روز قصبے میں یہ خبر پھیلی..... کہ کسان کی بیٹی داری غائب ہوگئی ہے.....

پولیس نے اس کے باپ سے پوچھا: تو غریب کسان نے اپنی عزت رکھنے کیلئے یہ بیان دیا..... کہ داری اپنی خالہ کے ہاں پھلوار گئی ہوئی ہے..... اس وقت تحریکِ پاکستان اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھی..... پاکستان کے قیام کا اعلان ہو چکا تھا..... پھر مسلم کش فسادات شروع ہوگئے..... ہم بھی ایک قافلے کے ساتھ پاکستان روانہ ہوگئے..... مراد بھی میرے ساتھ تھا..... اس کے گھر والے بھی اسی قافلے میں تھے..... بہر حال کسی نہ کسی طرح ہم پاکستان پہنچ گئے.....

پاکستان میں آکر کوئی کسی طرف اور کوئی کسی طرف نکل گیا..... مراد اپنے گھر والوں کے ساتھ لاہور میں ہی رہا..... ہم نے بھی لاہور میں مکان الاٹ کروالیا..... پاکستان میں ہماری نئی زندگی کا آغاز ہو چکا تھا..... مگر مراد یہاں بھی آوارہ پھرنے لگا..... اس کے گھر والوں نے مجھے کہا: کہ میں بھی مراد کو اپنے ساتھ کسی کام پر لگالوں..... تاکہ وہ نیک اور شریفانہ زندگی بسر کرے..... مراد کو میں نے ایک جگہ نوکری کروادی..... لیکن دو ایک ماہ نوکری کرنے کے بعد دوبارہ پرانی ڈگر پر چل پڑا..... یہ ۱۹۵۵ء کا زمانہ تھا..... اتفاق سے مجھے بحرین میں ایک دوست کے ذریعے نوکری مل گئی..... میں نے بحرین جانے کی تیاریاں

Marfat.com

شروع کر دیں...... مراد کے ماں باپ پاکستان آ کر وفات پا گئے تھے..... ایک ہی بڑی بہن تھی..... وہ شادی شدہ تھی..... ایک روز ہمارے گھر آ کر کہنے لگی.....

"تم بحرین جا رہے ہو..... تو مراد کو بھی ساتھ لیتے جاؤ..... اسے وہاں کام پر لگا دینا..... اس کی زندگی بن جائے گی..... تم اس کے دوست ہو..... تم اگر چاہو تو اس کی زندگی سنور سکتی ہے..... وہ یہاں آوارہ ہو گیا ہے..... برے لوگوں میں ہے..... اس کی زندگی تباہ ہو رہی ہے..... یہ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا"......

میں خود ہی چاہتا تھا کہ مراد بری زندگی سے بچ جائے..... میں نے مراد کی بہن کو تسلی دے کر رخصت کیا..... اور اپنے بحرین والے دوست کو تار دیا..... کہ میں اپنے ساتھ ایک گہرے دوست کو بھی لانا چاہتا ہوں..... اس کا پرمٹ بھی بھیج دو..... ایک ہفتے بعد بحرین سے مراد کے لئے ورک پرمٹ آ گیا..... وہ بڑا خوش ہوا کہ بحرین جا کر دولت کما کر لائے گا..... خدا جانے اس کی نیت کیا تھی..... لیکن وہ میرے ساتھ بحرین جانے کے لئے بڑی خوشی سے راضی ہو گیا..... اور ایک روز ہم دونوں کراچی سے ایک بحری جہاز پر سوار ہو کر بحرین کے لئے روانہ ہو گئے.....

بحرین میں آنے کے بعد مراد کافی بدل گیا..... شروع شروع میں اس نے کام سے کچھ جی چرایا..... اور ایک بار یہ بھی کہا: کہ وہ واپس پاکستان جانا چاہتا ہے..... یہاں اس کا جی نہیں لگتا..... لیکن میرے سمجھانے پر وہ بحرین میں ہی ٹکا رہا..... اس کے بعد وہ جی لگا کر کام کرنے لگا..... اس کا پیچھے سوائے ایک بہن کے اور کوئی نہیں تھا..... وہ ہر ماہ تھوڑی سی رقم اپنی بہن کو بھجوا کر باقی بحرین کے ایک بینک میں جمع کروا دیتا..... اب اس نے بری عادتیں بھی چھوڑ دی تھیں..... نشے سے بھی اس نے توبہ کر لی تھی..... ہم دونوں ایک فیکٹری میں ملازم تھے..... میں کلرک تھا..... اور مراد وہاں مزدوری کرتا تھا..... ہم دونوں ایک ہی چھوٹے سے کمرے میں رہتے تھے.....

کھانا پینا اکٹھا تھا..... ایک روز ہم دونوں سینما دیکھنے گئے..... کوئی انگریزی فلم تھی..... جس کا نام اب مجھے یاد نہیں..... مراد سینما ہال میں میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا

Marfat.com

تھا..... فلم چل رہی تھی..... ہم بڑے مزے سے فلم دیکھ رہے تھے..... ایک سین پر مراد کچھ بے چین سا ہو گیا..... میں نے محسوس کیا کہ وہ بار بار پہلو بدل رہا ہے..... سین یہ تھا کہ ایک آدمی ایک لڑکی کو کشتی میں بٹھا کر سیر کو لے جاتا ہے..... جب کشتی عین دریا کے بیچ میں پہنچتی ہے..... تو وہ اسے دریا میں دھکا دے دیتا ہے..... لڑکی ڈوب جاتی ہے.....

مراد کی بے چینی میں اضافہ ہو گیا..... پھر وہ اچانک اٹھا..... اور بولا.....

''مجھے پیاس لگی ہے..... باہر بوتل پی آؤں''

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا..... وہ چلتی فلم میں سینما ہال سے باہر نکل گیا..... مگر واپس نہ آیا..... اب مجھے فکر لگی..... شو ختم ہوا..... میں مکان پر آیا..... تو دیکھا کہ مراد کمرے کے پرانے صوفے کے کونے میں سمٹ کر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا..... میری طرف اس نے ایک نظر ڈالی..... اور پھر سگریٹ پینے لگا..... میں اس کے قریب بیٹھ گیا..... اور پوچھا کہ کیا بات ہے..... وہ سینما ہال میں واپس کیوں نہیں آیا؟

اس پر مراد نے بے دلی سے مسکرا کر میری طرف دیکھا..... اور کہا: کچھ نہیں...... میں ٹھیک ہوں..... پھر بولا یار چائے بناؤ..... میں نے اسی وقت چائے بنائی..... پھر ہم چائے پینے لگے..... میرا دل کہتا تھا کہ کوئی بات ضرور ہے..... جس کو مراد مجھ سے چھپا رہا ہے..... اور تھوڑی ہی دیر بعد مراد نے وہ راز مجھ پر ظاہر کر دیا..... جسے وہ کئی برس سے اپنے سینے میں چھپائے ہوئے تھا..... اور فلم کا سین دیکھ کر جو پوری شدت سے اس کے ضمیر میں کچوکے لگا رہا تھا...... مراد نے کہا:

''میرے دوست آج میں اپنے سینے پر سے ایک ایسے خوفناک گناہ کا بوجھ اُتارنا چاہتا ہوں..... جسے میں نے تم سے اب تک چھپائے رکھا..... بتانے سے میرے گناہ کی تلافی تو نہ ہوگی..... لیکن شاید تھوڑا سا بوجھ ہلکا ہو جائے..... تمہیں یاد ہے؟ تمہارے قصبے میں ایک لڑکی داری ہوا کرتی تھی..... جو بڑی نیک پاک لڑکی تھی؟''

میں تھوڑا سا چونکا......

میں نے کہا...... مجھے یاد ہے اس کے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ وہ غائب ہو گئی ہے

Marfat.com

.... لیکن اس کے باپ نے پولیس کو یہ بیان دیا تھا کہ لڑکی اپنی خالہ کے ہاں گئی ہوئی ہے ..... غائب نہیں ہوئی..... مراد بولا..... "ہاں"..... وہی داری..... میں آج تمہیں بتاتا ہوں..... کہ داری نہ اپنی خالہ کے ہاں گئی ہوئی تھی..... نہ وہ کہیں غائب ہوئی تھی..... بلکہ میں نے اسے خراب کر کے گلا گھونٹ کر مار دیا تھا..... اور اس کی لاش قصبے کے باہر والے ویران کنویں میں پھینک دی تھی....."

میں جیسے سکتے میں آ گیا..... میرے لئے یہ ایک رونگٹے کھڑے کر دینے والا انکشاف تھا..... مراد کے چہرے پر اذیت کے آثار تھے..... وہ ڈوبی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا.....

"داری اس روز چارہ لے کر کھیتوں سے واپس آ رہی تھی..... میں نے راستے میں پکڑ لیا..... اور اس کا منہ گلوبند سے باندھ دیا..... پھر میں نے گلوبند کھول دیا..... اور اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے کسی سے ذکر کیا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا..... داری نے روتے ہوئے کہا: وہ یہاں سے سیدھی تھانے جائے گی..... اور رو رو کر فریاد کرے گی..... پھر نہ جانے مجھ پر جیسے خون سوار ہو گیا..... میں نے داری کو گلے سے پکڑ کر نیچے گرا دیا..... اور اس وقت چھوڑا جب وہ مر چکی تھی..... اس کے بعد میں نے اس کی لاش کچھ فاصلے پر سادھو والے پرانے کنویں میں پھینک دی..... یہ گناہ میرے ضمیر کو کاٹتا رہا..... اور میں اسے نشے میں ڈبونے کی کوشش کرتا رہا.....

بحرین آ کر میں کام میں جت گیا..... اور اس گناہ کی اذیت بہت حد تک مدھم پڑ گئی تھی..... لیکن آج فلم کا وہ سین دیکھ کر جس میں ایک آدمی ایک عورت کو دریا میں ڈبو دیتا ہے..... میرا گناہ پھر تازہ ہو گیا....."

پھر مراد نے میرے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیئے..... اور بڑی عاجزی سے بولا.....

"میرے دوست تم مجھے معاف کر دینا..... مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے..... میں داری کی وہ آنکھیں نہیں بھول سکتا..... جو مجھ سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھیں..... کہ مجھ پر رحم کرو..... میں پاک لڑکی ہوں....."

اتنا کہہ کر مراد سسکیاں لے کر رونے لگا..... میرا دوست جاوید جو مجھے لاہور کے ایک

Marfat.com

ریستوران میں اپنے دوست مراد کی عبرتناک داستان سنا رہا تھا..... ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا..... پھر کہنے لگا: ایک بے گناہ پاکیزہ لڑکی کی عزت برباد کر کے اسے قتل کرنے کا اعتراف کر کے شاید مراد کے دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تھا..... مگر مجھے وہ اچھا نہ لگتا تھا...... میں اس کا اعتراف کرتا ہوں...... پھر بھی میرے رویے میں کوئی فرق نہ آیا..... اور میں مراد کے مفادات کی حفاظت کرتا رہا......

بحرین میں رہتے ہوئے ہمیں کئی سال گزر گئے..... ہم نے وہاں رہتے ہوئے کافی رقم جمع کر لی..... میں ہر سال جمع کی ہوئی رقم پاکستان بھیج دیتا تھا..... اس دوران میں پاکستان کا چکر بھی لگ جاتا..... لیکن مراد بحرین میں ہی رہا..... اسکا خیال تھا کہ وہ ایک بار ہی وطن واپس جائے گا..... آخر ہمارے پاکستان جانے کا وقت بھی آ گیا..... مراد نے کافی رقم جمع کی ہوئی تھی..... یہ پاکستانی نوٹوں کی شکل میں تھی..... جسے اس نے چمڑے کے ایک بکس میں بند کر کے تالا لگا دیا تھا..... یہ ۱۹۶۲ء کا سن تھا..... یا ۱۹۶۳ء کا ہوگا..... بہر حال مجھے اتنا ضرور یاد ہے..... کہ اپریل کا مہینہ تھا..... ہم نے جس جہاز پر بحرین سے کراچی جانے کیلئے سیٹیں بک کرائیں..... اس کا نام "دارا" تھا.....

اس روز موسم بہت خوشگوار تھا..... میں اور مراد اپنے سامان کے ساتھ بندرگاہ پہنچے..... تو وہاں مسافروں اور مسافروں کو الوداع کہنے والوں کا ایک ہجوم موجود تھا.....

موٹر کاریں ادھر سے ادھر دوڑ رہی تھی..... قلیوں کا شور بپا تھا.....

"دارا" ساحل سے کافی دور سمندر میں لنگر انداز تھا..... مسافروں کو بڑی بڑی لانچوں میں بھر کر "دارا" جہاز کی طرف لے جایا جا رہا تھا..... ہم بھی اپنی لانچ میں بیٹھ گئے..... اور لانچ جہاز کی طرف چل پڑی..... مراد بڑا خوش تھا..... اس کے پاس پندرہ بھرے ہوئے صندوق تھے..... اور ایک بکس نوٹوں کا بھرا ہوا تھا..... اس کا ارادہ پاکستان جا کر کوئی کاروبار شروع کرنے کا تھا...... میرے پاس تھوڑا بہت ہی سامان تھا..... رقم میں نے پہلے ہی پاکستان میں بینک میں جمع کروا دی تھی..... ہماری لانچ "دارا" کے قریب پہنچی..... تو میں نے دیکھا کہ جہاز کے اوپر والے..... یعنی تھرڈ کلاس ڈیک پر کتنے ہی مسافر کھڑے مسافروں کو لانچوں سے اتر کر جہاز

Marfat.com

میں داخل ہوتے دیکھ رہے تھے.....

انٹرنسپر ہمارے کاغذات وغیرہ چیک کیے گئے..... ہم نے سیکنڈ کلاس کا ایک کیبن بک کرایا تھا..... سینکڑوں مسافر سوار ہو رہے تھے..... ان میں عورتیں بچے بوڑھے جوان سبھی تھے..... برقع پوش خواتین بھی تھیں..... ساڑھی پوش خواتین بھی تھیں..... ہم نے اپنے کیبن میں آ کر بستر لگا دیئے..... مراد کے پندرہ صندوق اوپر والے ڈیک پر ہی رکھوا دیئے گئے..... جس بکس میں دولت تھی..... وہ مراد اپنے ساتھ کیبن میں لے آیا.....

"دارا" جہاز بڑا تھا..... خوبصورتی سے آراستہ تھا..... کوریڈور میں قالین بچھے تھے..... درمیانی منزل میں ہی ایک طرف فرسٹ کلاس والے کیبن تھے..... جہاں کچھ انگریز لوگ بھی نظر آ رہے تھے..... تھرڈ کلاس والے کیبن میں مسافروں میں نوّے فیصد تعداد ان مزدوروں وغیرہ کی تھی..... جو بحرین کی فیکٹریوں اور آئل ریفائنریوں میں ملازم تھے..... اور سامان سے لدے بندھے اپنے وطن واپس جا رہے تھے..... کیسے کیسے خواب اپنے ساتھ لئے وہ سفر کر رہے تھے..... اور آگے کیا ہونے والا تھا..... اس کی کسی کو خبر نہیں تھی..... عرشے پر مسلمان..... ہندو..... سکھ..... تھائی..... اینگلو انڈین..... عرب..... بنگالی..... اور فلپائنی لوگ سبھی اپنے اپنے صندوقوں کے پاس بیٹھے بستر جما رہے تھے..... مراد بھی بڑا خوش تھا..... کچھ رقم اس نے اپنی بڑی بہن کے لئے الگ رکھی ہوئی تھی..... اس کے لئے کپڑے تھوڑا سا زیور..... اور بچوں کے لئے کھلونے بھی تھے.....

جہاز کا لنگر اٹھایا گیا..... اور پھر "دارا" نے سمندر میں تباہی کا سفر شروع کر دیا...... جہاز کو پہلے دبئی رکنا تھا..... جمعہ کا دن تھا..... جب جہاز دبئی پہنچا..... دن بھر کھلے سمندر میں بندرگاہ کے نزدیک لنگر انداز رہا..... یہاں سے بھی پاکستانی..... ہندوستانی..... اور دوسرے مسافر اپنے بال بچوں سمیت سوار ہوئے..... تیسرے پہر جہاز ایک بار پھر اپنی آخری منزل پر روانہ ہو گیا..... اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے اور تیز سرد ہوا چل رہی تھی..... جس وقت جہاز چلا..... تو بارش شروع ہو گئی..... تیسرے درجے پر عرشے کے مسافروں نے سامان جلدی جلدی اکٹھا کرنا شروع کر دیا..... مگر وہاں سامان زیادہ

Marfat.com

تھا..... اور محفوظ جگہ تھوڑی تھی..... چنانچہ مسافروں نے سامان وہیں رہنے دیا..... اور خود بارش سے بچنے کے لئے نچلے ڈیک پر آ گئے.....

بادل بڑے زور سے گرج رہے تھے..... شام کے بعد باہر سمندر پر اندھیرا چھا گیا..... مراد برتھ پر لیٹا تھا..... وہ جاگ رہا تھا..... کہنے لگا.....

''بڑے زور کا طوفان ہے..... جہاز مضبوط ہے ناں؟''

میں نے کہا: ایسے طوفان تو آتے رہتے ہیں..... اور پھر یہ بارش ہی ہے ابھی تھم جائے گی.....

کچھ دیر بعد واقعی بارش رک گئی..... ہم نے کیبن میں ہی کھانا منگوا کر کھایا..... اور سونے کی تیاریاں کر رہے تھے..... کہ جہاز کو ایک زبردست جھٹکا لگا..... مراد برتھ سے نیچے اتر آیا..... وہ بدحواس تھا......

''کیا ہوا؟''

میں خود پریشان تھا..... لوئیر ڈیک سے عورتوں اور بچوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں..... ہم اوپر ڈیک پر آ گئے پتہ چلا کہ کوئی سٹیمر جہاز سے ٹکرا گیا ہے..... مگر جہاز کو نقصان نہیں پہنچا..... سب ٹھیک ہے.....

اس کے بعد پھر بارش شروع ہو گئی..... اولے بھی پڑنے لگے..... موسم ہمیں آنے والی تباہی سے خبردار کر رہا تھا..... سمندر کی موجیں جہاز کو ادھر ادھر اچھال رہی تھیں..... لیکن جہاز اپنی منزل کی طرف ایک خاص رفتار سے بڑھا چلا جا رہا تھا..... مراد کو برابر بے چینی لگی ہوئی تھی..... وہ رات دو بجے تک جاگتا رہا..... میں بھی نہ سویا..... ہم تاش کھیلنے اور ہنسی مذاق کی باتیں کرنے کی کوشش کرتے رہے..... اور پھر وہ سو گیا.....

جہاز بری طرح ڈول رہا تھا..... طوفانی ہواؤں کا شور سنائی دے رہا تھا..... پھر میں بھی برتھ پر لیٹ گیا..... اور سونے کی کوشش کرنے لگا..... مجھ پر غنودگی طاری ہونے لگی.....

پھر اچانک کسی نے مجھے برتھ سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا..... مراد بھی آدھا لٹک گیا..... اس کی چیخ نکل گئی..... ہم نے خوفزدہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا..... جہاز نے ایک بار پھر زبردست جھٹکا دیا..... مسافروں میں ایک بار پھر شور مچ گیا..... اس وقت رات کے

Marfat.com

تین چار بجے تھے..... ہم کیبن سے باہر نکل آئے..... راہداری میں جہاز کے عملے کے آدمی اور مسافر..... ادھر ادھر دوڑ رہے تھے..... جہاز کے انجن بند ہو گئے تھے..... کچھ لوگوں نے شور مچایا...... "جہاز کو آگ لگ گئی ہے"......

عین اس وقت میں نے جہاز کے ایک جانب شعلے بلند ہوتے دیکھے...... مراد کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا..... اس کے ہونٹ ساکت تھے..... پھر وہ کیبن کی طرف بھاگا..... میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا..... راہ داریوں میں اندھیرا تھا..... لوگ افراتفری کے عالم میں ایک دوسرے کو آوازیں دے رہے تھے..... عورتوں اور بچوں کے رونے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں..... جہاز کے اسپیکر میں کوئی آدمی انگریزی..... اردو..... اور عربی..... زبانوں میں بار بار مسافروں کو یہ کہہ کر اطمینان دلانے کی کوشش کر رہا تھا..... کہ معمولی آگ ہے..... ہم اس پر قابو پا لیں گے.....

مگر آگ معمولی نہیں تھی..... اس کے شعلے اب فرسٹ کلاس کے کیبنوں کی طرف جا رہے تھے..... اور وہاں کے مسافروں کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں..... بحری جہاز کی آگ کوئی معمولی آگ نہیں ہوتی..... جہاز کا عملہ آگ بجھانے لگا..... تو معلوم ہوا کہ پانی کے پائپ جام ہو گئے ہیں..... آگ اب جہاز کے درمیانی حصے میں نچلی دو منزلوں کو نذرِ آتش کرنے کے بعد اوپر والے عرشے کی طرف آ رہی تھی..... اس وقت جہاز پر قیامت کا سماں تھا..... نفسانفسی کا عالم تھا..... لوگ جل رہے تھے..... آگ میں گرنے سے پہلے ان کی آخری چیخ بلند ہوتی..... اور پھر آگ کے شعلے انہیں ہڑپ کر جاتے..... عورتوں اور بچوں کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی.....

مراد نے نوٹوں والا بکس اٹھایا..... اور اوپر والے وسیع عرشے پر آ گیا..... میں بھی عرشے پر آ گیا..... جہاز کا درمیانی حصہ آتش فشاں پہاڑ کی طرح جل رہا تھا..... مسافروں کی چیخیں نکل رہی تھیں..... لوگ جہاز کے کھلے ڈیک کے دونوں جانب جان بچائے سہمے کھڑے تھے.....

مراد نے نوٹوں والے بکس کو سر پر رکھا..... اور جہاز کے تکون والے حصے کی طرف جانے کی

Marfat.com

کوشش کرنے لگا...... مسافروں کا ہجوم تھا...... میں نے مراد کو پیچھے کھینچا..... اور چلا کر کہا.....

''ادھر مت جاؤ......'' مگر مراد نے اپنے آپ کو چھڑایا..... اور اس طرف مسافروں میں غائب ہو گیا..... جہاں جہاز کا لنگر سمندر میں گرا ہوا تھا..... جہاز کا عملہ پاگلوں کی طرح آگ پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا.....

جب انہیں یقین ہو گیا کہ آگ نہیں بجھے گی..... اور جہاز کی بربادی یقینی ہے..... تو جہاز کے کپتان نے کشتیاں مسافروں سے بھر کر سمندر میں اتارنے کا حکم دیا..... یہ بھی ایک عبرتناک منظر تھا..... ہر کوئی کشتی میں پہلے سوار ہونے کی کوشش کر رہا تھا..... کئی عورتیں سمندر میں گریں..... اور شارک مچھلیاں انہیں ہڑپ کر گئیں..... خلیج فارس کے سمندر میں خونخوار شارک مچھلیاں بہت پائی جاتی ہیں.....

جہاز پر اعلان ہوا کہ مسافر اپنا پلاسٹک کا سامان سمندر میں پھینک دیں..... کچھ لوگوں نے سامان پھینکا..... مگر زیادہ لوگ سامان سے چمٹے رہے..... آگ کی تپش اب ناقابل برداشت ہو رہی تھی.....

مسافروں سے بھری کشتیاں سمندر میں اتار دی گئیں..... باقی کشتیوں میں مسافر بھرے جا رہے تھے...... مراد اپنا بکس لے کر ایک کشتی کی طرف دوڑا..... مگر ایک مسافر سے ٹکرا کر پڑا..... جلدی سے اٹھا..... نوٹوں سے بھرا ہوا بکس سر پر رکھا..... اور کشتی کی طرف بھاگا..... میں لکڑی کے اس تختے کی طرف بڑھا..... جس پر مسافروں کو بٹھایا جا رہا تھا..... مگر میرے پہنچنے سے پہلے تختہ سمندر میں اتار دیا گیا.....

میں نے سوچا کہ مجھے بھی سمندر میں چھلانگ لگا دینی چاہیے..... تا کہ تیر کر کسی کشتی تک پہنچ سکوں..... مگر خونی شارکوں کا خوف ایسا کرنے سے روک رہا تھا...... میں نے نیچے سمندر میں نگاہ ڈالی..... تو کیا دیکھتا ہوں..... کہ مراد نے لنگر کے سنگل کو دونوں ہاتھ سے اس طرح تھام رکھا ہے..... کہ اس کا آدھا دھڑ پانی میں ڈوبا ہوا ہے.....

میں نے چلا کر کہا: مراد اوپر آنے کی کوشش کرو...... مگر مراد دونوں ہاتھوں سے موٹے سنگل کو پکڑے بے بسی کے عالم میں سر کو دائیں بائیں کر رہا تھا......

Marfat.com

نہ جانے وہ کب سے سنگل کو تھامے ہوئے تھا..... اس کے ہاتھ شل ہو گئے تھے..... میں اسے بار بار آوازیں دے رہا تھا..... کہ اوپر آنے کی کوشش کرو..... مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا..... میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ایک ہاتھ سنگل سے چھوٹ گیا..... مگر جلدی سے اس نے سنگل کو دوبارہ پکڑ لیا..... پھر آہستہ آہستہ اس کا دوسرا ہاتھ نیچے سرکنے لگا..... مراد نے اپنی بچی کھچی طاقت جمع کر کے ایک بار پھر سنگل کو مضبوطی سے پکڑ لیا..... آہستہ آہستہ اس کی طاقت جواب دینے لگی..... ہاتھ نیچے کھسکنے لگے..... مراد نے چہرہ اوپر اٹھا کر میری طرف دیکھا..... اس کی آنکھوں میں بے بسی اور رحم طلبی تھی.....

مجھے اس کا وہ فقرہ یاد آ گیا..... جب وہ گاؤں کی معصوم لڑکی کا گلا دبا رہا تھا..... اس نے مراد کی طرح ایسی ہی رحم طلب بے بس نظروں سے دیکھا تھا.....

مراد نے بتایا تھا..... کہ داری کی آنکھوں میں عاجزی اور بے بسی تھی..... مگر میں نے اسے ہلاک کر کے کنویں میں پھینک دیا..... اس وقت مراد کی بھی وہی حالت تھی..... جو مرنے سے پہلے معصوم داری کی تھی..... مراد کے ہاتھ کھسک رہے تھے..... سنگل پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی تھی..... میں اسے چیخ چیخ کر اوپر آنے کے لئے کہہ رہا تھا..... مگر مراد تو اللہ کے عذاب کی گرفت میں تھا..... جسے اس نے خود دعوت دی تھی..... وہ اپنا بویا ہوا پھل کاٹ رہا تھا..... اس کا بے جان جسم سمندر میں آہستہ آہستہ نیچے جانے لگا.....

مراد نے آخری بار پھٹی پھٹی دہشت زدہ نظروں سے مجھے دیکھا..... اور میری آنکھوں کے سامنے سمندر میں ڈوب گیا..... وہ ایسا ڈوبا کہ دوبارہ نہ ابھر سکا..... اس وقت جہاز میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا..... اور وہ ایک طرف جھک گیا.....''

اتنی داستانِ عبرت سنا کر میرا دوست جاوید خاموش ہو گیا..... میں حیرت سے اس کو دیکھ رہا تھا..... جاوید نے ٹھنڈی چائے کا گھونٹ بھرا..... اور بولا.....

''اس کے بعد کیا ہوا..... میں کیسے زندہ بچا؟''

یہ ایک الگ داستان ہے..... مگر اس وقت میں تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا..... کہ کبھی کبھی آدمی کو اس کے ہولناک گناہ کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے..... میں اس کا عینی شاہد

Marfat.com

ہوں..... جاوید خاموش نگاہوں سے ریستوران کے دروازے کے باہر ٹریفک کو دیکھنے لگا..... فضا میں عبرتناک خاموشی چھا گئی تھی......"

ساس کو مارنے پیٹنے والی عورت پر اللہ تعالیٰ کے عذابات کا واقعہ:

11 ......ہم یہ فطری بات ہے کہ زیادہ تر لوگ بڑھاپے میں بچوں کی طرح ضدی..... اور چڑ چڑے ہو جاتے ہیں..... اور یہ تب ہوتے ہیں..... جب ان کو اہمیت نہ دی جائے..... بوڑھے لوگوں کو عملی طور پر ثابت کر کے بتائیں..... کہ وہ آپ کے لئے بہت "اہم" ہیں..... بعض گھرانوں میں بزرگوں کو بوجھ تصور کیا جاتا ہے..... یہ قصہ بھی ایسے ہی ایک گھرانے کا ہے..... اور نجانے ایسے کتنے گھرانے ہوں گے..... کسی زمانے میں ہمارے پڑوس میں ایک عورت رہتی تھی..... اس کے پانچ بچے تھے..... جن کی عمریں بالترتیب تین سال سے بارہ سال کے درمیان تھیں..... دو بیٹے تھے..... تین بیٹیاں..... اس عورت کی ساس سیدھی سادھی عورت تھی..... وہ عورت ساس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتی تھی..... بات بات پر طعنے دیتی..... وہ اپنے بڑے خاندان کے زعم میں مبتلا تھی..... اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی..... کہ وہ عورت ساس کو مارنے پیٹنے سے بھی گریز نہیں کرتی تھی..... آخر ایک دن ساس بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں.....

پندرہ سال بعد اس عورت کی ایک جوان بیٹی پاگل ہوگئی..... بیٹی کو اپنا کچھ ہوش نہیں رہتا..... اسے قید میں رکھنا پڑتا ہے..... جب باتھ روم وغیرہ لے جانے کے لئے باہر نکالتے ہیں..... تو وہ وبال جان بن جاتی ہے..... اپنی ماں کو نوچتی اور مارتی ہے..... وہ عورت اس کے مرنے کی دعائیں کرتی ہے..... کبھی اس لڑکی کو دورہ پڑتا ہے..... تو وہ خود کو چھڑا کر باہر بھاگ جاتی ہے..... لوگوں کے بچوں کی گردنیں دباتی ہے..... لوگوں کے گھروں میں گھس کر قیمتی چیزوں کا نقصان کر دیتی ہے..... جو اس کی ماں کو پورا کرنا پڑتا..... اس عورت کے ایک اٹھارہ سالہ بیٹے کو گٹکا..... پان..... اور چھالیہ کھانے کی لت پڑ گئی..... پہلے معمولی کھانسی رہنے لگی..... پھر شدید کھانسی کے دورے پڑنے لگے..... پھر ایک دن آیا کہ بلغم کے

Marfat.com

ساتھ خون اور گوشت کے چھوٹے چھوٹے لوتھڑے بھی آنے لگے.....

ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ گٹکا نہایت مضر صحت ہوتا ہے..... اور یہ انسانی صحت کو اندر سے آہستہ آہستہ تباہ کر دیتا ہے..... ان تینوں چیزوں کی بدولت اس کے اندر زخم ہو گئے..... جو اتنے بڑھ گئے کہ خون اور لوتھڑے آنے لگے.....

چند مہینے زندگی و موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد وہ چل بسا..... اس کے بعد اس عورت کی حالت دیوانوں جیسی ہو گئی..... اسے ایک پل قرار نہیں آتا..... وہ عورت اعتراف کرتی ہے کہ مجھے ساس کو مارنے پیٹنے کی سزا ملی ہے..... میری زندگی میں سکون نہیں ہے..... مجھے راتوں کو نیند نہیں آتی..... میں سونا چاہتی ہوں..... پھر بھی نیند نہیں آتی..... وہ روتی ہے..... پچھتاتی ہے..... معافیاں مانگتی ہے.....

اپنی ساس کو مختلف طرح ایصالِ ثواب بھی کرتی ہے..... تاکہ اسے سکون میسر آ جائے..... لیکن ساری دنیا جب نیند کے مزے لے رہی ہوتی ہے..... تب بھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور ہوتی ہے.....

کاش! انسان ظلم و ستم ڈھاتے وقت یہ سوچ لے کہ کاتب تقدیر دیکھ رہا ہے..... اور یہ سب یا اس سے زیادہ ستم اس کے ساتھ ہو گیا تو کیا ہو گا.....؟

الله الله الله

Marfat.com

موضوع نمبر 7

اسلامی نظام کے چھ اثر انگیز واقعات

نو افراد کو گھر میں بند کر کے زندہ جلا دینے کا عبرت ناک واقعہ:

1 ......پچھلے دنوں ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں ان نو مجرموں کو پھانسی دے کر کیفرِ کردار تک پہنچایا گیا..... جنہوں نے گزشتہ برس موضع علی پور فراش کے ۹ افراد کو انتہائی بے کسی اور کسمپرسی کے عالم میں نہایت انسانیت سوز طریقے سے دلخراش چیخوں کے دوران زندہ جلا دیا تھا..... گھر کو مقفل کر کے اس کے اِردگرد پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی..... اور اس کے تمام مکینوں نے جن میں چار عورتیں اور ایک بچی بھی تھی..... انتہائی بے بسی کے عالم میں تڑپ تڑپ کر جان دے دی.....

فاضل عدالت کے فیصلہ کے مطابق ان بے کس مظلوم خواتین میں آٹھ ماہ کی حاملہ ایک خاتون بھی شامل تھی..... جو ایک خوفزدہ چوہے کی طرح کمرے میں ادھر ادھر دوڑتی رہی..... اور آخر کار جب اسے معلوم ہوا..... کہ اس کا کمرہ بند ہے..... تو مایوس ہو کر کمرہ کی ایک بلند جگہ سے کود کر گر پڑی..... اور تڑپ تڑپ کر جان دے دی.....

پورا گاؤں اس بربریت کے مظاہرہ کو روکنے کے لئے کچھ نہ کر سکا..... مجرموں نے تمام انسانی قدروں کو پامال کرتے ہوئے ہنسی خوشی اس صدی کا یہ اندوہناک کھیل دیکھا..... بھائی بھائی کو اور والد اپنے جگر گوشہ بیٹے کو جلتے دیکھ رہا تھا..... مگر سب مظلوم اور بے بس تھے.....

یہ بجا طور پر اس صدی کا اندوہناک حادثہ اور بدترین سزا کا مستحق جرم ہے..... عدالت انہیں پھانسی سے زیادہ کوئی سزا دینے کی مجاز نہ تھی..... ورنہ اسلامی تعزیرات اور حدود کی رو سے انہیں زیادہ عبرتناک سزا بھی دی جا سکتی تھی..... انہیں زندہ جلایا جا سکتا تھا..... اور تعزیراً ایسے سنگدل ظالموں کو برسرِ عام سنگسار کیا جا سکتا تھا.....

Marfat.com

موجودہ قوانین کے علمبردار اکثر یورپی ممالک تو ایسے بدترین مجرموں کی سزائے موت کے بھی روادار نہ تھے..... مگر اسلام کا حکم تھا کہ ایسے ننگِ انسانیت افراد کو ملک کے اہم شہروں کے چوراہوں میں سولی پر لٹکا دیا جاتا..... تاکہ اوروں کے لئے یہ سانحہ ایک سبق بن سکتا.....﴿ولیشهد عذابهما طائفة من المؤمنين.﴾(پ۱۸، سورۃ النور۲)

طالبان حکومت میں تربوز کھا کر قیمت چھوڑ کر جانے والے چور کا واقعہ:

2......"ہائے میں لٹ گیا..... ہائے میں لٹ گیا....."

وہ چیخ رہا تھا..... ایسے میں دو پولیس والے اس کی طرف بڑھے.....

"کیا ہوا بھائی..... کیوں چیخ رہے ہو؟"

ان میں سے ایک نے کہا:

"جناب! میں ایک غریب آدمی ہوں..... تربوز ریڑھی پر رکھ کر بازار میں بیچتا ہوں..... اس طرح گھر کا خرچہ چلاتا ہوں......غریب آدمی ہوں..... چھوٹے چھوٹے بچے ہیں..... کل شام یہاں ریڑھی کھڑی کی..... اس پر میرے تربوز تھے..... اب آ کر دیکھا..... ریڑھی پر ایک تربوز بھی نظر نہ آیا..... نہ جانے کون میرے تربوز چرا لے گیا..... اب میں بچوں کے لئے روزی کس طرح کماؤں گا؟"

یہ سن کر پولیس والوں نے اسے تسلی دی اور بولے.....

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں..... یہ چوری تمہاری نہیں ہماری ہوئی ہے..... ہماری حکومت کا تو اعلان ہے..... ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زیورات سے لدی ہوئی کوئی عورت رات کے وقت جائے..... تو کوئی اس کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا.....

آؤ! ڈی ایس پی صاحب کو چوری کی اطلاع دیتے ہیں....."

وہ اسے لئے دفتر پہنچے..... ڈی ایس پی کو تفصیل بتائی..... وہ ان کے ساتھ اسی وقت موقع پر پہنچے..... ریڑھی کے ساتھ نیچے تربوزوں کے چھلکے پڑے تھے.....

ڈی ایس پی صاحب نے غور سے جائزہ لیا..... تو انہیں ایک کاغذ نظر آیا..... انہوں

Marfat.com

نے کاغذ ہاتھ میں لے لیا..... اس میں دس ہزار روپے لپٹے ہوئے تھے..... (واضح رہے کہ افغان کرنسی کا حساب تھا)......

یہ دیکھ کر وہ بولے.....

"یہ لو بھائی اپنے دس ہزار روپے..... اور یہ دیکھو..... کاغذ پر لکھا ہے: جناب! میں دو دن سے بھوکا تھا..... کھانے کے لئے کچھ نہیں مل رہا تھا..... یہاں پہنچا تو ریڑھی کھڑی دیکھی..... میں نے ریڑھی سے آپ کی اجازت کے بغیر تربوز کھا لئے..... مجھے معاف کر دیجئے گا..... تربوزوں کی قیمت رکھ رہا ہوں..... آپ کو مل جائے گی..... تربوز اگر زائد قیمت کے تھے تو مجھے معاف کر دینا....."

یہ تھا عظیم طالبان کا قانون..... انصاف..... اور اخلاق..... جنہیں دنیا ان پڑھ اور دقیانوسی کہہ کر بدنام کرتی رہی.....

طالبان کے اسلامی نظام کے امتحان کا آنکھوں دیکھا واقعہ:

3......طالبان دور کا ایک آنکھوں دیکھا واقعہ بیان فرماتے ہوئے نہ صرف یہ کہ مدرس مسجدِ نبوی حضرت مولانا خلیل احمد سراج صاحب رو رہے تھے ..... بلکہ پانچ سو کے لگ بھگ مجمع بھی دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا..... اور ایک عجیب اور دلفریب منظر تھا..... ہر دل طالبان کے لئے غمگین اور آنکھیں آنسو بہانے پر مجبور تھیں..... طالبان حکومت اور اسلامی نظام دیکھنے کے لئے سعودی عرب سے ایک وفد مدرس مسجدِ نبوی مولانا خلیل احمد سراج کی سربراہی میں افغانستان کے دورے پر تشریف لایا.....

بقول مولانا خلیل احمد سراج کے کہ جب ہم افغانستان میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا سکون ملا..... کہ جیسے ہم کسی محل میں داخل ہوئے ہوں.....

وہ افغانستان جہاں برسوں خونریز لڑائی ہو چکی تھی..... طالبان نے وہاں ایسا امن وامان قائم کیا تھا..... کہ لوگ بغیر کسی خوف وہراس کے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف ومگن تھے..... سڑک کے کنارے پر لوگوں کے ہجوم نظر آ رہے تھے..... جو کہ مختلف کاموں میں

Marfat.com

مصروف تھے.....

طالبان کے افغانستان میں اگر کوئی سڑک کے کنارے چادر بچھا کر سوتا..... تو اسے بھی ذرا سا خوف محسوس نہ ہوتا تھا..... وہ بھی امن میں ہوتا تھا..... بلکہ وہاں تو جانوروں کے ساتھ بھی ظلم نہیں ہوتا تھا.....

ہم ظہر کی نماز ادا کرنے کی غرض سے جلال آباد کی مسجد میں داخل ہوئے..... نماز کی ادائیگی کے بعد جب ہم واپس آنے لگے..... تو میں نے قصداً اپنی گھڑی مسجد کے ایک کونے میں رکھ دی..... تاکہ پتہ چل جائے کہ یہاں کتنا اسلام اور انصاف ہے..... کیونکہ ہم گئے ہی اس لئے تھے کہ معلوم کر سکیں کہ واقعی طالبان کے افغانستان میں اسلام..... اور انصاف ہے..... یا محض نام ہی ہے.....

نماز پڑھنے کے بعد ہم چلے گئے دوسرے روز نمازِ ظہر کی کے لئے پھر اسی مسجد میں داخل ہوئے..... تو دیکھتے ہیں کہ گھڑی اسی جگہ پر موجود ہے..... لیکن اب ہمیں بھی گھڑی اٹھانے کی جرأت اور ہمت نہیں ہو رہی تھی..... حالانکہ گھڑی میری اپنی تھی..... لیکن اب اتنا خوف ہے کہ کس طرح میں اس گھڑی کو اٹھا لاؤں..... بہر حال وہاں موجود ایک طالبان رہنما سے ہم نے بات کی..... کہ یہ گھڑی ہماری ہے..... اب ہم اس کو کیسے اٹھائیں.....

اس نے جواب دیا: کہ آپ کو گورنر صاحب سے اجازت لینی ہوگی..... یہ سن کر ہمارے ہوش اڑ گئے.....

ہم نے ان سے پوچھا: کہ گورنر صاحب سے کس طرح ملاقات ہوگی.....؟

کس سے ملاقات کی اجازت لینی پڑے گی؟

لیکن اس بار جواب سن کر ہم حیران رہ گئے..... کہ گورنر صاحب آپ کو اسی مسجد میں ملیں گے..... کیوں کہ ہم سوچ رہے تھے..... کہ اب ہمیں پاکستان کی طرح گورنر ہاؤس کے طواف کرنے پڑیں گے.....

بہر حال نماز کے بعد مسجد میں گورنر صاحب سے ملاقات ہوئی..... اور اس گھڑی کے بارے میں بتایا..... کہ یہ ہماری گھڑی ہے..... یہاں ہم سے رہ گئی ہے..... گورنر

Marfat.com

صاحب نے مجھے ایک دوسرے آدمی کے حوالے کر دیا..... اس نے مجھ سے گھڑی کے بارے میں دس سوال کئے..... جس میں سے میں نے نو کے جوابات دیئے..... اور ایک جواب نہیں دے سکا..... اس کے بعد آدمی نے گورنر صاحب سے سارا قصہ بیان فرمایا:

پھر گورنر صاحب نے ہمیں گھڑی اٹھانے کی اجازت دی..... اور گھڑی ہمارے حوالے کر دی.....

ستّر سالہ بڑھیا نے مقتول بیٹے کے قصاص میں نوجوان کو خود ذبح کیا:

4......آج علی الصبح لوگ طالقان چوک کے ساتھ واقع وسیع و عریض چمن میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے..... چونکہ علاقے کی تمام مساجد بلکہ خانہ آباد اور فرخار تک یہ اعلان کر دیا گیا تھا..... کہ کل چمن میں قصاص لیا جائے گا..... یہی وجہ ہے کہ فرخار..... قندوز اور خانہ آباد وغیرہ کی طرف سے جو بھی گاڑیاں آ رہی تھیں..... وہ طالقان چوک میں خالی ہوتیں..... لوگوں کا رخ چمن کی طرف ہوتا..... ۱۰ بجے تک چمن میں لوگوں کا ایک سمندر نظر آ رہا تھا..... چمن کے شمال کی طرف سے چند باوردی مسلح نوجوان نمودار ہوئے جو ایک تیس پینتیس سال کے نوجوان کو ہتھکڑیاں لگائے چمن کے جنوب کی جانب بنائے گئے اسٹیج کی طرف لے جا رہے تھے.....

اسٹیج پر درجن بھر ممتاز علماء کرام کی جماعت پہلے ہی جلوہ افروز تھی..... ان میں قاضی القضاء اپنے ہیبت و جلال کی وجہ سے نمایاں نظر آ رہے تھے..... ہتھکڑیاں پہنے ہوئے نوجوان کو اسٹیج کی بائیں طرف بٹھا دیا گیا..... اتنے میں چمن کے مشرقی راستے سے ایک ستر سالہ بڑھیا نمودار ہوئی..... جس نے افغانی طرز کا پرانا سا برقعہ پہن رکھا تھا..... اور پورا جسم پردہ میں لپٹا ہوا تھا.....

اس بڑھیا کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا..... جو اس نے اس انداز سے پکڑا ہوا تھا..... جیسے خنجر زنی کے ماہر پکڑتے ہیں..... جنہیں خود وار بھی کرنا ہوتا ہے..... اور دشمن کے وار سے دفاع بھی کرنا ہوتا ہے..... پر اعتماد قدم اٹھاتے ہوئے..... ۷۰ سالہ بڑھیا اسٹیج کے دائیں جانب پہنچ گئی..... اور قاضی کے اشارہ پر وہاں بیٹھ گئی..... بڑھیا کے ہاتھ میں پڑا ہوا

Marfat.com

خنجر..... اور اسے مخصوص انداز میں گھماتا لوگوں کی نظریں اپنی طرف مرکوز کیے ہوئے تھا.....
اس دوران کچھ لوگ جن میں بوڑھے بھی تھے..... اور جوان بھی..... جو بظاہر کمانڈر یا معزز لوگ نظر آرہے تھے..... وہ وقفے وقفے سے اس بوڑھی عورت کے پاس جاتے..... اور کچھ کہنے کی کوشش کرتے..... لیکن بوڑھی عورت نفی میں سر ہلا دیتی..... بعد میں معلوم ہوا..... کہ یہ لوگ اس بوڑھی عورت کو ترغیب دے رہے تھے..... کہ وہ نوجوان کو معاف کردے.....

اس دوران چمن کا وسیع میدان اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ نظر آرہا تھا..... اسی دوران قاضی صاحب اسٹیج پر کھڑے ہوئے..... اور مقدمہ سے متعلق لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا.....

ہوا یوں تھا..... کہ چند روز قبل رات کی تاریکی میں ایک نوجوان اس بڑھیا کے گھر میں داخل ہوا..... اور اس بڑھیا کے جوان سالہ بیٹے کو قتل کرنے کی کوشش کی..... بڑی بی آگے بڑھی..... اور اس نوجوان کے پاؤں میں گر گئیں..... کہ خدارا میرے اس اکلوتے بیٹے کو تم قتل مت کرو..... میرا کل سرمایہ ایک بیٹا اور ایک بہو ہے..... ہمارے اس گھر کا واحد کفیل صرف میرا یہ ایک بیٹا ہے..... لیکن وہ نوجوان نہ مانا..... بڑی بی نے اسے اللہ کے واسطے دیئے..... حتیٰ کہ قرآن کریم سر پر رکھ کر اس کے سامنے کھڑی ہوگئی..... نوجوان نہ مانا..... بحیثیت ایک ماں وہ اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے جتنی فریاد کر سکتی تھی کی..... لیکن مسلح نوجوان پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا.....

وہ بڑی بی کے نوجوان اور اکلوتے بیٹے کو ختم کرنے..... وہ اس خاندان کے ایک ہی چراغ کو گل کرنے کا مکمل تہیہ کر چکا تھا..... اس کی خونخوار آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا..... اسے نہ فریادی ماں کی کلیجہ چیرنے والی فریاد..... اور نہ ہی مسلمانوں کی مقدس کتاب..... جس کے نام پر مسلمان کٹ مرتا ہے..... نظر آرہی تھی..... یوں لگتا تھا کہ شیطان اس کی رگ رگ میں سرایت کر گیا ہے.....

ادھر دوسری طرف بڑی بی کی نوبیاہتا بہو ہاتھ باندھے نوجوان سے اپنے سہاگ کی بھیک مانگ رہی ہے..... مسلح نوجوان نے آتے ہی اسلحہ کی نوک پر بڑی بی کے جوان سال بیٹے کے ہاتھ بلند کرا دیئے تھے..... اور اسے اپنی کلاشنکوف کے نشانے پر رکھا ہوا تھا..... دفعتاً

Marfat.com

......تڑ......تڑ......تڑ......کی آواز آئی..... اور بڑی بی کا جوان سال بیٹا خون میں لت پت فرش پر پڑا تھا.....

بیوی اپنے سہاگ سے لپٹ گئی..... جس کے جسم سے بہنے والا لہو دروازہ سے باہر نکل رہا تھا..... جب کہ بڑی بی نے اپنا دامن پھیلایا ہوا تھا..... اور اس کی نظریں آسمان پر تھیں..... وہ زبان سے کہہ رہی تھی.....

الٰہی! میں تجھ سے انصاف کی بھیک مانگتی ہوں.....

الٰہی! جس نے میری بہو کا سہاگ اور میرے دل کا ٹکڑا چھین لیا..... تو اس سے انتقام لے.....

صبح ہوتے ہی بڑی بی نے شرعی عدالت کا رخ کیا..... ابھی عدالت کا وقت نہ ہوا تھا..... اس لئے وہ قاضی صاحب کے گھر پہنچ گئی..... بڑی بی کی درد بھری داستان سن کر قاضی صاحب کی آنکھوں میں خون اتر آیا..... طبیعت میں اضطراب اور بے چینی پیدا ہوگئی.....

انہوں نے اپنے کمانڈر کو بلایا..... اور حکم دیا کہ شہر کا محاصرہ کر کے فوراً قاتل کو گرفتار کیا جائے..... افغان اسلامی حکومت کے قیام کے بعد اس شہر کا یہ پہلا جرم ہوا تھا.....

قاضی صاحب نے آج ناشتہ بھی نہ کیا..... وہ اضطراب اور بے چینی کی حالت میں مکان کے صحن میں مسلسل چکر لگا رہے تھے.....

انہوں نے بڑی بی سے کہا: ڈاکو..... قاتلوں اور چوروں کا دور ختم ہو چکا ہے..... اب یہاں اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے..... مجھے اس وقت تک چین نہیں آئے گا..... جب تک تمہیں انصاف نہ دلا دوں..... جاؤ تمہیں انصاف ملے گا.....

قاضی صاحب جب عدالت پہنچے..... تو اسلامی پولیس کے چند جوان ایک نوجوان کو ہتھکڑیاں پہنائے عدالت کے دروازے میں کھڑے تھے..... اسی دوران بڑی بی بھی عدالت پہنچ گئی..... یہاں پھر بڑی بی نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا.....

جب قاضی صاحب نے نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: کہ تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہتے ہو..... اس نے کہا جو کچھ مدعی نے کہا ہے..... وہ سچ ہے.....

قاضی صاحب نے اس اعلان کے ساتھ عدالت برخاست کر دی..... کہ فیصلہ کل سنایا

Marfat.com

جائے گا.....

قاتل کا تعلق ایک بڑی جماعت اور بڑے خاندان سے تھا..... جنہوں نے قاتل کو بچانے کے لئے بھاگ دوڑ شروع کر دی..... ان کے پاس ایک ہی راستہ تھا..... کہ وہ بوڑھی اماں کو راضی کر لیں..... کہ وہ خون بہا لے کر قاتل کو معاف کر دے..... اس کی جماعت کے بڑے بڑے کمانڈر..... بڑی بی کے پاس گئے..... لیکن بڑی بی جس کے کلیجہ میں اکلوتے بیٹے کے قتل کا تیر پیوست تھا..... اس نے کسی کی ایک بھی نہ مانی..... دوسرے دن وقتِ مقررہ پر مدعی اور مدعا علیہ کے علاوہ علاقے کے لوگوں سے عدالت کا احاطہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا.....

قاضی صاحب نے کھڑے ہو کر اعلان کیا..... کہ مقتول کے بدلے قاتل کو قصاص میں قتل کیا جائے گا..... یہ قصاص کل چمن میں ہو گا..... قصاص مقتول کی والدہ لے گی..... جو اپنے ہاتھ سے قاتل کو ذبح کرے گی..... اس کے ساتھ ہی عدالت برخاست ہو گئی.....

قاضی صاحب اسٹیج پر کھڑے لوگوں کو مقدمہ سنا رہے تھے..... جب کہ بڑی بی بے تابی کی حالت میں خنجر گھما رہی تھی..... قاضی صاحب کی تقریر ختم ہوتے ہی چند فوجی جوان آگے بڑھے..... اور قاتل کو بڑی بی کے سامنے لٹا دیا..... بڑی بی اس پھرتی سے اٹھ کھڑی ہوئی..... گویا وہ ستر سال کی بڑھیا نہیں سولہ سترہ سال کی جوان ہو..... بڑی بی نے قاتل کو بالوں سے پکڑا..... اور گردن پر خنجر چلا دیا..... خنجر چلتے ہی خون کی دھار نکلی..... اور نوجوان نے تیزی سے کروٹ بدل لی.....

اتنے میں کچھ فاصلہ پر کھڑی ایک نوجوان عورت برقعہ میں لپٹی ہوئی بھاگتی ہوئی بڑی بی کے پاس پہنچنا چاہ رہی تھی..... یہ مقتول کی بیوی..... اور بڑی بی کی بہو تھی..... قاتل کے ورثاء اسے پہچانتے تھے..... ان کے دلوں میں امید کی ایک کرن پیدا ہوئی..... انہیں امید ہو چلی تھی..... کہ وہ معافی کا اعلان کرے گی.....

نوجوان عورت جس کی رگوں میں افغانی خون تھا..... اس نے بڑی بی کے پاس پہنچ کر زور سے کہا:

Marfat.com

''اماں تجھ سے ذبح نہیں ہوتا تو خنجر مجھے دے..... تو نے اسے کروٹ بدلنے کا موقع کیوں دیا.....''

بڑی بی جس نے قاتل کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا..... اس نے جھٹکے سے اسے سیدھا کیا..... اور لمحہ بھر میں اس کا سر تن سے جدا کر دیا..... اور لہو بہتے خنجر کو مجمع کے سامنے بلند کیا..... خون اپنی پیشانی پر لگایا..... پھر خنجر کو بوسہ دیا.....

ایک دکاندار کو دوسرے دکاندار کی روزی کی فکر پر واقعہ:

5 ......حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: کہ ۱۹۶۳ء میں جب سعودی عرب گیا..... تو وہاں کے ایک باشندے نے مجھے اپنا واقعہ خود سنایا..... کہ ایک مرتبہ میں کپڑا خریدنے کے لئے بازار گیا..... ایک دکان میں داخل ہو کر بہت سے کپڑے دیکھے..... دکاندار پوری خوش اخلاقی سے مجھے مختلف کپڑے دکھاتا رہا..... بالآخر میں نے ایک کپڑا پسند کر لیا..... دکاندار نے مجھے قیمت بتا دی..... میں نے دکاندار سے کہا:

''مجھے یہ کپڑا اتنے گز کاٹ کر دیدو.....''

اس پر دکاندار ایک لمحے کے لئے رکا..... اور اس نے مجھ سے کہا:

آپ کو یہ کپڑا پسند ہے.....؟

میں نے کہا: جی ہاں.....

کہنے لگا قیمت بھی آپ کی رائے میں مناسب ہے.....؟

میں کہا جی ہاں.....

اس پر اس نے کہا: کہ اب آپ میرے برابر والی دکان پر چلے جایئے..... اور وہاں سے یہ کپڑا اسی قیمت پر لے لیجئے..... میں بڑا حیران ہوا.....

میں نے اس سے کہا: کہ میں اس دکان پر کیوں جاؤں.....؟

میرا معاملہ تو آپ سے ہوا ہے.....

Marfat.com

کہنے لگا: آپ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں..... آپ کو جو کپڑا چاہیے وہ وہاں موجود ہے..... اور آپ کو اسی قیمت پر مل جائے گا..... جا کر وہاں سے لے لیجئے.....

میں نے کہا: کہ پہلے مجھے وجہ بتایئے..... کیا وہ آپ ہی کی دکان ہے.....؟

اس نے کہا: نہیں..... اب میں بھی اڑ گیا..... اور میں نے اصرار کیا..... کہ جب تک آپ مجھے وجہ نہیں بتائیں گے..... میں اس دکان پر نہیں جاؤں گا..... آخر کار اس نے زچ ہو کر کہا..... کہ آپ خواہ مخواہ بات لمبی کر رہے ہیں.....

بات صرف اتنی ہے..... کہ میرے پاس صبح سے اب تک بہت سارے گاہک آ چکے ہیں..... اور میری اتنی بکری ہو چکی ہے کہ میرے لئے آج کے دن کے حساب سے کافی ہو سکتی ہے..... لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ میرا پڑوسی دکاندار صبح سے خالی بیٹھا ہوا ہے..... اس کے پاس کوئی گاہک نہیں آیا..... اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کو بھی کچھ مل جائے..... آپ کے وہاں جانے سے اس کا بھلا ہو جائے گا..... آپ کا اس میں کیا حرج.....؟

ایک بدچلن ڈاکٹر کا واقعہ اور سعودی حکومت کا طریقہ کار:

6 ......ایک پاکستانی ڈاکٹر جو ایک ہسپتال میں کام کر رہا تھا..... کئی دفعہ مختلف نرسوں کے ساتھ مختلف اوقات میں کار میں دیکھا گیا..... حکومت نے اس سے جواب طلبی کی.....

اس نے جواب دیا..... کہ یہ میری بہنیں ہیں.....

گورنمنٹ نے اس چیز کو رد کر دیا..... کہ ان کے والد کے نام اور ڈاکٹر کے والد کے نام ایک نہیں..... ڈاکٹر بھی ڈھیٹ تھا..... باز نہ آیا.....

چنانچہ محکمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر نے اس کو سمن جاری کر دیا..... لوگوں نے اس کو اسلامی سزاؤں کے مطابق ڈرایا..... چنانچہ رات کے وقت وہ تمام ڈاکٹروں کو لے کر میرے گھر آیا..... کہ ڈاکٹر کے ساتھ جا کر جج صاحب سے ملوں..... اور اس کو معافی دلاؤں..... تا کہ کل عدالت نہ جائے..... میں نے ڈاکٹر کو بہت سمجھایا..... کہ اسلامی شریعت میں سفارش کا کوئی مقام نہیں..... بلکہ سفارشی کو مجرم کے ساتھ ملایا جاتا ہے.....

Marfat.com

میں نے ڈاکٹر سے کہا: کہ پہلے تو تم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو..... پھر کل جا کر جج صاحب کے سامنے معافی مانگو..... خوب روؤ..... اور بتاؤ میں غیر ملکی ہوں..... مجھے معاف کر دیں..... مگر تمام ڈاکٹروں نے میری بات نہ مانی..... ان کا مطالبہ تھا کہ ابھی جج کے پاس ڈاکٹر کے ساتھ چلو..... میرے بار بار سمجھانے کے بعد جب انہوں نے میری ایک نہ سنی تو میں نے انکار کر دیا..... ان سب نے میرے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا.....

میں نے جواب میں کہا: کہ میرا اللہ مجھے کافی ہے..... دوسرے دن ڈاکٹر نے عدالت میں خوب ایکٹنگ کی..... رویا..... بار بار معافی مانگی..... لکھ کر دی اور کہتا رہا کہ میں غیر ملکی ہوں مجھے سنبھلنے کا موقع دیا جائے..... جج صاحبان نے نرمی والا معاملہ کیا..... اس کو جیل بھیجنے کے بجائے واپس ڈیوٹی پر روانہ کر دیا..... وارننگ دے کر (Observation Under) رکھا..... رات کے وقت جج صاحبان میرے گھر آئے..... اور بہت ہنس رہے تھے..... وجہ پوچھی تو بتایا کہ ہمیں ایجنسیوں نے اطلاع کر دی تھی..... کہ تمام ڈاکٹر فزیشن پر دباؤ ڈال رہے ہیں..... اگر آپ سفارش کے لئے آجاتے تو ہم مجرم کے ساتھ آپ کو بھی سمن کر لیتے..... آپ بہت خوش قسمت ہیں.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 8

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ اثر انگیز واقعات

اپنے بیٹے کی موت کا سامان لے جانے والے شخص کا حیرت انگیز واقعہ:

1 ...... جھنگ شہر کے ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک پھاٹک ہے..... وہاں سے ایک آدمی صبح کی اذانوں کے وقت اپنی بھینس لے کر اپنے زرعی رقبے میں باندھنے کے لے جا رہا تھا..... بھینس چلتے ہوئے گوبر کر رہی تھی..... اچانک اس کے پاؤں کے نیچے ایک سانپ آ گیا..... سانپ کے سر پر گوبر گر پڑا جبکہ باقی حصہ سر سے کٹ کر تڑپنے لگ گیا..... اس آدمی نے اپنی لاٹھی سے تڑپتے ہوئے سانپ کو موت کی نیند سلا دیا..... جب دوپہر کو واپس اس جگہ آیا تو اس خشک گوبر میں اسے مرا ہوا سانپ نظر آیا..... بھینس کا پاؤں پڑنے سے اس کا منہ اوپر سے نظر آتا تھا..... اس نے اس سانپ کا سر اٹھا لیا..... اور دکھانے کے لئے گھر لے آیا.....

قریب کے پڑوسی بھی اس سانپ کا سر دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے..... اس کا ایک ہی کم سن بیٹا تھا..... اچانک اس نے سانپ کے منہ پر انگلی رکھ کے پوچھا..... ابو! یہ کیا ہے؟

بس اس کا ہاتھ لگنا ہی تھا کہ سانپ کا زہر اس بچے کے پورے جسم میں سرایت کر گیا..... اور بچہ وہیں دھڑام سے گر گیا..... اس آدمی کو کیا معلوم تھا..... کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی موت کا سامان اپنے ہاتھوں سے گھر لے کر جا رہا ہے.....

کسی کی جان بچا کر خود سفر آخرت پر روانہ ہونے والے ایک فوجی کا واقعہ:

2 ...... دریائے چناب اور جہلم کے درمیان کھجوروں کے بہت سے باغات ہیں..... وہاں ایک جگہ پر کھجور کے ایک بہت ہی اونچے درخت کی کھجوریں دوسرے درختوں کی نسبت بہت زیادہ میٹھی تھیں..... اس لئے علاقے کے لوگ اس درخت کی کھجوریں بہت زیادہ پسند

Marfat.com

کرتے تھے.....

ایک دفعہ ایک بڑا سا سانپ اس درخت پر چڑھ گیا..... اور اس نے وہیں درخت پر بسیرا کر لیا..... پہلے تو لوگ کھجوریں کھانے کے لئے اوپر چڑھ جاتے تھے..... لیکن اس کے بعد لوگ ان میٹھی کھجوروں سے محروم ہو گئے..... اس کھجور کے درخت کے قریبی علاقے میں ایک نوجوان جس کا دماغی توازن کمزور تھا..... وہ چلتے پھرتے اس کھجور کے درخت پاس آیا..... وہ پہلے کی طرح اب بھی اس درخت پر چڑھ گیا.....

جب وہ سانپ کے قریب پہنچا..... تو اس سانپ نے اپنے دھڑ کے ساتھ اسکے جسم کو اپنے گھیرے میں لے کر جکڑ لیا..... اور اس کے منہ کے بالمقابل اپنا منہ کر کے اس نے پھنکارنا شروع کر دیا..... اب وہ نوجوان حیران پریشان..... وہ نیچے اتر نہیں سکتا تھا..... اور اگر وہیں رہتا تو سانپ کے ڈسنے کا خطرہ تھا.....

اتنے میں ایک آدمی اس درخت کے قریب سے گزرنے لگا..... تو اس کی نظر نوجوان پر پڑی..... وہ دوڑتا ہوا اس نوجوان کے گھر گیا..... اور اس کے بھائیوں کو سارا ماجرا کہہ سنایا..... اس کے بھائی ایک بندوق لے کر وہاں پہنچے.....

علاقے کے دوسرے لوگوں کو پتہ چلا تو وہ بھی وہاں پہنچ گئے..... بندوق سے انہوں نے نشانہ باندھنا چاہا..... مگر جس طرف سے بھی نشانہ باندھتے..... سانپ کے ساتھ وہ نوجوان بھی گولی کی زد میں دکھائی دیتا..... کسی طرف سے بھی نشانہ باندھنا خطرے سے خالی نہ تھا.....

اس علاقے کا ایک فوجی چھٹی لے کر گھر آیا ہوا تھا..... اس کو پتہ چلا تو وہ بھی وہاں پہنچ گیا.....

اس نے کہا: کہ لاؤ میں نشانہ لگانے کی کوشش کرتا ہوں..... مگر ساتھ ہی اس کے بھائیوں کو کہہ دیا کہ بھئی! اگر یہ یہیں درخت پر رہے گا..... تو سانپ اس کو ڈس لے گا..... میں تو اس کی جان بچانے کی کوشش کر رہا ہوں.....

اگر خدانخواستہ نشانہ خطا بھی ہو جائے تو میں بری الذمہ ہوں گا.....

انہوں نے کہا: ٹھیک ہے..... پہلے تو وہ بھی سوچتا رہا کہ کس زاویے سے فائر کروں.....

Marfat.com

جس جگہ وہ کھڑا تھا اس نے سوچا کہ اس سے ذرا پیچھے سے نشانہ ٹھیک لگے گا..... کھیت میں پانی لگا ہوا تھا..... اس نے بوٹ پہنے ہوئے تھے..... جیسے ہی وہ کھیت میں داخل ہوا..... تو اسکا پاؤں کیچڑ میں دھنس گیا..... اس نے جوتوں کو وہیں اتارا..... اور بالکل مخالف سمت میں جا کر اس نے ایسی مہارت کے ساتھ نشانہ باندھ کر گولی چلائی ..... کہ سیدھی سانپ کے سر پر جا لگی..... اس کا سر کٹ کر نیچے گر پڑا..... اور باقی جسم اس نوجوان کے جسم سے چھوٹ کر نیچے لڑھکنے لگا..... یہ دیکھ کر سب لوگوں کے دلوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی..... سب لوگ اس کے بھائیوں کو مبارکباد دینے لگے..... اور اس فوجی کو بھی اٹھا کر داد شجاعت دینے لگے.....

اللہ کی شان دیکھئے کہ اس سانپ کا سر کٹ کر فوجی کے جوتے میں آپڑا..... اس فوجی نے کسی سے کہا: کہ میرا جوتا اٹھا کر لے آئے..... وہ جوتا اٹھانے گیا تو اسے جوتا نہ ملا..... وہ فوجی خود اپنا جوتا اٹھانے گیا..... اس نے بے احتیاطی سے جوتوں میں پاؤں ڈالے..... زہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر گیا..... وہ فوراً گر پڑا..... اور جان جان آفریں کے سپرد کردی..... اللہ اکبر تھوڑی دیر پہلے جس نے کسی کی جان بچا کر داد شجاعت حاصل کی..... دوسرے ہی لمحے وہ خود اللہ رب العزت کے حضور پیش ہو گیا.....

ایک پروفیسر کے دماغ کا حساس حصہ بیکار ہونے کا عبرت انگیز واقعہ:

3......نشتر میڈیکل کالج کے ایک پروفیسر جو بہت خوبیوں کے مالک ہیں..... کھیلنے کے بہت شوقین تھے..... چند سال قبل کھیل کے دوران گر گئے..... اور ان کے دل کی حرکت بند ہو گئی..... فوری طور پر سب نے اس کی جان بچانے کے لئے انتہائی نگہداشت کے شعبے میں منتقل کر دیا..... اور دل نے تو اپنا کام شروع کر دیا..... مگر کافی دیر تک دل کی حرکت بند رہنے کی وجہ سے دماغ کا حساس حصہ کام کرنا چھوڑ گیا.....

ڈاکٹر صاحب ہوش میں تو آ گئے..... مگر دماغ کے نازک حصے کے کام نہ کرنے کی وجہ سے پہچان اور صحیح بولنے سے چند سال سے محروم ہیں..... بچوں..... بیوی..... دوستوں کو پہچان نہیں سکتے.....

Marfat.com

پاکستان کے اکثر دماغ کے ماہر اس کو دیکھ چکے ہیں..... پچھلے سال نشتر کالج کے پاس شدہ (ٹرینڈ) دماغ کے ماہر جو امریکہ سروس کر رہے ہیں..... آئے تو انہوں نے بھی پروفیسر صاحب کو دیکھا..... مگر جواب مایوس کن تھا..... دماغ کا وہ حصہ جو انسان کو مخلوقات میں اشرف بناتا ہے..... پروفیسر صاحب کے اس حصے نے کام کرنا چھوڑ دیا..... اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ماہر ڈاکٹر صاحبان کی بے بسی کو دیکھ کر اللہ ہی یاد آتا ہے.....

بوڑھے آدمی کو ستانے والے بس ڈرائیور کی نقد سزا کا واقعہ:

4 ......ایک بار میرے میاں بس کا سفر کر رہے تھے..... شام جھٹ پٹے کا وقت تھا..... تھوڑی ہی دیر بعد اندھیرا چھانے لگا..... بس پوری رفتار سے محو سفر تھی..... اسی دوران سواریوں میں ایک بوڑھا آدمی بولا..... میرا گھر یہاں قریب ہی ہے..... بس روکو اور مجھے یہیں اتار دو..... لیکن کنڈیکٹر نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی..... آخر اس نے ڈرائیور سے فریاد کی اس ظالم نے بھی ایک نہ سنی.....

وہ بیچارہ یہ دیکھ کر کہ بس تیز رفتاری سے چلتی جا رہی ہے اور وہ لحہ بہ لحہ اپنی منزل سے دور ہوتا جا رہا ہے..... بھری بس میں اس نے چلانا شروع کر دیا..... ارے میرا گھر پیچھے رہ گیا..... خدا کے لئے مجھے اتار دو..... میرا گھر بہت دور ہوتا جا رہا ہے..... اللہ کے واسطے بس روک لو قرآن کا واسطہ ہے......

مگر ڈرائیور کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی..... اتنے میں سواریوں میں سے کسی نے آواز دی کہ بس کی چھت سے کسی کا سامان گر پڑا ہے..... یہ سن کر ڈرائیور چونک پڑا.....

بولا کہاں گرا ہے؟.....

اس نے کہا: کافی دیر پہلے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی..... مجبوراً ڈرائیور نے بس روک کر ریورس گیر لگایا..... اور بس پیچھے کو دوڑا دی..... وہ چلتی رہی..... حتیٰ کہ بڑے میاں کا گھر آ گیا..... ڈرائیور نے شرمندہ ہو کر بس روکی..... اور بڑے میاں اطمینان سے اتر کر گھر کو چل دیئے..... لیکن سامان ابھی دور پڑا تھا..... بس مزید پیچھے کو چلتے رہی چلتے چلتے

Marfat.com

کافی دیر بعد ایک بڑی سے گٹھڑی نظر آئی..... جو دور پڑی تھی..... آخر ڈرائیور نے بس روکی اور کنڈیکٹر نے جلدی سے اتر کر وہ گٹھڑی بس کی چھت پر رکھی..... اور بس پھر رواں دواں ہو گئی..... بس میں بیٹھے لوگ حیران تھے.....

اللہ تعالیٰ نے کس طرح بڑے میاں کی بروقت فریاد رسی کی..... اور ڈرائیور اور کنڈیکٹر کو کیسے نقد سزا دے کر نمونہ عبرت بنا دیا.....

دیکھو مجھے جو عبرت نگاہ ہو

موت کے بعد آنکھیں کھول کر کلمہ پڑھنے والے سرجن کا واقعہ:

5 ......ڈاکٹر نوازش علی بھٹہ B.V ہسپتال بہاولپور میں آنکھوں کے سرجن تھے..... بہت ہی نیک انسان تھے..... ان کو جگر کی بیماری کی وجہ سے یرقان ہو گیا..... بیماری اتنی بڑھی کہ ان کا آخری وقت آن پہنچا..... میں ان کے پاس ہی موجود تھا..... دیکھا کہ ان کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی ہیں..... دل کی دھڑکن بند ہو چکی ہے..... اور سانس بھی ختم ہو چکا ہے..... طب علم کے مطابق ان کی موت واقع ہو چکی تھی.....

ان کے بیوی اور بچوں نے جو اس وقت کمرے میں موجود تھے..... رونا شروع کر دیا..... میں نے ان کے بڑے بھائی اور بیوی بچوں کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کی..... اور یہ بتایا کہ ڈاکٹر بھٹہ اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں..... اس موقع پر رونے کے بجائے کلمہ پڑھنا چاہئے.....

چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے کلمے کا ورد شروع کر دیا..... اچانک ڈاکٹر بھٹہ نے آنکھیں کھول دیں..... بستر پر اٹھ بیٹھے..... کلمہ پڑھا..... اور کہا: کہ ڈاکٹر نور..... تم گواہ رہنا میں کلمہ پڑھ کر اللہ کے ہاں جا رہا ہوں..... اس کے بعد وہ دوبارہ بستر پر لیٹ گئے..... اور ان کا انتقال ہو گیا.....

اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندے کو زمین کے اندر سلامت رکھا:

6 ......پندرہ بیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں کسی کام کے سلسلے میں لاہور گیا ہوا تھا.....

Marfat.com

وہاں ایک دوست نے مجھے کہا:

حضرت! اگر آپ کے پاس وقت ہو تو میرے ساتھ چلیں...... میں آپ کو ایک چیز دکھانا چاہتا ہوں...... میں نے پوچھا...... کونسی چیز؟......

وہ کہنے لگا: حضرت! آپ وہ چیز دیکھ کر یقیناً خوش ہوں گے...... لہٰذا اگر آپ کے پاس وقت ہے...... تو میں آپ کو لئے چلتا ہوں......

میں نے کہا: ٹھیک ہے چلیں...... اس نے مجھے اپنی گاڑی پر بٹھالیا اور تقریباً دس کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد اس نے بریک لگا دی...... وہ خود بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا...... اور مجھے بھی کہا: حضرت! آپ بھی اتر آئیں...... چنانچہ میں بھی اتر گیا......

اس نے مجھے وہاں سڑک کے کنارے پر بڑھ کا ایک ایسا درخت دکھایا...... جو سخت آندھی کی وجہ سے جڑوں سے اکھڑا ہوا تھا......

میں نے کہا: کہ اس درخت کی کیا خوبی ہے؟......

وہ کہنے لگا: حضرت! آپ ذرا اس کے قریب ہو کر اس کی جڑوں کے اندر دیکھیں......

چنانچہ جب میں نے قریب ہو کر دیکھا...... تو میں حیران رہ گیا کہ اس درخت کی جڑوں کے درمیان والی مٹی میں نورانی چہرے والے ایک باریش آدمی کی میت نظر آ رہی تھی...... اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس کا جسم اور کفن بالکل صحیح سلامت تھے...... سبحان اللہ......

بعد میں ہم نے غور کیا کہ یہ درخت تقریباً ایک سو سال پہلے لگایا گیا تھا...... جوں جوں درخت بڑھتا گیا...... اس کی جڑیں اس آدمی کی میت کو چاروں طرف سے گھیرتی گئیں...... معلوم نہیں کہ اس آدمی کو اس درخت سے کتنا پہلے دفن کیا گیا تھا......

مصیبت میں پھنسے کی جان بچا کر خود لقمہ اجل بننے والے شخص کا واقعہ:

7...... ایک نوجوان کا نشانہ بہت اچھا تھا...... ایک مرتبہ وہ کسی کام سے مکران بلوچستان کا علاقہ گیا...... واپسی پر وہ ایک کھجور کے باغ میں سے گزر رہا تھا...... کہ ایک درخت سے چیخ و پکار کی آوازیں سنائی دیں...... اس نے نظریں اوپر اٹھائیں......

Marfat.com

تو درخت پر ایک آدمی نظر آیا..... وہ ایک تنے سے لپٹا ہوا تھا..... اس کے بالکل سامنے ایک سانپ موجود تھا..... جو اسے ڈسنے کے لیے تیار تھا..... نوجوان نے بندوق ہاتھ میں لے لی..... اور سانپ کا نشانہ لے کر فائر کر دیا..... گولی سانپ کے سر پر لگی..... سانپ مر گیا..... وہ شخص فوراً درخت سے اتر آیا..... لیکن وہ یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا..... کہ اس کا محسن مرا پڑا ہے.....

اصل میں ہوا یہ تھا کہ گولی سانپ کے جبڑے پر لگی تھی..... اس کے جبڑے سے ایک دانت نکل کر نوجوان کے منہ میں آ گرا..... اور سانپ کے دانت کے زہر سے اس کی موت واقع ہو گئی..... جسے موت کا کوئی خطرہ نہیں تھا..... موت کا لقمہ بن گیا..... اور جو خطرے میں تھا..... وہ بال بال بچ گیا.....

دیوار کے نیچے دبنے سے حفاظت کا واقعہ:

8..... ہمارے گھر کے صحن کی دیوار جو بالکل پختہ اور پکی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی..... کچھ ماہ سے تھوڑی ٹیڑھی ہو گئی تھی..... لیکن ہم نے کبھی بھی زیادہ غور نہیں کیا..... ایک دن والد صاحب ایک مستری کو ساتھ لائے..... تو مستری دیوار کو دیکھ کر پریشان ہو گیا..... کہ یہ دیوار اب تک کھڑی کیسے ہے..... کیونکہ جتنی بڑی دیوار ہے..... اسے تو اب تک گر جانا چاہیے تھا.....

اس نے کہا: کہ وہ صبح ہی اسے گرا دے گا..... تا کہ یہ اندر کی طرف نہ گر پڑے..... وہ رات ہم نے اندر سو کر گزاری..... اگلی صبح میرے تمام بھائی بہن اسکول اور میں اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا..... گھر میں صرف امی جان اور چھوٹا بھائی رہ گئے..... مجھے کسی ضروری کام کی وجہ سے ایک گھنٹے بعد گھر واپس آنا پڑا..... میرے بھائی کی عمر اس وقت تقریباً چار پانچ سال تھی..... کھیلتے ہوئے اس کی گیند چھت پر چلی گئی..... اور وہ خود ہی گیند لینے چھت پر چلا گیا.....

میں امی جان کے پاس صحن میں بیٹھا تھا..... میرے سامنے کی جانب دیوار تھی..... اچانک ہی مجھے ایسا لگا کہ جیسے دیوار اندر کی طرف جھک رہی ہے..... میں نے فوراً اپنی امی جان کا ہاتھ

Marfat.com

پکڑا..... اور برآمدے میں کھینچ لیا..... بس اتنی دیر میں صحن کی پوری دیوار بنیاد تک صحن میں اس طرح گری..... کہ جیسے صحن پر اینٹوں کا فرش لگا ہو..... میرے حواس گم ہو گئے.....

امی جان نے چھوٹے بھائی کو چیخ کر آواز دی..... تو وہ اوپر پردے کی جالی سے جھانک رہا تھا..... میں نے دیکھا کہ صحن میں پڑی چارپائیاں..... چولہے..... برتن اینٹوں کے نیچے دب کر باریک ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکے تھے.....

ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا..... کہ اس نے مجھے..... میری امی..... اور بھائی کو محفوظ رکھا..... (رانا محمد آصف خان' کراچی)

اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال ہونے کا واقعہ:

9 ......ہم سب سنتے اور پڑھتے رہتے ہیں..... کہ اللہ تعالیٰ کی ذات خالق ہے..... مالک ہے..... رازق ہے..... سب چیزوں پر قدرت رکھتی ہے..... اس ذات کی اجازت کے بغیر درخت کا ایک پتہ بھی نہیں گر سکتا..... اگر وہ ذات عالی ایک کام کا ارادہ کرے..... اور باقی دنیا اس کی مخالفت کرے..... تو وہی ہو گا..... جو وہ ذات چاہتی ہے.....

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین تک ان کے جانی دشمن تھے..... مگر ہوا وہی..... جو اللہ تعالیٰ کی ذات نے چاہا..... ساری دنیا نے مل کر ایک مثالی آگ جلائی.....

اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینکا..... مگر کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اپنے خلیل کو بچانے کی تھی..... اس لئے وہی مثالی آگ آپ علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی..... کیونکہ آگ میں جلانے کی قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے.....

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر یقین قربانی کے بغیر نہیں آتا..... چنانچہ تقریباً دو سال تک مجھے ایسے اضطراب کی حالت سے گزرنا پڑا..... مگر کیونکہ باری تعالیٰ کی مدد میرے ساتھ تھی..... اس لئے مجھے وہ پوسٹ ملی..... جو تقریباً سینئر ڈاکٹر صاحبان چاہتے تھے کہ نہ ملے.....

اب میں اپنی لمبی داستان شروع کرتا ہوں..... جس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت عیاں

Marfat.com

ہے..... اور صاف ظاہر ہوتا ہے..... کہ

ان اللّٰہ علٰی کل شیءٍ قدیر

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں..... ۱۹۶۷ء میں..... میں نے FCPS اوپن یلو آف پاکستان فزیشن اینڈ سرجنز کا امتحان دیا..... جس میں ممتحن حضرات مشرقی پاکستان ..... مغربی پاکستان ..... اور فوج سے آئے (ان دنوں میں ون یونٹ میں تھا) اور ممتحوں کا سربراہ انگلستان یعنی رائل آف فزیشنز ایڈنبرا سے آیا..... میڈیسن کے مضمون میں سارے پاکستان سے میں اکیلا امیدوار تھا.....

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور والدین کی دعاؤں سے میں اس امتحان میں کامیاب رہا..... بلکہ تمام ممتحوں نے مجھے کامیاب ہونے کی مبارک باد دی.....

میرے فوج کے ممتحن مجھ سے اتنا خوش تھے..... کہ انہوں نے فوج میں بطور فزیشن سروس شروع کرنے کے لئے کہا..... اور اس کے احکامات بھی جاری کر دیئے..... کیونکہ میری خواہش سول سروس کرنے کی تھی..... اس لئے انتظار کیا..... اور چند ہفتوں میں اسسٹنٹ پروفیسر میڈیسن کی آسامی کے لئے اخباروں میں خبر چھپی..... چنانچہ میں نے پبلک سروس کمیشن مغربی پاکستان میں درخواست دینے کا ارادہ کیا..... میں نے اور میرے والد مرحوم نے استخارہ کیا..... اور اچھی خبر ملی.....

چنانچہ میں نے کمیشن کو درخواست دی..... اور اس آسامی کے چناؤ کے لئے ہر صوبے سے ایک ایڈوائزر اور ایک ممبر نے آنا تھا..... ان کے علاوہ چیئر مین ایک اور صاحب تھے..... اس طرح کل دس حضرات نے ہر امیدوار کا امتحان لینا تھا..... کل تین آسامیاں تھیں مگر امیدوار چالیس تھے..... اس لئے انٹرویو کافی ہفتے جاری رہا..... انٹرویو کا نتیجہ گورنمنٹ کو بھیجا جانا تھا..... کہ اس کے مطابق ہمیں تعینات کیا جائے.....

انٹرویو کے بعد مجھے مبارک باد دی گئی..... کہ میں پاکستان (مغربی) میں پہلے نمبر پر ہوں..... اور میرا چنا جانا ضروری ہے..... کمیشن نے نتیجہ گورنمنٹ کو نہ بھیجا..... تین ماہ تک خاموشی رہی..... میں ملتان سے لاہور کے چکر لگاتا رہا..... مگر پتہ چلا کہ میری پوزیشن کم کرنے

Marfat.com

کی کوشش کی جا رہی ہے..... تاکہ وہ حضرات جن کے لئے یہ انٹرویو ہوا تھا..... چنے جا سکیں..... تین ماہ کی خاموشی کے بعد کمیشن نے دوبارہ بغیر وجہ بتائے انٹرویو کے لئے سب کو بلایا..... دوسری دفعہ بھی اللہ تعالیٰ نے میری پوزیشن وہی رکھی.....

مگر گورنمنٹ کو کمیشن نے نتیجہ اس دفعہ بھی نہ روانہ کیا..... آخر نو ماہ کی خاموشی کے بعد میرے مہربانوں نے بتایا..... کہ اب میری پوزیشن بدل دی جائے گی..... رات کے وقت لاہور سے ٹیلی فون آیا..... کہ صبح کے وقت آخری انٹرویو ہے.....

چنانچہ سب امیدواروں کو پھر انٹرویو دینا پڑا..... جس کا نتیجہ دوسرے دن تعیناتی کے آرڈر بھی ہو گئے..... اور مجھے بذریعہ تار مطلع کیا گیا..... کہ اب میں مستقبل میں کبھی بھی اسسٹنٹ پروفیسر نہیں ہو سکتا..... یہ اطلاع میرے اوپر اور میرے والدین پر بجلی کی طرح گری..... پریشانی بہت ہوئی..... والدین کی خدمت میں حاضر ہوا..... انہوں نے بہت پریشانی کا اظہار کیا..... مگر میرے والد صاحب بار بار فرما رہے تھے..... کہ میرا استخارہ غلط نہیں ہو سکتا..... جس میں مجھے صاف طور پر بتایا گیا ہے..... کہ ڈاکٹر نور ایک دن اسسٹنٹ پروفیسر ضرور ہوگا.....

لاہور جا کر مہربانوں سے مشورہ کیا..... سب نے یہی کہا: کہ عدالتی چارہ جوئی کی جائے..... ایک دوست نے مالی امداد کا وعدہ فرمایا..... مگر جب وکیل صاحب سے مشورہ ہوا..... تو انہوں نے صاف بتا دیا کہ کمیشن کے فیصلے کے خلاف رٹ نہیں ہو سکتی.....

ان دنوں مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس لاہور میں ہو رہا تھا..... میرے علاقے کے ممبر اسمبلی نے میرے متعلق دو دفعہ اسمبلی میں سوالات کروائے..... جس کا کمیشن نے گول مول جواب دے دیا..... اور کوئی پیش رفت نہ ہوئی..... جب سب راستے بند ہو گئے..... تو میرے مہربانوں نے کمیشن کے ہر ممبر کو فرداً فرداً ان کے گھر جا کر جو میرے ساتھ زیادتی ہوئی بتائی..... مگران کا ایک ہی جواب تھا..... کہ میڈیکل کے تمام اساتذہ سوائے ایک دو کے میرے سخت مخالف ہیں..... وہ یہ نہیں چاہتے کہ FCPS ڈگری والے میڈیکل ٹیچر کو لیا جائے..... اور کیونکہ میں تمام پاکستان سے پہلا FCPS تھا..... اس لئے مجھے تو کسی

Marfat.com

صورت میں بطور استاد چنے جانے پر رضامند نہیں..... اگر مجھے بطور اسسٹنٹ پروفیسر لے لیا گیا..... تو مستقبل میں تمام میڈیکل کالجوں پر FCPS چھا جائیں گے..... اور ولایت کی ڈگری FRCS/MRCP کو کوئی نہیں پوچھے گا.....

لاہور سے مایوس واپس آ کر صلوۃ الحاجۃ اور استخارہ کا عمل پھر شروع کر دیا..... اور والدین کی خدمت میں بھی بار بار درخواست کی..... والد صاحب تو ابھی تک پر امید تھے.....

میرے ایک دوست مدینہ منورہ میں بچوں کے ماہر امراض سینہ..... سروس کر رہے تھے..... رات کو خواب میں ملے..... اور کہا: کہ میاں آ جاؤ..... دوسری صبح جب میں اخبار پڑھ رہا تھا..... تو ایک موٹی سرخی پڑھی کہ سعودی عرب سرکار کو فوری طور پر فزیشن کی ضرورت ہے..... میں ضروری کاغذات لے کر انٹرویو کے لئے کراچی چلا گیا..... چناؤ کرنے کے لئے سعودی عرب کے نائب وزیر صحت..... جو MRCP تھے آئے ہوئے تھے..... ایک پوسٹ کے لئے ہم تین امیدوار تھے..... دو حضرات کے پاس تو ولایت کی ڈگری MRCP تھی..... اور انٹرویو لینے والے خود MRCP تھے.....

انٹرویو سے پہلے وزیر صاحب نے ہم تینوں کو اندر الگ الگ بلایا..... پہلے کو اندر بٹھا دیا..... دوسرے نمبر پر دوسرے کو بلایا..... اور اسے بھی اندر بٹھا دیا گیا..... آخر میں مجھے بلایا..... وہی تینوں سوال مجھ سے کئے..... اور آخر میں میری طرف اشارہ کیا..... کہ اس نے مجھے خوش کر دیا ہے..... اس کو آرڈر ابھی دے دیتا ہوں.....

وہ دونوں حضرات میرے خلاف خوب بولے..... مگر وزیر صاحب نے صاف بتایا کہ ڈاکٹر نور..... علم اور تحریر میں آپ دونوں سے کہیں زیادہ ہے..... اس لئے اس کو لیا.....

مجھے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سعودی عرب کا پروانہ مل گیا.....

جب والدین سے رخصت لینے لگا..... تو والد صاحب فرما رہے تھے..... کہ جلد بازی کر رہے ہو..... تم واپس آ ؤ گے..... جب میں نے ان کو گورنمنٹ کی تار دکھائی تو چپ ہو گئے.....

سعودی عرب میں فزیشن کے آرڈر لے کر پاکستان گورنمنٹ سے اجازت لے کر میں سعودی عرب روانہ ہو گیا..... میں نے سب سے مشکل اور سخت ترین علاقے بریدۃ القسیم میں

Marfat.com

کام شروع کر دیا..... چند ماہ بعد حج کا موسم شروع ہوا..... حکومت سعودی عرب نے تمام ڈاکٹروں سے پوچھا..... کہ وہ حج ڈیوٹی دیں گے..... یا لوکل..... ڈیوٹی..... میں نے مقامی حضرات سے مشورہ کیا..... سب نے یہی کہا: کہ میری فیملی اور والدین ابھی نہیں آئے تھے..... اس لئے اگلے سال حج کا ارادہ کیا..... اور پہلے سال لوکل ڈیوٹی دینے کے لئے گورنمنٹ کو لکھ دیا.....

اسی رات میں جس کمرے میں اکیلا سویا ہوا تھا اور کمرہ اندر سے بند تھا..... کسی آدمی نے غصے میں آ کر صاف صاف آواز میں کہا: کہ تجھے یقین ہے کہ اگلے سال تو سعودی عرب رہے گا..... اور اگلے سال زندہ رہے گا..... اٹھ حج کر..... وہ دن تو میں نے بطور اسسٹنٹ پروفیسر گزارے..... قادر مطلق نے ایک اور مہربانی کی کہ پروفیسر بننے کے قوانین ہی بدل گئے..... اور اب ترقی صرف کاغذات پر ہی جاتی تھی..... مجھے وہ دن یاد ہے..... جب میرے ایک مہربان پروفیسر نے لاہور سے بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دی..... کہ ڈاکٹر نور تیری آخری مشکل بھی آسان ہو گئی..... میں نے جب تفصیل پوچھی..... تو انہوں نے یہی فرمایا کہ پروفیسر بننے کے لئے اب کمیشن کے در پر نہیں جانا پڑے گا.....

میری ترقی میں میرے والدین.....

(اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے..... آمین)

کی دعاؤں کا بہت عمل دخل ہے..... مجھے یاد ہے..... ۱۹۵۷ء میں..... میں نے جب پوزیشن لے کر پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کیا..... تو فزیشن بننے کا شوق تھا..... جس کے لئے اس زمانہ میں **MRCP** کے لئے کئی سال ولایت جانا پڑتا تھا..... میں یہ درخواست لے کر والدین کے پاس گیا.....

انہوں نے میرے سامنے یہ چیز رکھی..... کہ ساری جائیداد بھی بیچ دیں تو مجھے ولایت سے کوئی ڈگری نہیں کروا سکتے.....

والد صاحب مرحوم نے کہا: کہ میں اب نوکری سے ریٹائر ہو چکا ہوں..... دو بھائی اور پانچ بہنیں آپ کی ہیں..... ان کو پڑھاؤ..... ہم دونوں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے..... اور

Marfat.com

MRCP تمہیں یہیں پاکستان میں مل جائے گی..... میں نے والدین کی تجویز کو مانا..... اور ان کی خواہش پورا کرنے کی کوشش کی..... پاکستان سے MD (ڈاکٹریٹ ان میڈیسن) اور FCPS کی ڈگریاں حاصل کیں..... ۱۹۹۳ء میں رائل کالج آف ایڈنبر انے پاکستان کے صرف تین ڈاکٹروں کو اعزازی MRCP دی..... اور والدین کی دعاؤں کی وجہ سے میں ان میں ایک تھا..... جس کو یہ اعزاز پورے ملک میں ملا..... یہ معاملہ پاکستان کی ہسٹری میں میرے علم میں پہلی دفعہ ہوا..... یہ سب میرے والدین کی دعا وں سے ہوا.....

اللہ تعالیٰ ان دونوں کو غریق رحمت کرے..... آمین.....

سب قدرتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے..... جب کسی چیز کا ارادہ فرمالیں..... خواہ دنیا والے مل کر اس کی مخالفت کریں..... اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..... واقعی اللہ تعالیٰ.....

"ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر" ہے.....

اس ذات پر یقین بنانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے..... اور مجھے تقریباً دوسال تک ابتلاء میں رکھا گیا..... مگر والدین کی دعائیں..... صلوٰۃ الحاجۃ اور استخارہ کا عمل جو حضور اقدس ﷺ کا عمل ہے..... میری دنیاوی زندگی میں مددگار ہے.....

جتنے ڈاکٹر صاحبان اور طلباء مجھ سے مشورہ کے لئے آتے ہیں..... ان کو میں ان چیزوں پر کاربند رہنے کے لئے کہتا رہتا ہوں..... کیونکہ حضور ﷺ کی ایک ایک سنت مبارکہ دونوں جہانوں سے زیادہ قیمتی ہے..... اس پر اللہ تعالیٰ کی ذات یقین نصیب فرمادے..... تو مسئلے حل ہوجاتے ہیں..... مگر یقین بنانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے.....

(از ڈاکٹر نور احمد)

قدیم قبر میں عمر رسیدہ خاتون کی تروتازہ میت نکلنے کا ایمان افروز واقعہ:

10 ...... یہ واقعہ جن صاحب نے بتایا ہے..... وہ رشتے میں میرے نانا لگتے ہیں..... جو پولیس میں سینئر عہدے سے ریٹائر ہوئے..... اور آج کل گوشہ نشین ہو کر یاد الٰہی

Marfat.com

میں وقت گزارتے ہیں.....

ان کے منجھلے بیٹے قربان علی نے مجھے فون کر کے پیغام دیا..... کہ والد صاحب آپ کو بتانا چاہتے ہیں..... جو سروس کے دوران ان کے تجربے میں آیا.....

میں چند دنوں کے بعد ان کے گھر پہنچ گیا..... اس وقت نانا اکبر علی مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے..... گھر والوں کے ساتھ سلام دعا کے بعد چائے..... گپ شپ ہو رہی تھی..... کہ وہ تشریف لے آئے..... بڑی محبت اور شفقت سے گلے لگایا..... اور کہنے لگے:

"تم جو کام کر رہے ہو..... حقیقتاً وہ بڑا کام ہے..... مگر دیکھ لینا کہ ان مضامین سے قاری غلط مطلب نہ نکال لیں..... کیونکہ ہمارے ہاں علم و عمل کی کمی ہے..... اس لئے عام لوگوں کو بڑی آسانی سے ضعیف العقیدہ بنا جا سکتا ہے....."

"مگر ہم تو عبرت کے خیال سے اس قسم کے سچے واقعات چھانٹ چھانٹ کر پیش کر رہے ہیں..... ورنہ واقعات تو اتنے بتائے جا رہے ہیں..... کہ اگر تمام لکھ دیئے جائیں..... ہر ہفتے نئی کتاب شائع کی جا سکتی ہے..... مگر ہوتا یہ ہے کہ کچھ واقعات کی شہادتیں نہیں مل پاتیں..... یا پھر ان کی تصدیق نہیں ہو پاتی..... اور کچھ واقعات اتنے غیر مناسب یا غیر رواجی قسم کے ہوتے ہیں..... کہ انہیں بیان کرنا درست نہیں ہوتا....."

اس پر انہوں نے حوصلہ افزائی کے چند الفاظ کہے..... اور پھر اصل واقعے کی جانب آ گئے.....

انہوں نے بتانا شروع کیا:

"میں اس وقت سہون شریف میں ڈیوٹی افسر کے طور پر بیٹھا تھا..... کہ ایک بندہ تھانے میں داخل ہوا..... اور سپاہی سے بات کی..... جو اسے میرے پاس لے کر آ گیا..... کہ صاحب! یہ پتہ نہیں کیا کہہ رہا ہے..... آپ دیکھو"

میں نے اسے بلا کے اپنے سامنے بینچ پر بٹھایا..... اور تعارف پوچھا تو پتہ چلا کہ وہ قصبے کے پرائمری اسکول میں استاد ہے.....

اس نے بتایا:

Marfat.com

''صوبیدار صاحب! آج قبرستان میں خدا کی عجیب قدرت دیکھی ہے..... سارے لوگ وہیں پر ہیں..... اور مجھے بھیجا ہے کہ جا کر پولیس کو بلا کر لاؤ..... اس لئے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں.....''

''قبرستان میں کیا ہوا ہے..... ماسٹر صاحب؟.....''

''سائیں! ہمارے میمن پاڑے کے ایک بندے کا انتقال ہو گیا..... اس کو دفنانے کیلئے جنازہ لے کر ہم گئے..... قبر کھودنے والے گورکنوں کو پہلے ہی بھیج دیا تھا..... جب ہم جنازہ لے کر وہاں گئے تو پتہ چلا کہ گورکن کام چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں..... ان کا کہنا تھا کہ جہاں قبر کھود رہے تھے..... وہاں سے ایک تازہ لاش نکل آئی ہے..... اب آپ ساتھ چلیں..... اور چل کر خود معاملے کو دیکھیں.....''

''لاش کو کوئی پہچانتا ہے؟.....''

''نہیں سائیں! کسی بوڑھی عورت کی ہے.....''

تو پھر سومرو صاحب! میں نے دو سپاہیوں کو ساتھ لیا..... موبائل تو تھی نہیں..... سو تانگہ منگوایا..... اور قبرستان روانہ ہو گئے..... ماسٹر صاحب اپنی سائیکل پر ہمارے تانگے کے پیچھے پیچھے آرہے تھے.....

قبرستان میں لوگوں کا بہت رش ہو چکا تھا..... کیونکہ یہ خبر شہر میں بھی عام ہو چکی تھی..... لوگ مسلسل شہر سے قبرستان آرہے تھے..... ہمارے پہنچنے پر بھیڑ میں سے ہمارے گزرنے کیلئے راستہ بنایا گیا.....

قبر کھلی ہوئی تھی..... اور لوگ جھک جھک کر اندر جھانکنے کی کوشش کر رہے تھے..... ہم نے سب سے پہلے قبر پر جھکے کھڑے لوگوں کو وہاں سے ہٹا کر جگہ بنائی..... لاش ابھی تک قبر کے اندر پڑی تھی..... اوپر سے پوری طرح نظر نہیں آرہی تھی..... مگر کفن کا کپڑا صاف اور نیا لگ رہا تھا..... مجھے شک ہوا کہ پرانی لاش کے اوپر ہی لوگوں نے دوسرا مردہ دفن کرنے کی کوشش کی ہے..... اس لئے میں ان کو ڈانٹنے لگا..... کہ جب اس جگہ ایک لاش پہلے ہی دفن ہے..... تو وہ دوسرا مردہ وہاں دفن کر کے بے حرمتی کیوں کر رہے ہیں..... اور نئی جگہ

Marfat.com

قبر کیوں نہیں کھود لیتے؟

اس پر ہمیں بتایا گیا کہ جس مردے کی تدفین کیلئے یہاں قبر کھودی گئی ہے..... وہ تو درخت کے سائے میں رکھا ہوا ہے..... اور یہ جو کفن نظر آرہا ہے..... یہ پرانی لاش ہے..... جو اس جگہ پہلے سے دفن تھی..... اور کھدائی میں برآمد ہوئی ہے..... اس پر ہم لوگوں کو بہت زیادہ حیرت ہوئی.....

اور میں نے گورکن سے کہا: کہ وہ پورا واقعہ تفصیل سے بتائے..... گورکن جس کا نام میں اس وقت بھول رہا ہوں..... وہ 55.50 سال کا ادھیڑ عمر شخص تھا..... جس کو میں پہلے سے جانتا تھا.....

اس نے بتایا: کہ اسے صبح سات بجے کے قریب قبر کھودنے کو کہا گیا..... جس پر وہ گھر سے نکل کر اسٹاپ والے ہوٹل پر چائے..... کیک پیس کھا کر اپنی کدال سمیت قبرستان آگیا..... تھوڑی دیر بعد ہی اس کا ساتھی مزدور بھی اطلاع پا کر آگیا تھا..... انہوں نے ایک جگہ منتخب کی اور وہاں باری باری قبر کھودنی شروع کی..... جب قبر پوری کھد گئی تو سائیڈ سے ''سامی'' کے نشانات ظاہر ہونے لگے..... اس پر ہم پریشان ہوگئے..... کہ یہاں تو پہلے ہی قبر تھی..... جو نمودار ہوئی ہے..... اور اگر دائیں طرف ''سامی'' ظاہر ہوئی ہے..... تو اس میں ضرور کسی مردے کی باقیات بھی ہوں گی.....

میں نے ربو (رب نواز..... ساتھی مزدور) کو بولا تو باہر نکل..... میں دیکھتا ہوں..... میں نے بہت احتیاط سے ''رنبا'' (سبل) استعمال کرتے ہوئے ''سامی'' کی مٹی نکالنی شروع کی..... تو یہ مردہ نکل آیا ہے..... اس کا کفن آپ دیکھ لیں..... بالکل صاف لگ رہا ہے.....

گورکن کی بات مجھے سمجھ میں نہیں آرہی تھی..... مگر سامنے کا منظر تھا..... اسی لئے جھٹلایا بھی نہیں جاسکتا تھا..... میں نے ان دونوں کو ہدایت کی..... کہ وہ لاش کو قبر سے نکال کر اوپر لے آئیں.....

وہ یہ حکم سن کر گھبرا گئے..... اور تاویلیں پیش کرنے لگے..... کہ سائیں! ہمیں کچھ ہو نہ جائے..... اور یہ پتہ نہیں کیا معاملہ ہے.....

Marfat.com

میں نے پوچھا: کہ ان میں سے قرآن پاک کس نے پڑھ رکھا ہے.....

تو انہوں نے بتایا..... کہ وہ حافظ قرآن ہے.....

میں نے اسے ایک اور شخص کے ساتھ قبر میں اترنے کا حکم دیا..... اور انہیں کہا: کہ وہ احترام کے ساتھ لاش کو باہر نکال کر رکھیں..... تا کہ دیکھا جا سکے کہ کیا ماجرا ہے؟

اس کے بعد ان گورکنوں کو کسی دوسری جگہ پر قبر کھود کر مرنے والے کو دفن کرنے کی ہدایت کی..... جس پر وہ لوگ وہاں سے کدالیں..... پھاوڑا لے کر ہٹ گئے..... قبرستان میں موجود سارے لوگ ہمیں گھیرے کھڑے تھے..... اور ابھی لوگوں کی آمد ورفت جاری تھی..... اس صورتحال پر قابو پانے کیلئے میں نے اپنے ساتھ کھڑے دوسرے سپاہی کو کہا: کہ وہ تھانے سے مزید نفری بلوالے..... اور جب وہ سپاہی آجائیں..... تو انہیں ساتھ لے کر قبرستان کی باہری حدود پر کھڑا ہو جائے..... اور مزید لوگوں کو اس طرف آنے سے روکنے کی کوشش کرے.....

ادھر میرا ایک سپاہی..... اور دوسرا شخص قبر میں اتر چکے تھے..... جنازے کے ساتھ آنے والے مولوی صاحب قبر کے کنارے کھڑے بلند آواز میں قرانی آیات پڑھ رہے تھے..... باقی لوگ بھی حسب توفیق ذکر واذکار میں مصروف لگتے تھے.....

قبر سے لاش باہر نکال کر کنارے پر رکھ دی گئی..... میں نے سپاہی کو بھیجا کہ وہ قریبی گھر سے چارپائی اور بستر لے کر آئے..... تا کہ لاش کو احترام کے ساتھ رکھا جائے.....

قبر سے نکالی گئی لاش کے کفن کی ایک جانب والی بندش کھولی گئی تھی..... لیکن میں نے کفن ہٹانے سے منع کر دیا تھا..... جب چارپائی اور رلی چادر آ گئی..... تو ہم نے بہت احترام سے وہ لاش اس پر منتقل کی..... اس کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا: کہ وہ کفن کا اوپری حصہ کھول کر دکھائیں..... کہ کیا ماجرا ہے.....

مولوی صاحب بھی عجیب کیفیت کا شکار تھے..... وہ بلند آواز میں آیات کریمہ کا ورد کر رہے تھے.....

انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر کفن کا کونا ذرا سا ہٹایا..... اور چہرہ ظاہر ہو گیا.....

Marfat.com

شبیر! میں تمہیں کیا بتاؤں کہ بزرگ خاتون کا کیا نورانی چہرہ تھا! بالکل تروتازہ..... جیسے ابھی ابھی انتقال ہوا ہو..... اور کفن پہنا کر گھر کی خواتین نے آخری دیدار کیلئے رکھ دیا ہو..... "

"اس وقت لوگوں کی کیا فیلنگس تھیں؟....."

"سب لوگ اس وقت دعائیہ کلمات پڑھ رہے تھے..... جن لوگوں کو آگے آنے کا موقع نہیں مل رہا تھا..... وہ اس کیلئے کوشش کر رہے تھے..... اس وقت مجھے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس معاملے سے کیسے نمٹا جائے؟

لوگوں کو پیچھے ہٹانے کی سپاہیوں کی تمام تر کوششیں ناکام ہو رہی تھیں..... بالآخر میں نے مولوی صاحب کی مدد حاصل کی.....

انہوں نے بلند آواز میں لوگوں سے خطاب کر کے کہا: کہ وہ باری باری آئیں..... مگر بزرگ خاتون کی بے پردگی کے خیال سے ان کا کفن دوبارہ بند کر دیا گیا..... اس کے بعد بھی لوگوں کا ہجوم کم نہیں ہو پا رہا تھا.....

بہر طور ہم نے کسی طرح حالات قابو میں کیے..... اس دوران ایک اور مسجد کے پیش امام بھی آگئے تھے..... ہم نے ان دونوں علماء سے مشورہ کیا..... انہوں نے متفقہ طور پر یہ مشورہ دیا..... کہ ان بی بی صاحبہ کی میت اسی جگہ دفن کر کے قبر بنا دی جائے..... اور دعا وغیرہ کر کے واپس جایا جائے.....

"اللہ کی قدرت دیکھیے..... کہ کسی کو بھی اس جگہ قبر کی موجودگی کا علم نہ تھا..... وہ گورکن جو سالہا سال سے اسی قبرستان میں قبریں کھودنے کا کام کرتے آرہے تھے..... اگر انہیں ذرا بھی شبہ ہوتا..... تو وہ اس جگہ کو قبر کیلئے کیوں منتخب کرتے؟

سپاہیوں نے لوگوں کو ہٹا کر دور کیا..... میں نے مولوی صاحبان کے ساتھ مل کر میت کو قبر میں اتارنے اور مٹی ڈالنے کا شرف حاصل کیا.....

فاتحہ پڑھ کر ہم تمام لوگ شہر سے لائی جانے والی میت کی تدفین میں شامل ہو گئے..... اور پھر سپاہیوں نے لوگوں کو قبرستان سے ہٹانے کا کام شروع کر دیا..... مگر اس میں ہمیں کامیابی نہ ہو سکی..... اس وقت بڑے صوبیدار (ایس ایچ او) بھی وہاں پہنچ گئے تھے.....

Marfat.com

انہوں نے مجھ سے واقعہ پوچھا..... تو میں نے پورے تفصیل سے آگاہ کیا..... وہ افسوس کرنے لگے..... کہ وہ یہ کرشمہ قدرت دیکھنے کی سعادت سے محروم رہ گئے..... ہم نے چند سپاہی وہاں چھوڑے..... تاکہ کوئی مسئلہ وغیرہ نہ پیدا ہو جائے اور خود تھانے واپس آگئے..... اس واقعے سے متعلق اس وقت پورے شہر..... بلکہ مضافات تک چرچا ہو چکا تھا..... سب لوگ اس واقعے پر حیران تھے..... قبر پر فاتحہ وغیرہ کا سلسلہ چلتا رہا.....

حاجی اکبر علی جو مذکورہ بالا واقعہ سنا کر خاموش ہو گئے..... چونکہ رشتے کے لحاظ سے میرے بزرگ بھی ہیں..... اسی لئے میں نے ان سے مزید کوئی گواہی یا شہادت پوچھنے کی جرأت نہ کی..... اوران کی دعائیں لے کر واپس آگیا..... (بحوالہ اخبار "امت" از شبیر سومرو)

جرمن فوجیوں کو اللہ کے قادر مطلق ہونے کا یقین:

11 ......ملتان کے ایک ماہر امراض دل کے والد صاحب کافی سینئر آفیسر رہ کر ریٹائر ہوئے..... اس وقت ان کی عمر اسی سال سے زیادہ ہے..... ان سے مل کر پرانے حالات پتہ چلتے ہیں..... دنیا کی دوسری جنگ عظیم میں وہ ایک بہت بڑے عہدے پر تعینات تھے.....

جرمنی کے علاقے میں سروس کی..... اب بھی پرانے جرمن دوست ان کو یہاں ملتان ملنے آتے ہیں..... ہم لوگ بھی دعوت کی نیت سے ملتے رہتے ہیں.....

ایک دفعہ بتانے لگے کہ ایک جرمن دوست ملنے آیا..... اس سے میں نے سوال کیا کہ دوسری جنگ عظیم ۱۹۴۱ء، ۱۹۴۵ء میں جرمن دنیا کی عظیم ترین پاور تھی..... ہر جگہ ان کے لیڈر ہٹلر کی مانی جاتی تھی..... جس ملک پر حملہ کرتے فتح ہی نصیب ہوتی..... اور جرمن کی ہوائی فوج دنیا میں سب سے زیادہ تھی..... اتنی بڑی ہوائی فورس کے ہوتے ہوئے جرمن نے روس پر حملہ نہ کیا..... اس کی کیا وجہ ہے......؟

اس جرمن نے بتایا کہ روس پر حملہ کا پروگرام مکمل ہو چکا تھا..... سردی شروع ہونے سے ایک ماہ قبل حملہ کرنا تھا..... مگر ہوا یہ کہ سردی کا موسم ایک ماہ پہلے شروع ہو گیا..... حالانکہ

Marfat.com

سابقہ سالوں میں جس مہینہ میں سردی اور برف باری شروع ہوتی تھی..... اس سے ہم نے ایک ماہ پہلے حملے کی ٹھانی..... مگر سردی ایک ماہ پہلے شروع ہونے سے ہم سب پریشان ہو گئے..... سارے بنے بنائے پروگرام ہمیں بدلنے پڑے..... برف باری میں شدت آگئی تو حملہ کا پروگرام کینسل کرنا پڑا..... پھر سب کمانڈروں نے میٹنگ کی کہ یہ کیا ہوا؟

سب نے مانا کہ موسم کا تغیر وتبدل ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے..... حملہ اس لئے نہیں کر سکے..... کیونکہ جو موسم کو کنٹرول کر رہا ہے (باری تعالیٰ) اس کی مرضی نہیں ہے..... اس وقت سے تمام جرمن نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جان لیا..... اور اس کے نام لیوا ہو گئے..... واقعی سب قدرتوں کا مالک میرا اللہ ہے..... اس کی مرضی کے بغیر کوئی پروگرام کامیاب نہیں ہوسکتا.....

قرآن کریم کی حفاظت کا سبق آموز واقعہ:

12 ...... بھارت کے شہر حیدر آباد دکن میں دو سال قبل اسٹور روم میں رکھے گئے قرآن پاک کی آیات کا اردو ترجمہ دیمک نے چاٹ لیا..... لیکن آیات کے عربی حروف بالکل محفوظ رہے..... بھارتی اخبار کے مطابق حیدر آباد دکن میں یوسف نگر کے رہائشی 67 سالہ فاروق علی نے اپنے گھر کے اسٹور روم میں دو سال قبل قرآن پاک کا نسخہ رکھا تھا..... جس کی آیات کے نیچے اردو ترجمہ بھی لکھا ہوا تھا..... حال ہی میں انہوں نے جب قرآن پاک کے نسخے کا معائنہ کیا..... تو حیران کن طور پر دیکھا کہ دیمک نے قرآن پاک..... سفید کاغذ سمیت تمام اردو ترجمہ کے حروف کو چاٹ لیا تھا..... مگر عربی محفوظ تھی...... (امت نیوز)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 9

تبلیغی جماعت کے آٹھ اثر انگیز واقعات

تبلیغی جماعت کے افراد کے چہروں کی نورانیت انگریز کی نظر میں:

1......تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ لندن گئے..... وہ اپنے لمبے کرتے..... اونچے پائجامہ..... اور گول ٹوپی میں بظاہر وہاں عجیب سے معلوم ہوتے تھے..... مگر اس کے باوجود انگریز ان کا بہت ادب کرتے تھے..... ایک بار ان لوگوں نے کسی پارک میں نماز پڑھی..... وہ نماز پڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے..... کہ ایک انگریز آیا..... اور ان کی پیٹھ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر کر اپنے ہاتھوں کو چوم لیا.....

ایک شخص نے پوچھا: تم ان لوگوں کا اتنا احترام کیوں کرتے ہو.....

اس نے جواب دیا: یہ لوگ اپنے اس حلیہ میں ہم کو عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی طرح دکھائی دیتے ہیں.....

They are just like Jesus and Moses.

انگلینڈ کی یونیورسٹی میں تبلیغی نوجوان کا رونا دیکھ کر ایک لڑکی کا قبول اسلام:

2......یہ واقعہ احقر کو ایک تبلیغی ساتھی نے سنایا..... فرمایا کہ ایک نوجوان جو کہ نیا نیا تبلیغی جماعت میں لگا تھا..... اس کے والدین چاہتے تھے کہ یہ ڈاکٹر بنے..... اس لئے انہوں نے اسے انگلینڈ جانے کے لئے کہا..... اس نے والدین کو منع کیا..... کہ میں انگلینڈ نہیں جاؤں گا.....

والدین نے جب مجبور کیا..... تو یہ تبلیغی حضرات کے پاس حاضر ہوا..... ان سے مشورہ کیا..... انہوں نے اسے جانے کا کہہ دیا..... اور چند ہدایات دیں.....

Marfat.com

اس نوجوان نے وہاں پہنچ کر یہ نیت کی کہ میں وہاں جا کر بدنظری سے بچنے کے لئے نیچے ہی دیکھوں گا..... اب یہ نوجوان انگلینڈ کی یونیورسٹی میں اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ دعوت تبلیغ کا کام بھی کرتا..... اور ہر وقت گردن نیچی رکھتا..... اس کی دعوت سے کئی نوجوان صحیح راستے پر آنے لگے.....

یونیورسٹی میں ایک شرارتی گروپ بھی تھا..... اس گروپ میں چند لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل تھیں..... تو انہوں نے مشورہ کر کے ایک لڑکی کو اس تبلیغی نوجوان کے کمرے میں بھیجا..... اور خود یہ سب کمرے کے باہر کھڑے ہو گئے.....

جب یہ لڑکی لڑکے کے کمرے میں گئی تو دیکھا..... کہ یہ نوجوان ایک کونے میں سر جھکا کر رو رہا ہے..... اس لڑکی کے ذہن میں جو منصوبہ تھا..... وہ سرد پڑ گیا..... وہ یہ سوچنے لگی: کہ پتہ نہیں کیوں یہ رو رہا ہے..... شاید اس کی طبیعت خراب ہے..... وہ اس نوجوان کے پاس گئی.....

اس نے پوچھا: کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟.....

تو نوجوان نے کہا: میں اپنے اللہ سے اس امت کے لئے دعا مانگ رہا ہوں..... کہ تم سب جہنم سے بچ جاؤ..... ہدایت پا کر جنت میں چلے جاؤ..... اس لڑکی کو یہ بات سمجھ میں نہیں آئی..... تھوڑی دیر بعد اس لڑکے کا ملازم اندر داخل ہوا..... تو اس لڑکی نے ملازم سے پوچھا: یہ کیوں رو رہا ہے؟

کیا اس کی طبیعت خراب ہے؟ میری سمجھ میں نہیں آرہا..... مجھے بتاؤ..... اسے سمجھاؤ..... یہ کیوں رو رہا ہے؟.....

اس ملازم نے اس لڑکی کو بتایا: کہ یہ تو روز رات کو بھی روتا ہے..... اور دعائیں مانگتا ہے..... کہ آپ سب لوگوں کو ہدایت مل جائے.....

پھر اس لڑکی نے نوجوان سے اسلام کے بارے میں پوچھا: اور بہت متاثر ہوئی..... اور اسلام قبول کر لیا اور دین کی دعوت دینے لگی..... اور اس یونیورسٹی میں کئی لڑکے اور لڑکیاں ان دونوں کی دعوت سے مسلمان ہوئے.....

Marfat.com

ایک پیشہ ور امریکی قاتل کا اللہ کی طرف پلٹنے کا واقعہ

3......احقر کے ایک دوست نے احقر کو یہ واقعہ بتایا..... جو اس وقت ''رائے ونڈ'' میں موجود تھا..... کہ ''رائے ونڈ'' میں ایک امریکن جو اسلام کا مبلغ بننے کے بعد پاکستان آ کر ''رائے ونڈ'' مرکز سے وابستہ ہو گیا تھا..... اور وہاں پر تعلیم حاصل کرنا شروع کی..... اس وقت وہیں تعلیم حاصل کر رہا تھا.....

تعلیم کے بعد اس نے ایک واقعہ سنایا: کہ امریکہ میں ایک یہودی ایک آئیٹم بنا رہا تھا..... وہاں کے ایک مسلمان تبلیغی شخص کی کمپنی نے بھی وہ آئیٹم بنا پائی..... اور یہودی کمپنی سے کم ریٹ رکھے..... اور مسلمان کی کمپنی کی پروڈکٹس کی ڈیمانڈ بڑھ گئی..... اور یہودی کی کمپنی کی پروڈکٹس کی فروخت کم ہو گئی.....

ایک دن یہودی کمپنی کا مالک مسلم کمپنی کے تبلیغی مالک کے پاس آیا..... اور اس سے بات کی..... کہ تمہارے ریٹ کم کرنے کی وجہ سے مجھے نقصان ہو رہا ہے..... ہم دونوں مل کر ریٹ نکالتے ہیں..... تاکہ دونوں کمائیں.....

مسلم کمپنی کے تبلیغی مالک نے کہا: کہ میں مسلمان ہوں..... ہماری شریعت میں جائز نہیں کہ زیادہ منافع لیا جائے..... اس لئے میں جائز اور کم منافع لوں گا.....

اس پر یہودی برہم ہو گیا..... اس نے مسلمان کمپنی کے مالک کو قتل کرنے کی ٹھان لی..... اور ایک پیشہ ور قاتل کو اس مسلمان کو قتل کرنے کی ذمے داری دی..... اور مسلمان کا حلیہ اور رہائش بتا دی..... وہ پیشہ ور قاتل اس مسلمان کے گھر پہنچا..... دروازے پر دستک دی..... دروازہ تبلیغی کمپنی کے مالک نے کھولا..... قاتل اس تبلیغی شخص کو گھر کے اندر گھسیٹتے ہوئے لے گیا..... اور مارنا شروع کر دیا.....

مسلمان نے پوچھا: مجھے کیوں مار رہے ہو؟

اس پیشہ ور قاتل نے بتایا کہ مجھے فلاں یہودی نے بھیجا ہے..... تمہیں قتل کرنے کے لئے..... تمہاری وجہ سے اسے نقصان ہو رہا ہے..... اب میں تمہیں قتل کر کے ہی جاؤں گا.....

Marfat.com

تو اس تبلیغی شخص نے اس قاتل کی بات اطمینان سے سنی..... اور اللہ کے سامنے گردن جھکا دی..... اور اس پیشہ ور قاتل کو کہا: کہ اگر تمہیں مجھے مارنا ہی ہے..... تو مجھے تھوڑا سا وقت دے دو..... تا کہ میں اپنی عبادت کر لوں.....

اس قاتل نے تبلیغی شخص کو اجازت دے دی..... پھر یہ شخص نہایت اطمینان سے وضو کرنے لگا..... اپنا منہ..... ہاتھ..... اور پاؤں دھوئے..... مصلّٰی بچھایا..... اور اطمینان سے اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا..... پھر رکوع اور سجدہ کیا..... سلام پھیرا..... پھر دعا مانگی.....

اس مسلمان کے عمل کا اس قاتل پر گہرا اثر پڑا.....

اس نے کہا: یہ تم نے کیسی عبادت کی..... تیرے عمل میں بڑی طمانیت تھی..... بڑا سکون تھا..... میں اب تک جتنے لوگوں کو قتل کرنے گیا ہوں..... وہ خوفزدہ ہوتے ہیں..... کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے..... کوئی مجھ سے بھاگتا ہے..... کوئی پولیس کو فون کرنے کی کوشش کرتا ہے..... تیرے اس اطمینان والی عبادت نے مجھ کو بہت متاثر کیا ہے..... تیرا مذہب کیا ہے..... مجھے دعوت دے..... میں تیرا مذہب قبول کرنا چاہتا ہوں.....

وہ تبلیغی کمپنی کا مالک اس قاتل کی بات سن کر بہت خوش ہوا..... اور وہ تبلیغی شخص اس قاتل کو لے کر "نیویارک" کے تبلیغی مرکز آ پہنچا..... اور پھر قاتل کچھ دن "نیویارک" میں وقت لگا کر پاکستان کے تبلیغی مرکز "رائے ونڈ" پہنچا..... اس شخص نے جو "رائے ونڈ" تعلیم حاصل کر رہا تھا..... اس نے بتایا: کہ میں آپ کو بتاؤں..... وہ پیشہ ور قاتل کون تھا؟.....

وہ میں تھا..... اور جب میں قتل کے لئے نکلا تھا..... تو اس وقت میں نے جو شرٹ پہن رکھی تھی..... اس وقت بھی میں نے وہی شرٹ پہن رکھی ہے.....

تبلیغی سفر میں رکاٹ ڈالنے والے افسر کے تبادلے کا واقعہ:

4..... مولوی عزیز صاحب نے فرمایا: ایک ساتھی جو ایک محکمے میں نوکری کرتا تھا..... ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے تیار ہوا..... اس نے اپنے افسر کو درخواست دی..... مگر اس نے چھٹی نہ دی..... یہ پرانے تبلیغی ساتھیوں سے ملا..... اور انہیں بتایا کہ چھٹی نہیں مل رہی.....

Marfat.com

انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ سے مانگو.....

وہ اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا تھا..... بظاہر کوئی سبب نظر نہیں آ رہا تھا..... اللہ تعالیٰ نے یہ کیا کہ اس کا جو بڑا افسر تھا..... جو چھٹی نہیں دے رہا تھا..... اس کا تبادلہ کرادیا..... پھر جو افسر آیا اس ساتھی نے پھر اس کو درخواست دی..... کہ تبلیغ کے لئے ایک سال کی چھٹی چاہیے..... اس کو یہ بات معلوم تھی کہ پہلے بھی درخواست دے چکا ہے..... اور تبلیغی کام میں سرگرم ہے..... اگر اس کو چھٹی نہ دی تو کہیں اس کی دعا سے میرا بھی تبادلہ نہ ہو جائے..... لہٰذا افسر نے چھٹی دے دی..... اور یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں روانہ ہو گیا.....

تبلیغی سفر میں کینسر کے مرض سے شفا پانے والے شخص کا واقعہ:

5 ......آپریشن کرانے میں تمہاری بھلائی ہے..... ورنہ تم ایک سال سے زیادہ نہ جی پاؤ گے..... ڈاکٹر کرنل فیاض نے مجھے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے..... جب میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں داخل تھا..... میں ڈاکٹر کے الفاظ سن کر خوفزدہ ہو گیا تھا..... زندگی کسے پیاری نہیں ہوتی..... مجھے بھی اپنی زندگی عزیز تھی..... مگر میں آپریشن نہیں کرانا چاہتا تھا..... آپریشن سے مجھے خوف آتا تھا..... میں سمجھتا تھا کہ آپریشن کے بعد بھی میں زندہ نہ رہ سکوں گا.....

میرے کئی عزیز رشتہ دار آپریشن کرانے کے بعد فوت ہو گئے تھے..... اس لئے میں نے آپریشن کرانے سے انکار کر دیا..... کرنل فیاض نے مجھے دوائیں لکھ کر دیں..... اور ڈسچارج کر دیا.....

میں گھر آ گیا..... میں زندگی سے مایوس ہو گیا تھا..... کیونکہ میں کینسر کا مریض تھا..... ایک سال میں میری زندگی کا خاتمہ ہو جانا تھا..... مگر ایک کی بجائے پانچ سال گزر گئے ہیں..... میں زندہ اور تندرست ہوں.....

میں پاکستان ٹوبیکو کمپنی کالا گوجراں جہلم میں سگریٹ بنانے والی مشین پر کام کرتا تھا..... وہاں ملازم ہونے سے قبل بھی میں سگریٹ نوشی کرتا تھا..... اب تو میں زیادہ ہی سگریٹ پینے لگا تھا..... کیونکہ فیکٹری کے اندر مفت میں سگریٹ مل جاتے تھے..... کوئی روک ٹوک نہ

Marfat.com

تھی..... میں ایک دن میں تیس چالیس سگریٹ پھونک ڈالتا تھا..... چائے بھی بے تحاشہ پیتا تھا..... پھر اس کے ساتھ ساتھ مجھے نسوار رکھنے کی بھی عادت پڑ گئی..... سگریٹ..... چائے..... اور نسوار میرے ایک نشہ بن گئے..... عزیزوں رشتہ داروں نے بہت منع کیا..... ان کے نقصانات بتائے..... مگر میں نے کسی کی ایک نہ سنی..... اور نشے میں مگن رہا.....

نماز روزے سے میں کوسوں دور تھا..... سال میں عیدین کی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھتا تھا..... نہ ہی کبھی قرآن مجید کی تلاوت کرتا تھا..... نہ ہی گھر میں کبھی اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا..... بیوی اور بچے بھی مجھ پر گئے تھے..... وہ سب بھی چائے کے دلدادہ تھے..... ہمارے گھر میں دن اور رات میں کم از کم دس مرتبہ چائے بنتی تھی..... چائے کے بغیر نہ ہمیں نیند آتی تھی..... اور نہ ہی کھانا ہضم ہوتا تھا.....

میری تنخواہ کا زیادہ حصہ چائے اور نسوار پر اٹھ جاتا تھا..... میں اوورٹائم لگاتا تھا..... اس لئے گزر بسر ہو رہی تھی.....

پھر میری ریٹائرمنٹ کا وقت آ پہنچا..... ریٹائر ہونے کے بعد میں نے گاؤں میں کریانے کی دکان کھول لی..... اس میں سگریٹ..... چائے..... اور نسوار بھی فروخت ہوتی تھی..... اس لئے ہمارے اطوار میں کوئی تبدیلی نہ آئی..... ادھر میرے بیٹے نے میٹرک کا امتحان پاس کیا..... تو اسے میں نے اپنے تعلقات کی بناء پر سگریٹ فیکٹری میں ہی ملازم کرا دیا..... یوں گزر بسر بہتر انداز میں ہونے لگی..... اور میرا سگریٹ کا کوٹہ بھی پورا ہونے لگا.....

گاؤں آئے ابھی چار ماہ ہی گزرے تھے..... کہ میں بیمار ہو گیا..... پہلے تو پیٹ کی تکلیف ہوئی..... اور پیٹ میں درد رہنے لگا..... غذا ہضم نہ ہوتی تھی..... میں نے یہی سمجھا کہ آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے..... اس لئے میں نے علاج پر توجہ نہ دی..... مگر تکلیف دن بدن بڑھتی ہی گئی..... اب تو کچھ کھانے پینے کو بھی جی نہ چاہتا تھا..... کوئی چیز کھاتا تو یوں لگتا کہ جیسے وہ گلے میں پھنس گئی ہو..... ساتھ ہی درد بھی رہنے لگا..... اردگرد کے ڈاکٹروں سے کافی علاج کرایا..... مگر افاقہ نہ ہوا..... بلکہ تکلیف بڑھتی ہی گئی.....

Marfat.com

کیونکہ کسی کو بھی اصل مرض کا پتہ نہ لگ رہا تھا.....

جب میں چار پائی سے لگ گیا..... تو گھر والے مجھے سی ایم ایچ راولپنڈی لے گئے ..... وہاں میرے مختلف ٹیسٹ ہوئے..... اور پتہ چلا کہ میری خوراک کی نالی میں کینسر ہو گیا ہے..... اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب سگریٹ..... چائے..... اور نسوار کی مہربانیاں ہیں..... مگر اب پچھتانے سے کیا ہونا تھا..... میں جانتا تھا کہ کینسر کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا..... اور ایسے مریض زیادہ دیر زندہ نہیں رہتے..... مجھے موت اپنی آنکھوں کے سامنے ناچتی نظر آنے لگی تھی..... مگر پھر بھی میں باز نہ آ رہا تھا..... میرے تکیے کے نیچے اب بھی نسوار کی پڑیا ہوتی تھی.....

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ آپریشن کر کے خوراک کی نالی نکال دی جائے..... اور اس کی جگہ مصنوعی نالی ڈالی جائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں گا..... مگر میں اس کے لئے تیار نہ تھا..... سب لوگ مجھے سمجھا سمجھا کر تھک گئے تھے..... مگر میں آپریشن کرانے کے لئے رضا مند نہ ہوا..... ڈاکٹر کرنل فیاض نے غصے سے مجھے ڈسچارج کر کے گھر بھیج دیا.....

چند دن بعد گھر والے مجھے ایک دیسی حکیم کے پاس لے گئے..... اس نے کافی رقم بٹوری اور یہ یقین دلایا کہ میں صحت مند ہو جاؤں گا..... اس کی دوا نے کافی اثر دکھایا..... اور میں کچھ بہتری محسوس کرنے لگا..... مگر میں مکمل طور پر صحت مند نہ ہو رہا تھا..... اور پھر ڈاکٹر فیاض کے الفاظ میں نہ بھول پا رہا تھا..... کہ ایک سال سے زیادہ نہ جی پاؤں گا..... دو ماہ گزر گئے تھے..... اب میری زندگی کے دس ماہ باقی تھے..... اور یہی فکر مجھے موت کی طرف لے جا رہی تھی.....

دروازے پر دستک ہوئی تو دروازہ میں نے ہی کھولا..... میرے سامنے چار افراد کھڑے تھے..... جن کے چہروں پر ڈاڑھیاں تھیں..... اور سر پر ٹوپیاں تھیں.....

انہوں نے محبت بھرے انداز میں سلام کیا..... اور مجھ سے باری باری ہاتھ ملایا..... اور پھر ایک صاحب کہنے لگے: کہ ہمارا تعلق تبلیغی جماعت سے ہے..... آپ سے درخواست ہے کہ آج مغرب کی نماز آپ ہمارے ساتھ مسجد میں ادا کریں..... نماز کے بعد درسِ قرآن ہوگا.....

Marfat.com

میں نے ہاں کردی تو وہ لوگ خوشی خوشی واپس چلے گئے..... میں ابھی تک فیصلہ نہ کر پایا تھا..... کہ مسجد جاؤں نہ جاؤں..... کچھ ہی دیر بعد مغرب کی اذان شروع ہوئی..... تو میرے اندر ایک تبدیلی سی محسوس ہوئی..... میں نے وضو کیا..... اور مسجد کی طرف چل پڑا..... میں کئی برس کے بعد نماز ادا کر رہا تھا..... نماز پڑھتے ہوئے مجھے ایک سکون سا محسوس ہوا.....

جب اجتماعی دعا مانگی گئی تو میری آنکھیں چھلک پڑیں..... میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی صحت اور زندگی کی دعا مانگی..... نماز کے بعد ان کے ایک ساتھی نے اسلام اور قرآن کے حوالے سے نماز..... روزہ..... اور دیگر احکامِ الٰہی پر ایسی بہترین اور مدلل تقریر کی..... کہ میرے اندر ایک تبدیلی آ گئی..... وہ لوگ تین دن ہمارے گاؤں میں رہے..... میں نے تمام نمازیں با جماعت اداء کیں..... نماز اداء کر کے مجھے ایک روحانی سکون محسوس ہوتا تھا..... ساتھ ہی میں محسوس کرنے لگا تھا..... کہ میری تکلیف بھی کم ہوتی جا رہی تھی.....

چوتھے روز وہ جماعت گاؤں سے روانہ ہوئی..... تو ان میں ایک فرد کا اضافہ ہو گیا تھا..... وہ فرد میں تھا..... میں نے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا عہد کر لیا تھا..... میں ہر نماز کے بعد پروردگار سے گڑگڑا کر اپنے سابقہ گناہوں..... اور کوتاہیوں کی معافی مانگتا تھا..... اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے مجھے ایک ایسی لذت نصیب ہو گئی تھی..... جو کسی اور چیز میں میں نے کبھی نہ پائی تھی..... سگریٹ..... چائے..... اور نسوار..... میں بھول گیا تھا..... ہم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے رہے..... میں نے ڈاڑھی بھی رکھ لی تھی..... میری زبان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کا ورد رہتا تھا.....

وہ گاؤں دور افتادہ علاقے میں تھا..... اور زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم تھا..... اس گاؤں میں اچانک مجھے تکلیف ہو گئی..... ہماری جماعت میں ایک کوالیفائیڈ ایم بی بی ایس ڈاکٹر بھی تھے..... ان کا کافی تجربہ تھا..... ان کے پاس دوائیں بھی تھیں..... میں نے انہیں اپنی بیماری کی تفصیل بتائی..... تو انہوں نے اس کے مطابق میرا علاج شروع کیا.....

Marfat.com

مگر میری تکلیف کم نہ ہوئی..... بلکہ بڑھتی ہی گئی..... یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحب اور میرے ساتھی میری زندگی سے مایوس ہو گئے..... خود میں بھی اپنے آپ کو چند دنوں کا مہمان سمجھنے لگا.....

ڈاکٹر کرنل فیاض نے سچ ہی کہا تھا..... میں اب زیادہ چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا تھا..... لہٰذا میری جماعت والوں نے اپنا ایک ساتھی میری حفاظت کے لئے چھوڑا..... اور آگے نئی منزل کی طرف نکل گئے..... میں نے اپنے اس ساتھی کو بھی ایک دن آگے روانہ کر دیا..... کیونکہ میرے بچنے کی اب کوئی امید نہ تھی.....

میں مسجد کے ساتھ ہی ایک کمرے میں مقیم تھا..... اگلی صبح میں بیدار ہوا تو مجھے پاخانہ کی حاجت ہوئی..... گاؤں میں لیٹرین وغیرہ نہ تھی..... رفع حاجت کے لئے باہر کھیتوں میں جانا پڑتا تھا..... میں گرتا پڑتا باہر نکلا..... تو مجھے کہیں خالی جگہ نہ ملی..... جدھر دیکھتا کوئی نہ کوئی مرد یا عورت نظر آ جاتے..... جو رفع حاجت کے لئے آ جا رہے تھے..... میں کافی دور نکل گیا..... فارغ ہونے کے بعد یوں لگا جیسے میرے جسم میں طاقت نہیں رہی..... اور اب میں چند لمحوں کا مہمان ہوں..... میں بڑی مشکل سے ایک درخت کی چھاؤں تک پہنچا..... اور بے ہوش ہو کر گر پڑا.....

نہ جانے میں کتنی دیر بے ہوش رہا..... اچانک میرے ہاتھ پر کوئی چیز ٹکرائی تو مجھے احساس ہوا کہ میں زندہ ہوں..... میں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو اسی درخت کے نیچے پایا..... میں نے ہاتھ ادھر ادھر زمین پر پھیرا..... تو میرے ہاتھ میں کوئی چیز آ گئی..... میں نے اٹھا کر دیکھا تو وہ جامن تھا..... وہ پیڑ جامن کا تھا..... اور وہ جامن اسی درخت سے گر کر میرے ہاتھ پر لگا تھا..... میں نے بے اختیار ہو کر وہ جامن منہ میں ڈال لیا..... اور اسے کھانے لگا..... مجھے وہ بہت ہی مزے دار لگا..... میرا جی چاہنے لگا کہ میں اور بھی جامن کھاؤں..... مگر یہ میرے بس میں نہ تھا..... میں نے اوپر نگاہیں اٹھائیں..... تو مجھے ایک چڑیا جامن کے پیڑ پر بیٹھی نظر آئی.....

یوں لگا: جیسے وہ مجھے ہی دیکھ رہی ہو..... ہماری نظریں ٹکرائی تو چڑیا نے اپنی چونچ جامن کو ماری..... تو ایک جامن سیدھا میرے اوپر آن گرا..... میں نے وہ بھی اٹھا کر منہ میں

Marfat.com

ڈال لیا..... میں نے پھر چڑیا کی طرف دیکھا..... اس نے پھر جامن گرایا..... اور میں نے کھالیا..... پھر یہ سلسلہ چل نکلا..... چڑیا نے بہت سے جامن گرائے جو میں کھاتا رہا..... یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا.....

اس کے بعد مجھے یوں لگا..... جیسے میرے جسم میں نئی طاقت آگئی ہے..... خوراک کی نالی کا ورد اور دیگر تکالیف ختم ہوتی محسوس ہوئیں..... میں اٹھ کر بیٹھ گیا..... اور چل کر ڈیرے پر آ گیا..... میں نے رختِ سفر باندھا..... اور اپنی جماعت کی تلاش میں آگے بڑھ گیا..... تین دن بعد میں نے انہیں پالیا.....

انہوں نے مجھے دیکھا..... تو انہیں یقین نہ آیا..... کہ میں زندہ ہوں..... میں نے انہیں جامن اور چڑیا والی بات بتائی..... تو وہ ششدرہ گئے.....

اور کہنے لگے: کہ یہ کرشمہ قدرت ہے..... اور ایسے کرشمے اسی وقت ہی ظہور پذیر ہوتے ہیں..... جب انسان صرف اللہ کا بندہ بن جائے..... اس کا جینا مرنا..... کھانا پینا..... اور ہنسنا صرف اللہ کی خاطر ہو.....

بعد میں میں نے اپنا ٹیسٹ کرایا..... تو کینسر کا نام ونشان بھی نظر نہ آیا..... ڈاکٹر نے مجھے تندرست قرار دیا..... اب میں بالکل صحت مند ہوں..... مجھے کوئی دکھ درد نہیں ہے.....

میں اب سال کے گیارہ ماہ گھر سے باہر رہتا ہوں..... میں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر چکا ہوں..... چند ماہ قبل تبلیغ کے سلسلے میں ہی اس گاؤں جانے کا اتفاق ہوا..... جہاں میں بیمار اور صحتیاب ہوا تھا..... میں اور میرے ساتھی اس جامن کے درخت کی تلاش میں گئے تھے..... مگر وہاں اب وہ درخت نہ تھا..... گاؤں والوں سے پوچھا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا..... اور بتایا کہ یہاں ہی نہیں بلکہ پورے گاؤں میں جامن کا درخت نہیں ہے..... اور نہ ہی پہلے کبھی تھا.....

میں ہی نہیں ہم سب ساتھی حیران ہوئے تھے..... کہ کیا وہ سب ایک خواب تھا..... مگر مجھے یقین ہے کہ وہ حقیقت تھی خواب نہ تھا..... اللہ نے مجھ پر خاص کرم کیا تھا..... اس کی مصلحتیں انسان نہیں جان سکتا..... میرا سر اب ہمیشہ اس کے دربار میں جھکا رہتا ہے.....

Marfat.com

میں اس کے کرم کا جتنا بھی شکریہ اداء کروں کم ہے..... (از: سلیم افضل)

ایک تبلیغی جماعت کے ساتھ اللہ کی مدد و نصرت کا واقعہ:

6 ...... یہ واقعہ ہمیں قاضی بشیر احمد صاحب نے فتح جھنگ (پنجاب) سے بھیجا ہے ..... ان کا یہ واقعہ اس زمانے کا ہے..... جب وہ دبئی (متحدہ عرب امارات) میں رہائش پذیر تھے..... وہ اپنا ایمان افروز واقعہ یوں تحریر کرتے ہیں.....

میں ایک دفعہ تین روز کے لئے تبلیغی جماعت کے ساتھ غالباً عید کی چھٹیاں تھیں..... اس غرض سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا..... کہ ایمان ویقین کے ماحول میں رہوں گا..... تو کچھ سیکھ لوں گا..... ورنہ عید کے ایام کھانے پینے اور دوستوں سے ملنے ملانے اور گپ شپ میں گزر جائیں گے..... نہ دین کا فائدہ ہوگا..... اور نہ دنیا کا فائدہ ہوگا.....

ہماری جماعت کی تشکیل دبئی (متحدہ عرب امارت) کے تبلیغی مرکز القصیص سے ریاست عجمان کے نواحی علاقے میں ہوئی..... تین دن اللہ کی راہ میں لگانے کے بعد ہم عجمان کے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ پیدل چل کر ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف آرہے تھے..... چونکہ جماعت میں سارے حضرات ایشائی باشندے تھے..... اور شلوار قمیص میں ملبوس تھے..... اور سروں پر بستر اور کھانے پینے کے برتن اور چولہا وغیرہ بھی اٹھائے ہوئے تھے..... اس لئے سمندری حدود کے حفاظتی کوسٹ گارڈ نے ہمیں دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ لوگ بذریعہ لانچ غیر قانونی طور پر متحدہ عرب امارات میں داخل ہونے کی کوشش کرر ہے۔ اس وقت اس قسم کی وارداتیں عام تھیں.....

چنانچہ وہ ہمیں سرکاری گاڑی میں بٹھا کر لے گئے..... اور عجمان کے قلعے میں بند کر دیا ..... یہ قلعہ بہت بڑا تھا..... اس کی موٹی اور فلک بوس دیواریں اور بہت بڑا مضبوط دروازہ..... جس پر زبردست پہرہ تھا..... جس سے نکلنے کی کوئی صورت نہ بن سکتی تھی..... ہمارے ساتھی اس قلعے میں آکر گھبرائے..... ان میں سے بعض بغیر ویزے کے بھی تھے..... جن کے پاس کوئی کاغذی ثبوت بھی نہ تھا..... کہ وہ کس ملک کے باشندے ہیں.....

Marfat.com

میں نے یہ تجویز پیش کی کہ ہمیں اس مشکل وقت میں فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے..... اور اسی سے مدد مانگنا چاہیے..... جو مشکل کشا ہے..... ہم چونکہ سارے اُردو بولنے والے تھے..... عربی زبان نہ جاننے کی وجہ سے کوسٹ گارڈ اور قلعہ کے اندر متعین افسران کو وضاحت سے اپنا موقف سمجھا نہ سکتے تھے..... ہم نے حلقہ لگایا..... اور دو ساتھیوں کو ذکر اللہ کے لئے مقرر کر دیا..... اور باقی حدیثِ پاک کی تعلیم کے لئے بیٹھ گئے..... اور ایک ساتھی تعلیم کرانے لگا..... قلعے کے اندر ڈیوٹی پر موجود فوجی جوانوں نے جب یہ حلقہ دیکھا..... تو وہ بھی آ گئے..... اور چاروں طرف کھڑے ہو کر حدیثِ پاک سننے لگے..... ہمارا ساتھی جو فضائلِ اعمال پڑھ کر سنا رہا تھا..... وہ حدیثِ شریف کا پہلے عربی متن دو دو مرتبہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا..... اور پھر اردو ترجمہ پڑھتا تھا..... تھوڑی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا..... پھر اندر آفس میں موجود ایک میجر صاحب نے اپنے ایک افسر کو بلا کر پوچھا..... کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں..... تو وہ چونکہ افسر عرب تھا..... اس نے حدیثِ پاک عربی میں سنی تھی..... اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی فضیلت واہمیت اس پر واضح ہو چکی تھی..... تو اس نے من و عن دفتر میں جا کر میجر صاحب کو پوری بات بتا دی..... یہ سن کر میجر صاحب نے حکم دیا کہ ان کے ویزے اور ورک پرمٹ وغیرہ چیک کئے جائیں..... اور صحیح ہونے کی صورت میں ان کو چھوڑ دیا جائے.....

اُسی لمحے میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے ایک ترکیب سمجھا دی..... اور میں نے اپنے ساتھیوں سے چپکے سے کہا..... کہ اپنے اپنے ویزے اور ورک پرمٹ مجھے دے دو.....

جن کے پاس یہ کاغذات تھے انہوں نے دے دیئے..... تو اندر آفس سے ایک ڈیوٹی آفیسر نکلا..... اور ہم سے پوچھا: کہ ویزے وغیرہ ہیں.....

میں نے آگے بڑھ کر کہا: کہ یہ ہمارے کاغذات حاضر ہیں..... آپ چیک کریں.....

اس نے ہمارے دو تین ساتھیوں کے ویزے وغیرہ دیکھے..... اور کاغذات کا پلندہ مجھے واپس دیتے ہوئے کہا: کہ بس بس کاغذات ٹھیک ہیں..... اور پھر ہماری رہائی کا حکم سنا دیا..... اس کے بعد ہمیں سرکاری گاڑی میں بٹھا کر عجمان شہر کے ٹیکسی اسٹینڈ پر پہنچا کر خدا

Marfat.com

حافظ کہا.....

اس طرح اللہ جل شانہٗ کی غیبی مدد اور نصرت سے ہماری ساری جماعت کی پریشانی ٹل گئی.....

ایک پادری کی تبلیغی جماعت والوں کو نصیحت:

7 ......۱۹۷۸ء میں ایک پادری مسلمان ہو کر آیا تھا..... عبدالمجید اس کا اسلامی نام تھا ......فرانس میں رہتا تھا......وہ مسلمان ہوا تیونس کی ایک جماعت کو دیکھ کر..... اس جماعت کے امیر کا نام بھی عبدالمجید تھا..... تو اس نے اپنا نام بھی عبدالمجید رکھا......جب وہ "رائے ونڈ" میں آیا تو پچھتر برس سے بھی اوپر اسّی کے درمیان تھا......لمبا سا.....

تو اس نے کہا: کہ میں تیس برس سے قرآن پڑھتا نہیں..... اس کی وجہ ہے کہ میں قرآن کے مطابق کسی کو دیکھتا نہیں تھا...... یہ ٹھیک تھا کہ قرآن حق ہے......لیکن کوئی نظر نہیں آتا تھا......تو یہ جماعت اسے مل گئی.....

کہنے لگا کہ مجھے کچھ خوشبو آئی......ان کو اپنے گرجے میں ٹھہرایا..... اور میں خود مسلمان ہو گیا.....

پھر وہ کہنے لگا: کہ میں آپ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں..... ایک تو یہ کہ آپ کا جو لباس ہے پگڑی ہے..... ڈاڑھی ہے..... کرتا ہے..... شلوار ہے..... اس کو نہ چھوڑیں..... چاہے آپ جہاں ہیں......اس میں جو طاقت ہے وہ کسی چیز میں نہیں...... جو آپ کا ظاہری حلیہ ہے......

دوسری چیز یہ ہے..... کہ جب آپ یورپ میں پھریں..... تو اذان دے کر باجماعت نماز پڑھیں..... یہ دو باتیں خنجر کی طرح سینے میں لگتی ہیں...... پچھتر سال جو پادری رہا ہوں..... یہ اس کا نچوڑ بتا رہا ہوں......

پھر دعا کرتا تھا کہ یا اللہ! میری فرانس میں موت نہ آئے..... کسی مسلمان ملک میں موت آئے......چنانچہ وہ تیونس چلا گیا......وہیں اس کا انتقال ہوا..... وہیں دفن ہوا.....

Marfat.com

ایک دیوبندی شخص کا روس میں تبلیغ کا واقعہ:

8 ......پاکستان بننے کے بعد ایک پاکستانی اتفاق سے روس کی دور دراز پہاڑیوں میں جانکلا..... وہاں ایک روسی کو ملاقات کے دوران بتلایا..... کہ میں پاکستان کا باشندہ ہوں.....

اس نے پوچھا: یہ ملک کہاں واقع ہے؟.....

کہا! ہندوستان کے بالکل ساتھ ملحق ہے.....

پھر روسی نے دریافت کیا..... کہ ہندوستان سے دیوبند کتنی دور ہے؟.....

جواب دیا: کہ دیوبند..... ہندوستان ہی میں واقع ہے.....

اس پر روسی باشندہ بولا..... کہ ہمارے ہاں ایک دیوبندی ہے..... اور اشاعت اسلام کر رہا ہے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 10

جنات کے پندرہ اثر انگیز واقعات

موسیقی سے نفرت اور نوجوانوں کو سبق سکھانے کا پراسرار واقعہ:

1...... پراسرار واقعات کے حوالے سے ایک نہایت محترم شخصیت کے گھر ہونے والا واقعہ مجھے بتایا گیا..... جوان کے آنگن میں لگے ہوئے کھجور کے درخت سے متعلق تھا..... اس گھرانے کے ایک فرد محترم ریحان صاحب نے مجھے اس واقعے سے متعلق تفصیلات بتائیں..... جن کے مطابق ان کے گھر کے گراؤنڈ فلور پر کرائے دار رہتے ہیں..... جبکہ وہ لوگ خود فرسٹ فلور پر رہتے ہیں..... کرائے داروں کے لڑکے شوقیہ طور پر گانا بجانا کرتے ہیں..... ایک بار وہ گٹار اور آرگن وغیرہ لے کر رات کے ٹائم میں صحن میں لگے ہوئے کھجور کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے..... ان لڑکوں نے حسب معمول ساز بجانا اور گانا شروع کر دیا..... تھوڑی دیر بعد ان کا نوکر لڑکا باہر آیا..... اور اس نے بولا: کہ یہ بابا کون ہیں..... جو آپ لوگوں کو دیکھ رہے ہیں؟

یہ بات کہہ کر وہ نوکر لڑکا بیہوش ہو گیا..... اس واقعے کے بعد ان لڑکوں کو وہ ''بابا'' تواتر سے نظر آنے لگے..... جب بھی وہ لوگ کھجور کے درخت کے نیچے آ کر آرگن یا گٹار وغیرہ بجاتے..... وہ بابا ظاہر ہو جاتے..... اور ان کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے وہاں سے ہٹ جانے اور ساز وغیرہ بجانے سے منع کرتے.....

اس واقعے کا جب گھر والوں کو علم ہوا..... تو انہوں نے سمجھا کہ کوئی باہر کا شخص ہے جو بچوں کو ڈرا رہا ہے..... اس لیے انہوں نے پولیس گارڈ کا انتظام کر لیا..... جو ہمہ وقت گھر کے دروازے پر اور قریب ہی گشت کرتے رہتے..... اسکے باوجود وہ بزرگ نظر آ جاتے..... پولیس والے بھی انہیں دیکھتے تھے.....

Marfat.com

ریحان صاحب نے بتایا: کہ ان لوگوں نے حفاظتی نقطہ نظر سے چوکیدار بھی بڑھا دیئے تھے.....

ان کا کہنا ہے کہ جن لوگوں سے انہوں نے یہ مکان خریدا تھا..... انہوں نے بتایا تھا کہ اس گھر میں خاص طور پر کھجور کے اس درخت کے پاس کبھی کبھی کوئی بزرگ شخص ظاہر ہوتے ہیں..... ہم نے مکان خریدنے کے بعد پورا مکان تڑوا دیا..... تا کہ نیا گھر بنا سکیں..... جبکہ کھجور کے اس درخت کو وہیں رہنے دیا گیا..... جہاں یہ واقعہ پیش آیا.....

ہمارے منع کرنے پر ان لڑکوں نے وہاں آرگن..... گٹار وغیرہ بجانا بند کر دیا تھا..... اس کے بعد کوئی واقعہ نہ ہوا..... ایک دن وہی لڑکے اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر موبائل فونز سے رنگ ٹونز بجا رہے تھے..... کہ ان میں سے ایک لڑکے کو کسی غیر مرئی شخصیت کا بڑے زور کا تھپڑ لگا..... اور زبانی کلامی وارننگ بھی دی گئی..... کہ آئندہ اس مخصوص جگہ پر اس طرح کا کوئی کام نہ کیا جائے..... جب اس واقعے کا علم ہوا تو میں نے اپنے ایک محسن بزرگ سے بات کی..... جو بہت عالم فاضل شخص ہیں.....

وہ ہمارے گھر آئے..... اور انہوں نے کھجور کے درخت کے پاس کھڑے ہو کر آیات الٰہی کا ورد کیا..... اور بتایا کہ اس پر ایک عبادت گزار شخصیت کا مسکن و مرکز ہے..... جن کو غیر شرعی کام اور گانا بجانا سخت ناگوار گزرتا ہے..... اس لیے ان لڑکوں کو منع کر دیں..... کہ وہ یہاں بیٹھ کر اس طرح کا کوئی مشغلہ اختیار نہ کریں.....

ہم لوگوں نے ان کی ہدایت پر ان کرائے داروں کے لڑکوں کو منع کر دیا..... اور انہوں نے اس دن کے بعد یہ مشق بند کر دی..... جس کے بعد ایسا کوئی واقعہ پیش نہ آیا.....

ریحان صاحب نے مزید بتایا کہ گزشتہ برس ہمارے گھر والے قربانی کے لیے ایک بچھیا خرید کر لے آئے..... اس کو اسی کھجور کے درخت کے ساتھ باندھ دیا گیا..... اس بچھیا نے وہاں بندھنے کے بعد سخت بے چینی کا اظہار شروع کر دیا..... وہ گھاس وغیرہ کی جانب بھی بالکل متوجہ نہیں ہوتی تھی..... بلکہ ہر وقت رسی تڑوانے کیلئے کوشش کرتی رہتی تھی.....

جب مجھے یہ بتایا گیا تو میں نے کہا: کہ بچھیا کو فوراً کھجور کے درخت سے ہٹا کر کسی اور جگہ باندھ دیا جائے..... جب ایسا کیا گیا تو بچھیا بالکل پرسکون ہو گئی..... اور گھاس وغیرہ کی

Marfat.com

جانب بھی راغب ہوگئی.....

انہوں نے کہا: کہ کھجور کا وہ درخت اب بھی گھر میں موجود ہے..... مگر اس کے بعد کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا ہے.....

"واضح رہے کہ مذکورہ گھر ایک قبرستان کے بالکل قریب ہی واقع ہے....."

سعودی عرب کے ایک کافر جن نے اسلام قبول کرلیا:

2...... پریس ٹرسٹ کے ایک انگریزی اخبار نے عرب کے اخبار "المدینہ" سے یہ خبر نقل کی ہے..... کہ سعودی عرب کی ایک لڑکی کے جسم پر ایک جن نے قبضہ کرلیا تھا..... لڑکی کے والدین نے بے شمار ڈاکٹروں سے اس لڑکی کا علاج کرایا..... مگر جن اس لڑکی کو وا گزار کرنے پر راضی نہ ہوا..... آخر کار گناہوں کے تدارک اور نیکوں کی تبلیغ کی ایک سعودی تنظیم سے تعلق رکھنے والے عالم دین شیخ عبداللہ الامری کی خدمات حاصل کی گئیں..... جنھوں نے اس جن کو اسلام قبول کرنے پر مائل کرلیا.....

خبر میں تو نہیں بتایا گیا..... مگر امید کی جاسکتی ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد جن نے اس بے چاری لڑکی کو وا گذار کردیا ہوگا.....

"نزلہ بر عضو ضعیف" کے مصداق جن بھی صنف لطیف پر ہی قبضہ کرتے ہیں (مردوں کو عام طور پر چڑیلیں چمٹتی ہیں) ہمارے ہاں بھی جن عورتوں پر اپنا قبضہ جماتے ہیں..... اور پھر عامل حضرات اپنے عمل کے ذریعے ان عورتوں کو جنوں سے چھڑاتے ہیں..... بعض اوقات جنوں کو بھی عورتوں سے نجات دلاتے ہیں..... یعنی ان دونوں میں سے ایک ہر حال میں تلف ہوجاتا ہے..... مگر ہمارے ہاں یہ کبھی نہیں ہوا..... کہ کسی عامل نے کسی جن کو اسلام قبول کرنے پر مائل یا قائل کیا ہو..... یہ ایک نئی ڈویلپمنٹ ہے..... چنانچہ عاملوں کو اس پر بھی توجہ دینی چاہئے.....

گھر میں آگ اٹھتی ہے کھانے میں گندگی کردی جاتی ہے:

3 مالک مکان کا بیان..... سامان غائب ہو جاتا ہے..... مکان بدل لینے کے

Marfat.com

باوجود پر اسرار حالات سے جان نہیں چھوٹی..... ''منچن آباد'' اگر تم نے مکان خالی نہیں کیا..... تو گھر والوں سمیت سب کچھ جلا کر بھسم کر دیا جائیگا..... یہ بات یہاں وارڈ نمبر ۴ کے ایک شخص محمد رفیق نے نمائندہ ''خبریں'' کو بتائی.....

اس نے بتایا کہ میرے گھر میں غیبی آواز میرے گھر کی دیوار سے آتی ہے..... اور پھر اچانک گھر کے مختلف حصوں میں آگ بھڑک اٹھتی ہے..... اور یہ سلسلہ گزشتہ تین ماہ سے جاری ہے..... بعض اوقات گھر کا سامان غائب کر دیا جاتا ہے..... بعض اوقات کھانا کھاتے وقت اس میں پیشاب کر دیا جاتا ہے..... یا ریت ڈال دی جاتی ہے.....

مالک مکان نے بتایا اس نے لوگوں کے کہنے پر گھر بھی بدل لیا..... مگر یہ سلسلہ وہاں بھی جاری رہا..... تو دوبارہ اسی مکان میں واپس آ گیا..... لیکن اس سے جان نہیں چھوٹ سکی.....

دریا کی موجوں پر چلنے والا پر اسرار شخص:

4..... میں لاہور سے شیخوپورہ آ رہا تھا بس راوی کے پل پر پہنچی تو بہت آہستہ ہو گئی..... کیونکہ آگے کوئی بیل گاڑی وغیرہ تھی..... (یہ پرانے پل کی بات ہے..... نیا ابھی نہیں بنا تھا) میں بس میں بائیں جانب کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا..... اس لئے دریائے راوی کو بے ارادہ دیکھنے لگ گیا..... مگر دیکھتے ہی حیرت میں ڈوب گیا..... ایک آدمی سر سے پاؤں تک سفید چادر میں لپٹا ہوا صرف آنکھوں کے آگے چادر نہ تھی..... خراماں دریا کی موجوں پر لاہور کی طرف رخ کیے ہوئے چلا آ رہا ہے..... سورج غروب ہونے میں ابھی کم از کم ایک گھنٹہ باقی ہوگا..... اس لئے مکمل روشنی تھی..... میں اسے واضح طور پر سطح آب پر چلتے ہوئے دیکھ رہا تھا..... حتیٰ کہ وہ کنارے کے قریب آ گیا تو میں نے اس منظر سے نظر ہٹا کر اگلی سواریوں کی طرف دیکھا..... کہ اگر کوئی اور شخص بھی ادھر دیکھ رہا ہو..... تو اس سے پوچھوں کہ یہ کیا صورت حال ہے..... مگر ادھر کوئی متوجہ نہ تھا..... جب میں نے پھر دیکھا..... تو وہ منظر غائب تھا..... بلکہ سرے سے ساحل پر بھی کوئی شخص نہ تھا..... یا للعجائب.....

ہاں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں..... کہ کچھ عرصہ کے بعد نیا پل اسی رہ گزر پر بنا.....

Marfat.com

جہاں سے اس رجل غیب کو گزرتے دیکھا تھا..... (سید احمد گیلانی)

چڑیلوں اور بدروحوں کے خوف سے لوگوں نے گھروں سے نکلنا چھوڑ دیا:

5 ......گلگت میں چڑیلوں اور بدروحوں کی یلغار سے گلگت شہر میں لوگوں کا خوف..... اور ڈر کا احساس شدت اختیار کرنے لگا ہے..... شام کے بعد لوگوں نے چڑیلوں کے خوف سے گھروں سے نکلنا بند کر دیا ہے.....

ایک تفصیلی سروے کے مطابق گلگت میں کثروٹ..... اصغری..... اور نگرل کے علاوہ بعض دیگر مقامات پر بھی اس مخلوق سے متعلق شواہد سامنے آئے ہیں..... علاقے کے مختلف مذہبی حلقوں..... و دیندار لوگوں کے مطابق..... اللہ تعالیٰ کی زمین گناہوں..... اور جبر و ستم کی شدت کا شکار ہے..... اور اسی نتیجے میں یہ صورتحال سامنے آئی ہے.....

''جن'' کو بھگانے والی قرآنی آیت کا واقعہ:

6 ......حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ مجمع میں بیان کے وقت فرمایا: کہ آپ حضرات بھی اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ الخ......اور شَاهَتِ الوُجوه کا وظیفہ پڑھا کریں..... اللہ پاک معاونت بھی فرمائیں گے..... اور محافظت بھی.....

ہمارے اکابر اساتذہ اور اسلاف نے اس آیت کے بے شمار فوائد اور ثمرات بیان فرمائے ہیں..... میں نے اپنے مشائخ سے ماموں اللہ بخش نامی ''جن'' کا قصہ سنا ہے بارہا سنا ہے..... جو احمد آباد سے بھاگ کر گنگوہ آ گیا تھا..... اور پھر یہاں اپنی آمد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا کرتا تھا.....

کہ میں نے احمد آباد میں ایک عورت کو ستانا شروع کیا..... تو اس کے رشتہ دار اس کے لئے کئی عاملوں کو لاتے رہے..... جو عامل بھی آتا..... میں دھمکی..... دھونس..... اور زد و کوب سے اس کا خوب نوٹس لیتا..... آخر ایک ایسے آدمی کو لایا گیا..... جو بظاہر اپنے سادہ لباس اور وضع قطع سے ایک معمولی انسان معلوم ہوتے تھے..... میں نے انہیں بھی دھمکی دے

Marfat.com

دی..... کہ تیری طرح بیسیوں عامل آئے..... اور میرا کچھ نہ بگاڑ سکے..... اور میرے ساتھ چھیڑ خوانی پر کوئی اچھا خاصہ نتیجہ بھی مرتب نہ ہوسکا.....

میں نے عامل سے کہا: کہ تیرا بھی وہی انجام ہوگا..... جو پہلوں کا ہوتا رہا.....

اتنے میں اس عامل نے ''انا جعلنا فی اعنا قھم اغلالا الخ'' کی آیت پڑھنی شروع کردی..... مکمل کی تو میرے سامنے ایک بہت بڑی دیوار حائل ہوگئی.....

اس عامل نے مجھے کہا: کہ عورت کو چھوڑ دو..... ورنہ ابھی قید کرتا ہوں.....

میں اپنی ضد پر رہا..... اور عامل کو ایک دوسری دھمکی دے دی..... کہ عامل پھر اسی آیت کو پڑھتے گئے..... اور میرے اردگرد دیواریں چڑھتی گئیں..... اور میں ایک مضبوط حصار میں بند ہوگیا..... اور اپنی نجات بھاگ جانے میں پائی..... لہذا وہاں سے بھاگ کر اب گنگوہ حاضر ہوا..... اور یہاں آکر پناہ لی ہے.....

بہر حال میں عرض یہ کر رہا تھا..... کہ یہ سب قرآنی آیات اور حضور اقدس ﷺ کے بتائے ہوئے وظائف کی برکات ہیں..... جو مخلصین وصالحین کو حاصل ہوتے ہیں.....

جنات کی کارروائی! گھر کا سارا سامان جل گیا:

7 ......بعض اوقات نہ چاہتے ہوئے بھی جنات اور آسیب کی کارروائی کو تسلیم کرنا مجبوری بن جاتی ہے..... گزشتہ روز بھلوال کے نواحی دیہات ماموںی میں ایک گھر کا تمام سامان جل گیا..... حتیٰ کہ صندوقوں میں پڑا ہوا سامان بھی محفوظ نہ رہا.....

بتایا گیا ہے..... کہ اس گھر کی تیرہ سالہ لڑکی..... جو کہ آٹھویں جماعت کہ طالبہ ہے..... پر آسیب اور جنات کا سایہ ہے..... اور یہ آسیب جب بھی لڑکی پر اثر انداز ہوتا ہے..... اسی قسم کی کارروائی سامنے آتی ہے..... گھر والے اس صورتحال سے سخت پریشان ہیں.....

جب خطرناک کھوپڑی نے پکارا:

8 یہ ۱۹۹۶ء کی بات ہے..... جب میں چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا..... ہم ہر

Marfat.com

سال گرمیوں کی چھٹیوں میں ملتان اپنے نانا کے گھر جایا کرتے تھے..... ملتان کو قبرستانوں کا شہر بھی کہا جاتا ہے..... اور وہاں کی بیش تر آبادی پرانے قبرستانوں پر آباد ہے..... بالکل اسی طرح ہمارے نانا کے گھر کے ساتھ ہی ایک غیر آباد علاقہ تھا..... جہاں برگد کے بڑے بڑے درخت تھے..... اس جگہ کے بارے میں مشہور تھا..... کہ یہاں پر مافوق الفطرت مخلوق کا اثر ہے.....

پس ماموں نے ہمیں یہاں جانے سے منع کر دیا تھا..... مگر مجھے جن..... بھوتوں پر یقین نہ تھا..... اس لیے میں گھر والوں سے چھپ کر وہاں چلا گیا.....

یہ سہ پہر کا وقت تھا..... یہاں کی مٹی بھری بھری تھی..... میرے پاؤں اس مٹی میں دھنستے جا رہے تھے..... لیکن میں آگے بڑھتا رہا..... اور دل میں سب کا مذاق اڑا رہا تھا..... کہ بے حد بے وقوف لوگ ہیں..... معلوم نہیں! اس جگہ کے بارے میں کیا کیا مشہور کر رکھا ہے.....

لیکن جب میں اس علاقے کے درمیان میں پہنچا..... تو اچانک میرا پاؤں کسی چیز سے ٹکرایا..... اور ساتھ ہی فضا میں قہقہوں..... اور دردناک سسکیوں کی آوازیں ابھرنے لگیں..... میں ڈر کر نیچے بیٹھ گیا..... لیکن جوں ہی میری نظر نیچے پڑی..... میں خوف سے لرز اٹھا..... کیوں کہ میرا پاؤں جس چیز سے ٹکرایا تھا..... وہ ایک انسانی کھوپڑی تھی..... جس کی آنکھوں کے سوراخوں میں دو انگارے دہک رہے تھے.....

میں گھبرا گیا..... میرے قدموں میں سکت نہ رہی..... کہ اٹھ کر بھاگ سکوں..... اچانک کوئی چیز میری طرف بڑھنے لگی..... میں نے فوراً کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا..... فوراً ہی میرے قدم آزاد ہو گئے..... اور میں گھر کی طرف بھاگا..... اچانک زوردار آندھی چلنے لگی..... اور جب میں میدان سے باہر پہنچا..... تو پیچھے سے آواز آئی..... کہ تو پہلا خوش نصیب ہے..... جو میرے ہاتھوں بچ نکلا..... اگر تو کلمہ نہ پڑھتا..... تو میری کھوپڑی کی جگہ تیری کھوپڑی ہوتی ہاہاہا.....

یہ سنتے ہی میں بے ہوش ہو کر گر پڑا..... جب ہوش آیا تو میرے گھر والے میرے بستر

Marfat.com

کے گرد پریشان کھڑے تھے..... جب میرے اوسان بحال ہوئے..... تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کہ تم کہاں گئے تھے؟.....

میں نے انہیں تمام واقعہ کہہ سنایا..... واقعہ سنانے کے بعد مجھے گھر والوں سے بے حد ڈانٹ پڑی.....

جنات کی دی ہوئی اٹھنی کی قدر نہ کرنے کا انجام:

.....دکن میں ایک مشہور لکھنے والے رہتے تھے..... ان کا نام احمد صدیقی تھا..... وہ یوں تو بہت متقی اور پرہیزگار تھے..... لیکن ڈرتے بہت تھے..... انہوں نے گھر میں بیوی سے کہہ رکھا تھا..... کہ رات کو کوئی بلانے آئے تو مجھے نہیں اٹھانا..... بلکہ کوئی بہانہ کر دینا.....

ایک روز رات کے گیارہ بجے کسی نے ان کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا..... بیوی نے دروازے پر جا کر دیکھا..... تو سادہ لباس میں ایک شخص کھڑا تھا.....

اس نے کہا: کہ مولانا صاحب کو بلا دیں..... مجھے اپنے نومولود بیٹے کے لئے نقش لکھوانا ہے.....

بیوی نے شوہر کے حکم کے مطابق ان کی گھر میں موجودگی سے انکار کر دیا.....

لیکن اس شخص نے کہا: کہ وہ اوپر سو رہے ہیں..... میں مسافر ہوں..... ان سے کہیں کہ وہ آ کر میرے بیٹے کا نقش لکھ دیں.....

بیوی نے جا کر شوہر سے کہا: تو بڑبڑاتے ہوئے اٹھے..... کہ منع بھی کیا تھا..... کہ رات کو کوئی آئے تو منع کر دیا کرو..... لیکن تم نہیں مانی..... اور میری موجودگی کی اطلاع دے دی.....

یہ کہہ کر وہ اترے اور مسافر کے ساتھ روانہ ہو گئے..... چلتے چلتے وہ شہر سے باہر نکل گئے..... وہ دل ہی دل میں خوفزدہ ہو رہے تھے..... کہ خدا جانے یہ شخص انہیں کہاں لے جا رہا ہے.....

وہ اس مسافر کے ساتھ جنگل میں داخل ہو گئے..... اور ایک گھنے درخت کے نیچے پہنچ کر

Marfat.com

اچانک وہ مسافر رک گیا..... اور ایک دم ان کو بھی رکنے کے لئے کہا..... اس نے مولانا کی طرف سے پیٹھ موڑی..... اور ہاتھ پھیلایا..... تو اس کے ہاتھوں میں ایک کپڑوں میں لپٹا لپٹایا بچہ آ گیا..... جو کہیں سے بھی نومولود نظر نہیں آ رہا تھا..... وہ دیکھنے میں کافی بڑا تھا.....

مولانا نے نقش لکھنے کے لئے کاغذ قلم مانگا..... ایک دم مسافر کے ہاتھ میں سونے کا قلم اور بہت عمدہ سا کاغذ آ گیا.....

انہوں نے ڈرتے ڈرتے جلدی سے نقش لکھا..... اور بچے کے گلے میں پہنا دیا.....

وہ خوفزدہ ہونے کے ساتھ دل میں خوش بھی ہو رہے تھے..... کہ موٹی اسامی ہاتھ لگی ہے..... آج اچھی آمدنی ہو جائے گی..... لیکن جب مسافر نے ان کے ہاتھ میں ایک اٹھنی پکڑائی..... تو وہ دل ہی دل میں بیوی کو برا بھلا کہنے لگے..... کہ اس نے ایک اٹھنی کی خاطر آدھی رات کو اتنی دور بھیج دیا.....

مسافر نے ان سے کہا: کہ چلیں میں آپ کو گھر تک چھوڑ آؤں..... ورنہ کہیں ڈر کی وجہ سے راستے میں ہی آپ کا دم نہ نکل جائے.....

مولانا صاحب بڑے حیران ہوئے..... کہ اس کو میرے ڈرنے کا بھی معلوم ہے..... بہر حال وہ انجان مسافر کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہو گئے.....

وہ گھر پہنچے تو جلے بھنے انداز میں وہ اٹھنی بیوی کی طرف پھینکی..... اور اپنی نیند پوری کرنے کی خاطر چھت پر چلے گئے.....

بیوی نے وہ اٹھنی اٹھا کر پاندان میں ڈال دی.....

صبح جب مولانا صاحب اٹھے تو وہ دماغی توازن کھو بیٹھے تھے..... اور اللہ اللہ کہہ کر بھاگ رہے تھے..... گھر والوں نے رسی سے ان کو پلنگ کے ساتھ باندھ دیا..... تین دن تک ان پر اس دورے کا اثر رہا..... اور اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہوتے گئے.....

جب ان کو ہوش آیا..... تو انہوں نے بتایا: کہ میں جیسے ہی پلنگ پر آ کر لیٹا..... تو کسی نے آ کر مجھے کہا: کہ تم سے جس بچے کا نقش لکھوایا گیا تھا..... وہ جنوں کا شہزادہ تھا.....

تم نے ہمارے تحفے کی قدر نہ کی..... اور اس اٹھنی کو حقارت کی نظر سے دیکھا..... اس

Marfat.com

کی تمہیں سزا ملے گی..... اور اس طرح وہ پاگل پن کا دورہ اس غلطی کی سزا تھی.....

پھر مولانا نے بیوی سے اٹھنی کے بارے میں معلوم کیا..... تو بیوی نے کہا: کہ وہ تو میں نے پاندان میں رکھ دی تھی..... وہیں ہو گی..... ابھی لاتی ہوں.....

بیوی نے جا کر دیکھا..... تو وہاں کچھ بھی نہ تھا.....

مولانا نے کف افسوس ملتے ہوئے کہا: وہ اٹھنی تو بڑی برکت والی تھی..... اس غیبی آواز نے یہ بھی کہا تھا..... کہ اگر تم آٹھ آنے کی توہین نہ کرتے..... تو کبھی بھی پیسوں کی طرف سے تنگی نہ ہوتی..... اور ساری زندگی پیسوں میں کھیلتے رہتے.....

چھوٹے چھوٹے ہاتھ برابر پاؤں دبائے جا رہے تھے:

10...... میں جب وعدہ کر لوں تو حتی الامکان یہی کوشش ہوتی ہے..... اسے پورا کروں..... الا کوئی خاص مانع امر پیش آ جائے..... تو مجبوری ہے..... ان دنوں میرے ٹخنے کو موچ آ گئی..... اور میں کئی روز تک دراز بستر رہا..... شور کوٹ والوں سے میں نے جلسے میں شرکت کا وعدہ کیا ہوا تھا..... اب میں لنگڑا کر چلنے کے قابل ہو گیا تھا..... سوچ رہا تھا سفر کروں یا نہ کروں..... کہ چوہڑ کانہ (فاروق آباد) سے ممتاز احمد قریشی جو ان دنوں گورنمنٹ کالج شیخوپورہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے..... ملاقات کو آ گئے.....

میں نے ان سے کہا: یار اگر تم میرے ساتھ چلو تو شور کوٹ جلسہ سے ہو آئیں..... وہ خوشی سے تیار ہو گئے..... جب ہم رات کو شور کوٹ پہنچے..... تو جلسہ جاری تھا..... علالت کے باوجود میرے پہنچ جانے پر منتظمین جلسہ اور سامعین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی.....

میں نے کرسی پر بیٹھ کر دو نظمیں پڑھیں..... ازاں بعد مہتمم صاحب نے مجھے ایک استاد صاحب کے خالی مکان میں ٹھہرانے کا بندوبست کر دیا..... نماز پڑھ کر کھانا کھایا اور لیٹ گئے..... میں ممتاز احمد قریشی اور ایک دوسرے نوجوان طالب علم کے درمیان میں لیٹا ہوا تھا بجلی جل رہی تھی..... اتنے میں آٹھ دس بچوں کا گروہ آ گیا..... جو باوجود منع کرنے کے مجھے دبانے لگے..... کافی دیر تک میں انہیں لطیفے سناتا رہا..... اور وہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو

Marfat.com

تے رہے..... اور ساتھ ساتھ میری پنڈلیاں دباتے رہے.....

جلسہ ختم ہوا..... لاؤڈ سپیکر کی آواز بند ہوگئی..... تو میں نے سوچا دو بج رہے ہیں..... اب سو یا جائے..... مگر اس شور و غوغا میں بھی ممتاز احمد قریشی اور وہ نوجوان طالب علم مزے سے سو رہے تھے.....

میں نے ان بچوں سے کہا: بھئی اب بس کرو..... تم بھی جا کر سو جاؤ..... اور مجھے بھی سونے دو..... وہ سب اُٹھ کر چلے گئے..... بتی جل رہی تھی..... میں آنکھیں بند کر کے سونے کی تیاری کرنے لگا..... اچانک پھر کسی نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے مشین کی سی تیزی سے میری پنڈلیاں دبانی شروع کر دی..... آنکھ کھول کر دیکھا تو پائنتی پر کوئی بھی نہ تھا..... میں نے جلدی سے ٹانگیں سیدھی کر لیں..... اور دونوں ساتھیوں کو دیکھا..... وہ دونوں مزے سے سو رہے تھے..... یہ اللہ کا فضل ہے کہ میں کسی ایسے واقعہ سے دہشت زدہ نہیں ہوتا.....

میں پھر آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گیا..... چند لمحے گزرے تو پھر وہی صورت فٹافٹ فٹافٹ وہی ہاتھ مجھے دبا رہے تھے..... اس دفعہ میں نے حرکت نہ کی..... اور سوچتا رہا..... کہ مجھے کیا کرنا چاہئیے..... سوئے ہوئے ساتھیوں کو جگانا مناسب نہ سمجھا..... جب تھوڑا وقت گذر گیا..... تو میں نے بلند آواز سے کہا..... بھئی! تمہاری بڑی مہربانی..... شکریہ..... اب مجھے آرام کر لینے دو..... ایسا نہ ہو کہ صبح کی نماز قضا ہو جائے..... شاباش اب جاؤ.....

میری یہ بات سن کر وہ غیبی ہاتھ رک گئے..... اور پھر مجھے نیند آ گئی..... (سید امین گیلانی)

ایک شکاری کے ہاتھوں ایک "جن" کے زخمی ہونے کا واقعہ:

11 ......یہ واقعہ میرے ساتھ ایک پہاڑ پر پیش آیا..... میں آپ کو اس پہاڑ کے بارے میں بھی کچھ بتا تا چلوں..... اسے ثور ب غر (توانا پہاڑ) کہتے ہیں..... درمک نامی گاؤں..... اس پہاڑ کے دامن میں واقع ہے..... کسی زمانے میں یہاں

Marfat.com

گھنے..... اور سرسبز درخت تھے..... ان درختوں کی ٹہنیاں صاف شفاف شہد کے علاوہ موسم گرما میں پھلوں سے لد جاتیں..... یہ پھل مقامی خواتین ٹولیوں کی صورت میں جمع کر کے گاؤں کے بچوں میں بانٹتیں..... اس جگہ سے لوگ خشک لکڑیاں سر پہ لاد کر گاؤں لاتے..... اور انہیں ایندھن کے طور پر مہینوں استعمال کرتے..... رمضان المبارک میں نوجوان پہاڑ کی چوٹی پر لکڑیوں کے انبار بنا کر آگ جلاتے..... جس سے پورا گاؤں روشن ہو جاتا..... یہاں شکار کی کمی نہیں تھی.....

شام ڈھلتے ہی تیتر اور چکور کی نغمہ سرائی شروع ہو جاتی..... جب کہ سیاہ خاموش رات میں لکڑ بھگوں..... اور گیدڑوں کی چیخ وپکار سے یہ علاقہ گونج اٹھتا..... ان کی خوف ناک صدائیں سن کر گاؤں کے خوں خوار کتے بھونکنے لگتے..... یوں اندھیرے میں درندوں کا راج عروج پر ہوتا.....

میرا یہاں خاصے عرصے بعد آنا ہوا..... ایک دن مجھے میرے دوست ہاشم نے بتایا: کہ اس نے چکور پھانسنے کے لیے پہاڑ میں گڑھا کھودا ہے..... (گڑھے میں دانے ڈال کر مقامی لوگ پھندے کے ذریعے چکور پکڑتے ہیں) وہاں چل کر دیکھتے ہیں..... اگر چکور ہوا تو میں تمہیں دے دوں گا..... مجھے سرخ چونچ والا یہ پرندہ بہت پسند تھا..... لہٰذا میں نے حامی بھر لی..... اور ہم گھر سے تھیلا..... تھرماس اور کلہاڑی لے کر اس پہاڑ کی جانب روانہ ہو گئے.....

راستے میں ایک مقام پر چشمہ تھا..... جہاں سے ہم نے تھرماس میں پانی بھرا..... پھر ایک راہ سے پہاڑ پر چڑھنے لگے..... اس راستے میں جگہ جگہ جھاڑیاں تھیں..... ہم انہیں کلہاڑیوں سے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھتے رہے..... جب ایک بلند جگہ پر پہنچے..... تو ہاشم نے بتایا: کہ اِدھر کبھی شمشان گھاٹ ہوا کرتا تھا..... اس جگہ سے رات کے وقت ہندو جنات کے گھنگروؤں کی جھنکار صاف سنائی دیتی ہے.....

میں اس کی یہ باتیں سن کر ہنس دیا..... اور اس سے کہنے لگا: کہ آپ یہاں جن تلاش کرنے آئے ہیں..... یا کہ چکور؟.....

تو وہ مجھے گھورنے لگا..... اور میری بات کا جواب دیے بغیر آگے بڑھ گیا.....

Marfat.com

میں بتاتا چلوں! کہ ہاشم پر کبھی کبھار جن کا دورہ پڑ جاتا تھا..... چنانچہ اسی خدشے کے پیش نظر میں اسے یہاں روکنا مناسب نہیں سمجھا..... اور چپ چاپ اس کے پیچھے چل دیا.....

جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے..... تو میں نے خدا کا شکر ادا کیا..... تھکن کی وجہ سے میرا برا حال تھا..... اس لیے میں ایک جگہ پر بیٹھ گیا..... پیاس الگ ستا رہی تھی..... لیکن مجھے ہاشم کہیں نظر نہیں آ رہا تھا.....

میں نے سوچا..... کہ جب وہ آئے گا..... تو جی بھر کر پانی پیوں گا..... اس جگہ مرغ زار کا منظر بڑا دل فریب تھا..... ہر طرف جنگلی پھول کھلے ہوئے تھے..... ان کی خوش بو سے فضائیں معطر تھی.....

میں نے ہاشم کا کافی دیر تک انتظار کیا..... لیکن وہ نہیں آیا..... اس مقام پر صدائیں لگانا جنگلی جانوروں کو چیر پھاڑ کی دعوت دینے کے مترادف تھا..... لہٰذا میں اس کی تلاش میں اٹھ کھڑا ہوا..... میں نے اسے دور دور تک تلاش کیا..... لیکن وہ نہیں ملا..... اس دوران اندھیرا چھا گیا.....

میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی..... تو چاروں طرف سیاہ بادل تھے..... ہوا بھی تیز چلنے لگی تھی..... یہ بارش کی علامت تھی.....

میں ایک بڑے پتھر کی آڑ میں بیٹھ گیا..... مجھے درختوں کے پتوں پر بارش کی بوندیں رسنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی..... جب بارش تھم گئی..... تو میں ہاشم کی تلاش کا ارادہ ملتوی کر کے تنہا گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا.....

جب میں شمشان گھاٹ کے قریب پہنچا..... تو ایسا لگا..... جیسے کوئی میرا پیچھا کر رہا ہو..... ان پہاڑوں میں اکثر پاگل گیدڑ گھومتے رہتے ہیں..... جو انسان پر حملہ آور ہو جاتے ہیں..... لہٰذا میں نے کاندھے سے کلہاڑی اتاری..... اور اس پر اپنی گرفت مضبوط کر کے وہیں جم کر کھڑا ہو گیا..... سر کو ادھر گھمایا لیکن کچھ بھی نہیں تھا.....

میں پھر چل پڑا..... جب گھاٹ کے وسط میں پہنچا..... تو ایک چٹان کی اوٹ سے رونے کی آواز سنائی دی..... اس نسوانی آواز میں ہجر کے غم کی کیفیت تھی..... مجھے علم تھا کہ

Marfat.com

یہاں جن رہتے ہیں..... اس لیے میں نے ایک پتھر اٹھا کر اس طرف پھینک دیا..... سوچا اگر یہ سچ مچ عورت ہو گی تو باہر نکل آئے گی..... لیکن وہاں کہرام مچ گیا..... چٹان ہلنے لگی..... اور چھوٹے بڑے پتھر ایک طرف گرنے لگے..... ان پتھروں کے گرنے کی آواز سے ایسا لگتا تھا..... جیسے زلزلہ آ گیا ہو..... خوف اور دہشت سے میری چیخیں نکل گئیں..... اور میں الٹے قدموں پہاڑ کی چوٹی کی طرف دوڑنے لگا..... وہاں سے بھی پتھر میری جانب بڑھ رہے تھے..... یوں لگتا تھا کہ جیسے میں ان پتھروں کے نیچے دب کر ہلاک ہونے والا ہوں.....

ایسا خوف ناک منظر میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا..... خود کو مجبور اور بے یار و مددگار پا کر اللہ کو مدد کے لیے پکارا..... اور سورہ رحمٰن کی تلاوت شروع کر دی..... کہ اتنے میں کسی نے پیچھے سے میرے سر پہ ہاتھ رکھا..... اور کہا:

''گھبراؤ مت میں مسلمان ہوں..... کیا ہوا..... اگر انسان نہیں ہوں..... تم نے ان کی غم زدہ بیوہ کو زخمی کر دیا ہے..... یہ ان کے لیے نا قابل برداشت ہے..... اس کے ساتھ ہی مجھے ایسا لگا..... جیسے کسی نے مجھے زور سے اس پہاڑ کی چوٹی کی جانب اچھال دیا ہو.....

جب دیکھا..... تو خود کو اسی مرغ زار میں پایا..... حیرت کی بات یہ تھی..... کہ میرے جسم پر خراش تک نہیں آئی تھی..... البتہ بدن سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں.....

ہاشم بھی وہاں موجود تھا..... اس کو دیکھ کر میری گھبراہٹ کی وجہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی..... اس کے تھیلے میں کچھ تھا..... وہ مسلسل کچھ بول رہا تھا..... کیا ہوا..... تم گھبرا کیوں رہے ہو..... یہاں بارش ہوتی رہتی ہے..... چلو اٹھو..... بہت پیارا چکور ہاتھ لگا ہے..... میں نے اس سے اشارے سے پانی مانگا..... جسے پی کر میری حالت سنبھل گئی..... وہ مجھے دیکھ کر ہنسنے لگا.....

میری حالت واقعی قابل رحم تھی..... میں نے اسے بتایا: کہ مجھ پر قیامت گزر گئی..... اور تم ہنس رہے ہو..... یہ سن کر وہ سنجیدہ ہو گیا.....

میں نے اسے سارا واقعہ سنا دیا..... مگر اسے میری بات پر یقین نہیں آ رہا تھا.....

Marfat.com

کہنے لگا:

''ضرور تم نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے..... یقیناً تم یہاں پہنچ کر سو گئے ہو گے''

میں نے اس سے پوچھا: کہ گاؤں جانے کا کوئی دوسرا راستہ ہے.....

اس نے جواب دیا: کہ ہاں ہے..... اور ہم اس راستے سے گاؤں روانہ ہو گئے..... راستے میں..... میں نے اس سے تھیلا مانگا..... جب میں اسے کھولنے لگا..... تو وہ بولا.....

''ابھی مت کھولو چکور اُڑ جائے گا..... گاؤں جا کر پنجرے میں دیکھ لینا.....''

لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی..... اور تھیلے میں ہاتھ ڈال کر چکور کو اڑا دیا.....

وہ خفا ہو کر کہنے لگا:

''بڑی مشکل سے ہاتھ آیا تھا..... تمہاری لاپروائی سے اڑ گیا''

شاید اسے احساس نہیں تھا..... کہ اب مجھے چکور سے بھی ڈر لگ رہا تھا..... میں نے یہ واقعہ بعد میں کئی لوگوں کو سنایا..... لیکن میری بات پر کسی کو یقین نہیں آیا..... اس دن کے بعد میں گھاٹ کے راستے سے اس پہاڑ کی چوٹی پر کبھی نہیں گیا.....

ایک فوجی آفیسر کے گھر پر جنات کے قبضے کی حیرت انگیز داستان:

12 ......فروری ۱۹۷۵ء کی بات ہے..... کہ میں ترار کھل میں ٹھہرا ہوا تھا..... کہ بیس کمانڈر لاہور کا پیغام رات کے بارہ بجے پہنچا.....

انہوں نے مجھے فی الفور لاہور طلب کیا تھا..... مگر وجہ نہیں بتائی گئی تھی..... ڈبلیو ٹی پر پیغام دینے کے بعد کنٹرول سینٹر نے رابطہ توڑ دیا تھا..... اس لئے یہ پوچھنا محال تھا..... کہ وجہ کیا ہے..... بہت غور کیا..... کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آ رہی تھی..... اگر کوئی سرکاری وجہ ہوتی تو پیغام آتا..... پیغام نہ آنے کا مطلب میرے گھر میں کوئی گڑبڑ ہے..... یہ خیال آتے ہی وسوسوں کے طوفان نے گھیر لیا..... نیند کوسوں دور بھاگ گئی..... یوں بھی ۸ ہزار کی برف پوش بلندی پر سردی اس قدر تھی..... کہ میرا سلیپنگ بیگ کچھ باعث راحت نہیں تھا..... بان کی چارپائی انگڑائی.....

Marfat.com

جاگتے جاگتے پو پھٹی..... بیگ لپیٹا..... اور ڈرائیور کے ساتھ جیب کے ٹائروں پر زنجیر کس کے چل پڑا..... مرشد آباد کی چوٹی سے تراڑکھل بازار تک دو میل کی کچی سڑک کا راستہ دو گھنٹے میں طے کیا..... بڑی سڑک پر بھی برف کم نہیں تھی..... مگر گاڑیاں گزرنے سے ٹائروں نے کچھ راستہ بنا دیا تھا..... دس پندرہ میل کی رفتار پر پہاڑ سے اترا..... تو بارش کی وجہ سے میری جیپ کے شیشے وائپرز سے صاف نہیں ہو رہے تھے..... تاہم لاہور تک اسی خستہ حالی میں رات کے بارہ بجے پہنچا.....

کیولری گراؤنڈ میں میری سرکاری رہائش گاہ تھی..... گھر کے قریب پہنچا..... تو عجیب منظر دیکھنے میں آیا..... سول پولیس کا ایک تھانیدار مع ایک گارڈ..... ایم آر ڈی سی کا ایک گارڈ..... پی اینڈ ایس سکواڈرن کے پانچ چھ ایئر مین..... ان گنت سویلین اور فوجی جو میرے ایک پڑوسی میجر صاحب نے بلائے تھے..... میرے گھر کو گھیرے میں لیے ہوئے تھے..... میرے دو عم زاد بھی راولپنڈی سے آئے ہوئے تھے.....

یا رب العزت یہ کیا ہے؟ جیپ کی بریک تو لگ گئی..... لیکن مجھے محسوس ہوا..... جیسے میں سیٹ کے ساتھ سل گیا ہوں..... اٹھنے کی کوشش کرتا ہوں..... تو ایسے لگتا ہے..... جیسے ٹانگوں میں جان نہیں رہی..... دل کو سہارا دے کر بمشکل جیپ سے نکلا..... سلام دعا کے لئے زبان نہیں کھل رہی تھی..... جونہی جیپ سے اترا.....

میجر صاحب مذکورہ میرے پاس آئے..... میں نے بوجھل زبان سے پوچھا:

''ماجرا کیا ہے؟''

کہنے لگے:

''فکر کی بات نہیں..... جاؤ اپنی بیگم سے ملو..... اور حوصلہ دو.....''

میری تو جان بمشکل جان میں پڑی تھی..... مجھے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی..... میجر صاحب میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کوٹھی کے کونے تک لے گئے..... سامنے کھڑکی کا شیشہ دھڑام سے ٹوٹا..... کرسیاں پھیل گئیں..... اور ایک اینٹ ہمارے پاؤں کے درمیان آ گری..... شاید میجر صاحب اب تک عادی ہو چکے تھے..... انہیں تو کچھ نہیں ہوا..... مگر جو کچھ مجھے ہوا

Marfat.com

..... خدا کرے وہ میرے قاری کے ساتھ نہ ہو..... قدم گھسیٹتا مکان کے اندر گیا.....

گھر بھر میں زندہ انسان کا نشان نہیں تھا..... تڑپ تڑپ کر ادھر ادھر بھاگا..... دیکھا ایک غیر مستعمل قسم کے مختصر سے کمرے میں ایک بیمار قسم کے ہیٹر کے سامنے میری اہلیہ..... دو بچے..... ایک نوعمر بھتیجی..... اور ننھی سی بیٹی سہمے بیٹھے ہیں..... ساتھ ہی ہمارا بارہ تیرہ سال کا ملازم چادر لپیٹے کونے میں بیٹھا ہے.....

خلاف معمول..... خلاف توقع..... خلاف دستور..... مجھے دیکھ کر کسی کے چہرے پر کسی خوشگواری کے تاثرات نہیں آئے.....

میری اہلیہ نے اس خاموش نگاہی سے دیکھا..... جیسے ساری ہنگامہ خیزی میری وجہ سے ہوئی ہو..... اتنے میں کسی سنتری نے سیٹی بجائی..... سب لوگ ادھر بھاگے..... میں بھی بھاگا.....

ایک عظیم الجثہ شیشے کے ٹوٹنے سے دھماکا ہوتھا.....

کون تھا جو شیشے توڑ رہا تھا؟.....

تین اطراف تو سول اور فوجی اہلکاروں نے گھیر رکھی تھی..... اور ایک طرف ایک عظیم قسم کا وسیع وعریض منور بنگلہ تھا..... جس میں ایک کرنل صاحب رہائش پزیر تھے..... کہیں سے اینٹ پتھر مارنے والا نظر نہیں آرہا تھا..... مگر مکان کے اردگرد اتنیں شیشے ٹوٹ کر بکھر چکے تھے..... اب سمجھ میں آیا کہ یہ ساری کارستانی کسی غیر مرئی مخلوق کی ہے.....

میں نے پوری بلند آواز سے سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی..... اور ہر کمرے میں چکر لگایا..... دیکھا کہ تمام ٹوٹ چکے ہیں..... اندھیرا ہی اندھیرا تھا..... مگر دور دور کی روشنیوں سے کمروں میں جھٹپٹا سا تھا..... جس سے فرنیچر نظر آرہا تھا.....

میں نے سوچا کہ آخر وہ کمرہ کیوں بچ گیا ہے..... جس میں سب لوگ بیٹھے ہیں..... پتہ چلا کہ میری بھتیجی وہاں سورہ یٰسین پڑھتی تھی.....

اس نتیجے پر پہنچ کر کہ اس مصیبت کا علاج پولیس اور گارڈ کے بس میں نہیں ہے..... سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے روانہ کر دیا..... صرف ایم ار ڈی سی کے چار سپاہی..... اور ایک نائیک کو روک لیا..... سپاہیوں کو ایسے ہی حوصلہ جوئی کے لئے چاروں کونوں پر کھڑا کر دیا.....

Marfat.com

اور گارڈ کمانڈر سے کہا: کہ وہ ایک کمرے میں آرام کرے..... اسے آہنی چار پائی دی.....
جسے وہ ایک کمرے میں لے گیا..... میں واپس پھرا ہی تھا..... کہ چھڑنگ کی آواز آئی.....
دیکھا نائیک کی گھگھی بندھی ہوئی ہے.....

کہنے لگا: سر چارپائی اچھلی..... چھت کو لگ کر نیچے گری ہے.....

کہا یار! چل..... وضو کر کے نفل پڑھ.....

اس نے وضو کیا..... میں نے اسے اندھیرے میں بیٹھک میں مصلیٰ بچھا دیا..... اور پلٹا..... پھر شیشہ ٹوٹنے کی آواز آئی..... دیکھا تو نائیک پھر کانپ رہا ہے.....

کہنے لگا:

''سر یہ سینٹر ٹیبل اچھلا..... دیوار پر لگا..... اور اس شیشے والے گروپ فوٹو کو لے کر نیچے گرا ہے.....''

میں نے اسے حوصلہ دیا..... اور اس نے نماز کی نیت باندھ لی..... اب میں اس کمرے میں آیا..... جس کمرے میں سب بیٹھے تھے..... اسے محفوظ کمرہ کہوں گا.....

میرے بھائی نے نوکر سے کہا: کہ

''بیٹا جاؤ..... چائے تو بنا کے لے آؤ.....''

نوکر کی کم عمری کے باعث میری بیگم بھی چل پڑیں..... میں بھی پیچھے چل پڑا..... ہم کچن میں داخل ہونے ہی لگے تھے..... کہ دودھ والی دیگچی نے چلانگ لگائی..... اور چھت سے جا ٹکرائی..... دودھ پھیل گیا..... اور ساتھ ہی ہم بھی دودھ کی طرح ملیا میٹ ہو گئے..... محفوظ کمرے کو بھاگے..... میں نے سوچا کہ کہیں بھاگ جانا چاہیے.....

میجر صاحب کو جا کر جگایا..... وہ گھبرا کر اٹھے..... اور کہنے لگے:

''یار میں نے پہلے تمہیں کہا تھا..... کہ ہمارے ہاں آجاؤ..... مگر کرنل اختر صاحب نے بتایا تھا..... کہ یہاں سے کم از کم دو میل دور چلے جاؤ..... تب کہیں یہ ڈرامہ ختم ہوگا.....''

واپس آیا..... سب ساتھیوں کو جیپ میں ٹھونسا..... اور ایک میل دور ایک چچا کے ہاں

Marfat.com

چلے گئے..... انہوں نے حیرت سے ہمارا حال احوال سنا..... اور آرام کرنے کے لئے جگہ دی..... صبح ہوئی تو میں سوچ رہا تھا کہ شاید کسی گارڈ کی لاش ہی نہ ملے..... مگر وہ سب لوگ آرام سے صوفوں پر سوئے ہوئے تھے.....

کہنے لگے: کہ صاحب آپ کے جانے کے بعد بالکل کچھ نہیں ہوا..... اور ہم سو گئے.....

اب میں بیس پر گیا..... اور او سی ایڈمن ونگ سے ساری روداد سنائی.....

کہنے لگے: نہیں....، نہیں کچھ نہیں..... کوئی شرارت کرتا ہوگا.....

میں نے کہا: جناب مجھے مکان اور دیجئے..... اور آپ شرارتیوں سے نمٹیں..... وہ حافظ قرآن تھے..... کچھ پڑھتے پڑھتے میرے ساتھ مکان کا طواف کرنے لگے..... اچانک ایک جگہ رک گئے..... کانپ کر کہنے لگے:

''ہاں کچھ ہے.....''

بیس کمانڈر صاحب انجینئر تھے..... لگے تھیوریاں بتانے..... کرہ ارض اور ہوا کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والے اثرات سمجھائے..... میں تھکاوٹ اور نیند کی وجہ سے انتہائی پریشان تھا.....

عرض کیا:

''سر آپ چل کر دیکھ لیجئے..... اور مجھے سر چھپانے کے لئے جگہ دیجئے.....''

اب وہ میرے ساتھ آئے..... اور مکان میں جو دھمال مچ چکی تھی..... اسے دیکھ کر سب کچھ بھول گئے.....

کہنے لگے: سرور روڈ پر بارک خالی ہے..... لے لو.....

میں نے کہا جی بسم اللہ.....

شام کو بچوں کو لے آیا شفٹ کر لیا..... میں ہفتہ بھر فیلڈ ایریا میں نہیں گیا..... بیس کمانڈر نے ایک دن بڑی شفقت سے کہا: کہ ایئر مین لوگ تمہاری غیر حاضری پر پریشان ہو گئے ہوں گے...... جاؤ چکر لگا آؤ..... میں چل پڑا..... اور اپنی بیگم کو ضروری ہدایات دے کر سمجھایا..... کہ پریشانی کی صورت میں راولپنڈی فون کر کے گھر میں اطلاع دے دیں.....

Marfat.com

میں اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا..... بنگلہ کھلوایا..... رات بسر کی..... دوسرے دن واپس گیا..... دیکھا میرا ایک چھوٹا بھائی اور ایک بھتیجا آئے ہوئے تھے..... مجھے دیکھ کر دونوں بڑے مسرور ہوئے..... اور کہنے لگے: شکر ہے اب ہم اکیلے نہیں..... پتہ چلا کہ نئے مکان میں ان لوگوں کے آتے ہی ایک شیشہ عجیب طریقے سے ٹوٹ چکا تھا..... نوکر غائب تھا..... وہ میرے پیچھے ہی آ گیا..... کپڑے پھٹے ہوئے..... آنکھیں بیٹھی ہوئیں..... اور چہرے پر زخموں کی لکیریں..... وہ بول نہیں رہا تھا..... جب اسے جھنجھوڑ کر پوچھا..... تو اس نے وہ کچھ بتایا..... کہ زمین آسمان گھومتے ہوئے نظر آئے.....

کہنے لگا: وہ سکوٹر والے مجھے کل ملے تھے.....

کہنے لگے: صاحب کہاں ہے؟.....

میں نے کہا: دفتر میں.....

انہوں نے کہا:

وہ اس وقت کاریاں میں ہیں..... تمہیں جھوٹ کی ضرور سزا ملے گی..... اس دن صبح بازار سے کچھ لانے جا رہا تھا..... تو کسی نے کچھ سنگھایا..... اور بے ہوش کر دیا..... جب ہوش آیا..... تو وہی سکوٹر والے تھے..... مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیا......

میں نے شور کیا..... تو انہوں نے مجھے بازار ہی میں اتار دیا..... پھر میں ایک طرف چل پڑا..... جب بازار ختم ہو گیا..... وہ پھر آ گئے..... مجھے پھر سکوٹر پر بٹھا لیا..... اور مجھے ایک ویران جگہ درخت کے ساتھ باندھ کر چلے گئے.....

ایک بوڑھا آدمی آیا..... جس نے میری منت سماجت کے بعد مجھے کھول دیا..... اور میری کہانی سن کر مجھے ساتھ لے کر لاہور ریلوے اسٹیشن پر اسٹیشن ماسٹر صاحب کے پاس لے گیا..... انہوں نے سکواڈرن دفتر فون کیا..... جہاں سے ایک سپاہی آیا..... اور مجھے ساتھ لے آیا.....

یاد رہے کہ یہ سکوٹر والے اس واقعہ سے چار ماہ قبل بھی اس لڑکے کو مل کر ڈرا چکے تھے.....

ایک شام دو آدمی سکوٹر پر آئے..... اور کہا: بجلی کا میٹر دیکھنا ہے.....

Marfat.com

میرے ملازم نے کہا: صاحب گھر پر نہیں ہیں..... اس لئے آپ صبح آئیں..... وہ آئے..... اور دھمکی دے کر چلے گئے..... یہ وہی سکوٹر والے تھے.....

اب جو نئے مکان میں خطرے کی گھنٹی بجی..... تو قریب تھا کہ میں پھر گارڈ بلاؤں.....

ایک مولوی قسم کے سارجنٹ سے ملاقات ہوگئی..... اس سے ساری کہانی کہی..... اس نے بھاٹی گیٹ سے ایک مولوی صاحب کو بلایا.....

جنہوں نے ختم پڑھا..... اور مکان کے سارے دروازوں کے اوپر تعویز لکھ کر لٹکائے..... خدا کا فضل کہ اس کے بعد کوئی واقعہ نہیں ہوا..... میں نے اخباری نمائندوں سے بچنے کے لئے اس واقعہ کو پھیلنے سے روکا..... مگر اب قصہ پرانا ہو چکا ہے..... ہوسکتا ہے کہ وہ جن اب ہمیں بھول گئے ہوں.....

سید سعید احمد شاہ کا جنات سے اسکول خالی کرانے کا واقعہ:

13 ......سید سعید احمد شاہ صاحب کی دہشت اور خوف سے جنات اسکول سے غائب ہو گئے..... شاہ صاحب کے حیرت انگیز واقعات میں سے ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے..... کہ ضلع ساہیوال میں بچوں کا شاید ایک مڈل اسکول تھا..... اس اسکول میں جنات کا بہت بڑا ڈیرہ تھا..... جو بچہ اس اسکول میں غلطی سے پیشاب کر دیتا..... جنات اس کا جینا محال کر دیتے..... اکثر بچے رات کو اٹھ کر روتے..... تمام بچے اور استاد اسکول میں سارا دن سہمے رہتے.....

ان سب حالات کا علم شاہ صاحب کو اپنے ایک مرید کے ذریعے ہوا..... اس نے شاہ صاحب سے درخواست کی..... کہ اگر اس مسئلہ کا کوئی حل نکل آئے..... تو بہت سے بچے بلاوجہ پہنچنے والی تکلیف سے بچ جائیں گے..... اس لیے آپ کسی دن وقت نکال کر اس اسکول میں تشریف لائیں..... اور جنات کو وہاں سے نکالیں.....

شاہ صاحب نے اسے تسلی دی..... اور کہا: کہ انشاء اللہ میں وہاں خود جاؤں گا..... اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہتری کی کوئی سبیل پیدا کر دے گا.....

Marfat.com

ایک دن شاہ صاحب نے اچانک پروگرام بنایا..... اور ساہیوال کے قریب اس اسکول میں پہنچ گئے..... تمام بچے پڑھائی میں مشغول تھے.....

شاہ صاحب نے اپنے مقامی مرید سے کہا: کہ ہیڈ ماسٹر کو بتائیں کہ ہم کس مقصد کے لئے آئے ہیں..... جب ہیڈ ماسٹر کو شاہ صاحب کی آمد کا مقصد معلوم ہوا..... تو وہ پریشان ہو کر کہنے لگا:

کہ ہم نے جنات سے نجات حاصل کرنے کے لیے بہت بڑے بڑے عامل بلائے..... لیکن مرض بڑھتا گیا..... جوں جوں دوا کی..... لہٰذا آپ کوئی ایسا تجربہ نہ کریں جس سے ہمیں بعد میں پریشانی اٹھانی پڑے.....

شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو تسلی دی..... اور کہا: کہ میرے ہاتھ کی انگلیوں کی طرف دھیان کریں..... جس طرح یہ سب انگلیاں ایک جیسی نہیں..... اسی طرح اللہ نے اپنے تمام بندوں کو ایک جیسی خصوصیات سے نہیں نوازا..... آپ نے ہمیں یہاں آنے کا پیغام نہیں بھیجا..... اس لیے جنات آپ کو کچھ نہیں کہیں گے..... میں اپنی مرضی سے صرف ان معصوم بچوں پر خدا ترسی کی وجہ سے خود یہاں آیا ہوں..... اور انشاء اللہ آج تمام جنات یہاں سے نکال کر جاؤں گا.....

ہیڈ ماسٹر نے بمشکل رضامندی کا اظہار کیا..... اور شاہ صاحب سے کہا: کہ ٹھیک ہے..... آپ اپنے عمل کا آغاز کریں.....

شاہ صاحب نے تمام بچوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا..... اور ان سے کہا: کہ آج آپ نے اسکول میں تمام جگہوں پر پیشاب کرنا ہے..... کوئی جگہ اس سے محفوظ نہ رہے..... بچے پہلے ہی بہت ڈرے ہوئے تھے..... کہنے لگے: کہ باباجی ہم نے یہ کام ہرگز نہیں کرنا..... جنات نے تو ہمیں رات کو سونے نہیں دینا.....

شاہ صاحب نے بچوں کو تسلی دی..... اور سمجھایا..... یہ میں یہاں موجود ہوں..... اور جنات کو بھی معلوم ہے..... کہ تم یہ کام کس کے حکم پر کر رہے ہو..... اس لیے اگر کچھ نقصان ہوگا..... تو اس کا سب سے پہلا شکار میں ہونگا.....

شاہ صاحب کے سمجھانے پر چند بچے آمادہ ہو گئے..... اور انہوں نے شاہ صاحب کی ہدایت

Marfat.com

پر عمل کرنا شروع کر دیا..... ابھی صرف پانچ بچوں نے ہی پیشاب کیا تھا..... کہ شاہ صاحب نے باقی بچوں کو اشارے سے منع کر دیا..... کہ ذرا ٹھہر جائیں بات بن گئی ہے.....

اس عمل کا یہ فائدہ ہوا کہ اس اسکول کے جنات کا سب سے بڑا سردار فوراً شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا..... اور منتیں شروع کر دی..... کہ شاہ صاحب ہمیں ان بچوں کے ہاتھوں کیوں ذلیل کروا رہے ہیں.....

شاہ صاحب نے اسے مخاطب کر کے کہا: کہ اگر تمہیں اپنی بے عزتی کا اتنا احساس ہے..... تو تم یہاں سے چلے جاؤ..... تمہاری وجہ سے یہ معصوم بچے خوف وہراس میں مبتلا رہتے ہیں..... ان کو کس جرم کی سزا مل رہی ہے.....

جنات نے شاہ صاحب سے درخواست کی..... کہ ہمیں کچھ دنوں کی مہلت دی جائے..... تاکہ ہم کوئی نیا ٹھکانہ تلاش کر سکیں..... سب سے پہلے انہوں نے سات دن کی مہلت طلب کی..... اور کہا: کہ اس کے بعد ہمارا کوئی ساتھی کبھی اس اسکول میں نہیں آئے گا..... اور ہم یہاں سے کوچ کر جائیں گے.....

شاہ صاحب نے اتنی زیادہ مہلت دینے سے انکار کر دیا..... جنات اور شاہ صاحب کے دوران مذاکرات جاری رہے..... اور بالآخر ایک گھنٹہ کی مہلت پر دونوں فریق رضامند ہو گئے.....

شاہ صاحب نے جنات سے کہا: کہ اگر تمہارے کسی ساتھی نے کسی بچے کو راستے میں یا گھر میں جا کر تنگ کیا..... تو پھر اس کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا..... اور اسے سخت سزا دی جائے گی..... جنات نے یہ شرط بھی تسلیم کر لی..... اس کے بعد شاہ صاحب وہاں ایک گھنٹہ تک موجود رہے..... یہ تمام گفتگو جو جنات اور شاہ صاحب کے درمیان ہوئی..... اسے کوئی دوسرا نہیں سن سکتا تھا..... اور یہ تمام باتیں شاہ صاحب نے بعد میں بتائیں..... کہ جنات کے ساتھ کس طرح معاملہ طے ہوا.....

ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد شاہ صاحب نے ہیڈ ماسٹر کو خوشخبری سنائی..... کہ جنات نے آپ کا اسکول خالی کر دیا ہے..... اس کے بعد بچوں سے کہا: کہ جہاں دل چاہتا ہے پیشاب کریں..... میں یہاں موجود ہوں..... اس کا مقصد بچوں کے دل سے خوف دور کرنا تھا.....

Marfat.com

بعد میں ہیڈ ماسٹر نے شاہ صاحب کو بتایا..... کہ جنات ہمیں اسکول میں لیٹرین نہیں بنانے دیتے تھے..... ہم نے بہت مرتبہ بچوں کی سہولت کے لیے اسکول میں لیٹرین بنانے کی کوشش کی..... لیکن ہمیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا..... جب مستری صبح لیٹرین بنا کر جاتے..... اور ہم اگلے دن صبح اسکول آکر دیکھتے..... تو حیران رہ جاتے..... کہ وہاں پر لیٹرین کے بجائے ملبہ پڑا ہوتا ہے..... اسکول میں لیٹرین نہ ہونے کی وجہ سے تمام بچوں اور اساتذہ کو دور کھیتوں میں پیشاب کرنے کیلئے جانا پڑتا ہے.....

شاہ صاحب نے انہیں یقین دلایا..... کہ اب انشاء اللہ ایسا کوئی مسئلہ در پیش نہیں آئیگا..... آپ جو چاہیں سو کریں..... اگر کوئی جن کسی بچے یا استاد کو تنگ کرے..... تو صرف مجھے اطلاع کر دیں..... مگر اللہ کے فضل سے اس کے بعد اس اسکول میں امن وامان رہا..... تمام بچے اور اساتذہ جنات کے شر سے محفوظ ہو گئے..... (جنات اور جادو کے سربستہ راز)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ایک ''جن'' شاگرد:

14......مولانا محمد فاروق بجنوری کہتے ہیں..... کہ دارالعلوم دیوبند میں میرے کمرے میں محمد عمر مونگیری نامی ایک طالب علم ساتھ رہتا تھا..... اس کے ''جن'' ہونے کا انکشاف اس طرح ہوا..... کہ ایک دن میں اسے طاق میں رکھی ہوئی ماچس اٹھانے کا کہا: تو اس نے وہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ لمبا کر کے اٹھا دی..... جس سے میں ڈر گیا..... اور بھاگ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا عرض کیا:

حضرت نے فرمایا: کہ اچھا آج اس نے خود کو ظاہر کر دیا..... خیر گھبرانے کی بات نہیں..... وہ بھی تم جیسا طالب علم ہی ہے..... اس کے بعد میں کمرے میں واپس آیا..... تو وہ موجود نہ تھا..... اور اس کے بعد پھر کبھی بھی نظر نہیں آیا.....

ایک ''جن'' کا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے کہنے پر علاقہ چھوڑ دینا:

15......سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ اپنے

Marfat.com

مریدین کے ساتھ کسی علاقے میں گئے..... اور مریدین سے کہا: کہ رات گزارنے کے لئے کرایہ کا مکان تلاش کرو..... تلاش بسیار کے باوجود کرایہ کا مکان نہیں ملا..... البتہ ایک ایسا مکان ملا..... جس پر عرصہ دراز سے جنوں کا قبضہ ہو گیا تھا..... جو بھی اسمیں رات گزارتا ہے..... وہ راہی ملک عدم ہو جاتا ہے.....

حاجی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے وہ مکان کرایہ پر لے لیا..... تمام مریدوں اور علاقے کے لوگوں نے بہت منع کیا..... لیکن حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی رائے پر قائم رہے..... بالآخر حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ شام کے وقت ضروری سامان لے کر تن تنہا وہیں شب باشی کے لئے چلے گئے..... تمام لوگوں نے الوداعی ملاقاتیں کیں..... کیونکہ ان کو یقین تھا کہ ہم کل حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کو مردہ دیکھیں گے..... بہر حال حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس گھر میں عشاء کی نماز پڑھی..... اور لیٹ گئے..... کچھ دیر کے بعد یوں محسوس ہوا..... کہ کوئی شخص حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پیر دبا رہا ہے..... حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خبردار پاؤں بالکل مت دباؤ..... اگر تم میری رضا چاہتے ہو..... تو فوراً یہ مقبوضہ علاقہ خالی کردو.....

یہ سن کر وہ جن نے مع پورا کنبہ اسی وقت مکان خالی کر دیا..... اور یہ وصیت کر کے گیا..... کہ آئندہ کوئی بھی جن یہاں نہ آئے گا..... چنانچہ آج تک اس علاقہ میں کسی قسم کا کوئی جن نظر نہیں آیا..... بعد میں وہ علاقہ "دیوبند" کے نام سے مشہور ہوا..... جہاں دارالعلوم قائم ہے.....

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

Marfat.com

موضوع نمبر 11

میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے بارہ اثر انگیز واقعات

اپنے ڈاکٹر شوہر پر شک کرنے والی ایک عورت کا واقعہ:

1......دانتوں کا ایک ڈاکٹر عدالت میں شکایت کرتا ہے..... کہ میری بیوی بہت حاسد ہے..... میں دانتوں کا ڈاکٹر ہوں..... میرے پاس علاج کے لئے عورتیں بھی آتی ہیں..... اور یہی چیز میری بیوی کے حسد اور جلن کا سبب بنتی ہے..... اور ہر روز اسی موضوع پر ہمارے درمیان جنگ ہوتی ہے.....

میری بیوی کا کہنا ہے..... کہ مجھے عورتوں کا علاج نہیں کرنا چاہئے..... میں اسکے بے جا حسد کے سبب اپنے پرانے مریضوں کو نہیں چھوڑ سکتا..... میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں..... اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے..... لیکن اس کی اس بے جا بدگمانی نے زندگی اجیرن کردی ہے..... چندروز قبل اچانک میرے مطب میں آئی..... اور میرا ہاتھ پکڑ کے زبردستی گھسیٹ کر باہر لے گئی..... گھر پہنچ کر ہم میں خوب جھگڑا ہوا..... اس قصہ کا اصل سبب یہ تھا کہ وہ میرے مطب میں آئی..... اور مریضوں والے کمرے میں ایک لڑکی نے جو میری بیوی کو پہچانتی نہیں تھی..... کہا کہ یہ ڈاکٹر بہت اچھا ہے..... اور اسمارٹ ہے..... ایک لڑکی کا یہ کہنا اس بات کا سبب ہوا..... کہ وہ مجھ کو ذلت وخواری کے ساتھ کھینچ کر گھر لے آئی.....

میاں بیوی کے جھگڑوں نے میڈیکل اسٹور والے کی جان لے لی:

2......ایک ڈاکٹر صاحب اور ان کی اہلیہ میں جھگڑا رہتا تھا..... ایک دن وہ میڈیکل اسٹور سے اپنے استعمال کے لئے سیرپ لائے..... اور گھر میں آ کے رکھ دیا..... اہلیہ صاحبہ نے اس سیرپ میں زہر ملا دیا..... جب ڈاکٹر صاحب نے دوسرے وقت سیرپ کی خوراک

Marfat.com

لینا چاہی..... تو انہیں شک سا پڑ گیا..... کہ اس سے تو اور طرح کی بو آ رہی ہے..... وہ اسی طرح اس سیرپ کو اٹھا کر میڈیکل اسٹور پر پہنچے..... اور شکایت کی بھئی یہ تو خراب لگتا ہے.....

اسٹور والے نے کہا: ڈاکٹر صاحب آپ کمال کرتے ہیں..... یہ کیسے خراب ہو سکتا ہے؟..... اگر آپ کو وہم پڑ ہی گیا ہے..... تو لاؤ میں آپ کو ابھی پی کر دکھاتا ہوں..... اس سے کیا ہوتا ہے؟..... چنانچہ اس نے اسی وقت اس سیرپ کی ایک خوراک لی..... اور وہیں ڈھیر ہو گیا..... بعد میں تحقیقات ہوئیں تو معلوم ہوا..... کہ یہ میاں بیوی کی آپس کی ناچاقی کا کرشمہ ہے..... جس نے اس میڈیکل اسٹور والے کی جان لے لی.....

یہ ہے گھریلو جھگڑے کی نحوست..... آئے روز خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں..... کہ آج فلاں جگہ ایک آدمی نے گھریلو جھگڑے سے تنگ آ کر خودکشی کر لی..... آج گھریلو جھگڑے کی وجہ سے یہ ہو گیا..... فلاں جگہ اتنے آدمی مارے گئے..... فلاں جگہ یہ ہو گیا..... وہ ہو گیا.....

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ہلاکت خیز بیماری سے نجات عطا فرمائیں..... اور ہمارے گھروں اور خاندانوں میں محبت و عافیت نصیب کریں..... آمین.....

بیوی کی لاپرواہی سے شوہر، گھر اور بچے تینوں ضائع ہو گئے:

3..... ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین ہزار روپے دیے..... اور حفاظت سے رکھنے کی تاکید کی..... اس نے روپیہ لے کر طاق میں رکھ دیا..... اور کسی معمولی کام سے باہر چلی گئی..... جب کمرے میں واپس آئی تو وہاں روپے موجود نہیں تھے..... گھبرا کر ادھر ادھر نظر دوڑائی..... تو دیکھا کہ اس کا پانچ سالہ بچہ صحن میں کوئی چیز جلا رہا ہے..... اور خوش ہو رہا ہے..... ماں یہ دیکھ کر اس قدر غضبناک ہوئی..... کہ اپنے پانچ سالہ بچے کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا..... اتفاق سے بچہ فوراً مر گیا..... وحشت زدہ ماں..... بچے کے بے جان جسم کو دیکھ رہی تھی..... کہ اسی وقت اس کا شوہر آ گیا..... اور ماجرا دریافت کیا..... بیوی نے واقعہ بیان کیا..... مرد نے طیش میں آ کر بیوی کو خوب مارا پیٹا..... اور موٹر سائیکل پر سوار ہو کر پولیس کو اس واقعے کی رپورٹ دینے چلا گیا..... لیکن پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں اس

Marfat.com

کی کسی گاڑی سے ٹکر ہوگئی..... اب اس مرد کی حالت بے حد نازک ہے.....

اس قسم کے واقعات وحادثات اکثر رونما ہوتے رہتے ہیں..... ممکن ہے خود آپ کی زندگی میں بھی پیش آئے ہوں.....

جھگڑوں سے تنگ آکر دوسری شادی کرنے والے شوہر کا واقعہ:

4 ......ایک عورت نے بتایا کہ......

''میں نے ایک نوجوان سے شادی کی..... لیکن ہماری ازدواجی زندگی پائیدار ثابت نہیں ہوئی..... نہ میں شوہرداری کے ڈھنگ سے واقف تھی..... اور نہ ہی وہ شادی شدہ زندگی کے طور طریقوں سے آشنا تھا..... ہمارے درمیان دائمی طور پر جنگ رہتی..... ایک ہفتہ میں روٹھی رہتی..... دوسرے ہفتے وہ روٹھ جاتا..... صرف چھٹی کے دنوں میں ہمارے رشتہ دار ہمارے درمیان صلح کراتے..... ان روز روز کے جھگڑوں سے میرے شوہر کا دل اچاٹ ہوگیا..... اور رفتہ رفتہ وہ دوسری شادی کے بارے میں سوچنے لگا..... کم عمری کے سبب میں نے بھی اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی..... اور اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوئی..... ہم علیحدہ ہوگئے.....

میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر وہاں تنہا رہنے لگی..... لیکن جلد ہی خطرات سے آگاہ ہو گئی..... جن لوگوں سے میں آشنا ہوئی..... ان میں اکثر میرے حالات سے فائدہ اٹھانے کے چکر میں تھے..... آخر کار میں نے ارادہ کیا..... کہ اپنے شوہر سے صلح کرلوں..... اس کے گھر پہنچی..... وہاں ایک خاتون سے ملاقات ہوئی..... اس نے بتایا کہ وہ اس کی بیوی ہے..... میں ناچار روتی ہوئی اپنے کمرے پر واپس آگئی.....''

مرضی کے خلاف کام کرنے والی لڑکی کو اس کا شوہر میکے چھوڑ گیا:

5 ......ایک دوست کی لڑکی کا واقعہ ہے..... کہ ان کا شوہر نہ تو اپنے پاس بلاتا ہے..... اور نہ علیحدہ کرتا ہے..... اور نہ ہی اس کے خرچ وغیرہ کے لیے کوئی رقم بھیجتا

Marfat.com

ہے..... زندگی موت سے بدتر ہوگئی ہے..... اس بربادی کا سبب کوئی لمبا چوڑا نہیں..... صرف معمولی سے اختلاف پر بات یہاں تک پہنچ گئی..... لڑکی اس بات کو خود تسلیم کرتی ہے..... کہ شروع شروع میں ان کا شوہر ان سے بے حد محبت کرتا تھا..... لیکن لڑکی نے ان کی محبت کی قدر ہی نہ کی..... ہمیشہ شوہر کی رائے کے خلاف کیا..... پہلے تو معاملے نے زیادہ طول نہ کھینچا..... اور شوہر نے بھی کافی برداشت کیا..... مگر لڑکی نے عادت نہ بدلی..... تو جھگڑے زیادہ بڑھ گئے..... یہاں تک کہ میاں بیوی کا ایک جگہ رہنا دوبھر ہوگیا.....

میں یہ نہیں کہتا..... کہ اس معاملہ میں اس کے شوہر کی غلطی نہیں ہے..... یقیناً ان کی طرف سے بھی زیادتی ہوگی..... مگر مجھے اس وقت صرف وہ غلطیاں ظاہر کرنی ہیں..... جو عام طور پر لڑکیوں کی طرف سے ہوتی ہیں..... اس لیے لڑکی کی غلطی کا ذکر کر رہا ہوں..... کہ لڑکی نے ذرا ذرا سے معاملے میں کس قدر ضد اختیار کی..... شوہر کوئی چیز لایا..... یا شوہر نے کوئی رائے دی..... لیکن لڑکی کو مخالفت کرنی ضروری تھی..... اور کہتی ہے کہ وہ مجھے جلانے کے لیے اس قسم کی صورتیں پیدا کرتے رہتے تھے..... جس سے مجھے تکلیف پہنچتی تھی..... مگر یہ بات کسی سمجھ دار انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی..... کوئی شوہر بھی ارادتاً ایسی باتیں نہیں کرسکتا..... جو بیوی کو تکلیف پہنچانے والی ہوں..... ہر شخص اپنے آرام اطمینان اور خوشی کے لیے شادی کرتا ہے..... کسی کا مقصد شادی سے یہ نہیں ہوسکتا..... کہ وہ اپنی شریک حیات کو پریشان کرنے کے لیے شادی کرے..... کوئی بھی یہ نہ چاہے گا..... کہ ذرا ذرا سی باتوں سے خود اپنی بھی زندگی تباہ کرے..... اور اپنے متعلقین کی بھی زندگی برباد کرے.....

ہاں! یہ ہوسکتا ہے کہ آپس کا اختلاف بڑھ کر ایسی صورت اختیار کرے..... کہ ہر بات سے مخالفت کا پہلو نکل آئے..... اور ہر معاملے میں جھگڑا پیدا ہوجائے..... غرض یہ صورت ہمارے دوست کی لڑکی..... اور ان کے شوہر کے درمیان ہوگئی تھی..... دونوں ایک دوسرے کے مزاج اور طبیعت کو نہیں سمجھے..... اور نہ انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی..... نتیجہ یہ ہوا..... کہ بات بات میں جھگڑا ہونے لگا..... آخر کار لڑکی کو ان کے شوہر نے میکے بھجوادیا..... اب نہ میل ملاپ کی کوئی تدبیر نظر آتی ہے..... نہ علیحدگی کی کوئی صورت دکھائی دیتی ہے.....

Marfat.com

دیکھئے شوہر تو پھر بھی آزاد ہے..... وہ ایک اور شادی بھی کر سکتا ہے..... اور اگر نہ بھی کرے..... تو اسے اس قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا نہ پڑے گا..... جیسی وہ لڑکی برداشت کر رہی ہے..... مشکل تو لڑکی کی ہے..... بچوں کا ساتھ ہے..... بھائی خرچ برداشت کر رہا ہے..... بھاوج سے بھی کبھی نہیں بنتی..... جس نے شوہر کی بات کو اہم نہ سمجھا..... وہ بھاوج کی بات کی کیا پرواہ کرے گی..... اس طرح گویا اپنا گھر بھی تباہ ہوا..... اور برابر تکلیفوں کا سامنا بھی کرنا پڑا.....

شوہر کے اخلاق دیکھ کر امریکی لڑکی مسلمان ہوگئی:

6......امریکہ میں ایک جماعت جس میں ملتان کے کچھ ساتھی تھے..... انہوں نے واپس آکر ایک عجیب کارگزاری سنائی..... امریکہ میں قیام کے دوران ایک پاکستانی نے جو وہاں نوکری کر رہا تھا..... جماعت کو گھر بلا کر ضیافت کی..... اور گزارش کی کہ..... اس کی بیوی غیر مسلم ہے..... کئی دفعہ اسکے کہنے کے باوجود مسلمان نہیں ہوئی.....

چنانچہ ان ساتھیوں نے اس کی بیوی سے پردے کے پیچھے اسلام کی خوبیاں بیان کیں..... مگر اس محترمہ نے مسلمان ہونے سے انکار کیا..... اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ میں اپنے شوہر اور غیر مسلم مردوں میں کوئی فرق نہیں پاتی..... یہ غیر عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں..... شراب اور خنزیر کھاتے ہیں..... اور میں نے اپنے شوہر میں کوئی اسلام کی خوبی نہیں دیکھی.....

چنانچہ جماعت کے ساتھی مایوس ہو کر واپس چلے گئے..... مگر اس پاکستانی کے دل میں بیوی کو مسلمان کرنے کی بڑی تڑپ دیکھ کر جماعت کے ساتھیوں نے اسے اللہ کے راستے میں نکل کر دین سیکھنے کی ترغیب دی..... چنانچہ اس کی بیوی نے بھی اس کو جماعت کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی..... کچھ دن جماعت کے ساتھ لگا کر جب یہ صاحب گھر واپس آئے..... تو اس کی بیوی نے اس کی موجودہ اور ماضی کی زندگی میں نمایاں فرق دیکھا..... تو اس بی بی نے اپنے خاوند کو بھیج کر جماعت کے ساتھیوں کو اپنے گھر از خود بلایا..... اور کہا: کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں.....

Marfat.com

جماعت کے ساتھیوں نے وجہ پوچھی..... تو بی بی نے بتایا کہ چند دن جماعت میں گزارنے کے بعد میرا خاوند تو بالکل بدل گیا ہے..... غیر عورتوں کے ساتھ میل جول تو کیا..... ان کو دیکھتا بھی نہیں..... شراب اور خنزیر سے بالکل متنفر ہو گیا ہے..... نماز جو اس نے کبھی نہیں پڑھی تھی..... پابندی سے پڑھ رہا ہے..... میرے ساتھ اب اس کا رویہ بطور خاوند بہت ہمدردانہ ہے..... اگر یہی اسلام ہے..... تو مجھے بھی اسکی ضرورت ہے.....

جماعت کے ساتھیوں نے بتایا..... کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے اخلاق اپنے اندر لے آئیں..... کیونکہ آپ ﷺ کے ایک ایک عمل میں اللہ تعالیٰ نے نورانیت رکھی ہے.....

عورتوں کی بدگمانی شوہروں کو ان سے متنفر کر دیتی ہے:

7 ......ایک ماہ قبل ایک دعوت سے گھر واپس آ رہا تھا..... اپنے ایک ساتھی کو بھی میں نے اپنے ساتھ کار میں بیٹھا لیا..... جو اپنی بیوی کے ہمراہ اس دعوت میں شریک تھا..... دوسرے دن صبح میری بیوی نے مجھ سے کہا: کہ راستے میں اس کی ماں کے گھر چھوڑتا ہوا جاؤں..... چنانچہ ہم دونوں کار میں سوار ہوئے..... راستے میں میری بیوی نے پیچھے کی سیٹ پر نظر کی..... اور سر کا ایک کلپ اٹھا کر مجھے دکھاتے ہوئے پوچھا..... کہ یہ کلپ کسی عورت کا ہے؟.....

ڈر کے مارے مجھے اس وقت کچھ یاد ہی نہیں رہا..... کہ میری گاڑی میں کون بیٹھا تھا..... اور میں وضاحت نہ سکا..... شام کو جب میں اس کو لینے گیا..... تو اس نے کہلوا دیا کہ میں گھر واپس نہیں جاؤں گی..... جب میں نے سبب پوچھا..... تو دروازے کے پیچھے سے کہا..... کہ بہتر ہے اسی عورت کے ساتھ رہو..... جس کے سر کا کلپ تمہاری کار میں تھا.....

ایک نوجوان خاتون شکایت کرتے ہوئے کہتی ہے..... کہ میرا شوہر اکثر راتوں کو یہ کہہ کر کہ اس کے دفتر میں کام زیادہ ہے..... دیر سے گھر آتا ہے..... یہی چیز میری پریشانی کا سبب ہے..... خصوصاً جب سے چند پڑوسی عورتوں نے کہا ہے..... کہ تمہارا شوہر جھوٹ بولتا ہے..... راتوں کو آفس میں اوور ٹائم کرنے کے بجائے..... دوسری جگہ جاتا ہے.....

Marfat.com

اور وہاں وقت گزارتا ہے..... مجھے اس وقت سے زیادہ بدگمانی پیدا ہوگئی ہے..... میں ایسے مرد کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی..... جو مجھ سے جھوٹ بولتا ہو.....

اس وقت اس خاتون کو شوہر نے اپنی جیب سے کچھ خطوط نکال کر جج کی میز پر رکھ دیئے..... اور اس سے درخواست کی کہ ان خطوط کو زور سے پڑھے..... تاکہ اس کی بیوی بھی سن لے..... کہ میں نے جھوٹ نہیں بولا ہے..... اور بلا سبب ہی بیجا اعتراضات اور جھگڑا کر کے ہر شب مجھے پریشان کرتی ہے..... جج نے ان خطوط کو پڑھنا شروع کیا.....

ایک خط میں اوور ٹائم کے متعلق تھا..... جس کے مطابق اس کو چار سے آٹھ بجے رات تک..... چار گھنٹے اوور ٹائم کرنا تھا..... آفس کے دوسرے خطوط سے بھی ثابت ہوتا تھا..... کہ مقررہ اوقات میں مختلف میٹنگ اور جلسوں میں شریک تھا..... وہ نوجوان خاتون جج کی میز کے پاس آئی..... اور ان خطوط کو دیکھنے کے بعد بولی: کہ ہر شب میرا شوہر سوجاتا تھا..... تو میں اس کی جیبوں کی تلاشی لیتی تھی..... لیکن اس میں سے کوئی خط مجھے نہیں ملا.....

جج نے کہا: ممکن ہے ان خطوط کو اپنی میز کی دراز میں رکھتا ہو..... اور گھر نہ لاتا ہو.....

مرد نے کہا: کہ اپنی بیوی کی بدگمانیوں سے میں اس قدر پریشان ہوگیا..... کہ اکثر راتوں کو سو نہیں پاتا تھا..... میں سمجھتا تھا کہ میری بیوی میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی..... اس وقت وہ جوان خاتون اپنے شوہر کے پاس پہنچی..... اور نہایت بے تابی سے روتے ہوئے..... اس سے معافی مانگی..... اور دونوں عدالت سے باہر چلے گئے.....

ایک امیر شوہر فقیر کیسے بنا، ایک عبرتناک واقعہ:

8 ......حضرت تھانوی قدس اللہ سرہ نے اپنے مواعظ میں ایک قصہ لکھا ہے..... کہ ایک صاحب بڑے دولت مند تھے..... ایک مرتبہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ کھانا کھانے کے لیے بیٹھے..... اتنے میں ایک سائل دروازہ پر آگیا..... اب کھانے کے دوران انکو سائل کا آنا ناگوار ہوا.....

چنانچہ انہوں نے اس سائل کو ڈانٹ ڈپٹ کر ذلیل کر کے باہر نکال دیا..... (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے)..... بعض اوقات انسان کا ایک عمل اللہ کے غضب کو دعوت دیتا ہے.....

Marfat.com

چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد میاں بیوی میں ان بن شروع ہو گئی..... لڑائی جھگڑے رہنے لگے..... یہاں تک کہ طلاق کی نوبت آ گئی..... اور اپنی بیوی کو طلاق دے دی..... بیوی نے اپنے میکے میں آ کر عدت گزاری..... اور عدت کے بعد کسی اور شخص سے اسکا نکاح ہو گیا..... وہ بھی ایک دولت مند آدمی تھا..... پھر ایک دن وہ اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی..... کہ اتنے میں دروازے پر ایک سائل آ گیا..... چنانچہ بیوی نے اپنے شوہر سے کہا: میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آ چکا ہے..... مجھے اس بات کا خطرہ ہے..... کہ کہیں اللہ غضب نازل نہ ہو جائے..... اس لیے میں پہلے اس سائل کو کچھ دیدوں.....

شوہر نے کہا: دے آؤ..... جب وہ دینے گئی..... تو اس نے دیکھا کہ وہ سائل جو دروازے پر کھڑا تھا..... وہ اس کا پہلا شوہر تھا..... وہ حیران رہ گئی..... اور واپس آ کر اپنے شوہر کو بھی بتایا کہ میں نے آج ایک عجیب منظر دیکھا..... کہ یہ سائل وہ میرا پہلا شوہر ہے..... جو بہت دولت مند تھا.....

میں ایک دن اس کے ساتھ بیٹھی اسی طرح کھانا کھا رہی تھی..... کہ اتنے میں دروازے پر سائل آ گیا..... اور اس نے اسکو جھڑک کر باہر نکال دیا تھا..... جس کے نتیجے میں اب اس کا یہ حال ہو گیا.....

اس شوہر نے کہا: میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں..... کہ وہ سائل جو تمہارے شوہر کے پاس آیا تھا..... درحقیقت میں ہی تھا..... اللہ تعالیٰ نے اس کی دولت مجھے عطا فرما دی..... اور میرا فقر اس کو دے دیا.....

اللہ تعالیٰ برے وقت سے محفوظ رکھے..... آمین.....

نبی کریم ﷺ نے اس بات سے پناہ مانگی ہے.....

بہرحال کسی بھی سائل کو ڈانٹنے ڈپٹنے سے حتی الامکان پرہیز کرو...... البتہ بعض اوقات ایسا موقع آ جاتا ہے..... کہ ڈانٹنے ڈپٹنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے..... تو فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے..... لیکن حتی الامکان اس بات کی کوشش کرو..... کہ ڈانٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے.. . بلکہ کچھ دے کر رخصت کر دو..... اور بدزبانی سے سخت پرہیز کرو.....

Marfat.com

ٹوٹنے والے گھر کا مسکراہٹ سے دوبارہ آباد ہونے کا واقعہ:

9 ......کراچی کے ایک صاحب کا ہمارے ساتھ تعلق تھا..... ایک مرتبہ وہ میاں بیوی دونوں ملنے آئے.....

وہ کہنے لگے: حضرت! ہماری شادی کو چار سال ہو چکے ہیں..... اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں..... کہ اب ہمارا گزارہ مشکل ہے..... چونکہ ہم دونوں آپ سے بیعت ہوئے ہیں..... اس لئے حاضر ہوئے ہیں..... کہ آپ سے اجازت بھی لے لیں..... اور نصیحت بھی لے لیں..... تاکہ آپ ناراض بھی نہ ہوں..... کہ تم نے تو بتایا ہی نہیں..... یہ میاں صاحب کے الفاظ تھے.....

اب انہوں نے آکر کچھ باتیں بتائیں..... ایسے حالات میں پیروں کا کام یہ ہوتا ہے..... کہ Read in between the line (بین السطور اصل حقیقت کو سمجھیں)..... کچھ تو مرید آکر بتاتے ہیں..... اور کچھ ان کو پڑھنا پڑتا ہے..... کہ اندر کی بات کیا ہے..... خیر اندر کی بات کا پتہ چل گیا..... کہ ان دنوں خاوند کا کاروبار کچھ مشکل سا بنا ہوا ہے..... اور وہ جب گھر آتے ہیں..... تو وہی تفکرات اور وہی سوچیں انہیں گھیرے رکھتی ہیں..... بیوی اس وقت کھانا کھاتی ہے..... جب وہ گھر آتے ہیں..... اور جب وہ گھر آتے ہیں..... تو ان کا موڈ بنا ہوا ہوتا ہے..... ایسے حالات میں تو گھر میں محبت والا ماحول پیدا نہیں کیا جا سکتا.....

میں نے ان سے کہا: کہ آپ جس فیصلہ کن نتیجے پر پہنچے ہیں..... اس کے لئے آپ چھ مہینے انتظار کریں .....

وہ کہنے لگے: جی بہت اچھا.....

میں نے کہا: خاوند یہ وعدہ کرے..... کہ وہ ایک کام کرے گا.....

اس نے کہا: جی حضرت! میں ضرور کروں گا.....

میں نے کہا: کہ وعدہ یہ لینا ہے..... کہ آپ جب بھی گھر آئیں گے..... آپ اپنی

Marfat.com

اہلیہ کو دیکھ کر مسکرائیں گے..... ان کو یہ چھوٹی سی بات نظر آئی.....

وہ کہنے لگا: جی حضرت! بہت اچھا.....

وہ اس وقت اس بات کی حقیقت کو نہ پا سکے.....

اب بتائیں کہ بیوی انتظار میں ہو..... مل کر کھانا کھانا چاہتی ہو..... خاوند کے لئے دروازہ کھولے..... اور خاوند کی اس پر نظر پڑے..... اور وہ مسکرائے تو بہاریں شروع ہو جاتی ہیں..... یا نہیں.....

میں نے ان کو چھ مہینے کی مہلت دی تھی.....

انہوں نے اس نصیحت پر عمل شروع کر دیا..... چنانچہ چھ مہینے تو کیا ایک مہینے کے بعد فون آیا..... کہ حضرت! جتنی محبت کی زندگی ہم اب گزار رہے ہیں..... ہم نے اس کے بارے میں کچھ سوچا بھی نہیں تھا..... ذرا سوچئے کہ ایک مسکراہٹ نہ ہونے کی وجہ سے دونوں کی زندگی تلخ ہو کر رہ گئی تھی..... جہاں نبی علیہ السلام کی ایک سنت کے چھوٹنے پر گھر اجڑنے کی نوبت آ رہی تھی..... وہاں وہی سنت زندہ کرنے پر گھر جنت کا منظر پیش کرنے لگا.....

میاں بیوی کے اجتماعی کاموں میں ہی خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز پنہاں ہے:

10 ..... فریدہ اور عارف کی کہانی یہ ہے..... کہ عارف کو بیرونی ملک اچھی ملازمت کی آفر بھی ہوئی..... لیکن فریدہ اس پر تیار نہ ہوئی..... اور نہ عارف نے اس پر اصرار کیا..... ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ میل جول پسند نہیں..... وہ دونوں رشتہ داروں اور احباب کے ہاں ایک ساتھ جانا پسند کرتے ہیں..... اور علیحدہ اس لئے بھی نہیں گھومتے پھرتے..... کیونکہ عارف کے بقول ہمارے ہاں بیوی کو سب سے زیادہ شوہر ہی کا اعتماد اور حاصل ہوتا ہے..... اور وہ اسی پر انحصار کرنا پسند بھی کرتی ہے.....

صرف پیسہ کمانا ہی زندگی نہیں ہوتی.....

فریدہ کہتی ہے کہ.....

میرے شوہر کے پاس بیرون ملک سے کئی آفرز آئیں..... لیکن میں نے انہیں وہاں

Marfat.com

نہیں جانے دیا..... میں جانتی ہوں کہ وہاں بچوں سے دور انہیں زندگی گزارنا کتنا مشکل ہو گا..... ایسا بھی ہوتا ہے کہ عارف کا کبھی کبھار ارادہ بدلنے لگتا ہے.....

وہ کہتے ہیں کہ وہاں جا کر ہماری معاشی حالت زیادہ بہتر ہو سکتی ہے..... لیکن میں انہیں قائل کر لیتی ہوں..... کہ یہاں تھوڑا مل رہا ہے..... لیکن ہم اس میں خوش ہیں..... ساتھ رہ کر کم سے کم ہم ایک دوسرے سے اپنے دکھ سکھ تو بانٹ لیتے ہیں ..... پیسہ واقعی بہت کچھ ہے..... لیکن سب کچھ نہیں..... مجھے خوشی ہے..... کہ میرے شوہر دلائل سے قائل ہونے والے شخص ہیں..... میں سمجھتی ہوں..... کہ ہم دونوں بہت خوش قسمت ہیں..... کہ ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں.....

ان تمام لوگوں کے خیالات معلوم کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں..... کہ زندگی پھولوں کی سیج نہیں..... بالخصوص شادی شدہ زندگی..... اعتماد..... سمجھوتے..... ہم آہنگی ..... اور محبت کے سہارے گزرتی ہے..... آپ کا شریک حیات چاہے آپ جیسے مشاغل اور دلچسپیاں نہ رکھتا ہو..... مگر آپ کو اس کی خوشی کیلئے سمجھوتا کرنا پڑتا ہے..... اسی سے محبت مفاہمت پیدا ہوتی ہے..... اور ایک دوسرے کے دلوں تک پہنچنے کیلئے راہ ہموار ہوتی ہے.....

شادی کامیاب بنانے کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے..... اپنی خواہشات پر دوسروں کی خواہشات کو ترجیح دینا پڑتی ہے..... خوشیاں بانٹنے اور خوشیاں وصول کرنے کے لئے اپنے خیالات..... اور نظریات..... اور پسند و ناپسند سے بھی بعض اوقات دستبردار ہونا پڑتا ہے.....

یاد رکھیں شادی سے پہلے کی محبت میں دنیا زیادہ دلکش..... اور زیادہ خوش رنگ نظر آتی ہے..... مگر یہ رنگ وقتی ہوتے ہیں..... لیکن شادی کے بعد جنم لینے والی محبت کے رنگ زیادہ پائیدار..... اور مضبوط ہوتے ہیں..... جنہیں دائمی اور لازوال بنانے کے لئے ایک دوسرے کو رعایت دینا پڑتی ہے..... اور اس کا نام ''سمجھوتہ'' ہے.....

ملازمت چھوٹنے کی خبر چھپانے والے شوہر کے انوکھے پن کا واقعہ:

11 ..... یہ ایک دوست سہیل کا قصہ ہے.....

Marfat.com

وہ سترہ برس سے دوائیں بنانے اور فروخت کرنے والی ایک ملٹی نیشنل کارپوریشن میں ملازم تھا..... ذہانت اور محنت کے بل بوتے پر اس نے ان سترہ برسوں میں کافی ترقی کی..... اب اپنے شہر میں اس کارپوریشن کے دفتر کا چیف بن گیا تھا..... پھر اچانک ایک منحوس صبح اس کو معلوم ہوا..... کہ کارپوریشن پاکستان میں اپنا کاروبار بند کر رہی ہے..... تین ہفتے بعد اس کو ملازمت کے خاتمے کا مراسلہ موصول ہو گیا.....

زندگی کے درمیانی حصے میں جب وہ مطمئن اور خوش حال زندگی بسر کر رہا تھا..... اس کے بچے اسکولوں میں پڑھ رہے تھے..... اور وہ ان کے مستقبل کے لیے منصوبے باندھ رہا تھا..... اچانک اس کو بے روزگار کر دیا گیا تھا.....

سہیل پریشان تھا......ایک پریشانی یہ بھی تھی..... کہ یہ ناگوار خبر بیوی کو کیسے بتائے..... اس نے اس مسئلے پر سوچا..... طے اس نے یہ کیا..... کہ اس کے تجربے اور مہارت کے باعث جلدی ہی اس کو کسی اور جگہ نوکری مل جائے گی..... تب وہ بیوی کو پچھلی ملازمت کے خاتمے کے بارے میں بتا دے گا..... اس کا خیال تھا کہ تب تک اس تکلیف دہ خبر کی شدت خاصی کم ہو جائے گی.....

وہ بیوی کو رنج سے بچانا چاہتا تھا..... اس لیے بے روزگاری کے دنوں میں صبح کے وقت تیار ہو کر گھر سے نکلتا..... اس نے ظاہرداری قائم رکھی..... مگر دل پر بوجھ تھا..... لاکھ کوشش کے باوجود وہ پہلے جیسی زندہ دلی برقرار نہ رکھ سکا..... شام کو وہ بیوی بچوں کا سامنا کرنے سے بچنے کی خاطر ٹیلیویژن کے آگے بیٹھ جاتا..... دوسروں سے بات کرنے سے کترانے لگا..... بیوی نے اس کی خاموشی سے ایک ہی مطلب اخذ کیا.....

وہ غریب یہ سمجھی..... کہ میاں صاحب نے کوئی افیئر شروع کر دیا ہے..... وہ اس سے بے زار ہو گئے ہیں..... بات کرنے کے بھی روادار نہیں رہے..... بیوی کا تجسس بڑھ گیا..... وہ چوکنی ہو گئی..... میاں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنے لگی..... آخر کار جب اس کو اصل بات کا علم ہوا..... تو وہ غصے سے پاگل ہو گئی......اس لیے نہیں کہ میاں کی ملازمت ختم ہو گئی تھی..... بلکہ اس لیے کہ یہ بات اس سے کیوں چھپائی گئی تھی.....

Marfat.com

شوہر کی گھر میں موجودگی سے بیوی بچوں پر رعب محبت نہیں درندگی ہے:

12 ......میرے ایک کلاس فیلو تھے..... ایک مرتبہ وہ فخریہ انداز میں یہ بیان کرنے لگے: کہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں..... تو میری بیوی اور بچوں کی جرأت نہیں ہوتی ..... کہ مجھ سے کوئی بات کریں..... یا میرے حکم سے سرتابی کرسکیں..... وہ اپنی مردانگی ظاہر کرنے کیلئے یہ بات بیان کررہے تھے.....

میں نے ان سے کہا: کہ یہ جو آپ اپنا وصف بیان کررہے ہیں..... یہ کسی درندے کا وصف تو ہوسکتا ہے..... انسان کا تو یہ وصف نہیں ہوسکتا..... انسان کا وصف تو وہ ہے.....

جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا: کہ جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لاتے..... تو اس طرح تشریف لاتے..... کہ آپ کا چہرہ انور کھلا ہوا ہوتا تھا..... اور آپ کے چہرہ مبارک پر تبسم ہوتا تھا..... اور جتنا عرصہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارا..... اس عرصہ میں آپ نے مجھے کوئی بڑی سرزنش نہیں فرمائی.....

یہ ہے انسان کا کام..... جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کرکے دکھایا..... یہ کام اس وقت تک نہیں ہوسکتا..... جب تک دل میں تقویٰ نہ ہو..... اللہ کا خوف نہ ہو.....

میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب قدس سرہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے......

اپنا معمول بیان فرماتے تھے..... کہ آج میری شادی کو پچپن سال ہوگئے..... لیکن آج تک گھر والوں سے غصہ کی حالت میں لہجہ بدل کر بات کرنے کی نوبت نہیں آئی..... لوگ کرامت اِس کو سمجھتے ہیں..... کہ کوئی ہوا میں اڑنے لگے..... یا جلتی ہوئی آگ میں سے گزر جائے..... لیکن حقیقی کرامت یہ ہے..... کہ میاں بیوی کے درمیان اتنا قریبی تعلق ہونے کے باوجود پچپن سال اس طرح گزارے..... کہ کبھی اہلیہ سے لہجہ بدل کر غصہ کی حالت میں بات نہیں کی..... یہ تھا ہمارے اسلاف کا اپنے گھر میں طرز عمل..... (از: مفتی تقی عثمانی)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 12

تکبر و غرور کے پانچ اثر انگیز واقعات

سابق روسی صدر سے لوگوں کی نفرت اور حقارت کا عبرتناک واقعہ:

1 ......آج جس طرح امریکا خود کو سپر پاور کہتا ہے..... اسی طرح کچھ ہی مدت پہلے روس خود کو سپر پاور کہتا تھا..... اس وقت کے روسی صدر کا نام گورباچوف تھا.....

روس نے افغانستان پر قبضہ کرنے کا سنہری خواب دیکھا..... افغانستان پر چڑھائی کر دی..... اور اس غریب ملک کو تہس نہس کر کے رکھ دیا..... بالکل اسی طرح..... جس طرح آج امریکہ نے عراق وغیرہ میں کیا..... پھر جو حالات آج آپ افغانستان میں دیکھ رہے ہیں..... ویسے ہی حالات اس وقت دیکھنے میں آئے..... افغانستان کے غیور لوگوں نے گوریلا کارروائیاں شروع کر دیں..... اور آہستہ آہستہ ان کی کاروائیوں میں تیزی آتی گئی..... پھر ایک دن آیا..... کہ روس کو افغانستان سے دم دبا کر بھاگنا پڑا.....

روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے..... اس کے بعد وہ سپر پاور نہ رہا..... صفر پاور ہو گیا.....

افغان مجاہدین کے ہاتھوں شکست کے بعد صدر گورباچوف کا حال کیا ہوگا.....

ملاحظہ فرمائیں.....

اٹلی کے ایک بڑے ہوٹل کے مالک نے گورباچوف کی بے روزگاری پر رحم کھا کر اسے ہوٹل میں ملازمت کی پیش کش کی.....

صدر گورباچوف نے ایک موقع پر کہا:

''روس کی حکومت کے خاتمے پر مجھے ایک قیمتی کار دی گئی تھی..... لیکن وہ کار میں نے فروخت کر دی ..... اس لیے کہ میں اس کے پٹرول کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تھا..... اب میں ایک پرانی چھکڑا گاڑی استعمال کرتا ہوں.....''

Marfat.com

روس کا وہ صدر جو امریکا کے صدر سے ملنا بھی گوارا نہیں کرتا تھا..... ایسے علاقے میں رہنے پر مجبور ہو گیا..... جہاں صرف ریٹائرڈ لوگ رہتے ہیں..... یہ ریٹائرڈ لوگ بھی صدر گورباچوف سے نفرت کرتے تھے..... گورباچوف نے اس بدحالی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

"لوگوں کی نفرت نے مجھے پریشان کر کے رکھ دیا ہے..... اب میں تنہائی کی زندگی گزار رہا ہوں ..... اخراجات کی کمی کی وجہ سے میں کوئی ملازم نہیں رکھ سکتا..... اس لیے گھر کا کوڑا کرکٹ پھینکنے کے لیے بھی مجھے خود ہی جانا پڑتا ہے....."

روس کے صفر پاور بننے کی وجہ گورباچوف نے ان الفاظ میں بیان کی:

میرے نزدیک اس کی دو وجہیں ہیں.....

نمبر ایک ہم نے اللہ کے وجود کا انکار کیا.....

نمبر دو...ہم نے افغانستان پر حملہ کیا.....

گورباچوف کی بیوی جو کبھی خاتون اول تھی..... اور جسے ایک نظر دیکھنے کے لیے بڑے بڑے صدر اور وزیراعظم ترستے تھے..... اور اس سے ملاقات کے لیے مدتوں پہلے وقت لیا جاتا تھا..... افغانستان میں شکست کے بعد اسے گیس اور بجلی کا بل جمع کرانے کے لیے خود جانا پڑتا......

کئی برس پہلے اخبارات نے اس کی ایک تصویر شائع کی..... اس تصویر میں وہ ایک فرلانگ لمبی قطار میں کھڑی ہے..... تاکہ بل جمع کرا سکے..... اور اب امریکہ نے وہی کچھ کیا ہے..... اس کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو رہا ہے..... لہٰذا ہم بہت جلد ایسی کہانی پھر لکھیں گے.....ان شاء اللہ.....

جس شخص کو لوگ حقارت سے دیکھتے وہ روضہ اقدس پر رو رہا تھا:

تقسیم ہند سے پہلے میں نئی دہلی میں تھا..... وہاں موڈی خاندان کا ایک شخص تھا..... جو آنریبل ممبر (HONOURABLE MEMBER) ہوا کرتا تھا..... اور ایک زمانے میں وہ وزیر بھی تھا.....

شیخ عنایت اللہ صاحب ان کے پرائیوٹ سیکریٹری (PRIVATE SECRETARY)

Marfat.com

ہوا کرتے تھے..... وہ کبھی کبھی میرے پاس بھی آتے تھے..... بعض لوگوں نے کہا: کہ ارے صاحب! یہ بڑا ریا کار آدمی ہے..... اس نے کتے پال رکھے ہیں..... لیکن جو آدمی میرے پاس آتا ہے..... میں اسے دھکے دیکر کیسے نکال دوں! اتفاق کی بات ہے کہ جب پاکستان بنا..... اور اس کے دو سال بعد میں حج کو گیا..... اور حضور اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضری دی..... تو میں نے وہاں پر دیکھا کہ ایک آدمی زمین پر رو رہا ہے..... تڑپ رہا ہے..... اور اسکا بہت برا حال ہے..... جب قریب جا کر دیکھا..... تو وہی شیخ عنایت اللہ صاحب تھے.....

یاد رکھئے! کبھی کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھئے..... کبھی کبھی انسان ایک ہی جست (JUMP) میں کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے..... تبدیلی کیلئے زیادہ وقت درکار نہیں ہوتا.....

جب میں نے ان کو تڑپتے ہوئے دیکھا..... تو میں نے اللہ سے دعا کی..... کہ اے اللہ! جو تڑپ ان کے اندر ہے وہ مجھے بھی عطا فرما.....

پیسے پر ناز کرنے والے شخص کا بیٹا چوک میں کھڑا بھیک مانگ رہا تھا:

3 ..... حضرت مولانا ذوالفقار دامت برکاتہم نے یہ واقعہ بتایا..... کہ ہمارے شہر میں ایک بڑا زمیندار آدمی تھا..... انگریزوں کی حکومت نے اسے اتنی زمینیں دیں..... کہ ریل گاڑی چلتی تو اگلا اسٹیشن اسی کی زمین میں آتا تھا..... پھر ریل گاڑی چلتی تو دوسرا اسٹیشن بھی اس کی زمین ہی میں آتا تھا..... پھر ریل گاڑی چلتی تو تیسرا اسٹیشن بھی اس کی زمین میں آتا تھا..... گویا ریل گاڑی کے تین اسٹیشن اس کی زمینوں میں آتے تھے..... وہ اربوں پتی آدمی تھا..... اس کا عالیشان گھر تھا..... خوبصورت بیوی تھی..... اور ایک ہی بیٹا تھا..... اس کی زندگی ٹھاٹھ کی گزر رہی تھی.....

وہ ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ شہر کے ایک چوک میں کھڑا آئس کریم کھا رہا تھا..... اسی دوران اس کے دوستوں نے کہا: کہ آج کل کاروبار اچھا نہیں ہے..... کچھ پریشانی ہے..... اور ہم مصروف رہتے ہیں.....

Marfat.com

یہ سن کر اس کے اندر ''میں'' آئی..... اور وہ کہنے لگا: یار! تم بھی کیا ہو..... ہر وقت پریشان پھرتے ہو کہ آئے گا کہاں سے؟ لیکن میں تو پریشان پھرتا ہوں..... کہ لگاؤں گا کہاں پہ..... میری تو اکیس نسلوں کو بھی کمانے کی پروانہیں ہے.....

جب اس نے تکبر کی یہ بات کی تو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند آئی..... نتیجہ یہ نکلا کہ وہ چھ مہینوں کے اندر اس دنیا سے رخصت ہوگیا..... پیچھے اس کا نوجوان بیٹا تھا..... اس کی عمر سترہ اٹھارہ سال تھی..... وہ اس کی ساری جائیداد کا وارث بن گیا..... اٹھتی جوانی تھی..... اور پیسہ بھی بیحد و حساب تھا..... اسی طرح کے اسکے دوست بھی بن گئے..... جنہوں نے اسکو غلط راستے پر ڈال دیا.....

اس کو شباب اور شراب والے کام سکھا دیئے..... اٹھتی جوانی میں یہ جنسی گناہ بڑے (پرکشش) Attractive ہوتے ہیں..... آدمی چاہتا ہے کہ کھانا ملے یا نہ ملے..... البتہ یہ گناہ کرنے کا موقع ضرور ملنا چاہیے..... چنانچہ اس کو روزانہ نئے مہمان مل جاتے..... اس طرح وہ پیسہ پانی کی طرح بہانے لگ گیا..... کچھ عرصہ کے بعد اس نے بڑے شہروں کا رخ کر لیا..... اس نے چند سالوں میں خوب جی بھر کر عیاشی کی..... اسے کوئی ایسا دوست ملا..... جس نے اسے کہا: کہ آؤ ذرا ہم تمہیں باہر ملک کی سیر کرواتے ہیں..... وہ اسے تھائی لینڈ لے گیا..... وہاں پر اس نے چٹی چمڑی (گورے رنگ والی لڑکیوں) سے اس کا تعارف کروا دیا..... وہاں کے کلبوں میں بھی دریا کی طرح پیسہ بہایا..... وہاں اس نے ساری ساری رات عیاشی کرنے میں گزار دی..... حتیٰ کہ سارا بینک بیلنس ختم ہوگیا.....

اب نہ صحت رہی..... اور نہ پیسہ رہا..... ایک وہ وقت بھی آیا..... کہ واپس آکر اس کو گھر بھی بیچنا پڑ گیا..... چنانچہ جب گھر بھی بک گیا..... تو اس نے فٹ پاتھ پر سونا شروع کر دیا..... اور جس چوک میں کھڑے ہو کر اس کے باپ نے تکبر کی بات کی تھی..... اسی چوک میں اس کا یہ بیٹا کھڑے ہو کر بھیک مانگا کرتا تھا.....

اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا کہ تمہیں ہم نے جو اتنا دیا ہے..... اس پر تکبر کرتے ہو..... کہتے ہو کہ میں پریشان ہوں..... کہ لگاؤں گا کہاں پہ..... اور تم کہتے ہو..... کہ میری اکیس

Marfat.com

نسلوں کو بھی کمانے کی پروا نہیں..... نہیں..... جہاں تم کھڑے ہو..... یہیں تمہارا بیٹا کھڑا ہو کر بھیک مانگا کرے گا.....

میرے دوستو! ہوسکتا ہے کہ باقی گناہوں کی سزا فقط آخرت میں ملے..... لیکن تکبر وہ گناہ ہے..... جس کی آخرت میں سزا تو ملے گی ہی سہی..... اللہ تعالیٰ اس کی سزا دنیا میں بھی ضرور دیا کرتے ہیں.....

قرآن دو رکعت میں پڑھنے کے غرور میں مبتلا شخص کو اللہ نے سورۂ اخلاص بھلادی:

4...... حضرت مولانا ذوالفقار صاحب نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا.....

"کہ ہمارے محلے کی مسجد میں ایک حکیم صاحب تھے..... کونے پر ان کی دکان تھی..... ان کا نام احمد بخش تھا..... وہ قرآن پاک کے بڑے اچھے حافظ تھے..... اور خوب پڑھتے تھے..... ہم اس وقت چھوٹے چھوٹے تھے.....

رمضان المبارک کا دن تھا..... کسی نے ان سے کہا: کہ آج ستائیس کی رات ہو گی..... اگر آج رات پورا قرآن سنادیں تو بڑا مزہ آئے گا..... ان کا حفظ بھی بڑا پکا تھا.....

وہ کہنے لگے: کہ اچھا میں آؤں گا..... مسجد کوثر میں انہوں نے سنانا تھا.....

اس وقت عاجز کی عمر نو سال کے قریب تھی..... عاجز بھی وہاں پہنچ گیا..... حافظ صاحب نے دو رکعت کی نیت باندھ لی..... انہوں نے ایک رکعت میں انتیس پارے پڑھے..... ان انتیس پاروں میں ان کی کوئی غلطی بھی نہ آئی..... پیچھے آٹھ دس حافظ کھڑے تھے..... وہ سب چپ رہے..... کہیں کوئی اٹکن بھی پیش نہ آئی..... کہ پیچھے سے کوئی لقمہ مل جاتا..... پڑھتے چلے گئے..... انتیس پاروں کے بعد انہوں نے رکوع کیا.....

پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے..... اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے..... کہ انہوں نے آخری پارہ بھی کافی پڑھ لیا..... جب سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللّٰہ احد پڑھنے لگے..... تو بھول گئے..... کوئی متشابہ لگ گیا..... اب وہ اس سورۃ سے نکلنا چاہتے ہیں..... مگر نکل نہیں پاتے..... جب دو تین دفعہ اس کو لوٹایا..... اور آگے نہ نکل سکے.....

Marfat.com

تو اس وقت ایک غیر حافظ بندے نے ان کو لقمہ دیا..... اور حافظ نے غیر حافظ سے لقمہ لے کر سورۃ اخلاص مکمل کی.....

نماز کے بعد لوگ بڑے خوش تھے..... مگر قاری صاحب کو پسینہ آیا ہوا تھا..... جب اٹھ کر جانے لگے..... تو کسی نے پوچھا: کہ حضرت! کیا بنا؟

کہنے لگے..... نہ پوچھو..... انتیس پارے پڑھ لئے تو بڑی خوشی ہوئی..... جب سورۃ اللھب پڑھ رہا تھا..... تو اس وقت دل میں خود پسندی کی کیفیت پیدا ہوئی..... کہ اس وقت میرے جیسا بندہ پورے شہر میں کوئی نہیں ہوگا..... جو دو رکعت میں قرآن سنا سکے..... میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی..... تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورۃ اخلاص میں متشابہ لگوا دیا.....

یہ بتا دیا کہ یہ تیرا کمال نہیں..... یہ تو میرا کمال ہے..... یہ اللہ رب العزت کا کمال ہوتا ہے..... کہ وہ اپنے بندے کے لئے قرآن پاک کا یاد کرنا آسان فرما دیتا ہے..... اس لئے حفاظ کو اللہ تعالیٰ کا احسان ماننا چاہئے.....

سابق روسی وزیر اعظم اور خود کو خدا کہنے والے شخص کا عبرتناک انجام:

5 ..... روس کے آمر مطلق اور سابق وزیر اعظم نکیتا خروشیف انتقال کر گئے..... موت بڑی کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں آئی..... نہ کہیں ماتم..... اور نہ کوئی غمگسار..... چند احباب خاندان کے افراد ہسپتال میں آ کر تابوت سے گذرے..... اور اظہار افسوس کیا..... تدفین بھی ایک گمنام قبرستان میں ہوئی..... جس میں چند ہی قریبی افراد..... اور اخباری نمائندوں نے شرکت کی..... قبر پر نہ کوئی چراغ ہے..... نہ پھول..... صرف ایک کتبہ جس پر ''نکیتا خروشیف'' لکھا ہے.....

یہ اس شخص کا انجام ہے..... جو نہ صرف ساری دنیا کو جوتا دکھا کر کوس ..... لمن الملک ..... بجایا کرتا تھا..... بلکہ نشۂ اقتدار میں ڈوب کر خدا کے وجود تک کو چیلنج دے بیٹھتا تھا..... اور پھر جب روس کا ایک خلائی سیارہ واپس ہوا..... تو اس نے پوری فرعونیت سے کہا: کہ خلابازوں کو کہیں خدا نظر نہ آیا..... مگر جلد ہی اس کا ذلت آمیز زوال شروع ہوا تو

Marfat.com

خدا نے اس پر اپنی عظمت ثابت کر دی..... پھر موت بھی آئی کیسی!

ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا

اپنے عہد عروج میں پوری نسل انسانی کو بحران میں ڈالنے والا مغرور..... اور غافل انسان جب جا رہا تھا..... تو دو چار آنکھیں بھی اس پر اشکبار نہ تھیں..... اسے اگر زندگی میں قانون مکافات اور دنیا کی بے ثباتی کا احساس نہ ہوا..... تو اب ہو چکا ہوگا..... اور خدا کے وجود کا اعتراف بھی..... جب کہ یہ احساس و اعتراف اس کے کسی کام نہیں آ سکتا..... اب سارے پردے ہٹ کر حقائق سامنے آ چکے ہوں گے.....

"یوم تبلی السرائر فماله من قوة ولا ناصر"......(پ۳۰، الطارق ۹۔۱۰)

ایسے لوگوں کی اس دنیا میں جو حالت ہوتی قرآن عزیز نے اس کی خبر دی ہے مرنے کے بعد خروشیف کے چہرہ نے ان دنیا والوں کو بھی ان سرائر کی غمازی کی.....

لاش دیکھنے والوں کا بیان ہے..... کہ اس کا چہرہ ایسا سکڑا..... اور مرجھایا ہوا..... اور اتنا بے رونق..... اور کریہہ تھا..... کہ اسے پہچاننا بھی محال تھا..... یہ مکافات عمل اور نتائج اُخروی کی جھلکی ہے..... ایمان والے تو یہاں بھی چشم بصیرت سے اپنے رب کو دیکھتے ہیں..... اور وہاں تو دیدہ و مشاہدہ کا کچھ اور ہی عالم ہوگا..... مگر وہ جنہیں یہاں اس کے وجود سے انکار ہے..... وہ وہاں بھی اس کی دید سے محروم رہیں گے.....

"من كان في هذه اعمىٰ فهم في الأخرة اعمىٰ." (پ۱۵، بنی اسرائیل، آیت ۷۲)

اور جس کا چہرہ یہاں خاک آلود ہے تو وہاں اس کی وحشت اور دہشت کی کیا حالت ہوگی؟

قرآن عزیز سے سنیئے:

"ووجوه يومئذ عليها غبرة ترهقها قترة." کتنے چہرے ہیں..... جو اس دن گرد آلود ہیں..... اور کفر کی کدورت اور الحاد و غرور کی ظلمت انہیں تیرہ و تاریک کر رہی ہے.....

"ووجوه يومئذ باسرة تظن ان يفعل بها فاقرة." (پ۲۹، القیامہ، آیت ۲۴۔۲۵)

اور کتنے چہرے اس دن سکڑے ہوئے..... مرجھائے ہوئے اور بے رونق ہوں

Marfat.com

گے..... جنہیں یقین ہوگا..... کہ اب عذاب کا جو معاملہ ہونے والا ہے..... وہ تو ہماری کمر توڑ کے رکھ دے گا......

"العظمة لله" ہٹلر..... مسولینی..... سٹالن..... اور جانسن ظلم وتکبر کے پتلے..... مگر انجام کتنا تماشا گاہ عبرت؟......

آج خروشیف بھی اسی صف میں شامل ہے..... جو "انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون" کا مصداق ہے..... پوری دنیا میں آج کوئی نہیں..... جو خروشیف..... یعنی خدا کے وجود کو چیلنج دینے والے غافل انسان سے اس کا انجام معلوم کر سکے..... مگر قرآن اس کی خبر دے رہا ہے.....

"يقول يليتني قدمت لحياتي" کاش میں خالی نہ چلا آتا.....

"هلك عنّي سلطانيه" آج تو میری قوت ومملکت سب برباد ہو چکی.....

"فيو مئذ لا يعذب عذا به احد ولا يو ثق وثاقه احد"..... (پ۳۰، فجر ۲۵-۲۶)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 13

عذاب قبر کے بارہ اثر انگیز واقعات

ترکی کے گورنر کیلئے کھودی گئیں انیس قبروں میں سانپ ظاہر ہونا:

1......ہمارے مولانا صاحب ترکی گئے ہوئے تھے..... وہاں کا گورنر مر گیا..... اس کی قبر تیار ہو گئی..... تو اس میں بہت بڑا سانپ آ گیا..... اس کی دوسری جگہ قبر بنائی گئی..... مگر اس کا بھی وہی حال ہوا..... اسی طرح ۱۹ دفعہ قبر بنائی گئی..... مگر ہر قبر میں یہی چیز دیکھنے میں آئی.....

کسی اللہ والے کے پاس یہ مسئلہ پیش کیا گیا..... تو اس نے فرمایا: کہ یہ تو برزخ کا سانپ ہے..... ساری زمین کھود ڈالو یہ نہیں جا سکتا..... چنانچہ اسی حالت میں گورنر کو دفن کیا گیا.....

لاش کے ساتھ اژدھا چمٹا ہوا تھا:

2......شیخوپورہ (نمائندہ جنگ) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایت پر جب گاؤں ہرچند کے قبرستان میں ایک ۸۰/ سالہ عورت حفیظاں بی بی کی نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے لئے اسکی قبر کشائی کی گئی..... تو علاقہ بھر کے لوگ یہ دیکھ کر ششدر رہ گئے..... کہ ایک ۲/ گز لمبا اژدھا متوفیہ کی نعش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے..... جسے بڑی مشکل سے قبر سے نکال کر مارا گیا ہے..... کہ متوفیہ تقریباً ساڑھے ۳/ ماہ قبل فوت ہو گئی تھی..... اس کے بیٹے نے جو فوج کا ملازم رہ چکا ہے..... ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی..... کہ اس کی عدم موجودگی میں حفیظاں بی بی کو میری بیوی نے زہر دے کر ہلاک کیا ہے..... لہٰذا لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا جائے.....

(روزنامہ جنگ منگل ۲ جولائی ۱۹۹۱ء)

Marfat.com

بیٹے کے ساتھ قبر میں دفن ہو کر بھاگنے والے شخص کا واقعہ:

3......میرے امیر جماعت جو آزاد کشمیر کے تھے..... بتایا کہ ان کے علاقے میں ایک آدمی کا اکلوتا بیٹا تھا..... جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا..... بدقسمتی سے وہ بیمار رہ کر مر گیا..... تو اس کے باپ کو بہت صدمہ ہوا..... اور اعلان کیا کہ وہ بیٹے سے جدا نہیں ہو سکتا..... اس لیے اپنے ساتھ رکھے گا..... اور دفن نہیں کریگا..... چنانچہ لاش جب تین دن گھر میں رکھی..... تو اس میں بدبو پھیل گئی.....

محلے والے سب اکٹھے ہو گئے..... تو باپ کی منت سماجت کی گئی..... کہ بیٹے کو زمین کے حوالے کر دو..... بڑی مشکل سے راضی ہوا..... مگر شرط یہ لگائی..... کہ قبر ڈبل بنائی جائے..... اور وہ بچے کے ساتھ قبر میں رہے گا..... سارا دن محلے دار پریشان رہے..... آخر قبر ڈبل بنائی گئی..... جب قبر مکمل ہو گئی..... تو باپ اندر جا کر پہلے لیٹ گیا..... اور لڑکے کی لاش کو ساتھ سلا دیا..... اور قبر کو بند کرنے کو کہا:

قبر کو بند کرنا شروع کر دیا گیا..... اینٹوں سے بند کر کے لوگ کچھ دیر انتظار کرنے دور بیٹھ گئے..... تو بچے کا باپ خوفزدہ ہو کر باہر نکل آیا..... اور لوگوں کو بتایا: کہ جب قبر بند ہو گئی تھی..... تو دو فرشتے آ گئے.....

انہوں نے بچے کے پاؤں کو حرکت دی..... میت اٹھ بیٹھی..... مگر ان کی ہیبت ناک صورت دیکھ کر باپ نے اپنے پیارے..... اکلوتے لڑکے کو چھوڑ کر جان بچائی.....

قبر سے شعلوں کی روشنی آسمان تک پھیل گئی:

4......مردان کے نواحی علاقے قلاش کے قبرستان کی قبر سے آگ کے زبردست شعلے نکلے..... جن کی روشنی آسمان تک دیکھی جا سکتی تھی..... شعلوں کی شدت قبرستان کے تمام ایریا میں پھیل گئی.....

تفصیلات کے مطابق قلاش کے قبرستان کی ایک نامعلوم قبر سے آگ کے زبردست شعلے

Marfat.com

بلند ہوئے..... جو ایک گھنٹہ تک جاری رہے..... شعلے قبر کے ساتھ ایک بڑے سوراخ سے نکل رہے تھے.....

آبادی کے لوگوں نے جب قبر سے شعلوں کو بلند ہوتے دیکھا..... تو قرآن کی تلاوت اور دعائیں پڑھنی شروع کر دیں..... جس سے آگ ہلکی پڑ گئی..... جب لوگ قبر کے قریب پہنچے..... تو دیکھا کہ قبر سے آگ نکل رہی ہے..... قبر کے سوراخ پر اینٹ رکھ دی گئی..... اور اس پر مٹی ڈال دی گئی.....

قبر سے نکلنے والی بدبو سے لوگوں کا بے ہوش ہو جانا:

5 ......دو سال قبل ملتان کے ریلوے پل کے نیچے قبرستان میں ایک عورت کو دفن کیا گیا..... تو قبر کے اندر سے عورت کے چیخنے کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں..... پہلے تو رشتے دار متوجہ ہوئے..... اور انہوں نے تصدیق کی کہ متوفیہ کی آواز ہے.....

دوسرے دن یہ خبر اخباروں میں آ گئی..... کافی لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے..... میں بھی خبر سن کر وہاں بھاگا..... جلد باز لوگوں نے قبر کو کھول دیا..... تو اتنی بدبو نکلی..... کہ یہ لوگ بے ہوش ہو گئے.....

لوگوں کو بھگانے کے لیے پولیس نے ڈنڈے مارنے شروع کر دیئے..... میں پل کے اوپر سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا..... اگر ہم اس دنیا میں قبر کی تیاری کر کے نہ جائیں گے..... تو ہمیشہ کے لیے ناکام ہوں گے..... اس لیے عقل مند وہ ہے..... جو مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری کر کے جائے.....

بیٹوں کے ٹی وی دیکھنے پر باپ کو عذاب قبر ہونے کا واقعہ:

6 ......ٹی وی ایصال عذاب کا سبب بنا..... اندرون سندھ میں ایک بزرگ اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے..... مگر عبادت الٰہی میں ان کا دل نہیں لگ رہا تھا..... وہ قریبی قبرستان میں قبروں کی زیارت کے لئے چلے گئے..... اور ایک قبر کے پاس بیٹھ

Marfat.com

گئے..... کہ انہیں نیند آ گئی.....

خواب میں ان بزرگ نے ایک صاحب قبر کو دیکھا..... کہ اس پر عذاب ہو رہا ہے..... اور وہ شخص ان بزرگ کو مدد کے لئے پکار رہا ہے..... بزرگ نے اس سے خواب میں پوچھا: تم پر عذاب کیوں ہو رہا ہے.....

اس نے بتایا: کہ یہاں سے قریب ہی فلاں جگہ میرا گاؤں ہے میرا بیٹا رہتا ہے جب بھی وہ ٹی وی پر کوئی ڈرامہ یا فلم دیکھتا ہے۔ تو مجھ پر عذاب مسلط ہو جاتا ہے.....

اس شخص نے ان بزرگ سے کہا: کہ آپ میرے گھر جا کر میرے بچوں سے کہیں..... کہ وہ گھر سے ٹی وی کو نکال دیں..... اور مجھے عذاب سے بچائیں..... وہ بزرگ خواب سے بیدار ہوئے..... اور دوسرے دن تلاش کرتے ہوئے صاحب قبر کے گھر پہنچ گئے..... اور جا کر تمام صورت حال ان کے لڑکے کو بتائی.....

وہ لڑکا عقلمند تھا..... جب اس کو معلوم ہوا کہ ہمارے گھر میں ٹی وی چلانے سے ہمارے والد صاحب پر قبر میں عذاب مسلط ہو جاتا ہے..... تو اس نے اپنے گھر سے ٹی وی کو ذلت کے ساتھ نکال دیا..... اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کی..... اور اپنے والد کے لئے مغفرت کی دعا کی.....

قبر تنگ ہو جانے اور اس میں سانپ نکل آنے کا اثر انگیز واقعہ:

7..... پچھلے دنوں ایوب میڈیکل کالج کے ایک پروفیسر صاحب نے بتایا: کہ ان کے ایک جاننے والے فوت ہو گئے..... متوفی کی تدفین کے وقت وہ خود موجود تھے..... جب قبر تیار ہو گئی..... اور میت کو اندر رکھنے کے لئے جوتے اتارنے لگے..... تو زمین کا سوراخ بہت تنگ ہو گیا..... اور مردہ کو اندر لے جانا ناممکن ہو گیا.....

تمام لوگوں نے قبر والوں کو کوسنا شروع کر دیا..... کہ قبر تنگ بنادی ہے..... چنانچہ رشتہ داروں نے جلدی سے اندر دھکیل دیا..... کیونکہ دن کا وقت تھا..... اندر ایک بڑا سانپ نظر آ رہا تھا..... اس منظر نے سب کو پریشان کر دیا.....

Marfat.com

قبر میں موجود بچھو کے ڈنگ مارنے سے ایک شخص کی ہلاکت:

8...... حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میرے ایک ملنے والے تھے..... مولوی مصطفیٰ صاحب.....

انہوں نے ایک عجیب واقعہ بیان کیا..... کہ دلی میں جمنا میں سیلاب آیا..... جس سے قریب کے قبرستان کی کچھ قبریں اکھڑ گئیں..... ایک قبر کھلی تو کچھ لوگوں نے دیکھا..... کہ ایک مردہ پڑا ہوا ہے..... اور اس کی پیشانی پر ایک چھوٹا سا کیڑا ہے..... وہ جب ڈنگ مارتا ہے ..... تو پوری لاش لرز جاتی ہے..... تھرا جاتی ہے..... اور اس کا رنگ بدل جاتا ہے..... اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ لاش اپنی اصلی کیفیت میں آجاتی ہے..... تو وہ پھر ڈنگ مارتا ہے..... اور لاش کی پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے.....

سب دیکھ رہے ہیں..... اور حیران ہیں..... ایک دھوبی تھا..... جمنا کے گھاٹ پر آیا تھا..... اس سے دیکھا نہیں گیا..... اس نے ایک کنکری اس کو ماری تو وہ کیڑا اچھلا..... اور اس دھوبی کی پیشانی پر آکر ڈنگ مارا..... اور پھر وہیں جا کر بیٹھ گیا..... تو وہ دھوبی چلانے لگا..... اور تڑپنے لگا..... اس سے کسی نے پوچھا..... کہ "کیا حال ہے؟....."

تو اس نے کہا: کہ "سنو! مجھے ایسی تکلیف ہے..... کہ مجھے نہ صرف ایک بچھو اور ایک سانپ نے کاٹا ہے..... اور نہ صرف آگ کا کوئی شعلہ میرے بدن پر رکھ دیا گیا ہے..... بلکہ مجھے ایسی تکلیف ہے..... میرے بدن کے ایک ایک عضو میں..... بلکہ ایک ایک رونگٹے..... اور بال میں گویا ہزاروں لاکھوں بچھو..... اور آگ کی چنگاریاں بھر دی گئی ہوں..... ایسی کیفیت ہے....."

چنانچہ وہ تین دن یوں ہی تڑپتا رہا..... پھر انتقال کر گیا.....

مولوی مصطفیٰ صاحب فرماتے تھے..... کہ میں سمجھ گیا..... کہ یہ اس دنیا کا کیڑا نہیں..... بلکہ برزخ کے عذاب کی شکل میں ہے.....

میں نے سوچا کہ اس کے لیے دوسرا علاج ہے..... قر..... جا کر ہمت کر کے بیٹھا.....

Marfat.com

اور کچھ سورتیں (یٰسٓ شریف اور قل ھو اللہ احد) وغیرہ پڑھنا شروع کیں..... جب میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کی..... تو وہ کیڑا چھوٹا ہونا شروع ہوا..... اور ہوتے ہوتے ذرا سا ہو کر ختم ہو گیا.....

جب وہ ختم ہو گیا..... تو ہم لوگ بہت خوش ہوئے..... کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو عذاب سے نجات دی..... اس کا کفن برابر کر کے قبر بند کر دی گئی..... اب اس سے گناہوں کی سزا کا اندازہ لگائیے..... معلوم نہیں اس سے کونسا جرم ہوا ہوگا..... خدا کے غضب کی کونسی شکل اس میں ہو..... کچھ نہیں کہہ سکتے.....

اللہ پاک سب کو فکر آخرت نصیب فرمائیں۔ اور عذاب قبر سے محفوظ رکھیں..... آمین.....

قبر میں داڑھی منڈے شخص کی ٹھوڑی پر بچھوؤں کے عذاب کا واقعہ:

9..... یہ بات ایک بہت ہی ذمے دار آدمی نے بتائی.....

"دو افغانی پشاور سے افغانستان ٹرک پر جا رہے تھے..... راستے میں ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ان کا ٹرک تباہ ہو گیا..... اور یہ دونوں ساتھی وہیں مر گئے..... ان میں سے ایک کی سنت کے مطابق داڑھی تھی..... اور دوسرا داڑھی منڈواتا تھا.....

ان دونوں کا کوئی وارث نہ ملا..... اور نہ ہی پتہ چل سکا..... کہ یہ دونوں کہاں کے رہنے والے ہیں..... کافی دیر انتظار کے بعد ان دونوں لاشوں کو دفن کر دیا گیا..... کافی دنوں کے بعد جب ٹرک منزل مقصود تک نہ پہنچا..... تو متوفیوں کے رشتے داروں نے چھان بین شروع کی..... تباہ شدہ ٹرک کے ڈھانچے سے ان کو پتہ چل گیا..... کہ ان کے دونوں عزیز یہاں ہیں.....

وہاں کے لوگوں نے حادثاتی موت کی خبر دی..... اور ان کے رشتے داروں کو دونوں قبریں دکھائیں..... متوفیوں کے رشتے داروں نے لاشوں کو لے جانے کے لیے تقاضا کیا..... جس کی وجہ سے قبروں کو کھولا گیا.....

جس آدمی کی سنت کے مطابق داڑھی تھی..... وہ تو ویسے ہی قبر میں تر و تازہ موجود تھا

Marfat.com

..... کسی کیڑے مکوڑے نے خراب نہ کیا تھا.....

دوسرا ساتھی جو بغیر داڑھی کے تھا..... اس کی ٹھوڑی کو بچھو کھا رہے تھے..... یہ نظارہ بہت عبرتناک تھا..... چنانچہ اس دوسری میت کو وہیں پر چھوڑ دیا گیا..... اور نکالنے کی جرأت نہ ہوئی.....

زانی شخص پر عذاب الٰہی کا دردناک واقعہ:

10 ......ایک ڈاکٹر کا بیان ہے..... ایک رات میں نے ایک سنسنی خیز خواب دیکھا..... خواب ہی خواب میں..... میں ایک قبر کے اندر داخل ہوا..... اس میں مجھے تڑپتا لاشہ نظر آیا..... چیخنے کے انداز میں منہ کھولنے کے باوجود اس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی تھی..... کافی دیر کے بعد وہ ساکن ہوگیا..... اتنے میں ایک شخص نے چابک نما چمک دار سلاخ اس مردے کے عضوتناسل کے سوراخ میں داخل کردیا..... اس کی اذیت سے وہ لاشہ ایک بار پھر پہلے کی طرح تڑپنے لگا..... مردے کی اس اذیت ناک حالت پر مجھ سے نہ رہا گیا.....

اور میں نے اس شخص سے پوچھا: اس میت کو یہ دردناک عذاب کیوں دیا جارہا ہے؟.....

اس نے بتایا..... یہ مردہ اپنی دنیوی زندگی میں زنا کار تھا..... اب جب سے مرا ہے..... اسے یہی عذاب دیا جارہا ہے..... مجھے اس مردے کی حالت پر بہت رحم آرہا تھا..... اتنے میں کسی نے مجھے پکڑ کر زمین پر لٹا دیا..... اور ویسی ہی سلاخ میری پیشاب گاہ میں کے سوراخ میں بھی داخل کردی..... میں شدید تکلیف کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگا..... کافی دیر کے بعد میری آنکھ کھلی..... تو میں سخت تکلیف میں تھا..... میرا بستر گیلا تھا.....

مجھے محسوس ہوا..... کہ میرا پیشاب نکل گیا ہے..... دیکھا تو بستر تکیہ تک پانی میں تربتر تھا..... میں نے جب اٹھ کر پیشاب کیا..... تو خون کی طرح سرخ تھا..... اور یہ خون والا پیشاب چھ ماہ تک جاری رہا..... اور اس دوران میں بہت کمزور ہوگیا..... ہر قسم کے لیبارٹری

Marfat.com

ٹیسٹ..... گردے..... مثانے کے ایکسرے وغیرہ کروائے..... کئی ڈاکٹروں سے مشورہ کیا..... مگر نہ بیماری کی کوئی وجہ سامنے آئی..... نہ ہی مرض میں کمی ہوئی..... اس دوران میں نے ملازمت سے لمبی چھٹی کرلی..... جب ہر طرح کی دوا ناکام ہوگئی..... تو پھر میں نے دعا واستغفار کی طرف رجوع کیا..... اور پھر اللہ نے مجھے اس مصیبت سے نجات بخشی..... مجھے آج بھی وہ تڑپا لاشہ جب یاد آتا ہے..... تو خوف کے مارے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں.....

عذاب قبر کی وجہ سے ایک چور کی انگلی جلنے کا واقعہ:

11......ایک واقعہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ ''حقوق العباد'' میں لکھا ہے..... کہ ایک میاں جی بچوں کو پڑھایا کرتے تھے..... اور مارنے کے عادی تھے..... اور اِدھر اُدھر گاؤں میں چندہ وصول کرنے بھی جایا کرتے تھے..... ایک دن کسی شریر طالب علم نے کسی جھروکے سے میاں صاحب کو روپے لوٹے میں رکھ کر زمین میں دفن کرتے دیکھ لیا.....

جب میاں صاحب حسب دستور کسی دیہات میں چلے گئے..... تو لڑکوں نے کسی طرح کنجی لاکر کمرہ کھول دیا..... اور لوٹے کو زمین سے نکال کر اس کا روپیہ حاصل کرلیا..... اور برتن پھر وہیں دفن کردیا..... اس روپے سے گوشت..... گھی..... مصالحہ..... شکر وغیرہ بازار سے لاکر خوب عمدہ قسم کا قورمہ..... پلاؤ..... زردہ وغیرہ پکایا..... اتفاقاً میاں صاحب آگئے..... لڑکوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا..... اور کھانے میں شریک کرلیا..... کھانا نہایت عمدہ دیکھ کر میاں صاحب نے پوچھا: کہ آج تم لوگوں کے پاس کوئی مہمان آئے ہیں..... جس کے لیے تم لوگوں نے بے شمار پیسے صرف کر کے طرح طرح کا کھانا بنایا ہے.....

دو تین لڑکوں نے ہنستے ہوئے یہ کہہ دیا..... کہ حضور کچھ نہیں..... کوئی بات نہیں..... یہ سب آپ کے جوتوں کا صدقہ ہے.....

میاں جی کو ان کے ہنسنے سے یہ خیال گذرا..... کہ ان ظالموں کے ہاتھ کہیں میرا پیسہ

Marfat.com

لگ گیا ہو..... یہ سوچ کر جلدی سے کھا پی کر اپنی کوٹھڑی میں پہنچے..... گڑھا کھود کر برتن نکالا..... تو اس میں ایک روپیہ بھی نہ تھا.....

میاں جی اس منظر کی تاب نہ لا سکے..... دفعتاً دل کو جھٹکا لگا..... اور حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے میاں جی فی الفور مر گئے..... قصبہ تھانہ بھون میں یہ خبر مشہور ہو گئی..... کہ لڑکوں نے میاں جی کا پیسہ اڑا لیا..... اور میاں جی اس صدمہ کی تاب نہ لا کر گزر گئے..... تو کچھ لوگ تھانہ بھون کے مفتی مولانا سعید الحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے..... اور مسئلہ دریافت کیا.....

مفتی صاحب نے کہا: کہ روپے منحوس ہیں..... جس سے ایک انسان کی جان چلی گئی..... اس لیے طالب علموں کو چاہئے..... کہ ان کی رقم واپس کر دیں..... اور میاں صاحب کو جب قبر میں دفن کریں..... تو ان کے روپے کو بھی ان کے سینے پر چن دیں..... لوگوں نے ایسا ہی کیا.....

جب کفن چوروں کو اس کی اطلاع ہوئی..... کہ میاں جی کی قبر میں ان کے سینے پر کافی روپیہ چن دیا گیا ہے..... تو رات میں کفن چوروں کا ایک گروہ آیا..... قبر کی مٹی ہٹا کر دو ایک تختوں کو الگ کیا..... تو سینے پر رکھا ہوا روپیہ نظر آیا..... اصل میں وہ سارے روپئے انگارے بن چکے تھے..... اور مردہ کو عذاب دینے کے لیے تپائے گئے تھے..... جیسا کہ ارشاد ہے:

یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم.

کفن چوروں کے ایک سرغنہ نے دہکتے ہوئے روپوؤں کو لینے کے لئے دو انگلیاں بڑھائیں..... جب انگلیاں روپوؤں کے قریب پہنچ گئیں..... تو وہ آگ میں جل اٹھیں..... کفن چور چلانے لگا.....

ارے میں جل گیا..... جل گیا..... اور شدت عذاب سے بلبلاتا ہوا بھاگا..... سارے کفن چور بھی بھاگے.....

مولانا نے لکھا ہے..... کہ تھانہ بھون میں اس کفن چور کا واقعہ مشہور ہے کہ اپنی جلی ہوئی

Marfat.com

انگلی کو ایک بڑے پیالے میں ڈبوتا..... تھوڑی ہی دیر میں وہ پانی گرم ہو جاتا تو دوسرے ٹھنڈے پانی میں فوراً اپنی انگلی ڈبوتا..... مگر اس گرم پیالے سے نکال کر دوسرے پیالے میں جب ڈالنے لگتا..... تو شور مچانے لگتا.....

ارے میں مر گیا..... مر گیا..... یہ سوزش تھی..... اس آگ کی جس کے عذاب میں وہ میاں جی مبتلا تھے..... اور جس کی ذراسی حرارت سے وہ کفن چور پوری زندگی چلاتا رہا..... اور شور مچاتا ہوا مر گیا.....

اس واقعہ سے بھی عذاب قبر کا بخوبی مشاہدہ کیا جاسکتا ہے.....

ایک میّت کی قبر میں سانپ ظاہر ہونے کا عجیب واقعہ:

12 ......صبح کی نماز سے فارغ ہوئے..... تو مولوی محمد ناصر خان (امام مسجد سول کوارٹرز) نے مجھ سے کہا:

شاہ صاحب ایک فوتگی ہوگئی ہے..... ظہر کی نماز کے بعد اس کا جنازہ ہوگا..... مگر میں کسی وجہ سے ظہر کی نماز اس مسجد میں نہ پڑھ سکا..... جب عصر کی نماز سے فارغ ہوئے..... تو کچھ لوگ ابھی مسجد میں ہی تھے..... کہ مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا: شاہ جی آپ ظہر کو نہیں آئے..... نہ ہی جنازے میں شامل ہوئے.....

میں نے معذرت کی..... اور بتایا: کہ کسی وجہ حاضر نہ ہوسکا.....

انہوں نے دونوں ہاتھوں کو کانوں سے لگا کر کہا:

شاہ جی اچھا ہوا..... اللہ توبہ..... اللہ توبہ.....

پھر بتایا: ایک تو اس میت میں تعفن بہت تھا..... حالانکہ صبح ہی مرا تھا.....

پھر کہنے لگے: اسے جب ہم قبرستان لیکر گئے..... اور قبر میں رکھنے لگے..... تو ایک بہت بڑا پھنیر سانپ قبر کے اندر سے نمودار ہوا..... بل کھا کھا کر پھنکارنے لگا..... سب کے اوسان خطا ہوگئے..... میت قبر کے باہر ہی ہاتھوں سے چھوٹ کر گر پڑی.....

تجویز ہوا کہ دوسری قبر یہاں سے ذرا دور فوراً کھود کر اس میں دفن کر دیا جائے.....

Marfat.com

جلدی جلدی قبر کھودی..... جب اس میں رکھنے لگے..... وہاں بھی ویسا ہی سانپ..... غیض وغضب سے پھنکارنے لگا..... اب دو چار میت کے قریبی رشتہ داروں کے سب میت کو چھوڑ کر ایسے بھاگے..... کہ لوٹ کر نہ آئے.....

مولوی صاحب کہتے ہیں..... کہ میں نے کہا: کہ "کم بختو اس جگہ سے بھی کہیں دور تھوڑا گڑھا کھودو..... اور اسے اسمیں ڈال کر بھاگو..... یہ عذاب الٰہی ہے.....

انہوں نے دور ہٹ کر ایک گڑھا کھودا..... جس میں لاش سما سکے..... مگر وہاں سے بھی پانی پھوٹ پڑا..... انہوں نے لاش اس میں پھینکی..... اوپر مٹی ڈالی اور ہراساں و پریشان گھروں کو بھاگے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 14

آب زم زم سے شفا پانے والوں کے پانچ اثر انگیز واقعات

آب زم زم سے تپ دق کے مریض کو شفا:

1...... مفتی عبدالرحمٰن خان...... چھلیک...... ملتان والے فوت ہو چکے ہیں...... ان کی بیگم کو ۱۹۵۰ء میں تپ دق ہو گئی...... ان کو ایک اللہ والے نے بتایا: کہ پریشان نہ ہو...... علاج بالقرآن کرو...... خالص شہد منگوا کر رکھو...... ایک گلاس آب زمزم یا آب باران یا تازہ پانی لے کر اس میں شہد ملاؤ...... صبح گیارہ دفعہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرو...... اور تمام دن تھوڑا تھوڑا بطور دوا پلاؤ...... انشاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی......

انہوں نے کسی ڈاکٹر کا علاج نہیں کیا...... یہی نسخہ پورے اعتقاد اور بھروسے سے استعمال کیا...... اور وہ مریضہ صحت یاب ہو گئی......

آب زمزم پی کر نیم مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑ گئی:

2...... آب زمزم مالک کائنات کا اپنے محبوب ﷺ کے صدقے عالم اسلام کے لیے ایک بے مثال اور انمول تحفہ ہے...... اس پاکیزہ پانی میں قدرت کی صناع کاری نے شفا اور سکون قلب کے ڈھیروں اجزاء شامل کر رکھے ہیں...... بے شمار مسلمان اپنی بیماریوں کا علاج دیار رسول ﷺ کے اس پانی سے کرتے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا کر دیتا ہے......

خود میں نے کئی بار اس آب حق ونور سے فیض پایا ہے...... اس سال ہم پاکستان گئے ہوئے تھے...... پنجاب ہائیکورٹ کے جج خواجہ محمد شریف جو میرے بڑے مہربان ہیں...... نے اپنے ہاں ہمیں مدعو کیا...... ان کے یہاں جاتے ہوئے کار میں میری طبیعت دفعتاً بے حد خراب ہو گئی...... اور میں سمجھا کہ میرا چل چلاؤ کا وقت آن پہنچا ہے...... جب ہم خواجہ

Marfat.com

صاحب کے بنگلہ پر پہنچے..... تو مجھ میں کار سے اترنے تک کی سکت باقی نہیں تھی..... اور میں اترنے کی کوشش میں سڑک پر گر پڑا..... خواجہ صاحب کے دونوں بیٹوں حافظ لطیف..... اور بلال نے بڑی مشکل سے اٹھایا..... اور سہارا دے کر مجھے اندر لے گئے..... میری حالت غیر کو دیکھتے ہوئے خواجہ صاحب نے مجھے پینے کے لیے کچھ دیا..... جسے حلق سے نیچے اتارتے ہی بخدا میں بالکل ٹھیک ہو گیا..... یہ آب زمزم تھا..... جو میرے لیے 'مسیحا' ثابت ہوا..... دیکھا آپ نے آب زمزم کا کمال.....

زمزم پی کر چار معذوروں کی صحت یابی کا واقعہ:

3 ......حدیث نبوی ﷺ کے مطابق آب زمزم جس' مقصد کے لیے پیا جائے..... وہ پورا ہوتا ہے..... صحن کعبہ شریف میں واقع اس کنویں کا پانی اگر پیاس بجھاتا ہے..... تو پیٹ بھر پینے سے یہ بھوک کا احساس بھی ختم کر دیتا ہے..... جلائے قلب کا سامان کرتا ہے..... تو بیماروں کو شفا بھی عطا کرتا ہے..... اپاہج اسے پی کر نجات پا جاتے ہیں.....

''سعودی گزٹ'' مورخہ ۳/ مارچ ۱۹۸۹ء نے روزنامہ ''الندوہ'' کے حوالے سے بتایا ہے..... کہ حال ہی میں انگلستان میں بغرض عمرہ آنے والے معذور افراد میں سے تین معذور لڑکیاں..... اور ایک معذور شخص آب زمزم پی کر صحت یاب ہو گئے.....

ابوالاعلیٰ ٹورسٹ ایجنسی نے لندن کے معذوروں کے ایک اسکول کے (۳۰) اپاہج بچوں کے دورہ سعودی عرب کا اہتمام کیا تھا..... ان میں ۹ سالہ ریحانہ محمد اعظم..... ۸ سالہ رضیہ بیجوم......۱۰ سالہ ارم فاروق..... نامی تین لڑکیاں بھی شامل تھیں..... ان کے علاوہ..... ۶۰ سالہ احمد دین بھی معذوری کی زندگی سے نجات پا گئے..... یہ چاروں پاکستانی نژاد برطانوی ہیں.....

ریحانہ کے والد انجینئر محمد اعظم نے روتے ہوئے بتایا..... کہ ریحانہ پیدائشی طور پر ایک بالکل معذور بچی تھی..... اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں حرکت نہ کرتے تھے..... خاص طور پر وہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں تک کو حرکت نہیں دے سکتی تھی..... خوشی اور اطمینان کے

Marfat.com

آنسو بہاتے ہوئے محمد اعظم نے بتایا..... کہ اس نے لندن کا کوئی دواخانہ، ہسپتال..... اور ماہر خصوصی نہیں چھوڑا..... سب نے اس کی بچی کے علاج سے مایوسی کا اظہار کیا..... بالآخر خود انہوں نے بھی اسے اللہ کی رضا سمجھ کر صبر کر لیا.....

ریحانہ کے والد مذکورہ دورے میں اس کے ساتھ سب سے پہلے روضہ رسول اللہ ﷺ پر پہنچے..... یہاں پہنچتے ہی انہوں نے اپنی معذور بچی کی نفسیاتی کیفیت میں ایک نمایاں تبدیلی کا مشاہدہ کیا.....

وہ بے حد خوش اور پر امید نظر آنے لگی..... مکہ مکرمہ پہنچ کر حرم کعبہ میں حاضری کے لیے وہ خاصی بے چین تھی.....

مکہ مکرمہ پہنچ کر ان سب نے عمرہ ادا کیا..... اور پھر خوب آب زمزم پی کر اپنے ہوٹل آگئے..... ریحانہ کے والد نے ہوٹل آتے ہی اپنی لڑکی کی صحت میں نمایاں بہتری محسوس کی.....

چنانچہ عمرے کے اگلے ہی روز انہوں نے دیکھا: کہ ریحانہ اس مرتبہ انگلیوں کو حرکت دینے کے قابل ہوگئی..... انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا..... وہ شاید کوئی خواب دیکھ رہے تھے..... انہوں نے بہت غور سے اپنی بیٹی کی انگلیوں کو دیکھا..... وہ واقعی انہیں حرکت دی رہی تھی..... یہ دیکھ کر وہ رب کعبہ کے سامنے سربسجود ہوگئے.....

دوسری لڑکی رضیہ بیجوم کی بائیں آنکھ بے کار تھی..... لیکن عمرے کی ادائیگی کے بعد اس نے محسوس کیا..... کہ وہ اپنی معذور آنکھ سے دیکھ سکتی ہے..... اس نے یہ بات اپنے والدین کو نہیں بتائی..... اگلے روز اس کی بینائی میں مزید اضافہ ہوا..... اور وہ زیادہ بہتر دیکھنے لگی..... آخر اس نے اپنے والدین کو یہ خوشخبری سنادی.....

ارم فاروق ٹھیک طور پر بول نہیں سکتی تھی..... اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دیتی تھی..... عمرے کی ادائیگی کے بعد بھی اس کے لیے زبان سے دعائیں وغیرہ ادا کرنا بہت مشکل تھا..... لیکن آب زم زم پینے کے بعد روانی سے بولنے لگی.....

۶۰ سالہ احمد دین عمرہ ادا کرنے سے پہلے اپنے دائیں ہاتھ اور پیر کو حرکت دینے سے قاصر تھے..... لیکن طواف و عمرہ ادا کرنے کے بعد انہوں نے خوب آب زمزم پیا..... تو ان کے

Marfat.com

دائیں ہاتھ اور پاؤں میں حرکت آ گئی.....

لندن سے عمرہ ادا کرنے کے لیے آنے والے ان معذوروں کے ساتھ آئے ہوئے ماہر نفسیات ڈاکٹر..... اے..... اے..... خان کے مطابق اللہ کی قدرت کے ان کرشموں پر وہ خود حیران ہیں..... تاہم ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ یقین رکھتے ہیں..... کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے.....

سائنس بے شک بہت ترقی کر گئی ہے..... لیکن وہ قدرت الٰہی اور تبدیلی تقدیر کی کوئی وضاحت نہیں کر سکتی.....

ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم یوتھ کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نے نبی اکرم ﷺ کی یہی حدیث دہرائی کہ.....

"(آب) زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے..... وہ پورا ہوتا ہے....."

اور اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں.....

ایک مراکش خاتون کے پورے بدن میں سرطان سرایت کر گیا تھا..... اور معالجین نے اسے ناقابل علاج قرار دیا تھا..... لیکن مسجد الحرام میں پہنچ کر اس نے جوں ہی زمزم پیا..... وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی.....

آب زمزم پر پاکستانی انجینئر معین الدین احمد کے حیرت انگیز مشاہدات:

4 ..... ۱۹۷۱ء کی بات ہے..... جب ایک مصری ڈاکٹر نے یورپ کے اخبارات میں ایک مراسلہ چھپوایا..... جس میں دعویٰ کیا گیا تھا..... کہ آب زمزم مضر صحت ہے..... اس لیے یہ ہرگز پینے کے لائق نہیں ہے..... مصری ڈاکٹر نے یہ دلیل پیش کی تھی..... کہ خانہ کعبہ ایک ایسی اتھلی سطح پر واقع ہے..... جو سطح سمندر سے نیچے ہے..... اور چونکہ چاہ زمزم شہر مکہ کے عین وسط میں واقع ہے..... اس لیے شہر کا تمام گندہ پانی چاہ زمزم میں جمع ہو جاتا ہے.....

مصری ڈاکٹر کی ہرزہ سرائی جیسے ہی شاہ فیصل کے کانوں تک پہنچی..... انہیں شدید طیش آیا..... اور انہوں نے اس کو اپنے انجام تک پہنچانے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری کارروائی

Marfat.com

کرنے کے احکام صادر کیے..... مزید برآں شاہ فیصل نے وزارت..... زراعت وآب رسائی کو حکم دیا..... کہ آب زمزم کے نمونے تمام یورپی تجربہ گاہوں کو ارسال کیے جائیں.....

ان دنوں میں جدہ میں بطور کیمیکل انجینئر تعینات تھا..... دوسرے انجینئروں کے ساتھ مل کر ہم سمندر کے پانی کو قابل استعمال بنانے والے پلانٹ میں کام کر رہے تھے..... چونکہ یہ پلانٹ انتہائی جدید مشینری پر مشتمل تھا..... اور اس کی کارکردگی شہرہ آفاق تھی..... اس لیے وزارت زراعت وآب رسانی نے مجھے یہ ہدایت جاری کی..... کہ آب زمزم کے قابل استعمال ہونے یا نہ ہونے کے لیے جملہ امور کی نگرانی کروں..... اور اس ضمن میں ہر ممکن کارروائی اندرون ملک و بیرون ملک سرانجام دوں.....

ہدایات ملتے ہی میں جدہ سے مکہ معظّمہ پہنچا..... اور خانہ کعبہ کے منتظمین سے رجوع کیا..... انہوں نے فی الفور مجھے ہر قسم کی اعانت فراہم کی..... تاکہ میں کسی وقت ضائع کیے بغیر اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآں ہوسکوں..... چاہ زمزم کے سرسری جائزے نے مجھے ایک ایک عجیب وغریب استعجاب میں مبتلا کر دیا..... میری عقل یہ باور کرنے پر تیار نہ تھی..... کہ یہ ۱۴×۱۸ فٹ کا مختصر سا تالاب صدیوں سے کس طرح لاکھوں گیلن پانی حجاج کرام اور زائرین کو مہیا کر رہا ہے.....

میں نے اپنی تحقیقات کا آغاز کیا..... اور چاہ زمزم کی پیمائش شروع کی..... سب سے پہلے میں نے اس کی گہرائی معلوم کرنا چاہی..... چنانچہ میں نے اپنے ایک مددگار کو کنویں میں اترنے کے لیے کہا..... اس نے پہلے تو پاک پانی سے غسل کیا..... اور پھر وہ کنویں میں اتر گیا..... اور تہہ میں جا کر کھڑا ہو گیا..... پانی کی سطح تقریباً اس کے کندوں کے برابر..... جب کہ اس کا قد پانچ فٹ ۸، انچ تھا..... اب میری ہدایت کے مطابق اس شخص نے چاہ زمزم کی سطح پر قدم بہ قدم چلنا شروع کیا..... اور یوں اس نے کنویں کی تمام دیواروں کا احاطہ کر لیا.....

اس نے بتایا کہ کنویں کی دیواروں سے پانی نہیں رس رہا..... یوں ثابت ہوا کہ پانی کا منبع چاہ زمزم کے اندر ہی کہیں واقع ہے..... اس کے بعد مزید تحقیق کے لیے میں نے حکم دیا..... کہ نکاسی آب کے لیے چاہ زمزم میں جو بڑے بڑے ٹرانسفر پائپ لگائے گئے ہیں..... وہ تمام

Marfat.com

بیک وقت چلا دیئے جائیں..... تا کہ کسی طرح چاہ زمزم میں موجود پانی مکمل طور پر ایک حد تک خارج کر دیا جائے..... اور اس طرح پانی کا منبع دریافت ہو سکے.....

یہ پمپ ایک سیکنڈ میں کئی ہزار گیلن آب زمزم کا اخراج عمل میں لا سکتے ہیں..... لیکن میرے تعجب کی انتہا نہ رہی..... جب ہم سب نے یہ دیکھا کہ پانی کی سطح میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی..... یعنی جس تیزی سے پانی کا اخراج ہو رہا تھا..... اسی تیزی سے زیر زمین ذخیرہ آب پانی کی کمی پوری کر رہا تھا..... میں نے اپنے مددگار سے کہا: کہ اب وہ ایک ہی جگہ جم کر کھڑا رہے..... اور کسی تبدیلی کے بارے میں مشاہدہ کرے.....

تھوڑی دیر بعد اس نے چلا کر کہا:

"الحمدللہ مجھے منبع آب کا سراغ مل گیا ہے....."

اس نے بتایا: کہ اس کے قدموں کے نیچے ریت اچھل رہی تھی..... جسے زیر زمین پانی اوپر دھکیل رہا تھا..... اب اس نے قدم بہ قدم چاہ زمزم میں کھڑے ہو کر مزید مشاہدہ کیا..... کہ ہر جگہ سے ایک ہی دباؤ سے پانی کا اخراج ہو رہا تھا..... جس کی وجہ سے چاہ زمزم میں سطح آب برقرار تھی.....

اپنے مشاہدات کی تکمیل کے بعد میں نے مختلف اوقات میں آب زمزم کے کئی نمونے جمع کئے..... تا کہ انہیں تجزیئے کے لیے یورپ کی لیبارٹریوں کو روانہ کروں.....

خانہ کعبہ سے رخصتی سے قبل میں نے حکام مکہ سے دوسرے کنوؤں کے بارے میں استفسار کیا..... جو چاہ زمزم کے قرب و جوار میں واقع تھا..... مجھے بتایا گیا کہ خشک سالی کی وجہ سے تمام کنویں تقریباً خشک ہو چکے تھے..... اور ان سے پانی کی مقدار میں نکاسی ممکن نہ تھی.....

جدہ پہنچ کر میں اپنے افسر اعلیٰ کو اپنے مشاہدات سے آگاہ کیا..... اس نے اگرچہ میری باتیں بہت غور سے سنیں..... لیکن آخر میں اس نے عجیب یاوہ گوئی کی..... کہ عین ممکن ہے..... کہ بحیرہ احمر جو کہ مکہ معظمہ سے صرف ۷۵ کلومیٹر دور ہونے کے باوجود پانی سے لبریز ہے..... جب کہ بے شمار کنویں جو بہت کم فاصلے پر واقع تھے..... قطعی طور پر خشک پڑے تھے.....

یورپی لیبارٹری اور ہماری اپنی تجربہ گاہ میں آب زمزم کے جو نمونے ٹیسٹ کئے گئے.....

Marfat.com

ان کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہ تھا..... آب زمزم اور مکہ معظمہ کے دوسرے کنوؤں سے حاصل کردہ پانی میں نمایاں فرق پایا گیا..... کہ آب زمزم میں کیلشیم اور میگنیشیم کے نمکیات کی مقدار زیادہ پائی گئی..... شاید اسی لیے آب زمزم نوش کرنے والے حجاج کرام اور زائرین بہت جلد اپنی تھکن پر قابو پالیتے ہیں..... بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا..... کہ زمزم کا ایک ہی گھونٹ حیات نو بخشتا ہے..... مزید برآں آب زمزم میں موجود فلورائیڈ کی مناسب مقدار جراثیم کش ہے..... اسی لیے حج کے ایام میں لوگ وبائی امراض سے محفوظ رہتے ہیں..... ''بفضلہٖ تعالیٰ''.....

یورپی لیبارٹریوں نے مہر تصدیق ثبت کردی..... کہ آب زمزم پینے کے لیے بہترین اور محفوظ ترین مشروب ہے..... اس تصدیق سے شاہ فیصل کو بے حد خوشی ہوئی..... اور انہوں نے ہدایت جاری کی..... کہ بطور خاص اس امر کی تشہیر یورپی اخبارات اور جرائد میں کی جائے..... آب زمزم کا کیمیائی تجزیہ نمایاں طور پر یورپی اخبارات میں شائع کیا گیا حقیقت یہ ہے..... کہ آب زمزم پر جتنی بھی تحقیق اور ریسرچ کی جائے کم ہے..... اس لیے کہ ہر مرتبہ اس کا ایک اور گوشہ اور روشن پہلو نمودار ہوتا ہے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 15

کفار پر مجاہدین کے خوف کے چھ اثر انگیز واقعات

افغانستان کا نام سنتے روسی صدر کے بالوں کا خوف سے کھڑا ہو جانا:

1 ......روس..... افغان جنگ کے دوران ایک دن روس کا صدر ''حجام'' کے سامنے حجامت کی غرض سے بیٹھا ہوا تھا..... تھوڑی دیر کے بعد باتوں ہی باتوں میں حجام نے صدر سے پوچھا: کہ افغانستان میں کیا حالات ہیں؟

گورباچوف نے کہا: بس تھوڑے ہی دن ہیں..... پھر افغانستان میں اپنا ہی راج ہوگا..... تھوڑی دیر کے بعد حجام نے پھر وہی سوال کیا..... کہ جناب افغانستان میں روسی فوج کے کیا حالات ہیں؟

صدر نے پھر وہی جواب دہرایا..... لیکن حجام وقفے وقفے سے ایک ہی سوال دہرائے جا رہا تھا..... بالآخر صدر غصے سے چیخ اٹھے..... کہ تمہاری یہ جرأت تم ایک سپر پاور مملکت کے صدر کا مذاق اڑا رہے ہو..... تو اس حجام نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا:

کہ جناب صدر بات دراصل کچھ یوں ہے..... کہ مجھے آپ کی حجامت کرتے ہوئے کافی مشکل پیش آ رہی تھی..... اور جیسے ہی افغانستان کا نام لیتا تھا..... آپ کے سر کا رواں رواں کھڑا ہو جاتا تھا..... اور مجھے حجامت بنانے میں بڑی آسانی ہو جاتی تھی..... لہٰذا گستاخی معاف..... (بنت عثمانی..... فیصل آباد)

کفار پر مجاہدین اسلام کے نعرۂ تکبیر کی دہشت کا حال:

2 ......دشمن فوج اس بات کا اعتراف کر چکی ہے..... کہ ہمارے پاس ہر اسلحہ کا توڑ موجود ہے..... مگر ایک اسلحہ کا کوئی توڑ نہیں..... وہ ہے مخالفین (مجاہدین) کی طرف سے

Marfat.com

نعرۂ تکبیر..... جس کے سننے کے بعد ہمارے فوجیوں کے قدم میدان جہاد سے اکھڑ جاتے ہیں..... اور شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے.....

اور اگر وہ چوکی والے نعرۂ تکبیر سے بھی تسلیم نہ ہوں..... تو صرف ایک راکٹ لانچر فائر کر کے انہیں چوکی سمیت ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کر دیا جاتا ہے.....

ایک مرتبہ تو کمال ہو گیا..... ایک مجاہد نے نعرۂ تکبیر لگا کر خالی کلاشن کوف دشمنوں پر تان کر انہیں تسلیم کیا..... اور آگے آگے چلا کر مرکز لے آیا..... اور انہیں قید کر دیا.....

شہید مجاہد کو زندہ سمجھ کر امریکی فوجیوں کی یلغار اور شرمندگی:

3..... اس جنگ میں امریکیوں پر اللہ تعالیٰ نے اتنا خوف مسلط کر دیا ہے..... کہ ان بے چاروں کو مجاہدین کی میتوں سے بھی ڈر لگنے لگا ہے..... چنانچہ جب ہم نے یہ خبر پڑھی..... تو ہم اپنی ہنسی نہ روک سکے..... ہوا یوں..... کہ امریکی جاسوسی طیارے نے امریکی انٹیلی جنس کو ایک تصویر بھیجی..... جس میں ایک عرب مجاہد کو تورا بورا کے پہاڑوں میں ایک سرنگ کے قریب پتھر کی اوٹ میں بیٹھا دیکھا گیا ہے..... بس اس تصویر کا دیکھنا تھا کہ امریکی سی آئی اے کے حکام میں کھلبلی مچ گئی..... اور ماہرین کو یقین ہو گیا..... کہ اب تک مجاہدین کا تورا بورا سے مکمل صفایا نہیں کیا جا سکا.....

چنانچہ تورا بورا کے پہاڑوں پر دوبارہ سرچ اینڈ کلین اپ آپریشن کرتے..... بارود برساتے..... اور بم مارتے ہوئے..... جب اس تصویر والی جگہ کے قریب پہنچے..... تو معلوم ہوا کہ یہ عرب مجاہد تو دراصل بیس دن قبل یہاں پہرہ دیتے ہوئے سخت سرد ہواؤں کی وجہ سے شہادت کا جام پی چکا ہے..... مجاہد کی اس حالت کو دیکھ کر آپریشن کرنے والے امریکیوں کو بڑی شرمندگی ہوئی..... (اسلام ۲۳ جنوری ۲۰۰۲ء)

شہید کے کٹے ہوئے بازو سے نعرۂ تکبیر کی آوازیں اور امریکیوں کا خوف:

4..... قندھار ایئر پورٹ کے قریب پہاڑوں سے نعرۂ تکبیر کی صداؤں نے امریکیوں

Marfat.com

کے اندر خوف و ہراس پھیلا دیا تھا..... امریکی نعرۂ تکبیر کی آوازوں کو سننے کے بعد یہ سمجھے کہ کہیں پھر مجاہدین یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں..... اور ہمیں مارنا چاہتے ہیں.....

چنانچہ تحقیق کے لئے چھپتے چھپاتے جب اس جگہ پہنچے..... جہاں سے نعروں کی آواز آ رہی تھی..... تو یہ دیکھ کر دہشت زدہ رہ گئے..... کہ وہاں ایک مجاہد شہید کے کٹے ہوئے بازوں کے سوا کچھ بھی نہیں تھا..... اور وہاں سے مسلسل تکبیر کے نعروں کی آوازیں آ رہی تھی.....

(ضرب مؤمن ۱۵ مارچ ۲۰۰۲ء)

سات روسی فوجیوں پر دس سالہ محافظ بچہ اور روسیوں کی بزدلی کی انتہا:

5 ......عرب بھائیوں نے ہمیں خوشخبری سنائی..... کہ کل ہی ہم نے روسیوں پر حملہ کیا ہے..... اور سات روسی فوجیوں کو ہم گرفتار کر کے لائے ہیں..... چنانچہ ہم نے انہیں دیکھا..... ان سے بات چیت بھی کی..... ان میں سے دو فوجی تو نشہ کرتے تھے..... مگر اب نشہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ مریل حالت میں تھے..... اور یہ سب اس قدر بزدل تھے..... کہ ان کے لئے عرب مجاہدین نے پہرے کا بھی کوئی خاص انتظام نہ کیا تھا..... ان سات فوجیوں پر ایک دس سالہ بچہ مامور تھا..... جو کلاشنکوف تھامے ان کے ساتھ ساتھ رہتا تھا..... یہ روسی قیدی خچروں پر ہی کہ ......وہ خچر کہ جو مجاہدین نے روسیوں سے غنیمت میں حاصل کئے تھے.....

جنگل کی لکڑیاں اکٹھی کرتے اور مجاہدین کے لئے پانی لاتے..... اور ہر طرح کی خدمت بجالاتے..... یعنی یہ تقریباً آزاد تھے..... مگر اس کے باوجود مجاہدین کی دہشت اور رعب اس قدر تھا..... کہ یہ بھاگتے نہ تھے.....

یادرکھئے! یہ دہشت اور رعب صرف اور صرف جہاد کی برکت سے ہی حاصل ہوتا ہے ..... جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"نصرت بالرعب مسيرة شهر"

"ایک ماہ کی مسافت سے رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے....."

(صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد)

Marfat.com

دوراکٹ لانچروں کے خوف سے روسی بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک فرار:

6......افغانوں کی تحریک مزاحمت کی یہ کہانی سات پارٹیوں کے اتحاد ''اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان'' میں شامل ایک تنظیم سے تعلق رکھنے والے قرہ باغ کے علاقے کا ایک مقامی کمانڈر سنا رہا تھا..... وہ کہہ رہا تھا..... روسی فوجیوں پر چھاپہ مار کر کارروائیوں کے بعد ہم صوبہ پروان کے علاقے سے واپس آرہے تھے..... ایک گاؤں میں ایک محفوظ جگہ رات گزارنے کے لیے ٹھہرے..... تھکاوٹ سے چور تھے..... گھوڑے بیچ کر سوئے..... صبح اٹھے تو ایک ساتھی سے گاؤں والوں کو جمع کرنے کے لیے کہا: تاکہ گندم سے لدے ہوئے تین ٹرک جو روسی فوجیوں سے ہم چھین لائے ہیں..... وہ لوگوں میں تقسیم کیے جائیں.....

ہمارا ساتھی ابھی باہر نکلا ہی تھا..... کہ گولیوں کی ایک بوچھاڑ پڑی..... اور ہمارا ساتھی شہید ہو گیا..... اب ہمیں پتہ چلا کہ روسی فوجیں محاصرہ کر چکی ہیں..... اور وہ اب ہمارے اپنے ٹھکانے سے باہر نکلنے کا منتظر ہیں..... میں میگا فون اٹھا کر روسیوں سے مخاطب ہوا..... میں قرع باغ کا مقامی کمانڈر بول رہا ہوں..... پہلے ایک ایک کپ چائے کی ہماری دعوت قبول کیجیے..... پھر لڑیں گے.....

انشاء اللہ لڑائی میں ہم تم پر اسلام اور ایمان کی قوت واضح کر دیں گے..... ایک مجاہد کے شہید ہونے پر ہم اب بارہ آدمی تھے..... روسیوں کی جانب سے جواب میں عبدالہادی پرچمی نے لڑنے کے لیے چیلنج دیا..... اور ہم نے پوزیشنیں سنبھال لیں.....

دریں اثناء میگا فون پر اس چیلنج بازی کے دوران دو ساتھی اس جگہ مکان میں رہ گئے..... اور باقی پچھلے دروازے سے باہر نکل کر گاؤں میں مختلف مقامات پر مورچہ زن ہو گئے..... دن بھر معرکہ رہا..... روسی بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک ہمارے دوراکٹ لانچروں کے خوف سے قریب نہ آئے تھے..... رات ہو گئی..... اور جنگ بند ہو گئی..... صبح ہم نے دیکھا تو خاموشی سے روسی محاصرہ چھوڑ کر جا چکے تھے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 16

منکرات کے پندرہ اثر انگیز واقعات

لڑکی کے لڑکا اور باپ کے ماں نما ہونے کا عبرت انگیز واقعہ:

1 ......مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ بلند شہری تحریر فرماتے ہیں..... آج کل معاشرے میں یہ چیز زیادہ مقبول ہو رہی ہے..... کہ لڑکوں کو لڑکیوں کا لباس اور لڑکیوں کو لڑکوں کا لباس پہناتے ہیں..... ایک جگہ کا واقعہ ہے..... کہ کسی جگہ دعوت تھی..... مرد اور عورت ایک جگہ جمع تھے..... ایک نوعمر کو دیکھا کہ رواج کہ مطابق میز پر کھانا لگا رہا ہے..... کسی کی زبان سے نکل گیا..... کہ "لڑکا بڑا ہونہار ہے..... سلیقہ مندی سے کام کر رہا ہے....." اس پر پیچھے سے آواز آئی..... کہ "میاں کیا فرما رہے ہیں..... یہ لڑکا نہیں میری لڑکی ہے....."

ان صاحب نے پیچھے مڑ کر دیکھا..... اور ایک نظر ڈال کر کہا:

"معاف کیجیے..... مجھے معلوم نہ تھا..... کہ آپ اس کی والدہ ہیں....."

اس نے فوراً جواب دیا..... کہ "میاں! آپ کا دماغ تو خراب نہیں! آپ صحیح دیکھا کریں..... میں والدہ نہیں..... اس کا والد ہوں....."

ٹی وی کی نحوست سے مسلمانوں کیساتھ قتل وغارت پر نصیحت آموز خواب:

حاجی صغیر احمد صاحب (مولف ٹی وی کی تباہ کاریاں) اپنا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں.....

"۳۰، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو جب ہر طرف مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا تھا..... مسلمانوں کی جائیداد کو آگ لگائی جا رہی تھی..... عورتوں کی بے حرمتی کی جا رہی تھی..... تو ۳۱، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو میں استخارہ کی نیت سے سو گیا..... خواب میں ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں.....

میں نے ان سے عرض کیا: کہ حضرت مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے..... ان کے مال

Marfat.com

وجائیداد کو آگ لگائی جارہی ہے..... ہر طرف مسلمان پریشان حال ہیں..... وہ عمل بتایئے جس سے مسلمانوں کی پریشانیاں دور ہوجائیں.....

ان بزرگ نے فرمایا: کہ کوٹھوں پر سے چھتریاں اتروادو.....

(یعنی ٹی وی کے انٹینا اتروادو)..... (رسالہ ٹی وی کی تباہ کاریاں)

اس واقعہ میں بھی مسلمانوں کے لئے عبرت کا سامان موجود ہے..... کہ مسلمانوں کی تباہی و رسوائی و پریشانی سے نجات کا حل ٹی وی اور وی سی آر سے دوری اختیار کرنے میں ہے.....

سینما میں فلم دیکھنے والی عورت کی چوٹیاں کاٹ ڈالی گئیں:

3......چند دن کی بات ہے کہ ایک سینما ہال میں چار حقیقی بہنیں فلم دیکھنے آئی تھیں..... جس بہن کا میں نے چشم دید واقعہ دیکھا..... ان کا کہنا ہے کہ اس دن کے بعد سے میرے شوہر کی تاکید پر میں نے برقعہ پہننا شروع کیا ہے..... جب وہ مجھ سے بات چیت کر رہی تھیں..... میں ان کو پہچان نہ سکی..... چونکہ وہ برقعے میں تھیں.....

انہوں نے مجھے پہچان لیا..... میں نے کہا: کیا بات ہے..... آپ برقعے میں نظر آرہی ہیں..... تب انہوں نے یہ واقعہ مجھے تفصیل سے بتایا: کہ تین بہنیں میکسی اور ایک بہن شلوار شرٹ میں تھیں..... تین کے بال کھلے تھے..... اور ایک نے دو چوٹیاں ڈالی تھیں..... پکچر کے دوران کسی نے چوٹیاں کاٹ دیں..... انٹرویل ہوا اسے احساس ہوا..... تو اس نے شور مچایا..... یہ بات منیجر تک پہنچی.....

تو اس نے کہا: کہ ہم کیا کر سکتے ہیں..... آپ لوگ اتنا عیش نہ کریں..... فلمیں دیکھ کر ہی لڑکیاں ایسے غلط راستے اپناتی..... اور غلط لوگوں کے ہاتھوں میں آکر اپنی زندگی نادانی میں تباہ برباد کر رہی ہیں..... تو کیا یہ فلم بینی ماں بہنوں کے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ ہے..... آپ ٹھنڈے دل سے غور کیجئے..... فلم بینی سے گھر کا تمام کام کاج ٹھپ ہو کر رہ جاتا ہے..... پھر اس کے علاوہ گھر کے بچوں کی تربیت پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے..... بچے گھر کے بڑے لوگوں کی تقلید کرتے ہیں..... بچے نادان ہوتے ہیں..... لیکن جب عقل و شعور کو

Marfat.com

پہنچ جاتے ہیں..... تو وہ والدین کے ہر کام پر نظر رکھتے ہیں..... اگر والدین بااخلاق ہوں..... تو بچے بڑے ہو کر بہت ہی قابل اور نیک سیرت ہوتے ہیں..... لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو..... تو بس سمجھ لیجئے..... کہ گھر کا شیرازہ بکھر گیا..... (اسلام اور میڈیکل سائنس)

گدھے پر پان کی پیک پھینکنے والے بزرگ کا عبرت انگیز واقعہ:

4..... ہندو مذہب میں ایک ان کا تہوار ''ہولی'' کے نام سے مشہور ہے..... جس میں ہر شخص ایک دوسرے پر رنگ ڈال کر رنگین کرتا ہے..... اگر انسان صحیح فطرت اور ذوق رکھتا ہے..... تو دوسرے مذہب کے تہواروں کی ہیئت..... اس کے منانے کے طریقے اور اس کے ماننے والوں کے ردِعمل سے ہی اس مذہب کے باطل اور صادق ہونے کا اندازہ لگا سکتا ہے .....

چنانچہ ہندوؤں کی اس ہولی کے تہوار میں بھی اتنا گھٹیا پن اور تہذیب سے گرے ہوئے اعمال ہوتے ہیں..... کہ ایک دانشمند اور اعلیٰ ذوق رکھنے والا اس سے نفرت کریگا.....

اس تہوار کے روز ایک بزرگ جو اہل اللہ میں سے تھے..... کسی راستے سے گزر رہے تھے..... پان کی گلوری ان کے منہ میں تھی..... چلتے چلتے انہوں نے بائیں طرف ایک گدھے پر پان کی پیک پھینکی..... جو گھاس چر رہا تھا..... یہ بزرگ ہنس کر بولے..... تجھ پر کسی نے رنگ نہیں ڈالا..... جا ہم نے تجھے رنگ دیا.....

مرنے کے بعد ان بزرگ کو کسی نے خواب میں دیکھا..... اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟.....

انہوں نے جواب دیا..... کہ ہولی والے دن جو فعل مجھ سے سرزد ہوا تھا اس کی سزا اب تک بھگت رہا ہوں.....

بیوٹی پارلر جانے والی ایک لڑکی جب راہِ ہدایت پر گامزن ہوگئی:

5..... میں اکثر بیوٹی پارلر جایا کرتی تھی..... اور ساتھ اپنی خالہ زاد بہن کو بھی لے جایا کرتی تھی..... ہمیں دیکھ کر محلے کی لڑکیاں بھی بیوٹی پارلر سے میک اپ کروانے کے لئے

Marfat.com

جانے لگ گئیں..... اس طرح بہت عرصہ گزر گیا..... کہ اچانک میں نے ایک رات خواب میں دیکھا..... کہ میں اسی جگہ بیوٹی پارلر میں بیٹھی ہوئی ہوں..... لیکن میرے چہرے کو کوئی خوفناک چیز اپنے پنجوں سے نوچ رہی ہے..... اور میرے ناخنوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ کھینچا جا رہا ہے..... اور میں چیخیں مار مار کر لوگوں کو مدد کے لئے پکارتی ہوں..... کوئی میری مدد کو نہیں آ رہا..... اسی خوف کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی..... میں اپنے چہرے کو خوفزدہ حالت میں ہاتھ لگا کر دیکھ رہی تھی..... اسی اثناء میں محلے کی مسجد میں اذانِ فجر ہو رہی تھی..... میں جلدی سے اٹھی..... اور ناخن تراش کے ساتھ اپنے لمبے لمبے ناخنوں کو تراشنے لگی.....

پھر میں نے وضو کر کے فجر کی نماز اداء کی..... اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی..... کہ یا اللہ آئندہ وہ کام کبھی نہیں کروں گی..... جن کاموں میں تیری اور تیرے رسول ﷺ کی نافرمانی ہو..... اور جن کاموں میں اُمہات المؤمنین کی زندگیوں کے طرزِ عمل کی خلاف ورزی ہو.....

آج ہمارے درمیان سے دین اٹھ چکا ہے..... میں اپنی تمام مسلمان بہنوں اور ماؤں سے اپیل کرتی ہوں..... کہ خداوند کریم کا واسطہ! ان گناہوں سے خود بھی بچیں..... اور دوسروں کو بھی بچائیں.....

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے..... آمین.....

ڈش نہ لانے پر نئی نویلی دلہن کی شوہر کو علیحدگی کی دھمکی:

6 ......ایک نوجوان کی شادی مسماۃ ''ن'' سے ہوئی..... دلہن نے شوہر سے فرمائش کی کہ میری جتنی بھی سہیلیاں ہیں..... وہ شادی شدہ ہیں..... اور ''ڈش'' سے لطف اندوز ہو رہی ہیں..... لیکن صرف میں بدقسمت ہوں کہ میرے شوہر کو میرا خیال نہیں ہے..... جس پر شوہر نے اپنی مالی کمزوری بتائی..... اور ڈش نہ لانے پر مجبوری ظاہر کی.....

دلہن کو شوہر کی یہ بات قطعاً پسند نہ آئی..... چنانچہ اس وجہ سے شدید لڑائی جھگڑا کیا.....

اور شوہر سے لڑ کر اپنے میکے چلی گئی..... جاتے وقت شوہر کو خبردار کیا.....

''جب تک ڈش نہیں خریدو گے..... میں نہیں آؤں گی.....''

Marfat.com

بے چارہ شوہر خاموش ہوکر سوچنے لگا:

نکاح مرد سے نہیں ڈش سے کیا ہے
اس دور کی دلہن کا ذہن دیکھ ذرا

یہ ایک ادنیٰ سی جھلک ہے..... اس اسلامی مملکت پاکستان کی جس کو اسلامی شریعت نافذ کرنے کی غرض سے حاصل کیا گیا تھا.....

ایسی عورت کی گود میں پرورش پانے والی اولاد کیا ہوگی۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں؟.....

ایک یہودی نے ایک پاکستانی مسلمان کو طعنہ دیا تھا..... اس کو ذہن میں تازہ کرلیں.....

''آپ نے دیکھا کہ پاکستان میں رہنے والے زیادہ لوگ پہلے جیسے نہیں رہے..... گندے لٹریچر نے..... فلموں نے..... ٹی وی پروگراموں اور منشیات نے بچوں کو خراب کردیا..... اب وہ مائیں ہی نہ رہیں..... جو مجاہد پیدا کریں..... اور وہ مجاہد ہی نہ رہے..... جو لڑسکیں.....''

اس حقیقت کا مشاہدہ ہر ایک کھلی آنکھ سے کررہا ہے..... اس لئے یہ پاکستانی مسلمانوں کے لئے خصوصاً اور دنیا کے مسلمانوں کے لئے عموماً تازیانہ ہے..... ہم زندگی کی دوڑ میں ''نام نہاد ترقی کی راہوں'' پر نقالی بڑی تیزی سے کررہے ہیں..... اور.....

عیش و عشرت کی صداؤں کو ترانہ سمجھا
اپنے اسلاف کی غیرت کو فسانہ سمجھا

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا دنیا کی دولت ہم کو سب کچھ دیدے گی؟.....

کیا عیش وعشرت کی محفلیں ہمیشہ سجتی رہیں گی؟.....

نہیں..... یقیناً ہم کو اس فانی دنیا سے جانا ہوگا..... اس لئے.....

ڈش پہ مچلنے والی کو شوہر بھی بتا دے یہ
اعمال کے ویڈیو پروانہ ہے جہنم میں

عرب ممالک کے قہوہ خانوں میں طلبہ اور طالبات کی بے حیائی:

7 ..... مجھ سے بعض ان غیرت مند مخلص اساتذہ نے بیان کیا..... جن پر مجھے پورا

Marfat.com

بھروسہ اور اعتماد ہے..... کہ ایک روز وہ ایک عرب ملک کے شہر کے ایک قہوہ خانے میں اپنے ایک دوست کو تلاش کرنے گئے..... وہ اس قہوہ خانے میں داخل ہو ہی رہے تھے..... کہ انہوں نے دیکھا..... کہ طلباء وطالبات قہوہ خانے کی اوپر کی منزل کی طرف چلے جا رہے ہیں..... ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی..... کہ اوپر جا کر دیکھیں..... کہ یہ لوگ اوپر کہاں جا رہے ہیں؟.....

اور کیوں جا رہے ہیں؟.....

یہ جیسے ہی اوپر پہنچے تو وہاں کا ہولناک حیا سوز منظر دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے..... اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ اوپر جانے والوں کی اکثریت طلباء وطالبات پر مشتمل ہے..... اور ان میں سے کوئی کسی سے بوسہ بازی کر رہا ہے..... کوئی کسی سے بغلگیر ہے..... کوئی غزلیہ وعشقیہ اشعار پڑھ رہا ہے..... اور بڑی ڈھٹائی کے ساتھ بے ہنگم طریقے سے ہنس رہا ہے..... کوئی دوسروں کے جذبات برانگیختہ کرنے کے سامان مہیا کر رہا ہے.....

انہوں نے خود اپنے نفس سے پوچھا..... کہ یہ لوگ یہاں کیسے پہنچے؟.....

اوران کا ایک دوسرے سے تعلق ورابطہ کیسے قائم ہوا؟.....

اور کون ان لوگوں کو اس جگہ تک لے کر آیا ہے؟.....

درحقیقت آزادی..... بے راہ روی..... اور فحاشی کے یہ ایسے اسباق ہیں..... جو انہوں نے ٹیلی ویژن اور سینما سے حاصل کئے ہیں..... جو انہوں نے فحش رسالوں سے سیکھے ہیں..... جو انہوں نے عشقیہ ناولوں اور فحش گانوں سے سرِ راہ سیکھے ہیں..... جس کا نتیجہ اس دردناک انجام اور غم ناک عاقبت کی شکل میں ظاہر ہوا..... ان کے گھر والوں کو اپنے بچوں بچیوں کے ان معاملات کی کچھ خبر نہیں ہے..... واقعتاً برے ماحول کا انسان کو خراب اور بگاڑنے میں بہت بڑا دخل ہوتا ہے.....

ٹی وی، وی سی آر دیکھنے والا لڑکا داڑھی کٹوا کر بری صحبت میں پڑ گیا:

8..... ایک بزرگ کے پاس ایک نوجوان کا درد بھرا خط آیا..... جس میں اس نے اپنا

Marfat.com

واقعہ بیان کیا..... کہ میں پہلے دین کے پاکیزہ ماحول سے منسلک تھا..... نمازوں کی پابندی کرتا تھا..... ڈاڑھی بھی تھی..... عمامے کی بھی پابندی کرتا تھا..... اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا رہتا تھا..... اور اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتا رہتا تھا.....

ایک دن میں اپنے کمرے میں دعا مانگتے ہوئے رو رہا تھا..... کہ میرے والد صاحب کمرے میں آ گئے..... اور مجھے روتا دیکھ کر کہنے لگے..... کہ یہ تو نے کیا رونے دھونے والا حال بنا رکھا ہے..... زندگی انجوائے کا نام ہے..... تم بالکل مولوی نہ بنو..... اور مجھے زبردستی وہاں سے اٹھا کر ٹی وی کے سامنے بٹھا دیا.....

میں نے بہت انکار کیا..... کہ میں ٹی وی نہیں دیکھوں گا..... مگر والد صاحب نے میری ایک نہ سنی..... اس وقت ٹی وی پر ڈرامہ آ رہا تھا..... اور ایک نوجوان لڑکا لڑکی آپس میں فحش حرکات کر رہے تھے.....

اب یہ روز کا معمول ہو گیا..... اور آہستہ آہستہ مجھے ٹی وی پر فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کی عادت پڑ گئی..... اور میں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی..... اور ڈاڑھی منڈوا دی..... اور پاکیزہ اور دینی ماحول سے دور ہوتا چلا گیا..... فلمیں اور ڈرامے دیکھنے کی وجہ سے میں اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا رہا..... اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے..... کہ میرے ماڈرن والدین میری شادی کرنا چاہتے ہیں..... مگر میں اب اس قابل نہیں رہا.....

آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے.....

مذکورہ بالا واقعہ نوجوان نسل کے لئے بہت ہی عبرت والا ہے..... اور ماڈرن والدین کے لئے لمحۂ فکریہ ہے..... کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے نوجوان بچوں کی دنیا و آخرت تباہ کر رہے ہیں..... کیونکہ صرف ٹی وی اور فلمیں دیکھنے کی نحوست سے ہی..... اور کئی کبیرہ گناہوں میں انسان ملوث ہو جاتا ہے..... جیسا کہ اس واقعے سے ظاہر ہے.....

آتش بازی کرنے والوں کا عبرتناک انجام:

9..... ہمارے محلے نثار کالونی میں کوئی چار سال قبل شب برأت کو سر شام ہی سے چند

Marfat.com

نوجوانوں نے مین بازار سے گزرنے والوں کا گزرنا مشکل کر رکھا تھا..... وہ مختلف طریقو ں سے راہ گیروں کو تنگ کر رہے تھے..... اور ان کی شرارتوں سے کئی موٹر سائیکل سوار حادثے سے بال بال بچے..... ہر کوئی ان منچلے جوانوں کو بددعائیں دے رہا تھا.....

ایک نوجوان جو لوگوں کو تنگ کرنے میں سرگرم اور پیش پیش تھا..... آتش بازی کرنے لگا..... خدا کا کرنا کہ وہ آتش بازی اس کی آنکھ میں لگی..... اور آنکھ کی پتلی باہر نکل آئی..... اور وہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں سے خود ہی اپنی آنکھ ضائع کر بیٹھا.....

دوسرا عبرت آموز واقعہ ہمارے قریبی محلے مسعود آباد میں پیش آیا..... ایک آٹھ دس سالہ لڑکی گھر میں چینی کی پیالی میں پٹاس لیے کھڑی تھی..... اور قریب ہی اس کا بھائی پٹاخہ چلا رہا تھا..... آگ کی چنگاری اڑ کر اس پیالی میں پڑی..... تو وہ بم کی طرح دھماکے سے پھٹی..... اور اس لڑکی کے پیٹ میں پیوست ہوگئی..... جس سے لڑکی موقع پر ہی جان بحق ہوگئی.....

دو سال قبل ہمارے قریبی علاقے سمن آباد کا ایک نوجوان..... جو گھرانے کا اکلوتا فرزند تھا..... بیروزگاری کی وجہ سے فارغ ہی تھا..... آخر ایک آتشی سامان تیار کرنے والے کارخانے میں ملازم ہوگیا..... ابھی اسے چند روز ہی ہوئے تھے..... کہ وہاں حادثہ ہوگیا..... اور اسکا سارا جسم جھلس گیا..... بڑی مشکل سے جان بچی..... لیکن جھلنے کی وجہ سے خوبصورت چہرہ بدصورتی میں بدل گیا.....

دو سال پیشتر ہمارے محلے کے ایک دھوبی کے گھر شب برات کی آتش بازی سے آگ لگ گئی..... قیمتی سامان اور لوگوں کے کپڑے جل گئے..... ڈرائنگ روم کا قیمتی فرنیچر بھی جل گیا..... ہزاروں کا نقصان ہوا..... یہ اور اس طرح کے سینکڑوں واقعات دن رات رونما ہوتے ہیں..... لیکن آتش باز پھر بھی باز نہیں آتے.....

جوا کھیلنے والے لوگ کنگال ہو گئے:

10 ......جو شخص جوا کھیلتا ہے..... اگر وہ جیتتا ہے..... تو بھی نقصان میں رہتا ہے..... کیونکہ وہ مال حرام کا ہوتا ہے..... اور حضور اکرم سرور کائنات ﷺ کا ارشاد

Marfat.com

ہے..... کہ حرام پر پلنے والا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا..... اور اگر جوا کھیلنے والا ہار جائے..... تو پھر بھی نقصان میں رہتا ہے..... کہ خون پسینے کی کمائی چند لمحوں میں گنوا دی..... جوا کھیلنے والا جب کھیلنے بیٹھتا ہے..... تو اسے دنیا کا ہوش نہیں رہتا ہے..... پھر اس کا ذہن صرف اور صرف کھیل کی طرف رہتا ہے..... اور اگر ہار جائے تو اپنا مکان اور سازوسامان حتیٰ کہ بیوی تک داؤ پر لگا دیتا ہے.....

یہ واقعہ میرا چشم دید ہے..... کہ ایک شخص نہایت امیر وکبیر تھا..... اس کے دو بیٹے تھے ..... وہ شخص اپنے گاؤں کا زمیندار تھا..... اور اپنے گاؤں میں سب سے زیادہ زمین اسی کے پاس تھی..... وہ نہایت اچھا انسان تھا..... لیکن اس کے دونوں بیٹے برے دوستوں کی صحبت میں بیٹھ بیٹھ کر بری عادتیں اپنا چکے تھے..... چند ماہ بعد اس امیر شخص کا انتقال ہو گیا..... اس کے بیٹوں کو جوئے کی لت پڑ گئی..... انہوں نے اپنے باپ کا چھوڑا ہوا..... ورثہ جوئے میں ہار دیا..... اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی..... کہ وہ جو دولت کی ریل پیل میں عیش کرتے تھے..... کوڑی کوڑی کے محتاج ہو گئے..... اب ان میں سے ایک پھولوں کے ہار بنا کر بیچتا ہے.....

ایک گاؤں میں ایک امیر آدمی رہتا تھا..... اس کے چار بیٹے تھے امیر شخص کے پاس ایک کار ایک موٹر سائیکل تھی..... اس کے پاس زرعی رقبہ بھی کافی تعداد میں تھا..... اس شخص کو جوئے کی لت تھی..... ایک دن کھیلتے ہوئے اس نے ہزاروں روپے جیتے..... اور دوسرے دن بھی اڈے پر پہنچ گیا..... اور پہلی بازی ہی ہار گیا..... پھر بازی لگائی کہ شاید اس دفعہ جیت جائے..... مگر وہ بھی ہار گیا..... اور اسی طرح امیدی اور ناامیدی کے بھنور میں پھنستا ہوا آخری بازی لگا دی..... اور اس میں اپنی موٹر سائیکل اور جیتے ہوئے روپوں کے علاوہ اپنے گھر کے سامان سمیت سب کچھ داؤ پر لگا دیا..... اور یہ بازی ہار گیا..... اسے یقین نہ آیا کہ وہ اپنا سب کچھ ہار چکا ہے..... اسی عالم میں ہوش وحواس کھو بیٹھا..... اور کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا.....

کہا جاتا ہے کہ وہ جب مرا تو اس کے کفن دفن کے لئے بھی پیسے نہ تھے.....

(بحوالہ ایک اخباری تراشہ)

Marfat.com

پتنگ بازی سے دو بچوں کی ہلاکت کا دردناک واقعہ:

11 ...... "کٹے ہوئے گلے سے خون کا دھارا تیزی سے بہ رہا تھا..... حواس باختہ باپ کے کپڑے اور ہاتھ بھی خون سے لت پت تھے..... پہلی نظر میں یوں ہی لگتا تھا کہ باپ نے بیٹے کا گلا خود ہی کاٹا ہے..... ہسپتال پہنچنے تک کافی خون بہ چکا تھا..... باپ کی منت سماجت نے ایمرجنسی وارڈ میں فلمی صفحے میں مگن ڈاکٹر کو متوجہ کیا..... تو ڈاکٹر نے معمول کی کارروائی کے مطابق اشارے سے بچے کو بیڈ پر لٹانے کا حکم صادر فرمایا..... بڑے اطمینان سے تشریف لائے..... اسٹیتھو اسکوپ سے سینہ اور ہاتھ سے نبض ٹٹولی..... اور مایوسی سے گردن ہلادی..... عملے نے باپ کو تھانے جانے کا مشورہ دیا..... لیکن غمزدہ اور سیانے باپ نے گھر کی راہ لی..... کہ بچہ اگر وقت پر اسکول سے گھر نہیں پہنچ سکا تو قبرستان تو وقت پر پہنچ جائے..... اسکول سے واپسی کا وقت ہو چلا تھا..... کہ باپ خون میں لتھڑے ہوئے بیٹے کے ساتھ گھر پہنچا..... ماں دیر تک سکتے کی حالت میں بچے کو دیکھتی رہی..... پھر دھڑام سے گر پڑی..... اڑوس پڑوس سے جلد ہی ایک ہجوم جمع ہو گیا.....

کیا ہوا؟..... کیسے ہوا؟..... کب ہوا؟.....

باپ تو بے ہوش ماں کو ہوش میں لانے کی فکر میں تھا..... اس لئے تصویر کے لئے آنے والے نامہ نگار نے تفصیل بتائی کہ بچہ باپ کے آگے موٹر سائیکل پر سوار تھا..... پتنگ کی تنی ہوئی ڈور عین گلے پر آٹھہری..... موٹر سائیکل کی رفتار نے اسے چھری بنا دیا..... بریک لگنے تک بھل بھل کرتا گرم خون زمین تک پہنچ چکا تھا..... تفصیل اختتام کو پہنچی تو محلے میں "بو کاٹا" کا شور ابھرا..... بھونپو بجے اور تھوڑی دیر میں ایک کٹی ہوئی پتنگ اسی صحن میں آگری..... جہاں اس سے پہلے بھی ایک پتنگ کٹی ہوئی پڑی تھی.....

اب آیئے! ایک اور منظر دیکھتے ہیں:

بجلی کے تار چھت سے دو تین فٹ کے فاصلے پر ہوں گے..... منڈیر پر کھڑے دو بچے تاروں میں اٹکی پتنگ کے حصول کے ترکیب لڑا رہے تھے..... ایک نے منڈیر سے آگے

Marfat.com

جھک کر ہاتھ بڑھایا..... ناکامی پر دونوں نے مشورہ کیا..... چھوٹے نے ٹانگیں پکڑیں..... بڑا کچھ آگے بڑھ کر منڈیر پہ لٹک گیا..... بڑھا ہوا ہاتھ پتنگ کے بجائے ننگے تار پر پڑا..... روشنی کا ایک جھماکا اور پھر گوشت جلنے کی بو..... چھوٹا جھٹکے سے گرا..... اور پھر اُٹھ کر تیزی سے نیچے بھاگا..... جتنی دیر میں گھر والے اوپر پہنچے..... تاروں میں جھولتا بچہ مکمل جل چکا تھا.....

یہ واقعہ جاوہ موڑ جہلم کا ہے..... اور میرا چشم دید ہے..... جب کہ پہلا پاکستان کے دل زندہ دلانِ لاہور کی ''زندہ دلی'' کا شاہکار ہے..... اگلے دن کے اخبارات میں ان دو خبروں کے ساتھ اور بھی دو خبریں تھیں..... ایک میں گورنر پنجاب کا ارشاد تھا..... اور دوسری میں بال ٹھاکرے کا.....

کتے سے محبت کی وجہ سے حج سے محروم ہونے والے شخص کا واقعہ:

12 ......بخاری و مسلم کی مشہور حدیث پاک کا مفہوم ہے..... کہ ''جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویر ہو اس گھر میں نیکی کے فرشتے نہیں آتے.....''

کتے کے بارے میں ایک بالکل سچی حکایت بیان کرتا ہوں..... جو میرے ماموں جان نے اب سے کوئی پندرہ بیس سال پہلے ہمیں سنائی تھی.....

کافی عرصہ ہوا بہاولنگر کے ایک سیٹھ صاحب..... جن کے کئی کارخانے تھے..... حج کے لئے پہلے کراچی تشریف لے گئے..... خدمت کے لئے وہ ایک منشی اور کئی نوکر چاکر ساتھ لے گئے تھے..... تا کہ حج کے دوران ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو.....

کراچی سے انہوں نے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ روانہ ہونا تھا..... روانگی سے ایک روز پیشتر وہ کراچی کی ایک سڑک پر پیدل جا رہے تھے..... کہ سامنے سے چند انگریز آتے نظر آئے..... ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا..... سیٹھ صاحب بدقسمتی سے کتوں کے بے حد شوقین تھے..... ان کو وہ کتا بے حد پسند آیا.....

انگریزوں سے پوچھا: آیا وہ یہ کتا فروخت کریں گے؟.....

کافی مول تول کے بعد سیٹھ صاحب نے کئی ہزار روپے میں وہ کتا خرید لیا..... اپنے منشی

Marfat.com

کو حکم دیا کہ انگریزوں سے پوچھ کر اپنی ڈائری میں درج کر لو..... کہ کتے کے کھانے کے کیا اوقات ہیں؟.....

کس قسم کی مرغوب غذائیں ہیں؟.....

سونے کے لئے کس قسم کا بستر درکار ہوتا ہے؟.....

کس قسم کے موسمی حالات میں زیادہ خوش رہتا ہے؟.....

وغیرہ..... وغیرہ.....

اگلی صبح کو سیٹھ صاحب بیدار ہوئے..... تو انہوں نے اپنے عملے سے فرمایا..... کہ اس سال وہ حج پر نہیں جا رہے..... سب بڑے حیران ہوئے..... کہا: کہ حج تو اگلے سال بھی کیا جا سکتا ہے..... اگر کتے کو نوکروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا..... تو اللہ جانے اس کا کیا حشر ہو گا؟.....

آپ یقین کریں کہ سیٹھ صاحب بمع "پیارا کتا" اور نوکر چاکر کراچی سے واپس بہاولنگر تشریف لے گئے..... ان کی ذاتی نگرانی میں انگریزوں کی ہدایات کے عین مطابق کتے کی خوب دیکھ بھال کی گئی..... اس کے باوجود کتا چھ ماہ سے زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا.....

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے..... کتے کے مرنے کے ایک دو ماہ بعد ہی سیٹھ صاحب بھی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے..... شاید انہوں نے کتے کے مرنے کے غم کو زیادہ ہی محسوس کر لیا تھا..... افسوس اس بات کا ہے..... کہ وہ حج بیت اللہ شریف کی سعادت سے محروم رہے.....

ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے.....

"جس شخص کو حج کرنے سے نہ کوئی ظاہری حاجت مانع تھی..... اور نہ سلطان جابر اور نہ بیماری کا عذر تھا..... پھر بھی اس نے حج نہ کیا..... تو اسے اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر....."

عورت اور دولت کی ہوس کا شکار شخص موت کا شکار بن گیا:

13 ..... راقم الحروف کا ایک کلاس فیلو تھا..... شرافت خان..... ان کا خاندان

Marfat.com

ہزارہ سے نقل مکانی کر کے لاہور آباد ہوا تھا..... وہ خوب چوڑا..... چکلا..... صحت مند..... اور خوبصورت تھا..... میٹرک کے بعد پڑھائی میں اس کا دل نہ لگا..... اور وہ اپنے دو دوستوں کے ہمراہ قسمت آزمائی کرتے ہوئے سویڈن پہنچ گیا..... تین سال کے قلیل عرصہ میں وہ خود تو مجھے ملنے نہ آسکا..... لیکن ایک دن اس کی لاش اس کے گھر میں پہنچ گئی..... اس کے گھر والوں پر جو بیتی..... وہ ایک علیحدہ داستان ہے..... تاہم اس کے ہم سفر دوست نے اس کی موت کی جو وجہ بیان کی..... اسے سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے..... اور کافی دیر بعد میں اپنے اوسان بحال کرنے کے قابل ہوا.....

اس نے جو بتایا وہ اس کی زبانی سنیے......

"ہم دونوں دوستوں نے آپس میں عہد کیا تھا کہ محنت مزدوری کر کے پیسہ کمائیں گے..... تا کہ اپنے گھر والوں کو معقول رقم بھیج سکیں..... نیز ہم نے یہ بھی عہد کیا تھا..... کہ شراب و شباب کے نزدیک بھی نہیں بھٹکیں گے..... اور ہر قسم کی عیاشی سے گریز کریں گے.....

الحمد للہ! میں تو اپنے اس عہد میں قائم رہا..... لیکن شرافت خان کی شرافت جلد ہی جواب دے گئی..... اس کی ایک وجہ اس کی غیر معمولی خوبصورتی تھی..... لڑکیاں اس پر یوں گرتی تھیں..... جیسے گڑ پر مکھیاں..... ایک "آنٹی ٹائپ" عورت تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی..... اس نے شرافت خان کو ہر ماہ اتنے "کرونا" (پیسے کا نام) دینے شروع کر دیئے..... کہ وہ ان میں سے اچھی خاصی رقم پاکستان اپنے گھر پہنچاتا..... اور خود بھی عیش و عشرت سے رہتا..... اس کے عوض اس عورت کا ایک ہی مطالبہ تھا..... سیکس..... سیکس ..... اور سیکس.....

اس عورت کی جنسی خواہش "جوع البقر" کی طرح تھی..... جو کہ کبھی تسکین سے ہمکنار نہ ہوتی..... وہ جنسی تعلقات قائم کرنے کے ضمن میں نہ دن دیکھتی..... نہ رات..... اور نوبت یہاں تک آ پہنچی..... کہ ہمارے دوست کے پاس ہمارے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے چند لمحے نکالنا بھی مشکل ہو گیا..... اور پھر تھوڑے ہی عرصہ میں اس جنسی بلی نے شرافت خان کو نچوڑ کر رکھ دیا.....

Marfat.com

شرافت خان جنسی اور جسمانی کمزوری کا شکار ہو گیا..... عورت اور دولت کی ہوس نے شرافت خان کو جنسی طاقت کے انجکشنوں کا راستہ دکھلایا..... پہلے پہلے تو ایک آدھ انجکشن بھی کام دے جاتا..... لیکن آخر کار وہ بے تحاشا انجکشن لگوانے لگا..... اور اس کی حالت خراب سے خراب تر ہوتی گئی.....

ایک روز طبیعت بگڑنے پر اسے ڈاکٹر کے پاس لے جا کر چیک اپ کرایا گیا..... تو پتہ چلا کہ وہ تو چند دنوں کا مہمان ہے..... کیوں کہ ڈاکٹر کے بقول اس کا جگر..... معدہ اور گردے..... غرض یہ کہ پورا جسمانی سسٹم ناکارہ ہو چکا تھا..... اور بالآخر اپنے انجام کو پہنچا..... دوسری طرف وہ عورت بھلی چنگی ہے..... اور کسی نئے شکار کی تلاش میں ہے....."

جہیز کی وجہ سے خودکشی کرنے والی لڑکی کی ماں مرگئی، بھائی پاگل ہو گیا:

14 ......عرفان کے والد ایک فیکٹری میں ملازم تھے..... ایک رات وہ فیکٹری سے واپس آرہے تھے..... کہ کسی تیز رفتار گاڑی نے انہیں کچل دیا..... اور وہ وہیں جاں بحق ہو گئے..... ان کے گھرانے پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی..... والد کی وفات کے بعد گھر کی ساری ذمہ داری اس کے ناتواں کندھوں پر آپڑی.....

وہ اسکول کا ہونہار طالب علم تھا..... اور اسکول کے اساتذہ اس پر فخر کرتے تھے..... کیونکہ وہ ہر سال فرسٹ آتا تھا..... اس نے تعلیم کو خیر باد کہا..... اور اپنے والد کی جگہ پر کام شروع کر دیا..... اور اس کی آمدن سے گھر چلنے لگا.....

عرفان کو پڑھائی کا بہت شوق تھا..... وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے گھر کے حالات بدلنا چاہتا تھا..... والد کی وفات کے بعد اس نے کوشش کی..... کہ کام کے ساتھ ساتھ کسی طرح تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھے..... لیکن آمدنی اتنی قلیل تھی..... کہ جس سے وہ اپنی ماں اور بہن کے علاوہ اپنے تعلیمی اخراجات پورے نہیں کر سکتا تھا..... اس لئے اسکول کا وہ ذہین طالب علم اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع کرنے پر مجبور ہو گیا.....

عرفان اور اس کی بہن جوان ہوئی تو ان کی والدہ کو ان کی شادی کی فکر ہوئی..... عرفان

Marfat.com

کی والدہ نے عرفان سے اس کی شادی کی بات کی..... تو عرفان نے کہا: کہ پہلے وہ بہن کی شادی کرے گا..... پھر اپنی شادی کے بارے میں سوچے گا..... عرفان کی بات سن کر اس کی ماں بہت خوش ہوئی..... دل سے وہ بھی یہی چاہتی تھی..... کہ بیٹی کے فرض سے پہلے سبکدوش ہو جائے.....

عرفان کی شادی کے بعد نہ جانے بہو کیسی آتے..... اور گھر کے حالات کیا ہو جائیں..... لیکن وہ خود یہ بات عرفان سے نہیں کہنا چاہتی تھی..... عرفان سمجھ دار لڑکا تھا..... اور وہ حالات اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا تھا..... اسی لئے اس نے اپنی شادی سے پہلے اپنی بہن کی شادی کا فیصلہ کیا تھا.....

عرفان کی والدہ نے بیٹی کے لئے رشتے دیکھنے شروع کیے..... ان کے رشتہ دار تو پہلے ہی ان سے منہ موڑ چکے تھے..... اس لئے ان سے اسے کوئی توقع نہ تھی..... لڑکی کی شادی تو اپنی جگہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے..... اور شادی کے ساتھ اگر غربت بھی ہو تو مسائل مزید گھمبیر ہو جاتے ہیں.....

عرفان کی بہن کو دیکھنے کے لئے جو چند لوگ آتے..... وہ ان کی مالی حالت دیکھ کر پھر نہ آتے..... آنے والوں کو لڑکی تو پسند آ جاتی تھی..... لیکن معمولی جہیز پسند نہیں آتا تھا..... لوگ اب بلا جھجک پوچھ لیتے ہیں..... کہ لڑکی کو کیا دو گے؟.....

پھر دیکھنے والے تو گھر کی حالت دیکھ ہی لیتے ہیں..... کہ ان کے معاشی حالات کیا ہیں؟.....

اور یہ بیٹی کو دینے کے لئے کیا بنا پائے ہوں گے..... کیونکہ شادی اب مقدس بندھن کے بجائے کاروبار بن چکی ہے..... عرفان کی والدہ چاہتی تھی کہ شادی جلد از جلد ہو جائے..... لیکن لوگوں کا جہیز کا مطالبہ بہت زیادہ تھا..... عرفان نے زیادہ زیادہ محنت کر کے اپنی بساط سے بڑھ کر جہیز کے لئے سامان خریدنا شروع کر دیا..... لیکن اس کی بساط ہی کیا تھی..... بالآخر ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا..... منگنی بھی ہو گئی..... اور چھ ماہ بعد شادی طے ہونا قرار پائی.....

عرفان اور اس کی والدہ بہت خوش تھے..... لیکن ان کی خوشی جلد ہی کافور ہو گئی.....

Marfat.com

جب لڑکے والوں نے انہیں کہنا شروع کر دیا کہ جہیز میں فلاں فلاں چیز بھی ہونی چاہیے..... جب عرفان قرض لے کر..... یا جیسے تیسے وہ چیز لے لیتا..... تو ساتھ ہی وہ کسی اور چیز کا مطالبہ کر دیتے.....

لڑکے والوں نے انہیں خوب پھانسا..... وہ جانتے تھے کہ بہت عرصے تک عرفان کی بہن کا رشتہ کہیں طے نہیں ہوا تھا..... اور اب وہ منگنی کر چکے تھے..... وہ ان کی مجبوری کا فائدہ اٹھانا چاہتے تھے..... اس لئے جب وہ کسی چیز کا مطالبہ کرتے تھے..... تو ساتھ ہی منگنی توڑنے کی دھمکی بھی دے دیتے تھے.....

عرفان اپنی ساری خوشیاں اپنی بہن پر نچھاور کر دینا چاہتا تھا..... اس کی خواہش تھی کہ اس کی بہن سسرال میں خوش رہے..... اور اس کے دل میں یہ خیال نہ آئے..... کہ اس کا باپ ہوتا تو اس کے لئے زیادہ کرتا..... وہ بہت مقروض ہو گیا تھا..... لیکن لڑکے والوں کے مطالبات بڑھتے جا رہے تھے.....

عرفان کی بہن سارے حالات سے آگاہ تھی..... وہ جانتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کی والدہ اور بھائی کس پریشانی سے دوچار ہیں..... وہ اکثر ماں اور بھائی کو پریشان دیکھ کر رونے لگتی..... جب اس نے محسوس کیا کہ لڑکے والوں کے مطالبات حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں..... اور عرفان بہت زیادہ پریشان رہنے لگا ہے..... ایک روز جب عرفان کام پر اور اس کی والدہ کچھ سامان خریدنے بازار گئی..... تو اس نے گلے میں پھندا ڈال کر خودکشی کر لی.....

عرفان کی والدہ جب گھر آئیں تو یہ منظر دیکھ کر غش کھا کر گر پڑی..... اور وہیں دم توڑ گئیں.....

عرفان کو جب اطلاع ملی اور وہ گھر پہنچا تو ماں اور بہن کی لاشوں سے لپٹ گیا..... اور دیوانہ وار رونے لگا..... بالآخر اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا..... اور اس کے بعد وہ گلیوں میں جہیز جہیز کی رٹ لگائے پھرتا ہے..... اور گلیوں کے شرارتی بچے اسے تنگ کرتے..... اور کبھی کبھی پتھر بھی مارتے ہیں..... لوگوں نے اسے پاگل خانے میں داخل کرانے کی کوشش کی..... لیکن لاوارث پاگلوں کو تو وہاں پر بھی داخلہ نہیں ملتا.....

جہیز کی لعنت نے ہمارے معاشرے میں کتنا بگاڑ پیدا کیا ہے..... اس کی مثالیں آپ کے

Marfat.com

سامنے ہیں..... جہیز کے مطالبے نے نہ جانے کتنی بیٹیوں کو خودکشی پر مجبور..... نہ جانے کتنی ماؤں کو موت سے ہمکنار..... اور نہ جانے عرفان جیسے بھائیوں کو پاگل کر دیا ہے.....

آج بھی لاکھوں لڑکیاں صرف جہیز نہ ہونے کے باعث جوانی کی سرحد کو عبور کر کے عمر رسیدہ ہو رہی ہیں..... اور ان لڑکیوں کے گھر والے جس طرح کے کرب کا شکار ہیں..... شاید اس کا احساس کسی کو نہیں ہے..... کیونکہ ہر شخص کی آنکھوں پر ہوس کی پٹی بندھی ہوئی ہے..... اور ہمارا معاشرہ اور خصوصاً ہمارا مسلم معاشرہ حقائق سے منہ موڑ کر اور نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو کر اخلاق و کردار کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا چلا جا رہا ہے.....

حقہ کی بو سے حضور ﷺ کی زیارت سے محرومی:

15 ......حسان نامی ایک شخص نے مجھے کو اپنا واقعہ سنایا..... وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں سنہری مسجد لاہور میں نمازِ جمعہ اداء کرنے آیا..... مجلس وعظ اور نمازِ جمعہ سے فارغ ہوا تو شدید گرمی تھی..... لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے..... میں نے محسوس کیا کہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ رہے ہیں..... مجھے نیند آ گئی..... خواب میں مجھے کسی نے کہا:

اٹھو زیارتِ رسول اللہ ﷺ کی اجازت مل گئی ہے..... میں اس شخص کے ساتھ چلا..... ایک بارگاہ میں پہنچے..... جہاں ایک خوبصورت خیمہ لگا ہوا تھا..... میں نے دل میں کہا:

آج میرا نصیب جاگ اٹھا..... لیکن مجھ جیسے گناہ گار کی نگاہیں حضور ﷺ کے چہرہ انور کی تاب کیسے لا سکیں گی..... مگر جونہی خیمہ میں داخل ہونے لگا..... حضور ﷺ نے فرمایا: اسے باہر لے جاؤ..... اس کے منہ سے بو آ رہی ہے..... مجھے پکڑ کر باہر نکال دیا گیا..... میرے منہ سے حقے کی بد بو آتی تھی..... میں سخت نادم بھی ہوا..... اور محروم بھی..... میں چیخ چیخ کر رونے لگا..... اور افسوس کرنے لگا..... کہ اس بد بخت حقے کی وجہ سے مجھے اتنی بڑی نعمت سے محرومی ہوئی.....

Marfat.com

یادرہے حقہ کی بدبو زیارتِ رسول اللہ ﷺ سے محروم کردیتی ہے..... اور عام لوگ جو حقہ کے عادی ہیں..... اس بوکو محسوس نہیں کرتے..... جس طرح چمڑنگ لوگ چمڑے کی بدبو کے عادی ہوکر اس کے تعفن کے خوگر ہوجاتے ہیں..... ایسے ہی حقہ نوش اس بدبو سے مانوس ہوجاتے ہیں..... اور بزعم خویش محسوس کرتے ہیں..... کہ اب بونہیں آتی.....

مشائخ طریقت نے اپنے زیر تربیت مریدوں کو حقہ کی لعنت سے نجات دلائی ہے..... جو بدبو حضور ﷺ کی زیارت سے محروم کرسکتی ہے..... اس سے بدتر کون سی چیز ہوگی.....

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے تو آدابِ مسجد میں اپنی تفسیر میں مسواک کے بغیر مسجد میں داخل ہونے سے بھی روکا ہے..... جس عبادت گاہ میں حقے کی بدبو آتی ہے..... اس سے فرشتے بھی بیزار ہوتے ہیں..... حضور ﷺ کی طبع سلیم اور نفس اس بو کی متحمل نہیں ہوسکتی.....

الله الله الله

Marfat.com

موضوع نمبر 17

غیبی رزق کے تین اثر انگیز واقعات

مہمان کی ضیافت کرنے پر ڈاکٹر کی آمدنی میں اضافہ:

1 ......ڈاکٹر نور احمد کہتے ہیں کہ ۱۹۶۸ء میں..... میں سعودی عرب میں بطور فزیشن سروس کر رہا تھا..... اس سارے علاقے میں تجربہ اور تعلیم کے لحاظ سے سب ڈاکٹر صاحبان مجھ سے کم تھے..... کیونکہ مجھے عربی زبان کافی آتی تھی..... اس لئے میں نے جلد ہی پرائیویٹ پریکٹس کرنے کے لئے کلینک کھولا.....

کلینک سعودی عرب گورنمنٹ کی اجازت سے شرع کیا..... تین ماہ گزر گئے ایک مریض نہ آیا..... وہاں ایک مشہور اللہ کے ولی تھے..... جو ہر وقت ذکر واذکار میں مشغول رہتے تھے..... ان کے پاس جا کر عرض کی..... کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے..... اور ہر مشکل کا حل اس میں ہے..... رزق کا کیا حل ہے؟.....

انہوں نے فرمایا: کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے..... بلکہ دوسروں کے ساتھ کھاتے تھے..... جب ان کا کھانا تیار ہو جاتا تھا..... تو گھر کے باہر نکل کر مہمان کی تلاش شروع کر دیتے..... اور کوئی نہ کوئی ساتھی بنا کر ان کے ساتھ کھاتے تھے.....

چنانچہ میں کھانا خود پکاتا تھا..... (کیونکہ بچے ابھی تک میرے پاس نہیں آئے تھے)..... روٹی پکی پکائی تندور سے مل جاتی..... اور بہترین فروٹ ہر موسم کے مل جاتے..... چنانچہ پہلے دن میں نے اپنے ساتھی ڈاکٹر کو کھانے میں شرکت کی دعوت دی..... تو بہت ہچکچایا..... آخر وہ راضی ہو گیا..... کھانا کھا کر ابھی وہ واپس جا رہا تھا..... کہ تین ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے پہلا مریض بھیج دیا..... دوسرے دن میں نے دو ڈاکٹروں کو مدعو کیا..... جب یہ کھانا کھا کر چلے گئے..... تو دو مریض اللہ تعالیٰ نے بھیج دیئے..... اس کے بعد میں نے

Marfat.com

لیبارٹری والوں کو بلایا..... پھر تمام ڈاکٹروں کو باری باری بلاتا رہا..... اور رب کریم کی ذات نے بہت کرم فرمایا..... اور مریضوں کا سلسلہ جاری ہو گیا.....

ہسپتال میں بھی میں ان کو پورا وقت دیتا اور جو بخوشی گھر پر دکھانا چاہتے ان کو دیکھ لیتا.....

مولانا زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جب فضائل صدقات پڑھی..... تو اس میں تو واضح طور پر لکھا ہے..... جس کا مطلب ہے کہ خرچ کر اور رازق سے مانگتا رہ.....

حج کے وقت دو فرشتے یہ دعا کرتے ہیں..... اے اللہ! خرچ کرنے والے کو تو خوب نواز..... انگریزی میں ایک مشہور مقولہ ہے..... **Spend & God will send** یہ بالکل حق اور سچ ہے..... وہ حضرات جو خرچ کی کمی کی شکایت کرتے ہیں..... ان کے لئے یہ آزمایا ہوا نسخہ ہے..... اور اس میں کوئی غلطی کا احتمال نہیں ہے..... یقین کے ساتھ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں..... خاص کر کے اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے مہمانوں پر خرچ کرنے سے تو برکات ہی برکات ہیں..... اللہ تعالیٰ اس کا یقین نصیب فرمادے..... اور عمل کی توفیق عنایت فرمادے..... آمین.....

مہمان سے پہلے اس کا رزق آتا ہے:

2 ......اسی شہر میں ایک حکیم انصاری صاحب تھے..... وہ وفات پا چکے ہیں..... ہم اسکول جایا کرتے تھے..... تو راستے میں ان کی دکان آتی تھی..... اس وقت ان کے سفید بال تھے..... ان کا تعلق بھی ''مسکین پور شریف'' میں سلسلہ نقشبندیہ سے ہی تھا..... جب ہمارا بھی اس سلسلہ کے ساتھ غلامی کا تعلق ہوا..... تو ہم بھی ان سے دعائیں لینے کے لئے عقیدت واحترام کے ساتھ ان کے پاس جاتے تھے.....

انہوں نے ایک واقعہ سنایا..... اور فرمایا: کہ میں اس واقعہ کا چشم دید گواہ ہوں..... واقعہ یوں ہے کہ اس شہر سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں ایک صاحب کی اپنی بیوی کے ساتھ کچھ ان بن ہو گئی..... ابھی جھگڑا ختم نہیں ہوا تھا..... کہ اسی اثناء میں ان کا مہمان آگیا..... خاوند نے اسے بیٹھک میں بٹھا دیا..... اور بیوی سے کہا: کہ فلاں رشتہ دار مہمان آیا ہے..... اس

Marfat.com

کے لئے کھانا بناؤ..... وہ غصے میں تھی.....

کہنے لگی: نہ تمہارے لئے کھانا ہے..... نہ تمہارے مہمان کے لئے..... وہ بڑا پریشان ہوا..... کہ لڑائی تو ہماری اپنی ہے..... اگر رشتہ دار کو پتہ چل گیا..... تو خواہ مخواہ کی باتیں ہوں گی..... لہٰذا خاموشی سے آکر مہمان کے پاس بیٹھ گیا.....

اتنے میں اسے خیال آیا کہ چلو بیوی اگر روٹی نہیں پکاتی..... تو سامنے والے ہمارے ہمسائے بہت اچھے ہیں..... خاندان والی بات ہے..... میں انہیں ایک مہمان کا کھانا پکانے کے لئے کہہ دیتا ہوں..... چنانچہ وہ ان کے پاس گیا..... اور کہنے لگا: کہ میری بیوی کی طبیعت خراب ہے..... (اب یہ کیسے کہتا..... کہ نیت خراب ہے) لہٰذا آپ ہمارے مہمان کے لئے کھانا بنا دیجئے.....

انہوں نے کہا: بہت اچھا..... جتنے آدمیوں کا کہیں کھانا بنا دیتے ہیں..... وہ مطمئن ہو کر مہمان کے پاس آکر بیٹھ گیا..... کہ مہمان کو کم از کم کھانا تو مل جائے گا..... جس سے عزت بھی بچ جائے گی.....

تھوڑی دیر کے بعد مہمان نے کہا: کہ ذرا ٹھنڈا پانی تو لا دیجئے..... وہ اٹھا کہ گھڑے کا ٹھنڈا پانی لاتا ہوں..... اندر گیا تو دیکھا کہ بیوی صاحبہ تو زار وقطار رو رہی تھیں..... وہ بڑا حیران ہوا کہ یہ شیرنی اور اس کے آنسو.....

کہنے لگا: کیا بات ہے؟.....

اس نے پہلے سے بھی زیادہ رونا شروع کر دیا.....

کہنے لگی: بس مجھے معاف کر دیں..... وہ بھی سمجھ گیا کہ کوئی وجہ ضرور بنی ہے..... اس بیچارے نے دل میں سوچا ہوگا کہ میرے بھی بخت جاگ گئے ہیں.....

کہنے لگا: کہ بتاؤ تو سہی! کہ کیوں رو رہی ہوں؟.....

اس نے کہا: کہ پہلے آپ مجھے معاف کر دیں..... پھر میں آپ کو بات سناؤں گی..... خیر اس نے کہہ دیا کہ جو لڑائی جھگڑا ہوا ہے..... میں نے وہ دل سے نکال دیا ہے..... اور اب معاف کر دیا ہے.....

کہنے لگی: کہ جب آپ نے آکر مہمان کے بارے میں بتایا..... اور میں نے کہہ دیا..... کہ

Marfat.com

نہ تمہارے لئے کچھ پکے گا..... اور نہ مہمان کے لئے..... چلو چھٹی کرو..... تو آپ چلے گئے مگر میں نے دل میں سوچا کہ لڑائی تو میری اور آپ کی ہے..... اور یہ مہمان رشتہ دار ہے..... ہمیں اس کے سامنے تو یہ پول نہیں کھولنا چاہئے..... چنانچہ میں اٹھی کہ کھانا بناتی ہوں..... جب میں کچن (باورچی خانہ) میں گئی..... تو میں نے دیکھا کہ جس بوری میں ہمارا آٹا پڑا ہوتا ہے..... ایک سفید ریش آدمی اس بوری میں سے کچھ آٹا نکال رہا ہے..... میں یہ منظر دیکھ کر سہم گئی.....

وہ مجھے کہنے لگا: اے خاتون! پریشان نہ ہو..... یہ تمہارے مہمان کا حصہ تھا..... جو تمہارے آٹے میں شامل تھا..... اب چونکہ یہ ہمسائے کے گھر میں پکنا ہے..... اس لئے میں وہی آٹا لینے کے لئے آیا ہوں..... جی ہاں..... مہمان بعد میں آتا ہے..... جبکہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق پہلے بھیج دیتے ہیں.....

رزق میں بے برکتی کی وجہ سے ہزاروں روپے کمانے والے شخص کا رونا:

3..... مجھے ایک منیجر صاحب تقریباً بارہ سال پہلے ملنے کے لئے آئے..... اس وقت اس کی تنخواہ ستر ہزار روپے تھی..... اسے فیکٹری کی طرف سے دو کاریں..... کوٹھی..... گارڈ..... اور میڈیکل فری کی سہولیات حاصل تھیں..... اس کے تین بچے تھے..... انہوں نے آکر اپنے حالات سنائے..... اور آنسوؤں سے رو پڑے.....

میں نے پوچھا: کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟.....

کہنے لگے: میں کس کے سامنے دل کھولوں..... کہ میرے اخراجات پورے نہیں ہوتے.....

میں نے پوچھا: وہ کیسے؟.....

انہوں نے بتایا: کہ میں نے نئی گاڑی نکلوائی..... چار دن بھی نہیں ہوئے تھے..... کہ ایکسیڈنٹ سے وہ گاڑی بالکل ختم ہوگئی..... اور اب تک مجھے سات لاکھ روپے کا نقصان ہو چکا ہے..... بیچارے ہزاروں کماتے تھے..... اور لاکھوں گنوا بیٹھتے تھے..... اور اتنا کما کر بھی روتے تھے..... کہ میرے خرچے پورے نہیں ہوتے.....

اللہ تعالیٰ رزق تو دیتے ہیں۔ مگر ہمارے کرتوت رزق کی برکت ضائع کر دیتے ہیں.....

Marfat.com

موضوع نمبر 18

مغربی ذہنیت کے سفاکانہ و مجرمانہ بارہ اثر انگیز واقعات

بوڑھی عورت کو قتل کرنے والے پندرہ سالہ امریکی کو عمر قید کی سزا:

1 ......فلوریڈا میں ایک پندرہ سالہ لڑکے "رونے" نے ایک ۸۳ سالہ بوڑھی عورت کو قتل کر دیا..... اور اب وہ اسی شہر کی ایک جیل میں اپنے جرم کی سزا کے طور پر قید کاٹ رہا ہے..... اس کے والدین نے امریکی ٹیلیویژن کے تین چینلوں کے خلاف دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر ہر جانے کا دعویٰ کیا ہے..... انہوں نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں جو شواہد پیش کیے ہیں..... ان کے مطابق بچے نے قتل و غارت گری کا یہ سبق ٹی وی سے سیکھا.....

عدالت میں اس کیس کی سماعت ہوئی..... تو اس موقع پر یہ بات سامنے آئی..... کہ ملزم کی 'آیا' بچپن میں اسے چپ کرانے کے لئے ٹی وی کے سامنے بٹھا دیتی تھی..... جس سے اس میں ٹیلی ویژن دیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا..... اور وہ روزانہ آٹھ آٹھ گھنٹے ٹی وی پروگرام دیکھنے لگا..... خاص طور پر جاسوسی فلموں سے اسے بے انتہا لگاؤ تھا..... اور وہ ان سے بہت متاثر تھا..... ارتکابِ جرم سے ایک رات پہلے بھی اس نے ایک جاسوسی فلم دیکھی..... جس میں دکھایا گیا تھا..... کہ کس طرح ایک امیر عورت کو لوٹا گیا.....

جی ہاں! یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہے..... اور صرف یہی نہیں..... اسی طرح کے بے شمار واقعات سامنے آئی ہے.....

امریکی مذہبی فرقے کے سینکڑوں افراد کی خودکشی کا واقعہ:

2 ......امریکہ کے قصبہ جونز ٹاؤن (گیانا) میں پیپلز ٹمپل فرقہ کے پیروؤں نے اجتماعی خودکشی کر لی..... ہزار سے اوپر مسخ شدہ گلی سڑی انسانی لاشیں مغربی تہذیب کے کھوکھلے

Marfat.com

پن کا منہ چڑا رہی ہیں..... بیسویں صدی کی مہذب و متمدن انسانیت سر پیٹ کر رہ گئی ہے..... آخر مادیت اور مادّی آسائش و آرائش کی کون سی چیز ہے..... جو مغرب کی مادہ پرست تہذیب نے ان لوگوں کے لئے مہیا نہیں کی..... مگر پھر بھی روحانیت سے عاری یہ انسان کسی حقیقی چین اور ابدی سکون و عافیت کے لئے سرگرداں و حیران رہا..... اور اس طلب و تشنگی کو ایک سفاک و سنگدل انسان نے زہر کے پیالوں سے دور کرنا چاہا..... کیا خدا بیزار تہذیبِ مغرب سے اجتماعی بغاوت کی اس سے بڑھ کر کوئی مثال مل سکتی ہے؟.....

زندگی سے فرار و گریز کا یہ انتہائی اقدام اور اجتماعی موت پیپلز ٹمپل فرقہ کی نہیں بیسویں صدی کی خدا فراموش..... اور خود فراموش تہذیب کی موت ہے..... یہ پورے مغرب کے منہ پر طمانچہ ہے..... اور اس صدی کی پوری انسانیت کی موت ہے..... پھر ہے کوئی مردِ حق جو عصرِ حاضر کے اس بے چین و مضطرب انسان کو موت کی وادیوں سے ابدی حیات..... اور دائمی عافیت و سکون کی جنتوں کی طرف کھینچ لائے..... کہ جنت کے دروازے تو کھلے ہیں..... مگر انسان زہر کا متلاشی ہے..... اور وہ پروانوں کی طرح جلتی ہوئی آگ..... اور بھڑکتے ہوئے لاووں کی طرف لپک رہا ہے..... اس امت کے قائد اور امام حضور ﷺ تو ایک ایک انسان کی طرف لپک لپک کر اسے بچانے کی فکر میں رہا کرتے تھے.....

چھ شوہروں کو قتل کر کے ان کو بھون کر کھانے والی جرمن عورت کا واقعہ:

3 ..... مغرب..... مغرب ہے..... اور مشرق..... مشرق ہے..... مغرب کی خواتین نے بیداریٔ نسواں..... مساوات اور اپنے حقوق کے معاملہ میں جو ترقی کی ہے..... اتنی ترقی تو ہمارے مردوں نے بھی نہ کی ہوگی..... حالانکہ مشرق کا مرد شروع ہی سے خود مختاری..... اور اپنے آمرانہ رویہ کے لئے بڑی شہرت رکھتا ہے..... جرمنی کی ایک خاتون گیزیلا کینڈیز نے اس میدان میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے..... اس کا حال آپ بھی سن لیں.....

گیزیلا کینڈیز فرینکوٹ میں رہتی ہے..... اور اس کا محبوب مشغلہ یہ ہے..... کہ وہ

Marfat.com

اپنے شوہروں کا قتل کر کے ان کا گوشت پکا کر کھا جاتی ہے..... چنانچہ اب تک وہ اپنے چھ عدد شوہروں کو قورمے..... سیخ کباب..... نہاری..... قیمے..... اور کوفتوں وغیرہ کی شکل میں پکا کر کھا چکی ہے..... جس وقت پولیس نے اسے گرفتار کیا..... اس وقت وہ اپنے چھٹے شوہر کی گردن کے گوشت اور ہڈیوں کو بھون کر کھا رہی تھی..... اس کے ریفریجریٹر میں سے چھٹے شوہر کی ٹانگ اور پانچویں شوہر کے بائیں ہاتھ کا گوشت بھی ملا ہے..... گیزیلا کی شوہر خوری کی یہ عادت زیادہ پرانی نہیں ہے..... پچھلے چار برسوں میں اس نے چھ شوہروں کو کھایا ہے..... گویا..... فی برس ڈیڑھ شوہر کا حساب بنتا ہے..... دیکھا جائے تو یہ اوسط کچھ زیادہ بھی نہیں ہے.....

ہم نے بعض ایسے بسیار خور دیکھے ہیں..... جو بیک وقت بکرے کی سالم ران کو چٹ کر جاتے ہیں..... ٹھیک ہے کہ بکرے کا گوشت تو عام دکانوں پر بھی مل جاتا ہے..... لیکن شوہر کا گوشت چندے دیگر است..... آیئے! ذرا اس بات پر غور کریں..... کہ گیزیلا کو شوہر خوری کی عادت کس طرح پڑی..... چار برس پہلے وہ مورد کوالبانیہ سے جرمنی آئے ہوئے ایک خوبرو نوجوان کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی.....

اس نے نوجوان کو یہ لالچ بھی دیا کہ اگر وہ اس سے شادی کر لے تو اسے جرمنی کی شہریت مل سکتی ہے..... خیر دونوں نے شادی کر لی..... لیکن کچھ عرصے بعد گیزیلا کو احساس ہوا کہ اس کا شوہر اس کا وفادار نہیں ہے..... شوہر کی بے وفائی کی شکایت کچھ اور بڑھی..... تو خاتون نے اپنے پہلے شوہر کو نیند کی حالت میں قتل کر دیا..... اس کے شوہر کو جرمنی کی شہریت تو نہیں ملی..... البتہ اس کے جسم کے مختلف اعضاء کو گیزیلا کے ریفریجریٹر میں رہنے کی اجازت ضرور مل گئی.....

اس نے سوچا کہ کیوں نہ اپنے شوہر کا گوشت کھایا جائے..... جس پر اس کا پورا حق واختیار ہے..... چاہے شوہر بے وفا ہی کیوں نہ ہو..... اس نے رفتہ رفتہ سالم شوہر کو کھا لیا..... پھر تو جیسے اسے شوہر خوری کی عادت سی پڑ گئی..... اس کے بعد اس نے دھڑا دھڑ شادیاں کرنی شروع کر دیں..... اور ساری شادیاں مورد کوالبانیہ کے نوجوانوں سے کیں..... جو غیر قانونی طور پر

Marfat.com

جرمنی آ گئے تھے..... اور جنہیں جرمن شہریت کی تلاش تھی..... یہ اور بات ہے کہ بعد میں یہ سب کے سب گیزیلا کے ریفریجریٹر کی زینت بنتے چلے گئے.....

ہمیں کیا معلوم کہ اس سے پہلے مغرب میں کسی خاتون نے اپنے شوہر کا گوشت کھایا ہے..... یا نہیں..... لیکن مغرب میں کسی سے کوئی نازیبا حرکت سرزد ہو جائے تو اسے بعد میں فیشن کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے..... کیا عجب کہ گیزیلا کی مثال کے بعد مغرب کی عورتیں اپنے شوہروں کو پکا کر کھانا شروع کر دیں..... یوں شوہروں کی نیندیں حرام ہو جائیں گی..... کہ پتہ نہیں کب ان کی بیویاں انہیں ہلاک کر دیں.....

عورت کو آزاد چھوڑنے کا انجام رومانیہ کا ایک واقعہ:

4......روزنامہ جنگ لندن کی ایک خبر کے مطابق رومانیہ میں ایک عورت نے اپنے شوہر کو اس لئے تین روز تک ''سیلر'' میں بند کئے رکھا..... کہ اس کی بیٹی کے متوقع شوہر بُرا تاثر نہ لیں.....

۶۱ سالہ اینورا پاسکل کو خدشہ تھا..... کہ جب اس کی بیٹی کے بوائے فرینڈز گھر آئیں گے..... تو شوہر شراب میں مدہوش ہو کر غل غپاڑہ کرے گا..... بالآخر تین روز بعد جب شوہر کو سیلر سے نکلنے کی اجازت دی گئی..... تو ساتھ ہی ''فرائنگ پین'' سے اس کی پٹائی کر دی ..... جس پر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا.....

ہم اس خبر کو پڑھ کر کافی دیر ہنستے رہے..... اور سوچتے بھی رہے..... ہنس اس بات پر رہے ہیں..... کہ اس نے فرائنگ پین سے مرمت شروع کر دی..... اگر وہ گرم ہوتا تو شوہر پر مہر لگ جاتی..... اگر پشت پر لگاتی تو نشان پڑ جاتے..... نظر آتا ہے کہ اس کا شوہر سیلر سے نکلا تو آگے پکن ہوگا..... نیز وہ اکثر بیوی سے نئے نئے کھانوں کا مطالبہ بھی کرتا ہوگا.....

مغربی ممالک میں اپنی مدد آپ کے تحت کھانے پینے کا بندوبست کرنا پڑتا ہے..... سوچتے اس بات پر رہے..... کہ مغربی ممالک میں آدمیوں کو اپنے کئے کی سزا مل رہی ہے..... انہوں نے آزادی کے نام پر عورتوں کو جس قدر دلیر کر دیا ہے..... اس کا خمیازہ

Marfat.com

انہیں بھگتنا چاہیے..... انہوں نے عورت کو چراغ خانہ سے نکال کر شمع محفل بنا دیا..... انہوں نے جن بوتل سے باہر نکال دیا..... اب بوتل میں بند کرنا مشکل ہو گیا ہے.....

بی بی سی والوں نے ہیلپ لائن کے ذریعہ ان افراد کی رائے لی..... جو عورتوں سے تنگ ہیں..... تھوڑے ہی عرصہ میں شکایات کے انبار لگ گئے..... پندرہ سے بیس ہزار نے شکایت کی..... کہ ان کی بیویاں ان پر ظلم کرتی ہیں..... تنخواہ وغیرہ لینے کے بعد ان کی گھونسوں اور جوتوں سے مرمت بھی کرتی ہیں..... بعض دفعہ اپنے فرینڈز سے مدد بھی لیتی ہیں..... کئی دفعہ گھروں سے نکال دیتی ہیں..... پولیس بھی ان کی مدد کرتی ہے..... گھر کے قریب پھٹک بھی نہیں سکتے..... جائیداد اور بچوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں.....

دہشت ناک فلم دیکھ کر لڑکے نے والدین کے پیٹ میں خنجر گھونپ دیا:

5 ......فلوریڈا (خبری ذرائع) ایک اٹھارہ سالہ لڑکے نے دہشت انگیز فلم دیکھ کر اپنی ماں اور باپ کے پیٹ میں خنجر گھونپ دیا..... لڑکے کے والدین سوتیلے تھے..... بتایا جاتا ہے..... کہ لڑکا اپنے والدین کے مسلسل ٹوکنے..... اور پریشان کرنے سے سخت پریشان تھا..... اور اس کا غصہ اندر ہی اندر پک رہا تھا..... واردات والے روز بھی لڑکے کے والدین نے اسے فلم دیکھنے کے لئے جانے سے روکا..... اور جس پر اس کا والدین کے ساتھ جھگڑا ہوا..... فلم سے واپسی پر والدین نے جب دیر سے گھر لوٹنے کی وجہ پوچھی..... تو اس نے طیش میں آ کر کچن کی چھری سے ان پر حملہ کر دیا.....

ریسلنگ کے شوقین امریکی بچے اپنے دوستوں کی جان لے لیتے ہیں:

6 ......۱۷ جولائی کو اسی طرح کا ایک واقعہ شمالی کیرولینا میں پیش آیا..... ۹ سالہ ڈریک گارلینڈ..... اور ۱۶ سالہ جیسن کریب آپس میں گہرے دوست تھے..... دونوں ہی ریسلنگ کے شوقین تھے..... واقعے والے روز جیسن کریب گارلینڈ کے گھر آیا..... گارلینڈ اسے لیکر ٹی وی لاؤنج میں چلا گیا..... اور دونوں ٹی وی پر ریسلنگ دیکھنے میں مصروف ہو گئے.....

Marfat.com

وہ ریسلنگ عموماً ایک ساتھ ہی دیکھتے تھے..... وہ دونوں خود بھی صحت منداور ''پہلوان نما'' تھے..... نو سالہ گارلینڈ کا وزن ۶۵ پونڈ..... اور ۱۶ سالہ کریب کا ۸۵ پونڈ تھا..... گارلینڈ کی والدہ خریداری کیلئے باہر چلی گئی..... دونوں بچے گھر پراکیلے ریسلنگ دیکھ رہے تھے..... تنہائی پا کر دونوں کی رگ شرارت پھڑک اٹھی..... ریسلنگ سے متاثرہ دونوں بچے پلنگ پر چڑھے..... اور آپس میں کشتی شروع کر دی..... گارلینڈ کے دوست کریب نے اس کی پیٹھ پر سوار ہو کر اس کی گردن پکڑلی..... گارلینڈ اپنے سے زائد عمر اور وزن کے کریب کا بوجھ برداشت نہ کر سکا..... اس کی گردن بھی گرفت میں تھی..... تھوڑی ہی دیر میں اس کا سانس گھٹنے لگا..... اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی..... کریب نے اپنے دوست کی یہ حالت دیکھی تو خوفزدہ ہو گیا..... اور جلدی سے ۹۱۱ پر مدد کے لئے اطلاع دی..... گارلینڈ کو قریب ہی واقع ولکز میڈیکل سینٹر لے جایا گیا..... جہاں اس نے دم توڑ دیا.....

اس سے قبل بھی ایک ایسا واقعہ فلوریڈا میں پیش آیا تھا..... ریسلنگ کے دلدادہ ۱۴ سالہ ٹیٹ نے ریسلنگ کا کھیل کھیلتے ہوئے ۶ سالہ بچی کی جان لے لی تھی..... پولیس کا کہنا تھا..... وہ دی روک ٹیٹ کا پسندیدہ پہلوان تھا..... اور وہ خود کو اکثر دی روک کہلواتا تھا.....

واقعے والے روز بھی ٹیٹ نے دی روک کی کشتی دیکھی..... اور چھ سالہ بچی سے دی روک بن کر لڑنے لگا..... مگر اس کھیل میں بچی کی جان چلی گئی..... ٹیٹ کے خلاف عدالت میں کیس چلا..... اور اسے گزشتہ مارچ عمر قید کی سزا سنادی گئی..... ٹیٹ کے وکلاء نے دلائل دیئے کہ بچی کی موت کا ذمہ داران کا مؤکل نہیں..... بلکہ کشتی کے مقابلے اور دی روک جیسے پہلوان ہیں..... جو رنگ کے اندر اپنے مخالف..... کو مدمقابل نہیں..... بلکہ دشمن سمجھتے ہیں..... مگر عدالت نے وکیلوں کے یہ دلائل مسترد کر دیئے.....

مغربی عورت نے شوہر کے بستر کو آگ لگادی اور شوہر کے دوست کو قتل کر دیا:

7..... مغربی ممالک میں مرد اپنے گھر بار اور بچوں کے مفاد کی خاطر تیز طرار خواتین اور بیگمات سے پٹتے رہتے ہیں..... اور یہ وہاں ایک معمول کی بات ہے..... یہاں تک کہ

Marfat.com

بہت سے مرد عورتوں کے تشدد کا نشانہ بننے کے بعد گھروں سے بھاگنے پر مجبور بھی ہوتے رہتے ہیں..... مغربی ممالک میں مرد و عورت کے اس قسم کے جھگڑوں میں پولیس والے عوماً مرد کو پکڑ لیتے ہیں..... اور جب انہیں یعنی مرد و عورت کو قاضی کے سامنے پیش کیا جاتا ہے..... تو اس صورت میں بھی قاضی مرد پر تمام تر ذمہ داری ڈالدیتا ہے.....

ڈاکٹر پیٹر سٹانکو کی رپورٹ پڑھ کر ایک شخص نے لکھا..... کہ اسے ذاتی طور پر عورت کے تشدد کا سامنا کرنا پڑا ہے..... اور وہ خود ایک دفعہ بیگم کے ہاتھ قتل ہوتے ہوتے بچا ہے..... اس نے اسکی تفصیلات کچھ اس طرح لکھیں..... کہ ایک رات اس کی بیگم نے اسکے بستر پر آگ لگادی..... تاکہ وہ جل کر مر جائے..... تاہم اس نے جلدی سے دوسرے کمرے میں پناہ لی..... اور کمرے کو اندر سے بند کر کے وہاں رات بسر کی..... اور اسطرح اپنی جان بچائی..... اس کے بعد اس نے خوف کے عالم میں گھر کو خیر باد کہا..... بات یہاں آ کر ختم نہیں ہوئی..... اب کے اسے ایک دوست نے آ کر اطلاع دی..... کہ اسکی بیگم اسکی تلاش میں ہے..... اور اسے قتل کرنا چاہتی ہے.....

قارئین! آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ بات یہاں آ کر ختم ہوگئی..... لیکن ایسا نہیں ہوسکا..... بات ابھی بھی ختم نہیں ہوئی..... عورت کا غصہ اب بھی ٹھنڈا نہیں ہوا..... عورت اب پہلے سے زیادہ غضبناک ہوئی..... اور وہ معاملہ کیا..... جسکے بارے میں آپ حضرات نے شاید کبھی نہیں سنا ہوگا.....

اب کے عورت نے شوہر کے اس دوست کو قتل کر ڈالا..... جس دوست نے عورت کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے اپنے دوست سے کہا تھا..... کہ تمہاری بیگم قتل کرنے کے لئے تلاش کر رہی ہے..... کیونکہ بیگم کو پتا چل چکا تھا..... کہ اسکے شوہر کو شوہر کے دوست نے بھاگنے کا مشورہ دیا تھا.....

قارئین! تصور کریں..... مغربی خواتین کے حقوق اور انکے نعروں کا اور مغربی خواتین کی بے باکی کا..... کیا آپ اپنے ملک میں ایسا معاشرہ چاہتے ہیں..... جس کی خواتین اپنے شوہروں کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہ کریں؟.....

Marfat.com

اگر آپ ایسا معاشرہ نہیں چاہتے..... تو اپنے معاشرہ کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کی فکر کریں..... جہاں عورتوں اور مردوں دونوں کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے..... اور دونوں کی صلاح وفلاح کی ضمانت ہے.....

حد سے زیادہ لذت نے برطانوی رکن پارلیمنٹ کو موت کے گھاٹ اتار دیا:

8 ......پچھلے دنوں برطانیہ کی برسراقتدار پارٹی کے رکن پارلیمنٹ اسٹیفن ملی گان کی پراسرار موت عالمی اخبارات و رسائل میں موضوع گفتگو بنی رہی..... امریکی رسالے ''ٹائم'' ۲۱ فروری کے مطابق ۴۷ سالہ اسٹیفن ملی گان کی گفتگو بنی رہی..... امریکی رسالے ''ٹائم'' ۲۱ فروری کے مطابق ۴۷ سالہ اسٹیفن ملی گان کی حیثیت برطانیہ کی پارلیمانی سیاست میں ایک ابھرتے ہوئے ستارے کی سی تھی..... لیکن پچھلے دنوں وہ اپنے باورچی خانہ میں اچانک مردہ پائے گئے..... اور مردہ بھی اس پراسرار حالت میں..... کہ ان کے جسم پر کپڑے نام کی اگر کوئی چیز تھی تو وہ صرف ان کی ٹانگوں میں زنانہ ساق پوش (stockings) اور گارٹر بیلٹ تھی..... جسم پر کسی زخم یا تشدد کا کوئی نام ونشان نہیں تھا..... نہ اس بات کی کوئی علامت تھی..... کہ انہوں نے خودکشی کی ہے.....

ماہرین نے ان کی موت کا کھوج لگایا..... تو پتا چلا کہ انہیں نہ کسی نے قتل کیا ہے..... اور نہ ہی انہوں نے جان بوجھ کر خودکشی کی ہے..... بلکہ وہ خود اپنی حد سے بڑھی ہوئی لذت پسندی کا شکار ہوئے ہیں..... ماہرین کا کہنا ہے..... کہ وہ خودلذتی (Solo sex) کے ایک ایسے عمل میں مشغول تھے..... جس میں زیادہ سے زیادہ لذت کے حصول کی خاطر دماغ کو آکسیجن سے سپلائی کم ہو جاتی ہے..... انہوں نے یہ عمل اس طرح جاری رکھا..... کہ دماغ آکسیجن سے بالکل محروم ہو گیا..... اور اس کے نتیجے میں ان کی موت واقع ہو گئی.....

مغربی ممالک میں اس قسم کی جنسی جنونیت کے واقعات آئے دن پیش آتے رہتے ہیں.....

''ٹائم'' کے حالیہ شمارے (۲۸ فروری) میں اس واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے..... کہ پچھلے چند ہفتوں میں ٹوری پارٹی کے چھ ارکان پارلیمنٹ کے جنسی اسکینڈل منظر عام

Marfat.com

پر آئے ہیں..... جن کی انتہا اسٹیفن ملی گان کی موت پر ہوئی.....

اس واقعے میں اور اس جیسے سینکڑوں دوسرے واقعات میں..... جو مغربی ممالک میں روز مرہ کا معمول بن چکے ہیں..... عبرت کا پہلو یہ ہے..... کہ یہ سب کچھ کسی ایسے معاشرے میں نہیں ہو رہا ہے..... جو جنسی لذت کے حصول کے لئے قید و بند کا شکار ہو..... اور اس مقصد کے لئے معمولی راستوں سے محروم اور مایوس ہونے کے بعد غیر معمولی راستوں کو اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا ہو..... بلکہ یہ سب کچھ اس ماحول میں ہو رہا ہے..... جسے دنیا بھر میں اباحیت پسند معاشرہ (Permissive society) کہا جاتا ہے.....

جہاں فرد کی آزادی کو اتنا وسیع مفہوم دیا گیا ہے..... کہ مذہب و اخلاق کی تمام قدریں اس پر قربان کر دی گئی ہیں..... جہاں نفسانی خواہشات کی تکمیل پر سب سے کم پابندیاں ہیں..... جنسی لذتوں کے دروازے چوپٹ کھلے ہیں..... اور ان کے ارد گرد مذہب و اخلاق کا کوئی قابل ذکر پہرہ نہیں ہے.....

بیویوں کے ہاتھوں گھر سے نکالے گئے امریکی شوہر:

9 ..... مجھے قانون کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں تین دفعہ لندن جانا پڑا..... پہلے ۱۹۷۱ء میں پھر ۱۹۸۰ء کے دوران..... اور آخری بار ۱۹۸۲ء میں برطانوی اور ہمارے نظام تعلیم میں بہت فرق ہے..... بہت وسیع مطالعہ کیا جائے..... تب وہاں کی یونیورسٹیوں سے ڈگری ملتی ہے..... مطالعہ کرتے کرتے مجھ پر تھکاوٹ طاری ہوتی تو باہر سیر کیلئے نکل جاتا..... میں ایک پرچی پر ضروری پوائنٹ لکھ لیتا تھا..... اور سیر کے دوران انہیں دہراتا رہتا.....

ایک شام گھومتے پھرتے میں ایک بازار سے گزرا..... تو ایک ادھیڑ عمر انگریز نے مجھے روک لیا.....

میں نے پوچھا:

"آپ کی کیا مدد کرسکتا ہوں؟....."

اس نے جواب میں کہا: "I am living in a park." (میں ایک پارک

Marfat.com

میں رہتا ہوں)......

میں نے دوبارہ پوچھا: کہ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں..... اس نے پھر وہی الفاظ دہرادیئے..... کہ "میں ایک پارک میں رہتا ہوں"......

میں سمجھ نہ سکا کہ وہ پارک میں کیوں رہتا ہے..... اور وہاں کیا کرتا ہے..... پھر یہ سوچ کر کہ شاید یہ شخص وہاں ملازم ہوگا..... میں نے اسے الوداع کہا..... تاہم اس کی نگاہیں بار بار میری طرف اٹھ رہی تھیں..... وہ مزید کچھ کہنا چاہتا تھا.....

لندن میں جگہ جگہ پارک ہیں..... مثلاً ہمارے سفارت خانے کے پاس بھی ایک پارک ہے..... جسے ہائیڈ پارک کہتے ہیں..... اس کے ایک طرف مشہور آکسفورڈ اسٹریٹ ہے..... موسم بہار میں گلہائے رنگ کے پھول ہائیڈ پارک میں عجب سماں دکھاتے ہیں..... اہل ثروت وہاں گھڑ سواری بھی کرتے ہیں..... اس میں ایک خوبصورت جھیل بھی ہے..... لوگ اس کے کنارے بیٹھ کر تیرتی بطخوں کا نظارہ کرتے ہیں..... وہاں ایک جدید ریسٹورینٹ جھیل کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتا ہے..... ویک اینڈ پر مختلف جوڑے اس پارک میں کثرت سے نظر آتے ہیں.....

لندن میں برفباری بھی نہایت خوبصورت ہوتی ہے..... علی الصبح نکلیں تو ہر طرف برف کی سفید چادر نظر آتی ہے..... جسے فطرت ساری دھرتی پر بکھیر دیتی ہے..... موسم بہار اپنی جگہ دلکش ہوتا ہے..... صبح نکلیں تو سفید اور گلابی پھول شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہے ہوتے ہیں..... تازہ ہوا اور پارک..... سبزہ ہی سبزہ......ایک ننھی منی سی جنت ہر سو بکھری نظر آتی ہے.....

میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے ہوسٹل سے نکلتا..... اور نزدیک ایک پارک میں جا پہنچتا..... ان دنوں میں یونیورسٹی آف لندن کے انٹرنیشنل ہال میں ٹھہرا ہوا تھا..... صبح ٹریفک بھی کم ہوتی ہے.....

ایک صبح میں اس پارک میں پہنچا..... تو درخت کے نیچے فرج سائز میں گتے کا ایک بڑا سا ڈبہ دیکھا..... ادھر ادھر اسطرح کے اور بھی کئی ڈبے پڑے نظر آئے..... میں سوچ رہا تھا کہ لندن کے شہری بہت مہذب ہیں..... صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں.....

Marfat.com

کہیں کاغذ پھینکتے ہیں نہ سگریٹ کے ٹکڑے..... پھر یہاں گتے کے بڑے بڑے ڈبے کیوں بکھرے پڑے ہیں..... میں سوچ ہی رہا تھا..... کہ ایک ڈبے نے ہلنا شروع کر دیا..... میں گھبرایا کہ نہ جانے کیا ہو رہا ہے..... پھر اچانک اس میں سے ایک انگریز نمودار ہوا..... اس نے اپنی ٹائی درست کی..... جمائی لی..... اور پارک سے باہر چل دیا..... دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے ڈبوں میں یکے بعد دیگرے حرکت پیدا ہوئی..... ان میں انگریز نمودار ہوتے..... ٹائیاں درست کرتے..... ہیٹ پہنتے اور پارک سے باہر نکل جاتے..... تھوڑی دیر بعد ایک وین آئی..... وین کے ڈرائیور نے موسیقی بجائی..... یہ سب انگریز اس کی طرف لپکے..... وین ان کے لئے ناشتہ لائی تھی..... وہ چائے یا کافی بسکٹوں کے ساتھ لیتے اور ناشتہ کرتے..... پھر پارک کو خدا حافظ کہتے جاتے.....

ان کا ایک ساتھی پارک میں لوٹ کر آتا..... گتے کے سب ڈبے اکٹھے کرتا..... اور ایک درخت کے نیچے سلیقے سے ڈھیر لگا دیتا..... میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کون ہیں..... اب تو موسم بہتر ہے..... کیا یہ لوگ جاڑوں کی برفانی راتوں میں ان ڈبوں میں رہتے ہیں؟.....

بات پوری سمجھ میں نہ آسکی..... اور نہ میں نے کسی سے پوچھنا مناسب جانا.....

چند روز بعد میں برطانیہ کا عائلی قانون پڑھ رہا تھا..... پروفیسر کریلنے کی کتاب فیملی لاء کے ایک باب میں ایک مقدمہ پڑھا..... اس کے مختصر واقعات یہ تھے کہ ایک انگریز خاتون نے خاوند کو طلاق دے کر اسے اپنے گھر سے نکال دیا..... خاوند بے آسرا..... اسے کونسل کا بھی کوئی گھر نہ ملا.....

اس نے پارک میں رہنا شروع کر دیا..... جب میں نے اس بے آسرا اور مظلوم خاوند کا مقدمہ پڑھا..... تو مجھے وہ ادھیڑ عمر انگریز یاد آ گیا..... جو بر سر راہ ملا تھا..... اور کہتا تھا:

''میں ایک پارک میں رہتا ہوں''......

دراصل وہ انگریز مالی لحاظ سے پریشان تھا..... اور خیرات چاہتا تھا.....

اب میں پارک میں رکھے گئے گتے کے ڈبوں میں شب بسری کرنے والے انگریز مردوں کا سارا معاملہ سمجھ گیا..... وہ سب واقعی ظالم دوشیزاؤں سے تنگ آ کر پارک میں راتیں گزارنے پر مجبور ہو گئے تھے..... پروفیسر کریلنے کے بیان کردہ عائلی قوانین اور عائلی

Marfat.com

نظام کی عملی شکل میں نے لندن کے اس پارک میں پڑے گتے کے ڈبوں میں بے بس انگریز مردوں کی شکل میں دیکھ لی تھی.....

گردے نکال کر بیچنے والے ڈاکٹر کا واقعہ:

10 ...... مجھے ایک مسلمان دوست کے ذریعے نیروبی سے ای میل پیغام ملا ہے..... جو میرے اس دوست کے جاننے والے ایک آسٹریلوی باشندے نے اسے سڈنی سے بھیجا تھا..... ای میل بھیجنے والے نے بڑے دردِدل کے ساتھ اس کے آخر میں لکھا ہے..... کہ جو بھی اس پیغام تک رسائی حاصل کر سکے..... آگے پہنچائے..... میں نے ای میل غور سے پڑھا..... اور سوچا کہ بھیجنے والے نے انسانی ہمدردی کے تحت یہ پیغام بھیجا ہے..... اس سے دو سبق ملتے ہیں..... پہلا سبق یہ کہ اس پیغام کو جہاں تک پہنچایا جا سکے پہنچانا چاہئے..... دوسرا سبق یہ کہ اس پیغام سے زیادہ اہم پیغام ہمارے پاس یعنی ہر باشعور مسلمان کے پاس بطور امانت محفوظ ہے..... مگر ہم نے اسے پہنچانے کا کوئی اہتمام اور فکر نہیں کی..... الا ماشاء اللہ.....

آیئے پہلے تو اس پیغام کا تذکرہ کریں..... جو سڈنی کے ایک شہری نے کسی ذریعے سے ہم تک پہنچا دیا ہے..... سڈنی کا یہ شہری مائیکل شیفر کہلاتا ہے..... اور سڈنی میں ایک میڈیکل ریسرچ لیبارٹری میں کام کرتا ہے..... اس نے اپنا ٹیلی فون..... فیکس نمبر..... اور ڈاک پتہ دیا ہے.....

اس نے لکھا ہے..... کہ وہ عموماً کسی کو ای میل نہیں بھیجا کرتا..... مگر اس معاملے کی اہمیت و نزاکت اس قدر ہے..... کہ اسے مجبوراً یہ کام کرنا پڑا ہے..... ایک نوجوان کاروباری جو ہر کاروباری اور تاجر کی طرح خود کو بڑا کامیاب اور ہوشیار..... بزنس مین سمجھتا تھا..... دنیا بھر میں گھوما پھرا تھا..... چند ہفتے قبل ایک سنیچر کو شام کے وقت وہ معمول کے مطابق سیر سپاٹے اور موج میلے کے لیے نکلا..... ایک ہوٹل میں رات ایک پارٹی میں شریک رہا..... یہ کھاتے پیتے لوگوں کی تقریب تھی..... یہاں اس نے خوب شراب نوشی کی..... جو اس کے لیے کوئی نئی بات نہ تھی..... یہیں پر ایک خوب صورت لڑکی اس کے

Marfat.com

قریب آئی..... اور دونوں نے ایک دوسرے کو اچھا پایا.....

یہ پارٹی اختتام کو پہنچی تو اس لڑکی نے اسے دعوت دی..... کہ ایک اور اس سے بھی حسین وجمیل اور رنگا رنگ تقریب رات کے اس لمحے میں قریب میں ہی جمی ہوئی ہے..... اور اسے وہاں جانا ہے..... کیا ہی اچھا ہو کہ نوجوان اس کے ساتھ کچھ لمحات گزار لے.....

نوجوان فوراً راضی ہو گیا..... ایک اپارٹمنٹ میں اس پارٹی میں دونوں شریک ہو گئے..... سبھی لوگ بہت اعلیٰ درجے اور اسٹیٹس کے تعلیم یافتہ شہری معلوم ہوتے تھے..... نوجوان کچھ دیر تک رنگ رلیاں منانے میں مصروف رہا.....

خوبصورت پری نے اسے خوب شراب پلائی..... وہ کبھی مدہوش نہ ہوا تھا..... مگر معلوم نہیں شراب میں کیا خاص ڈرگ تھا..... کہ اسے اس کے بعد کچھ یاد نہیں رہا..... کہ کیا ہوا..... اگلی صبح اسے ہوش آیا..... تو وہ ایک غسل خانے کے ٹب میں نصف ننگا پڑا تھا..... جو پانی کے بجائے برف سے بھرا ہوا تھا..... نوجوان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ معاملہ کیا ہے..... اور وہ یہاں کیسے آیا..... پھر اسے گزشتہ رات کے اپنے ہوش وحواس کے آخری لمحات اور شراب نوشی یاد آئی..... وہ خود کو نہایت کمزور اور نحیف اور بے بس پا رہا تھا..... کہ اچانک اس نے اپنی ننگی چھاتی پر کچھ محسوس کیا.....

دیکھا تو موٹے موٹے حروف میں تیز رنگ کے ساتھ لکھا تھا "000 ڈائل کیجئے ورنہ موت تمہارا مقدر ہوگی....."

خوف وہراس کا مارا ہوا نوجوان پریشان تھا..... کہ اچانک ٹب کے ساتھ پڑا ہوا ایک اسٹینڈ نظر آیا..... جس پر ایک ٹیلیفون سیٹ رکھا ہوا تھا..... اس نے سیٹ اٹھایا..... اور حسب ہدایت تین زیرو ڈائل کیے..... آپریٹر نے فون اٹھایا..... تو اس نے اپنی صورتحال بتائی..... اور کہا: کہ اسے یہ تک معلوم نہیں کہ وہ اس وقت کس مقام پر ہے.....

آپریٹر لڑکی نے اسے بتایا کہ وہ ٹب سے باہر نکلے..... جونہی وہ باہر نکلا..... تو اس نے خود کو قدرے بہتر پایا..... اب آپریٹر لڑکی کی آواز آئی.....

"تم اپنی پشت پر ہاتھ پھیرو....."

Marfat.com

پشت پر ہاتھ پھیرتے ہی اس نے نچلے حصے میں دونوں جانب دو زخم محسوس کیے..... جنکی لمبائی 9,9 انچ کے قریب تھی.....

لڑکی نے کہا: کہ وہ فی الفور برفانی ٹب میں واپس چلا جائے..... اور اس دوران امدادی ٹیم اس کی مدد کیلئے جلد از جلد آ جائے گی..... ایسا ہی ہوا..... ایک ٹیم آ پہنچی..... اب نوجوان کو بتایا گیا کہ وہ کسی مافیا کے ہتھے چڑھ گیا تھا..... جو اس کے دونوں گردے چرا لے گیا ہے..... اس نوجوان پر یہ خبر کیسی بجلی بن کر گری..... اسکا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں..... اسے ایک اسپتال منتقل کر دیا گیا..... جہاں وہ مصنوعی آلات کے ذریعے زندگی کے سانس پورے کر رہا ہے..... اور اس انتظار میں ہے کہ کہیں سے اسے ایک گردہ مل سکے..... اور وہ ڈاکٹروں سے اسے ٹرانسپلانٹ کرا سکے.....

ای میل بھیجنے والے مسٹر مائیکل شیفر کے مطابق یہ جرم آسٹریلیا اور دیگر مہذب ممالک میں عام ہے..... اور بلیک لسٹ میں گردوں کی خرید و فروخت نے ایک وبا کی شکل اختیار کر لی ہے.....

ایک تندرست گردہ دس ہزار ڈالر میں فروخت ہو رہا ہے..... ای میل بھیجنے والے کے مطابق دوسری پارٹی..... جس کا اوپر تذکرہ ہوا..... میڈیکل کے شعبے سے تعلق رکھنے والے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی تھی..... اور جرم کا ارتکاب یہی لوگ کرتے ہیں..... ای میل سے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آیا اس مافیا کا کوئی سراغ لگایا جا سکا ہے..... اور آیا ان کو مہذب اور نہایت فعال اور سرگرم حکومتی مشنریوں نے پکڑ لیا ہے..... یا نہیں.....

مسٹر مائیکل کا کہنا ہے کہ ہر شخص اپنے ان تمام احباب..... اور واقف کار لوگوں کو جو کاروباری یا تعلیمی..... علمی سفر کے دوران دنیا کے مہذب ممالک اور عالمی شہرت کے حامل شہروں کا سفر کرتے ہیں..... متنبہ کر دے..... کہ اب عیاشی اور رنگ رلی محض جیب پر ڈاکہ ڈالنے تک محدود نہیں..... بلکہ انسانی اعضاء اس کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں.....

چین میں رائج ایک بچے کی پالیسی پر عمل نہ کرنے والے ڈاکٹر کو سزا:

12 ۲۴..... دسمبر ۱۹۸۹ء کی صبح کا وقت تھا..... جنوبی چین کے اس اسپتال میں

Marfat.com

جہاں میں بچوں اور عورتوں کے امراض کی ماہر کے طور پر کام کر رہی تھی..... حسب معمول کام ہو رہا تھا..... میں نے اس صبح دو آپریشن کیے تھے..... فارغ ہوئی تو میری سپروائزر نے مجھے رات کی شفٹ کی نگرانی کا کام سونپ دیا..... یہ ایک بڑی بھاری ذمہ داری تھی..... مجھے بغیر کچھ کھائے پیے پہلے ہی آٹھ گھنٹے کام کرنا پڑ رہا تھا.....

میں اٹھ کر ڈاکٹروں کے آرام کے کمرے میں چلی گئی..... میں اس قدر تھک چکی تھی..... کہ نہ کھانے کو جی چاہتا تھا..... اور نہ میں سو سکتی تھی..... بستر میں لیٹے لیٹے میں ان بچوں کے بارے میں سوچنے لگی..... جنہوں نے آج ہی میرے ہاتھوں اس دنیا میں جنم لیا تھا.....

پھر مجھے اپنے باپ کا خیال آ گیا..... جو میری طرح ڈاکٹری کے پیشے سے وابستہ تھے..... چین میں ڈاکٹری فی سبیل اللہ کام ہے..... میرے باپ کو ڈاکٹر کے طور پر جو تنخواہ ملتی تھی..... وہ گلیوں میں جھاڑو دینے والے خاکروب کے ماہانہ معاوضے سے تھوڑی ہی زیادہ ہوتی تھی.....

وہ جس خلوص کے ساتھ مریض کا علاج کرتے تھے..... اس کی وجہ سے ہمارے آبائی علاقے میں ان کی بہت ساکھ بنی ہوئی تھی..... ہر آدمی ان کی عزت کرتا تھا..... میرے والد اکثر یہ کہتے تھے..... کہ کسی آدمی کی جان بچانا سب سے اچھا عمل ہے..... وہ مزدوروں والی ڈانگری پہنتے تھے..... اور اپنی ڈاکٹری کے اوزار انہوں نے پلاسٹک کے سستے تھیلے میں ڈالے ہوئے تھے..... جس کی ''زپ'' ٹوٹ چکی تھی..... لیکن انہوں نے یہ تھیلا نہیں پھینکا..... اسی سے کام چلاتے رہے..... اسی طرح ان کا وہ ڈاکٹری کا آلہ تھا..... جس کے ذریعہ سے مریض کے جسم کی اعصابی حالت دیکھی جاتی ہے..... اس آلے کا ہینڈل ٹوٹ گیا تھا..... جس کی جگہ انہوں نے لکڑی کا ہینڈل لگا لیا..... اس بارے میں وہ اکثر کہا کرتے تھے..... کہ اچھے آلات رکھنے والا ڈاکٹر نہیں ہوتا..... بلکہ اچھا ڈاکٹر وہ ہوتا ہے..... جس کا علم اچھا ہو..... اور جس کے اندر انسانیت کا جذبہ ہو.....

یہی باتیں سوچتے سوچتے مجھ پر غنودگی چھانے لگی..... اسی غنودگی میں مجھے خیال آیا..... کہ کرسمس میں تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں..... میرے ماں باپ بھی عیسائی ہیں.....

Marfat.com

مجھے یاد آیا کہ جب میں چھوٹی تھی..... اور کرسمس گھر میں اکٹھے منایا کرتے تھے..... تو کرسمس کا درخت سجا کر ہم بہت ہلکی آواز میں مذہبی گیت گایا کرتے تھے..... ہمیں ڈر ہوتا تھا..... کہ اگر کسی ہمسائے نے سن لیا..... کہ ہم کرسمس کا مذہبی گیت گا رہے ہیں..... تو کہیں وہ ہماری رپورٹ ہی نہ کر دے..... میرے باپ ہمیں حضرت مسیح کی کہانی سنایا کرتے تھے..... وہ کہانی میرے ذہن میں گونجنے لگی..... اور پھر میں سوگئی.....

دروازے پر دستک سے میری نیند ٹوٹ گئی..... یہ ہمارے وارڈ کی دائی تھی..... جو دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی..... ساتھ ہی وہ بولتی بھی جا رہی تھی..... کہ ڈاکٹر صاحبہ بھی اٹھ جائیں..... باہر آجائیں..... آپ کی ضرورت ہے..... میں ہڑبڑا کر اٹھی..... اور جوتیاں گھسیٹتی ہوئی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑی..... ڈیلیوری والے کمرے سے ایک بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی..... جب میں اس کمرے میں پہنچی..... تو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے بستر پر لیٹی ہوئی عورت بستر سے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کر رہی تھی..... وہ مقامی چینی زبان میں رو رو کر فریاد کر رہی تھی..... کہ میرے بچے کو مت مارو..... میرے بچے کو مت مارو.....

کمرے میں بیس سال کی عمر کی نوجوان دائی شیشے کی بوتل میں رکھی ہوئی آیوڈین سرنج میں بھر رہی تھی..... کیل مہاسوں سے بھرے چہرے اور پونی ٹیل بنائے ہوئے بالوں والی یہ دائی بستر کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی..... کہ اس عورت کا اسقاط حمل ٹھیک طرح سے نہیں ہوا.....

بستر پر پڑی ہوئی عورت کا ایک بچہ تھا..... چین کے سخت ترین قوانین کے تحت دوسرے بچے کی اجازت نہیں..... چنانچہ اس عورت کو جب دوبارہ بچے کی امید لگی..... تو اس کی حالت دیکھ کر فیملی پلاننگ کے دفتر کے عملے نے اسے گرفتار کر لیا..... اور اسقاطِ حمل کے لئے اسپتال لے گئے..... جہاں اسے اسقاطِ حمل کی دوا ''ریونیول'' انجکشن کے ذریعے دی گئی..... لیکن بچہ مرے بغیر پیدا ہو گیا..... یہی بچہ اب ہسپتال کے غسل خانے میں پڑا ہوا تھا..... اور اس کے رونے کی آواز اب ہسپتال کے اندر تک آ رہی تھی..... دائی ابھی تک بول رہی تھی.....

''میں نے اردلی سے کہا تھا..... کہ اس بچے کو دفن کر دے.....''

میرا ذہن دوسری طرف چلا گیا..... ہسپتال کے قریب ہی ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی..... اس کے پہلو میں ان معصوم بچوں کا قبرستان تھا..... جو اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی اس لئے قتل کر دیئے جاتے رہے..... کہ ان کی ماؤں کو دوسرے بچے کی اجازت نہیں تھی..... اور وہ دوسرے بچے تھے..... ان معصوموں کی قبر پر کتبے بھی نہیں تھے.....

میرے کانوں میں دائی کی آواز آ رہی تھی..... لیکن اردلی کہنے لگا:

''میں ابھی اس بچہ کو دفن نہیں کر سکتا..... باہر سخت بارش ہو رہی ہے.....''

اب مجھے ہوش آیا کہ یہ سب کچھ کیا ہو رہا ہے..... دائی سرنج میں آیوڈین کیوں بھر رہی تھی..... بچوں کے شعبے کی انچارج ہونے کی وجہ سے میری ڈیوٹی تھی..... کہ جن عورتوں کے بچے اسقاطِ حمل کے باوجود زندہ بچ جائیں..... انہیں ہلاک کر دو..... مجھے اس بچے کے تالو میں آیوڈین یا الکوحل کا انجکشن لگانا تھا..... چند منٹوں کے اندر ہی بچہ ختم ہو جاتا.....

دائی نے سرنج بھر کر مجھے پکڑا دی..... ماؤں کے اسقاطِ حمل کرنے میں مجھے کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی تھی..... لیکن کسی زندہ بچے کو ختم کر دینا...... یہ بالکل دوسری بات تھی..... مجھے اس ہسپتال میں آئے ہوئے چند برس ہوئے تھے..... اور میں نے یہ کام کبھی خود نہیں کیا تھا..... بلکہ اپنے سے سینئر ڈاکٹروں سے کہا تھا..... کہ وہ یہ کام کریں..... خود بچوں کو زہر کے ٹیکے لگائیں..... جس بچے کو مجھے زہر کا ٹیکا لگانا تھا..... اس کی ماں میرے ہی قریب بستر پر لیٹی ہوئی تھی..... اس کی آنکھوں میں درد و کرب اور التجا تھی..... زہر بھرا ٹیکہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے میں اپنی جگہ سن ہو کر رہ گئی تھی..... اس عورت کو پتہ تھا کہ میرے ہاتھ میں اس سرنج کا کیا مطلب ہے..... وہ عورت چیخ اٹھی.....

''میرے بچے پر رحم کرو.....''

غسل خانے میں نومولود بچہ چلا رہا تھا..... اور اس کی ماں رو رو کر فریاد کر رہی تھی..... کہ اس کے بچے پر رحم کرو..... میں اس عورت کی فریاد سنتے سنتے غسل خانے کی طرف چل پڑی.....

زہر کی سرنج میرے ہاتھ میں تھی..... سخت سردی میں غسل خانے میں کوئی ہیٹر نہیں تھا..... مجھے اپنی سانس منہ سے باہر نکل کر ہوا میں اڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی..... غسل خانے

Marfat.com

میں ایک طرف کوڑے کا بڑا سا ڈرم تھا..... جس میں موٹے موٹے الفاظ میں لکھا ہوا تھا.....

''مردہ بچے اس میں ڈالیں''......

اس ڈرم کے ڈھکن پر کالے رنگ کا پلاسٹک کا تھیلا پڑا ہوا تھا..... جو اس وقت ہل رہا تھا..... اور اس کے اندر سے بچے کے رونے کی آواز آ رہی تھی..... میں نے دائی کو اشارہ کیا..... کہ تھیلا کھول کر بچے کو باہر نکالو..... میرا خیال تھا کہ یہ بچہ جسمانی طور پر نامکمل حالت میں ہوگا..... کیونکہ اس کی ماں کا آٹھویں مہینے ہی اسقاط کر دیا گیا تھا.....

لیکن یہ تو ساڑھے چار پونڈ کا مکمل صحت مند بچہ تھا..... وہ اپنی بند مٹھیوں والے ہاتھ..... اور ٹانگیں ہوا میں لہرا رہا تھا.....

آکسیجن کی کمی کی وجہ سے اس بچے کے ہونٹ نیلے پڑنے لگے تھے..... میں نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا..... اور اپنی انگلیوں سے اس کا تالو ٹٹولا..... اس بچے کا جسم گرم تھا..... تالو کی جلد ریشم کی طرح نرم تھی..... اور دل کی دھڑکن کے ساتھ تالو کی جلد میں ارتعاش پیدا ہوتا تھا..... میرا اپنا دل اچھل کر حلق میں آ گیا.....

آہ! میرے ہاتھوں اس وقت ایک انسان کی زندگی تھی......زندگی سے بھرپور اور نرم اور گرم......کیا یہ زندگی اس ٹھنڈے فرش پر ختم ہو جائے گی؟.....

ہاں مجھے اس بچے کی ماں کی چیخیں سنائی دے رہی تھی.....

''ڈاکٹر رک جاؤ..... ڈاکٹر رک جاؤ.....''

دائی نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا..... جس میں میں نے زہر بھری سرنج پکڑی ہوئی تھی..... جیسے کہہ رہی ہو کہ کیا ہوا؟.....

یہ تو معمول کی بات ہے..... لیکن میرا وجود بھاری گیا..... کیا واقعی یہ معمول کی بات ہے..... کیا یہ بات غلط نہیں کہ بچے کو زہر دے کر مار دیا جائے..... یہ کیا قانون ہے؟.....

یکا یک اس بچے نے ٹانگ چلائی..... اس کا پاؤں سرنج سے ٹکرایا اور سرنج بڑے خطرناک طریقے سے اس کے پیٹ کے قریب آ گئی..... میں نے اپنا ہاتھ پرے جھٹک دیا..... میرے ذہن میں پھر خیالات کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا..... یہ کرسمس کے دن ہیں.....

Marfat.com

اور مجھے یقین نہیں آ رہا تھا..... کہ میں کرسمس کے موقع پر ایک جان لینے والی ہوں..... میں نے اپنی شہادت کی انگلی سے اس بچے کے ہونٹوں کو چھوا..... بچے نے منہ میری طرف موڑ لیا..... اور اس طرح کھول دیا کہ جیسے وہ میری انگلی چوسنا چاہتا ہے.....

میں نے دل میں کہا:

"بچے کو تو بھوک لگی ہوئی ہے..... یہ زندہ رہنا چاہتا ہے....."

میرے تمام جسم پر کمزوری چھا گئی..... زہر بھری سرنج میری انگلیوں سے پھسل کر فرش پر جا گری..... اور چھنا کے ساتھ ٹوٹ گئی..... اور اس میں بھرا ہوا بھورے زرد رنگ کا زہر میرے جوتوں پر بکھر گیا.....

میں نے دائی سے کہا: کہ وہ بچے کو واپس ڈیلیوری روم میں لے جائے..... اور اسے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں لے جانے کے لئے تیار کرے..... میں سپر وائزر سے اجازت لے لوں گی..... کہ بچے کا علاج ہونا چاہیے.....

مجھے پورا یقین تھا کہ سپر وائزر جو سینئر ڈاکٹر تھی..... اور جس کے اپنے بھی دو بچے تھے..... اس بچے کو ختم کرنے پر اصرار نہیں کرے گی..... اس وقت آدھی رات کے دو بجے تھے..... میں نے سپر وائزر کے دفتر کا دروازہ کھٹکھٹایا..... اس کی آواز نیند سے بوجھل تھی..... دروازہ کھول کر میں اندر چلی گئی..... اور اسے بتایا..... کہ ایک عورت کا اسقاطِ حمل کرنے سے جو بچہ پیدا ہوا ہے..... وہ زندہ ہے..... کیا میں اس بچے کو انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں منتقل کر دوں؟.....

"نہیں بالکل نہیں! یہ دوسرا بچہ ہے..... جس کی اجازت نہیں....."

لیکن بچہ بالکل تندرست ہے..... کیا آپ میرے ساتھ آ کر اسے دیکھنا پسند کریں گی؟.....

کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی..... پھر سپر وائزر غصے سے بولی..... تم مجھ سے یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہی ہو..... تمہیں پالیسی کا علم نہیں ہے؟.....

اس کی آواز سن کر میں خوف زدہ سی ہو گئی..... اس میں واضح طور پر دھمکی سی تھی..... میں صرف اتنا کہہ سکی میں معذرت چاہتی ہوں..... مجھے افسوس ہے..... اور اس کے ساتھ ہی

Marfat.com

میں نے دروازہ بند کر دیا..... اسٹاف کی میٹنگوں میں سپروائزر نے بار بار ہمیں یاددہانی کرائی تھی..... کہ برتھ کنٹرول کی سرکاری پالیسی بہت اہم ہے..... وہ ہمیں مثالیں بھی دیا کرتی تھی..... کہ ہمارے قریبی اسپتال کی ملازمہ نے ایک عورت کو سرکاری پرمٹ کے بغیر بچہ پیدا کرنے کی اجازت دی..... جس پر اسے جیل میں ڈال دیا گیا.....

سپروائزر کے کمرے سے لوٹ کر میں دوبارہ ڈیلیوری روم میں پہنچی..... دائی بچے کو چھوٹے بستر پر منتقل کر چکی تھی..... میں نے بچے کا عمومی چیک اپ کیا..... پھر میں نے اس کا جسم گرم کرنے کے لئے شعاعوں کے ذریعے سے حرارت پہنچانے والا آلہ لگا دیا..... اور اس کے نتھنوں میں آکسیجن کی ٹیوبیں لگا دیں..... جلد ہی بچے کے ہاتھ پاؤں کی گلابی رنگت لوٹ آئی..... میں نے نرم کمبل میں اس کے ہاتھ پاؤں لپیٹ دیئے.....

اسی دوران دائی نے ایک اور سرنج میں زہر بھرا..... اور بچے کے ساتھ لگی ہوئی ٹرے میں رکھ دیا..... سرنج دیکھتے ہی بچے کی ماں رونے لگی.....

اسے نہ مارو..... اسے نہ مارو..... اس نے اپنے بستر کو دونوں طرف سے پکڑ کر نیچے اترنے کی کوشش کی..... میں جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے ساتھ کھڑی ہوگئی..... تاکہ وہ نیچے نہ گر جائے.....

صبر کرو..... صبر کرو..... میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کا سر..... سرہانے پر ٹکا دیا..... میں تمہارے بچے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گی..... میں تو اس کی مدد کر رہی ہوں..... بچے کی ماں پھر رونے لگی..... میں ساری زندگی تمہاری احسان مند رہوں گی.....
جب میں اس سے باتیں کر رہی تھی..... تو دائی وہ گتہ لے آئی..... جو مریض کے بستر پر لگا ہوا ہوتا ہے..... اس نے وہ گتہ میرے ہاتھ میں تھما دیا.....

اس پر لکھا ہوا تھا..... کہ بچہ ڈیڑھ بجے پیدا ہوا..... دائی نے مجھ سے پوچھا..... کہ اس کے آگے جگہ خالی ہے..... بتائیں اس پر کیا لکھوں..... آپ جانتی ہیں کہ جب دائی ڈیوٹی ختم کر کے گھر جانا چاہتی ہے..... تو یہ خانہ پر کر کے جانا ہوتا ہے.....
تم اس پر کچھ نہ لکھو..... میں نے اسے کورا جواب دیا..... دائی پیر پٹختی ہوئی چلی گئی.....

Marfat.com

میں نے بچے کی طرف دیکھا..... سرخ وسفید چہرہ..... سر پر سیاہ بال..... میرے ذہن میں خیال آیا..... کہ یہ بچہ خدا کی طرف سے تحفہ ہے..... کسی کو کوئی حق نہیں کہ اس کی جان لے لے.....

یہ خیال اتنی تیزی سے میرے ذہن میں آیا..... جیسے کسی نے میرے کسی کان میں کوئی بات کہی ہو.....

میں سوچنے لگی: کہ کیا خدا نے یہ الفاظ میرے کان میں ڈالے ہیں..... کیا خدا اسی طرح انسانوں کو حکم دیتا ہے.....

مسلسل دو گھنٹے میں بچے کے سر پر کھڑی ہو کر پہرہ دیتی رہی..... آہستہ آہستہ بچے نے رونا بند کر دیا..... اور وہ سو گیا..... میں پھر سپروائزر کے پاس چلی گئی.....

میں معافی چاہتی ہوں..... لیکن میں یہ کام نہیں کر سکتی..... ایسا کرنا میرے نزدیک ایک قتل ہے..... اور میں قاتل نہیں بننا چاہتی.....

سپروائزر کی آواز پھٹ پڑی..... تم خود کو ڈاکٹر کیسے کہتی ہو؟.....

جاؤ اور اپنا کام کرو..... اور مجھے دوبارہ زحمت نہ دینا.....

میرا دل بری طرح دھڑک رہا تھا..... میں ڈیلیوری روم میں واپس آ گئی..... بچہ ابھی تک سویا ہوا تھا..... میں نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی..... تو وہ اسے چوسنے کی کوشش کرنے لگا..... میں نے اس کے سر میں سرگوشی کی.....

"کیوں بچے تم ابھی تک بھوکے ہو....."

میری آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے..... یکا یک مجھے بری طرح احساس ہوا..... کہ میں تنہا رہ گئی ہوں..... مجھے اپنے والد کا خیال آیا..... کہ کیا وہ مدد کریں گے؟.....

صبح کا وقت ہونے کے باوجود میں فون کرنے چلی گئی..... اور اپنے والد کو فون کیا.....

بابا! میں نے خدا کی آواز سنی ہے..... خدا کا حکم ہے یہ انسانی جان ہے..... تم اس کے قتل میں حصہ دار نہیں بن سکتیں..... جب میں نے اپنی بات ختم کی..... تو دوسری طرف طویل خاموشی پڑ گئی..... آخر کار میرے والد کی آواز آئی..... مجھے تم پر فخر ہے.....

Marfat.com

پھر میری ماں بولی: مجھے بھی تم پر فخر ہے..... بیٹی!!

مجھے ان کی آہستہ سے رونے کی آواز آئی..... لیکن بیٹی بہت احتیاط سے کام کرنا..... اور اس چیز کے بارے میں کوئی تحریر نہ چھوڑنا..... نہ کوئی ریکارڈ باقی رہنے دینا..... ایسا نہ ہو کہ کمیونسٹ پارٹی تمہیں سزا دے کر سب لوگوں کے لیے ایک مثال قائم کر دے.....

میں ان کی بات پوری طرح سمجھ گئی..... جب چین میں ثقافتی انقلاب آیا..... تو اس وقت میری عمر ۸ سال تھی..... میرے باپ کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا تھا..... کہ اس نے ایک ایسے آدمی کی جان بچائی تھی..... جو انقلاب کا مخالف تھا..... میرے والد کو دور دراز علاقے میں جلاوطن کر دیا گیا..... اور میری ماں کو بیگار کیمپ میں بھیج دیا گیا..... مجھے اور میرے چار سالہ بھائی کو پڑوسیوں نے سنبھال لیا..... وہ میری زندگی کے سخت ایام تھے..... میری ماں مجھے واپسی پر بیگار کیمپ میں ہونے والے تشدد کی باتیں سنایا کرتی تھیں..... ماں کی بات میں نے سن تو لی..... لیکن میرا ارادہ لڑکھڑا گیا..... پھر میرے باپ نے فون پکڑ لیا.....

بیٹی! جس طرح خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے..... اسی طرح اس بچے کو زندگی دی ہے..... اس بچے کو قتل کرنا ایسا ہی ہے..... جیسے تم اپنے بھائی کو قتل کر دو.....

میں نے فون رکھ دیا..... اور واپس آ گئی..... عورتوں کے وارڈ میں افراتفری مچی ہوئی تھی..... ڈیلیوری روم کا دروازہ بند کر کے اندر سے کنڈی لگا دی گئی تھی..... بچے کا باپ دروازے پر مکے مار رہا تھا..... اور چیخ رہا تھا..... میرے بچے کو قتل نہ کرو..... میرے بچے کو قتل نہ کرو..... میں دوڑ کر ساتھ والے دروازے کی طرف گئی..... اور اس طرف سے ڈیلیوری روم کے اندر داخل ہو گئی..... میری سپروائزر بچے کے بستر کے ساتھ ایک ہاتھ میں زہر بھری سرنج لئے کھڑی تھی..... اور دوسرے ہاتھ سے بچے کا تالو ٹٹول رہی تھی..... میں نے بچے کو جو کمبل دیا تھا وہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا..... اور اس کی ناک سے لگی ہوئی آکسیجن کی ٹیوب بھی اتار دی تھی..... بچہ بری طرح رو رہا تھا.....

مت لگاؤ یہ انجکشن..... میں زور سے چیخی..... اور سپروائزر کے ہاتھ سے سرنج چھین لی.....

Marfat.com

جواب میں سپروائزر بھی چیخی..... کیا کر رہی ہو تم؟.....

قانون توڑ رہی ہو؟.....

اس بچے نے کوئی جرم نہیں کیا..... تم کس طرح اس کی جان لے سکتی ہو؟.....

سپروائزر پھٹی آنکھوں سے میری طرف دیکھنے لگی..... اگر تم حکم کی اس طرح خلاف ورزی کرتی رہی..... تو پھر ڈاکٹری کی پریکٹس کے دروازے تم پر بند ہو جائیں گے..... اس کی آواز ایسی تھی جیسے وہ کوئی فیصلہ سنا رہی ہو.....

قتل کرنے سے بہتر ہے کہ میں یہ پیشہ ہی چھوڑ دوں..... دیکھو میں اپنا بچہ پیدا کرنے کا حق چھوڑ دیتی ہوں..... لیکن اس بچے کو قتل نہ کرو..... میں اس کو متبنیٰ بنا لیتی ہوں.....

سپروائزر چیخ کر بولی..... تم پاگل ہوگئی ہو..... وہ غصے سے باہر نکل گئی..... اس کے جاتے ہی میں نے بچے کو پھر آکسیجن لگا دی..... اور کمبل اوڑھا دیا..... میرا خوف دور ہو گیا..... اور دل کو سکون مل گیا..... بچہ روتے ہوئے چپ ہو گیا..... اور کمبل کی گرمائش سے اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا.....

صبح کے آٹھ بج چکے تھے..... ہسپتال کا ایڈمنسٹریٹر دفتر پہنچ چکا تھا..... اور اسے سارا واقعہ بتا دیا گیا تھا..... اس نے مجھے دفتر میں طلب کر لیا..... اس کا پہلا سوال یہی تھا.....

تم اپنی ڈیوٹی کیوں نہیں کرنا چاہتیں؟.....

جن لوگوں کا وہ بچہ ہے کیا وہ تمہارے رشتہ دار ہیں..... یا تم نے ان سے پیسے لئے ہیں..... میں نے غصے سے جواب دیا..... وہ لوگ جو علاقائی زبان بولتے ہیں..... میں تو وہ تک نہیں جانتی..... اور اگر تمہیں شک ہے کہ میں نے ان سے پیسے لئے ہیں..... تو میری تلاشی لے لو.....

ابھی ہماری بات ہو رہی تھی..... کہ خاندانی منصوبہ بندی کے مقامی دفتر کا افسر کمرے میں داخل ہوا..... اور اس نے اپنے بریف کیس میں سے ایک فائل نکالی..... اور فیملی پلاننگ کے بارے میں سرکاری ہدایات پڑھنی شروع کر دیں.....

ان میں کہا گیا تھا..... کہ جو لوگ فیملی پلاننگ کے افسروں کو سرکاری فرائض کی بجا

Marfat.com

آوری سے روکیں گے..... تو انہیں سزا دی جائے گی.....

جب وہ چپ ہوا تو اس نے میری طرف دیکھا..... اور بڑے تیکھے انداز میں کہنے لگا:

''کیا تمہیں پتا ہے..... کہ اس بچے کا زندہ رہنا غیر قانونی ہے؟''

''ہم میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس بچے کی قسمت کا فیصلہ کرے..... کہ اسے زندہ رہنا چاہئے یا نہیں''

میں نے کہا:

وہ افسر غصے میں آ گیا..... اور بولا:

''ہم یہاں سرکاری پالیسی کے بارے میں بات کر رہے ہیں..... تم نے قانون توڑا ہے.....''

''میرا خیال نہیں کہ میں نے قانون توڑا ہے.....''

''بہت اچھا! اگر تم نے قانون نہیں توڑا..... تو پھر میں اور تم جاتے ہیں..... اور اس بچے کو انجکشن دے دیتے ہیں.....''

''نہیں..... بالکل نہیں.....''

اچھا تو پھر تم تسلیم کرتی ہو کہ تم قانون توڑ رہی ہو..... اور اگر ایسا ہے..... تو مجھے اختیار حاصل ہے کہ تمہیں اسی وقت گرفتار کر لوں.....

میں بڑی مایوسی کی حالت میں تھی..... اور چاہتی تھی کہ کسی طرح یہ بات میرے گلے سے اتر جائے..... میں اس وقت مسلسل چوبیس گھنٹے سے ڈیوٹی پر تھی..... اور میں دماغی تھکاوٹ کی وجہ سے صحیح طرح سوبھی نہیں سکی تھی..... اس بے چینی کی حالت میں میرے منہ سے یہی بات نکلی..... کہ میں اس وقت ڈیوٹی پر نہیں ہوں..... میری شفٹ ختم ہو گئی ہے.....

افسر بولا: یہ بات غلط ہے..... تمہارا کام ابھی ختم نہیں ہوا..... تم سمجھ گئی ہوناں!

میں نے رونا شروع کر دیا..... میری ٹانگیں جواب دے گئیں..... اور میں فرش پر گر گئی..... مجھے جو آخری بات یاد ہے..... وہ یہ کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا..... جب مجھے ہوش آیا..... تو میں ڈاکٹروں کے آرام کرنے والے کمرے کے باہر لیٹی ہوئی تھی..... اس وقت دوپہر کا وقت تھا..... یکا یک میرے ذہن نے جھٹکا کھایا.....

Marfat.com

وہ بچہ کہاں ہے؟.....

میں اپنی جگہ سے چھلانگ مار کر اٹھی..... اور ڈیلیوری روم کی طرف دوڑی..... اس کمرے میں چھوٹا بستر خالی تھا.....

بچہ کہاں گیا: میں نے دائی سے پوچھا.....

"فیملی پلاننگ کے محکمے کے آدمی نے ہمیں انجکشن لگانے کا حکم دیا تھا....."

اتنا کہہ کر اس نے نظریں پھیر لیں.....

نوٹ: فیملی پلاننگ کی اس پالیسی کے نفاذ میں مداخلت کے جرم میں اس کہانی کی مصنفہ کو دور دراز پہاڑی علاقے میں بھیج دیا گیا..... وہاں سے فرار ہو کر امریکہ چلی گئی..... جہاں اس نے سیاسی پناہ کی درخواست دی ہے..... اس درخواست پر ابھی امریکہ حکومت غور کر رہی ہے.....

(بحوالہ احقر کی کتاب مغربی تہذیب تباہی کے دہانے پر)

ایک زناکار ماں کا فلیٹ سے کود کر خودکشی کرنا:

12 ......ایک مشہور مقالہ نگار نے اپنے ایک مقالے میں یہ واقعہ لکھا ہے..... کہ امریکہ میں دوران قیام تین دن کی چھٹیاں گزارنے اٹلانٹا سے چارلسٹن گئے..... ایک ملتانی دوست شریف حسن کے فلیٹ میں قیام کیا..... رات کو پہنچے..... صبح ہی صبح پولیس نے سامنے والی بلڈنگ کو گھیر لیا..... کچھ دیر میں ایک لاش لے کر چلی گئی..... میرے دوست نے یہ کہانی سنائی..... جو اگلے دن وہاں کے اخبار میں بھی شائع ہوئی.....

"اس فلیٹ میں ایک شخص رہا کرتا تھا..... اس کی بیوی اور وہ ڈبل روٹی بنانے کے کارخانے کے مالک تھے..... ان کا ایک لڑکا بھی تھا..... جب لڑکا چار سال کا ہوا تو باپ مر گیا..... اب ماں کی عمر شوہر کے مرنے کے وقت اکیس سال تھی..... کارخانہ چلاتی تھی..... اور بچے کی نگرانی اس طرح کرتی کہ کارخانے کے قریب "ڈے کیئر سنٹر" میں لڑکے کو چھوڑ کر دن بھر کارخانے میں رہتی..... اور رات کو لڑکے کے ساتھ اپنے فلیٹ میں ایک بستر پر سوتی..... ممکن ہے کہ ماں بیٹا نیم برہنہ یا برہنہ سوتے ہوں.....

Marfat.com

لڑکے نے بچپن سے لڑکپن اور پھر لڑکپن سے نوجوانی اس طرح گزار دی..... ماں نے لڑکے کو معاشرتی برائیوں سے بچانے کے لیے کسی لڑکی کے پاس نہ جانے دیا..... اور خود کو اس کے سپرد کر دیا.....

شریف حسن نے بتایا کہ ان دونوں کو بوس و کنار کرتے ہوئے انہوں نے متعدد بار بالکونی میں دیکھا..... مگر ماں بیٹا سمجھ کر کبھی نہ خیال کیا..... وہاں کے معاشرے میں تو ایسی بات قابل اعتراض نہ تھی..... لڑکا سترہ اٹھارہ سال کا ہو گیا..... ماں گو چھتیس سال کی تھی..... مگر نوجوان لڑکی سی لگتی..... اپنے بیٹے کو کسی گرل فرینڈ تو کیا..... کسی غیر مرد سے بھی بات نہ کرنے دیتی..... کارخانے کے پرانے ملازمین کو نکال دیا..... اور نئے رکھ لیے..... جنہیں انہوں نے آپس میں فرینڈز کہہ کر اپنا تعارف کرایا.....

اب یہ دونوں ماں بیٹے دوستوں کی طرح ساتھ رہتے تھے..... مگر آہستہ آہستہ کبھی تلخ کلامی..... مار پیٹ بھی ہو جاتی..... ایک دن ماں نے فلیٹ سے چھلانگ لگا کر جان دے دی..... یہ وہ دن تھا جب ہم چارلسٹن میں تھے.....

اخبار میں ایک مزید خبر یہ بھی تھی..... وہ یہ کہ پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ اماں جان (گرل فرینڈ) سات ماہ کی حاملہ بھی تھیں.....

یہ سب سن کر اور پڑھ کر ہم نے **فاعتبروا یااولی الابصار** کہا..... اور امریکہ کی معاشرت پر لعنت بھیجی..... جہاں نہ ماں ماں ہے..... اور نہ بیٹا بیٹا..... سب فرینڈز ہیں..... خدا ہم کو اس لعنت سے بچائے..... یہ کہتے ہوئے ہم اٹلانٹا واپس آ گئے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 19

ذکر و درود کے پانچ اثر انگیز واقعات

ذکر کی برکت سے خدا نے ایک بزرگ کو آسیبی بلا کے شر سے محفوظ رکھا:

1 ...... یہ واقعہ جو میں نے تحریر کیا ہے..... یہ ہمارے مدرسے کے مہتمم حضرت مولانا محمد لقمان صاحب دامت برکاتہم کا ہے..... جو حضرت شیخ الحدیث مولانا درخواستی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خاص مریدوں میں سے ہیں..... اور ورع و تقویٰ میں ہمارے اسلاف کا نمونہ ہیں.....

وہ فرماتے ہیں.....

''میر پور خاص کے مضافات میں ایک زمین دار کی زمینوں پر میں کام دار تھا..... کچھ غیر مسلم بھیل کولہی وغیرہ ہاری تھے..... قریب ہی سکھوں کے زمانے کا بنا ہوا ایک کمرہ تھا..... کمرے کی چھت گر چکی تھی..... میں نے ہاریوں کی مدد سے چھت کی دوبارہ تعمیر کی ..... تاکہ دوپہر کو کچھ آرام کر لیا کروں..... بہرحال میں عموماً زمینوں سے رات کو گھر واپس چلا جایا کرتا تھا..... ایک دن مجھے زمینوں پر کچھ دیر ہو گئی..... تو میں نے شب اسی کمرے میں گزارنے کا ارادہ کیا.....

جب ہاریوں کو میرے اس ارادے کی خبر ہوئی..... تو مجھے اس کمرے میں رات گزارنے سے منع کیا..... منع کرنے کی وجہ معلوم کرنے پر پتہ چلا..... کہ اس کمرے میں سے رات کو عجیب و غریب قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں..... میں نے اس کو لغو خیال کیا..... اور اسی کمرے میں اپنا قیام کیا..... عشاء کی نماز کے بعد قبلہ رخ ہو کر لیٹا ہوا میں اپنے اوراد پورے کر رہا تھا..... کہ اتنے میں مجھے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی.....

جب باہر تاریکی میں میں نے غور سے دیکھا..... تو مجھے ریچھ نما کوئی چیز اپنی طرف آتی دکھائی دی..... جب وہ میرے قریب پہنچی..... تو میری اور اس کی نظریں آپس میں ٹکرا

Marfat.com

ئیں..... اور دل اور زبان سے ذکر جاری ہونا بند ہوگیا..... اور وہ میرے بالکل قریب آ گئی..... اور قریب آ کر مجھے اس طریقے سے دبایا..... کہ جیسے گلے ملتے ہیں..... مجھے اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں..... لیکن اللہ کا مجھ پر فضل ہوا..... اچانک اور خود بخود میرے دل سے ذکر شروع ہوگیا..... جوں جوں میرا ذکر بڑھتا جاتا تھا..... اس کی گرفت ڈھیلی ہوتی جاتی تھی..... بالآخر اس نے مجھے چھوڑا..... اور اپنی راہ لی..... اللہ کے ذکر کی برکت سے اللہ نے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھا..... '' (حبیب اللہ فیضی، معلم مدرسہ قاسم العلوم، میرپوخاص)

درود شریف کی برکت سے اللہ نے غنڈوں سے بچالیا:

2...... یہ واقعہ ۱۹۹۷ء کا ہے ہمارے کھوکھراپار ملیر میں لسانی دہشت گردی عروج پر تھی..... آئے دن کسی نہ کسی کی نعش ملتی تھی..... ایک دن میں چوک پر کھڑا تھا..... کہ مجھے دو لڑکوں نے بلایا..... اور میں ان کے پاس گیا..... دہشت گردوں نے ٹی ٹی میرے سر پر رکھی..... اور مجھے گلی میں لے گئے..... اور گالیاں دیں..... وہ مجھے مارنے کے موڈ میں تھے..... اور میں نے یقین کرلیا تھا کہ آج میرا آخری دن ہے..... اور اب میں مرجاؤں گا.....

میں نے کلمہ پڑھا..... اور درود شریف پڑھنا شروع کردیا..... اور درود شریف کے درمیان دعا بھی کرتا گیا..... یا اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجھے بچالے ایک لڑکے کو رحم آ گیا..... اور اس نے مجھے کہا فوراً بھاگ جاؤ.....

اللہ کا شکر کہ نہ انہوں نے لوٹا..... نہ مارا..... وہ جس کو بھی پکڑتے تھے ماردیتے..... اور لوٹ بھی لیتے تھے..... اس کے بعد بھی کافی لوگوں کو ان لوگوں نے مارا..... یہ سب درود شریف کی برکت تھی..... ورنہ میں آج اس دنیا میں نہ ہوتا..... قرآن وحدیث سے درود پاک کی برکت ثابت ہے..... (محمد فاروق، کھوکھراپار ملیر)

درود شریف پڑھنے پر حضور ﷺ تک درود پہنچانے والے ملائکہ کا مشاہدہ:

3...... حضور اقدس ﷺ کی ذات پر درود بھیجنا وہ مبارک عمل ہے..... جو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی ذات اور فرشتے بھیجا کرتے ہیں..... جب میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۷ء تک ایم بی بی ایس کا طالب علم تھا..... تو عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی لمبی لمبی تقریریں سنا کرتا تھا ..... لوگ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقریر سننے کے لئے لمبے لمبے سفر کر کے آتے تھے..... ایک تقریر میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو درود شریف ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں بھیجتے ہیں..... اللہ کے خاص فرشتوں کی جماعت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی ہے..... اور پڑھنے والے کا نام مع ولدیت بتایا جاتا ہے.....

انہوں نے فرمایا: کہ صبح کے وقت آپ اگر دیکھیں تو گنبد خضریٰ سے آسمان تک ایک موٹی سفید لکیر نظر آئے گی..... جو فرشتوں کا نزول ہے..... اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں وہ یہ درود پیش کرنے کی نشانی ہے.....

یہ بات مجھے سنے ہوئے مدتیں گزر گئیں..... اور بھول گیا..... ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک سعودی عرب میں 'بریدہ' میں بطور فزیشن کام کرتا رہا..... میرے ایک دوست نے اور میں نے جمعہ کے دن ۵۰۰ کلومیٹر کا سفر کر کے مدینہ منورہ حاضری دی..... سفر لمبا تھا..... سڑک زیر تعمیر تھی..... اس لئے کافی تھکان تھی..... رات کو مسجد نبوی بند ہو چکی تھی..... اس لیے رات ہم نے ایک دوست کے ہاں گزاری..... جس کمرے میں ہم دونوں سو رہے تھے ..... اس کا غسل خانہ مسجد نبوی کے قریب تھا..... بہت تھکان کی وجہ سے ہم دونوں کمرے میں سو گئے.....

کچھ وقت گزرا..... کسی نے مجھے نیند میں زور سے میری کمر پر مکا مارا..... میں جاگا..... اِدھر اُدھر دیکھا..... میرا ساتھی گہری نیند سو رہا تھا..... اور خوب خراٹے مار رہا تھا..... مجھے اس مکے سے کافی درد ہوا..... چھوٹا بجلی کا بلب کمرے میں جل رہا تھا..... میں نے تلاش کی مگر مکا مارنے والا نظر نہ آیا..... کسی نے میرا ہاتھ پکڑ کر غسل خانے کے روشن دان کی طرف اشارہ کیا..... تو اس روشن دان سے حضور اقدس ﷺ کا گنبد خضریٰ اور موٹی سفید لائن آسمان تک جاتی ہوئی نظر آئی..... یہ نظارہ دیکھ کر میری تھکاوٹ دور ہو گئی.....

دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی..... درود شریف زبان پر جاری ہو گیا..... جو بہت دیر تک

Marfat.com

جاری رہا..... اور حضرت بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بات یاد آ گئی..... فجر کی اذان تک تو میں اپنے آپ کو ایسی حالت میں پا رہا تھا..... جس کا بیان کرنا مشکل ہے..... واقعی اللہ والوں کی محبت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام پتہ چلتا ہے.....

عالم بے ہوشی میں قلب سے "لا الہ الا اللہ" کی تکرار کا عجیب واقعہ:

4 ......حضرت مولانا قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ بعض مومنین کا قلب بھی ذاکر ہوتا ہے.....

چنانچہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خدام میں سے ایک صاحب اسی شان کے تھے..... کہ ذکر اللہ ان کے رگ و پے میں رچ چکا تھا..... جاگتے..... اٹھتے..... بیٹھتے اللہ اللہ کرتے تھے.....

ان کی آنکھوں میں ایک مرتبہ پانی اتر آیا..... تو آپریشن کی ضرورت ہوئی..... جب ہسپتال گئے تو ڈاکٹر نے کہا: کہ دیکھئے بالکل خاموش رہیے گا..... ہلنا جلنا بالکل نہیں ہوگا..... پہلے میں آپ کو بے ہوش کروں گا..... اس کے بعد پھر آپ کے لئے ضروری ہوگا کہ آپ بارہ گھنٹے کے لئے حس و حرکت نہ کریں.....

انہوں نے کہا: بہت اچھا ہے..... اس نے کلوروفام سنگھایا..... بے ہوش ہونا تھا کہ ایک دم..... قلب میں لا الہ الا اللہ کی آوازیں آنے لگیں.....

اس نے کہا: کیا کرتے ہو؟.....

اب اسے تھوڑی خبر تھی کہ یہ کیا کر رہے ہیں..... وہ تو بے ہوش تھے..... آخر وہ پھر ہوش میں لے آیا..... اور کہا: یہ کیا کر رہے تھے؟.....

انہوں نے کہا: کیا؟.....

کہا: آپ تو اللہ اللہ کر رہے تھے..... انھوں نے کہا: مجھے تو کوئی خبر نہیں.....

اس نے کہا: کہ دیکھئے اللہ اللہ کرنے کے لئے ساری عمر پڑی ہے..... کم سے کم اس وقت خاموش رہیے.....

Marfat.com

ان کو پھر بے ہوش کیا..... بے ہوش ہوتا تھا..... کہ پھر قلب سے لا الٰہ الا اللہ کی آوازیں آنے لگیں..... آخر ان کی آنکھ نہ بن سکی..... اور ڈاکٹر نے کہا: کہ میں اس حالت میں آپریشن نہیں کر سکتا..... تو آدمی جب بیداری میں اللہ کے نام کی مشق کرتا ہے..... رات دن ذکر میں رہے..... پھر بلا ارادہ اس کی زبان پر ذکر جاری ہو جاتا ہے..... اور وہ ہر وقت ذاکر رہتا ہے..... لامحالہ ایسے شخص کو مجنون ہی کہا جائے گا..... کہ عجیب جنونی آدمی ہے..... ہر وقت الا اللہ..... سونے کیلئے..... لیٹے تب الا اللہ..... اور جاگتا ہے..... تب الا اللہ..... گھر سے نکلتا ہے..... جب الا اللہ..... مسلم کی یہی زندگی ہے.....

(خطبات حکیم الامت ص ۲۱۲)

اللہ کے ذکر پر منہ میٹھا ہو جانے والے بزرگ کا واقعہ:

5..... حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... حضرت مولانا رفیع الدین صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند کے ہمراہ میں ایک مرتبہ شاہ توکل صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ انبالوی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا..... تو شاہ صاحب نے مولوی صاحب سے فرمایا..... کہ مولوی جی جب اللہ کا نام لیتا ہوں..... منہ میٹھا ہو جاتا ہے..... اور یہ نہ سمجھنا کہ میں تاویل سے کہتا ہوں..... واقعی سچ مچ ایسا میٹھا ہو جاتا ہے..... جیسے شکر سے میٹھا ہو جاتا ہے.....

اللہ اللہ ایں چہ شیریں ست نام
شیر و شکر می شود جانم تمام

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 20

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے گیارہ اثر انگیز واقعات

مائن (بارودی سرنگ) کا تار اور نصرت خداوندی کا واقعہ:

ایک مجاہد اپنا واقعہ سناتے ہوئے کہتا ہے کہ بندہ ناچیز کے دل میں بھی شوق جہاد پیدا ہوا..... میں اس وقت دار العلوم کراچی میں زیر تعلیم تھا..... چھٹی لیکر کچھ احباب کے ساتھ افغانستان کا رخ کیا..... میران شاہ جب پہنچے تو معلوم ہوا کہ کابل پر حملہ ہو رہا ہے..... کچھ ساتھیوں نے بڑے شوق سے حملے میں حصہ لیا..... بعد ازیں چہار آسیاب سے مغرب کی طرف قلعہ لقمان کی شمالی جانب حکومت کے کچھ مورچوں پر قبضہ کرنا تھا..... راستے میں دشمن نے مائنز بچھائے ہوئے تھے..... ہمارے ساتھی سب ناتجربہ کار تھے.....

امیر نے حکم جاری کیا..... کہ سب ایک قطار بنا کر چلیں..... اور قطار سے ادھر ادھر نہ نکلنا..... ہوسکتا ہے مائنز بچھے ہوں..... لیکن طالبان ان چیزوں کی پرواہ کیے بغیر اس طرح بھاگتے رہے..... اور ایسی خوشی سے دوڑتے کہ گویا بارات جارہی ہو..... ہمارے سب ساتھی قطار میں جانے لگے..... اچانک کیا دیکھا کہ ایک لومڑی مری ہوئی پڑی ہے..... جب تحقیق کی تو اس جگہ سب مائن تھے..... راستے میں دائیں بائیں مائن چھپائے ہوئے تھے..... اور ایک مائن جو بالکل راستے کے درمیان میں تھا..... لومڑی کے ذریعہ سے پھٹ گیا تھا..... دشمن کا خیال تھا کہ جب ایک مائن پھٹ جائے گا تو طالبان دائیں بائیں دوڑیں گے..... پھر اور بھی پھٹ جائیں گے..... لیکن جب خدا بچانا چاہے تو کون ہے مسعود..... کون ہے ربانی..... جو مارے..... مارنے والا تو رب ہے..... نہ کہ مسعود اور ربانی.....

مغرب کے بعد حملہ کے لئے روانہ ہوئے..... رات دس بجے دشمن کے مورچوں کے قریب پہاڑ کے نیچے تہہ میں بیٹھ گئے..... کہ جب حکم ملے تو حملہ کریں..... حکم ملتے ہی

Marfat.com

عقاب کی طرح حملہ کرنے لگے..... نعرہ تکبیر بلند ہوا..... سب ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں تھے..... آگے بڑھتے بڑھتے دشمن کے تین مورچوں پر قبضہ کرلیا..... ہمارے تین چار ساتھی زخمی ہوئے..... دشمن کا ایک فوجی زندہ پکڑا گیا..... زخمیوں کولانے کے لئے امیر نے بندہ کو حکم دیا..... نیچے اترنے لگے تو ایک افغانی ساتھی نے مجھے فی الفور روکا..... پھراسی ساتھی نے زمین سے تین بالشت اوپر ہاتھ اپنے سامنے پھیلا دیئے.....

اور مجھے کہا: کہ اس کے اوپر گزر جاؤ..... میں افغانی ساتھی کے ہاتھوں کے اوپر سے گزر گیا.....

میں نے وجہ پوچھی..... تو اس نے جواب دیا..... کہ مائن کا تار ہے..... جب یہ تار پاؤں سے لگ جائے تو پھٹ جاتا ہے..... اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے..... پھر بھی اس افغانی ساتھی نے مائن کے تار کو دیکھ لیا.....

اس کو کہتے ہیں نصرت خداوندی..... میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا..... اور طالبان کے حق پر ہونے پر دل مزید مطمئن ہوا.....

طالبان حق تعالیٰ کے وہ سپاہی ہیں..... کہ رات کے اندھیروں کی پرواہ کئے بغیر..... راستے کی رکاوٹوں کی پرواہ کئے بغیر..... بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے ہوئے قدم آگے بڑھاتے ہیں..... تو اس آیت مبارکہ کا مصداق بنتے ہیں.....

''والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا''..... (پ ۲۸، عنکبوت، آیت ۶۹)

تو ربِ ذوالجلال نے کابل کی فتح نصیب فرمائی..... جو بہت سارے لوگ اس سے قاصر رہے..... ماربل کے اعلیٰ قسم کے پہاڑ دریافت ہوئے..... اور گیس کے ذخیرے دریافت ہوئے..... تو اس آیت مبارکہ کا مصداق بن گئے.....

''ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ'' وہ دن دور نہیں ہے..... کہ انشاء اللہ افغانستان کے پہاڑوں سے موتی اور جواہرات نکلیں گے ..... آج بھی اللہ وہی ہے جو بدر میں تھا..... اور احد میں تھا..... آسمان وہی ہے..... زمین وہی ہے..... جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھی..... اگر آج بھی اس خدائے وحدہ

Marfat.com

لاشریک کے احکام پر چلیں..... تو نصرت خداوندی قدم چومے گی..... اور اسکی زندہ مثال طالبان افغانستان ہیں.....

شدید پریشانی کی حالت میں آیت الکرسی پڑھنے کے بعد غیبی مدد:

2 ......میں ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں..... لیکن جب میں میٹرک میں تھا..... تو والد صاحب ایک خانہ جنگی میں شدید زخمی ہو گئے..... ہسپتال میں کافی عرصہ رہنے کے بعد جب واپس آئے..... تو پھر مقدمے میں اس طرح الجھ گئے..... کہ میرے میٹرک پاس کرنے تک وہ گھر کا تقریباً قیمتی اثاثہ بیچ چکے تھے..... میٹرک میں نے بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا..... اور خواہش تھی کہ تعلیم کو جاری رکھوں..... لیکن والد صاحب کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی تھی..... ان کے پاس کالج میں داخلے کی رقم تک نہ تھی..... آخر کافی ردّوکد کے بعد انہوں نے مجھے ایبٹ آباد ایک دیرینہ دوست کے پاس بھیج دیا..... کہ وہ مجھے کالج میں داخل کرا دیں گے..... بعد میں میرے اخراجات کا بندوبست کر لیا جائے گا.....

ایبٹ آباد جن کے پاس والد صاحب نے مجھے بھیجا تھا..... انہوں نے ایسی طوطا چشمی سے کام لیا..... کہ میں انتہائی دل شکستہ ہو کر بہاول پور والد صاحب کے ایک اور دوست کے پاس چلا گیا..... کہ شاید وہ میری مدد کر سکیں..... انہوں نے یوں تو میرے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا..... لیکن بجائے کالج میں داخل کرانے کے مجھے ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ میں داخلے کا مشورہ دیا..... میں سخت دل شکستہ اور مجبور ہو چکا تھا..... اسی لیے چاروناچار راضی ہو گیا..... یہ ۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے..... ہاسٹل میں جگہ مل گئی..... ابتدائی اخراجات بھی بہت کم آئے..... اور آئندہ زیادہ اخراجات کی توقع نہ تھی..... لیکن دل جس میں آرزوؤں کا طوفان بھرا ہوا تھا..... ٹوٹ گیا.....

ابتدائی تربیت کچھ اس طرح ہوئی تھی..... کہ میں مذہبی تعلیم سے تقریباً بے گانہ ہی رہ گیا تھا..... لیکن چند ایک قرآن کی آیات زبانی یاد کرادی گئی تھیں..... جو دیہات میں والدین اپنے بچوں کو یاد کرانا ضروری سمجھتے ہیں.....

Marfat.com

مجھے نماز اور بعد از نماز دعاؤں کے ساتھ والدہ نے آیت الکرسی یاد کرا دی تھی..... اور عموماً فرمایا کرتی تھیں..... کہ بیٹا جب سونے لگو تو آیت الکرسی ضرور پڑھ لیا کرو..... اس پر میرا ابھی مستقل عمل نہ رہا..... لیکن آیت الکرسی یاد رہ گئی.....

جب انسان پر مصیبتیں پڑتی ہیں..... تو اسے خدا بہت یاد آتا ہے..... اور وہ کچھ مذہبی بھی بن جاتا ہے..... مجھے بھی ان ہچکولوں نے اس طرح جھنجھوڑا..... کہ نماز کی پابندی کرنے لگا..... اور عشاء کی نماز کے بعد آیت الکرسی ضرور پڑھ لیتا.....

وقت جوں توں کر کے گزرتا رہا..... لیکن ایک موقعہ ایسا آیا..... کہ میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی بے چین ہو گیا..... رمضان قریب الاختتام تھا..... کہ میں نے گھر خط لکھا..... کہ میرے پاس پھوٹی کوڑی تک نہیں ہے..... اور عید قریب ہے..... مجھے کچھ نہ کچھ روپے ضرور روانہ کیے جائیں..... رقم نہ آنی تھی..... نہ آئی..... اور عید الفطر میں صرف ایک ہی دن رہ گیا..... ظہر کا وقت تھا..... میں انتہائی مایوسی اور بے چینی کے عالم میں الصادق مسجد میں داخل ہوا..... نچلے حصے میں اکا دکا آدمی نماز پڑھ رہے تھے..... میں بھی وہیں ایک کونے میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگ گیا..... لیکن مجھ پر کچھ ایسی بے چینی او راضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی..... کہ آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی..... بمشکل سنتیں پڑھیں..... اور پھر وہیں بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھنی شروع کر دی..... اور ساتھ ہی سر دونوں زانوؤں میں لے کر چپکے چپکے رونا شروع کر دیا.....

تھوڑی دیر کے بعد ہی ہچکی بندھ گئی..... اور میں بے حال ہونا شروع ہو گیا..... اتنے میں کیا محسوس کرتا ہوں..... کہ کوئی آدمی میرے کندھوں کو جھنجھوڑ رہا ہے..... آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اوپر دیکھا..... تو ایک سفید ریش آدمی سر پر پگڑی رکھے ہوئے کھڑے ہیں..... میرے اوپر دیکھتے ہی وہ وہیں بیٹھ گئے.....

اور مجھ سے پوچھنے لگے..... کہ تم کیوں پریشان ہو..... اور اس طرح کیوں رو رہے ہو..... میں نے انہیں مختصراً بتایا..... کہ میں طالب علم ہوں..... گھر سے منی آرڈر نہیں آیا ہے..... عید سر پر ہے..... سوچتا ہوں کہ عید کیسے گزرے گی..... اور پھر اپنی دیگر

Marfat.com

ضروریات کے ہاتھوں بھی سخت تنگ ہوں..... گھر سے دور ہوں..... یہاں بھی کسی سے ایک کوڑی قرضہ کی امید نہیں..... اس لیے اس خیال سے پریشان ہو گیا ہوں..... کہ یہ میری پہلی عید گھر سے باہر..... کتنی مایوسی اور دکھوں میں گزرے گی.....

انہوں نے کہا: کہ میں نماز پڑھ لوں..... تو میرے ساتھ چلیں..... نماز پڑھ چکنے کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ نزدیک ہی ایک خلیل میڈیکل اسٹور میں لے گئے..... اور بغیر کچھ کہے..... دس روپے میرے ہاتھ میں تھما دیئے واضح رہے کہ دس روپے اس زمانے میں بڑی چیز تھی.....

میں نے انہیں کہا: کہ میرا نام و پتہ نوٹ کر لیں..... میں آپ کا یہ قرضہ جلد ہی واپس کر دوں گا..... لیکن بغیر نام و پتہ نوٹ کیے انہوں نے مجھے رخصت کر دیا..... اس سے قبل بھی چند آیت الکرسی پڑھنے سے میری مصیبتیں فوراً معجزانہ طور پر حل ہو گئی تھیں..... لیکن اس واقعہ نے میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کر دیا..... اور میں دینی تعلیم کی طرف پوری طرح سے متوجہ ہو گیا.....

تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن پڑھ لیا..... اور ایک اسلام پسند طلبہ کی تنظیم سے بھی منسلک ہو گیا..... اس کے بعد میری زندگی انتہائی پر جوش اور ولولہ انگیز ہو گئی..... جدوجہد کو اپنا مسلک بنا لیا..... خدا پر بھروسہ کر لیا.....

خلیل صاحب کو ایک ہی ہفتہ کے اندر رقم لوٹا دی..... لیکن اپنے اوپر رات کی نیند حرام کر لی..... اور ٹیوشن پڑھا کر تعلیمی اخراجات کو پورا کرنا شروع کر دیا..... آیت الکرسی کو اپنا ورد جان بنا لیا..... والدین سے جو امداد لیتا تھا..... وہ بھی ترک کر دی..... بلکہ ان کی امداد کرنی شروع کر دی..... اسی جذبے اور ہمت کے تحت آج میں پشاور یونیورسٹی میں ایم، اے فائنل میں پڑھتا ہوں..... اور اپنی امنگوں اور خواہشوں کی تکمیل پوری ہوتے دیکھ رہا ہوں..... اس پورے تعلیمی عرصے میں میں نے بہت ہی کم گھر سے امداد لی ہے..... اس لیے معاشی بدحالی ہمیشہ رہی..... لیکن جب کبھی اضطراب ہو گیا..... اور مدد کا بس کوئی نہ کوئی سبب بن گیا..... اتنے لمبے تعلیمی عرصہ میں اپنی مدد آپ کے تحت وقت گزارا..... لیکن مجھے یقین ہے..... کہ یہ وقت محض اس آیت الکرسی کی برکت سے کٹا..... (خادم حسین ایم اے سکھر تحصیل تلہ گنگ)

Marfat.com

غیبی فرشتوں نے جرمن فوج کو الٹے قدموں بھاگنے پر مجبور کر دیا:

3 ...... ایسے واقعات کئی دفعہ دیکھنے میں آئے..... اور حق تعالیٰ نے جس فریق کو غالب کرنا چاہا..... اس کی غیبی امداد کی..... جن کی تفصیل تقسیم ہند سے قبل انگریزی کے مشہور اخبار "اسٹیٹس" میں مورخہ ۳۰، اگست ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی..... جو برٹش آرمی ہیڈ کوارٹرز کے کپتان سیسل ہے وڈ نے مونز کے فرشتے ۱۹۱۴ء میں اور سفید رسالہ ۱۹۱۸ء میں کے عنوان سے قلمبند کیے ہیں..... اور پہلی جنگ عظیم میں پیش آئے ہیں.....

کیپٹن سیسل لکھتے ہیں..... کہ جنگ مونز ۱۹۱۴ء میں ایک روز اچانک دونوں محاذوں سے گولیاں چلنی بند ہو گئیں..... اور یکا یک دونوں محاذوں پر کامل سکون چھا گیا..... ہر شخص متحیر اور مبہوت تھا..... کہ کیا ہو گیا..... اور جس آڑ کے پیچھے برطانوی سپاہ لڑ رہی تھی..... اس سے باہر گردنیں نکال نکال کر دیکھنے لگا..... کہ کیا بات ہے..... ان سب نے دیکھا کہ چار پانچ انسان نما لیکن انسان سے کہیں زیادہ قد آور ہستیاں زمین سے چند فٹ اوپر ہوا میں کہیں معلق ہیں؟.....

ان کے سفید لباس آفتاب کی روشنی میں خوب چمک رہے تھے..... ان کی پشت برطانوی افواج کی طرف تھی..... اور چہرہ مخالف فریق کی طرف..... ان کے سیدھے ہاتھ اٹھے اور تنے ہوئے تھے..... گویا اشارہ کر رہے تھے..... کہ خبردار!

اس سے قدم آگے نہ بڑھے..... اور اس کے فوراً بعد جرمن فوج جو برابر یلغار کرتی ہوئی بڑھتی چلی آ رہی تھی..... منتشر ہو گئی..... اور بغیر کسی ظاہری یا مادی سبب کے نہایت بے ترتیبی کے ساتھ بھاگ کھڑی ہوئی.....

کیپٹن "سیسل" دوسرے واقعہ کی تفصیل یوں لکھتے ہیں..... کہ جنگ بیتھون ۱۹۱۸ء میں یک بیک جرمن توپوں کی گولہ باری رک گئی..... اسیر برطانوی فوج کو بڑی حیرانی ہوئی..... چند منٹوں کے بعد معلوم ہوا کہ جرمن فوجیں خود بخود پیچھے کی طرف بھاگ رہی ہیں..... یہ صورتحال دیکھ کر انگریز سپاہی مورچوں سے نکل کر ان کے تعاقب میں دوڑے.....

Marfat.com

اور انہوں نے بہت سے جرمنوں کو گرفتار کرلیا.....

جب ایک جرمن افسر سے اس ناگہانی پسپائی کا حال دریافت کیا گیا..... تو اس نے بتلایا کہ:

''ہم لوگ پیش قدمی کرتے چلے آرہے تھے..... کہ ناگہاں لیفٹیننٹ فیرئنز نے میرا شانہ ہلا کر کہا''......

وہ دیکھو سفید پوش سواروں کا ایک انبوہ سفید گھوڑوں پر سوار ہتیون پر یلغار کرتا چلا آرہا ہے..... ہم لوگ رک گئے..... اور اس سفید وردی والے رسالہ کو دیکھنے لگے..... جو دھوئیں کے بادلوں کے عقب سے نمودار ہو رہا تھا..... ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا..... کہ ان پر گولے گر رہے ہیں..... لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے..... نہ ان کا کوئی سوار زخمی ہوتا ہے..... اور نہ کوئی گھوڑا نیچے گرتا ہے..... وہ برابر اپنے گھوڑے اڑاتے چلے آرہے تھے..... ان کے آگے آگے ان کا حسین سردار تھا..... اور وہ اپنے ہاتھ..... اپنے قد آور گھوڑے کی باگ پر رکھے ہوئے تھا.....''

اس دہشت زدہ افسر نے یہ بھی بتلایا..... کہ اب لڑائی زیادہ عرصہ تک جاری نہیں رہ سکتی..... جرمن فوج کی ہمت ٹوٹ چکی ہے..... اور واقعتاً اسی تاریخ سے جرمن پسپائی کا آغاز ہو گیا..... اسی فوج کی ایک نرس نے اپنا ذاتی مشاہدہ بتلایا..... کہ شام کے وقت میں نے دیکھا..... کہ آفتاب کی شعاؤں سے بھی سفید سواروں کی سفید وردیاں اور سفید گھوڑے جگمگا رہے تھے..... اور جدھر جرمن سپاہ بھاگی تھی..... ادھر سے یہ رسالہ واپس آرہا ہے..... نرس مذکورہ یہ کا بیان ہے..... کہ اس نے جتنے جرمن زخمیوں کی تیمارداری کی..... سب نے اس واقعہ کی تصدیق کی''......(ماخوذ از رسالہ ایمان پٹنی لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء)

رات کے اندھیرے میں مجاہدین کے لیے ٹارچ کس نے روشن کی؟

4......ایک کشمیری مجاہد نے میرے بہت اصرار پر یہ واقعہ سنایا..... جو بڑا حیرت انگیز ہے کہ..... ایک رات کو جب ہم دشمن کے علاقے میں گھس کر چھ کلومیٹر اندر اپنے ابتدائی مورچہ برساتی نالہ کی طرف روانہ ہوئے..... تو اس وقت یہ واقعہ پیش آیا..... مجھے کمانڈر

Marfat.com

صاحب نے دس ساتھیوں کو لے کر ایک طرف سے مقررہ جگہ پر پہنچنے کا حکم دیا تھا..... میں ساتھیوں کو لے کر روانہ ہوا..... انتہائی تاریک رات تھی..... کوئی اور راستہ نہیں تھا..... ہم اونچے نیچے ٹیلوں..... پتھروں..... اور جھاڑیوں پر چلتے ہوئے جن پر برف بھی پڑی ہوئی تھی..... آگے بڑھنے لگے..... چلتے چلتے مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں ساتھیوں کو لے کر غلط سمت بڑھ رہا ہوں..... آگے آگے میں تھا..... اور میرے پیچھے دس مجاہدین قطار میں ساتھ ساتھ چل رہے تھے.....

میں سخت پریشانی کی حالت میں مبتلا ہو گیا..... اندھیرا اتنا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا..... مجھے یہ خطرہ ہوا کہ کہیں غلط سمت میں چلتے ہوئے دشمن کی کسی پوسٹ یا مائنز فیلڈ (بارودی سرنگوں کے علاقے) میں نہ پھنس جائیں..... پریشانی کے عالم میں میرے لبوں سے بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہوئے.....

"اے میرے اللہ تو ہمیں راستہ دکھا.....ہم تیرے دین کے راستے میں نکلے ہیں....."

اچانک مجھے سامنے راستہ بالکل صاف نظر آنے لگا..... مجھے یوں لگا کہ جیسے میرے پیچھے والے ساتھی نے ٹارچ جلائی ہے..... میں فوراً مڑا..... اور پیچھے والے ساتھی کو ڈانٹ کر کہا:

"اللہ کے بندے تمہیں معلوم نہیں..... ہم دشمن کے علاقے میں ہیں..... تم نے ٹارچ کیوں جلائی ہے؟....."

اس نے کہا:

"بھائی! میں نے ٹارچ نہیں جلائی..... میرے پاس تو ٹارچ ہے ہی نہیں....."

میں چند قدم آگے بڑھا..... سخت اندھیرے میں پھر روشنی ہوئی..... اور میرے آگے صاف راستہ چمکنے لگا..... میں نے پیچھے مڑ کر پھر ڈانٹا..... لیکن اس مجاہد نے قسم کھا کر کہا:

"میں نے ٹارچ ہرگز نہیں جلائی....."

اب تو میں بڑا حیران ہوا..... کہ یہ کیا ماجرا ہے..... پھر برساتی نالے تک مجھے ٹارچ کی روشنی مسلسل نظر آتی رہی..... میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے..... میں نے دل

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر ادا کیا..... جس نے غیب سے تاریک رات میں ہماری مدد کی..... اور میں ساتھیوں کو لے کر خیریت سے مقررہ جگہ پہنچ گیا.....

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں..... ہم ضرور ان کی صحیح رہنمائی کرتے ہیں.....''

(سورۃ العنکبوت: آیت 69)

مجاہد کے کپڑوں سے گولیاں گزرتی ہیں لیکن اسے خراش تک نہیں آئی:

5 ......ابو عکاشہ (عبداللہ سیاف شہید) جب پہلی دفعہ غازی بن کر آئے..... تو انہوں نے ہمیں اپنا واقعہ بیان کیا..... کہ پہلگام (مقبوضہ کشمیر) کے علاقہ میں ہم ہندو آرمی کا شکار کرنے گھات میں بیٹھے تھے..... لیکن آرمی کو مخبری ہو گئی..... اور اس نے ہمارا محاصرہ کر لیا..... ہم ایک باغ سے ہوتے ہوئے ایک ٹیکری پر آ گئے.....

ایک فوجی ہمیں دیکھ رہا تھا..... ہمیں کیا معلوم تھا..... کہ اللہ دشمن سے ہی ہماری مدد کروائے گا..... جب اس فوجی سے ہماری نظریں چار ہوئیں..... تو اس نے ہمیں کہا بھاگ جاؤ..... نکل جاؤ..... اور اشارہ کرتے ہوئے بتایا: کہ اس راستے سے یعنی ادھر سے نکلو یہ محفوظ راستہ ہے..... لہٰذا ہم سائیڈ سے ہوتے ہوئے ایک طرف نکل گئے..... ہم نے دیکھا کہ ہمارے تین اطراف ملٹری ہے..... اور ہم ایک میدان میں ہیں..... ہمارے ساتھی ذرا نہ گھبرائے اور ایک ایک کر کے نکل گئے.....

اب میں اکیلا تھا..... آرمی نے مجھ پر فائر کرنا شروع کر دیا..... میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

(اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ رَمْیَ الْکَافِرِیْنَ) پھر کیا تھا..... دشمن کی گولیاں میرے دائیں بائیں آگے پیچھے کپڑوں میں..... اور بعض گولیاں تو میری ٹانگوں کے درمیان سے گزر رہی تھیں..... تقریباً سات گولیاں تھیں..... جنہوں نے میرے کپڑوں کو جگہ جگہ سوراخ کر دیئے تھے..... لیکن اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت فرمائی..... اور میں بھی دشمن کے نرغے سے

Marfat.com

نکل کر اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گیا.....

پھر ابوعکاشہ بھائی غازی بن کر واپس تشریف لائے..... لیکن یہاں ان کا دل بالکل نہ لگا..... ہر وقت واپس جانے کی تڑپ میں لگے رہے..... دوبارہ جب نمبر لگا..... تو والدہ سے کہنے لگے: کہ اب تو جنت میں ہی ملاقات ہوگی..... اور دودھنیال سے لانچ ہوتے وقت انڈین آرمی سے مقابلہ ہوا..... اور پھر مردانہ وار لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے.....

(از: ابونعمان سیف اللہ)

بھارتی فوجیوں کے گھیرے سے دو مجاہدین کے بحفاظت نکلنے کا واقعہ:

6 ......اجازت دیتا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں..... کہ لڑو ان لوگوں سے..... جو تم پر ظلم کرتے ہیں..... جو اسباب..... قوت..... اور تعداد تمہارے پاس ہے..... اسے لے کر نکل جاؤ..... اللہ کے راستے میں یہ نہ دیکھو..... کہ تم تعداد میں کم ہو..... دشمن زیادہ ہے..... تمہارے پاس کلاشنکوف ہے..... دشمن کے پاس ٹینک ہے..... تمہارے پاس میزائل ہے..... اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکلنے کا حکم دیا ہے..... دشمن کی تعداد اور طاقت سے ہرگز مرعوب نہ ہوں..... کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے..... کہ بے شک وہ کافی ہے تمہاری مدد کو.....

تاریخ اسلام میں بے شمار ایسے واقعات ہیں..... اور خود قرآن حکیم اس بات کی گواہی دیتا ہے..... کہ بہت سے مواقع پر مسلمانوں کی قلیل تعداد کفار کی ایک بڑی فوج پر اللہ کی مدد و نصرت سے غالب آئی..... کشمیر کی تاریخ گواہ ہے..... کہ دو مجاہدوں نے کیمپ میں گھس کر اللہ کی مدد سے سینکڑوں فوجیوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا.....

کشمیر کی تاریخ کا انوکھا..... اور اللہ کی مدد و نصرت کا حیران کن واقعہ گزشتہ ماہ شمسپیاں کے علاقے میں پیش آیا..... جس نے بھارتی افواج کو حیران کن کر دیا..... اور علاقے کے مسلمانوں کے دلوں میں جہاد کی عظمت اور مجاہدین کے وقار میں اضافہ اور اللہ کی مدد و نصرت پر یقین کو پختہ کر دیا..... اہل دنیا بھی پکار اٹھی..... کہ واقعی.....

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے..... جو اس کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی

Marfat.com

مانند کافروں کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں....."

گزشتہ ماہ شیپیاں کے علاقے میں دو مجاہد نماز پڑھنے کے لئے جامعہ مسجد گروارہ میں داخل ہوئے..... مخبر کی اطلاع پر سینکڑوں بھارتی فوجیوں نے علاقے کو محاصرے میں لے کر مجاہدین کو ہتھیار پھینکنے کا حکم دیا..... مگر اللہ کے شیروں نے اپنی روایات کے مطابق کہ.....

چراغ حریت کی لو کبھی کم ہو نہیں سکتی
یہ گردن کٹ تو سکتی ہے مگر خم ہو نہیں سکتی

ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا..... جس پر بھارتی فوجیوں نے مسجد پر گولیوں کی بارش شروع کر دی..... مجاہد بھی اکا دکا فائر کرتے ہوئے..... اس کا جواب دیتے رہے..... عینی شاہدوں کے مطابق کئی گھنٹے کی فائر کے بعد کئی نوجوانوں کو مار پیٹ کر فوجیوں نے زبردستی مسجد کے اندر داخل کیا..... تاکہ یہ دیکھیں کہ مجاہدین کتنے ہیں..... اور زندہ ہیں یا نہیں.....

جیسے ہی نوجوان داخل ہوئے..... ان کے ساتھ ہی انہوں نے گرنیڈ مسجد میں پھینک دیئے..... مگر وہ حیرت انگیز طور پر زندہ واپس آئے..... اور بتایا کہ دو مجاہد ہیں..... اور زندہ ہیں..... اس کے بعد انہوں نے مزید فوج منگوائی..... اور گولہ باری شروع کر دی..... چار دن تک لگاتار وہ فائرنگ اور گولہ باری کرتے رہے..... اور مجبوراً لوگوں کو دیکھنے کیلئے کہ مجاہد زندہ ہیں یا نہیں..... اندر بھیجتے رہے..... تیسرے دن پیغام دیا..... کہ مجاہدوں کو کہیں ہزاروں کی تعداد میں فوجی ان کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں..... لہٰذا اپنے آپ کو فوج کے حوالے کر دیں..... اس پر مجاہدین نے جواب دیا..... کہ ہم آخری دم تک لڑیں گے..... بھارتی فوج کے اندر ہمت ہے تو مقابلہ کرے.....

چار دن تک علاقہ فائرنگ سے گونجتا رہا..... اور درجنوں لوگوں کو بھارتی فوجیوں نے بھوکا پیاسا اپنے پاس بٹھائے رکھا.....

بھارتی فوجیوں نے بکتر بند گاڑیاں بھی استعمال کیں..... مگر دو ڈرائیور مجاہدین کے ہاتھوں واصل جہنم ہونے کے بعد وہ دور ہٹ گئے..... پوری مسجد گولیوں سے چھلنی ہو گئی..... مگر چوتھے دن جب بھارتی فوجیوں نے نوجوانوں کو مسجد کے اندر بھیجا..... تو ان

Marfat.com

کی زبانی یہ سن کر وہ حیران رہ گئے..... کہ وہاں سے مجاہدین جا چکے ہیں..... اس معرکہ میں کئی بھارتی فوجی ہلاک..... اور متعدد زخمی ہوئے..... جبکہ مجاہد بحفاظت نکل گئے..... اور بھارتی فوجی اپنی ناکامی پر سر پیٹ کر رہ گئے..... علاقے کے عوام نے مجاہدین کے نکلنے پر شکرانے کے نفل ادا کیے..... اس واقعہ سے مجاہدین کا احترام ان کے دلوں میں اور بڑھ گیا.....

علامہ اقبال نے کہا تھا.....

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

واقعی یہ اللہ کی مدد و نصرت تھی.....

مجاہدین کے ساتھ اللہ کی مدد دیکھ کر روسی جنرل کا قبول اسلام:

7 دو تین برس قبل وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن تھا..... جہاں کہیں بھی اسے کوئی مسلمان یا مسلمانوں کا ٹھکانہ نظر آتا..... اس کی سرتوڑ کوشش یہ ہوتی کہ اپنی فوجی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے انہیں نیست و نابود کر کے اپنے غیض و غضب کی پیاس بجھائے..... جب بھی انہیں آزادی کے جیالوں..... اور اللہ کے سپاہیوں کے کارناموں کی اطلاع ملتی..... تو وہ بے اختیار طیش میں آ کر اور بڑبڑاتے ہوئے اپنے ہی سپاہیوں پر ٹوٹ پڑتا..... اور انہیں اس لئے زدوکوب کیا کرتا..... کہ ان کے مقابلے میں نہتے اور ماڈرن جنگی صلاحیتوں سے عاری افغان گوریلے کیونکر کامیاب کارروائیوں کا افتخار حاصل کر رہے ہیں..... اس کا عقیدہ تھا..... کہ سرخ افواج جہاں بھی قدم جمائے تو وہاں جاندار تو کیا..... بے روح اشیا بھی ان کی اجازت کے بغیر ہل جل نہیں سکتیں.....

لیکن انہیں کیا معلوم..... کہ جس عقیدے کے تحت اور جس جذبے کے ساتھ افغان جیالے لڑتے رہے ہیں..... آخر کار وہی راسخ العقیدہ اس پر غالب آ کر اور مجاہدین کے معصوم جذبات سے متاثر ہو کر وہ ان کا ہمنوا بنے گا.....

پچھلے دنوں سعودی عرب کے دارالحکومت ''جدہ'' سے شائع ہونے والے ہفت روزہ

Marfat.com

''المسلمون'' نے یہ خبر شائع کی..... کہ سابق روسی جنرل ''اندرو ویچ اناطولی'' وہ شخص ہے، ..... جس نے افغانستان پر روسی افواج کی براہ راست مداخلت کے بعد افغان مسلمان عوام کو اپنے ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا تھا..... انہیں افغانستان کے کئی محاذوں پر جذبۂ دین ووطن سے سرشار افغان مجاہدین کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے.....

سابق روسی جنرل ''اناطولی'' جلال آباد کے محاذ پر مجاہدین کے خلاف روسی درندہ صفت افواج کے کمانڈر کی حیثیت سے بھی ذمہ داریاں انجام دے چکا ہے..... وہ جب تک افغانستا ن میں افغان جیالوں کے خلاف روسی افواج کی رہنمائی کرتا رہا..... اور خود بھی لڑائی میں شریک ہوتا رہا..... مجاہدین اور اسلام کی شدت سے مخالفت کرتا رہا..... اور کٹر کمیونسٹ تھا..... لیکن افغانستان سے روسی افواج کی واپسی کے بعد مسئلہ الٹا ہو گیا.....

''اناطولی'' ایک اور لباس میں نمودار ہوا..... اس کی کمیت اور کیفیت دونوں میں نمایاں تبدیلی رونما ہوئی..... اور اس کی زندگی میں انقلاب آیا..... انہوں نے اپنی سابقہ ملازمت عقیدہ اور حتی کہ نام تک تبدیل کر کے نئی ملازمت..... عقیدہ اور نام اختیار کر لیا ہے.....

سابق فوجی ''اناطولی اندرو ویچ'' اب ''علی'' کے نام سے مسمّٰی ہے..... کمیونسٹ نظریہ کو ترک کر کے دینِ مقدس اسلام کو قبول کر لیا ہے..... اور روسی فوج میں جنرل کا عہدہ چھوڑ کر مسلمانوں کو اللہ اور نماز کی طرف بلانے کی ذمہ داریاں نبھا رہا ہے..... یعنی انہوں نے مسجد کے ''موذن'' کا عہدہ سنبھالا ہے.....

''جدّہ'' سے شائع ہونے والے ہفت نامہ ''المسلمون'' کو انٹرویو دیتے ہوئے سابق روسی جنرل ''اناطولی'' جس کا اب اسلامی نام ''علی'' ہے نے کہا ہے کہ:

''افغانستان میں جب میں نہتے افغان مسلمان عوام اور مجاہدین کے خلاف ظالمانہ کارروائیوں میں مصروف تھا..... تو اس وقت ہی افغان جیالوں کی طرف سے مجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی..... مگر اس وقت میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا..... کیونکہ کمیونسٹ لادینی نظریات سے میری گہری وابستگی تھی..... اور افغانستان میں روسی افواج کی بالادستی..... کمیونسٹ نظام مسلط کرانے اور افغان مجاہدین کو کچلنا میرا واحد مقصد تھا..... مجھے

Marfat.com

مجاہدین کو کچلنے اور افغان عوام پر روسی کمیونسٹ نظام مسلط کرانے سے گہری دلچسپی تھی.....

اسی بناء پر افغانستان میں رہ کر مجھے افغان مجاہدین کی طرف سے دعوت اسلام کی پیش کش پر میرے سوچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا..... یہ سوچ مجھے اس وقت لاحق ہوئی..... جب افغانستان سے روسی افواج واپس آمو دریا پار کرنے پر مجبور ہوئیں..... چنانچہ یہاں آکر غیور اور جیالے افغان مجاہدوں کے یادگار کارنامے ایک ایک کر کے میری نظروں کے سامنے سے گزرنے لگے..... ان کی بہادری..... ان کی شہادت..... اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر ان کا راسخ عقیدہ میرے لئے روشن مستقبل کا روشن مینار بن کر میری کیفیت تبدیل کرنے کا سبب بناء..... حقیقتاً مجاہدین حق کے متوالے اور آزادی کے پروانے ہیں.....

اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ان کے شامل حال ہے..... اور رہے گا.....

روسی جنرل افغانستان سے جا کر روس ہی میں مجاہدین کی غیبی مدد..... اور دنیا کی ایک سپر مادی طاقت کے خلاف بڑی بہادری..... اور اطمینان سے نبرد آزما ہوتے دیکھ کر اسلام کی حقانیت پر سوچنے لگا..... اور آخر کار اس نے اس حقیقت کا اعتراف بھی کر لیا..... چنانچہ طویل سوچ و بچار کے بعد روسی فوج میں سابق جنرل ''اناطولی اندرووچ'' نے روس میں اسلامی ریاست جمہوریہ قازقستان کے ایک عالم دین حضرت مولانا محمد حسین کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا..... اور دین حق قبول کر کے مشرف بہ اسلام ہوا..... ان کا اسلامی نام ''علی'' رکھا گیا ہے.....

اب وہ روسی جنرل نہیں..... جس کی مسلمان اور افغان مجاہدین سے مخاصمت اور عداوت تھی..... اب وہ اناطولی نہیں..... جس کی اسلام سے نفرت تھی..... اب وہ روسی جنرل اناطولی نہیں..... جس کو مجاہدین کی طرف سے انہیں اسلام قبول کرنے کا پیغام بھیجا گیا تھا..... نہ صرف یہ کہ اب وہ اسلام کی دعوت دینے لگے ہیں..... اور مسجد میں پانچ وقت نماز کے لئے اذان دے کر مسلمانوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں.....

''علی'' اب مسلمان..... مسلمانوں کا ہمدرد..... دلسوز..... اور افغان مجاہدین کا بھی خیر خواہ ہے..... علی شب و روز میں پانچ وقت حضور باری تعالیٰ میں سجدہ ریز ہو کر تمام عالم اسلام کی

Marfat.com

سربلندی..... اور مسلمانانِ عالم کے اتفاق واتحاد کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں.....

ویسے تو بے شمار لوگ افغان مجاہدین یا دیگر مسلمانوں کی دعوت پر غور وفکر کر کے اسلام کی حقانیت پر قائل ہو کر مسلمان ہو چکے ہوں گے..... لیکن ایک کٹر کمیونسٹ..... دہری نظریات کا حامل اور روسی سرخ افواج کا افسر اور وہ بھی جنرل کے عہدے پر فائز ایک ملحد اور دہریہ شخص کا اسلام قبول کرنا موجودہ صدی میں ایک تاریخی اور انوکھا واقعہ ہے..... اس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا..... کہ اللہ کے سچے بندے غالب اور کامیاب ہیں..... (اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ)...... (پ ۲۸، مجادلہ، آیت نمبر ۲۲)

اللہ کے سچے بندے..... اللہ کے سپاہی..... اور دین اسلام کے سچے شیدائی آخر کار غالب ہونے..... اور کامیابی سے ہمکنار ہونے والے ہیں.....

افغانستان کے مسلمان اور غیور عوام کی تیرہ سالہ جہادی کارروائیوں نے اقوامِ عالم پر اللہ کی مدد ونصرت کے بے شمار راز یں..... اور دین اسلام کی حقانیت کو واضح کر دیا ہے..... جیسا کہ "علی" پر اسلام کی حقیقت کا راز کھل گیا..... اور وہ مسلمان ہو گیا..... اسی طرح وہ دن دور نہیں..... کہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مجاہد بندوں کی جہادی کاروائیوں..... اور ناقابل فراموش کارناموں سے اسلام سے دور..... اور نفرت کرنے والی اقوام بھی متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوں گی.....

گولیوں کی بوچھاڑ سہنے والے کشمیری مجاہدین کا ایمان افروز واقعہ:

8...... ہماری طرف سے انڈین آرمی کیساتھ کی جانے والی چھیڑ خانیوں..... جھڑپوں..... اور دن دہاڑے کھلے عام نقل وحرکت کی وجہ سے علاقے کے حالات میں کافی تناؤ پیدا ہو گیا..... انڈین آرمی ہماری ان حرکتوں کی وجہ سے شدید دباؤ..... اور پریشانی میں مبتلا تھی.....

بھارتی فوج اوپر کے سخت احکامات کے باعث پورے علاقے میں کتوں کی طرح ہماری بوسونگھتی پھر رہی تھی..... اور کریک ڈاؤنوں کے ذریعے چپہ چپہ چھان مارنے کی مہم جاری

Marfat.com

تھی..... ان حالات میں ہم نے وقتی طور پر اس علاقے سے غائب رہنے..... اور آرمی کو اپنی تلاش میں مزید خجل وخوار..... اور پاگل کرنے کا فیصلہ کیا..... اور قریب کے ایک علاقے میں جاوارد ہوئے..... یہاں ہماری رہنمائی اور معاونت ایک کشمیری کمانڈر کر رہے تھے.....

رات کو سونے کیلئے وہ ہمیں بہت دور ایک گاؤں میں لے گئے..... ان کے خیال میں یہ گاؤں قدرے محفوظ تھا..... طویل سفر کرنے کے بعد رات بارہ بجے گاؤں میں پہنچے..... جب گاؤں کا نام معلوم ہوا تو میں اندر ہی اندر سے ٹھٹھک گیا..... مگر ہم تو مہمان تھے..... اور ان کی رہنمائی میں چل رہے تھے..... اور اب اتنی رات گئے کہیں اور جانا ممکن بھی نہیں تھا..... سو بادل ناخواستہ اسی گاؤں میں رہنا پڑا..... ساتھیوں کو تقسیم کر کے دو گھروں میں بھیج دیا گیا..... ہم ایک گھر میں چھ ساتھی تھے.....

میں نے ساتھیوں سے کہا: کہ سونے سے پہلے جس کو جو کچھ آتا ہے پڑھ کر سوئے..... کیونکہ کوئی پتہ نہیں کہ رات کو کیا ہو جائے.....

ساتھیوں نے پوچھا: اتنے خطرے والی کونسی بات ہے؟.....

تو میں نے بتایا: کہ ایک دفعہ دن کے وقت ہم اس گاؤں سے گذرے تھے..... تو چلتے چلتے دن دہاڑے ہماری مخبری ہوگئی..... اس لئے یہ گاؤں بہت خطرناک ہے..... کشمیری کمانڈر کو غالباً اس چیز کا علم نہیں تھا..... رات کو سخت پہرہ دیا..... رات تو خیر خیریت سے گذر گئی..... صبح ہوئی تو نماز کے فوراً بعد گھر والوں نے ہمیں ناشتہ کروادیا.....

آج ہمارا پروگرام سارا دن اسی گھر میں گذارنے کا تھا..... گھر سے باہر نہیں نکلنا تھا..... ساتھی رات کے سفر کے تھکے ہوئے تھے..... اور آج خلاف معمول نماز کے بعد سونے کی اجازت مانگنے لگے.....

میں نے کہہ دیا سو جائیں..... اور تھکاوٹ کے باعث خود مجھے بھی نیند آگئی..... آٹھ بجے کے قریب اچانک عورتوں کی چیخ وپکار اور شور بلند ہوا..... آرمی..... آرمی وہ چلا رہی تھیں..... ہم ایک دم اٹھ کھڑے ہوئے..... اور جلدی جلدی اپنا اسلحہ سنبھالا..... میں اور بھائی علی تیمور سب سے پہلے تیار ہو کر پوزیشن میں آگئے..... اور

Marfat.com

صورتحال کا جائزہ لینے باہر کی طرف نکل پڑے..... اب منظر کچھ یوں ہے کہ ہم گھر کے دروازے کے باہر تھڑے پر کھڑے ہیں..... کہ علی تیمور کے لمبے لمبے بکھرے ہوئے بال..... بڑی بڑی داڑھی اور مونچھیں..... اور ہاتھ میں کلاشنکوف لئے کھڑا ہے..... میں بھی بڑے بڑے کندھوں تک لٹکتے ہوئے بال..... بڑی بڑی مونچھیں..... سر پر افغانی ٹوپی..... اور گرنیڈ گن لگی ہوئی کلاشنکوف ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا..... اور ہم ادھر ادھر نظریں گھما کر آرمی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہے تھے..... ہمیں آرمی وغیرہ تو کہیں نظر نہیں آئی..... البتہ ہمارے دائیں طرف تقریباً ۱۵ فٹ دور ایک لڑکا نظر آیا.....

ہم نے سمجھا یہ گاؤں کا کوئی کشمیری لڑکا ہے..... اس کا صرف اوپر والا حصہ ہمیں نظر آ رہا تھا..... اس کے سامنے غالباً کسی چیز کی آڑ سی بنی ہوئی تھی ..... میں نے اس سے پوچھا آرمی کہاں ہے؟.....

تو وہ خاموش تھا..... میں نے دوبارہ ذرا زور سے پوچھا..... بتاؤ آرمی کدھر ہے؟.....

تو وہ پھر خاموش تھا..... میں نے تیسری دفعہ ذرا غصے سے پوچھا..... تم بتاتے کیوں نہیں آرمی کہاں ہے؟.....

تو وہ تھر تھر کانپنے لگا..... اور اِدھر اُدھر پھدکنے لگا..... اور اس کے ہاتھ کپکپانے لگے ..... جب وہ اچھلا پھدکا تو اس کے ہاتھ میں ہمیں رائفل نظر آئی..... یہ تو فوجی ہے..... تیمور چلایا..... اور اس کے ساتھ ہی ہم فوراً واپس گھر میں داخل ہو گئے..... ہمارے گھر میں داخل ہونیکی دیر تھی..... گھر پر گولیوں کی بوچھاڑیں اور برسٹ آنے لگے..... فوج مکان کے گرد پوزیشنیں سنبھال چکی تھی..... اور دروازے پر اس فوجی جوان کو صرف اس لئے کھڑا کیا گیا تھا..... کہ جو بھی باہر نکلیں اس کو ہٹ کرو..... یقیناً وہ ان میں سب سے زیادہ دلیر ہوگا..... جو اتنی قریب آ کر کھڑا ہو گیا.....

ہم اس کے اتنا قریب اور اس پوزیشن میں تھے..... کہ ہم اس کے لئے تر نوالہ تھے..... اور اتنا قریب تھے..... کہ اس کو نشانہ لینے کی بھی ضرورت نہ تھی.....

ہم اس کے بالکل سامنے بغیر آڑ کے ننگی جگہ پر تھے..... اور وہ آڑ میں پوزیشن لئے

Marfat.com

کھڑا تھا..... اس کی صرف انگلی کے اشارے سے گولیاں ہمارے سینے کو پار کر سکتی تھیں..... لیکن ایسے ہی موقعوں پر تو مجاہدوں کیلئے اللہ کی نصرت اترتی ہے.....

اللہ نے ہمارا ایسا رعب اور خوف اس کے دل میں ڈال دیا..... کہ وہ ہمیں دیکھ کر تھر تھر کانپنے لگا..... اور فائر ہی نہ کر سکا..... یہی اللہ تعالیٰ کی وہ مدد و نصرت ہے..... جس کے وعدے اللہ قرآن میں فرماتا ہے..... اور مجاہدین انہی وعدوں کے بھروسوں پر میدانوں میں نکلتے ہیں..... اور واقعی اللہ اپنے وعدوں کو سچ کر دکھاتے ہیں..... اور ہر قدم مجاہدین کی نصرت و اعانت..... رہنمائی اور ہمت افزائی کرتے ہیں..... اور مجاہدین جب ان نصرتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں..... تو اللہ کی ذات پر ایمان..... پختہ اور کامل ہو جاتا ہے..... اور اللہ کے لئے جان لٹانے کا جذبہ جنوں بن جاتا ہے.....

فائرنگ اتنی تیز اور شدید تھی..... کہ پل بھر میں میدان جنگ کا سماں پیدا ہو گیا..... گولیوں کی بوچھاڑ آرہی تھیں..... ہمیں ہر صورت میں مکان سے نکلنا تھا..... اور مکان سے نکلنا ہی ہماری سب سے پہلی ترجیح تھی..... کیونکہ اگر دشمن باہر مضبوط پوزیشن لے کر بیٹھ جاتا ہے..... اور اس کے سامنے مکان آسان ٹارگٹ ہوتا ہے..... اور اندر محصور مجاہدین دشمن کی پوزیشن سے بے خبر ہوتے ہیں..... اس لئے محدود اسلحہ کے باعث مجاہد چند گھنٹے لڑ کر شہید ہو جاتے ہیں..... یا اگر دشمن مجاہدین سے زیادہ خطرہ محسوس کرے تو فوراً محاصرہ شدہ مکان پر مارٹر شیلنگ کر کے مکان تباہ اور مجاہدین کو بھی ساتھ ہی شہید کر دیا جاتا ہے..... ہم اس متوقع صورتحال سے پوری طرح باخبر تھے..... اس لئے ہماری کوشش تھی کہ کسی طرح جلدی باہر نکلا جائے..... اس دوران ہمیں معلوم ہوا..... کہ دشمن تین اطراف سے مکان کا محاصرہ کر چکا ہے..... صرف ایک طرف خالی ہے..... ہماری زبانوں پر کلمے جاری تھے..... شہادت سامنے تھی..... شدید فائرنگ ہو رہی تھی..... اور نکلنے کا راستہ نہیں مل رہا تھا..... ساتھی اس دو منزلہ مکان کے اوپر اور نیچے والی منزل کے درمیان بھاگ دوڑ رہے تھے..... اور زبان پر ذکر جاری تھا..... اوپر والی کھڑکیوں سے نیچے چھلانگ لگانے کی کوشش کرتے تو خبیث فوجی کھڑکیوں

Marfat.com

اور دروازوں پر گولیاں برسانے لگتے..... شہادت بالکل قریب آ گئی تھی..... کیونکہ مکان کے اندر سے لڑا نہیں جاسکتا تھا.....

اتنے میں ایک ساتھی نیچے کچن میں پہنچ گیا..... تو یہاں ایک کھڑکی باہر کو کھلتی ہوئی نظر آئی..... قدرت کی بات اس طرف محاصرہ بھی نہیں تھا..... اس نے ساتھیوں کو آواز دی..... ادھر آ جاؤ راستہ مل گیا..... اور ساتھ ہی باہر چھلانگ لگادی..... اس کے ساتھ ہی سب نے کھڑکی سے چھلانگیں لگائیں..... اور مکان سے باہر نکل آئے.....

جب ہم باہر نکل رہے تھے..... تو فوجیوں نے ہمیں دیکھ لیا..... اور ہمارے اوپر گولیاں برسانا شروع کر دیں..... تو ہمیں شدید غصہ آیا..... ہم جلدی سے بھاگ کر ایک مکان کی آڑ میں ہو گئے..... تو میں نے ساتھیوں سے کہا..... ٹھہرو اور غصے میں میرے منہ سے نکلا..... ''ٹھہرو میں ان خبیثوں کو دیکھتا ہوں'' اور ساتھ ہی جیب سے گرنیڈ شیل نکال کر گرنیڈ گن میں ڈالا..... اور بسم اللہ پڑھی.....

اور ''وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ '' پڑھ کر گن کا رخ فضا میں بلند کیا..... اور ٹریگر کو انگلی کا اشارہ کیا..... گرنیڈ شیل مکان کے اوپر سے ہوتا ہوا گیا..... اور دوسری طرف موجود فوجیوں کے درمیان میں جا گرا..... اور زوردار دھماکے سے پھٹا..... ساتھ ہی کچھ چیخیں بلند ہوئیں..... اور بدبخت دشمن کی فائرنگ بند ہو گئی..... گویا بولتی بند ہو گئی.....

چونکہ پورے گاؤں میں آرمی کے موجود ہونے کا امکان تھا..... اس لئے ہم فوراً یہ گاؤں چھوڑنا چاہتے تھے..... اب ہم تیز تیز قدموں سے گاؤں سے باہر نکل گئے..... کھیتوں اور نالوں میں ہوتے ہوئے بہت دور نکل گئے..... تقریباً ۲۰ منٹ بعد جب ہم اچھا خاصا فاصلہ طے کر گئے..... تو دشمن کی طرف سے LMG کا ایک لمبا برسٹ چلا..... گویا باسی کڑی کو ابال آیا..... مگراب ہم ان بزدلوں کی پہنچ سے بہت دور جا چکے تھے..... بعد میں ہمیں پتہ چلا کہ ہمارے اس گرنیڈ سے تین فوجی زخمی ہو گئے تھے..... جن میں سے ایک شدید زخمی..... بعد میں بھگوان کے پاس پہنچ گیا..... اور پھر فوجیوں نے لاش اس کی چتا میں جلا کر اسے دنیا میں ہی جہنم میں جانے کی ریہرسل کرا دی..... (از امتیاز احمد انجم)

Marfat.com

۳۵ مسلمانوں سے لڑنے والے ۲۰۰۰ ہندو:

9 ......مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا: کہ ہمارے ایک دوست ہیں..... جو عالم باعمل ہیں..... اور جھوٹ بولنے والے نہیں ہیں.....

وہ کہتے ہیں..... کہ بھارت کے ایک گاؤں میں عورتوں..... بچوں..... اور بوڑھوں کے علاوہ پینتیس آدمی ایسے تھے..... جو لڑنے کے قابل تھے..... ایک دفعہ دو ہزار ہندوؤں نے اُن پر حملہ کر دیا.....

مسلمانوں کے پاس پندرہ بندوقیں تھیں..... بندوقیں لیکر وہ گاؤں سے باہر نکلے..... اور درختوں اور جھاڑیوں کے پیچھے بیٹھ گئے..... ہندوؤں نے بڑے زور کا حملہ کر دیا..... مسلمان ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے..... جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے ہندو مارے گئے..... اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے..... جب مسلمان اپنی پوزیشن چھوڑ کر گھر واپس ہوئے..... تو ہندوؤں نے دوبارہ حملہ کر دیا..... مسلمان پھر ڈٹ گئے..... اور خوب جم کر مقابلہ کیا.....

اس لڑائی میں بھی ہندوؤں کے بہت سے آدمی کام آئے..... ان کا سردار بھی مارا گیا..... یہ دیکھ کر کچھ ایسی ہیبت ان لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی..... کہ ان کے پیر اکھڑ گئے..... اور سب بھاگ گئے..... جب اپنے اپنے گھروں میں پہنچے تو لوگوں نے کہا..... تمہیں شرم نہیں آتی..... صرف پینتیس آدمیوں کے مقابلہ میں تم دو ہزار آدمی ٹک نہ سکے.....

انھوں نے جواب دیا..... کہ تیس پینتیس کہاں..... وہ تو کوئی دو لاکھ ہوں گے..... سارا میدان ان لوگوں سے پر تھا..... ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے تھے.....

انگریزوں کی گولیوں سے مسلمانوں کو بچانے والے غیبی بزرگ:

10 ......سید محمد ذوقی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس شورش میں اگر چہ مسلمان اقلیت میں تھے..... اور نہتے تھے..... پھر بھی انہوں نے جلانے کی لکڑیاں وغیرہ ہاتھ میں لے

Marfat.com

لیں..... اس ہمت اور جانبازی سے ہندوؤں کا مقابلہ کیا..... کہ نعشوں کے ڈھیر لگا دیئے..... جب پولیس ناکام ہوگئی..... تو فوج بلائی گئی.....

درگاہ شریف کے اندر کافی تعداد میں مسلمان جمع تھے..... فوج کا کمانڈر انگریز تھا..... اس نے آتے ہی بلند دروازے کے سامنے مشین گن لگا دی..... اور گولی چلانے کا حکم دے دیا..... لیکن کسی ایک شخص کے بھی گولی نہ لگی.....

لوگوں نے دیکھا..... کہ ایک سفید ریش بزرگ دونوں ہاتھوں سے دو رومال فضا میں ہلا رہے تھے..... اور گولیاں دروازہ کے دونوں طرف دیوار میں پیوست ہو جاتی تھیں..... یہ منظر اس فوجی افسر نے بھی دیکھا..... اور جب وہ فوج کو واپس لے جا رہا تھا..... تو مسلمانوں نے چھتوں پر سے اینٹ..... پتھر برسانے شروع کئے..... اس وقت بھی وہی بزرگ ظاہر ہوئے..... اور ہاتھوں کا سایہ کئے ہوئے.....

''نکل جا..... نکل جا.....''

کہتے ہوئے دھکے دے کر اس افسر کو محفوظ راستہ تک پہنچا دیا..... جب شہر میں کچھ امن ہو گیا..... تو وہ انگریز افسر متولی نثار احمد مرحوم کے ہمراہ درگاہ شریف آیا..... اور ادھر ادھر حجروں میں کسی کو تلاش کرنے لگا..... متولی صاحب نے دریافت کیا:

''آپ کو کس کی تلاش ہے؟.....''

کہنے لگا:

''اوہ ہم ایک بڈھے کو دیکھتا ہے..... اس نے ہمارا جان بچایا ہے..... ہم کو بچانے کا واسطے ہمارا اوپر ہاتھ رکھا تو اس کا ہاتھ کو پتھر بھی لگا ہے.....

ہم اس کو انعام دے گا.....''

متولی صاحب مسکرائے..... اور اس سے کہا:

''وہ اب آپ کو نہیں مل سکتا..... وہ خود صاحب مزار تھے..... اس قسم کے واقعات یہاں بہت ہوتے ہیں.....''

وہ انگریز یہ سنکر بہت متاثر ہوا..... اور یہ ساری باتیں اس نے دوران مقدمہ اپنے بیان

Marfat.com

میں کہیں.....

خونخوار سکھوں سے بچنا محض اللہ کی مدد و نصرت کی وجہ سے ممکن ہوا:

11 ......ہجرت کر کے پاکستان آنے والے ایک شخص کی آپ بیتی.....

میں ایک غریب گھرانے کا فرد ہوں..... اگست ۱۹۴۷ء میں جماعت ہفتم کا طالب علم تھا..... میرا گاؤں لودھیاں جنکشن ضلع جالندھر مشرقی پنجاب میں واقع تھا..... میری تاریخ پیدائش ۱۹۳۲ء ہے..... اس لحاظ سے تب میری عمر پندرہ سولہ سال کے لگ بھگ تھی..... اب جبکہ میں ستر کے پیٹے میں ہوں یہ داستان ہجرت تحریر کر رہا ہوں.....

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو جب پاکستان کے نام سے علیحدہ مملکت کے قیام کا اعلان ہوا..... اس وقت موسم گرما کی تعطیلات تھیں..... اور رمضان کا مہینہ تھا..... میں اپنے والد صاحب کے ساتھ نماز تراویح ادا کرنے کی غرض سے مسجد جایا کرتا..... جو ہمارے گھر سے تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھی.....

قیام پاکستان کے اعلان کے بعد حالات دگرگوں ہونے شروع ہوئے..... پھر عید الفطر بھی پہرے داروں کے حفاظتی سائے میں ادا کی گئی..... سکھ اپنے ہتھیار لیے پھرتے رہتے..... لیکن ہمارے گاؤں میں چونکہ مسلمانوں کی اکثریت تھی..... لہٰذا قتل وغارت کا کوئی واقعہ نہ ہوا.....

رفتہ رفتہ سکھ شرنارتھی..... پاکستان سے کوچ کر کے ہمارے گاؤں آگئے..... لیکن انہیں بھی مسلمانوں پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی..... کیونکہ اردگرد کے دیہاتوں میں بھی مسلمانوں کی اکثریت تھی..... ۱۵/ستمبر کو میرے ننھیال موگہ (ضلع فیروز پور) سے ہجرت کر کے بے سروساماں ہمارے ہاں آگئے..... یہ مع بچے اور مستورات تقریباً تیس افراد تھے..... مردوں کی تعداد سولہ کے لگ بھگ تھی..... ہندو واویلا کرنے لگے..... کہ میرے والد (سلامت علی) نے ان پر حملہ کرنے کے لیے باہر سے نفری منگوائی ہے..... حالانکہ وہ بیچارے بالکل نہتے اور بے سروسامان ان کے پاس آئے تھے.....

Marfat.com

مقامی ہندو اور سکھ زمینداروں نے ہم سے مطالبہ کیا..... کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو ..... ورنہ تمہارا مکان تہ و بالا کر دیں گے..... لیکن گاؤں کی پنچایت کے مسلمان ارکان نے یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا..... اب ہندوؤں اور سکھوں نے باہر سے اکالی سکھوں کی صورت میں نفری منگوانی شروع کی..... اور رات کو ان کے حملے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا.....

مسلمانوں کے پاس کوئی خاص اسلحہ نہ تھا..... وہ صرف لاٹھی اور برچھے سے مسلح تھے ..... آتشیں اسلحہ برائے نام تھا..... ہمارا گاؤں جنکشن ہونے کے باعث کافی بڑا تھا..... یہاں سے لدھیانہ..... جالندھر اور فیروز پور گاڑیاں جاتی تھیں..... آبادی تقریباً پانچ ہزار نفوس پر مشتمل تھی..... پولیس چوکی..... مڈل اسکول اور ہسپتال موجود تھے..... آخر مسلمانوں نے متوقع خطرے کے پیش نظر فیصلہ کیا..... کہ گاؤں خالی کر دیا جائے..... کیونکہ آتشیں اسلحہ کا لاٹھی اور برچھے وغیرہ سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا..... ریاست کپور تھلہ کا علاقہ ہمارے گاؤں سے دو میل دور تھا.....

اس وقت ریاست میں امن و امان تھا..... لہٰذا ریاست کے نزدیکی شہر سلطان پور لودھی گاؤں کے اکثر لوگ ہجرت کر گئے..... جو اس وقت تحصیل کا درجہ رکھتا تھا..... راستہ میں اکا لیوں سے مڈ بھیڑ ہوئی..... مگر مسلمانوں کو زیادہ تعداد میں دیکھ کر نزدیک نہ آئے..... میر اخاندان اور موگہ سے آئے ہوئے مہمان بھی سلطان پور لودھی منتقل ہو گئے..... وہاں ہم سب اکٹھے نہ رہ سکے..... کیونکہ جسے جہاں کرایہ پر مکان ملا..... وہ وہاں سما گیا..... ہم چند ضروری اشیاء ساتھ لے کر آئے تھے..... اور مکان کو تالا لگا دیا گیا تھا..... خیال یہی تھا کہ چند دن بعد امن و امان ہو گا..... تو واپس چلے جائیں گے.....

لیکن خدا کو ہماری واپسی منظور نہ تھی..... ہم اپنے ساتھ ایک بھینس لے آئے تھے..... لہٰذا اس کا کچھ دودھ بیچ دیا کرتے..... اور کچھ اپنے استعمال میں لاتے..... چند دن سکون سے گزرے.....

ایک دن دودھ خریدنے والے ایک سکھ نے بتایا کہ تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ..... آج رات کپور تھلہ سے فوج آ رہی ہے..... اور وہ یہاں کی پولیس کے ساتھ مل کر مسلمانوں کو تہ

Marfat.com

تیغ کر دے گی.....

ہم نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی..... لیکن وہی ہوا..... جس کا اس سکھ نے ذکر کیا تھا..... نماز عصر کے بعد شہر میں فوج آ گئی..... اور مسلمانوں کا قتل عام کرنے لگی..... چیخ وپکار اور رونے پیٹنے کی آوازیں چاروں طرف سے آنے لگیں..... ہم اہل خانہ کے ساتھ بھاگ کر ایک پرانی مگر بڑی حویلی میں منتقل ہو گئے..... اس کا ایک بہت بڑا لکڑی کا دروازہ تھا.....

اس میں ہمارے علاوہ تقریباً چار سو افراد بھاگ کر جان بچانے کی خاطر آ گئے..... اندر سے بڑے بیرونی دروازے کو بند کر دیا گیا..... اور اس کے آگے بڑے بڑے شہتیر اور رکاوٹیں رکھ دی گئیں..... قتل وغارت جاری تھی..... آخر سکھوں کی فوج (ریاست کپور تھلہ کی فوج) حویلی کے نزدیک آ گئی.....

انہوں نے کئی دستی بم حویلی کے اندر پھینکے..... اور دروازہ توڑنے کی کوشش کی..... مگر کامیاب نہ ہو سکے..... حویلی میں کچھ لوگ سابقہ فوجی اور پولیس کے ریٹائرڈ سپاہی بھی تھے..... انہوں نے تمام لوگوں کو کہا: کہ آپ شور وغل نہ کریں..... اور بچوں کو چپ کرائیں.....

حویلی میں کھوئی (چھوٹا سا کنواں) تھی جس میں لوگ کپڑے باندھ کر لٹکاتے..... جب وہ پانی سے بھیگ جاتے..... تو نچوڑ کر بچوں کو پانی پلاتے..... ڈول یا بالٹی استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی..... کہ مبادا باہر کے فوجیوں کو آواز سے پتا چل جائے کہ لوگ اب کس طرف ہیں..... ہمارے کچھ سابق فوجیوں نے ان فوجی سکھوں کی باتیں سن لیں..... جو حویلی کو گھیرے ہوئے تھے.....

وہ آپس میں کہہ رہے تھے..... کہ اب اسلحہ ختم ہو چکا ہے..... اور اس حویلی میں سینکڑوں لوگ ہیں..... ممکن ہے ان کے پاس بھی اسلحہ ہو..... لہٰذا مزید فوج اور اسلحہ کپور تھلہ (جو کہ وہاں سے بتیس میل کے فاصلے پر تھا) سے منگوایا جائے..... اور خود شراب نوشی کی جائے..... جب اسلحہ پہنچ جائے گا..... اس حویلی پر بھرپور حملہ کر کے مسلمانوں کو ختم کر دیں گے..... اس کے بعد حویلی میں موجود مسلمان سابق فوجیوں نے انہیں شراب پیتے..... اور شراب کے نشے میں مدہوش ہو کر گرتے دیکھا..... تو انہوں نے سب حویلی والوں سے کہا: کہ اچھا

Marfat.com

موقع ہے ہم حویلی سے بحفاظت نکل کر نزدیکی کماد کے کھیتوں میں چھپ چھپا کر مسلمان گاؤں کا رخ کرتے ہیں..... بصورت دیگر اسلحہ اور فوج آجانے اور دن کا اجالا ہو جانے پر یہ لوگ ہم پر حملہ کر دیں گے..... جس سے کسی کا بھی بچنا محال ہوگا.....

بعد کو ان دس بارہ اشخاص نے بھاری بھرکم سامان دروازہ کے آگے سے ہٹا کر دروازہ کھولا ..... اور دروازے کے سامنے کی طرف پڑے ہوئے سکھ فوجیوں کی اس خوبی سے واصل جہنم کیا..... کہ ان کی آواز تک نہ نکل سکی..... پھر ان جانبازوں نے حویلی سے افراد کو ٹولیوں کی صورت میں باہر نکال کر قریبی کھیتوں تک پہنچایا..... اور انہیں کہا: کہ تم آگے چلتے ہوئے کسی مسلمان قافلے سے جاملو.....

اس طرح انہوں نے سب لوگوں کو حویلی سے باہر نکالا..... جس میں میرے اہل خانہ بھی شامل تھے.....

خدا جھوٹ نہ بلوائے راستے میں بہت کٹی پھٹی لاشوں سے گزر کر میں کماد کے کھیت تک پہنچا..... وہاں سے آگے ہم ساری رات چلتے رہے..... یہ غالباً شوال کے آخری دن تھے..... لہٰذا چاند کافی دیر بعد معمولی سا نکلا..... اور اس کی روشنی میں سمت کا اندازہ ہوا..... آخر ہم تلونڈی چوہدریاں میں ہزاروں لوگوں کے قافلہ سے جاملے..... دو دن وہاں قیام کے بعد پیدل پاکستان کی سمت روانہ ہوئے..... اور جی ٹی روڈ پر آگئے..... جو لاہور سے براستہ امرتسر دہلی جاتی تھی..... یہ سڑک بھی غیر محفوظ تھی..... مگر پاکستان ہمیں سب سے زیادہ عزیز تھا..... لہٰذا چلتے گئے.....

بارش دن میں کئی بار ہوتی..... کئی اور قافلے ملنے سے یہ ایک بہت بڑا قافلہ بن گیا ..... جو بیل گاڑیوں..... گڈوں..... گدھا گاڑیوں..... اور پیدل چلنے والوں پر مشتمل تھا..... اس میں بوڑھے..... بچے..... جوان..... سب پاکستان کی سرزمین مقدس پر پہنچنے کے لیے بے تاب تھے..... سب لوگ اپنی بھوک پیاس کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے رواں دواں تھے..... ہم لوگ ایک روپیہ میں ایک گلاسی (چھوٹا گلاس) چاول خرید لیتے..... اور جہاں قافلہ رکتا..... وہیں ہماری والدہ عموماً بارش کے دوران انہیں پکا لیتیں..... اور ہمیں کھلاتی

Marfat.com

..... بعض دفعہ چنوں پر گزارہ کرنا پڑا..... ہم بارش ہی کا پانی پیتے تھے..... کیونکہ یہ مشہور ہو گیا تھا..... کہ ہندوؤں نے جی ٹی روڈ کے نزدیکی کنوؤں میں زہر ڈال دیا ہے.....

قافلے کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ قافلے کو امرتسر تک پہنچنے میں آٹھ دن لگے..... میرے خیال میں یہ قافلہ کم از کم تین چار میل لمبا..... اور تقریباً تین چار میل چوڑا تھا..... جی ٹی روڈ پر بھی قافلوں پر حملے ہوتے رہے..... جن میں ہزاروں لوگ شہید ہوئے..... پہلے سے گزرے ہوئے قافلے کے لوگوں کی لاشیں بے گور و کفن پڑی تھیں..... خوش قسمتی سے ہمارا سامنا بلوچ رجمنٹ کی ایک کمپنی سے ہو گیا..... جو غالباً ہمارے بعد آنے والے کسی بڑے قافلے کی حفاظت کے لیے جا رہی تھی..... کپتان نے جب ہمارے قافلے کو دیکھا تو کچھ نفری قافلے کی حفاظت کے لیے چھوڑ دی..... یوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سکھوں کے حملے بند ہو گئے..... اور قافلہ بحفاظت امرتسر تک پہنچ گیا.....

امرتسر سے سکھ پناہ گزینوں (شرنارتھیوں) کو لینے کی غرض سے کچھ بسیں پاکستان جا رہی تھیں..... سپاہیوں نے ان بسوں میں قافلے کے کئی خاندان سوار کرائے..... تاکہ تھکے ماندے لوگ آرام سے پاکستان پہنچ سکیں..... لیکن چالیس بسوں میں سے صرف دس بسیں ہی پاکستان پہنچ سکیں..... جن میں ہمارا خاندان بھی سوار تھا..... باقی بسوں کو جو ہمارے آگے تھیں..... امرتسر ہی میں گزرتے وقت بم مار کر تباہ کر دیا گیا تھا..... چونکہ ہماری زندگی باقی تھی..... لہٰذا جب آخری دس بسیں شہر سے گزر رہی تھیں..... بلوچ رجمنٹ کے چند سپاہی پہنچ گئے.....

انہوں نے ہم سے آگے جانے والی بسوں کا تباہ شدہ ملبہ اور سینکڑوں لاشوں اور زخمیوں کو تڑپتے ہوئے دیکھ لیا تھا..... لہٰذا ہمیں واہگہ چیک پوسٹ پر پہنچا کر ہی واپس ہوئے.....

واہگہ پہنچ کر ہم سب لوگ اپنی سوہنی اور پاک دھرتی دیکھ کر سجدہ ریز ہو گئے..... اور شکرانے کے نفل ادا کیے..... پورے پندرہ دن بعد ہمیں روٹی کی شکل دیکھنی نصیب ہوئی..... جب زندہ دلان لاہور نے ہمیں کھانا کھلایا..... وہاں سے ہم والٹن کیمپ آ گئے..... لیکن جب وہاں ہیضہ کی بیماری پھیلی..... تو چند دن بعد ہمارے بزرگ پھر لاہور اسٹیشن پہنچ

Marfat.com

گئے..... وہاں ہندوستان سے آنے والی ریل گاڑیوں میں سوار مسلمانوں کا حشر دیکھا..... گاڑی کے کسی ڈبے میں کوئی مسلمان زندہ نہ تھا..... سب کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا گیا تھا.....

ہمارے دل دہل گئے..... اور سب پریشان ہو گئے..... بہر حال یہ اطمینان تھا..... کہ ہم اب پاکستان آچکے ہیں..... اور اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں..... ایک مال گاڑی پر سوار ہوئے..... اور براستہ لائل پور (فیصل آباد) گوجرہ پہنچے..... جب وہاں دل نہ لگا..... تو چند دن بعد پھر ریل کی چھت پر سوار ہو کر خانیوال آ گئے..... وہاں سے اوکاڑہ پہنچے..... جہاں تقریباً ایک ماہ قیام کیا.....

ہمارا قیام ایک سرائے میں تھا..... جو اسٹیشن کے قریب ہی تھی..... روزگار کا کوئی بندو بست نہیں تھا..... لہٰذا سرائے والوں نے دال مسور اور روٹیاں پکا کر دیں..... میں اسٹیشن کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر ایک آنے کی دو روٹیاں اور دال مفت بیچتا..... جس سے گزارے کے لیے پیسے مل جاتے..... بعد کو ہم نزدیکی گاؤں ہری پور (نزد گوگیرہ) چلے گئے..... جہاں ہمارے گاؤں کے کچھ لوگ موجود تھے..... مگر ہمارا کوئی نزدیکی رشتہ دار نہ تھا..... لہٰذا وہاں چند دن قیام کیا..... پھر ہم ٹبہ سلطان پور تحصیل میلسی..... ضلع وہاڑی آ گئے..... وہاں ہمیں نزدیکی بستی سانده میں ایک ایک ایکڑ فی فرد کے حساب سے رقبہ الاٹ ہو گیا.....

سانده میں کسی غیر مسلم کا مکان نہ تھا..... لہٰذا اپنا مکان بنا کر بیٹھ گئے..... چونکہ ہندوستان میں ہماری زمین نہیں تھی..... اس لیے چند سال بعد یہ رقبہ کسی اور کو دے دیا گیا..... اور ہم پھر فارغ ہو گئے..... خوش قسمتی سے والد صاحب درزی کا کام جانتے تھے..... لہٰذا وہ کپڑے سینے کے ساتھ ساتھ مقامی مسجد میں نماز پڑھانے لگے.....

یوں خدا تعالیٰ نے گزر بسر کا ذریعہ بنا دیا..... میں ہندوستان میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا..... اور نزدیک صرف ایک پرائمری اسکول تھا..... لہٰذا ۱۹۵۲ء تک نہ پڑھ سکا..... ٹبہ سلطان پور کے اسکول کو مڈل کا درجہ ملا تو وہاں سے آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کر کے جے،وی کورس میں داخلہ لے لیا..... اور پھر محکمہ تعلیم میں بتیس سال ملازمت کی..... ۱۹۸۴ء میں ریٹائر ہوا..... اس وقت تک میرے بیٹے اچھے عہدوں پر فائز ہو چکے

Marfat.com

تھے..... لیکن میں فارغ بیٹھنا گناہ سمجھتا ہوں..... لہٰذا سب تحصیل میں وثیقہ نویسی اور اسٹامپ فروشی کا کام شروع کیا..... جو بفضل خدا روزی کا اچھا سبب بن گیا.....

میرا بڑا بیٹا کیمیکل انجینئرنگ کر کے اٹامک انرجی کمیشن..... جوہرآباد (خوشاب) میں بطور پرنسپل انجینئر کا کام کر رہا ہے..... اس سے چھوٹا بیٹا مکہ معظمہ میں کام کرتا ہے..... ایک بیٹا شہر سلطان پور میں دکان کر رہا ہے..... سب سے چھوٹے بیٹے نے طیبہ کالج بہاولپور سے تعلیم حاصل کر کے بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی میں بی آئی ایم ایس (بیچلر آف اسلامک میڈیسن اینڈ سرجری) کے تین سالہ کورس میں داخلہ لے رکھا ہے.....

مجھے اللہ تعالیٰ جلالہ کا شکر ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ملتے...... یہ سب کچھ مجھے خداوند تعالیٰ کی مہربانی..... اور پاکستان کی بدولت حاصل ہوا ہے..... اگر ہم ہندوؤں کے غلام ہوتے تو یقیناً اتنی اچھی حیثیت میں نہ ہوتے..... پاکستان زندہ باد..... (از: محمد لطیف)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 21

جعلی عاملوں اور پیروں کے سولہ اثر انگیز واقعات

ایک نقلی خاص مرید کا واقعہ:

1 ......ہمارے والد ایک بڑے عالم ہیں..... ایک روز انہوں نے ہمیں واقعہ سنایا:

''ہمارے شہر میں ایک پیر رہتا تھا..... اس کا نام سائیں سکھ تھا..... اس نے پیسے کمانے کی خاطر پیری مریدی کا ڈھونگ رچا رکھا تھا..... اس کے بے شمار مرید تھے..... ان میں سے ایک خاص مرید تھا..... پھر ایک دن سائیں سکھ فوت ہو گیا..... اس کی قبر پر اس کا مزار تعمیر کرا دیا گیا..... خاص مرید نے اس کی جگہ لے لی..... اب وہ پیر بن گیا..... اور وہی کچھ کرنے لگا..... جو اس کا پیر کرتا رہا تھا..... ایک روز میں گھر سے نماز پڑھانے کے لئے نکلا..... تو اس جعلی پیر سے سامنا ہو گیا.....

میں نے اس سے کہا:

''نماز کا وقت ہو گیا ہے..... آیئے نماز پڑھ لیجیے.....''

اس نے چونک کر میری طرف دیکھا..... پھر نفرت زدہ انداز میں ہونٹ سکیڑ کر بولا:

''کون سی نماز! ہم تو اپنی نماز دل میں پڑھ لیتے ہیں..... یہ جو تم لوگوں نے مسجدیں بنا رکھیں ہیں نا..... یہ سب دکھاوے کے لئے ہیں.....''

میں نے یہ سن کر کہا کہ:

''ایسی کفریہ باتیں نہ کریں..... مساجد اللہ کے گھر ہیں.....''

اس پر وہ بولا:

''چھوڑو ان باتوں کو..... اگر تم سچے ہو تو میں اپنی چھڑی زمین میں گاڑ دیتا ہوں..... تم اللہ سے کہو..... کہ اس کو نکال کر دکھا دے.....''

Marfat.com

مجھے غصہ آ گیا..... میں نے کہا:

"ایسی باتیں نہ کرو..... تم اس چھڑی کی بات کرتے ہو..... اللہ تعالیٰ نے تو آسمانوں کو بغیر ستون کے کھڑا کیا ہوا ہے....."

اس پر اس نے کہا:

"اچھا تم اپنے رب سے کہو..... میری ٹانگ توڑ دے....."

یہ کہہ کر وہ چلا گیا..... چند روز بعد مجھے لوگوں نے بتایا: وہ بس میں سوار ہوتے وقت گر گیا..... اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی..... ڈاکٹروں نے اس کی ٹانگ کاٹ دی..... اس کے بعد وہ چھ ماہ تک لنگڑا کر چلتا رہا..... پھر مر گیا..... لوگوں نے اس کا مزار بنا دیا..... اور آج اس کے مزار پر بھی منتیں مانی جاتی ہیں..... چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں..... استغفر اللہ.....

(حافظ سید محمد قاسم شاہ چنیوٹ)

معصوم لڑکی کی عزت تار تار کرنے والا عامل:

2......کچھ عرصہ قبل ایک کیس..... ذرائع ابلاغ میں کافی نمایاں ہوا تھا..... واقعہ کے مطابق ایک عورت نے اپنی بیٹی کے رشتے کے لیے ایک عامل کی خدمات حاصل کیں..... وہ عامل ان کے گھر آیا..... اور بیٹی کو دیکھنے کے بعد اس نے بتایا کہ لڑکی پر بہت سخت عمل کیا گیا ہے..... اور اس عمل کو اتارنے کے لیے فلاں فلاں چیز کی ضرورت ہوگی..... یہ اثرات اتارنے کے لیے اس لڑکی پر تنہائی میں عمل کرنا پڑے گا.....

چنانچہ جاہل ماں نے اپنی بیٹی کو اپنے ہی گھر میں اس جعلی عامل کے ساتھ کمرے میں تنہا چھوڑ دیا..... تخلیے میں اس نابکار عامل نے معصوم بچی کی زندگی تباہ کر دی..... لڑکی نے ڈر کے مارے ماں کو بھی کچھ نہیں بتایا..... مگر جب دوسری بار ماں نے اس عامل کو بلانا چاہا..... تو خوف زدہ بیٹی نے بداعتقاد ماں کو سب کچھ بتا دیا..... تب کہیں جا کر ماں کو ہوش آیا..... اور اس نے پولیس کو تمام واقعات سے آگاہ کر دیا..... جس کے بعد وہ عامل پکڑا گیا.....

یہ کوئی ایک واقعہ نہیں ہے..... ایسے واقعات کی تعداد بہت زیادہ ہے..... اور ان کی

Marfat.com

اکثریت منظر عام پر نہیں آتی..... جن خاندانوں کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے..... وہ اپنی عزت کی خاطر اس کی رپورٹ درج نہیں کرواتے..... اور اپنے ہاتھوں سے اپنے گھروں کی آبرو لٹوا کر بیٹھ جاتے ہیں.....

زندگی کے گوناگوں مسائل سے دوچار اور بہتری سے مایوس لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ نام نہاد عامل اور سنیاسی باوے اپنے اشتہارات میں بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں..... اور ایسے افراد کو درپیش مسائل کو اجاگر کر کے ان کے جذبات سے کھیلتے ہیں..... یہ عامل کس طرح لوگوں سے پیسہ بٹورتے ہیں..... اور کیسے ان سے چکر پہ چکر لگواتے ہیں.....

پیر کے تشدد سے جوان لڑکی کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں اور کلیجہ پھٹنے سے مرگئی:

3......ایک پیر نے اسی طرح کی ایک لڑکی کا علاج کیا..... لڑکی کو حالات کے اس جبر اور ماحول کی اس آزادی سے ہسٹیریا کا مریض بنا دیا تھا..... جاہل والدین نہ لڑکی کی پسند کی شادی کراتے نہ کسی کوالیفائیڈ ڈاکٹر سے اس کا علاج کراتے..... انہیں اپنے ایک پیر پر بڑا اعتماد تھا.....

پیر کو گھر بلایا گیا..... انہوں نے بیان داغا کہ لڑکی پر جنوں کا سایہ ہے..... توہم پرست والدین نے یقین کر لیا..... اور علاج کی ذمے داری پیر کو سونپ دی..... پھر پیر نے لڑکی کو تختۂ ستم بنا لیا..... کبھی سرخ مرچوں کی دھونی..... کبھی ڈنڈوں سے پٹائی..... کبھی وحشیانہ تشدد..... کبھی گرم سلاخوں کے داغ..... لڑکی کی چیخیں نکلتیں تو پیر صاحب جن پر غصے کا اظہار کرتے.....

''اب چیخ رہے ہو..... میں تمہاری جان نکال دوں گا.....''

پھر یہی ہوا..... پیر نے جن کی جان نکال دی..... یعنی لڑکی پر کود کود کر اسے ہلاک کر دیا..... پوسٹ مارٹم رپورٹ میں اس کی تمام پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں..... کلیجہ پھٹ چکا تھا..... اور گوشت ادھڑ گیا تھا.....

Marfat.com

جنسی تشدد کر کے عریاں ویڈیو بنانے والا پیر:

4 ......ایک اور پیر کا چہرہ اس سے زیادہ مکروہ شکل میں سامنے آیا..... اس نے بھی ایسی ہی ایک پندرہ سالہ بچی کا علاج کیا..... جسے والدین علاج کی غرض سے پیر کے پاس چھوڑ جاتے..... جوان اور ہٹے کٹے پیر نے معصوم بچی کو وحشیانہ جنسی تشدد کا نشانہ بنانا شروع کیا..... اور ساتھ ساتھ اس کی ویڈیو فلمیں بھی بناتا..... لڑکی والدین کو بتاتی وہ کہتے یہ بکواس کر رہی ہے..... آخر کار لڑکی نے اپنی پرنسپل کو بتایا..... جس نے پولیس کو اطلاع دی..... پولیس نے پیر کے گھر چھاپہ مارا تو ستر سے زائد ایسی فلمیں برآمد ہوئیں..... جن میں اس لڑکی کے علاوہ دوسری کئی لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کے مناظر فلم بند تھے..... یورپ کا آزاد معاشرہ بھی اس وحشیانہ ظلم پر چیخ اٹھا.....

اب اس کا معاملہ عدالت میں ہے..... لیکن کیا ہوگا...... محض چند سال قید...... کاش! اسلامی قانون ہوتا..... اور اس عدالت میں ایسے ظالم انسان کا معاملہ پیش ہوتا..... پھر پورا معاشرہ اسے سنگسار کرتا..... تاکہ دنیا پر اسلامی سزاؤں کی حکمت بھی آشکار ہو سکے.....

لوگوں کی نمازیں پڑھنے والا لالچی پیر:

5 ...ایک گاؤں کا پیر جو بیماری سے اٹھا تھا..... ایک دیہاتی مرید کے پاس پہنچا..... دیہاتی نے کہا: ارے پیر تو بہت دبلا ہو رہا ہے.....

پیر بولا: ارے بھائی دبلا کیوں نہ ہوں.....

روزے تم نہیں رکھتے..... وہ مجھے رکھنے پڑتے ہیں..... تمہارے بدلے.....

نماز تم نہیں پڑھتے..... وہ بھی مجھے پڑھنی پڑتی ہے.....

سب سے بڑی مصیبت یہ ہے..... کہ مجھے تمہارے عوض پل صراط پر چلنا پڑتا ہے.....

دیہاتی نے کہا: اوہ اوہ..... تجھے ہمارے لئے بڑی محنت کرنی پڑتی ہے..... جا میں نے تجھے اپنا مونجی کا کھیت دے دیا..... پیر نے سوچا ان دیہاتیوں کا کیا اعتبار..... پھر کہیں نیت

Marfat.com

نہ بدل جائے.....

کہا تم چل کر قبضہ کرا دو..... دونوں چل پڑے..... پیر صاحب آگے اور مرید پیچھے..... راستہ میں کھیتوں کی ڈولیں پڑی تھیں..... پیر صاحب کا پیر جو پھسلا تو مینڈھ کے نیچے جا رہے..... دیہاتی نے اوپر سے ایک لات اور رسید کی.....

سسرے تو تو کہتا تھا..... کہ تمہارے عوض پل صراط پر چلتا ہوں..... جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے..... چار انگل کی مینڈھ پر تو چلا نہیں جاتا..... پل صراط پر تو کیا چلتا ہوگا..... تو جھوٹا ہے..... جا ہم کھیت نہیں دیتے.....

پیشاب اور پانی ملا پاجامہ نچوڑ کر لوگ تبرک سمجھ کر پی گئے:

6..... حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ تعالیٰ تعالیٰ فرماتے ہیں..... کہ ایک مرتبہ میں اپنے بچپن کے زمانے میں جبکہ اچھی طرح پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا بھی نہیں جانتا تھا..... کسی کے ہمراہ پیران کلیر کے عرس میں گیا..... اس دن مزار کو غسل دیا جانا تھا..... اور میں اتفاق سے مزار کے قریب میں کھڑا تھا..... اچانک سقہ آیا..... اور اس نے ایک دم مزار پر مشک کا منہ کھول دیا..... یہ دیکھ کر لوگوں کا ریلا اندر آ گیا..... (تا کہ تبرک کا پان بدن پر ملیں یا پئیں) میں چونکہ بچہ تھا..... آدمیوں کے ہجوم کی وجہ سے وہیں پانی میں گر گیا..... اور تمام کپڑے پانی سے شرابور ہو گئے..... جب میں باہر آیا تو لوگوں نے میرے تمام کپڑے اتار کر مجھے ننگا کر دیا..... اور اس کا پانی نچوڑ کر تبرک سمجھ کر پی گئے..... پاجامہ کا پانی بھی نچوڑ کر پی گئے..... جو یقیناً ناپاک تھا.....

نقلی امام مہدی سے ملاقات کا دلچسپ واقعہ:

7..... سید امین گیلانی نے یہ واقعہ لکھا ہے..... کہ گرمیوں کی دوپہر کو میں اپنی بیٹھک میں سو رہا تھا..... کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا..... دروازہ کھولا تو ایک پورے قد کاٹھ کا آدمی کھڑا تھا..... سر پر کلے کے اوپر پگڑی..... لٹھے کا تہبند..... پاؤں میں بوٹ اور اچکن پہنے

Marfat.com

ہوئے تھا.....

السلام علیکم .....وعلیکم السلام .....اندر تشریف لے آئیں..... کرسی پیش کی خود چارپائی پر بیٹھ گیا.....

پوچھا: کہاں سے تشریف لائے..... کیسے تشریف لائے.....

اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر میرے ہاتھ میں تھمادیا..... میں نے خیال کیا..... کسی جلسے کی دعوت ہوگی..... مگر جب رقعہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا.....

میں امام مہدی ہوں..... مجھ پر ایمان لاؤ..... میرا حکم مانو..... ورنہ تباہ و برباد ہو جاؤ گے.....

رقعہ پڑھ کر میں نے بمشکل ہنسی ضبط کی..... پھر بغیر کسی وقفہ کے ایک دم چہرے پر مصنوعی رعب و جلال کی کیفیت پیدا کرلی..... اور کڑک کر کہا: او احمق او خبیث..... تجھے یہ کیسے جرأت ہوئی کہ نقلی امام مہدی بن کر اصلی امام مہدی کے سامنے آئے.....

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا: چل میرے ساتھ باہر تو بھی کہہ میں امام مہدی ہوں..... اور میں بھی کہتا ہوں..... پھر دیکھ کے جوتے پڑتے ہیں..... کس کی عزت ہوتی ہے.....

اب بے چارے امام مہدی کے پسینے چھوٹ گئے..... اور کانپنے لگا.....

میں نے پھر گرج کر کہا: اٹھ جھوٹے نکل میدان میں..... ابھی تیرا کباڑہ نہ کردوں تو کہنا..... اب اس کے سارے دَم خم نکل گئے..... ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا: جناب بیٹھئے مجھے معاف کردیجئے.....

میں نے کہا: بکو..... تمہیں چار پیسے چاہئیں یا بھوک لگی ہے.....

کہنے لگا: بس مجھے معاف کردیں..... اور جانے کی اجازت دیدیں.....

میں نے کہا: معاف کردیا..... مگر یہ ہماری عادت کے خلاف ہے..... کہ کچھ کھائے پیئے بغیر چلے جاؤ.....

میں نے کھانا منگا کر کھلایا..... اور ساتھ نصیحت کی..... یہ حرکت چھوڑ دو..... اس سے بہتر یہ ہے کہ سیدھے سادھے بھیک مانگ لیا کرو..... اس نے اقرار کر کے مجھ سے جان چھڑائی..... اور تیز قدموں سے نکل گیا.....

Marfat.com

ایک پیر صاحب کا دیہاتیوں سے غلہ جمع کرنے کا فریب کرنا:

8 ...... جناب منہل حسین اعوان نے فرمایا ..... کہ بچپن میں جب میں پڑھنے کے قابل ہوا..... تو ایک کتاب ہاتھ لگی..... جس کا نام رحمتِ دو عالم ﷺ تھا..... ٹھیک سے یاد نہیں..... اس کا ایک واقعہ (حدیث) یاد ہے.....

الفاظ تو شاید اس طرح نہ ہوں..... لیکن مفہوم یہ تھا..... کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: کہ بیٹی! تم اس خیال میں نہ رہنا..... کہ تم اس لئے بخش دی جاؤ گی..... کہ تم پیغمبر ﷺ بیٹی ہو..... بلکہ وہاں اپنے اعمال کی وجہ سے ہر ایک سزا یا جزا پائے گا...... میں سوچتا ہوں..... کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اپنے جگر گوشہ کو یہ فرما رہے ہیں..... تو پھر دنیا کے یہ حضرات اپنی چوڑی پیشانیوں پر گناہوں کے داغ سجائے کس طرح دعویٰ کر سکتے ہیں..... کہ وہ کسی کو بخشوا دیں گے..... ان میں بیشتر تو مسلمان بھی نہیں ہوتے..... کیونکہ اکثر حرکات غیر شرعی کرتے ہیں..... لیکن کوئی کتنے ہی برے کام کرے..... بس پیر صاحب دعا کریں گے تو بخشے جائیں گے.....

آزاد کشمیر کے ایک پیر صاحب یاد آرہے ہیں..... جن کو "کڑے والے پیر" کہا جاتا تھا..... ان کا ٹھکانہ کہاں تھا..... یہ مجھے آج بھی معلوم نہیں..... وہ سال میں دو دفعہ باقاعدگی سے جب کسان غلہ صاف کر کے گھر میں ڈال لیتے..... مع اپنے چیلوں کے آتے..... اور ہر گھر سے تقریباً بیس کلو غلہ لے لیتے تھے..... اور پھر اس میں سے ایک مٹھی اناج لے کر اس پر کچھ پڑھتے..... پھونک مارتے..... اور ہدایت کرتے تھے..... کہ اسے گھر میں باقی غلے میں ڈال دیں.....

انہوں نے ہر کسی کے دل میں یہ خیال بٹھایا ہوا تھا..... کہ ایسا کرنا ضروری ہے..... ورنہ سال بھر کی محنت سے کمایا ہوا غلہ گھن لگ کر خراب ہو جائے گا.....

اب ہمارے گاؤں میں تعمیرات بڑھ جانے سے کاشتکاری کا رجحان کم ہو گیا ہے..... اس لئے وہ پیر صاحب نظر نہیں آتے..... ہو سکتا ہے اب بھی ارد گرد کے گاؤں میں گھن کا علاج

Marfat.com

پھونک کے ذریعے کرتے ہوں.....

امریکہ نے چاند پر تو آدمی اتار دیئے..... اور خلاء میں متعدد نئے سیارے دریافت کر لیے ہیں..... لیکن روئے زمین پر بسنے والے اس پیر کو تلاش نہ کر سکے..... ورنہ گندم اور دیگر اناج کو محفوظ کرنے کے لئے استعمال ہونے والی ادویات پر اٹھنے والے کروڑوں روپے خرچ نہ ہوتے..... اور ایک پھونک سے ہی مسئلہ حل ہو جاتا.....

عاملوں کے فراڈ پر ایک صاحب کا تجربہ:

9 ...... جناب محمد آصف صاحب لکھتے ہیں..... کہ میں ایک اشتہار پڑھ کر ایک عامل کے پاس گیا..... ڈرامے کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے میں نے اپنے حلیے میں تبدیلی پیدا کی..... چہرے سے پریشان حال..... الجھے بال اور شکنوں سے آلودہ کپڑوں میں بنگال کے جادو کے ماہر کے پاس پہنچ گیا.....

میں نے اس سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا: کہ میرا تعلق قلیل آمدنی والے ایک گھرانے سے ہے..... اور میں نے میٹرک کر رکھا ہے..... میرے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ مجھے کوئی چھوٹی سے چھوٹی نوکری بھی نہیں ملتی..... یا اگر ملتی بھی ہے تو کسی نہ کسی بہانے سے چھوٹ جاتی ہے..... مجھے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے..... اور یہ کس طرح حل ہوگا.....

عامل نے مجھ سے کچھ ضروری کوائف معلوم کئے..... جو اس کے بیان کے مطابق معاملے کی تہہ تک پہنچنے میں مددگار ہوں گے..... پھر کچھ دیر بعد بتایا کہ دراصل مجھ پر میرے کسی دوست یا رشتہ دار یا جاننے والے نے جادو کے ذریعے بندش کروا رکھی ہے..... تاکہ ہمارے گھر میں معاشی مسائل برقرار رہیں..... اور ہم لوگ خوش حال زندگی بسر نہ کر سکیں.....

عامل نے کہا: کہ ابتدائی طور پر تو ایسا لگتا ہے..... کہ یہ بندش بہت سخت ہے..... میرے اس استفسار پر کہ میں اس مسئلہ سے کس طرح چھٹکارا حاصل کر سکتا ہوں..... عامل نے مجھے تسلی دی..... کہ اب مجھے فکر نہیں کرنا چاہیے..... کیونکہ میں بالکل درست جگہ اور درست آدمی کے پاس آ گیا ہوں.....

Marfat.com

اس نے کہا: کہ میں پہلے تمہیں ایک تعویذ دوں گا..... کچھ روز کے بعد اس کے اثر سے معلوم ہو جائے گا..... کہ بندش کتنی سخت ہے..... اور اس دوران میں عمل کے ذریعے یہ بھی معلوم کروں گا..... کہ وہ کون ہے جو تمہارے پیچھے پڑا ہے..... اور اس نے تمہارے اوپر جادو کروا رکھا ہے..... اس تعارفی ملاقات میں ابتدائی طور پر تو اس عامل نے مجھ سے رقم کا کوئی تقاضا نہیں کیا.....

اس نے کہا: کہ میں ایک عمل کے بعد آپ کو تعویذ دوں گا..... جو اگلی بار آ کر آپ مجھ سے وصول کر لیں..... اور اس دوران میں آپ کے مسئلہ کے بارے میں اپنی کارروائی بھی مکمل کر لوں گا.....

اگلی بار جب میں نے یہ معلوم کرنے کے لئے فون کیا..... کہ تعویذ تیار ہوا یا نہیں..... تو موصوف کہنے لگے..... کہ آپ کا مسئلہ بہت سخت ہے..... اور اس کا تعویذ تیار کرنے کے لئے ایک بہت بھاری عمل کرنا ہوگا..... جس پر کچھ اخراجات آئیں گے..... بہتر یہ ہوگا کہ آپ میرے پاس آ کر عمل کے سلسلے میں جو رقم درکار ہے وہ اداء کر دیں..... تا کہ اس عمل کے بعد تعویذ تیار کر کے آپ کو دے سکوں..... اس بار اخراجات کی بات کر کے انہوں نے اپنا خود پول کھول دیا تھا..... اور بالآخر بٹورنے کے لئے اپنے ہتھکنڈے آزمانا شروع کر دیئے تھے.....

ان عامل صاحب کا جہاں ڈیرا تھا وہاں بعد میں مجھے ایک شخص نے بتایا کہ میں خود بھی ان عاملوں کا شکار رہا ہوں..... اور بہت عرصے تک اپنے مسائل کے حل کے لئے ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے تک نجانے کتنے عاملوں کے پاس چکر کاٹ کاٹ کر اپنی جوتیاں گھسوا چکا ہوں..... پریشانی کے عالم میں میں ہزاروں روپے بھی لٹا چکا ہوں..... لیکن میرا کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا..... اور اب تنگ آ کر میں نے عاملوں کے پاس جانا چھوڑ دیا ہے..... اور ان کی حقیقت مجھ پر واضح ہو چکی ہے..... یہ لوگ بہانے بہانے سے غریب لوگوں سے رقم اینٹھتے ہیں..... مسائل میں گرفتار غریب لوگ نہ جانے کہاں کہاں سے پیسہ اکٹھا کر کے ان عاملوں کو دیتے ہیں..... اور امیدیں باندھ لیتے ہیں..... کہ ان کے مسائل حل ہو جائیں گے..... لیکن ہوتا کچھ بھی نہیں..... الٹا ان کا وقت اور پیسہ برباد ہوتا ہے.....

Marfat.com

ان عاملوں..... کالے اور سفلی علم کی کاٹ کے ماہروں اور ماہر عملیات نام نہاد پروفیسروں کے کھوکھوں اور آستانوں کے آس پاس کے دکانداروں اور رہائشیوں سے جب بات چیت کی..... اوران کے بارے میں ان سے پوچھا..... تو اکثریت نے ان کو برا بھلا کہا:

اور بتایا: کہ یہاں آئے روز جھگڑے ہوتے رہتے ہیں..... آپ کا تعلق اخبار سے ہے تو آپ براہِ کرم لوگوں کو سمجھائیں..... کہ ان عاملوں کے چکر میں نہ پڑیں..... اور اپنا پیسہ اور وقت برباد نہ کریں.....

واکی ٹاکی پر پہلے سے حال سن کر بھرم رکھنے والا جعلی عامل:

10 ......ایک اور واقعے سے ان جعلی عاملوں اور پیروں کی حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے..... اور معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح یہ عامل پریشان حال لوگوں کی مجبوریوں سے کھیلتے ہیں..... اور سادہ لوح لوگوں کو پیسے کی خاطر بے وقوف بناتے ہیں.....

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے طارق عبید اللہ ڈار صاحب نے بتایا..... کہ نارروال کے قریب ایک گاؤں کی راجپوت قوم میں کالے شاہ نام کا ایک شخص رہتا تھا..... جعلسازی کے ذریعے لوگوں کو لوٹا کرتا تھا..... اس نے لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے بہت زبردست قسم کا انتظام کر رکھا تھا..... وہ جس سنسان جگہ پر رہتا تھا..... اس کے راستے پر ایک فرلانگ کے فاصلے پر اپنا ایک آدمی بٹھایا ہوا تھا..... جب میں اس کے پاس جانے کے لئے نکلا..... تو راستے میں موجود اس شخص نے آواز دے کر مجھے بلایا..... اور بہت محبت سے پیش آیا..... مجھے شربت پلا کر کہنے لگا: کیا کام ہے؟.....

کہاں جا رہے ہو؟.....

میں نے اسے سب کچھ بتا دیا..... ادھر یہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور ادھر تمام باتیں واکی ٹاکی پر مذکورہ عامل سن رہا تھا..... جب میں وہاں پہنچا تو کالے شاہ نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا..... اور سب کچھ بتا دیا کہ اس کام سے آئے..... میں اس کے کمال پر حیران ہوا.....

جب میں نے دل میں سوچا کہ اس شخص سے ضرور کچھ ملے گا.....

Marfat.com

وہ مجھ سے کہنے لگا: ہم کام ضرور کرتے ہیں..... مگر مفت میں نہیں..... میں ۵۲۵ روپے لوں گا.....

میں نے کہا: کہ میرے پاس تو صرف ۵۰ روپے ہیں..... تو اس نے مجھے ٹکا سا جواب دے دیا..... کہ پھر تمہارا کام بھی نہیں ہوگا.....

میں وہاں سے واپس آ گیا..... لیکن کسی پل دل کو چین نہیں آتا تھا..... میں اس عامل سے بہت متاثر ہو گیا تھا..... اور مجھے اس سے ملنے کے بعد یقین ہو چلا تھا کہ میرا کام ضرور ہو جائے گا.....

چنانچہ میں نے مطلوبہ رقم لی..... اس کے پاس جب دوبارہ پہنچا..... تو اس نے بڑی خاطر مدارت کی..... اپنے قریب بٹھایا..... اور چند الفاظ کا عمل بتایا..... جو بہت مختصر تھا..... مجھے وہ عمل ۴۱ دن تک کرنا تھا.....

میں نے اس کی ہدایت کے مطابق یہ عمل ۴۱ دن میں مکمل کر لیا..... پھر بھی میرا کام نہیں ہوا..... جب سائیں صاحب کے پاس پہنچا..... اور انہیں بتایا کہ میرا کام نہیں بنا ہے.....

تو وہ کہنے لگے: ہم نے تمہارے نام کی چراغی چڑھائی تھی..... لیکن اس جنات کے بادشاہ نے قبول نہیں کیا..... اب ۲۱۰۰ روپے کا انتظام کرو..... کیونکہ دوبارہ حاضری کے لئے اتنا ہی خرچہ آ جائے گا..... میں نہایت غریب آدمی ہوں..... اتنی رقم کہاں سے لاتا..... لہٰذا اس کے بعد دوبارہ وہاں نہیں گیا..... رقم بھی گنوائی وقت بھی لگایا..... مگر کچھ حاصل نہ ہوا..... بہت بعد میں جا کر مجھے اس عامل کی حقیقت کا پتہ چلا.....

گدھی اور گدھے کے مزار کا دلچسپ واقعہ:

11 ..... کسی بستی میں ایک بڑی خانقاہ تھی..... وہاں دسیوں دیگیں پکتیں اور سینکڑوں افراد لنگر کھاتے..... قریب ہی ایک نوجوان رہتا تھا..... والدین فوت ہو چکے تھے..... روزگار ملتا نہ تھا..... کھانے کے بھی لالے پڑے ہوئے تھے..... ایک روز اس کے دل میں آئی..... کہ چلو پیر صاحب ہی کے نیاز حاصل کر لیں..... شاید قسمت پلٹ جائے.....

Marfat.com

چنانچہ ایک روز وہ خانقاہ کے اندر داخل ہوا..... اور پیر صاحب کی محفل میں شریک ہو گیا..... جب محفل برخاست ہوئی تو وہ بھی باہر آ گیا..... یہ سلسلہ کئی روز چلتا رہا..... نوجوان محفل میں شریک ضرور ہوتا..... لیکن بغیر کسی سوال کے واپس آ جاتا.....

ایک روز جب وہ حسبِ معمول واپس ہو رہا تھا ..... تو پیر صاحب نے اپنے پاس بلایا ..... اور کہا:

کہ میاں صاحبزادے! میں کئی روز سے تمہیں آتا جاتا دیکھ رہا ہوں..... کیا بات ہے کہ تم کوئی سوال کیے بغیر ہی چلے جاتے ہو..... پرسشِ احوال پر اس کے آنسو نکل آئے ..... کافی تسلی کے بعد جو ذرا دم ٹھہرا تو اس نے احوال سنایا..... کہ جناب کے زیر سایہ رہتا ہوں..... لیکن تباہ حال ہوں.....

پیر صاحب کو بڑا ترس آیا..... اور نوجوان سے کہا: کہ آج سے تم ہمارے مہمان ہو..... کھانا..... پینا..... کپڑا..... وغیرہ سب ہمارے ذمہ..... جب تمہاری طبیعت بحال ہو تو ہمارے پاس آنا..... ہم پھر کچھ کریں گے.....

کچھ عرصے کی بے فکری اور کھانے پینے کی فراوانی سے تو نوجوان کا حلیہ ہی بدل گیا.....

پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا..... کہ حضور! حکم فرمائیں......

پیر صاحب نے نوجوان کو اوپر سے نیچے تک دیکھا تو کہنے لگا:

ماشاء اللہ بھئی اب تم ایک کام کرو..... کہ میرے پاس ایک گدھا ہے..... اس کے اوپر سوار ہو کر تم بڑے پیر صاحب کی زیارت کر آؤ......اور اس کو زادِ راہ دیکر روانہ کر دیا.....

وہ نوجوان گدھے پر بیٹھ کر منزل پر منزل مارتا چلا جا رہا تھا..... کہ ایک جگہ گدھا بیمار ہو کر مر گیا.....

نوجوان بہت پریشان ہوا..... کہ جو گدھا میرے پیر صاحب نے دیا تھا..... اس کو سڑنے اور چیل کوؤں کی خوراک بننے کے لئے نہیں چھوڑا جا سکتا..... بڑی بے حرمتی ہوگی.....

چنانچہ ایک گڑھا کھود کر گدھے کو دفن کر دیا..... اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ وہ کرے تو کیا کرے..... اپنے پیر صاحب کے عطیہ کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتا تھا..... اسی کشش و پنج میں

Marfat.com

ایک قافلہ ادھر سے گزرا تو اس نے تباہ حال نوجوان کی مدد کر دی..... اب تو یہ سلسلہ چل پڑا..... اور اس کی آمدنی ہوتی رہی..... آہستہ آہستہ اس نے گرمی..... سردی اور برسات کے سخت موسموں سے بچنے کے لئے جھونپڑی ڈال لی..... قریب ہی ایک گاؤں تھا..... وہاں کے لوگوں نے پینے کے پانی کا انتظام کر دیا..... یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہا..... اور تین چار سال میں وہ جھونپڑی ایک بڑی خانقاہ میں تبدیل ہوگئی.....

اب ادھر کی سنئے! پیر صاحب کی پیری مندی پڑ گئی..... آمدنی کم ہوگئی..... تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ وہ بڑے پیر صاحب کی زیارت کو جا رہے ہیں..... وہ سفر کرتے کرتے جب اس جگہ پہنچے..... جہاں نوجوان نے خانقاہ بنائی تھی..... تو پیر صاحب نے بھی وہیں پڑاؤ ڈال دیا..... رات کو کھانے سے فارغ ہو کر کہنے لگے چلو بھائی..... مزار کے متولی کے نیاز حاصل کر لیں..... ابھی وہ حجرۂ خاص میں داخل ہی ہوئے تھے..... کہ مسند نشین ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا..... پیر صاحب بہت حیران ہوئے..... پوچھا کہ حضرت آپ مجھے کیوں گنہگار کر رہے ہیں..... لیکن وہ نوجوان یوں ہی کھڑا رہا.....

پیر صاحب نے پوچھا: کہ کچھ تو بتایئے کہ ماجرا کیا ہے.....

نوجوان گویا ہوا کہ حضور نے شاید مجھے پہچانا نہیں..... میں وہی شخص ہوں جسے آپ نے گدھا دے کر بڑے پیر صاحب کی زیارت کو بھیجا تھا.....

پیر صاحب نے پوچھا: اچھا تو پھر کیا ہوا؟......

اس نے جواب دیا: ہوا کچھ یوں کہ آپ کا وہ گدھا بیمار ہو کر مر گیا..... مجھے یہ گوارا نہ ہوا..... کہ آپ کے عطیہ کی بے حرمتی ہو..... اسے بصدِ احترام دفن کر دیا..... اور اس کی قبر پر بیٹھ گیا..... اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا.....

پیر صاحب بہت خوش ہوئے..... نوجوان کو گلے لگا کر خوب پیار کیا..... اور کہا تو میرا صحیح جانشین ہے..... میں بھی اس گدھے کی ماں کی قبر پر خانقاہ بنا کر کام چلا رہا تھا.....

دیکھئے جناب: اللہ اور اس کی مخلوق کو دھوکہ دینے اور معمولی فائدہ حاصل کرنے کے لئے لوگ کتنی تگ و دو کرتے ہیں..... اس طرح وہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں..... اگر اتنی

Marfat.com

ہی کوشش وہ اللہ تک پہنچنے کے لئے کریں..... تو اللہ تعالیٰ خود کہتا ہے..... تم میرے لئے ایک قدم بڑھاتے ہو..... میں تمہاری طرف دوقدم بڑھ کر آتا ہوں.....

پیر کی بیٹھک کی جگہ روپے جمع کرنے کی صندوقچی لگادی گئی:

12 ......جناب فضل حسین اعوان نے فرمایا.... کہ راولپنڈی سے مظفر آباد کی طرف براستہ ایبٹ آباد سفر کریں تو حویلیاں مظفر آباد تک جگہ جگہ سڑک کے کنارے سرخ جھنڈیاں کسی جھاڑی یا درخت کے ساتھ بندھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں..... وہاں ایک صندوقچی بھی پڑی ہوئی ہے..... اور ساتھ لکھا ہوا ہوتا ہے......

"بیٹھک سائیں سہیلی سرکار....."

میں نے جب بھی استفسار کیا..... تو جواب ملا کہ یہاں سہیلی سرکار نے چلہ کاٹا ہے..... یا آرام فرمایا ہے..... یہ سہیلی سرکار وہی ہیں..... جن کا مزار آزاد کشمیر گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس کے پاس ہے..... وہ ایک صدی کے لگ بھگ قبل ہزارہ کے کسی گاؤں سے یہاں تشریف لائے تھے..... اس سفر اور تبلیغ کے سلسلے میں جہاں کہیں بھی انہوں نے آرام فرمایا.....

لوگوں نے اس جگہ کو بیٹھک کا نام دے کر وہاں رنگ برنگی جھنڈیاں لگا دیں..... اور صندوقچی رکھ دی..... قابلِ غور بات ہے کہ یہ بیٹھکیں سڑک پر ان کی وفات کے بعد بنی.....

پیر کھوتے شاہ کے مزار کی حقیقت:

13 ......میں قطر میں آنے سے پہلے سعودی عرب کے شہر جدہ میں تھا..... وہاں پر میرے ساتھ ایک سرویئر صادق صاحب..... جو راولا کوٹ چیروٹی یا چھوٹ کے رہنے والے تھے..... میرے ساتھ کمرے میں رہائش پذیر تھے.....

وہ راوی ہیں "میں سندھ کی کسی کمپنی میں تھا..... وہاں پر ایک درگاہ تھی..... جہاں عرس میلے وغیرہ ہوتے تھے..... ایک مرتبہ وہاں پر عرس ہوا تو اچانک وہاں پر شوروغل ہونے لگا..... ہم لوگ بھی چلے گئے.....

Marfat.com

قبر کے بوڑھے مجاور دونوں بھائی تھے..... انہوں نے اعلان کیا کہ اے لوگو! یہ درگاہ کسی پیر کی نہیں بلکہ ہمارے گدھے کی قبر ہے.....

انہوں نے جب یہ کہا..... تو لوگوں میں ہلچل مچ گئی..... کہ پیر صاحب کی گستاخی کی گئی ہے..... کچھ لوگوں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہو؟.....

انہوں نے کہا: کہ ہم دو بھائی تھے..... ہمارے پاس ایک گدھا تھا..... جس پر ہم محنت مزدوری کیا کرتے تھے..... گدھا مر گیا تو ہم نے سوچا اس نے ہماری بڑی خدمت کی ہے..... اس کو یہاں ایک درخت کے نیچے راستے کے ایک طرف گڑھا کھود کر دفنا دیا..... اور اس کے اوپر لکڑی کھڑی کر کے اوپر ایک کپڑا باندھ دیا تھا..... تاکہ گزرنے والے لوگ گدھے کی قبر پر پاؤں نہ رکھ سکیں.....

کچھ ہی دنوں بعد دیکھا تو ایک اور کپڑا باندھا ہوا تھا..... پھر کپڑوں میں اضافہ ہوتا گیا..... ہم بھائیوں نے موقع کو غنیمت سمجھا..... ہمارے پاس کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا..... ہم آ کر یہاں بیٹھ گئے..... اور پھر ہمیں نذرانے ملنے لگے..... اور ہم نے اس کے اوپر ایک عمارت تعمیر کر دی..... اور اس کا نام رکھ دیا.....

اب ہمارے بیٹے پڑھ لکھ کر اچھے کام پر لگ چکے ہیں..... ہمارے کاروبار نوکر چاکر گدھے کی ہڈیوں کی صدقے سے بہت ہیں..... اب ہم دونوں بھائیوں نے مشورہ کیا ہے کہ ہم بوڑھے ہو چکے ہیں..... اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا منہ دکھائیں گے؟.....

ہم سچ بتا رہے ہیں..... تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے..... اور ہم آپ لوگوں سے بھی معافی مانگتے ہیں..... اگر آپ چاہیں تو معاف کر دیں..... ورنہ ہم آپ لوگوں کے مجرم ہیں..... جو چاہیں سزا دیں؟.....

کچھ لوگوں نے کہا: کہ یہ غلط ہے..... کچھ لوگ کہتے تھے کہ اتنے بڑے بزرگوں کی گستاخی ہو گی.....

انہوں نے بے ادبی کی ہے..... اور یہ پاگل ہو گئے ہیں..... اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ملنگ ہمیشہ یہاں پر رہتے ہیں..... شاید یہ سچ ہی ہو..... اور الغرض قبر کو اکھاڑنے کی ہمت

Marfat.com

کسی کو بھی نہ ہوئی..... بالآخر بوڑھے مجاوروں نے خود ہی قبر کو اکھاڑا..... تو اندر سے گدھا جی کی ہڈیاں..... اور سر برآمد ہوا..... اور پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ ہم تو پیر کھوتے شاہ سے مرادیں مانگتے رہے.....

دیکھو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکارنے والوں کا نتیجہ...... اللہ تعالیٰ انسان کو کیسے ذلیل کرتا ہے.....

پیر کے ایک عورت سے غیر شرعی عمل سے خانقاہ کے تقدس کا اندازہ:

14 ......ایک دفعہ راقم الحروف ایک ساتھی کے ہمراہ میوہ شاہ قبرستان (کراچی) میں عبدالقیوم شہید (جس نے ایک ہندو گستاخِ رسول کو عین عدالت میں فنا فی النار کیا تھا)..... کی قبر دیکھنے اور فاتحہ پڑھنے جا رہا تھا..... راستے میں ایک بڑی خانقاہ نظر آئی.....

میں نے ساتھی سے پوچھا: تو اس نے بتایا کہ یہ خانقاہ تاجیہ ہے..... یوسف شاہ تاجی اور ذہین شاہ تاجی وغیرہ کا نام تو سنا تھا..... اور یہ بھی سنا تھا کہ ان کے مریدان کو سجدہ کرتے ہیں.....

بابا تاج الدین ناگوری سے اپنا سلسلہ جوڑتے ہیں.....

ساتھی نے بتایا کہ اس وقت ذہین شاہ کے خلیفہ انور یہاں بیٹھتے ہیں..... میرے ساتھی مجھے اندر لے گئے.....

انور ایک بہت ہی سجی ہوئی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے..... کچھ دیر کے بعد میں نے انور صاحب سے پوچھا: کہ آپ تو ایک بڑے کاروباری آدمی اور بوہرہ قوم سے تھے..... یہ فقیری درویشی کس طرح شروع ہوئی..... اور ذہین شاہ صاحب سے تقریب میں ملاقات کیسے ہوئی..... بہت سی باتیں کرنے کے بعد جو جملہ اس نے کہا:

وہ قابل غور ہے کہنے لگے: ''بس ایک پان انہوں نے مجھے کھانے کے لئے دیا تھا..... اس کو کھانے کے بعد میں انہیں کا ہو گیا..... اور اپنی ساری دولت ان پر قربان کر دی.....''

ابھی بات ہو ہی رہی تھی..... کہ ایک جوان خاتون اندر تشریف لائیں..... اور آتے ہی ان سے لپٹ گئیں..... اور دونوں نے ایک دوسرے کی گردن کے بوسے لئے جیسے

Marfat.com

اکثر عرب حضرات ملاقات کے وقت کیا کرتے ہیں..... یہ منظر دیکھ کر مجھے بڑی کراہیت ہوئی..... اور ہم دونوں اٹھ کر چلے آئے.....

قارئین! اس واقعہ سے اس خانقاہ کے تقدس کا اندازہ لگا سکتے ہیں.....

جعلی قبر میں سے جلیبیاں نکال کر مریدوں کو دینے والے راز کا انکشاف:

15 ......"میرا بڑا لڑکا حفیظ الرحمٰن فوج میں ای ایم ای ٹریڈ میں کام کرتا ہے..... آج کل وہ کھاریاں چھاؤنی میں ہے..... دسمبر کے اواخر میں چھٹی پر گھر آیا تھا.....

اس نے بتایا: کہ دسمبر ۱۹۸۷ء کے اوائل میں ہماری فوج نے کھاریاں چھاؤنی للزوال اور سبڑیال کی طرف کوچ کیا..... اور ان دونوں شہروں کے درمیان کسی مقام پر جنگل میں ہماری فوج ٹھہری..... ہم چندروز وہاں ٹھہرے.....

ہمارے پاس ایک بوڑھا آدمی تقریباً ہر روز آتا..... اور بتاتا کہ یہاں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک بزرگ کی قبر ہے..... جو بہت ہی کرنی والا ہے..... اس کے پاس دور دراز سے چل کر لوگ آتے ہیں..... اور فیض حاصل کرتے ہیں..... ان کی مرادیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں..... وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا.....

ہاں البتہ جو شخص اسے نذرانہ پیش نہ کرے..... اس کے متعلق یقین سے نہیں کہا جا سکتا..... اس کی قبر پر جمعرات کو میلہ لگتا ہے..... اور جن آ کر قوالی کرتے ہیں.....

کوئی اولاد کی خاطر اس کے پاس آتا ہے.....

کوئی بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی خاطر اس کی قبر کو سلام کرتا ہے.....

کوئی مصیبت کے پنجہ سے رہائی حاصل کرنے کی خاطر اس کی قبر پر نذر و نیاز دیتا ہے.....

اور کوئی اپنی حاجت براری کی خاطر اس پر چادر چڑھاتا ہے..... اور کوئی اپنی دیگر دلی حاجات پورا کرانے کی خاطر اس بزرگ کے آگے فریاد کرتا ہے..... میری عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہو چکی ہے..... میں نے اپنی زندگی میں ایسا کامل بزرگ حاجتیں پوری کرنے والا سنا ہے نہ دیکھا ہے..... آپ بھی کسی وقت وہاں پر جا کر بابے کی زیارت کریں..... آپ کی

Marfat.com

طبیعت خوش ہو جائے گی.....

ایک طرف قوالی کی آواز آ رہی ہوتی ہے..... اور دوسری طرف چاروں طرف خوشبو مہک رہی ہوتی ہے..... اور بابا جی کی قبر کے سرہانے کے پاس جا کر فرداً فرداً لوگ اپنی حاجت براری کی خاطر دعا کرتے ہیں..... اور بابا کی قبر میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہے..... اس میں ہاتھ ڈال کر سوال کرتے ہیں..... یہ بزرگ سوالی کے ہاتھ پر کوئی مٹھی چیز رکھ دیتے ہیں..... کسی کو لڈو..... کسی کو جلیبی..... اور کسی کو برفی سے نوازتے ہیں.....

اکثر بامراد لوٹتے ہیں..... لیکن جس پر وہ ناراض ہوں تو اس کے ہاتھوں میں کوئلہ رکھتے ہیں.....

میں نے ساتھیوں کو آواز دی..... کہ ادھر آؤ اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکل حل کر دی.....

جب وہ میرے پاس آئے..... تو میں نے کہا: ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے..... کیونکہ جو شخص وہاں پر جاتا ہے..... تو وہ بابا جی کو ناراض کرنے کے لئے تو نہیں جاتا.....''

پھر انہوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ اس بزرگ کے متعلق ذکر کیا ہے..... وہ بہت کم ہے..... ان میں اس سے کئی گنا خوبیاں زیادہ ہیں..... اگر انسان اللہ تعالیٰ کو ملنا چاہے تو ان کے مزار کا رخ کرے..... اور وہاں پر سجدے میں پڑ کر بابا جی کو راضی کرے...... آپ کسی وقت جمعرات کو بابا جی کے مزار پر جا کر بچشم خود مشاہدہ کریں.....

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے..... کہ مجھے ایسے گھرانے میں پیدا کیا جو شرک کے نام سے بھی متنفر ہے..... اور شبانہ روز شرک و بدعات کے خلاف نبرد آزما ہے.....

بنا بریں مجھے اس فریب خوردہ اور شیطان کے جال میں بری طرح پھنسے ہوئے بوڑھے کی باتوں کا قطعاً کچھ اثر نہ ہوا..... البتہ جنوں کی قوالی اور دیگر امور کا خود مشاہدہ کرنے میں دلچسپی پیدا ہوئی..... میں نے اپنے دو دوستوں سے کہا..... ہم اس بزرگ کی قبر پر جا کر دیکھیں تو سہی..... کہ وہاں پر کیا کیا فواحشات اور منہیات کا لوگ ارتکاب کرتے ہیں..... نیز جنوں کی قوالی کا فراڈ بھی دیکھنا چاہیے.....

چنانچہ ایک جمعرات کو ہم تینوں نے وہاں پر جانے کا پروگرام بنایا..... جب رات کے دس بج گئے..... اور تمام لوگ اپنے اپنے بستروں میں محو خواب ہو گئے..... تو ہم اس قبر کی

Marfat.com

طرف چل دیئے..... جو جنگل میں تھی..... اس کے آس پاس کوئی بستی نہیں تھی..... جب ہم قبر کے پاس پہنچے..... تو ہمیں قوالی کی آواز سنائی دی.....

میرے ساتھی کہنے لگے۔ بوڑھا سچ کہتا تھا..... کہ وہاں پر جن قوالی کرتے ہیں..... میں نے تھوڑی دیر قوالی سنی..... اور الفاظ پر غور کیا تو مجھے انسانی آواز سے ملتی جلتی آواز سنائی دی..... قوالی کے الفاظ اردو میں تھے..... لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آرہی تھی..... میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی..... اور ادھر ادھر بڑے غور اور متجسسانہ نگاہوں سے دیکھا..... لیکن مجھے کوئی شے دکھائی نہ دی.....

میں نے ہنس کر کہا: کہ بوڑھے کی یہ بات تو سچی ثابت ہوئی..... اب دوسری بات کا مشاہدہ بھی کریں..... قبر سے غلاف اٹھا کر سوراخ دیکھیں.....

میرے ساتھی کہنے لگے: کہ اس بات کو چھوڑو..... ہم نے اس سے کیا لینا ہے..... ہم اس سے مرادیں مانگ کر اپنے پروردگار کو ناراض کریں گے..... اور ہم مشرکوں کے زمرے میں داخل ہو جائیں گے.....

میں نے کہا: بھائی صاحب! میرا عقیدہ آپ سے زیادہ پختہ ہے..... ہم یہاں شرکیہ امور نہیں کرنے آئے..... ہم نے تجربہ کرنا ہے..... اور دیکھنا ہے کہ باباجی کیا کہتا ہے.....

وہ کہنے لگے: اچھا پھر آپ اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈالیں..... میں نے بیٹری کی لائٹ سے قبر کے اندر نظر کی..... لیکن مجھے کچھ نظر نہ آیا..... اور تجربہ کے طور پر قبر کے سوراخ میں اپنا ہاتھ ڈال کر کہا: باباجی ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں..... ہمیں بھی کچھ عنایت کرو..... قبر سے ایک بھاری آواز آئی.....

بیٹا کیا چاہتے ہو؟.....

میں نے کہا: مجھے بیٹے کی خواہش ہے..... اگر آپ عنایت فرمائیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی..... اس کے بعد فوراً میرے ہاتھ پہ جلیبی رکھی گئی..... میں نے ہاتھ باہر نکالا تو دیکھا کہ تازہ جلیبی ہے.....

میں نے ہنس کر ساتھیوں سے کہا کہ باباجی تو واقعی بڑی کرنی والا ہے.....

Marfat.com

دیکھو قبر میں بیٹھا جلیبیاں نکال نکال کر دے رہا ہے..... وہ یہ ماجرا دیکھ کر بہت متعجب ہوئے..... اور کہنے لگے: عجیب ماجرا ہے..... آج تک کسی بزرگ نے اپنے مریدوں اور ماننے والوں کو جلیبیاں نہیں دیں..... یہ معاملہ میں سب سے گویا سبقت لے گیا.....

میں نے کہا: اسی لئے تو لوگ اسے بابا جلیبی چاہ کہتے ہیں..... پھر مجھے کہنے لگے: آؤ واپس چلیں.....

میں نے کہا: بھئی میں نے تو قبر میں جا کر بابا جی کی زیارت کرنا ہے..... اس کی زیارت کئے بغیر واپس ہرگز نہیں جاؤں گا.....

وہ کہنے لگے: کہ قبر کا سوراخ چھوٹا ہے..... اور کسی طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے..... آپ بابا جی کو کیسے ملیں گے؟.....

میں نے کہا: آپ صبر سے کام لیں..... اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل پیدا کر دے گا.....

چنانچہ میں نے اس قبر کے اردگرد چل پھر کر دیکھا..... لیکن مجھے کہیں سوراخ نہ مل سکا..... جو بندہ یا بندہ کے مصداق بالآخر قبر سے تھوڑے فاصلے پر ایک پختہ اینٹوں سے استنجا خانہ بنا ہوا نظر آیا..... قبر اور استنجاء خانہ کی درمیانی جگہ پر برسیم کی فصل اگی ہوئی تھی..... اور کسی کو وہاں جانے کا وہم وگمان بھی نہیں آسکتا تھا..... لیکن چونکہ میں اس جستجو میں تھا..... کہ اس میں کیا راز ہے.....

بنابریں اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی..... میں استنجا خانہ کی طرف چل پڑا..... جب اس کے پاس گیا تو وہاں پر ایک ٹوٹا ہوا لوٹا بھی نظر آیا.....

میں استنجاء خانہ میں داخل ہو گیا..... اس کا فرش پختہ سلوں کا بنا ہوا تھا..... میں نے اس پر زور سے پاؤں مارا تو دھمک پیدا ہوئی..... اور آواز آئی میں نے ساتھیوں کو آواز دی کہ ادھر آؤ اللہ تعالیٰ نے ہماری مشکل حل کر دی..... جب وہ میرے پاس آئے تو میں نے کہا: اس فرش پر جو سلیں لگی ہوئی ہیں..... ان میں سے اس سل کو اٹھاؤ.....

انہوں نے جو سل کو اوپر اٹھایا..... تو ہم کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک سرنگ بنی ہوئی

Marfat.com

ہے..... جو اس قبر کی طرف جاتی ہے.....

میں نے پھر ساتھیوں سے کہا: آؤ اندر چلیں..... اور تمام حالات کا جائزہ لیں.....

انہوں نے پھر مجھے روکنا چاہا..... اور کہا: کہ تم جان بوجھ کر موت کے منہ میں جاتے ہو.....

میں نے کہا: موت کا وقت مقرر ہے..... وہ آگے پیچھے نہیں آسکتی..... اگر ہماری موت یہیں مقرر ہے تو ہم یہاں سے جا نہیں سکتے..... گھبرانے کی ضرورت نہیں..... اگر تم ڈرتے ہو تو میں آگے آگے چلتا ہوں..... تم میرے پیچھے پیچھے چلے آنا.....

چنانچہ بیٹری کی لائٹ کر کے سرنگ میں گھس گئے..... آگے جا کر ہم نے دیکھا کہ دو آدمی لحاف اوڑھ کر لیٹے ہوئے ہیں..... ان کے پاس ٹیپ ریکارڈر چل رہا ہے..... اور ان کے پاس چند تھیلیاں پڑی ہیں..... کسی میں لڈو کسی میں جلیبی..... اور کسی میں مینگنیاں اور کوئلہ ہے..... جب ہم نے روشنی کی اور ہمارے پاؤں کی کھڑکھڑاہٹ ہوئی..... تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے..... اور ہم سے دست و گریباں ہونا چاہا..... ہم کو دھمکیاں دینے لگے..... کہ تم یہاں کیا لینے آئے ہو..... اگر اپنی جان کی خیر چاہتے ہو..... تو یہاں سے فوراً چلے جاؤ ہمارے پاس ہتھیار ہیں..... ہم تمہیں گولی ماردیں گے.....

جب انسان کے دل میں خوفِ خدا جاگزیں ہو تو دنیا کی کسی شے سے نہیں ڈرتا..... چنانچہ میں نے خوفزدہ ہونے کے بجائے زوردار آواز سے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے کلاشنکوف دینا..... میں ان کی ابھی خبر لیتا ہوں..... یہ ہمیں کیا سمجھتے ہیں..... میں ان سب کو جو یہاں پر موجود ہیں موت کے گھاٹ اتارتا ہوں.....

میری دھمکی سے مرعوب ہو کر وہ مکار کہنے لگے: کہ تم فوجی ہو؟.....

میں نے کہا: تمہیں ہمارا لباس نظر نہیں آرہا..... میری باتیں سن کر وہ سہم گئے..... اور ڈرتے ہوئے کہنے لگے..... ہمیں معاف کردو..... ان کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈر تھا..... اس میں قوالی کی کیسٹ لگی ہوئی تھی..... ایک آدمی قبر میں سوراخ کے پاس لیٹا ہوا تھا..... اس کے پاس چند تھیلیاں تھیں..... ان میں کسی میں جلیبیاں وغیرہ تھیں..... اور کسی میں کوئلے اور مینگنیاں تھیں..... جس کی حاجت پوری کرتا..... اسے جلیبی یا کوئی میٹھی شے

Marfat.com

دیتا..... اور جس کی مراد پوری نہ کرتا..... اسے کوئلے اور بینگنیاں دیتا..... انہوں نے یہ سب فراڈ بنایا ہوا تھا.....

ہم نے ان دونوں کو باہر نکال لیا..... جب باہر نکلے تو رات کے اندھیرے سے فائدہ اٹھا کر وہ فوراً بھاگ کر غائب ہو گئے..... ہم نے بھی ان کے تعاقب کی کوشش نہ کی..... کیونکہ میرا ارادہ تھا کہ صبح کو اپنے افسر سے اس قبر کے خفیہ راز کا انکشاف کروں گا..... اور اس کا خود مشاہدہ کرنے اور مسمار کرنے کا مشورہ دوں گا..... انہیں خیالات میں ڈوبے ہوئے ہم اپنی قیام گاہ پر پہنچے..... اور بستروں پر لیٹ گئے.....

ہم رات کو بارہ بجے واپس پہنچے..... اور صبح چار بجے ہمیں وہاں سے کوچ کرنے کا حکم مل گیا..... چنانچہ طلوعِ آفتاب سے پہلے ہی ہم وہاں سے چلے آئے..... اور پھر ادھر جانے کا موقع نہیں ملا..... میرے دل میں افسوس رہا کہ ہم اس قبر کو مسمار کیوں نہ کر سکے..... چونکہ ہمارا سفر رات کو ہوتا ہے..... اس لئے ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا..... کہ ہم کس طرف سے آئے ہیں..... اور کہاں جا رہے ہیں..... بس افسرانِ بالا کو علم ہوتا ہے..... اس لئے اب اس قبر کی صحیح نشاندہی مشکل ہے..... ہاں! البتہ کلووال اور سمبڑیال کے مابین کسی جگہ پر ہے..... یہ واقعہ سن کر آپ اندازہ لگائیں..... کہ اہل قبور لوگوں سے کیسے کیسے فراڈ کھیلتے ہیں..... اور نقدی بٹورنے کے کیا کیا ڈھنگ بنائے ہوئے ہیں..... اور لوگوں کے ایمان کیسے ضائع کرتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے فراڈیوں سے بچائے..... جو لوگوں کے ایمان اور دولت دونوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں.....

جعلی عامل معین المعروف چھری والے بابا کی حرکتوں کے قصے:

16 ......کراچی میں جعلی عامل اور حکیم کھلے عام شہریوں کو بیوقوف بنا کر ان سے ایک جانب تو بھاری رقوم بٹور رہے ہیں..... جبکہ دوسری جانب عورتوں کی عزتوں کو پامال کر رہے ہیں..... شہر میں سینکڑوں کی تعداد میں جعلی عامل اور حکیم موجود ہیں..... جن میں سے بعض جعلی عامل اور حکیم دکانیں لے کر ان میں اپنے آستانے اور مطب بناتے ہیں..... اور سادہ

Marfat.com

لوح افراد کو جھانسہ دے کر پھنسا لیتے ہیں..... جبکہ بعض عامل اور حکیم تو عملیات کرنے کے نام پر خواتین کے ساتھ زیادتی کرتے ہیں..... اور انہیں بلیک میل کرتے ہیں..... اس طرح کا ایک واقعہ اورنگی ٹاؤن کے علاقے منصور نگر میں پیش آیا..... جب ایک ۵۰ سالہ جعلی عامل اور حکیم معین الدین عرف منا المعروف چھری والے بابا نے نوبیاہتا دلہن کے ساتھ اپنے آستانے میں زیادتی کی..... اس نوبیاہتا دلہن نے اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی تفصیلات سے اپنی ماں اور نند کو آگاہ کیا..... جو خود بھی اس وقت دوسرے کمرے میں موجود تھیں..... جعلی عامل معین الدین قادری عرف منا بھائی المعروف چھری والے بابا کو پاکستان بازار تھانے کے انچارج حبیب اللہ قریشی اور ہیڈ کانسٹیبل رانا ذوالفقار نے اس کے آستانے سے گرفتار کیا..... ملزم کی گرفتاری ریشماں پروین زوجہ ارشد حسین کی جانب سے دی جانے والی درخواست کی روشنی میں عمل میں آئی.....

ریشماں پروین نے جب پاکستان بازار تھانے میں درخواست دی..... تو پولیس افسران یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے..... کہ ریشماں پروین کی درخواست میں کتنی سچائی ہے.....

پولیس نے جعلی عامل معین الدین قادری کے بارے میں جب اس کے علاقے سے معلومات حاصل کیں..... تو سنسنی خیز انکشافات ہوئے کہ چھری والے بابا اپنے آستانے پر آنے والی خواتین کے ساتھ زیادتی کر کے انہیں بلیک میل کرتا ہے..... اور بھاری رقوم حاصل کرتا ہے.....

پولیس نے معین الدین عرف منا کو حراست میں لے کر اس سے پوچھ گچھ شروع کی..... اس دوران ملزم انکار کرتا رہا.....

اس کا کہنا تھا..... کہ اس نے کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی ہے..... اور ریشماں اس پر الزام لگا رہی ہے.....

پولیس عامل معین الدین عرف منا کو لے کر منصور نگر غوثیہ مسجد کے قریب غوثیہ دواخانہ پہنچی..... یہ دواخانہ غوثیہ نگر ساڑھے گیارہ میں اونچائی پر بنا ہوا ہے..... منصور نگر میں زیادہ تر بنگالی آباد ہیں..... جبکہ معین الدین عرف منا خود بنگالی ہے..... غوثیہ دواخانہ کے باہر

Marfat.com

چھری والے بابا کا بورڈ لگا ہوا تھا..... جس پر ہر طرح کے عملیات کا توڑ اور ہر مرض کا شرطیہ علاج درج تھا.....

پولیس نے جب معین الدین منا کے گھر کی تلاشی لی تو پولیس کو ایسے شواہد ملے..... جس سے ابتدائی طور پر یہ بات سامنے آئی ہے..... کہ معین الدین منا نے ریشماں کے ساتھ زیادتی کی ہے..... جبکہ ملزم کی بیوی ناہید نے بھی اس بات کا اعتراف کرلیا..... کہ اس کا شوہر ریشماں کو مکان کے سب سے آخری کمرے میں لے کر گیا تھا..... جہاں اس نے ریشماں کے ساتھ زیادتی کی.....

پولیس کو دیئے جانے والے بیان میں ناہید نے بعض ایسی حقیقتوں سے پولیس کو آگاہ کیا..... کہ پولیس ملزم کو گرفتار کر کے اس سے تفتیش کرنے پر مجبور ہوگئی..... امت کو پولیس کے ایک افسر نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا..... کہ پاکستان بازار تھانے میں جھگڑوں کے دوران لوگ ایک دوسرے پر الزامات لگاتے ہیں..... جبکہ منصور نگر میں بنگالیوں کے آئے روز جھگڑے ہوتے ہیں..... اور وہ ایک دوسرے پر ڈکیتی..... چوری..... اور زیادتی کے الزامات لگا کر درخواست دیتے ہیں..... اس درخواست کو بھی ابتداء میں سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا تھا..... لیکن جب حقائق سامنے آئے تو معین الدین عرف منا کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا.....

ملزم معین الدین کی گرفتار کے بعد امت ٹیم جمعرات کے روز پاکستان بازار تھانے پہنچی..... اور جعلی عامل معین الدین عرف منا کے بارے میں معلومات حاصل کیں..... جس پر تفتیشی افسر نے بتایا کہ اسے عدالتی ریمانڈ کے لئے سٹی کورٹ لے کر گئے ہیں..... جس پر امت ٹیم نے پاکستان بازار تھانے کے انچارج حبیب اللہ قریشی سے رابطہ کیا..... اور ان سے درخواست کی کہ وہ اپنے اہلکاروں کے ہمراہ ملزم کے گھر اور اس کا آستانہ دکھائیں.....

جس پر تھانیدار نے ہیڈ محرر رانا ذوالفقار اور ایک سپاہی کو امت ٹیم کے ساتھ کیا جو تنگ گلیوں اور کچے راستوں سے لے کر ایک پہاڑی پر پہنچے..... اس پہاڑی کے نیچے منصور نگر درج تھا..... اور ساتھ ہی ایک غوثیہ مسجد بنی ہوئی تھی..... گاڑی مزید آگے نہیں جا سکتی

Marfat.com

تھی..... کیونکہ اونچائی پر جانا تھا.....

امت ٹیم گاڑی سے اتر کر پیدل اونچائی پر گئی..... تو وہاں پر ایک پوری بستی آباد تھی..... جس کو منصور نگر کہا جاتا ہے..... اس بستی میں ۴۰۰ گز کے ایک پلاٹ پر غوثیہ دواخانہ اور چھری والے بابا درج تھا.....

اس مکان کے چار دروازے تھے..... امت ٹیم نے ایک دروازے پر دستک دی تو تھوڑی دیر بعد ہی ایک چھ سال کی بچی ثوبیہ باہر نکلی..... جس نے اسکول کا یونیفارم پہنا ہوا تھا..... اور ہاتھوں میں پنسل پکڑی ہوئی تھی..... جب اس سے حکیم معین الدین کے بارے میں پوچھا..... تو اس نے معصومیت سے کہا: کہ وہ تھانے میں گئے ہیں..... انہیں پولیس ہمراہ لے گئی ہے..... جب گھر میں کسی بڑے کی موجودگی کے حوالے سے پوچھا:

تو اس نے کہا: کہ امی اور بھائی بھی تھانے گئے ہیں..... وہ اپنے دیگر چھوٹے بھائی اور بہن کے ساتھ گھر میں اکیلی ہے..... اسی دوران دروازے پر دو بچے بھی آ گئے..... جب امت ٹیم نے جعلی عامل معین الدین کا آستانہ دیکھنے کے لئے کہا:

تو اس بچی نے کہا: کہ میں اندر سے دروازہ کھولتی ہوں..... یہ کہہ کر وہ گھر کے اندر چلی گئی..... اور اس نے آستانے کا دروازہ کھولا..... تو ایک عجیب سے بدبو آنے لگی..... جب کمرے کی لائٹ جلائی گئی..... تو پورا کمرہ جڑی بوٹیوں..... ادویات اور دیگر چیزوں سے بھرا ہوا تھا..... کمرے میں رکھے شیلف کے اندر مختلف قسم کی ادویات تھیں.....

کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھے ہاتھ پر پردہ لگا ہوا تھا..... جبکہ الٹے ہاتھ پر اندر کی طرف ایک گاؤ تکیہ اور ایک چھوٹی میز رکھی تھی..... اور اس میز کے اوپر ایک ڈوری میں بال لگا کر ٹانکے گئے تھے..... کمرے میں اگربتیوں کی خوشبو اور جڑی بوٹیوں کی بو تھی..... کمرے میں صرف ایک ۶۰ وولٹ کا بلب لگا ہوا تھا..... جو پورے کمرے کو روشن نہیں کر پا رہا تھا.....

امت ٹیم نے جب کمرے کا جائزہ لیا..... تو وہاں سے کچھ تعویذ..... بال..... ناخن ملے..... جنہیں بوتلوں میں رکھا گیا تھا..... جب کہ اولاد کے لئے تعویذ کے نام سے ایک بوتل تھی..... جس میں کچھ تعویذ تھے..... آسیب کا سایہ کے نام کے تعویذ ایک بوتل میں

Marfat.com

رکھے تھے..... جبکہ ایک جانب آسیب بھگانے کا سامان جس میں انسانی بال..... دو چھریاں اور دیگر اشیاء تھیں.....

کمرے کا جب جائزہ لیا گیا تو اس میں ایک جانب بوتلیں رکھی ہوئی تھیں..... جن پر مختلف بیماریوں کے حوالے سے دوا کے اسٹیکر لگے ہوئے تھے..... یہ ڈبے خالی تھے.....

جب امت ٹیم نے بچی سے ان ڈبوں کے بارے میں پوچھا: تو اس نے کہا: کہ ابو دوائیں بناتے ہیں..... وہ اس میں بھر کر فروخت کرتے ہیں..... جعلی عامل اور حکیم معین الدین کے کمرے کے اندر سے مکان کے اندر جانے کے دو راستے تھے..... ایک راستہ ان کی بالکل پشت پر تھا..... جبکہ دوسرا راستہ آستانہ کے مرکزی دروازے کے بالکل ساتھ ایک پتلی سی گلی میں تھا..... جس میں ایک آدمی مشکل سے نکل سکتا تھا.....

امت ٹیم مذکورہ راستے سے اندر گئی تو مکان کے اندر مزید ۴ کمرے اور باورچی خانہ تھا..... اور دیگر تین کمروں کے ساتھ ایک دروازہ ایسا تھا..... جو باہر کھلتا تھا..... کمرے میں کلر ٹی وی چل رہا تھا..... سب سے کونے والے کمرے میں زمین پر ایک گدا بچھا ہوا تھا..... اور اس گدے پر ایک ہرے رنگ کا میلا تکیہ رکھا ہوا تھا..... جبکہ کمرے میں ایک جانب شیلف میں انگریزی فلموں کی کیسٹیں رکھی ہوئی تھیں..... اس کمرے کا دروازہ بھی مکان کے باہر کی جانب کھلتا تھا.....

امت ٹیم نے جب بچی ثوبیہ سے معلومات حاصل کیں..... تو اس نے بتایا: کہ ابو ریشماں کو اس کمرے میں لے کر آئے تھے..... وہ جب کسی کو دم کرتے ہیں..... تو اسے اس کمرے میں لے کر آتے ہیں..... اور کمرہ بند کر کے اس پر دم کرتے ہیں.....

بچی نے بتایا: کہ ابو کے پاس ایک چھری ہے..... جس سے وہ دم کرتے ہیں..... اور دم کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکل کر پیاز یا لیموں کاٹتے ہیں..... دیگر کمروں کے مقابلے میں آخری کمرے میں پرفیوم کی خوشبو آ رہی تھی..... جب شیلف کھول کر دیکھا گیا..... اس میں دو سے تین پرفیوم..... مختلف اقسام کی کولڈ کریمیں رکھی ہوئی تھیں..... جب ثوبیہ سے ان کے بارے میں پوچھا: تو اس نے کہا: کہ اس کمرے میں صرف ابو جاتے ہیں..... اور کسی

Marfat.com

کو کمرے میں جانے کی اجازت نہیں تھی..... اس لئے اسے اس بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں.....

امت ٹیم نے منصور نگر میں رہائشی لوگوں سے عامل معین الدین کے بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کیں..... اس دوران ایک بزرگ نے بتایا کہ معین الدین نے ایک سال قبل ہی آستانہ بنایا ہے..... اس سے پہلے یہاں کوئی آستانہ نہیں تھا.....

بزرگ نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا کہ معین الدین نے ۴۰۰ گز کی جگہ قبضہ کر کے گھیری ہے..... اس نے جب سے اپنا مطب اور آستانہ بنایا ہے..... اس کے پاس کوئی نہیں جاتا ہے..... اور محلہ والے سے اس سے کوئی رابطہ نہیں رکھتے ہیں.....

بزرگ نے کہا: کہ معین الدین جسے منا کہتے ہیں..... کہ آستانے پر زیادہ تر خواتین آتی ہیں..... جو اورنگی ٹاؤن کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں.....

بزرگ نے کہا: کہ جب اسے پولیس نے گرفتار کیا تو علاقے کے لوگوں پر یہ حقیقت کھلی..... کہ وہ عورتوں کے ساتھ زیادتی کرتا تھا.....

امت کو ایک رہائشی نسیم بنگالی نے بتایا کہ معین الدین ایک جعلی عامل ہے..... اور لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہا ہے..... اس کے خلاف علاقے کے لوگوں نے گمنام درخواستیں دی ہیں..... لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے.....

نسیم بنگالی نے بتایا: کہ معین الدین عرف منا لوگوں کو غلط دوائیں دیتا تھا..... اور اکثر اس کا اپنے مریضوں سے جھگڑا رہتا تھا..... علاقے کی ایک خاتون نے کہا: کہ انہوں نے معین الدین کے بارے میں کوئی شکایت نہیں سنی ہے..... ان کے پاس لوگ آتے ہیں..... جن میں بڑی تعداد عورتوں کی ہوتی ہے.....

امت ٹیم جعلی عامل معین الدین عرف منا کے گھر سے ہو کر واپس پاکستان بازار تھانے پہنچی..... تو پولیس ملزم کا عدالتی ریمانڈ لے کر پہنچ چکی تھی..... اور ملزم کو تھانے کے لاک اپ میں بند کر دیا گیا تھا.....

امت ٹیم نے ملزم سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی..... تو پولیس کا ایک سپاہی تھانے کے

Marfat.com

لاک اپ سے ایک ۵۰ سالہ شخص کو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال کر لے کر آیا..... اس ۵۰ سالہ شخص نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے..... سر پر سفید ٹوپی تھی.....

سپاہی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا: کہ صاحب جی یہی وہ شیطان ہے..... جو عورتوں کی عزت سے کھیلتا ہے..... سپاہی کا یہ جملہ سن کر جعلی عامل معین الدین نے خونخوار نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا..... اور بڑبڑانے لگا.....

اس دوران تھانیدار نے اس سے کہا: کہ جو حقیقت ہے وہ بتاؤ..... جس پر اس نے بتایا کہ اس کا نام معین الدین عرف منا ہے..... لیکن وہ چھری والے بابا کے نام سے مشہور ہے.....

ملزم نے کہا: کہ وہ ایک سال سے منصور نگر میں اپنا آستانہ چلا رہا ہے..... جبکہ اس نے اپنے آستانے میں حکیم کا مطب بھی کھولا ہوا ہے..... معین الدین نے بتایا کہ وہ بنگالی ہے..... ملزم کے مطابق وہ ۱۹۸۱ء میں پاکستان آیا..... اور پھر مستقل یہاں پر رہائش اختیار کر لی.....

ملزم نے بتایا: کہ اس کے ۸ بچے ہیں..... جن میں چار لڑکے اور چار لڑکیاں شامل ہیں ..... جبکہ اس نے اپنی بڑی لڑکی کی شادی کر دی ہے.....

ملزم نے بتایا: کہ وہ عامل کا کام کرنے سے قبل زری کا کام کرتا تھا..... اور ایک سال قبل اس کے پیر نے اسے ہدایت دی..... کہ وہ عامل بن کر لوگوں کی خدمت کرے..... جب اس سے پیر کا نام پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ وہ مشرقی پاکستان میں رہتے ہیں..... اور میں ان کا نام نہیں بتا سکتا.....

جب پوچھا گیا: کہ کیا وہ حیات ہیں..... تو اس نے کہا: کہ انہوں نے پردہ کر لیا ہے ..... معین الدین نے بتایا کہ وہ عملیات کرنے کا ماہر ہے..... اور اسے ہر جادو کا توڑ آتا ہے..... جبکہ وہ ایک اچھا حکیم بھی ہے..... اس نے ہر مرض کی دوا بنائی ہے.....

ملزم نے دعویٰ کیا کہ اس نے شوگر..... بلڈ پریشر..... کینسر..... اور دیگر امراض کی دوائیں خود تیار کی ہیں..... جب اس سے پوچھا گیا: کہ اس نے کیا یہ سب کچھ سیکھا ہے..... تو معین الدین نے بتایا کہ اسے دادا پیر نے سکھایا تھا..... اور دادا پیر بھی مشرقی پاکستان میں

Marfat.com

رہتے ہیں.....

معین الدین سے جب ریشماں کے بارے میں پوچھا گیا..... تو اس نے منہ میں بڑبڑانا شروع کیا..... وہ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا کہ صاحب جی وہ صحیح لڑکی نہیں ہے.....

انہوں نے مجھ پر الزام لگایا ہے..... معین الدین عرف منا نے بتایا: کہ ریشماں..... اس کی ماں..... اور ایک خاتون جسے ریشماں کی نند بتایا گیا..... اس کے پاس آئیں.....

ریشماں کی ماں نے کہا: کہ ریشماں کو دورے پڑتے ہیں..... اس کا علاج کریں..... جس پر میں نے اس کا علاج کیا..... اور انہوں نے الزام لگا دیا.....

معین الدین نے کہا: کہ جب میں نے ریشماں کو اندر والے کمرے میں لے جانے کے لئے کہا: تو اس کی ماں نے اعتراض کیا..... لیکن میں نے کہا: کہ میری بیوی اسے کمرے میں لے کر جائے گی..... اور وہ میرے ساتھ ہی کھڑی رہے گی..... کیونکہ میں کمرے میں دَم کرتا ہوں..... جس پر میں اور میری بیوی ریشماں کو کمرے میں لے کر گئے.....

میں نے اپنی بیوی سے کہا: کہ تم کمرے کے باہر کھڑی رہو..... بعد ازاں میں نے اس پر چھری سے دَم کیا..... اس دوران لڑکی چیخنے لگی..... اور اس نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے.....

معین الدین نے کہا: کہ اس سے پہلے بھی مجھ پر ۲ عورتیں الزام لگا چکی ہیں..... یہ جملہ ادا کر کے وہ خاموش ہو گیا..... کیونکہ پولیس کے لئے بھی یہ ایک سنسنی خیز انکشاف تھا.....

جب اس سے مذکورہ عورتوں کے بارے میں پوچھا..... تو اس نے ایک کا نام (ف) اور دوسری کا نام (ش) بتایا.....

امت کے پاس مذکورہ عورتوں کے مکمل نام اور ایڈریس موجود ہیں..... جو ملزم نے بتائے تھے.....

جب پوچھا گیا کہ کیا اس نے ان کے ساتھ بھی زیادتی کی ہے..... تو ملزم نے انکار کیا اور کہا: کہ انہوں نے اس پر الزام لگایا ہے..... اور حقیقت اس کے برعکس ہے.....

معین الدین نے کہا: کہ (ش) کا بیٹا شاہد اس کے گھر پر چوری کرنے کی واردات میں ملوث ہے..... اور اس نے شاہد کو پولیس کے ہاتھوں پکڑوا دیا تھا..... جس پر شاہد کی ماں (ش) نے

Marfat.com

اس پر الزام لگایا تھا..... ملزم کے مطابق شاہد کو نوٹی گیشن پولیس نے چھوڑ دیا تھا.....

ملزم نے بتایا کہ اس کے خلاف سازش کی گئی ہے..... اس نے کسی سے زیادتی نہیں کی.....

ملزم نے بتایا کہ وہ جو دوا بناتا ہے..... اس کا تجربہ سب سے پہلے اپنے اوپر کرتا ہے..... اس نے بتایا کہ ایک دوائی اس نے تیار کی..... اور اس کا تجربہ اپنے اوپر کیا..... جس سے اسے نقصان ہوا..... اور اس کا جسم سوج جاتا تھا.....

ملزم نے بتایا کہ ریشماں اور اس کی ماں غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں..... ملزم یہ کہہ کر خاموش ہو گیا..... اسی دوران ریشماں اپنی ماں اور نند کے ہمراہ پاکستان بازار تھانے آ گئیں..... جب امت نے ریشماں کی ماں حسنہ بانو سے بات شروع کی..... تو ملزم نے کہا: کہ یہ لوگ جھوٹ بولیں گے..... جس پر تھانیدار نے ملزم کو حوالات میں بند کرنے کو کہا:

امت ٹیم نے حسنہ بانو سے بات چیت کی تو انہوں نے بتایا: کہ وہ ایک پرائیوٹ اسپتال میں آیا کا کام کرتی ہیں..... اور اورنگی ٹاؤن کے علاقے گلشن ضیاء میں رہتی ہیں..... حسنہ بانو کے مطابق ان کی بیٹی ریشماں پروین کی انہوں نے دو ماہ قبل ارشد حسین سے شادی کی.....

ریشماں کو دورے پڑتے تھے..... جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان تھیں..... ایک روز وہ مغرب کی نماز کے بعد دیگر محلے کی عورتوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھیں..... کہ اچانک سامنے سے معین الدین عرف چھری والے بابا گزرے..... جسے دیکھ کر محلے کی ایک عورت نے اسے سلام کیا.....

اس نے مجھے بتایا کہ یہ بہت اچھے بابا ہیں..... اور دوائیں بھی دیتے ہیں..... تم ریشماں کو انہیں دکھاؤ..... شاید اس کا مرض دور ہو جائے..... یہ کہہ کر اس نے بابا کو آواز دے کر بلایا..... جب بابا قریب آئے..... تو سب نے انہیں سلام کیا..... اور میں نے انہیں اپنی بیٹی کی بیماری کے بارے میں تفصیلات بتائیں..... جس پر بابا نے کہا: کہ اسے لے کر اگلے روز میرے آستانے پر آ جانا.....

بابا نے آستانے کا ایڈریس لکھ کر دیا..... اور چلے گئے..... اگلے روز میں اپنی بیٹی ریشماں پروین اور اس کی نند کو لے کر چھری والے بابا کے آستانے پر پہنچی.....

Marfat.com

بابا نے ہمیں اپنے مطب میں بٹھایا..... انہوں نے ریشماں کی نبض دیکھی..... اور کہا: کہ ایسا لگتا ہے اس پر اثرات ہیں..... اور میں انہیں ختم کردوں گا.....

حسنہ بانو نے کہا: کہ میں نے جب بابا کی فیس پوچھی..... تو انہوں نے کہا: کہ میں آپ لوگوں سے فیس نہیں لوں گا..... لیکن تعویذ اور عملیات پر خرچہ آئے گا..... وہ ادا کردیجئے گا..... یہ کہہ کر بابا کچھ پڑھنے لگے..... اسی دوران انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی..... اور کہا: کہ لڑکی کو اندر لے جاؤ..... اس کا اتار کرنا ہے.....

جب بابا نے لڑکی کو اندر لے جانے کا کہا: تو میں بھی اٹھ کھڑی ہوئی..... کہ لڑکی کے ساتھ اندر چلی جاؤں..... لیکن بابا نے یہ کہہ کر منع کردیا..... کہ آپ اندر آئیں تو ہمیں اتار کرنے میں رکاوٹ پیش آئے گی..... اور ایسا بھی ہوسکتا ہے..... کہ اثرات آپ کو نقصان پہنچائیں.....

آپ مہربانی کرکے اس کمرے میں بیٹھی رہیں..... ساتھ ہی بابا نے کہا: کہ آپ لوگوں کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے..... میری بیوی ساتھ ہے..... جس کے بعد بابا کی بیوی ریشماں کو اندر کمرے میں لے گئی..... اور تھوڑی دیر بعد ہی بابا بھی کمرے میں چلے گئے.....

بابا کے جاتے ہی اس کی بیوی کمرے سے باہر آگئی..... اور اس کے کمرے سے باہر آنے کے بعد ریشماں کے چیخنے کی آوازیں آنے لگیں..... جس پر مجھے تشویش ہوئی.....

اسی دوران مجھے بابا کی بیوی نظر آئی..... میں نے اس سے کہا: کہ بابا کہاں ہے؟.....

تو اس نے کہا: کہ کمرے میں دم کررہے ہیں..... میرا دل نہیں مانا..... میں اس کمرے کی طرف بڑھی تو کمرہ اندر سے بند تھا..... میں نے اور میری بیٹی کی نند نے زور زور سے دروازہ بجانا شروع کیا..... اس دوران میری بیٹی ریشماں نے دروازہ کھولا..... تو میں نے جو دیکھا وہ بیان نہیں کرسکتی..... یہ باتیں بتاتے ہوئے حسنہ بانو کی آنکھیں نم ہوگئیں..... جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی ریشماں پروین مسلسل روئے جارہی تھی.....

اور اس کا یہی کہنا تھا..... کہ اس کو پھانسی دے دو..... حسنہ بانو نے بتایا کہ معین الدین عرف منا نے انہیں دھمکیاں دیں..... لیکن انہوں نے اس کے خلاف مقدمہ درج کرادیا

Marfat.com

..... تا کہ اس شیطان کو سبق سکھایا جا سکے..... اور دیگر عورتیں اس کا اصلی چہرہ دیکھ سکیں.....

حسنہ بانو نے کہا: کہ ہم اسے جانتے بھی نہیں تھے..... لیکن محلے والوں کے کہنے پر اپنی بیٹی کے علاج کی غرض سے آئے تھے.....

حسنہ بانو نے کہا: کہ معین الدین کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے.....

امت کو تفتیشی افسر نے بتایا: کہ پولیس ملزم سے تفتیش کر رہی ہے..... جس کے بعد مزید حقائق معلوم ہوں گے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 22

علماء دیوبند کے گیارہ اثر انگیز واقعات

مولانا حسین احمد مدنی کا اکرام، مہمان کی خاطر زمین پر لیٹنے کا واقعہ:

1 ...... میں ایک دفعہ دیوبند گیا..... وہاں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے گھر مہمان ہوا..... حضرت مدنی خود گھر میں نہیں تھے..... میں رات کو ایک کمرے میں سویا ہوا تھا..... کروٹ جو بدلی تو آنکھ کھلی..... دیکھا تو حضرت مدنی ایک چٹائی پر جو میری چارپائی کے بالکل قریب تھی..... لیٹے ہوئے تھے..... سر کے نیچے اینٹ رکھی ہوئی تھی.....

مجھے بہت شرم آئی..... خیال آیا کہ حضرت کو اس وقت جگانا مناسب نہیں..... ذرا دیر گزری تو دیکھا: حضرت مدنی نوافل میں مشغول ہیں..... صبح ہوئی تو پوچھا:

کہ حضرت! یہ کیا غضب کیا؟.....

نیچے کیوں آرام فرمانے لگے؟.....

مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟.....

فرمایا: یہ اکرام ضیف (مہمان) ہے..... کیا آپ نے حدیث نہیں پڑھی.....

''جو کوئی اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہوں..... اس پر لازم ہے..... کہ مہمان کی عزت کرے.....''

پھر فرمایا: آج مولوی پڑھتے تو ہیں..... مگر عمل نہیں کرتے..... میں اپنے ساتھ ایک من کے قریب کوئٹہ کے عمدہ انگور لے کر گیا تھا..... وہ سب حضرت نے حاضرین میں تقسیم فرمادیئے.....

گھر سے خادمہ آئی: کہنے لگی:

''سنا ہے..... افغانی صاحب..... انگور لائے ہیں..... گھر کے لئے بھی دے

Marfat.com

دیجئے..... فرمایا: اب آئی ہو وہ تقسیم بھی ہو گئے.....

(روایت حضرت مولانا شمس الحق افغانی۔ مرسلہ: ام معاویہ ہمدانی)

دینی افکار کے تحفظ کی خاطر مولانا اسماعیل شہید کا دشمن کو معاف کرنا:

2......ایک صاحب نے فرمایا: کہ مولوی اسماعیل صاحب کاندھلوی (مولوی یحیٰ صاحب کے والد) اور مولوی عبدالرحیم صاحب (رانڈوں کی شادی والے) بیان کرتے تھے..... کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید کا قاعدہ تھا..... کہ جہاں کہیں کوئی میلہ ہوتا..... خواہ ہندوؤں کا ہو یا مسلمانوں کا..... یا کوئی اور مجمع ہوتا..... جیسے ناچ کی محفل یا قوالی کی محفل..... تو آپ وہاں پہنچتے..... اور کھڑے ہو کر وعظ فرماتے.....

اور اس کا یہ اثر ہوتا..... کہ جہاں ناچ یا قوالی وغیرہ کی محفل ہوتی..... اور آپ وہاں وعظ فرماتے تو اکثر لوگ محفل کو چھوڑ کر آپ کے وعظ میں آجایا کرتے تھے..... آپ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ اولیاء میں بھی پہنچتے تھے..... اور وہاں بھی وعظ فرماتے تھے..... اور وہاں بھی یہی اثر ہونے لگا تھا..... جب مجاوروں نے یہ رنگ دیکھا..... تو ان کو سخت ناگوار ہوا..... اور انہوں نے مشورہ کیا..... کہ مولوی اسماعیل کو کسی طرح قتل کر دینا چاہیے..... اس پر ایک بڈھے نے آپ کے قتل کا بیڑہ اٹھایا..... اور کہا: کہ میں ان کو قتل کروں گا..... غرض یہ طے پا گیا.....

ایک روز مولانا شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ جامع مسجد کے بیچ کے دَر میں وعظ فرما رہے تھے..... کہ اس بڈھے نے مولانا پر تلوار کا وار کیا..... سو مولانا کے دوست اس بڈھے کو لپٹ گئے..... اور تھپڑ وغیرہ مارے..... مولانا نے بڈھے کو چھڑا دیا..... اور کوئی مقدمہ نہیں چلایا..... بلکہ اس کو معاف کر دیا......

ایک ہندو جنٹلمین پر حضرت مدنی کے بہترین اخلاق کا اثر:

3......حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے..... کہ

Marfat.com

جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ آخری حج سے تشریف لا رہے تھے..... تو ہم لوگ اسٹیشن پر شرف زیارت کے لئے گئے..... حضرت کے متوسلین میں سے ایک صاحب زادہ محمد عارف ضلع جھنگ دیو بند تک ساتھ گئے..... ان کا بیان ہے کہ ٹرین میں ایک ہندو جنٹلمین بھی تھا..... جس کو ضرورت فراغت لاحق ہوئی..... وہ رفع حاجت کے لئے گیا..... اور الٹے پاؤں بادل ناخواستہ واپس ہوا.....

حضرت مولانا مدنی سمجھ گئے..... فوراً چند سگریٹ کی ڈبیاں ادھر ادھر سے اکٹھی کیں..... لوٹا لے کر پاخانہ میں گئے..... اور اچھی طرح صاف کر کے ہندو دوست سے فرمانے لگے: کہ ''جائیے پاخانہ بالکل صاف ہے''

نوجوان نے کہا:

''مولانا..... میں نے دیکھا ہے..... پاخانہ بالکل بھرا ہوا ہے.....''

قصہ مختصر..... وہ اٹھا اور جا کر دیکھا تو پاخانہ بالکل صاف تھا..... بہت متاثر ہوا..... اور بھرپور عقیدت کے ساتھ عرض کرنے لگا:

''یہ حضور کی بندہ نوازی ہے..... جو سمجھ سے باہر ہے.....''

اس واقعہ کو دیکھ کر خواجہ نظام الدین تونسوی مرحوم نے ایک ساتھی سے پوچھا: کہ یہ کھدر پوش کون ہے؟.....

جواب ملا کہ ''یہ مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں..... ''تو خواجہ صاحب مرحوم بے اختیار ہو کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاؤں سے لپٹ گئے..... اور رونے لگے:

حضرت نے جلد پاؤں چھڑائے..... اور پوچھا: کیا بات ہے؟.....

تو خواجہ صاحب نے کہا:

''سیاسی اختلاف کی وجہ سے میں نے آپ کے خلاف فتوے دیئے..... اور برا بھلا کہا: آج آپ کے اس اعلیٰ کردار کو دیکھ کر تائب نہ ہوتا تو شاید سیدھا جہنم میں جاتا.....''

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میرے بھائی! میں نے حضور ﷺ کی سنت پر عمل کیا ہے..... اور وہ سنت یہ ہے کہ

Marfat.com

حضور ﷺ کے بستر پر ایک یہودی مہمان نے پاخانہ کر دیا تھا..... صبح جلدی اٹھ کر چلا گیا ..... جب اپنی بھولی ہوئی تلوار لینے آیا..... تو دیکھا حضور ﷺ بہ نفس نفیس اپنے دست مبارک سے بستر کو دھو رہے ہیں..... یہ دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا.....''

(ماہنامہ الرشید، مدنی و اقبال نمبر، ص:۱۷۲)

مولانا موسیٰ روحانی بازی سے حضور ﷺ کی محبت کا عجیب واقعہ:

4...... شیخ الحدیث حضرت مولانا موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس دور کے جلیل القدر علماء اور عبقری شخصیات میں سے تھے..... ان کے صاحبزادے نے ان کی زندگی کا ایک عجیب واقعہ لکھا.....

وہ لکھتے ہیں:

''ایک مرتبہ حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ بمع اہل وعیال حج کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے..... حج کے بعد چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا:

مولانا سعید احمد خان رحمہ اللہ تعالیٰ (جو کہ تبلیغی جماعت کے بڑے بزرگوں میں سے تھے) کو جب آپ کی آمد کی اطلاع ہوئی..... تو آپ کی بمع اہل خانہ اپنی مدینہ منورہ والی رہائشگاہ پر دعوت کی..... دعوت کے دوران والد محترم رحمہ اللہ تعالیٰ..... مولانا سعید احمد خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تشریف فرما تھے..... کہ ایک شخص (جو کہ مدینہ منورہ ہی کا رہائشی تھا) آیا..... اس نے جب مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس مجلس میں تشریف فرما دیکھا..... تو انہیں سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں ان کے قریب بیٹھ گیا..... اور عرض کیا: کہ

''حضرت میں آپ سے معافی مانگنے کیلئے حاضر ہوا ہوں..... آپ مجھے معاف فرما دیں''......

والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

بھائی کیا ہوا؟.....

''میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں..... نہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہے..... تو کس بات پر معاف کروں؟.....''

Marfat.com

وہ شخص پھر کہنے لگا: کہ بس حضرت آپ مجھے معاف کردیں..... حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ......

''کوئی وجہ بتلاؤ تو سہی؟.....''

وہ شخص کہنے لگا:

''جب تک آپ معاف نہیں فرمائیں گے..... میں بتلا نہیں سکتا.....''

تو اپنے مخصوص لب ولہجہ میں والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اچھا بھئی معاف کیا..... اب بتلاؤ کیا بات ہے؟.....''

وہ کہنے لگا:

''حضرت میری رہائش مدینہ منورہ میں ہی ہے..... میں اپنے رفقاء اور ساتھیوں سے اکثر آپ کا نام اور آپ کے علم وفضل کے واقعات سنتا رہتا تھا..... چنانچہ میرے دل میں آپ کی زیارت وملاقات کا شوق پیدا ہوا..... اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ تمنا بڑھتی گئی..... مگر کبھی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوسکا.....''

اتفاق سے چند دن قبل آپ مسجد نبوی میں نوافل میں مشغول تھے..... کہ میرے ایک ساتھی نے مجھے اشارے سے بتلایا: کہ

''یہ ہیں مولانا محمد موسیٰ صاحب..... جن کے بارے میں تم اکثر پوچھتے رہتے ہو''......

میں نے چونکہ اس سے پہلے آپ کو دیکھا نہیں تھا..... اس لیے میرے ذہن میں آپ کے بارے میں ایک تصور قائم تھا..... کہ پھٹا پرانا لباس ہوگا..... دنیا کا کچھ پتہ نہیں ہوگا..... لیکن جب میں نے نوافل پڑھتے ہوئے آپ کا حلیہ اور وجاہت دیکھی..... تو میرے ذہن میں جو پھٹے پرانے لباس کا تصور تھا..... وہ ٹوٹ گیا..... اور دل میں آپ کے بارے میں کچھ بدگمانی پیدا ہوگئی......

چنانچہ میں آپ سے ملے بغیر ہی واپس لوٹ گیا..... اسی رات کو خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی..... کیا دیکھتا ہوں..... کہ نبی کریم ﷺ انتہائی غصے میں ہیں.....

میں نے عرض کیا:

Marfat.com

''یارسول اللہ ﷺ مجھ سے ایسی کیا غلطی ہوگئی..... کہ آپ ﷺ ناراض دکھائی دے رہے ہیں؟.....''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم میرے موسیٰ کے بارے میں بدگمانی کرتے ہو..... فوراً میرے مدینے سے نکل جاؤ.....''

میں خوف سے کانپ گیا..... فوراً معافی چاہی..... فرمایا:

''جب تک ہمارا موسیٰ معاف نہیں کرے گا..... میں بھی معاف نہیں کروں گا.....''

یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بیدار ہوگیا..... اور اس دن سے میں مسلسل آپ کو تلاش کررہا ہوں..... مگر آپ کی جائے قیام کا پتہ نہیں لگا سکا..... آج آپ سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی تو معافی مانگنے کے لیے حاضر ہوگیا ہوں.....

حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جب یہ واقعہ سنا تو پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے.....

(ترغیب المسلمین، ص:۳۰۔ از: ابن الحسن عباسی)

مدنی آقا کا ایک عاشق، جسے عدالت نے دیوانہ قرار دے دیا:

5 ..... ۱۹۲۹ء کا دور تھا..... ہندوستان پر انگریز کی حکومت تھی..... جالندھر کے ایک میدان میں محمد عربی ﷺ کے دیوانے جمع تھے..... اچانک اسٹیج سے اعلان ہوا کہ ایک منافق جو نام تو مدنی آقا ﷺ کا لیتا ہے..... لیکن کام ان کے دشمنوں کے لیے کرتا ہے..... اس کے خلاف نظم لکھی گئی ہے..... کون ایسا خوش نصیب ہے جو یہ نظم پڑھ کر مدنی آقا ﷺ سے محبت کا حق ادا کردے؟.....

ایک نوجوان اٹھا..... اس نے بازو چڑھائے..... اور نظم پڑھنا شروع کردی..... اس نظم میں جہاں اس منافق کا پول کھولا گیا تھا..... وہیں انگریزوں کی سازشوں کو بھی بے نقاب کیا گیا تھا.....

جلسہ کے بعد اس نوجوان کو انگریز فوج نے گرفتار کرلیا..... فوجی عدالت میں مقدمہ

Marfat.com

چلا..... جج نے تین ماہ کی قید کی سزا سنائی..... نوجوان نے گرج کر جج سے کہا:

''بس اتنی سی سزا... اتنی دیر میں تو محمد عربی ﷺ کی محبت کا نشہ نہیں اترتا.....''

یہ سن کر جج نے سزا میں تین مہینے کا اضافہ کر دیا..... اس پر نوجوان ہنس کر کہنے لگا:

''بس! اسی بل پر اکڑتے تھے؟..... چھ مہینے کی سزا بھی کوئی سزا ہوتی ہے؟.....''

جج نے غصے میں آ کر سزا میں مزید تین مہینے کا اضافہ کر دیا..... اس پر اس نے حقارت بھری نگاہ سے جج کی طرف دیکھا..... اور کہا:

''میں نو ماہ کی قید کو اپنے پاؤں کی جوتی پر رکھتا ہوں.....''

جج نے نو ماہ کی قید کو ایک سال کی قید میں بدل دیا.....

اس پر نوجوان نے کہا:

''ایک سال کی قید کیا چیز ہے؟.....

میں تو محمد عربی ﷺ کی عزت کی خاطر سر کٹوانے کے لیے بھی تیار ہوں.....''

اب جج نے کہا:

''اس شخص کے دماغ پر اثر ہے..... اس کے لیے ایک سال کی سزا ہی کافی ہے.....''

یہ کہہ اس نے عدالت برخواست کرنے کا اعلان کر دیا..... واقعی اس نوجوان کے دماغ پر اثر تھا..... لیکن یہ اثر اللہ کی توحید اور مدنی آقا ﷺ کی ختم نبوت کا تھا..... اللہ تعالیٰ ہمارے دماغوں پر بھی ایسا اثر ڈال دے..... (یہ حکیم سید مہر علی شاہ تھے جو سید عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے خاص دوست تھے)

حضرت بخاری کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر ایک بھنگی کا قبول اسلام:

6 ......مرزا غلام نبی جانباز مرحوم کہنے لگے: غالباً ۱۹۳۳ء کی بات ہے..... ہم ریاست نابھہ میں انجمن اسلامیہ کے جلسہ گاہ میں جانے کے لئے قیام گاہ کی سیڑھیاں اتر رہے تھے..... کہ ایک بھنگی ہمیں اترتے دیکھ کر سمٹ کر دیوار کے ساتھ لگ گیا..... وہ بھی سیڑھی پر تھا.....

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے پوچھا:

''میاں کیا بات ہے..... ایک طرف کیوں ہو گئے؟.....''

Marfat.com

جواب میں اس نے کہا:

''حضور میں بھنگی ہوں.....''

یہ سن کر آپ نے فرمایا:

''تو کیا ہوا..... انسان تو ہو.....''

اتنا کہہ کر آپ نے اس بھنگی کو کھینچ کر سینے سے لگالیا..... پھر سیڑھیاں اترنے لگے..... پیچھے بھنگی حیران و پریشان کھڑا تھا..... دوسرے دن شاہ جی شام کی چائے پی رہے تھے..... وہ ایک چارپائی پر بیٹھے تھے..... ایسے میں اجلے کپڑوں میں ملبوس ایک شخص آیا..... اور چارپائی کی پائنتی پر بیٹھ گیا.....

شاہ جی پوچھنے لگے:

''کہو بھائی..... کہاں سے آرہے ہو؟.....''

''جناب میں! میں وہی بھنگی ہوں..... جسے کل آپ نے سینے سے لگایا تھا.....''

شاہ جی یہ جان کر بہت خوش ہوئے..... فرمانے لگے:

''آج تم نئے روپ میں نظر آرہے ہو..... کیا نام ہے تمہارا؟.....''

''جی گلاب.....'' اس نے بتایا:

''تم واقعی گلاب ہو.....'' آپ نے پیار سے فرمایا: پھر آپ نے اسے چائے پیش کی..... اس نے پی لی..... اس کے بعد وہ چلا گیا..... تھوڑی دیر بعد پھر واپس آگیا..... اب اس کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی تھے.....

''شاہ جی! یہ آپ کی بہو ہے..... اور یہ آپ کے پوتے پوتیاں...... آپ نے مجھے سینے سے لگایا..... میں ان سب کو لے کر آپ کی خدمت میں آگیا ہوں..... ہمیں مسلمان کر لیجئے.....'' بھنگی نے کہا: وہاں موجود لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا.....

مولانا شبیر عثمانی کی شان میں گستاخی کرنے والا طالب علم پاگل ہوگیا:

7..... مولانا ظل الرحمٰن رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحب فرماتے ہیں..... کہ ایک مرتبہ دار العلوم میں

Marfat.com

طلباء اور علماء کا جلسہ ہوا..... ایک طالب علم نے جوش میں آ کر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی شان کی گستاخانہ الفاظ استعمال کئے.....

حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فوراً ہی اس کو ڈانٹا..... اور منع کیا..... لیکن وہ باز نہ آیا.....

نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت نے اس سے فرمایا:

تو علم سے محروم ہو گیا..... مولانا ظل الرحمن صاحب فرماتے ہیں..... کہ اس طالب علم کو میں نے دہلی میں دیکھا ہے..... کہ سر پر دیوانوں کی طرح خاک اڑاتا پھرتا ہے.....

(بحوالہ بالا: ص ۵۰)

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی داڑھی کھینچنے والے کا عبرتناک انجام:

8......اسی طرح کا واقعہ مرحوم شورش کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہفت روزہ چٹان میں بھی لکھا تھا: کہ ۱۹۴۶ء کے انتخابات کا زمانہ تھا.....

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ پنجاب یا سرحد کے سفر سے واپس جا رہے تھے..... مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے نوجوانوں نے جالندھر کے اسٹیشن پر اپنے لیڈر شمس الحق کی قیادت میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی توہین کی..... انہیں گالیاں دیں..... اور برا بھلا کہا:

شمس الحق نے لیڈری کے زعم میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی داڑھی پکڑ کر کھینچی..... بلکہ شاید چہرہ پر طمانچہ بھی مارا.....

حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ صبر کی تصویر بنے رہے..... آہ تک نہ کی..... ان نوجوانوں نے واپس جا کر علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ کے جگری دوست مولانا عظامی کو اپنا یہ کارنامہ سنایا تو وہ کانپ اٹھے..... جسم پر لرزہ سا طاری ہو گیا..... کپکپاتی ہوئی آواز میں انہوں نے کہا:

''اگر یہ واقعہ سچ ہے..... تو جس نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی داڑھی پر ہاتھ ڈالا ہے اس کی لاش نہیں ملے گی..... اسے زمین جگہ نہیں دے گی.....''

چنانچہ ایسا ہی ہوا..... یہ نوجوان لائل پور (جسے اب فیصل آباد کہا جاتا ہے) میں قتل و غارت کا شکار ہو گیا..... آج تک اس کی نعش کا پتہ نہیں چلا..... نہ کفن ملا..... نہ قبر نصیب

Marfat.com

ہوئی..... خود لیگ والے بھی کچھ نہ بتا سکے..... جتنے منہ اتنی باتیں.....

کسی نے کہا: اسے اینٹوں کے بھٹے میں زندہ جلا دیا گیا.....

کسی نے کہا: کہ لاش کے ٹکڑے کر کے دریا میں بہا دیئے گئے.....

کسی نے کہا: قیمہ کر کے جانوروں کو کھلا دیا گیا.....

پولیس نے انعام بھی مقرر کیا..... اعلانات بھی کیے..... مگر اس کی نعش کا پتہ نہ چل سکا.....

مولانا مدنی کے سجدہ کے نشان کا مذاق اڑانے والا قادیانی بن گیا:

9......حضرت! ایک جلسہ گاہ میں تشریف فرما تھے ..... نبی کنج بھڑ گاؤں کے مولوی ممتاز الدین نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کا نشان دیکھ کر ازراہ تمسخر کہا: کہ یہ تو جوتے کا نشان معلوم ہوتا ہے..... (نعوذ باللہ من ذلک) لوگوں نے دیکھا..... کہ ابھی ایک مہینہ بھی نہیں گذرا تھا..... کہ اس گستاخ نے قادیانیت اختیار کر لی..... اور خسر الدنیا والآخرۃ..... کا مصداق بن گیا..... (سید احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ صاحب۔ مولوی عبدالرحیم آزاد)

دیوبند کے پرچم نبوی پر استہزا کرنے والے شخص کا منہ ٹیڑھا ہو گیا:

10......ایک صاحب نے اپنا واقعہ بیان کیا..... کہ بھٹو مرحوم کے دور میں الیکشن کی گرما گرمی تھی..... بازار میں جلسہ ہو رہا تھا..... میں ادھر سے گزرا تو ایک سرکاری مولوی تقریر کر رہا تھا..... چونکہ وہ اس وقت جمعیت علمائے اسلام پر برس رہا تھا..... میں ذرا رک گیا..... کہنے لگا:

لوگو! تم نے ان دیوبندیوں کا "گالڑوی کنڈورگا" جھنڈا دیکھا ہے..... (گلہری کی پیٹھ کی طرح) کہتے ہیں یہ پرچم نبوی ہے..... مجھ کو اس کے استہزاء پر سخت کوفت ہوئی..... کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کا پرچم ایسی ہی شکل کا تھا..... (کالی اور سفید دھاریوں والا) جب یہ الفاظ سنے تو میں بیزار ہو کر چل پڑا..... کچھ ہی دن گزرے ہونگے..... کہ وہ مولوی مجھے سر راہ مل گیا..... میں نے دیکھا..... اس کا منہ ٹیڑھا

Marfat.com

ہو چکا تھا.....

"فاعتبروا یا اولی الابصار"

عطاء اللہ شاہ بخاری کی تلاوت قرآن کی تاثیر کے ایمان افروز واقعات:

11 ......۱۹۸۲ء میں میں ایم۔بی۔بی۔ایس کا طالب علم تھا..... ملتان کے ایک باغ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ مرحوم کی رات کی تقریر تھی..... میرے والد صاحب مجھے ساتھ لے گئے..... بخاری مرحوم نے عشاء کی نماز کے بعد تقریر شروع کی..... اور جب فجر کی اذانیں ختم ہوئیں..... تو ختم کی..... رات کے تقریباً ایک بجے اکثر لوگ سونے لگے..... تو بخاری صاحب نے سورہ یٰسین کی تلاوت شروع کی.....

اللہ نے بخاری مرحوم کی زبان میں اتنا اثر رکھا تھا..... کہ سارا مجمع جاگ اٹھا..... اور لوگ رو رہے تھے.....

اسی اثناء میں سارے مجمع کے اوپر ایک سفید رنگ کا بادل جو درختوں کی بلندی پر تھا..... چھا گیا..... اس بادل میں سفید روشنیاں نظر آ رہی تھیں.....

میں نے والد صاحب سے اس بادل کے متعلق پوچھا تو وہ بھی یہ نظارہ دیکھ کر حیران ہو گئے.....

چنانچہ سارے مجمع نے یہ نظارہ دیکھا..... تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ بادل لوگوں پر چھایا رہا ..... جب بخاری صاحب نے یٰسین ختم کی تو بادل یکدم غائب ہو گیا..... اس کے بعد بخاری صاحب نے بتایا: کہ اللہ کی دوسری مخلوق اللہ کا کلام سننے آئی تھی..... یعنی فرشتے.....

میرے والد صاحب نے بتایا: کہ ۱۹۴۲ء میں راجن پور میں شدھی تحریک زور پکڑ گئی..... ہندو مسلمانوں کو جبراً ہندو بنا رہے تھے.....

چنانچہ چھ یا سات خاندان ہندو بن گئے..... سر پر چوٹیاں رکھ لیں..... اور مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا شروع کر دی..... مسلمانوں میں بہت اضطراب پھیل گیا..... راجن پور کا ڈاکٹر سکھ تھا..... A-C ہندو تھا..... اور پولیس بھی ہندو تھی..... مسلمان کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے..... مسلمانوں کی میٹنگ ہوئی..... اور میرے والد صاحب کو سید عطاء اللہ

Marfat.com

بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ کو لانے کے لئے بھیجا گیا.....

چنانچہ شاہ جی مرحوم جب راجن پور تشریف لائے..... تو لوگ ان کی تقریر سننے کے لئے بڑی تعداد میں اکھٹے ہوئے..... شاہ جی مرحوم نے حسب معمول سورہ یٰسین پڑھی..... اللہ کے اس کلام کا اتنا اثر ہوا کہ نہ صرف مرتد مسلمان خاندان واپس اسلام میں داخل ہوئے..... بلکہ کچھ ہندو بھی اللہ کا کلام سن کر مسلمان ہو گئے..... ہندوؤں پر شاہ جی مرحوم کا رعب چھا گیا..... اور شدھی کی تحریک ختم ہو گئی.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 23

کفار کے مظالم کے اکیس اثر انگیز واقعات

زہریلے سانپوں کا قید خانہ:

1......سیف الرحمٰن صاحب نے جیل میں ہونے والے مظالم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں..... وہ بتاتے ہیں کہ جیل کے اہلکار قیدیوں کو شکنجوں میں کس کر چونے پر کھڑا کر دیتے..... پھر ان کے اوپر پانی ڈالتے..... جس سے اتنی گرم ہوا نکلتی..... کہ پاؤں کا سارا گوشت ادھڑ جاتا.....

بعض قیدیوں کو ایسی کوٹھریوں میں پھینک دیتے..... جہاں زہریلے سانپ ہوتے..... خود میری موجودگی میں محمد طاہر نامی ایک مجاہد کو ایسی کوٹھری میں ڈال دیا گیا..... اور دیکھتے ہی دیکھتے کئی سانپوں نے اسے ڈس لیا..... پھر بعض قیدیوں پر تربیت یافتہ خونخوار کتے چھوڑ دیئے جاتے..... جو ان کی تکا بوٹی کر ڈالتے..... روسی ایک شرمناک اذیت بھی دیتے تھے..... قیدیوں کو زبردستی چائے اور پانی زیادہ مقدار میں پلا کر عضو مخصوص کو کس کر باندھ دیا جاتا تھا..... تاکہ آدمی پیشاب نہ کر سکے..... بعض اوقات یہ حالت کئی دنوں تک رکھی جاتی..... اور اس اذیت سے کئی افراد ہلاک ہو گئے.....

بچے کو ذبح کر کے جلتی ہانڈی میں ڈالنے کا واقعہ:

2......ایک خاتون کا بیان ہے..... کہ میں کوسووا کے ایک گاؤں میں اپنے بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھی تھی..... کہ اچانک سربی فوجی ہمارے گھر میں داخل ہو گئے.....

انہوں نے دیکھا..... کہ میں کھانا پکا رہی ہوں..... تو طنزیہ ہنسی اڑاتے ہوئے پوچھا: کہ کیا کر رہی ہو؟.....

Marfat.com

میں نے کہا: کہ میں اپنے بچوں کے لیے کھانا بنا رہی ہوں.....
انہوں نے کہا:
کہ کیا پکا رہی ہو؟.....
میں نے کہا: کہ سبزی بنا رہی ہوں.....
انہوں نے پوچھا: کہ سبزی کے ساتھ کچھ گوشت بھی ہے؟.....
میں نے کہا: کہ نہیں.....
تو انہوں نے کہا: کہ ہم تمہیں مفت گوشت دیتے ہیں.....

پھر انہوں نے میرے ایک بچے کو پکڑا..... اور اس کو ایک بکری کی طرح ذبح کر دیا..... پھر اسکے جسم کے ٹکڑے کر کے سبزی کی ہانڈی میں ڈال دیئے..... اور پھر طنزیہ قہقہوں کی گونج میں کہنے لگے: کہ اس عمدہ گوشت کی ڈش تیار کر لینا..... پھر وہ چلے گئے..... اور میرا جو حال تھا..... وہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے.....

مسلمان قیدیوں کے باندھ کر بھوکے کتوں کے آگے ڈال دیا جاتا:

3...... بوسنیائی مسلمان کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم ہے..... کہ ۳۰،۰۰۰ سے زائد افراد کی ہلاکت کے باوجود ان کے حوصلے بلند ہیں..... انہوں نے شہادت تو قبول کر لی..... مگر ایمان چھوڑنا گوارا نہ کیا..... ظالموں کے ظلم کی انتہا یہ تھی کہ:

''عورتوں کے چہرے کی کھال اس جرم میں چھیل ڈالی جاتی ہے کہ وہ پردہ کرتی ہیں.....''

ایک شخص نے مزید بتایا کہ:

''کیمپ میں اسپیشن کتے رکھے گئے ہیں..... ان کو کئی دنوں تک بھوکا رکھا جاتا ہے..... اور پھر کچھ قیدی ان کے آگے ڈال دیئے جاتے ہیں..... یہ بھوکے کتے جب ان کو کاٹنا اور جھنجوڑنا شروع کرتے ہیں..... تو قیدیوں کی آہ و بکا دور تک سنی جا سکتی ہے..... لیکن بھوکے کتے بالآخر ان مسلمانوں قیدیوں کو کھا جاتے ہیں.....''

اس شخص نے ایک چشم دید واقعہ سنایا: جس میں وہ کتے ۱۰ نوجوان مسلمانوں کو چیر پھاڑ کر

Marfat.com

کھا گئے.....

شیشہ اور کیل میرے جسم میں پیوست ہو جاتے:

4......ضلع بڈگام کے فاروق احمد نے پاکستان پہنچنے کے بعد بتایا..... کہ انڈین آرمی مجھے ایک بہت ہی تنگ کمرے میں لے گئی..... اور کہا گیا..... کہ ٹانگیں دیوار کے ساتھ کر کے کھڑے ہو جاؤ..... اور مجھ پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیئے گئے..... میں تشدد کے نتیجے میں جب نیچے گرتا..... تو کیل اور شیشے میرے جسم میں پیوست ہو جاتے..... جب یہ درندے اس پر سیر نہ ہوئے..... تو انہوں نے پلاس منگوا کر میرے ہاتھوں کے ناخن اتار دیئے..... انکے زخموں اور اترے ہوئے ناخنوں میں مرچیں چھڑک دیں..... ایک بار مجھے ایسی دیوار پر دے مارا گیا..... جس پر کیل گاڑے ہوئے تھے..... ایک کیل میرے ماتھے میں پھنس گئی..... فاروق احمد نے بتایا: کہ اس سارے ظلم کے دوران میں ایک بار بھی نہیں پچھتایا.....

سوّر کو ہلاک کرنے کا تجربہ مسلمانوں پہ کام آیا:

5......"دو ماہ قبل بوسنیا کے فوجیوں نے چند سربین عیسائی رضا کاروں کو گرفتار کیا..... ان میں ایک ۲۱ سالہ ہیرک بھی شامل تھا..... اس کی ایک بہن ایک مسلمان کے ساتھ بیاہی ہوئی ہے..... لیکن آرتھوڈکس عیسائی تعصب نے اسے اس قدر اندھا کر دیا..... کہ وہ ظالم بھیڑیئے سے بھی زیادہ وحشی اور درندہ بن گیا..... اس کے اعتراف جرم پر مبنی رپورٹ نیویارک ٹائمز کے جون ایف برنز نے مرتب کی..... جو "ہیرالڈ ٹریبون" میں شائع ہوئی".....

"یہ اوائل جون کی بات ہے..... کہ ایک دن ایک ۲۵ سالہ سرب اسے اور اس کے تین ساتھیوں کو ووگوسکا کے باہر ایک گھاس کے فارم میں لے گیا..... اور وہاں اس نے بتایا کہ سور کو کس طرح ہلاک کیا جاتا ہے.....

اس نے بتایا کہ سور کے سر کو کانوں سمیت پیچھے کی طرف کھینچئے اور گلے پر چھری چلا کر شہ

Marfat.com

رگ کاٹ دیں.....

(دراصل ہمیں اس طریقے سے سمجھایا گیا تھا..... کہ گرفتار مسلمانوں کو کس طرح ہلاک کیا جانا چاہیے) چند دنوں بعد میں نے یہ تجربہ تین مسلمانوں کے گلے کاٹنے کے لیے کیا....."

ہیرک نے بتایا کہ دوسرا واقعہ جولائی کا ہے..... یہ واقعہ مسلمانوں کے ایک گاؤں "ڈونجا" میں پیش آیا..... ڈونجا بوکا ووگوسکا کے شمال مغرب میں تین میل کی مسافت پر ہے..... وہاں تیس (۳۰) آدمیوں کو گولیوں سے بھون کر آگ کی بھٹی میں پھینک دیا گیا..... گولیاں کھانے کے بعد کئی آدمی زندہ جل گئے.....

جب ایک مجاہد کی انگلی کا ناخن اکھاڑ دیا گیا:

6 ......بانڈی پور مقبوضہ کشمیر کے ۳۳ سالہ عاشق حسین میر نے بتایا کہ میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی..... دو سپاہی میرے بازوؤں پر کھڑے ہو گئے..... اور میرے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا ناخن کسی چیز سے پکڑ کر اکھاڑ دیا گیا..... ناخن اکھاڑنا تھا کہ میری چیخیں آسمانوں کو چھونے لگیں..... میری چیخوں کو روکنے کے لئے ایک سپاہی نے بھاری بھرکم بوٹ میرے منہ کے اوپر رکھ دیا..... لیکن میری چیخیں زور پکڑتی گئیں.....

جب انہوں نے دیکھا کہ یہ چپ نہیں ہو گا..... تو ایک سپاہی نے پتھر اٹھا کر میرے منہ میں ٹھونس دیا..... اور اپنا بوٹ میرے منہ کے اوپر رکھ دیا..... یہ اتنی دردناک مشق تھی..... کہ میرے اوسان خطا ہو گئے.....

صومالیہ میں دس علماء کو سرعام زندہ جلا دینے کا افسوسناک واقعہ:

7 ......افریقی حکومت صومالیہ کے دارالخلافہ کے ایک کھلے میدان میں دس مسلمان علماء اور راہنماؤں کو زندہ جلا دینے کی خبروں سے عالم اسلام میں تشویش اور احتجاج کی لہر دوڑ گئی ہے.....

صومالیہ افریقہ کا ایک ایسا ملک ہے..... جس کی ساری آبادی غیور مسلمانوں پر مشتمل ہے..... مگر موجودہ اشتراکی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی صومالیہ کا رشتہ اسلام اور عربی

Marfat.com

زبان سے کاٹ کر کمیونسٹ ممالک سے جوڑنے کی کوششیں شروع کیں..... مساجد میں عربی اور دینی تعلیم پر پابندی لگادی گئی..... دین کے نجی دینی ادارے بھی بند کر دیئے گئے..... اس سے مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے..... مگر احتجاج کرنے والوں کو مشق ستم بنایا..... اور تازہ اقدام یہ کیا کہ عورتوں اور مردوں کے نام نہاد غیر اسلامی مساوات کے نام سے نکاح وطلاق کے قطعی عائلی مسائل میں دخل اندازی کی..... یہاں تک کہ وراثت کے مخصوص احکام میں بھی تبدیلی کر کے اس میں مرد اور عورت کو برابر قرار دیا.....

یہ قرآنی نصوص میں صریح مداخلت تھی..... اور جس کی کچھ مثالیں ہمارے ہاں رسوائے عالم عائلی قوانین کی شکل میں پہلے سے موجودہ ہیں.....

صومالیہ کے علماء حق اور غیور مسلمانوں نے اس لادینی اور اشتراکی جسارت پر صدائے احتجاج بلند کی..... حکومت نے اندھادھند گرفتاریاں شروع کیں..... یہاں تک کہ دس مجاہدین علماء کو ایک کھلے میدان میں زندہ جلا دیا گیا..... صومالی حکومت کی اس بہیمیت..... درندگی..... وحشیانہ اور بزدلانہ حرکت پر اسلامی دنیا میں احتجاج ہو رہا ہے..... یہاں تک کہ اقوام متحدہ نے بھی اس پر نفرت ظاہر کی ہے.....

بدقسمتی یہ ہے کہ عالم اسلام کی اکثریت کو ہر جگہ ایسے مادر پدر آزاد نام نہاد مسلمان حکمرانوں کا سامنا ہے..... جو کرسی اور مفاد کی خاطر نام تو اسلام کا رکھنا چاہتے ہیں..... مگر ثقافتی..... تعلیمی..... اور فکری لحاظ سے یورپ یا اشتراکی دُنیا کے غلام ہوتے ہیں..... تجدّد اور ماڈرن ازم ان کی بیماری ہے..... وہ ہر چیز کو مغرب کی دُنیا پرست یا کمیونزم کی مادّہ پرست کی طرح دیکھنا چاہتے ہیں..... انفرادی تشخص مٹ چکا ہوتا ہے..... یہ طبقہ حمیّت دینی اور اخلاق انسانی اور غیرت ہی سے عاری ہو چکا ہوتا ہے.....

مگر المیہ یہی ہے کہ دُنیا کے تقریباً ایک ارب مسلمانوں کی اتنی بڑی طاقت پر ہر جگہ حکمرانی اور غیروں کا آلہ کار ہوتی ہے..... انقلاب یورپ کے بعد مسلمانوں پر یورپ مغربیت اور کمیونزم کا جو سب سے بڑا ظلم ہے..... وہ یہی کہ ایک مختصر سا برسر اقتدار طبقہ..... جو نام نہاد مسلمان عالم اسلام کے لئے سب سے بڑی لعنت ہیں..... اور

Marfat.com

جب تک دُنیا بھر کے مسلمان اس صورتحال سے نجات نہیں پائیں گے..... صومالیہ جیسے شرمناک واقعات ہوتے رہیں گے.....

دین میں مداخلت بھی ہوگی..... اور قطعی مُسلّماتِ دین میں تحریف بھی..... اور مسلمانوں کی سرزمین پر مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں دینی..... ثقافتی..... اور اخلاقی قدریں پامال ہوتی رہیں گی.....

بھارتی درندے میرے کپڑے اتار کر مجھے کرنٹ لگاتے:

8 ......سوپور مقبوضہ کشمیر کے نوجوان محمد بشیر احمد بھارتی پرچم جلانے اور بھارتی یوم آزادی کی تقریب کو درہم برہم کیے جانے کے الزام میں گرفتار ہوا..... اور اسے انٹیروگیشن سینٹر R.E.D.16 پہنچا دیا گیا.....

محمد بشیر رہا ہونے کے بعد جب پاکستان پہنچا..... تو اس نے بتایا کہ:

"بھارتی درندوں نے میرے کپڑے اتار کر مجھے کرنٹ لگانے شروع کر دیئے..... جب تک میں ہوش میں رہا میں پوری قوت کے ساتھ.....

"یہاں کیا چلے گا..... نظامِ مصطفیٰ..... پاکستان زندہ باد..... ہندوستان مردہ باد....."

کے نعرے لگاتا رہا..... جب انہوں نے اپنی وحشت کو تیز کر دیا..... اور میں بے ہوش ہو گیا..... تو بے ہوشی کے عالم میں ان ظالموں نے مجھے جگہ جگہ سے چھری کے ذریعے کاٹا ..... اور میرے زخموں کے اندر نمک ڈال دیا.....

جب ہوش آیا تو میں درد سے بلبلا اٹھا.....

محمد بشیر مزید بتاتا ہے کہ:

"ظالموں نے میرے پاؤں کے تمام ناخن اکھاڑ دیئے..... اور طرح طرح کے لالچ دے کر مجھے کہا گیا..... کہ تم اقرار کر لو کہ تم نے پاکستان سے ہتھیار لئے ہیں..... تو تمہیں چھوڑ دیں گے..... لیکن خدا گواہ ہے..... کہ میرے نزدیک مدینہ کے بعد پاک تر جگہ پاکستان ہے..... پاکستان ہی ہماری امیدوں..... امنگوں..... اور مستقبل کے سہانے

Marfat.com

خوابوں کی زمین ہے..... میں اگر ہتھیار لیتا بھی تو وہ مقدس تعویذ کی طرح میرے گلے میں لٹک رہا ہوتا..... ہندو مکار کو تلاشی لینے کی زحمت ہی گوارا نہ کرنی پڑتی.....''

انڈونیشیا میں مسلمانوں کے دل اور جگر پکا کر کھا لیے گئے:

9......ابھی حال ہی میں روزنامہ انڈیپنڈنٹ لندن اور دیگر اخباروں میں یہ دل ہلا دینے والی رپورٹ شائع ہوئی ہے..... کہ انڈونیشیا کے جزیرہ بورینو کے مسلمان انتہائی وحشی اور آدم خور صلیبیوں کے ہاتھوں وحشیانہ مظالم کا سامنے کر رہے ہیں.....

محض مذہبی اختلاف کی بناء پر جزیرہ کے صوبہ کالیمینٹن (Kalimantan) میں صلیبیوں اور ڈیاک (Dayak) قبیلہ کے آدم خور مظاہر پرستوں نے مسلمان اقلیت پر مسلسل حملے کر کے سینکڑوں افراد کو قتل کر دیا..... پھر ہر عمر کے مسلمان مردوں..... عورتوں..... اور بچوں کو بے رحمی سے چیر پھاڑ اگیا..... کٹے ہوئے سر سڑکوں کے کنارے رکھ دیئے گئے..... یا پھر شہر میں ٹرافیوں کی طرح اٹھا کر گھمایا گیا..... کان..... انگلیاں..... ناک..... اور دیگر حصے کاٹ کر ڈیاکوں نے بطور زیور پہن لئے.....

مارکیٹ کے چوک میں نوجوانوں نے مسلمانوں کے دل اور جگر پکا کر لوگوں میں تقسیم کئے..... کاٹے ہوئے بازو اور ٹانگیں آگ پر بروسٹ کی گئیں..... یاد رہے کہ انڈونیشیا میں مسلمانوں کے خلاف صلیبیوں کے یہ حملے ایک عرصے سے عالمی عیسائی طاقتوں کی شہ پر ہو رہے ہیں..... تاکہ انڈونیشیا میں مسلم عیسائی فسادات کرا کر اس مسلم ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں......

سر کاٹ کر فٹبال کی طرح کک مار کر دریا میں پھینک دیا:

10......ایک بوسنیائی مسلمان خاتون کا بیان کردہ صرف ایک واقعہ نقل کرنے کی جسارت کر رہا ہوں..... ۲۴ سالہ مظلوم و بے بس اور بے کس خاتون آسیہ نے ایک امریکی رسالے ٹائم کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا..... کہ اس کو دیگر دس مسلمانوں کے ساتھ گرفتار کر

Marfat.com

کے ایک پل پر لے جایا گیا..... اس کے پچاس سالہ بھائی حامد کو شدید جسمانی اذیتیں دیں گئیں..... پھر اس کا سر کاٹ لیا گیا.....

ایک سرب نے اس سر کو اس طرح اٹھایا..... کہ جیسے وہ فٹ بال ہو..... اور پھر سر کو اچھال کر اپنے پاؤں سے اس پر کک لگائی..... سر اچھل کر دور ندی میں جا کر گرا..... قاتل اپنی اس کامیابی پر بڑا خوش ہوا.....

اس نے خون آلود خنجر ٹپکتے ہوئے خون کو دیکھ کر قہقہے لگائے..... اور خوشی سے وحشیانہ رقص شروع کر دیا..... آسیہ کی یہ داستانِ غم لاکھوں بوسنیائی عورتوں..... اور مردوں کی یہ داستانِ غم ہے..... مگر انسانیت کے نام پر مر مٹنے کا تاثر دینے والے عالمی قائدین کے لئے جیسے یہ ایک معمولی بات ہے..... اور پوری دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے..... حال ہی میں بوسنیا ہرزے گووینا میں سربوں نے سربرانیکا میں جس طرح ظلم و بربریت کا بازار گرم کیا..... اس کی مثال ہٹلر اور ہلاکو کے مظالم سے دی جا سکتی ہے.....

ٹوٹے ہوئے شیشوں سے مسلمان قیدیوں کی آنکھیں نکال دی گئیں:

11 ...... برکو نامی کیمپ میں مسلمانوں کو ہلاک کر کے..... ان کی لاشیں کتوں کے آگے ڈال دی گئیں..... جبکہ بہت سی لاشیں گاڑیوں میں بند کر کے سوروں کے باڑوں میں بھجوا دی گئیں..... کچھ لاشیں دریا برد بھی کر دی گئیں..... یہاں ایک طوائف کے ذمے یہ کام تھا..... کہ وہ منتخب قیدیوں کو شیشے کی ٹوٹی ہوئی بوتل سے ذبح کر کے اور ان کے پیٹ پھاڑ کے وہ روزانہ کئی قیدی اسی طرح ہلاک کرتی..... اور جب قیدی جان کنی کے عالم میں تڑپتے..... تو وہ خوشی سے نعرے لگاتی..... اور رقص کرتی تھی.....

یہ طوائف ٹوٹے ہوئے شیشے سے قیدیوں کی آنکھیں نکالتی..... اور ناک و کان کاٹتی رہتی..... اس کیمپ میں ایک پچاس سالہ مسلمان قیدی کسی نہ کسی طرح فرار ہو کر لندن پہنچ گیا..... جہاں اس نے کیمپوں میں آنکھوں دیکھے واقعات سنا کر لوگوں کو ناقابل یقین خوف میں مبتلا کر دیا.....

Marfat.com

طالبان قیدیوں کا پیاس کی وجہ سے زبان پر دراڑیں پڑنا:

12 ...... شبر غان افغانستان کے قیدیوں کی روداد بھی کچھ اسی طرح ہے..... Hugland کے مطابق قندوز کے مجاہدین کو جب کنٹینروں میں بند کر دیا گیا..... تو موسم ویسے تو ٹھنڈا تھا..... لیکن مسلسل اندر قید رہنے کی وجہ سے قیدیوں کی حالت خستہ ہوتی چلی گئی..... جب اندر گھٹن بڑھنے لگی..... اور پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے چبھتے تو قیدی دیوانہ وار کنٹینروں کی دیواروں کو پیٹتے..... کوئی کہتا..... کہ ہمارا سانس بند ہو رہا ہے..... ہمیں پانی دو..... کوئی کہتا..... ہم جانور نہیں انسان ہیں.....

تو اس محمد نامی ٹرک ڈرائیور سے قیدیوں کی حالت دیکھی نہیں گئی..... اس نے ہتھوڑا..... اور چھینی اٹھائی..... اور کنٹینر میں سوراخ کرنا شروع کر دیا..... جب ہتھوڑوں کی ضربات کے شور سے ایک شمالی اتحاد کا فوجی وہاں آیا..... تو اس نے کہا: کہ کنٹینر پر موجود سوراخ بند کر رہا ہوں..... کہ کوئی قیدی بچ نہ سکے.....

پھر اس ٹرک ڈرائیور نے کنٹینر میں اتنا سوراخ کر دیا..... کہ قیدی سانس لینے کے لئے ہوا حاصل کر سکیں.....

جب وہ کمانڈر چلا گیا..... تو کنٹینر کے سوراخ میں سے ایک قیدی نے اپنی زبان باہر نکالی..... اور محمد سے کہا: کہ کیا تم مسلمان ہو؟.....

اس نے جواب دیا:

''ہاں''......

پھر قیدی نے کہا: کہ دیکھو پیاس کی شدت سے میرا کیا حال ہے..... جب ڈرائیور نے قیدی کی زبان دیکھی..... تو پیاس کی شدت اور خشک ہو جانے کی وجہ سے اس پر مختلف جگہوں پر دراڑیں پڑ گئی تھیں..... یہ حال دیکھ کر اس مقامی ٹرک ڈرائیور محمد کو رحم آ گیا..... اس نے ایک بوتل پانی کی بھری..... اور اس کے منہ میں انڈیل دی..... قیدی نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فوراً پانی پی لیا.....

Marfat.com

مسلمانوں قیدیوں پر زہریلے بچھونما چیونٹیاں چھوڑنے کا واقعہ:

13 ......انٹروگیشن سینٹرز میں جنہیں عرف عام میں عقوبت خانے کہا جاتا ہے ...... نہ صرف ظلم واستبداد کے وہ تمام حربے آزمائے جاتے ہیں..... جواب تک فرعون و نمرود سے لے کر ہلاکو اور چنگیز خان تک..... اور نازیوں سے لے کر دورِ جدید کے روسیوں تک نے ایجاد کیے ہیں..... بلکہ اس میدان میں بھارت نے اپنے ان تمام پیش روؤں کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے..... اور اس نے ایسے نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں..... کہ ہلاکو..... چنگیز خان..... جرمنوں..... اور روسیوں کے خیال کو چھو کر بھی نہ گزرے ہوں گے.....

مثلاً بھارت نے افریقہ سے ایک خاص قسم کی چیونٹیاں منگوائی ہیں..... جن کا ڈنک اتنا سخت ہوتا ہے..... کہ انسان تڑپتا رہ جاتا ہے..... ان چیونٹیوں کا یہ استعمال خود جنوبی افریقہ کی بدنام زمانہ نسل پرست حکومت کی سمجھ میں بھی نہ آسکا تھا..... اسی طرح جسم پر شہد مل کر بھڑوں بھرے سیل میں بند کر دینا..... جسم کے نازک اعضاء پر تار باندھ کر بجلی کا کرنٹ دے دینا..... خود اپنا پیشاب چاٹنے پر مجبور کرنا..... مردہ لاشوں کے ساتھ فوجیوں کی بدفعلی ......چمڑا اکھیڑ کر مرچیں بھر دینا وغیرہ.....

اس قسم کے تشدد کے اکثر شرمناک واقعات راقم نے قصداً رقم نہیں کیے..... کیونکہ ان کے بیان کے لئے انسانوں کی کسی زبان کی کسی ڈکشنری میں مناسب الفاظ موجود نہیں.....

لیکن امید کی جانی چاہیے..... کہ یہ ضرورت بھی ہندوستان جلد پوری کر دے گا..... کیونکہ یہ صلاحیت بھی اس میں پائی جاتی ہے.....

کشمیر میں قیام کے دوران بے شمار ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی..... جنہوں نے ان عقوبت خانوں (انٹروگیشن سینٹرز) میں قیامت کی راتیں اور جہنم کے دن گزارے ہیں..... کچھ ستم: دگان اور تختہ مشق بننے والوں سے آپ بھی ملاقات کیجئے.....

Marfat.com

عورتوں کے پیٹ چاک کر کے کتے اور بلی کے بچے رکھ دیئے گئے:

14 ...... یہ خبریں تو پریس میں آ چکی ہیں..... کہ سرب درندوں نے مسلمان حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کئے..... اور وہاں کتے اور بلی کے بچے رکھ کر پیٹ سی ڈالے.....

پچاس ہزار عورتوں کی عزتیں لوٹیں..... جن میں آٹھ سال کی بچیوں سے لے کر ستر سال کی بوڑھیاں بھی شامل ہیں.....

اب واشنگٹن کا صحافی پیٹر ماس کہتا ہے..... کہ مرسیحہ نامی ایک سترہ سالہ خوبصورت بوسنیائی لڑکی سے میں ملا..... یہ مظلومہ کسی طرح بچ گئی تھی..... اس کی چھوٹی بہن بھی اس کے ساتھ تھی..... مگر سرب فوجی انہیں بھی گھر سے گھسیٹ کر لے گئے.....

فوجی کمانڈر نے ایک کو ایک کمرے میں پھینک دیا..... اور لڑکی کو مذاق کرتے ہوئے..... اسے سرب درندوں کے حوالے کیا..... اور انہیں کہا:

''اس سے سوال کرو..... لیکن بہت زیادہ نہیں.....''

اور پھر شیطان نے قہقہہ لگایا..... غرض اس پندرہ سالہ لڑکی کیساتھ ظالموں نے نہ جانے کیا کیا ظلم کیا..... کہ وہ جان سے ہار بیٹھی..... جبکہ مرسیحہ کسی طرح سے بچ نکلی.....

انگریز صحافی کہتا ہے..... کہ بوسنیا کی بہت سی لڑکیوں پر جو بیتی اب وہ سنانے کے لئے زندہ نہیں..... یعنی ان ظالموں کے ہاتھوں عزتیں لٹوانے کے بعد جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں.....

لاشوں کی چھتوں میں دفن شخص کے بھاگنے کا واقعہ:

15 ...... گزرے ہوئے اذیت ناک لمحات کو یاد کرتے ہوئے اس بنے کہا:

''جب دہشت گردوں کا ہجوم ہمارے گاؤں میں داخل ہوا..... تو میں پناہ کے لئے مسجد کی طرف بھاگا..... وہاں مسجد کے اندر میرے درجنوں ہمسائے پہلے ہی قتل ہو چکے تھے.....

تلواریں لہراتے ہوئے صلیبی مجھے مارنے کے لئے میرا پیچھا کر رہے تھے..... جب ایک برچھا میرے جسم میں داخل ہوا..... تو میں نے محسوس کیا..... کہ اب دھڑکتا ہوا دل بند ہو

Marfat.com

جائے گا..... میں بمشکل حملہ آور کا چہرہ دیکھ سکا..... اور گر پڑا..... زخموں سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا..... میں نے محسوس کیا..... کہ برچھا جسم میں مزید گہرائی میں دھکیلا جا رہا ہے..... درد شدید تر تھا..... ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ موت آئی ہی چاہتی ہے..... میں نے محسوس کیا کہ چند ہاتھوں نے مجھے اٹھایا..... اور مسجد کے باہر لاشوں کی چھتوں کے نیچے دفن کر دیا..... لاشوں کے اس ڈھیر میں کچھ لوگ اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے.....''

یہ بتاتے ہوئے جذبات پر قابو رکھنا اس شخص کے لئے مشکل ہو گیا..... اور آنسو آنکھوں سے نکل کر اس کے چہرے پر بہنے لگے.....

لیکن میں زندہ تھا..... مسجد کے پیچھے جنگل تھا..... مگر رات سے پہلے جنگل کی طرف بھاگنا مشکل تھا..... اس لئے میں نے اس حالت میں رات شروع ہونے کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا..... میں نہیں جانتا کہ اپنے اوپر پڑی ہوئی لاشوں کو ہٹانے کے لئے میرے اندر قوت کہاں سے آئی..... اسی وقت میں نے شور سنا.....

''جلا دو..... جلا دو'' ......

میں نے دیکھا کہ عمارت اور لاشوں کے انبار پر پٹرول چھڑکا جا رہا ہے..... حملہ آوروں میں سے دو نے مجھے دیکھ لیا..... اور پکڑنے کے لئے بھاگے..... میں نے ان کی چمکتی ہوئی تلواروں کو دیکھا..... اور زور سے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا..... اس کے بعد میری آنکھوں نے عجیب منظر دیکھا.....

اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوتے ہی تلواریں ان کے ہاتھوں سے دور جا گریں..... اور مجھے بھاگنے کا موقع مل گیا..... میں ایام کی گنتی بھول گیا..... مجھے کچھ یاد نہیں کہ کتنے دن میں جنگل میں بھٹکتا رہا..... درختوں کے پتے میری غذا تھے..... اور پینے کو جیسا پانی مل جاتا..... پی لیتا..... اور کسی آواز کے محض شبے پر ہی فوراً چھپ جاتا.....''

بالآخر چھپے ہوئے افراد کی تلاش میں فوجیوں کا ایک گروپ ادھر آیا..... اور ان کے ذریعے یہ شخص گملیلا سب ڈسٹرکٹ میں پہنچا..... جہاں Mer-c کے ڈاکٹر ہزاروں مسلمان مہاجرین کا علاج کر رہے تھے..... ڈاکٹروں نے اس شخص کا آپریشن کیا..... اور دیکھا کہ

Marfat.com

اس کے دائیں سینے میں کافی خون جمع ہے..... اس کے باعث اس کا دم گھٹ رہا تھا..... بعد ازاں اس شخص نے شکایت کی کہ وہ سو نہیں سکتا..... اگر کبھی نیند آتی ہے..... تو جھٹکے سے آنکھ کھل جاتی ہے..... وہ چیخنے لگتا ہے..... اور پسینے سے اس کا جسم شرابور ہو جاتا ہے.....

ڈاکٹروں نے اسے بمشکل راضی کیا..... کہ وہ اپنے مشاہدات و تجربات اگل دے..... اور بتائے کہ نسل در نسل ساتھ رہنے والے صلیبیوں نے ایسا کیوں کیا؟.....

انڈین آرمی کی تشدد بھری داستانیں:

16 ...... بھارتی فوج نے اپنی بہادری کی داستانیں ڈوڈہ راجوری..... ہرن کوٹ اور پونچھ میں بھی رقم کیں..... پونچھ اور بارہ مولا میں گھر گھر تلاشی کی کارروائیوں کے دوران ایسے ایسے مظالم رونما ہوئے..... جن کے بیان سے انسانی ضمیر کانپ جاتا ہے.....

بارہ مولا کے ایک باسی فاروق احمد کے دروازے پر بھارتی فوج نے دستک دی..... اور اس کے باپ کو گرفتار کر کے نامعلوم جگہ پر لے گئی...... اگلے روز اس کی نعش گھر پہنچی..... تو اس پر تشدد کے نشان واضح تھے..... داڑھی نوچ لی تھی..... چہرے اور جسم کے نازک حصوں کو داغا گیا تھا...... اور جسم کے بعض نازک اعضاء تک کاٹ دیئے گئے تھے.....

اسی طرح بھارتی فوج نے دورانِ تلاشی ایک نوجوان بلال احمد کو گرفتار کر لیا..... اور اسے ایک بدنام زمانہ ٹارچر سیل میں منتقل کر دیا گیا..... جہاں سے اسے روزانہ رسے سے باندھ کر الٹا لٹکا دیا جاتا..... اور اتنا تشدد کیا جاتا..... کہ وہ اپنے حواس کھو بیٹھتا.....

ایک بار دس فوجیوں نے جبراً اس کے تمام کپڑے اتار دیئے..... اور لوہے کی نالی پیشاب کی نالی سے جسم میں داخل کر دی..... جس سے خون بہنا شروع ہو گیا.....

مسلسل تشدد ہونے کی وجہ سے اس کے جسم میں زہر بھر چکا تھا..... اور ڈاکٹروں کا کہنا تھا..... کہ اس کا علاج ناممکن ہے......

اسی طرح کی داستان پلوامہ کے رہنے والے منظور احمد کی ہے..... جسے انڈین آرمی نے بیسویں مرتبہ گرفتار کیا..... اور اس پر دن رات تشدد کے پہاڑ گرائے..... جس کے نتیجے میں

Marfat.com

نہ اب وہ دیکھ سکتا ہے..... اور نہ کچھ سوچ سکتا ہے.....

بھارتی فوج نے اس کی آنکھیں پھوڑ ڈالیں..... اور اسے دورانِ تشدد بار بار بجلی کے جھٹکے دیئے جاتے..... یہاں تک کہ ایک روز بھارتی فوج نے اسے دومنزلہ مکان سے نیچے پھینک دیا..... جس سے اس کا پورا جسم لہولہان ہوگیا..... اور اب وہ ناکارہ جسم کے ساتھ زندگی کی باقی سانسیں پوری کر رہا ہے.....

بھارتی فوج کے تشدد کے بڑھتے ہوئے یہ واقعات ہیں..... جن میں آئے روز اضافہ ہوتا رہتا ہے..... دورانِ حراست ہلاکتیں..... بے جا تشدد..... معصوم کلیوں کی عصمت دری..... اور بستیوں کا نذرِ آتش ہونا..... انسانی حقوق کی یہ وہ پامالیاں ہیں..... جو اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہیں.....

ان ساری کارروائیوں سے کشمیر کا ہر فرد متاثر ہو رہا ہے..... برے حالات کے ان تھپیڑوں سے وادی کے ۲۰ فیصد لوگ ذہنی امراض کا شکار ہو چکے ہیں.....

روسی فوجیوں نے مسلمان عورتوں اور بچوں کو سنگینیں گھونپ دیئے:

17 ......وہ عورت اپنے شوہر کی شکاری بندوق کی طرف لپکی..... اور اس نے اپنی طرف بڑھتے ہوئے دو روسی فوجوں پر فائر کیا..... ابھی وہ بندوق بھر رہی تھی..... کہ تیسرے فوجی نے اسے گولی ماردی..... اور چالیس سالہ خاتون بی بی حاجی کو گھسیٹتا ہوا گاؤں کے چوک کی طرف لے گیا..... ابھی اس میں جان باقی تھی..... روسی فوجی نے ایک درخت کے ساتھ اسے مضبوطی سے باندھ دیا.....

اس کے ساتھی فوجیوں کے قہقہے عورتوں کی چیخوں اور بچوں کے چلانے کی آوازیں بلند ہونے کی وجہ سے قریب آ رہے تھے..... روسی فوجی خوفزدہ عورتوں سہمے ہوئے بچوں..... اور ضعیف العمر بوڑھوں کو ہانک کر گاؤں کے چوک میں لا رہے تھے..... قرہ باغ کے علاقہ زڑہ قلعہ نامی اس گاؤں میں زبردستی جمع کئے گئے..... اس مجمع کے سامنے اس بپھرے ہوئے روسی نے زخمی بی بی کی دونوں آنکھیں سنگین مار کر نکال دیں..... درد سے کراہتے ہوئے وہ چیخی.....

Marfat.com

"یا اللہ" روسی وردیوں والے مزید برہم ہوئے..... اور انہوں نے روسی میں چلا کر کچھ کہا: اور اس درندے نے بی بی حاجی کے منہ سے زبان کھینچ لی..... دوسرے نے اس کے دل میں سنگین اتار دی..... ابھی دوسرے سپاہیوں کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا..... کئی کلاشنکوفوں سے گولیاں نکلیں..... اور اس کا جسم چھلنی کر گئیں..... زبردستی جمع کیے گئے عورتیں..... بچوں..... اور بوڑھوں پر مشتمل مجمع میں سے عورتوں یہ منظر برداشت نہ کر سکیں.....

انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں..... تو عورتیں اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکیں..... اور گود کے بچوں سمیت وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں..... ان روسی درندوں نے انہیں جا پکڑا..... اور ہاتھ پاؤں سے باندھ کر زمین پر لٹا دیا..... بچے ان کے قریب ہی ڈال دیئے گئے..... پہلے ان معصوم بچوں کے سینوں میں سنگینیں گھونپ دی گئیں..... بعد میں روسی فوجی ان خواتین کے جسم کے نازک حصوں پر سنگینیں گھونپ کر چیخوں کے جواب میں قہقہے لگاتے رہے.....

حتیٰ کے انہیں ابدی نیند سلا دیا..... زرہ قلعہ گاؤں کے تمام مرد مجاہدین سے جا ملے تھے..... اور روسی فوجی ان نہتی عورتوں اور بچوں پر اپنی قوت جتانے آئے تھے.....

بھارتی فوج چھوٹی بچی سے لے کر بوڑھی عورت تک کی عزت لوٹتی رہی:

18 ...... "نیویارک ٹائمز" نے ۱۷، اپریل ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں لکھا:

۸۰ برس کی جانہ نامی خاتون بوڑھی ماں ہے..... اس کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا گیا..... اس نے بتایا بھارتی فوج نصف شب کے قریب پوش پورہ آئی.....

انہوں نے دروازے توڑے اور آٹھ گھنٹے تک بدمستی کرتے رہے.....

انہوں نے شراب پی رکھی تھی..... بوڑھی مظلوم ماں نے اپنے گھر کے ٹوٹے ہوئے دروازے دکھائے.....

اسی خاندان کی نوجوان بہو شرمناک تشدد کے نتیجے میں بے ہوش ہو گئی..... اس کا کہنا تھا..... حملہ آور تعداد میں پچاس سے زیادہ تھے..... سب سے چھوٹی لڑکی مصرا صرف تیرہ

Marfat.com

برس کی ہے..... اس غریب کو بھی گھر کے ایک کونے میں لے جا کر بے آبرو کیا گیا..... اس کی اٹھارہ سالہ بڑی بہن کو بھی ایک کمرے میں بند کر کے لوٹا گیا..... اور بوڑھی ماں زیبا کی عصمت کو دوسرے کمرے میں روندا گیا.....

حاملہ خاتون سے زیادتی کے بعد پیٹ چیر کر زندہ بچے کے ٹکڑے کر دیئے:

19 ......احمد آباد کا علاقہ نرودہ پالیہ مسلمانوں کی اکثریت والا علاقہ ہے..... یہاں نومولود بچوں کو ان کی ماؤں کے ہاتھوں سے چھین لیا گیا..... اور ان کی نگاہوں کے سامنے جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا..... اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے کئی ماؤں نے پولیس اہلکاروں کے سامنے اپنے بچوں کو ان کے قدموں میں رکھ دیا..... اور ان کی زندگی کی بھیک مانگی.....

بلقیس یعقوب رسول اس کی ایک مثال ہے..... جو ۵ ماہ کی حاملہ تھی..... اس کے ساتھ زیادتی کی گئی..... اور اس کی ۳ سالہ بچی کو آگ میں پھینک دیا گیا..... یہ واقعہ ضلع داہو درندھیک پور گاؤں میں پیش آیا.....

حملوں کے دوران حملہ آور ہندو نعرے لگا رہے تھے..... کہ ہم مسلمان عورتوں کی عزتیں لوٹیں گے..... اور ان کے بطن سے ننھے ہندو جنم لیں گے..... ہندو حملوں کی خصوصیت ان کے حاملہ خواتین پر حملے تھے..... جن کے بارے میں وہ چلا چلا کر کہہ رہے تھے..... کہ ہم مسلمانوں کے بچوں کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ہلاک کر دیں گے.....

انسانی حقوق کی تنظیموں کے افراد کو عینی شاہدین نے بتایا کہ ایک مسلمان خاتون جس کا نام کوثر بانو..... اور اس کا تعلق نرودہ احمد آباد سے تھا..... وہ ۹ ماہ کی حاملہ تھیں..... سب سے پہلے اس کے ساتھ کئی افراد نے زیادتی کی..... اور پھر اس کا پیٹ کاٹ ڈالا..... اور بچے کو نکال کر سڑک پر ڈال دیا..... پھر جنونی انداز میں تلواروں کی مدد سے اس بچے کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے..... پھر آخری سانسیں لیتی ہوئی کوثر بانو کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے.....

بعد ازاں حملہ آوروں نے درجنوں کی لاشوں کے ٹکڑوں کو جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا.....

حملہ آوروں کی طرف سے نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کی ہلاکت کا ٹارگٹ محض ان کے

Marfat.com

والدین کو شدید اذیت میں مبتلا کرنا تھا..... اسی لئے ہر واقعے میں مسلمان مرد و خواتین نے اپنے اپنے بچوں کو سب سے پہلے بچانے کی کوشش کی..... لیکن اسی قدر ہندوؤں نے بچوں کو قتل کیا.....

ایک دکھیاری مسلمان کہتی ہے..... میں ان دونوں کو جانتی ہوں..... وہ میرے ہی گاؤں کے تھے..... وہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے گئے..... میری بچی چیختی چلاتی رہی..... کہ چھوڑ دو چھوڑ دو..... لیکن انہوں نے اسے نہ چھوڑا..... بالآخر میری نابالغ بچی کے ساتھ زیادتی کر کے اسے مار ڈالا..... اور میں رسیوں میں جکڑی ہوئی روتی رہی.....

وہ خاتون چلا چلا کر پوچھ رہی تھی..... کہ میری بچی کا کیا قصور تھا..... وہ تو پھولوں کی طرح معصوم تھی.....

گجرات کے فساد میں ہر عمر کے بچوں کو شدید بے رحمی سے قتل کیا گیا..... جو بچ گئے..... انہیں پیٹا گیا..... ان کو مارنے پیٹنے میں عمر کی تخصیص بھی نہ کی گئی..... ان بچوں کو تلواروں اور تیز دھار ہتھیاروں سے کچوکے لگائے گئے..... ان کے گلے کاٹے گئے..... اور ان کو انہی کے والدین کے سامنے قتل کیا گیا.....

بھارت میں (۱۱) نوعمر لڑکیوں سے زیادتی کا حالیہ واقعہ:

20 ......۲۸ فروری ۲۰۰۲ء کو ایک مسلح ہجوم جس کی تعداد تقریباً ۲۵ ہزار تھی..... اس ہجوم نے ایک مسلم آبادی شجیع پورہ نزد وہ احمد آباد کا محاصرہ کر لیا.....

انہوں نے سنگ باری کی..... اور کئی لڑکیوں کے ساتھ اجتماعی طور پر منہ کالا کیا..... حتیٰ کہ ان لڑکیوں کے والدین..... بہن بھائی..... اور دیگر اقارب موجود تھے..... وہ کچھ نہیں کر سکے..... کیونکہ وہ خود مسلح ہجوم کے نرغے میں موجود موت کے قریب کھڑے تھے.....

گیارہ کم عمر لڑکیوں کے کپڑے سر عام اتارے گئے..... اور انہیں زیادتی کا نشانہ بنایا گیا..... پھر ان کے جسم کے نازک اعضاء تلواروں اور چاقوؤں سے کاٹے گئے..... پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے..... اور آگ میں پھینک دیئے گئے..... اس کے بعد مسلح ہجوم

Marfat.com

نے حملہ کر دیا..... اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو تلواروں..... چھریوں..... اور تیز دھار آلات سے ان کو قتل کر دیا..... پھر آگ میں ڈال دیا گیا.....

اسی وقت اس کمپاؤنڈ کے باہر موجود مسلح ہجوم نے یہی حرکت دہرائی..... اور اپنے آپ کو پولیس کے ہم پلہ ثابت کیا..... وہ نعرے لگا کر کہہ رہے تھے..... تم بزدل ہو..... ہم تم سے زیادہ طاقتور ہیں..... اس لئے تمہاری عورتوں کے زیادہ حقدار ہیں..... انہیں ہمارے حوالے کر دو..... اجتماعی آبروریزی کا شکار اکثر خواتین کا مقدر موت بنی..... ان میں سے اکثر کو جلا کر ہلاک کیا گیا..... جب ان کو آگ میں پھینکا گیا..... تو اس وقت وہ زندہ تھیں.....

مسلمانوں کو اس وقت بھی شدید استہزاء کا نشانہ بنا گیا..... جب وہ اپنے پیاروں کو سپردِ خاک کر رہے تھے..... انہیں باور کرایا گیا..... کہ ہم تمہیں اپنے کلچر کے تحت آگ میں ہی جلا کر ماریں گے..... جس سے تمہارا ہندو ہونا ثابت ہوگا..... حملہ آور ہندوؤں کو مکمل ادراک تھا..... کہ وہ کیا کر رہے ہیں..... اور اس کا منطقی نتیجہ کیا نکلے گا؟.....

مسلمان رکنِ پارلیمنٹ کا بے رحمانہ قتل اور خواتین کی اجتماعی بے حرمتی:

21......سب سے واضح ترین کیس ''گلبرگ سوسائٹی'' کا ہے..... جہاں پارلیمنٹ کے سابق ممبر احسان جعفری کو ان کے سو ساتھیوں کے ساتھ ہجوم نے زندہ جلا دیا..... حالانکہ انہوں نے ۹ گھنٹوں پر محیط اپنے محاصرے کے دوران کم از کم دو سو فون کیے..... اور پولیس..... فوج اور پیرا ملٹری فورسز سے تحفظ طلب کیا..... لیکن کچھ نہ ہوا..... اور ان سب کو جلا کر مار ڈالا گیا..... ثابت ہو چکا کہ ان کے گھر کا ساڑھے سات بجے صبح محاصرہ کیا جا چکا تھا..... اور انہیں شام ساڑھے چار بجے مار ڈالا گیا.....

محاصرے کے دوران صبح ساڑھے دس بجے احمد آباد کے کمشنر آف پولیس پی پی پانڈے احسان جعفری کے پاس آئے..... اور یقین دہانی کرائی..... کہ آپ کو پولیس کی کمک آنے پر مکمل تحفظ دیا جائے گا..... اور کوئی آپ کا بال بیکا نہ کر سکے گا..... لیکن کچھ نہ ہوا.....

یہ بات بعد ازاں ۳۰ عینی شاہدین اور زندہ بچ جانے والی (زخمی) احسان جعفری کی بیوہ

Marfat.com

ذکیہ جعفری نے ناناوتی شاہ کمیشن کے روبرو بتائی.....

انہوں نے کمیشن کو بتایا: کہ چند اہلکار تعینات کئے گئے تھے..... جو خود بے بس اور ڈرے ہوئے تھے..... جبکہ مخالفین میں ۲۰ ہزار کا مسلح ہجوم تھا..... جو پیٹرول کے ڈبوں سے بھی لیس تھا..... دوپہر کے وقت ہجوم نے پتھراؤ شروع کیا..... وہ تھیلیوں میں تیزاب بھر بھر کر پھینک رہے تھے..... اس وقت بلڈنگ میں ۸۰، افراد موجود تھے..... جو پناہ کی تلاش میں احسان جعفری کے پاس آئے تھے..... ٹھیک اسی وقت سابق ایم ایل اے احسان جعفری نے وزیر اعلیٰ گجرات نریندر مودی..... یونین ہوم منسٹر ایل کے ایڈوانی..... احمد آباد کے میئر اور ریاستی حکام سمیت کئی دوسری تنظیموں کے افراد کو فون کئے..... اور تحفظ کی درخواست کی..... لیکن کچھ نہ ہوا.....

دو بج کر تیس منٹ پر ان کے گھر کا آہنی گیٹ توڑ دیا گیا..... بالآخر دو بج کر پینتالیس منٹ پر احسان جعفری نے خود کو ہجوم کے حوالے کر دیا..... اگلے پینتالیس منٹ تک انہیں غیر انسانی سلوک کا نشانہ بنایا گیا..... انہیں مارا گیا..... ننگا کر کے بھگایا گیا..... پہلے ان کی انگلیاں کاٹی گئیں..... پھر ان کے ہاتھ کاٹے گئے..... بالآخر ان کی ٹانگیں بھی جسم سے الگ کر دی گئیں..... وہ تب بھی زندہ تھے..... انہیں گھسیٹ کر روڈ پر لایا گیا..... پھر اٹھا کر جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا گیا..... پھر ہجوم نے دوبارہ ان کے گھر کا رخ کیا..... اور ایک ایک کر کے لوگوں کو باہر لاتے رہے..... اور طرح طرح کے مظالم سے انہیں مارا جاتا..... اور آگ میں پھینکا جاتا رہا.....

۴ بجے مکان سے پکڑی گئیں ۱۲، مسلمان خواتین کو باہر لا کر سر عام برہنہ کر کے اجتماعی عصمت دری کی گئی..... اور پھر ان کے جسموں کو کاٹ ڈالا گیا..... صرف ایک عورت زندہ بچی..... ساڑھے چار بجے پولیس آئی..... (جب اسے یقین ہو گیا کہ "کام" مکمل ہے)

ایک نجی تنظیم (Foundation for Liberties) نے مابعد گودھرا فسادات بتایا..... کہ کم از کم ایک سو افراد کو گلبرگ سوسائٹی احمد آباد کے واقعے میں قتل کر دیا گیا..... اس نے تمام عینی گواہوں کے حوالے سے بتایا کہ ۳۷ خواتین اور ۳۵ مرد اور کم از کم ۱۰، بچوں کی

Marfat.com

لاشیں وہاں موجود تھیں..... جن کی عمریں ۱۰ سال سے کم تھیں.....

کہا جاتا ہے کہ حکومت گجرات..... پولیس اور انتظامیہ کی بے حسی عروج پر تھی..... خود احسان جعفری نے وزیراعلیٰ..... ہوم منسٹر..... میئر احمد آباد..... کمشنر پولیس اور دیگر حکام کو فون کئے..... اور تحفظ طلب کیا..... دن کی روشنی میں یہ ظلم ہوا..... کمشنر پولیس پی پی پانڈے نے بعد ازاں (ریٹائرمنٹ کے بعد مترجم) نے بتایا..... کہ میں کمک نہ بھیجنے کے لئے مجبور تھا..... میں جانتا تھا کہ کتنی خطرناک صورتِ حال ہے..... کیونکہ میں خود صبح ساڑھے دس بجے گلبرگ سوسائٹی کا دورہ کر چکا تھا..... جب اعلیٰ اور طاقتور سیاست دان اور حکام احکامات نہ دیں گے..... تو نچلے درجے کے اہلکاروں کی کیا مجال کہ وہ کسی قسم کی کارروائی کر سکیں..... اس تناظر میں دادودرہ کے علاقے میں موجود بیسٹ بیکری سانحہ رونما ہوا..... جس میں مسلح ہجوم نے حملہ کر کے ۱۴، بے گناہوں کو ہلاک کر دیا تھا..... مظلوموں کی ایمرجنسی کال کے جواب میں ڈیڑھ گھنٹے بعد کمک بھیجی گئی..... پہلے ایک کار آئی جس میں پولیس اہلکار بیٹھے ہوئے تھے..... اس کو دیکھ کر ہجوم پیچھے ہٹ گیا..... پھر جب کار واپس چلی گئی تو ہجوم نے حملہ کر دیا..... اور ۱۴، افراد کو جلا ڈالا گیا.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 24

بے پردگی کے سات اثر انگیز واقعات

حجاب سے تحفظ کی ضمانت پر ایک غیر مسلم خاتون کا کامیاب تجربہ:

1 ...... عرصہ ہوا اخبار ''ہندوستان ٹائمز'' میں ایک غیر مسلم خاتون کا جو رفاہی کاموں میں لگی ہوئی سوشل ورکر تھی..... اس کا مضمون شائع ہوا تھا..... جسکا تذکرہ معاصر تذکیر سیریز ۳۶ میں آیا ہے..... وہ چشم کشا ہے.....

''اس خاتون نے لکھا ہے..... کہ میں نے اپنی ساتھی مسلم خواتین کی طرح برقعہ پہنا ..... اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ برقعہ پوش عورتیں سڑک پر چلتے ہوئے کیا محسوس کرتی ہیں..... اس خاتون (سداماہی) نے لکھا ہے..... کہ جب میں برقعہ پہن کر باہر نکلی..... تو مجھے تحفظ کا ایک عجیب سا احساس ہوا..... برقعہ پہننے کے بعد ایک عورت دوسروں کا جائزہ لے سکتی ہے..... ان کے ردعمل کو دیکھ سکتی ہے..... لیکن عورت کے احساس یا ردعمل کو کوئی دوسرا نہیں دیکھ سکتا.....

انہوں نے مزید لکھا ہے..... کہ برقعہ پوش عورتوں کو مردوں کی فطرت کے بارے میں بہت واضح شعور ہوگا..... لیکن ابھی تک میں نے کسی برقعہ پوش عورت سے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی ہے.....

ان مسلم خواتین کیلئے سداماہی کا احساس تازیانہ عبرت سے کم نہیں..... جو برقعہ کو مصیبت اور عذاب سمجھتی ہیں..... ہمارا تو خیال ہیکہ اس عورت نے برقعہ پہن کر اپنا تحفظ تو کیا ہی ہے..... مسلم خواتین کو بھی تحفظ کی راہ دکھلائی ہے..... کاش کہ ہماری بہو..... بیٹیاں ..... اور مائیں..... اور بہنیں..... اس مثال سے سبق لیں..... اور مغربی تہذیب کی نقالی سے باز آجائیں.....

Marfat.com

ایک بے پردہ عورت کی کہانی اس کی اپنی زبانی:

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

2:.....اس واقعہ کو بیس سال کا عرصہ بیت گیا ہے..... لیکن اس کے کے نقش روز اول کی طرح تازہ ہیں..... اور آج بھی یہ آواز میرے کانوں میں گونجتی رہتی ہے..... کہ ''جب قوم میں تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی..... وہ قوم کا بدترین دور ہوگا.....''

گرمیوں کی چھٹیوں میں ہم نے مری جانے کا پروگرام بنایا..... ایسا لگتا تھا جیسے ساری دنیا کا حسن مری میں آمڈ ایا ہو..... مغربیت کی تقلید میں تمام لوگ اتنے دور نکل آئے تھے..... کہ پیچھے مڑکر دیکھنے کی ان کو فرصت نہ تھی..... ہر شخص دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش میں تھا..... خواتین نے ایسے لباس پہنے ہوئے تھے..... کہ نسوانیت خود اپنے آپ پر شرمارہی تھی.....

میں بھی اس دوڑ میں پیچھے رہ جانے کے حق میں نہیں تھی..... شاپنگ کے لئے بازار میں ہر طرف ایک نفسانفسی کا عالم تھا..... کچھ نوجوان بے کار بیٹھے آنے جانے والوں کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے.....

''بیٹی یہ چادر اوڑلو.....'' میں ٹھٹک کر اس طرف دیکھنے لگی..... جس طرف سے آواز آئی تھی..... وہ میرے بہت قریب کھڑی تھی..... بوڑھے ہاتھوں میں چادر لرز رہی تھی..... بوڑھی آنکھوں میں دکھ ہی دکھ نظر آرہا تھا.....

بیٹی! ہمارے خواب کی حقیقت اتنی بھیانک تو نہ تھی؟.....

اس کونے سے لے کر ملک کے آخری کونے تک چلی جاؤ..... تمہیں بے شمار شہیدوں کا خون ملے گا.....

جنہوں نے ایک چادر بچانے کے لئے بے دریغ قربانیاں دیں..... ان بہنوں کی آہیں ملیں گی..... جو اپنی ناموس کو بچانے کے لئے زندہ دفن ہوگئیں.....

Marfat.com

اپنے آپ کو غور سے دیکھو! شرافت تم پر ماتم کناں ہے..... شاید ہماری قوم کا زوال شروع ہو گیا ہے..... کیونکہ جب قوم میں تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی..... وہ قوم کا بدترین دور ہو گا..... تم جو مغربیت کے پیچھے اندھا دھند دوڑ رہی ہو..... بولو! مغربیت نے تمہیں کیا دیا..... عریانیت..... فحاشی اور دولت کی ہوس اس دوڑ میں تم اپنا سب کچھ کھو بیٹھی ہو.....

بیٹی! عورت تو ایک مقدس روپ ہے..... تم اس روپ کو کیوں داغدار کر رہی ہو؟..... ان شہیدوں کو کیا جواب دو گی..... جن کی روحیں تمہارے دروازوں سے مایوس لوٹ جاتی ہیں؟.....

میں چونک اٹھی..... آگے بڑھ کر معافی مانگنا چاہتی تھی..... لیکن نہ جانے وہ کب کی اس ہجوم میں گم ہو گئی تھی..... یا شاید کسی کی بے چین روح تھی..... مجھے ایسا محسوس ہوا..... جیسے میں سر بازار ذلیل ہو گئی ہوں.....

"جب قوم میں تم جیسی بیٹیاں پیدا ہونے لگیں گی..... وہ قوم کا بدترین دور ہو گا....."

یہ الفاظ میرے ضمیر پر ہتھوڑے برسانے لگے..... یہ ایک مجھ سے نہیں پوری قوم کی بیٹیوں سے کہا گیا تھا.....

میں نے اپنے آپ سے عہد کر لیا..... میں یہ داغ کبھی عورت کے ماتھے پر نہیں لگنے دوں گی..... ہر عورت تک یہ پیغام پہنچا دوں گی..... عورت روز اول سے مقدس رہی ہے..... اور ابد تک رہے گی.....

ہم شہیدوں کو شرمندہ نہیں ہونے دیں گے..... اور شمع محفل بن کر بر سر عام "دعوت نظارہ" نہیں دیں گے..... کیونکہ عورت شرعاً اور اخلاقاً پردہ کی چیز ہے..... نمائش کی نہیں.....

سنگین عذاب سے دوچار ہو کر دائرہ حجاب میں آنے کا سچا واقعہ:

3 ......وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی جا رہی تھی..... کبھی کبھی پیچھے مڑ کر بھی دیکھ لیتی..... خوف اور غصہ اس کے چہرے سے صاف عیاں تھا..... وہ چاہتی تھی کہ بس اسٹاپ تک کا فاصلہ سمٹ جائے..... اور وہ اچک کر بس میں جا بیٹھے..... اگر کبھی بس اسٹاپ پر دیر

Marfat.com

سے پہنچتی تو بس نکل جاتی..... لیکن جلد جانا بھی اسے گوارا نہ تھا..... وہ بس میں سوار ہو کر اپنا آپ بھول جاتی..... اس کا دماغ سوچوں کا سمندر بن جاتا..... کاش میرا کوئی بھائی ایک نہیں..... بلکہ دو چار ہوتے جو اس ظالم ماحول سے مجھے محفوظ کر سکتے.....

اس لڑکے کا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا..... جو روزانہ..... بس اسٹاپ تک اس کا پیچھا کرتا..... اور جب تک بس نہ چلتی ہو..... اسے بے ہودہ نگاہوں سے دیکھتا رہتا..... اور نازیبا اس کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی تو وہ اپنی بیتسی باہر نکال کر اس کی نگاہوں کا خیر مقدم کرتا..... اس کا بس چلتا تو وہ اس کا منہ نوچ کر کتوں کے آگے پھینک دیتی..... لیکن وہ ایسا کرنے پر قادر نہ تھی.....

وہ سوچتی ''ایک مرد ایک عورت کے تحفظ کے لیئے پیدا کیا گیا ہے..... لیکن یہ بھی مرد ہے..... جو اس کی عزت سرعام اچھالنے پر تلا ہوا ہے..... ''اس کا مکروہ چہرہ اسے کس قدر خوفناک..... وحشی..... اور انسانیت سے عاری دکھائی دیتا..... جب ہوس پر آوازیں کستا..... اس کے ہونٹ تھرا کر رہ جاتے..... وہ اس بے ہودہ شخص سے بچنے کے لیئے کس سے فریاد کرے..... وہ سوچتی..... پاکستان کا مستقبل کل انہی جوانوں کے ہاتھ آئے گا..... جو ہم جیسی بے چاری لڑکیوں کے لیئے ہاتھ مسلتے رہتے ہیں.....''

اُف میرے خدایا! یہ لوگ شریف لوگوں کا جینا عذاب بنا دیں گے..... یہی ہیں قوم کے معمار؟.....

نہیں..... وہ اندر ہی اندر چیخ کر رہ جاتی..... جوں جوں وہ سوچتی اس کا دماغ ماؤف ہو جاتا..... بس جب کالج کے گیٹ تک پہنچ چکی ہوتی..... اور لڑکیوں کے شور سے اسے ہوش آتا..... تو اس کی جان بر آتی..... لیکن چھٹی کے وقت اس پر پھر خوف طاری ہو جاتا..... وہ کرے تو کیا کرے؟.....

کیا پڑھائی چھوڑ دے؟.....

تعلیم حاصل کرنا اس کا شوق ہی نہیں..... بلکہ مقصد بھی تھا..... لیکن اس ظالم معاشرہ کے ناپاک ناسور ہر دم انسانیت کو چرکے لگا کر اسے زخمی کرتے رہتے ہیں..... وہ منہ ہی میں

Marfat.com

ایسے لڑکوں کو بے نقط سنا ڈالتی.....

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

وہ جب بھی اس کا پیچھا کرتا..... اکیلا نہ ہوتا..... بلکہ ایک دو لفنگے اس کے ساتھ ہوتے..... وہ سوچتی..... آنے والے وقت میں یہ قطعاً معاشرے کے باعزت شہری نہیں بن سکتے.....

کیا ان کے ماں باپ کو یہ علم نہیں..... کہ ان کے لخت جگر باہر سڑک پر جوان لڑکیوں کے پیچھے بھاگنا چہ معنی دارد؟.....

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا..... تو اسے منحوس چہرہ نظر آیا..... اس کے بدن میں کپکپی پیدا ہوگئی..... غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہوگیا..... قدموں کی رفتار میں اور تیزی آ گئی.....

''ہینو! آہستہ چلو..... کہیں یہ لچکتا بدن اور پری نما چہرہ گر کر گندہ نہ ہو جائے.....''

وہ پیچھے سے آوازیں کستے آ رہے تھے..... وہ چاہتی تھی اپنا آپ ان سے چھپا لے..... لیکن باریک دوپٹہ یہ کام نہیں کر سکتا تھا..... واپسی پر وہ فیصلہ کر چکی تھی..... کہ وہ کالج چھوڑ دے گی.....

اس کے سوا اُسے کوئی راستہ نظر نہ آیا..... کیا اندر کی شرافت ابھی مری نہیں تھی..... عورت کی فطرت میں جو حیا رکھی گئی ہے..... وہ ابھی بے حیائی میں نہیں بدلی تھی..... اس کی اپنی غیرت زندہ تھی..... اس غم نے اسے نڈھال کر دیا.....

جب اس نے گھر کی دہلیز پر قدم رکھا..... تو زور سے چکرائی..... اور دھڑام سے زمین پر آ گری..... ماں کو اس کی اندرونی کیفیت کا کچھ علم نہ تھا..... وہ بے چاری بیرونی حالت سے گھبرا گئی..... اس نے ہمسائی کو آوازیں دیں..... ماں اور ہمسائی کی کوشش سے نازیہ ہوش میں آ گئی..... دونوں خواتین اس کی دلجوئی کر رہی تھیں..... لیکن وہ مسلسل آنسو بہائے جا رہی تھی..... وہ کچھ بتا بھی نہیں پا رہی تھی.....

اس کی ماں نے ہمسائی سے کہا: بہن پریشانی میں آپ نے برقعہ بھی نہیں اتارا.....

Marfat.com

آیئے برقعہ اتار کر یہاں بیٹھ جایئے..... نازیہ ہمسائی کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی..... جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہو..... یہ ٹھیک ہے..... میں بھی ایسا کروں گی.....

اس کے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ پھسلے..... تو ماں نے پوچھا: بیٹی کیا ٹھیک ہے..... تم تو ٹھیک نہیں ہو..... آخر تم کیا کہنا چاہتی ہو؟.....

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں ہی آنکھوں میں کہہ رہی تھیں..... یہ تو برقعہ کی مخالف تھی..... اسے دقیانوسی ذہنیت کی پیداوار سمجھتی تھی..... اب ایک دم سے کیا ہو گیا ہے.....

بیٹی تمہاری مرضی..... میں نے تمہیں کبھی نہیں روکا..... امی آپ نے مجھے برقعہ لینے کی کبھی تاکید بھی نہیں کی..... آپ نے کبھی اس بارے میں مجھے بتایا ہی نہیں..... مجھے بتایئے کہ کچھ عورتیں برقعہ بڑی خوشی سے لیتی ہیں..... اور کچھ اس سے خار کھاتی ہیں..... آخر کیوں؟.....

بیٹی آج کل تو برقعہ نہ پہننا رواج بن گیا ہے..... کل کلاں جن کے گھر سے عورتیں مشکل سے باہر نکلتی تھیں..... آج وہ بغیر برقعہ لڑکوں کے ساتھ پھرتی نظر آتی ہیں..... ماں بولی.....

بہن آپ نے جو رواج والی بات کی ہے..... بات یہ نہیں..... بلکہ ہم مسلمانوں میں دین کے علم..... یعنی قرآن سے بالکل آگاہی ہے ہی نہیں..... یہ پردہ رواج نہیں..... اللہ کا حکم ہے..... اللہ کے حکم کو رواج کہہ کر خدا کے قرآنی احکام کا ہم مسلمان خود مذاق اڑاتے ہیں.....

قرآن میں پردے کے بارے میں صاف حکم ہے..... ہمسائی نے اسے حقیقت بتائی.....

اس سے بدن اور چہرہ اچھی طرح چھپایا جا سکتا ہے..... یہ حقیقت آج مجھ پر کھلی ہے..... کہ پردہ پڑھائی یا ترقی کی راہ میں نہیں..... بلکہ غلیظ اور گندی خواہشات کے اور بندوں کی ناپاک اور ہوسناک نگاہوں کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے..... ماں! میں نے فیصلہ کر لیا ہے..... نازیہ ایک عزم سے بولی.....

تین دن تک وہ کالج نہ گئی..... چوتھے دن جب اس نے قدم باہر نکالا تو وہ اپنے آپ کو کچھ اجنبی محسوس کر رہی تھی..... برقعہ کے متعلق وہ فقرے اس کے کانوں میں گونج رہے تھے..... جو کالج کی لڑکیاں اکثر باپردہ لڑکیوں کے لیئے بولتی تھیں..... لیکن وہ پراعتماد تھی..... اسے اپنا جسم چھپا کر سکون مل رہا تھا..... وہ برقعے میں لپٹی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی چلی

Marfat.com

جا رہی تھی..... راستے میں اسے وہ لڑکے نظر آئے..... وہ اس طرح چل رہے تھے..... جیسے انہیں کسی کا انتظار ہو..... اس کے کانوں سے یہ آواز ٹکرائی..... یار وہ لڑکی کئی دن سے نہیں آ رہی..... دوسرا بولا بھاڑ میں جائے.....

دیکھو سامنے بہت لڑکیاں ہیں..... جس کے جسم پر مرضی نگاہ جمالو..... کوئی بھی نہ روک سکے گی..... جب وہ اس کے قریب سے گزرے..... تو اس پر سرسری نگاہ ڈالی..... اور آگے بڑھ گئے..... اس نے سوچا ہمارے پیدا کرنے والے نے ہمارے لیئے کتنا اچھا طریقہ ہمیں بتلایا..... لیکن ہم عورتوں نے اپنی خوبصورتی کو ان ہوس کے بندوں کے آگے ڈال دیا ہے..... وہ اندرونی کیفیت سے سرشار تھی..... اس نے اپنے تحفظ کا طریقہ سیکھ لیا تھا.....

(یہ افسانہ ایک بچی کی آپ بیتی ہے..... وہ اپنا نام لکھنا نہیں چاہتی..... اس لیئے اسے ''ایک مسلمان طالبہ'' کے نام سے شائع کیا جا رہا ہے..... تاکہ دوسری بچیوں کے لیئے ایک سبق..... ایک مثال بنے.....)

حجاب کرنے والی ایک غیر مسلم عورت کا ایمان افروز واقعہ:

4..... میں ایک بتیس سالہ نیلی آنکھوں..... سنہری بالوں..... اور سفید رنگ وروپ رکھنے والی برطانوی عورت ہوں..... میں برطانیہ کے شہر کینٹ میں پیدا ہوئی..... اور ابھی تک وہیں رہ رہی ہوں..... میں اس ثقافت اور تہذیب کا حصہ ہوں..... جس نے مجھے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے سے پہلے ہی نمود و نمائش..... اعضا کے تناسب اور مردوں کو رجھانے کے انداز سکھا دیے تھے..... میں یہ بھی بتا دینا چاہتی ہوں..... کہ میں بالکل مسلمان نہیں..... اور نہ ہی میرا اسلام سے کوئی تعلق ہے..... میں عیسائیت کے سب سے قدیم اور کٹر فرقے کیتھولک چرچ کو مانتی ہوں..... اور میرا خاندان بھی اس پر عمل کرتا ہے.....

میں کوئی صالح یا نیک خاتون بھی نہیں رہی..... میں رزق کمانے کے لیے بھی اور شوق پورا کرنے کے لیے بھی ایک ڈانسر..... ایک خوبصورت ماڈل اور تہواروں پر پیسے لے کر بوس وکنار کرنے والی رہی ہوں..... میری تین بہترین دوست لڑکیاں ہیں..... اور وہ تینوں

Marfat.com

کلبوں میں کپڑوں سے آزاد ڈانس کرتی ہیں..... میرے چند مسلمان مردوں سے بھی تعلقات رہے..... لیکن وہ سب بھی میری طرح آزاد خیال اور عیش وعشرت کے دلدادہ تھے.....

یہ الفاظ تھے سیٹلا وائٹ کے..... جس نے اچانک چہرہ پر حجاب پہننا شروع کر دیا..... جب وہ لندن کی گلیوں میں حجاب کے ساتھ سامنے آئی..... تو سوال کرنے والوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا..... اور پھر اسے یہ سب کچھ ایک ہی سانس میں کہنا پڑا..... سننے والے کانوں کو پھر بھی یقین نہ آیا.....

ایک نے پوچھا: کہ تم کسی مسلمان کے عشق میں تو گرفتار نہیں ہو گئی ہو؟.....

جس نے زبردستی تمہیں ایسا کرنے کو کہا ہو.....

سٹیلا نے کہا: کوئی سوچ سکتا ہے کہ مجھ جیسی عورت کے ساتھ زبردستی کی جا سکتی ہے؟.....

نہ کسی نے ماضی میں ایسا کیا..... اور نہ حجاب میں نے زبردستی اپنے چہرے پر سجایا ہے.....

یہ سب کہنے کے بعد اس نے کہا: کہ تم سب لوگ یہ سمجھتے ہو..... کہ حجاب غلامی کی ایک یادگار ہے..... کپڑوں سے بے نیاز ٹانگوں والی عورتیں جب مجھے دیکھتی ہیں..... تو میرے اوپر ایک افسوس اور ترس کھانے والی نگاہ ڈالتی ہیں..... وہ اکثر کہتی ہیں..... کہ یہ تو زندہ درگور ہو گئی.....

لیکن میں نے حجاب بالکل ایک تجربے کیلئے شروع کیا تھا..... اور پھر یوں لگا کہ اسے پہننے کے بعد میں نے اپنے آپ کو ان تند و تیز آنکھوں میں چبھتی اور غلیظ دنیا سے آزاد کر لیا ہے..... ایسے لگتا تھا کہ جیسے میں بھیڑیوں کے ایک بہت بڑے پنجرے میں تھی..... جن کی خون خوار نظریں میرا پیچھا کر رہی ہوں..... لیکن حجاب پہننے کے صرف چند گھنٹوں بعد مجھے یوں لگا..... جیسے کسی نے مجھے ان کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے..... اور اس پنجرے سے نکال باہر کیا ہے..... وہ سب میرے اردگرد گھومتے ہیں..... لیکن جیسے کسی نے مجھے کوئی جادو کا لباس پہنا دیا ہے..... کہ میں انہیں نظر نہیں آتی.....

پھر اس نے ایک خالصتاً برطانوی عورت کی طرح کہا: کہ لندن کی گلیوں میں حجاب پہن کر گھومتے ہوئے مجھے یوں لگتا ہے..... کہ جیسے مجھے چلنے پھرنے کے لیے ایک علیحدہ جگہ مل گئی

Marfat.com

ہو..... نہ مجھے ہجوم سے ڈر لگتا ہے..... اور نہ یہ خوف کہ میرے ساتھ چلنے والا کسی بھی لمحے مجھے کہنی چھو کر یا ٹکرا کر گزرے گا..... میں ان تمام نہ چاہتے ہوئے گھورنے والی آنکھوں..... بڑھتے ہوئے جسموں..... اور غلیظ فقروں کی زد سے دور ہو جاتی ہوں.....

سٹیلا نے کہا: کہ میں بہت نرم دل عورت ہوں..... اکثر لندن کی سڑکوں پر بھیک مانگنے والے مجھے گھیر لیتے..... اور میرے چہرے پر نرمی یا ان کی حالت کی وجہ سے آئے ہوئے آنسو دیکھ کر میرے پیچھے پڑ جاتے..... بعض دفعہ میری جیب میں پیسے ختم ہو جاتے تو میں شرمندہ سی ہو جاتی..... اب میرے جذبات کا کسی کو احساس ہی نہیں ہوتا..... میں جسے صحیح سمجھتی ہوں اسے بھیک دیتی ہوں..... اور کوئی میرے پیچھے پیچھے دور تک بھیک مانگتا ہوا نہیں آتا.....

سٹیلا نے کہا: کہ میں اپنے پورے یورپی لباس اور اکثر مختصر لباس میں بازار سے اشیاء خرید نے جاتی تھی..... لیکن مجھ میں اور کسی دوسری عورت میں کوئی تمیز نہیں کی جاتی تھی..... البتہ اگر کبھی نرخ کم کروانے کیلئے جھگڑتی..... اور کم کروالیتی..... تو دکاندار میرے جسم کو ایسے دیکھتا..... جیسے وہ اسے میرے حسن کی خیرات سمجھ کر دے رہا ہو..... اور بعض تو وہ فقرے بول بھی دیتے..... لیکن اب میں لڑوں..... جھگڑوں..... یا ریٹ کم کراؤں..... مجھے اس ندامت سے نہیں گزرنا پڑتا..... اگر کبھی بلکہ اب تو اکثر جب بھی کسی مسلمان کی دکان میں جاتی ہوں..... تو پورا ماحول یوں میرے سامنے مؤدبانہ اور بااحترام ہو جاتا ہے..... جیسے چرچ میں مقدس مریم تشریف لے آئی ہو.....

اس نے کہا: کہ میں نے ایک عمر ایسے کلبوں میں گزاری ہے..... جہاں یورپی لڑکیاں جیون ساتھی کی تلاش میں گہرے میک اپ..... غلیظ لباس..... بڑی بڑی نوک دار ہیل والی جوتیوں پر توازن قائم کرتی ہوئی..... اور مجبوراً بے ذائقہ خوراک کھاتی نظر آتی ہیں..... کہ ان کا وجود متناسب رہے..... اس دوران جب میں کبھی حجاب والی عورت سے ملتی..... تو وہ ان عورتوں کی بے بسی پر ہنستی.....

پھر میری ایک حجاب کرنے والی عورت کے خاوند سے ملاقات ہوگئی..... میں نے پوچھا: تم اسے حجاب کیوں پہناتے ہو؟.....

Marfat.com

اس نے کہا: میری بیوی ایک ہیرے کی طرح ہے..... میں نہیں چاہتا کہ اس پر داغ لگے..... اور وہ میلی ہو جائے..... میں تو اسے مخمل میں لپیٹ کر رکھنا چاہتا ہوں..... حالانکہ وہ بہت موٹی اور بے ڈھب جسم کی عورت تھی..... اور شاید ہی کسی ایسی موٹی اور بے ڈھب برطانوی عورت کو یہ فقرے زندگی بھر سننے کو مل سکیں.....

یہ سب کہنے کے بعد اس نے کہا: میں کیتھولک ہوں..... لیکن میں ان چند ہفتوں سے جس سکون میں ہوں..... اس کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی..... اور مجھے حیرت ہوتی ہے..... ان مسلمان عورتوں پر..... جنھیں ایسا حجاب اوڑھنے پر ایک روحانی تسکین..... آخرت میں نجات اور مذہبی فریضے جیسے دل کو سکون دینے والے محرکات بھی میسر ہیں..... اور پھر بھی اس دنیا کی بھیڑ میں بھیڑیوں کی جنگل میں ترانولہ بننا چاہتی ہیں.....

پردہ کرنے اور اسکے فوائد کا اعتراف کرنے والی غیر مسلم عورت کا واقعہ:

5......ذیل کی سطور میں ایک غیر مسلم کیتھی چن کے تاثرات و تجربات کی تلخیص دے رہے ہیں..... کیتھی چن کے یہ تاثرات بھارت کے مسلم جریدے ہفت روزہ ''ریڈیئنس'' کے شمارہ ۲۳ تا ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئے ہیں..... کیتھی چن ایک چینی امریکی لڑکی ہے..... وہ بتاتی ہے.....

ایک دوپہر کو میں ایک لمبا سفید لباس پہنے ایک گلی میں سے گزر رہی تھی..... کہ ایک ٹرک ڈرائیور نے سیٹی بجائی..... اور فحش آوازے کسے..... حالانکہ تھوڑی دیر پہلے ہی میں نے کندھوں تک لمبے اپنے سر کے بال لڑکوں کی طرح کٹوا کر ایک انچ کرائے تھے..... میں نے بڑی ذلت اور ہزیمت محسوس کی.....

میں نے تو با اصرار اپنے بال اس قدر چھوٹے کروائے ہی..... اسلئے تھے کہ میری ظاہری نسوانیت ختم ہو جائے..... مگر میں پھر بھی مردوں کو اپنے ساتھ ''جنسی شئے'' والا رویہ اختیار کرنے سے نہ روک سکی..... میرا یہ خیال غلط تھا..... کہ میری نسوانیت میرے لیے مسائل پیدا کرتی ہے..... یہ نسوانیت (Femininity) نہیں بلکہ میری جنسی کشش

Marfat.com

(Sexuality) تھی.....

انہوں نے جیسا مجھے دیکھا..... ویسے ہی عمل کا اظہار کیا..... مجھے یقین ہے کہ جو مرد عورتوں کو ''جنسی اشیاء'' کے طور پر دیکھتے ہیں..... اکثر وہی ان کو تنگ کرتے ہیں..... اور ان کے ساتھ تشدد کا رویہ اپناتے ہیں..... مثلاً عصمت دری..... چھیڑ چھاڑ اور مار پیٹ وغیرہ..... میرے ساتھ جنسی تشدد کیا گیا..... مردوں کے تشدد کے تجربات ہی نے مجھے غصیلہ بنایا..... اور مایوس کیا ہے.....

میں اس تشدد کو کیسے روکوں؟.....

میں مردوں کو کیسے باز رکھوں؟.....

کہ وہ مجھے ایک عورت کے بجائے جنسی شئے کے طور پر نہ دیکھیں.....

میں انہیں کیسے سمجھاؤں؟.....

کہ وہ عورت اور جنسی شئے کو برابر کی سطح پر نہ رکھیں؟.....

اس سلسلے میں..... میں نے کافی تجربات کیے ہیں..... اور ان میں ایک تجربہ ''حجاب'' کا بھی ہے.....

حجاب کے متعلق میرا پہلا تجربہ تعلیمی نوعیت کا تھا..... ایک نیوز میگزین کے ایک پراجیکٹ کے لیے مجھے ایک مسلمان عورت کا لباس پہن کر تین مسلمان مردوں کے ساتھ سفر کرنا تھا..... میں نے سفید رنگ کی بازوؤں والی ایک لمبی سوتی قمیص..... اور جینز پہنی..... پاؤں میں ٹینس شوز..... اور سر پر پھولدار سکارف..... میں نے ایک مسلمان عورت سے ادھار لیا تھا..... میں صرف ایک مسلمان عورت نظر ہی نہیں آ رہی تھی..... بلکہ کسی حد تک محسوس بھی کر رہی تھی..... اس سے قبل میں نہیں جانتی تھی کہ ایک با حجاب عورت کے کیا احساسات ہوتے ہیں..... کیونکہ میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ نہ تھی.....

لوگوں نے حجاب میں مجھے ایک مسلمان عورت سمجھا..... اور ایک جنسی شئے کے طور پر نہ دیکھا..... اور نہ کسی قسم کے فحش جملے اور فقرے کہے.....

میں نے مشاہدہ کیا: کہ مردوں کی آنکھیں اب پہلے کی طرح میرے جسم کا جائزہ نہیں لے رہی

Marfat.com

تھیں..... اب میں مکمل طور پر ملبوس تھی..... اور صرف میرا چہرہ ہی ننگا تھا..... (قرآن مجید میں حجاب کی ایک اہم صفت بالکل یہی بیان کی گئی ہے..... سورۂ احزاب میں ارشاد الٰہی ہے:

"اے نبی ﷺ! تم اپنی ازواج..... اپنی بیٹیوں..... اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو..... کہ وہ اپنے جلابیب (سر کی چادروں) کو اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں..... یہ عمل ان کی شناخت..... نیز کے اذیت (چھیڑ چھاڑ وغیرہ) سے بچنے کے لیے مناسب ہے.....

(پ۲۲، سورہ احزاب، آیت نمبر۵۹)

مجھے یاد ہے کہ جب میں ایک اسلامک سینٹر میں داخل ہوئی..... تو وہاں ایک افریقن امریکی نے مجھے "بہن" کہہ کر مخاطب کیا..... اور مجھ سے پوچھا: کہ میں کہاں سے آئی ہوں.....

میں نے اسے بتایا: کہ میرا بنیادی تعلق چین سے ہے.....

اس نے کہا: کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا..... وہاں ہمارے درمیان ایک قربت واپنائیت کا احساس تھا..... کیونکہ وہ مجھے مسلمان سمجھ رہا تھا..... میری سمجھ میں نہیں آرہا تھا..... کہ میں اسے حقیقت کیسے بتاؤں..... میں ایک اور اسٹور میں داخل ہوئی..... جس میں افریقی زیورات اور فرنیچر فروخت ہوتا تھا..... اس اسٹور سے باہر نکلتے ہوئے ایک شخص نے پوچھا: کہ کیا میں مسلمان ہوں؟.....

میں نے اس کی طرف دیکھا: اور مسکرا دی..... کیونکہ میں نہیں جانتی تھی کہ کیا کہوں..... اور کیا جواب دوں.....

اسٹور سے باہر اپنے ساتھ سفر کرنے والے مسلمان مردوں میں سے ایک سے میں نے پوچھا:
"کیا میں مسلمان ہوں؟....."

اس نے بتایا: کہ وہ ہر ذی روح جو اللہ کے احکام کی تعمیل کرے..... مسلمان ہے.....

اس جواب سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا: کہ میں مسلمان ہو بھی سکتی ہوں..... لیکن میں اسے جانتی نہیں ہوں..... اور نہ میں نے اپنے اوپر ایسا کوئی لیبل لگایا ہے..... میں اسلام کے بارے میں کوئی زیادہ نہیں جانتی..... کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکوں..... اگر چہ ایک مسلمان عورت پانچ وقت روزانہ نماز نہیں پڑھتی..... روزے نہیں رکھتی..... روزانہ سر پر

Marfat.com

اسکارف بھی نہیں اوڑھتی..... لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے..... کہ وہ مسلمان نہیں ہے
..... یہ تو انسان کے باطن کے قدرتی مظاہر ہیں..... حجاب کے میرے باطن پر کوئی براہ راست اثرات پڑتے ہیں یا نہیں..... مگر حجاب نے میرے بارے میں دوسروں کے رویوں کو ضرور بدل دیا ہے..... میں مردوں کی طرف سے اپنے لیے احترام اور عزت کی تلاش میں تھی..... اس لیے میں نے شعوری طور پر حجاب کا انتخاب کیا..... اپنے تجربات..... مشاہدات اور مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں..... کہ مغرب کا یہ پراپیگنڈہ بالکل غلط..... سطحی اور گمراہ کن ہے کہ حجاب ایک جبر ہے.....

جس دن میں نے حجاب پہنا..... یہ نہ صرف میری زندگی کا ایک خوش گوار تجربہ تھا..... بلکہ پہلی بار میں نے اپنے آپ کو سب سے زیادہ آزاد محسوس کیا.....

مین نے نسوانیت کو نہیں..... جنسی کشش کو ڈھانپا..... جنسی کشش ڈھانپی گئی تو نسوانیت کو آزادی مل گئی..... یہی راستہ ہے مفتوح ہونے کے بجائے فتح کرنے کا.....

(بحوالہ: اسلام ہمارا انتخاب از ملک احمد سرور)

انگریز کمشنر نے پردہ ہٹانے والی خواتین کو دھتکار کر باپردہ خواتین کی مدد کی:

......میرٹھ کے علاقہ میں ایک کمشنر (COMMIONER) تھا..... جس کا نام مارش (MAFSH) تھا..... وہ انگریز تھا..... لیکن ہندوستان میں پیدا ہوا تھا..... اس لئے کچھ ٹوٹی پھوٹی اردو بھی بول لیتا تھا..... عام لوگوں میں یہ مشہور تھا..... کہ یہ بڑا رحم دل ہے..... اور سب سے ملتا ہے..... کچھ عورتیں برقعہ پہنے ہوئے اس کے بنگلہ پر گئیں..... اور کہا: کہ ہم کمشنر سے ملنا چاہتے ہیں.....

کمشنر باہر آیا: اور اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں بیگمات سے پوچھا: کہ آپ کیسے آئیں؟.....

انہوں نے کہا کہ ہم میں سے کچھ بیوہ ہیں کچھ خستہ حالت میں ہیں..... ہمارے گزارے کی کوئی سبیل نہیں ہے..... معلوم ہوا کہ آپ رحمدل حاکم ہیں..... اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں..... یہ سن کر وہ اندر گیا..... اور نوٹ لیکر آیا..... یہ رقم وہ ان عورتوں کو دینے

Marfat.com

کیلئے ہی لایا..... لیکن دینے سے پہلے اس نے کہا: کہ دیکھئے بیگمات! ایک بات سنئے! یہ برقعہ پہننا اور منہ ڈھانکنا ہمارے یہاں تو نہیں ہے..... اس لئے آپ میں سے جو اپنا منہ کھولیں گی..... میں یہ رقم انہیں کو دوں گا..... چنانچہ ان میں سے دو تین عورتوں نے اپنا منہ کھول دیا..... اس کمشنر نے ساری رقم ان عورتوں کو دے دی..... جنہوں نے اپنا چہرہ نہیں کھولا تھا.....

اور اس نے کہا: کہ یہ عورتیں باحیا ہیں..... ان کا گذارہ بہت مشکل ہوسکتا ہے..... اور تم نے چہرہ کھول دیا..... تم ہر جگہ جا کر سوال کرسکتی ہو..... تمہارا گذارہ مشکل نہیں ہے.....

جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اور آپ جو یہ سمجھتے ہیں..... انگریزوں کی نقالی کرنے سے ان کے دل میں جگہ پیدا ہوتی ہے..... یہ صحیح نہیں ہے..... ان کے دل میں کوئی جگہ پیدا نہیں ہوتی.....

(از: مولانا احتشام الحق تھانوی)

ایک بے پردہ عورت کا عبرتناک واقعہ:

7 ...... ایک شوہر نے یہ اعتراف کیا: کہ میں ایک شہر میں تھا..... میں نے اپنی بیوی کے پاس پیغام بھیجا..... کہ میں تمہاری آمد کا منتظر ہوں..... مقررہ وقت پر میں نے اہلیہ کا انتظار کیا..... لیکن ہوائی جہاز نہیں آیا..... میں نے کمپنی سے ٹیلی فون پر انکوائری کی..... وہاں سے جواب ملا کہ ہوائی جہاز میں کوئی خرابی آ گئی ہے..... اس لئے کسی اسٹیشن پر جہاز درستی کے لئے اتر گیا ہے..... ایک گھنٹہ بعد جہاز ایئر پورٹ پر آجائے گا.....

بعد میں جہاز ایئر پورٹ پر اترا..... بیوی جہاز سے اتری تو قریب ہی کھڑی ہوئی ایئر ہوسٹس اس سے کہنے لگی:

کیوں..... پائلٹ سے تم نے چلتے چلتے ملاقات نہیں کی؟.....

ایئر ہوسٹس کو کیا معلوم تھا کہ اس کا شوہر یہی ہے..... شوہر نے جو یہ سنا تو اس کے کان کھڑے ہوگئے.....

اس نے فوراً بھانپ لیا..... اور بالآخر بیوی نے بھی مجبوراً اقبال جرم کیا..... کہ کس

Marfat.com

طریقہ سے جہاز کے پائلٹ اور اس کی بیوی کا تعارف ہو گیا..... پائلٹ نے مسافروں کو یہ جھانسہ دیا کہ ہوائی جہاز میں کچھ خرابی آ گئی ہے..... جس کی درستی کے لئے پرواز گھنٹہ بھر لیٹ ہو گی..... اس کے بعد ہوائی جہاز رن وے پر اترا..... مسافر جہاز سے اتر کر باہر لاؤنج میں چلے گئے..... اور تقریباً ایک گھنٹہ بعد کہیں انہیں اندر آنے دیا گیا..... اس اثنا میں پائلٹ اور اس کے معاون عملہ نے اس عورت کے ساتھ اپنی اپنی جنسی ہوس کی تکمیل کر لی.....

دیکھے اسے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو!

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 25

گناہ گاروں کی توبہ کے چار اثر انگیز واقعات

قرآن پاک کی بے ادبی کا واقعہ:

1 ......میں نے دو تین بار استغفار پڑھی تو تھی..... مگر حقیقت یہی ہے کہ دل کی گہرائیوں سے نہیں..... بلکہ عقلی طور پر..... لہٰذا میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے میں شدید ٹیسیں اُٹھنے لگیں.....

واقعہ یوں ہوا..... کہ میں نے پہلے قرآن پاک رکھدیا..... پھر چوکڑی مار کر بیٹھنے لگا..... تو نادانستہ میرے دائیں پاؤں کا انگوٹھا قرآن پاک سے ذرا سا چھو گیا..... اس غلطی پر میں نے سرسری استغفار پڑھی..... اور قرآن پاک کھول کر تلاوت کرنے ہی لگا تھا..... کہ انگوٹھے میں شدید درد شروع ہو گیا..... اور مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ میں فوراً سجدے میں گر پڑا..... رو کر عرض کی: اے رب! کریم میں نے دانستہ تو ایسے نہیں کیا.....

میرے دل کے اندر سے ان کی آواز آئی.....

''دانستہ کرتے تو ہم تمہیں کافروں کی فہرست میں لکھ دیتے..... یہ سزا تو تمہیں تمہاری بے احتیاطی اور غفلت کی مل رہی ہے.....''

ہائے میں قربان جاؤں..... ان کی اس تنبیہ پر..... میں نے مچل مچل کر دل سے معافی مانگی..... اور کہا: آئندہ ایسی غفلت نہ ہو گی..... پھر کیا تھا..... اس کے عفو و کرم نے مجھے ڈھانپ لیا.....

درد جیسے یکدم شروع ہوا تھا ویسے ہی یکدم غائب ہو گیا..... واقعی وہ کتنا غفور الرّحیم ہے..... اس دن سے آج تک میں پہلے خود بیٹھ جاتا ہوں..... پھر قرآن پاک سامنے رکھتا ہوں..... (بحوالہ عجیب و غریب واقعات)

Marfat.com

دس برس تک اداکاری کر کے توبہ کرنے والے ایک سابقہ اداکارہ کا واقعہ:

2......اس کی زندگی رنگ و نور کا مرقع تھی..... لیکن پھر بھی عجیب بات تھی..... کہ زندگی بے رنگ و بے کیف تھی..... اور نور کے بجائے ظلمت کا بسیرا تھا..... "فن وثقافت" کے نام پر گندہ ثقافت پھیلانے والوں کا وہ ہمراہی تھا..... اسٹیج کی تند و تیز روشنیوں نے دل کی آنکھیں چندھیا دی تھیں..... ڈراموں کے غیر حقیقی کرداروں نے زندگی کی حقیقت سے اسے بے بہرہ کر دیا تھا..... اور قہقہے بکھیرنے والوں نے اسے اصل خوشی سے بہت دور کر دیا تھا..... زندگی بے سمت گزرتی جا رہی تھی..... اور نہ تو کوئی مقصد تھا..... نہ ہی نصب العین..... دن ہفتوں اور مہینے سالوں میں ڈھلتے گئے.....

ایسے میں لاتعداد ڈرامے اور کھیل و تماشے پیش کیے گئے..... جس میں اس کا اہم کردار تھا..... کوئی ایسا نہ ملتا تھا جو کہ اسے راہ ہدایت سے روشنائی کرتا..... اور زندگی کے اصل مقصد سے آگاہ کرتا..... بالآخر رب کی رحمت جوش میں آئی..... اور اس نے طاہر بیگ کو بھی اپنی آغوش میں سے لیا.....

سچ تو یہ ہے کہ جب ہم دعا "اھدنا الصراط المستقیم" مانگتے ہیں..... تو اس کا یہ جواب ہے..... کہ "انا علینا علی الھدی" اور "واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم" چنانچہ یہی ہدایت حویلیاں کے طاہر بیگ کے حصے میں آ گئی.....

طاہر کا یہ کہنا ہے..... ایسے میں کہ جب میری زندگی گمراہی میں ڈوبی ہوئی تھی..... تو بحیثیت مسلمان ہر ایک کا فرض تھا..... کہ مجھے سیدھی راہ کی طرف لے جاتا..... اور اس ظلمت سے کھینچ لاتا..... لیکن ایسا کسی نے نہیں کیا..... اور میں دس سال تک گمراہی میں بھٹکتا پھرتا رہا.....

پھر مجھے اللہ نے ہدایت دی..... ان فضول سرگرمیوں سے نفرت اور اسلامی اقدار سے محبت سے سینہ منور ہوا..... دینی اجتماعات میں آنا جانا ہوا..... اور اسلامی لٹریچر سے آگاہی حاصل کی..... جس نے زندگی میں انقلاب برپا کر دیا.....

Marfat.com

ڈاکٹر طاہر بیگ جو کہ آج کل حویلیاں میں ہومیو پیتھک کی پریکٹس کر رہے ہیں..... انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا: کہ ہومیو پیتھی بہت حد تک مذہب کے قریب ہے..... کیونکہ یہ جسمانی بیماریوں کے ساتھ ساتھ روحانی و اخلاقی بیماریوں کا بھی علاج کرتی ہے..... اور اس سے ہم معاشرے میں بہتر تبدیلی لا سکتے ہیں..... یہی وجہ ہے کہ میں نے دیگر طریقہ ہائے علاج پر ہومیو پیتھی کو ترجیح دی ہے.....

ذرائع ابلاغ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا: کہ یہ فحاشی پھیلانے کی فیکٹریاں بن چکے ہیں..... ان میں تربیتی..... دعوتی..... یا معلوماتی مواد کم اور گلیمر زیادہ ہوتا ہے.....

یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں لیلیٰ مجنوں کے ورثاء اور جانشین پیدا کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے..... اور یہ نوجوان نسل کو اخلاق و کردار سے عادی کر رہے ہیں..... اور حکومتی سرپرستی میں یہ مکروہ دھندا جاری ہے..... حالانکہ ان بہترین ذرائع کو اصلاحی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا تھا.....

انہوں نے کہا: کہ مغرب کی تمام تر چالوں اور حربوں کے باوجود نوجوان نسل میں اسلام سے محبت کا جذبہ موجزن ہے..... بڑی تعداد میں اہم ترین شخصیات اسلام کے سایۂ عافیت میں پناہ لے رہی ہیں..... رنگ و نور کی مصنوعی زندگی سے متنفر ہو کر بھی بہت سی اداکارائیں تائب ہو رہی ہیں..... خصوصاً مصر اس میدان میں بازی لے گیا ہے..... یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں..... بلکہ روح کو فنا کرنے والی ہے..... اور حقیقی سکون صرف اسلامی طرز زندگی میں ہی ہے..... علاوہ ازیں اسلامی تہذیب ثقافت کا حصہ ڈرامہ نہیں..... بلکہ جہاد ہے..... یہ بات مسلمان کے شایان شان نہیں ہے..... کہ وہ کسی اور لباس میں ملبوس ہو..... اور منافقانہ طور پر کسی اور کا روپ دھارے..... خصوصاً مسلمان عورت کے بارے میں تو یہ بات اس کی عزت و عصمت کے منافی ہے..... لیکن مقام افسوس ہے..... کہ آج کے دور میں ڈرامہ اور نقالی کو فن و فنکاری میں اعلیٰ ترین مقام دیا گیا ہے..... اور نقالوں کو معاشرہ کے معزز ترین طبقہ میں شمار کیا جاتا ہے.....

ڈاکٹر طاہر بیگ جو..... اقبال کے کلام کے شیدائی ہیں..... کہتے ہیں کہ جس طرح

Marfat.com

یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنی مذہبی کتابوں کا پوسٹ مارٹم کیا..... اور وہی تعلیمات بیان کیں..... جو ان کے دلوں کو بھاتی تھیں..... اسی طرح علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نظریات کی بھی تحریف کی گئی..... اور من پسند کلام ٹی وی..... اور ریڈیو سے نشر کیا گیا..... حالانکہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ڈرامہ کو کاروبار 'لات ومنات' سے تعبیر کرتے ہوئے سینما اور اداکاری کی مذمت کی.....

حریم تیرا خودی غیر کی معاذاللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبار لات و منات
یہی کمال تمثیل کا کہ تو نہ رہے
رہا نہ تو تو نہ سوز خودی نہ ساز حیات

نیز یہ بھی فرمایا کہ......

وہی بت فروشی وہی بت گری ہے
سینما ہے یا صنعت آذری ہے
وہ مذہب تھا اقوام عہد کہن کا
یہ تہذیب حاضر کی سودا گری ہے
وہ دنیا کی مٹی یہ دوزخ کی مٹی
وہ بت خانہ خاکی، یہ خاکستری ہے

طاہر بیگ نے اداکاروں کو پیغام دیتے ہوئے کہا: کہ اداکاری ذلت وتباہی کا راستہ ہے ..... اور فحاشی وعریانی کی دلدل ہے..... ڈرامے اور گانا بجانا مسلمانوں کا نہیں بلکہ عیسائیوں..... یہودیوں اور ہندوؤں کا کام ہے..... لہٰذا اس راستے پر چلنے والوں سے میری اپیل ہے..... کہ وہ دنیا وآخرت سنوارنے کے لیے اسے چھوڑ دیں..... اور حق والوں کا ساتھ دیں.....

اداکارہ نورا کی اداکاری سے توبہ کا واقعہ:

......اداکاری سے توبہ کے کچھ ماہ بعد عمرہ کی ادائیگی اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے

Marfat.com

کی غرض سے مکہ مکرمہ حاضر ہوئی..... تو ہر وقت حرم پاک میں معتکف رہتی..... بہت کم ہی اسے حرم سے نکلتے دیکھا گیا..... اکثر اوقات قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی..... اور رات دن کسی بھی وقت اس کے رونے کا سلسلہ تھمتا ہی نہ تھا.....

یہ وہی اداکارہ نورا ہے..... جس نے دھوکے کی دنیا میں اپنائے گئے سستی شہرت کے نام کو چھوڑ کر اپنا اصل نام شاهی ناز قدری اپنا لیا تھا..... اس سے اس کی توبہ کے سفر کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے کہا:

''یہ میری زندگی کی عظیم ترین گھڑی تھی..... جب میں پردیس سے واپس لوٹ آئی..... مجھے ایک نیا جنم ملا..... یہ اس وقت کی بات ہے..... جب میری ایک سہیلی مجھے ایک بزرگ عالم دین کے پاس لے گئی..... ہماری اس ملاقات کا وقت ایک گھنٹہ مقرر تھا..... مگر جب ملاقات شروع ہوئی تو کئی گھنٹے گزر گئے..... اس مجلس میں جہاں دوسرے بھی بہت سے خواتین وحضرات جمع تھے..... میں نے وہ باتیں سنیں..... جو آج تک سننے کا موقع مجھے نہیں ملا تھا..... میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے..... اور پورے جسم میں لرزہ طاری ہو گیا..... بزرگ عالم دین اسلام..... نافرمانی اور توبہ کے بارے میں بتا رہے تھے..... اسی دوران انہوں نے نیکی اور برائی کے راستوں کی وضاحت بھی کی.....

وعظ کے اختتام پر جب میں واپس گھر پہنچی..... تو مجھ پر رعشہ کی کیفیت طاری تھی..... مجھے یوں لگتا تھا..... جیسے پورے جسم میں ایک زلزلہ بپا ہو چکا ہو..... جس سے میری طبیعت بالکل صاف ہوگئی..... اور دوسرے ہی دن میں قاہرہ کی ایک مسجد میں گئی..... جہاں دو بہت بڑے علماء دین..... شیخ شمس البارودی..... اور شیخ هناء ثروت دین کی تعلیم دیا کرتے تھے..... میں نے بھی وہاں جا کر قرآن مجید پڑھنا شروع کیا..... پھر سنت مطہرہ کا مطالعہ کیا..... اور فقہ اسلامی کی تعلیم بھی حاصل کرتی رہی..... اور پوری پابندی سے ہر روز وہاں حاضر ہوتی رہی.....

بالآخر خوش بختی کی وہ گھڑی آ ہی گئی..... جس میں میں نے مکمل طور پر توبہ کرنے..... صحیح سچی مسلمان بننے اور اداکاری سے ہر طرح کا تعلق توڑنے کا فیصلہ کر لیا''.....

Marfat.com

اور الحمدللہ میں نے تمام فنی مصروفیات سے جان چھڑالی..... اور جو معاہدے میں نے ڈائریکٹرز یا پرڈیوسرز کے ساتھ یا کسی کے ساتھ بھی کیے ہوئے تھے..... سب ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دیئے..... جو شخص اللہ کے راستے کو پہچان لیتا ہے..... وہ کسی اور چیز کو اس کا نعم البدل قرار نہیں دیتا..... اب اللہ کا شکر ہے کہ میں رزق حلال پر زندگی بسر کر رہی ہوں..... اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں..... کہ اسی میں مجھے برکت عطا فرما دے.....

بعض لوگوں کے اس اعتراض کے جواب میں جو کہتے ہیں کہ فن کاروں کی توبہ ہمیشہ مخصوص ذہن کے لوگوں کی دھمکیوں کے نتیجہ میں ہوتی ہے.....

انہوں نے کہا:

''میں خالصتاً اپنی مرضی سے اپنے رب کی طرف لوٹی..... میری توبہ اور پشیمانی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے خوف کی بنا پر تھی..... میں نے جو کچھ کیا..... میرا دل اس سے پوری طرح مطمئن ہے..... اور کسی دھمکی کا مجھے قطعاً کوئی خوف نہیں..... اور یہ بات تو اب ڈھکی چھپی نہیں رہی..... کہ بعض لکھنے والے لوگوں نے جو اسلام کے غلبے اور اس کی قوت سے ڈرتے ہیں..... انہوں نے ایسے فضول حملے شروع کئے ہوئے ہیں.....''

ایک سوال کے جواب میں کہ فن کے میدان میں آپ کے تجربہ کی روشنی میں آپ کیا کہتی ہیں: کیا فن حرام ہے؟.....

تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک فن کا تعلق ہے..... واللہ اعلم تو میں سمجھتی ہوں کہ عورتوں کے لئے تو یہ فن حرام ہے..... حرام ہے..... کیونکہ عورت تو خود عورت ہے..... جسے پردے اور حفاظت کی ضرورت ہے..... اور آج کل کا فن تو فحاشی اور بے حیائی سے بھرا ہوا ہے..... اور کبھی بھی کسی طرح یہ عظیم پیغام ثابت نہیں ہو سکتا..... کیونکہ اس کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں.....''

یہ خلاصہ ہے ان باتوں کا..... جو توبہ کرنے والی اداکارہ نورا نے فن اور اداکاری کو چھوڑنے کے بعد کیں..... اب میں اس مناسبت سے ان تمام بچیوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں..... جو فن کاروں کو آئیڈیل سمجھتی ہیں..... یا اپنے آپ کو اس غلیظ ماحول میں جھونک دینے

Marfat.com

چاہتی ہیں..... کہ وہ جلدی نہ کریں..... اور اس پر خوب سوچیں..... موجودہ فن کاروں کے حالات کا بغور مطالعہ کریں..... اور جن کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی ہے.....

ان کی باتوں کو پڑھیں اور سنیں..... صرف اس دنیا کی ظاہری چمک دمک پہ نہ جائیں..... کیونکہ یہ سب لوگ اندر سے کھوکھلے ہیں..... نہ ہی شہرت کی شان وشوکت کی طرف جائیں..... کیونکہ یہ تو ڈھلتی چھاؤں..... اور صحراء کے سراب کی طرح ہے..... جو جلد ہی ختم ہو جائے گا..... اور حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی.....

دو رکعت نماز سے ایک شرابی شخص مجاہد بن گیا:

4 ......میرا ایک پڑوسی تھا..... وہ میری بہت عزت کیا کرتا تھا..... وہ مجھ سے کچھ بھی نہیں چھپاتا تھا..... اپنی ہر بات بتا دیتا تھا..... وہ اپنے علاقے میں دادا کے نام سے مشہور تھا..... میری عزت وہ صرف اس وجہ سے کرتا تھا..... کہ میں مدرسے میں پڑھتا تھا..... میں اسے بہت سمجھاتا تھا..... کہ بھائی یہ جوا..... شراب اور چرس وغیرہ برے کام ہیں ..... یہ چھوڑ دو.....

جواب میں وہ کہتا:

''دنیا چار دن کی ہے..... مزے کرلو.....''

پھر ایک دن وہ جوئے میں بہت بڑی رقم جیت کر لایا..... میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا تھا..... آتے ہی کہنے لگا:

''یار! آج میرے ساتھ چلو..... آج تمہاری دعوت ہے.....''

میں نے اس موقعے کو غنیمت جانا..... اور اس سے کہا:

''ایک شرط پر''

اس نے کہا:

''کیا شرط ہے''

میں نے کہا:

Marfat.com

''تم گھر جاؤ..... نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہنو..... پھر یہاں آنا..... میں یہیں تمہارا انتظار کر رہا ہوں..... اور ہاں یہ تمام پیسے گھر چھوڑ کر آنا.....''

پھر کچھ دیر بعد وہ واپس آیا..... تو میں نے اس سے کہا:

''دادا! دو رکعت نماز پڑھ لے..... پھر چلیں گے.....''

اس نے کہا:

''یہ بھی کوئی مشکل بات ہے.....''

اس نے نیت باندھی..... اور نماز پڑھی..... پھر جب وہ سلام پھیرنے لگا..... تو میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے..... میں اس کے لیے دعا کرنے لگا..... پھر میں نے اس سے کہا:

''دادا چلیں''......

اس نے کہا:

''بس ابھی چلتے ہیں''......

میں نے اس سے کہا:

''مجھے تھوڑا کام ہے..... میں جا رہا ہوں..... تم فارغ ہو کر آجانا''......

اور میں چلا گیا..... پھر جب میں فجر کی نماز کے لیے مسجد گیا..... تو وہ اس وقت بھی اسی جگہ نماز پڑھ رہا تھا..... میرا دل اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا..... کہ آخر میری محنت رنگ لے آئی..... پھر فجر کی نماز کے بعد اسے میں اپنے گھر لے آیا.....

اللہ رب العزت کی قدرت..... اس کی جو رات شراب پینے میں گزرتی تھی..... آج وہی رات نوافل میں گزر گئی..... خیر میں نے اس کے ساتھ ناشتا کیا..... پھر اسے گھر چھوڑ آیا.....

شام کے وقت میں اس کے پاس گیا..... وہ چھت پر تھا..... ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا..... اور اس کی گود میں بے شمار کرنسی نوٹ تھے..... اس کے سامنے ایک بالٹی رکھی تھی..... اس میں آگ تھی..... وہ تھوڑے تھوڑے نوٹ اس آگ میں ڈال رہا تھا..... میں

Marfat.com

نے اس کا ہاتھ روک لیا..... اس سے بولا:

"یہ نوٹ ان کے ہیں جن کے تم نے لوٹے ہیں..... انہیں لوٹا دو....."

اس نے یہ کام بھی جہاں تک ہو سکا..... کیا..... اب وہ محنت مزدوری کرنے لگا..... پھر اس نے ایک چھوٹی سی دکان کھول لی..... اللہ نے اس میں بہت برکت عطا کی..... ہر ماہ اپنی آمدنی میں سے نصف آمدنی مجاہدین کے لیے بھجوانے لگا.....

پھر امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا..... تب اس نے کہا:

"یار! مجھے بھی افغانستان جانا ہے..... لیکن میں ماں سے اجازت لیے بغیر نہیں جاؤں گا"......

میں نے کہا:

"تو لے لو اجازت....."

اس نے اپنے گھر والوں سے اجازت لی..... اور چلا گیا..... پھر ٹریننگ کے بعد آیا تو کہنے لگا:

"یار! میرا دل نہیں لگتا..... میں محاذ پر جاؤں گا....."

پھر وہ چلا گیا..... ایک دن وہ مجھے شدت سے یاد آنے لگا..... اسی دن اس کا فون آیا..... کہہ رہا تھا:

"میں آج اگلے مورچوں پر جا رہا ہوں..... گھر میں اطلاع دے دینا..... اللہ حافظ....."

ان الفاظ کے ساتھ اس نے فون رکھ دیا..... وہ دن ہے..... اور آج کا دن..... اس کی کوئی خبر نہیں ملی.....

وہ مجھے آج بھی بہت یاد آتا ہے..... بہت.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 26

مسلمانوں کی قربانیوں کے دواثر انگیز واقعات

اپنے ہاتھوں سے دس دانتوں کو اکھیڑنے والے مجاہد کا سبق آموز قصہ:

1 ......غازی ابو بلال آف شجاع آباد نے ہمیں بیان کیا..... کہ ہم دو ساتھی ایک خصوصی مشن پر جا رہے تھے..... ایک جنگل سے گزرتے ہوئے آرمی سے ہمارا ٹکراؤ ہوا..... ہم دو تھے..... اور مقابلے میں بڑی تعداد میں فوج تھی..... لیکن ہم نے مرنے یا مارنے کو ترجیح دی..... فائرنگ کا تبادلہ ہوا..... تو تھوڑی دیر بعد میرا دوسرا ساتھی ابو مجاہد آف خوشاب جام شہادت نوش کر گیا..... اب میں تنہا رہ گیا.....

اچانک ایک فائر مجھے چہرے پر لگا..... دائیں سے بائیں منہ کے آر پار ہو گیا..... منہ کے دس دانت بھی ٹوٹ گئے..... مجھے غشی آئی اور گر گیا..... ایک فوجی آگے بڑھا تا کہ مجھے گرفتار کرے..... بڑھتے بڑھتے اس نے دو مزید فائر مجھے مارے جو میرے کندھے پر لگے.....

اللہ کی قدرت کہ پہلے فائر سے میں بے ہوش ہوا تھا..... جب مزید دو فائر لگے تو مجھے ہوش آ گیا..... میں نے گن سنبھالی..... اور بڑھنے والے فوجی پر فائر کھول دیا..... وہ اگلے لمحے زمین پر تڑپ رہا تھا..... ایک اور فوجی نے ایل ایم جی کے ذریعے مجھ پر فائرنگ شروع کر رکھی تھی..... اس کے بھی دو فائر مجھے لگے..... ایک کان کے اوپر والے حصہ کو اڑاتا ہوا گزرا..... اور دوسرا سر کی چوٹی پر لگا..... اور زخمی کر کے آگے چلا گیا..... میں نے اس کی طرف بھی فائر کھولا..... وہ اوٹ میں ہو گیا..... میں نے بھی پوزیشن تبدیل کی..... اور اللہ کا نام لے کر پھر فائر مارا..... تو وہ فوجی بھی زمین پر گرا..... اور تڑپتا ہوا جہنم رسید ہو گیا.....

اب میں وہاں سے نکلا..... ایک چشمہ پر پہنچا..... شدت کی پیاس اور بھوک مجھے لگی ہوئی تھی..... پانی پینے کی کوشش کی تو پانی منہ کے دائیں اور بائیں فائر کے سوراخوں سے باہر

Marfat.com

نکل گیا..... اس وقت میں نے ہاتھ منہ پر لگایا تو انگلیاں منہ کے اندر چلی گئیں..... میں نے وائرلیس سیٹ آن کیا..... تا کہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ کروں..... اور بولنے کی کوشش کی تو دس ٹوٹے ہوئے دانتوں نے رکاوٹ پیدا کر رکھی تھی..... زبان حرکت نہ کر رہی تھی..... میں نے اپنی جیب سے چاقو نکالا..... اور ایک ایک کر کے دس کے دس دانتوں کو چاقو کی مدد سے نکال باہر پھینکا..... منہ کو صاف کیا..... اپنے بھائیوں سے رابطہ کیا.....

انہوں نے میری راہنمائی کی..... میں نے اللہ سے دعا بھی کی..... کہ اے اللہ! یا ان کفار کے نرغے سے نکلنے کی توفیق عطا فرما..... یا شہادت کی موت عطا فرما..... چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھا..... اللہ نے اپنے فضل و کرم سے دشمن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا..... اور میں ان کا محاصرہ توڑ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا..... (بحوالہ زاد المجاہد)

بارودی سرنگوں پر ستر مجاہدین کی لاشوں کا پل:

2......مسلمانوں کی غفلت کے عرصے میں کفار نے اپنا غیظ و غضب ٹھنڈا کرنے کے لئے جو مہلک ہتھیار ایجاد کئے ہیں..... ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ بارودی سرنگیں ہیں..... جن کو دشمن مجاہدین کے راستے میں بچھا دیتا ہے..... زمین کے اندر چھپی ہوئیں یہ خطرناک سرنگیں کفار کے مورچوں کا دفاع کرتی ہیں..... یہ کوئی نئی حرکت نہیں ہے..... بلکہ اسلام دشمن اپنی استطاعت کے مطابق مسلمانوں کی ایذاء کے لئے راستوں میں کچھ نہ کچھ بچھاتے ہی رہتے ہیں..... کبھی کانٹے..... کبھی گندگی کے ڈھیر..... کبھی بارودی سرنگیں..... یہ کافروں کی فطرت بن چکی ہے..... مگر تاریخ شاہد ہے..... اور حال اور ماضی اس کے گواہ ہیں..... کہ ان چیزوں سے راستہ خطرناک تو ہو جاتا ہے..... لیکن مسلمانوں کے لئے ناقابل عبور نہیں بنتا.....

جہاد افغانستان میں شہید ہونے والے اکثر سرفروش انہیں بارودی سرنگوں کا لقمہ بن گئے..... بڑے بڑے پہاڑ..... وہاں کے میدانی علاقے..... وہاں کے جنگلات کا چپہ چپہ ان مہلک سرنگوں سے بھرا پڑا ہے..... بزدل دشمن اپنے ایک مورچے کے دفاع کے لئے

Marfat.com

لاکھوں ڈالر مالیت کی بارودی سرنگیں بچھا کر مضبوط مورچوں میں چھپا رہتا ہے..... اس نے مجاہدین کا راستہ روکنے کے لئے بیسیوں قسم کے مائنز و بارودی سرنگیں ایجاد کر لی ہیں..... معمولی سا بوجھ پڑنے یا باریک سی تار سے ٹکرانے سے یہ مائنز پھٹ جاتے ہیں..... اور گرد و پیش میں موجود ہر چیز کو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیتے ہیں..... ان سے نکلنے والی بارودی شعاعوں سے جسم کے متاثرہ حصے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں.....

چنانچہ کتنے ہی مجاہدین کی ٹانگیں اسپتالوں میں انہیں شعاعوں کے لگنے کی وجہ سے کاٹ دی جاتی ہیں..... یہ معلومات قارئین کو خوفزدہ کرنے کے لئے نہیں لکھی جا رہی ہیں..... بلکہ یہ تو ایمان کو تقویت دینے والی چیزیں ہیں..... اس لئے کہ جب دشمن طاقتور ہوتا ہے..... تو اللہ کی نصرت بھی خصوصی طور پر اترتی ہے.....

چنانچہ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفت بیان کی گئی ہے..... کہ جب انہیں بتایا جاتا ہے..... کہ دشمن بڑی بھاری مقدار میں تمہارے خلاف جمع ہو چکا ہے..... تم ان سے ڈر کر بھاگ نکلو..... تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان یہ خبر سنتے ہی بڑھ جاتا..... اور فرماتے کہ ہمارے لئے اللہ کافی ہے..... وہ ہمارا بہترین مولیٰ ہے..... اور کارساز ہے.....

تو یہی حال مجاہدین افغانستان کا ہے..... کہ دشمن کے خطرناک سے خطرناک ہتھیار ان کے قدم نہیں روک سکے..... اور وہ بڑھتے چلے گئے..... یہاں تک کہ آج وہ کابل اور ماسکو کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں.....

اس سلسلے میں ایک مشہور واقعہ قابل ذکر ہے..... جہاد افغانستان کے ابتدائی دور میں جبکہ مجاہدین کو ان بارودی سرنگوں اور دیگر اسلحے کے متعلق معلومات نہیں تھیں.....

(اب الحمد للہ مجاہدین اس میں کافی مہارت رکھتے ہیں..... اور وہ بارودی سرنگیں نکالنے ..... اور اسے ناکارہ بنانے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں)......

دشمن کے ایک مورچے پر حملہ کیا گیا..... درمیان کا پورا راستہ بارودی سرنگوں سے اٹا پڑا تھا..... سب سے پہلے ایک مجاہد بڑھا..... اور پھر مائن پر آ گیا..... اور شہید ہوا..... دوسرا اس سے آگے بڑھا..... اور مائن پر آ کر شہید ہوا..... تیسرا ان دونوں کو عبور کر کے

Marfat.com

آگے بڑھا..... اور بارودی سرنگ پر آ کر شہید ہو گیا..... اس طرح دشمن تک پہنچتے پہنچتے ستّر مجاہدین جام شہادت نوش فرما گئے..... مگر ان کے بکھرتے ہوئے ٹکڑے دیکھ کر پیچھے والوں میں کوئی بزدلی نہیں آئی..... بلکہ شوق شہادت اور بڑھا..... اور ستّر مجاہدین کا پل بن گیا..... باقی مجاہدین ان کے اوپر سے گزر کر دشمن کے مورچوں میں داخل ہو گئے..... اور اسلام کے لئے قربانی کی تاریخ میں ان ستّر جیالوں نے ایک نئے باب کا اضافہ کیا.....

"کاش وہ حضرات اس قسم کے حقیقی واقعات پر غور فرمائیں..... کہ جن کا نظریہ اب تک یہ ہے کہ یہ روس اور امریکہ کی جنگ ہے....."

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 27

اللہ تعالیٰ کی نعمت کے تین اثر انگیز واقعات

کارخانے کے مالک کے پاس صحت کے سوا دنیا کی ہر چیز تھی:

1 ...... ملتان خونی برج کے علاقہ میں پہلے زمانہ میں مونج کا کارخانہ ہوتا تھا..... جس کی مونج پنجاب کے علاوہ سارے پاکستان میں بھیجی جاتی تھی..... آج سے چالیس سال قبل جب میں نشتر ہسپتال میں سروس کر رہا تھا..... تو اس کارخانے کے مالک نے آ کر میرے پروفیسر کو ایک مسئلہ بتایا..... کہ اس کے چاروں لڑکوں کو ایسی بیماری ہے..... جس کے علاج سے ڈاکٹر..... حکیم اور ہومیوپیتھی عاجز آ چکے ہیں..... نیز اس کی دو لڑکیاں ہیں..... اور دونوں کو دل کی بیماری ہے..... ولایت کے سب سے قابل ڈاکٹر کو دکھایا جائے..... اور علاج کیا جائے.....

چنانچہ ولایت کے سب سے مشہور ڈاکٹر لارڈ برین (Lord Brain) کا انتخاب کیا گیا..... خرچہ فیس اس مالکِ کارخانہ نے برداشت کی..... ایک دن لارڈ برین ملتان آیا..... اور اس کے کارخانہ میں گیا..... تو چھ چارپائیاں لگی ہوئی تھیں..... جس پر مالکِ کارخانہ کے چار لڑکے اور دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں..... یعنی گھر کے چھ بچے سب کے سب بیمار تھے..... جن کے ماں اور باپ بھی مریض تھے.....

چنانچہ سب کا تفصیلاً معائنہ کیا گیا..... (میں بھی ساتھ تھا) تمام لڑکوں کو عضلات کی موروثی بیماری (Myopathy) تھی..... جو لاعلاج ہے.....

دونوں لڑکیوں کے دل کے اندر سوراخ تھے..... جس کے لئے دل کا آپریشن درکار تھا..... جو آج سے چالیس سال قبل پاکستان میں ممکن نہ تھا..... لارڈ برین کا ملتان میں بہت اکرام کیا گیا..... منہ مانگی فیس اور سفر خرچ دیا گیا..... نسخہ کا انتظار تھا..... لارڈ برین نے جو نسخہ لکھا: اس کے الفاظ یہ تھے (No treatment) یعنی کوئی علاج نہیں.....

Marfat.com

یہ نسخہ مخفی رکھا گیا..... جب لارڈ بریَن واپس ولایت پہنچ گئے..... تو ان کی ہدایت کے مطابق یہ راز افشاں کیا..... تو مالک کارخانہ نے چیخ ماری..... اور اپنے آپ کو پیٹنا شروع کر دیا..... کہ اللہ نے ہمیں دنیا کی سب چیز دی ہے..... مگر صحت نہیں دی.....

کارخانہ کا مالک اور اس کی بیوی دمہ کی مریضہ تھی..... چار لڑکوں..... اور دو لڑکیوں کے لئے ایک ایک نوکر یا نوکرانی ہر وقت حاضر خدمت رہتی..... مگر امتحان کے لئے ایسی بیماری دی..... جس کا دنیا کا بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا..... بڑا عبرت کا مقام تھا..... کہ ماں باپ دونوں اپنی قسمت پر رو رہے تھے..... اور بچے ان کا منہ دیکھ رہے تھے..... اور ہم سب ڈاکٹر اللہ کی ذات کے سامنے اپنے آپ کو بے بس و مجبور سمجھ رہے تھے.....

واقعی سب چیزوں کا مالک میرا اللہ ہے..... ایسے واقعات سے عبرت حاصل نہ کرنا بہت بڑی محرومی ہے..... اللہ تعالیٰ نے جتنے انعامات عطا فرمائے ہیں..... ان کا شکر ادا کیا جائے تو اپنا ہی فائدہ ہے..... اور اگر کوئی تکلیف آئے تو صبر کرنا چاہئے..... جس سے مالک الملک خوش ہوتا ہے.....

آنکھ کا پردہ بھی اللہ کی انتہائی قیمتی نعمت ہے:

2..... ہمارے ایک دوست مجیب الرحمٰن واقعہ سنانے لگے..... کہ ایک صاحب کا ایکسیڈنٹ ہوا..... اس کی آنکھ کے اوپر کا پردہ کٹ گیا.....

کہنے لگے: ایک دو گھنٹے گزریں تو آنکھ پر مٹی جم جائے..... عام آدمی محسوس نہیں کر سکتا..... کہ ہوا میں کتنے باریک باریک ذرات مٹی کی شکل میں ہوتے ہیں..... جو جمتے رہتے ہیں..... اکثر آپ دیکھیں گے..... کہ اگر کوئی چیز رکھیں..... دوسرے دن اس پر مٹی نظر آئے گی.....

ہماری آنکھ کے اوپر اللہ نے پردہ بنا دیا..... یہ بند ہوتا ہے..... اور کھلتا ہے..... بند ہوتا ہے..... اور کھلتا ہے..... اس کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی اندر سے خارج ہوتا ہے..... تو پانی کے ساتھ جیسے کسی چیز کو جھاڑ و لگاتے ہیں..... یہ اللہ نے جھاڑو کا انتظام کیا ہوا ہے..... یہ بند ہوتا ہے..... کھلتا ہے..... جھاڑو چل رہی ہوتی ہے..... جب اس کی آنکھ کے اوپر والا گوشت کا پردہ کٹ گیا..... تو آنکھ ہر وقت بالکل ننگی رہنے لگی.....

Marfat.com

مصیبت یہ بنی کہ ہوا میں معلق ذرات کی وجہ سے آنکھ پر مٹی کی تہہ آجائے تو تھوڑی دیر کے بعد دھونا پڑے..... پھر مٹی جم جائے پھر دھونا پڑے..... دن میں کوئی ۵۰ دفعہ دھونا پڑے..... اب ایک دن میں پچاس دفعہ پانی ڈالا نہیں جاتا.....

لوگ عیادت کرنے آئے تو کہنے لگا: آنکھ کا چھوٹا سا پردہ تھا..... کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے..... انسان کے جسم کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے..... اس کو دیکھو اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے.....

ہم میں سے کتنے ہیں..... جو رات کو سوتے وقت اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں..... مانگتے تو ہم سب ہیں..... مگر اس کے دینے والے کا شکر ادا کرنے والے تھوڑے ہیں..... اس کی بنیادی وجہ انسان کے دل میں غفلت ہوتی ہے..... جب غفلت ہو انسان کا رویہ اور ہوتا ہے..... جب دل میں استحضار ہو..... معرفت ہو پھر رویہ کچھ اور ہوتا ہے.....

والو خراب ہونے کی وجہ سے لیٹنے سے محروم ڈاکٹر کا واقعہ:

3..... امریکہ میں ہمارے ایک دوست ڈاکٹر ہیں..... وہ خود ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں..... اللہ کی شان کہ ان کا یہ والو خراب ہو گیا..... نتیجہ یہ نکلا کہ جو کچھ معدے میں ہوتا ہے..... وہ ذرا بھی الٹے ہوں تو وہ سب کچھ منہ سے باہر نکلتا ہے..... ان کی پریشانی حد سے بڑھ گئی.....

ڈاکٹروں نے کہا: کہ اس کا کوئی علاج نہیں..... لہٰذا آپ کو اپنی باقی زندگی بیٹھ کر گزارنی پڑے گی..... آپ لیٹ بھی نہیں سکتے.....

چنانچہ جب وہ ہمیں ملنے کیلئے آتے ہیں..... تو سب لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں..... لیکن وہ بیچارے دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر پاؤں لمبے کر کے بیٹھے ہوتے ہیں..... اور اسی حالت میں ان کو نیند آجاتی ہے.....

وہ کہتے ہیں: کہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھ سے لیٹ کر سونے والی نعمت چھین لی ہے..... ان کو دیکھ کر ہمیں یہ احساس ہوا..... کہ اے مالک! لیٹ کر بستر پر آرام سے سو جانا آپ کی کتنی بڑی نعمت ہے.....

Marfat.com

موضوع نمبر 28

پاک بھارت جنگ کے نو اثر انگیز واقعات

سکھوں کے جسم پر لگائے گئے سفید وردی والوں کے نیزے کے نشان:

1......چوہدری محمد الٰہی نائب تحصیلدار راوی ہیں..... کہ "ان کے ایک عزیز ڈاکٹر صاحب سیالکوٹ کے محاذ پر زخمی فوجیوں کی دیکھ بھال پر متعین تھے.....

انہوں نے بتایا: کہ میرے زیر علاج کچھ سکھ سپاہی زخمی تھے..... جو ہمارے جوانوں کے ہاتھوں زخمی ہوئے تھے..... ایک سکھ زخمی فوجی نے ڈاکٹر صاحب کو اپنے جسم پر لگے ہوئے زخم دکھاتے ہوئے کہا: میرے جسم پر یہ گولیوں کے نشان نہیں ہیں..... بلکہ نیزوں کے نشان ہیں..... جو سفید وردی والوں نے لگائے ہیں..... اگر یقین نہ ہو تو میرے زخموں کو اچھی طرح دیکھو..... کہ یہ کس ہتھیار کے نشان ہیں..... یہ نیزوں کے نشان یقیناً اللہ کی طرف سے غیبی امداد کے طور پر آنے والوں نے ہی لگائے تھے.....

مسلمانوں کا خدا سبز کپڑے پہن کر ان کی مدد کر رہا ہے:

2......مولانا محمد شریف نوری قصوری راوی ہیں..... کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں انہیں ایک بھارتی فوجی کا کھلا خط ایک پاکستانی فوجی کی وساطت سے ملا..... یہ خط اس بھارتی فوجی نے اپنے باپ کو مورچہ میں بیٹھ کر لکھا تھا..... مگر یہ خط ڈاک خانہ تک نہیں پہنچ پایا..... تو وہ بھارتی سپاہی بھاگ گیا..... یا ہلاک ہو گیا..... خط کا مضمون یہ ہے.....

پتا جی! نمستے.....

پتا جی! آپ ہمیں ہمیشہ دیوتاؤں کی پوجا کرنے کیلئے مجبور کیا کرتے تھے..... اور کہا کرتے تھے کہ یہ تمہاری مصیبتوں میں کام آئیں گے..... اور تمہیں آکاشی کشٹوں سے بچائیں

Marfat.com

گے..... مگر پتا جی! ہم ہر مورچے پر دیکھ رہے ہیں..... کہ مسلمانوں کا خدا سبز کپڑے پہنے ان کی مدد کر رہا ہے..... مگر ہمارے دیوتا لاپتہ ہیں..... اور ہماری کوئی مدد نہیں کر رہے.....

آپ کا بیٹا..... راجیش

بھارت کے حملے کے وقت پاکستانی بیڑے پر چھایا ہوا پراسرار دھواں:

3 ......۱۹٦۵ء کی جنگ میں پاک بحریہ کے بھارتی قلعہ ''دوارکا'' پر حملہ کے وقت ایک سیاہ بادل یا دھواں پاکستانی بیڑے پر ایسا چھایا رہا..... کہ جیسے ایک چھتری ڈھکی ہوئی ہے..... اور دشمن کی نظروں اور حملوں سے ان کو بچائے ہوئے ہیں..... اور کراچی واپس پہنچنے تک اس سائبان کا پاکستانی بیڑے کے ساتھ رہنا..... جس کے گواہ پاک بحریہ کے اکثر سپاہی افسران ہیں..... یہ ظاہر کرتا ہے..... کہ یہ ہماری کسی تدبیر کا نتیجہ نہیں تھا..... بلکہ خالص غیبی امداد تھی.....

شہداء بھی مدد کے لئے پہنچ گئے:

4 ......لاہور کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں..... کہ ''پاک بھارت جنگ شروع ہوئے تین دن گذرے تھے..... کہ نصف شب کے قریب انہوں نے پریشانی کی حالت میں اپنے گھر کا دروازہ کھولا..... اور باہر جھانکا تو دیکھا..... کہ انہی کے محلے میں ایک بزرگ جو قیام پاکستان کے وقت شہید ہو گئے تھے..... گھوڑے پر سوار ہیں..... اور ان کے ہاتھ میں برہنہ تلوار ہے..... جو بجلی کی طرح چمک رہی ہے..... حکایت بیان کرنے والے نے ڈرتے ہوئے پوچھا: کہ آپ اتنی رات گئے کہاں جا رہے ہیں؟.....

انہوں نے جواب دیا: کہ اللہ تعالیٰ نے تمام شہداء کو پاک بھارت جنگ کے محاذ پر کفار سے لڑنے کا حکم صادر فرمایا ہے..... اور میں بھی وہیں جا رہا ہوں..... یہ کہہ کر وہ بمع گھوڑے غائب ہو گئے..... اور راوی کو جب احساس ہوا..... کہ انہوں نے ایک ایسے شخص سے کلام کیا ہے..... جو مدت ہوئی شہید ہو چکا ہے..... تو انہوں نے خوفزدہ ہو کر فوراً دروازہ بند کر لیا..... اور اندر سے کنڈی لگالی.....

Marfat.com

٦ ستمبر ١٩٦٥ء کی شب حضرت بلال کے مزار سے حی علی الجھاد کی آوازیں:

5 ......مولانا محمد شریف نوری قصوری راوی ہیں..... کہ ١٩٦٥ء کی پاک بھارت جنگ میں وہ حکومت کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے دورے پر گئے تھے..... اس دوران وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر بھی زیارت کی غرض سے تشریف لے گئے.....

مزار حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متولی نے آپ کو بتایا کہ ٦ ستمبر ١٩٦٥ء کی شب وہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے قریب تہجد کی نماز سے فارغ ہو کر اللہ کے ذکر میں مصروف تھے..... کہ ایک آواز سنائی دی..... وہ سمجھے کہ صبح کی اذان ہو رہی ہے..... چنانچہ وہ نماز کے لئے مزار سے باہر نکل آئے..... مگر باہر آ کر دیکھا..... تو ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا تھا..... چنانچہ وہ پھر مزار کے اندر تشریف لے گئے..... اندر پہنچ کر انہوں نے پھر وہی آواز سنی..... جب وہ مزار کے قریب ہوئے..... تو یہ آواز حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار سے آ رہی تھی

حی علی الجھاد حی علی الجھاد اور یہ آواز ٢٣ ستمبر ١٩٦٥ء تک آتی رہی......

(بحوالہ حکایت المجاہدین)

١٩٦٥ء کی جنگ میں ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت:

6 ......١٩٦٥ء میں جب پاکستان اور بھارت کے جنگ زوروں پر تھی..... مدینہ منورہ میں ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا..... کہ وہ فرما رہے ہیں.....

"پاکستان میں جہاد ہو رہا ہے..... اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ذریعے پاکستانیوں کی مدد فرما رہے ہیں..... تمہیں بھی اس میں شریک ہونا چاہیے....."

ملائکہ کے ذریعے اللہ کی مدد پہنچنے کا ایک واقعہ اس سے بھی پتہ چلتا ہے..... کہ انہی دنوں باٹا شوز کمپنی میں ملازم ایک اعلیٰ افسر نے مجھے بتایا..... کہ جنگ چھڑنے کے بعد اس نے ایک بھارتی کرنل کو پاکستانی فوجیوں کی قید میں آتے ہوئے دیکھا..... یہ بھارتی کرنل تقسیم ہند سے پہلے لاہور میں رہ چکا تھا..... دونوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا..... بھارتی

Marfat.com

کرنل نے ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

''جن سپاہیوں نے مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے ہتھیار ڈالوائے..... وہ سبز وردیوں میں ملبوس تھے..... اب نظر نہیں آ رہے کہ کہاں ہیں..... ہتھیار ڈال دینے کے بعد پاکستانی فوجیوں نے ہمیں اپنی حراست میں لے لیا..... جب اسے بتایا گیا کہ پاکستانی فوج کے کسی یونٹ کی بھی سبز وردی نہیں..... تو وہ حیران رہ گیا.....''

یہ سبز وردی والی فوج ملائکہ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہے..... قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے..... ہم نے جنگ بدر اور احد میں تمہاری حفاظت ملائکہ بھیج کر کی.....

پاکستانی فوجیوں کو دشمن کی طرف پیش قدمی روکنے کا غیبی اشارہ:

7 ......میجر ظفر نے بیان کیا کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سیالکوٹ کے محاذ پر میں اور میری پلٹن کے چند جوان رات کے اندھیرے میں دشمن کے مورچوں کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے..... کہ دفعتاً دشمن کی طرف سے توپ کے گولوں کے فائر شروع ہو گئے..... مگر ہم ان توپ کے گولوں کی بوچھاڑ میں ہی پیش قدمی کرنے کی کوشش میں مصروف رہے..... اس اثناء میں ایک سپاہی نے حوالدار سے کہا: کہ پیش قدمی کرتے وقت میرے سینے پر کسی انسان کی کہنی اس انداز میں لگی..... جیسے وہ مجھے پیش قدمی کرنے سے روک رہا ہے.....

حوالدار نے جواب دیا..... کہ میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا ہے..... پھر حوالدار گھٹنوں کے بل چلتا ہوا میجر ظفر کے قریب پہنچا..... اور یہ واقعہ ان سے بیان کیا.....

میجر ظفر نے کہا: میرے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا ہے..... اتنے میں دشمن کی طرف سے بے شمار توپ کے گولوں کے فائر ہونے شروع ہو گئے..... اور پھر لطیف سی آواز سنائی دی.....

''پیش قدمی مت کرو..... فوراً پیچھے ہٹ جاؤ..... یہاں توپ کے گولے گریں گے''

یہ آواز پلٹن کے ہر جوان کو یکساں طور پر سنائی دی..... چنانچہ ہم فوراً میجر ظفر کے حکم سے پیچھے ہٹ گئے..... اور توپ کے گولوں کی زد سے محفوظ ہو گئے..... تھوڑی دیر بعد دشمن کی توپوں کی طرف سے چیخ و پکار سنائی دی..... جیسے کوئی انکا قتل عام کر رہا ہے..... توپ کے

Marfat.com

گولوں کے فائر بند ہو گئے..... تھوڑی دیر بعد وہاں موت کی سی خاموشی چھا گئی..... جب ہمیں پوری تسلی ہو گئی..... تو ہم پلٹن کے سب جوان اٹھے اور دشمن کی طرف جلدی جلدی پیش قدمی کرنے لگے..... راستے میں ہم نے دیکھا کہ دشمن کے دو زخمی سپاہی زمین پر پڑے ہیں..... ایک اوندھے منہ پڑا ہے..... اور دوسرا پھٹی ہوئی آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر آسمان کی طرف دیکھ رہا ہے..... وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا.....

"مومنو! وہ دیکھو گھڑسوار آکاش سے اتر رہے ہیں" اس نے چند بار اس جملے کو دہرایا..... اور مر گیا.....

پاک بھارت جنگ میں پاکستان کی "سبز فوج" کے ذریعے مدد:

8..... ہندو پاکستان کی تاریخی جنگ میں تائید غیبی اور نصرت الٰہی کے کئی واقعات پاکستانی مجاہدین کے مشاہدہ میں آئے..... جن سے ہندوستان کے زخمی اور شکست خوردہ فوجی آج تک خائف رہے ہیں..... اور یہ کہتے ہیں.....

ہمیں تو پاکستان کی سبز فوج نے جتنا نقصان پہنچایا..... اتنا کسی اور نے جانی و مالی نقصان نہیں پہنچایا..... یہ "سبز فوج" کیا تھی؟.....

محض ایک لطیفہ غیبی تھا..... جو کفار کے دلوں پر ہیبت بٹھانے اور مجاہدین کا حوصلہ بڑھانے کے لئے سبز فوج کی شکل میں دکھایا گیا..... بلکہ اللہ جل شانہٗ کا سب سے بڑا کرم یہ ہوا..... کہ ہندوستان کے درجہ اول کے ہوابازوں کو کھلے اور غیر آباد علاقے شہر دکھائی دیتے رہے..... وہ وہاں بم برسا کر..... انڈیا ریڈیو نے لاہور ملتان وغیرہ شہروں کی تباہی کے افسانے سناتے رہے..... اور جن شہروں کو تباہ کرنا چاہتے تھے..... انہیں مولا کریم نے اپنے فضل خاص سے بچا لیا..... جس کا انہیں آج تک شدید رنج و غم ہے.....

اس مسئلہ کی حقیقت اس مکتوب سے کھلی جو مدرسہ علوم الشرعیہ مدینہ منورہ سے مولانا محمد انعام کریم صاحب صدیقی نے کراچی کے ایک متقی شخص نور محمد صاحب بٹ مالک بٹ انجینئرنگ اسٹور میکلوڈ روڈ کو لکھا..... اور جس کی نقل روزنامہ "حریت" مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ اول پر

Marfat.com

بعنوان ''پاکستان کے لئے نیک فال'' شائع ہوئی..... جس میں درج تھا کہ:

جس روز لاہور پر حملہ ہوا..... اس شب یہاں پر ایک دو حضرات نے خواب میں دیکھا: کہ حرم شریف میں مجمع کثیر ہے..... اور روضہ اقدس سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بہت عجلت میں تشریف فرما ہوئے اور ایک بہت تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر باب السلام میں تشریف لے گئے.....

بعض حضرات نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس قدر جلدی اس گھوڑے پر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟.....

فرمایا پاکستان میں جہاد کیلئے..... اور ایک دم برق کی مانند اس سے بھی کہیں زیادہ تیز روانہ ہو گئے..... پیچھے پیچھے مواجہ شریف سے بھی پانچ حضرات..... اسی راستہ سے ایک موٹر میں سوار ہو کر ہوائی جہاز کی طرح پرواز کر گئے..... اور بھی بہت سے خواب اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے دیکھے ہیں.....

یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے مٹھی بھر مجاہدین نے تائید غیبی اور نصرت الٰہی سے اپنے سے پانچ بلکہ چھ گنا زائد دشمنوں کو بری..... بحری ......اور ہوائی میدان میں وہ دانتوں چنے چبوائے..... کہ مادی اسباب و وسائل یا برق و بھاپ پر ایمان رکھنے والے ہندو..... پاکستان کی جنگ کے نتائج پر دم بخود ہو کر رہ گئے.....

پاک بھارت جنگ میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد کے واقعات:

9 ......بریگیڈیئر ریٹائرڈ حامد سعید اختر کہتے ہیں..... کہ میں نے اکتوبر ۶۲ء میں فوج میں شمولیت اختیار کی..... اور مدت ملازمت کی تکمیل پر دسمبر ۹۴ء میں ریٹائر ہوا..... بتیس سالہ فوجی سروس میں ۶۵ء کی جنگ بلاشبہ میری زندگی کا سنہرا دور تھا..... سکینت قلب کی اصطلاح ہم پڑھتے اور سنتے آئے ہیں..... لیکن سکینت وارد ہونے کی کیفیت کا عملی تجربہ اتنا خوبصورت اور ناقابل بیان تھا..... کہ میں اسے حاصل زندگی سمجھتا ہوں..... وہ اخوت..... یگانگت..... محبت اور وحدت دوبارہ دیکھنے کو آنکھیں ترس گئی ہیں..... تب قوم مختلف سیاسی ٹکڑیوں..... اور مذہبی فرقوں میں بٹے ہونے کی بجائے جسدِ واحد کے مانند

Marfat.com

تھی..... بلا استثناء ہر پاکستانی قوم وملت کی خاطر سب کچھ کر گزرنے کے جذبے سے سرشار دکھائی دیتا تھا.....

یوں لگتا تھا..... جیسے تمام قوم اپنے قول وفعل سے قرآنی آیات کی عملی تصویر بن گئی ہو..... اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے اور متحد ہونے والی آیت پر عمل کا نمونہ پیش کیا جا رہا تھا..... تب پہلی بار بقول علامہ اقبال رحمۃ اللہ تعالیٰ کے:

یہ بات کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

کا مفہوم پورے سیاق وسباق کے ساتھ مجھ پر منکشف ہوا..... میں نے کامل حواس کے ساتھ ملا..... اور مجاہد کی اذان کا فرق محسوس کیا..... اور کلام اقبال..... کلام اللہ کی تفسیر کی صورت میں میرے قلب پر وارد ہونے لگا..... مناجات سحر کے مقابلے میں معرکہ آرائی کی اہمیت واضح ہوئی..... میری گنہگار آنکھوں نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کا احاطہ تو نہ کیا..... لیکن قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نظر آئی..... ویسے بھی جب بھیجنے والا بصیرت کی آنکھوں سے دکھائی دے رہا ہو..... تو فرستادوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی..... کیا جوان اور کیا افسران..... سب کا جوش وجذبہ دیدنی تھا..... ہر کوئی وطن کے دفاع کی خاطر تن من دھن کی بازی لگانے میں سبقت لے جانا چاہتا تھا.....

مجھے حوالدار شاہ بہرام بھی یاد ہے..... جو دشمن کی گولہ باری کے دوران توپ کے ٹائر سے لپٹ جاتا تھا..... میں نے جب اس گلگتی جوان سے اس حرکت کی وجہ دریافت کی..... تو وہ آبدیدہ ہو کر بولا..... سر میں ایسا اس لئے کرتا ہوں..... کہ گولے کے ٹکڑوں سے ٹائر نہ پھٹ جائے..... ہمارے پاس اضافی ٹائر نہیں ہیں..... شاہ بہرام کی کوئی بات نہیں..... میری جگہ کوئی اور جوان بھی آسکتا ہے.....

مجھے گنر شبیر بھی یاد ہے..... جو شیل شاک کا شکار ہو گیا..... جب اسے فیلڈ اسپتال بھیجا جا رہا تھا..... تو تمام یونٹ اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی..... گویا شیل شاک کا ہونا یا نہ ہونا اس کے اپنے بس میں تھا.....

Marfat.com

دنیا کی جنگی تاریخ کے اعداد و شمار کے مطابق اوسطاً اموات کی شرح ایک افسر فی پچاس جوان ہے..... لیکن جب پاکستان کا وجود خطرے میں پڑا..... تو اس پاک دھرتی کے سپوت اپنے ہاتھوں پر سروں کی قندیلیں سجائے موت کو للکارتے نظر آئے..... ہمارے افسروں کی شہادت کی شرح ایک افسر فی پندرہ جوان رہی..... اتنی بلند شرح شہادت کو انگریزوں کی بقا کی خاطر جنگیں لڑنے والوں نے ناتجربہ کاری پر محمول کیا..... لیکن ملک کی عزت و وقار پر جانیں قربان کر دینے والوں کے جذبے کی..... سچائی کا ایسے مادہ پرستوں کو شعور نہ تھا..... بیشک دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے.....

۱۹۶۵ء کی جنگ میں بہت سے نمونے..... واقعات کا مشاہدہ بھی ہوا..... جس کی کوئی سائنسی یا عقلی توجیہ ممکن نہیں تھی..... جنگ کے دوران چونکہ اس نوعیت کے بہت سے واقعات پیش آتے رہے..... اس لئے وہ چنداں غیر معمولی ہونے کی اہمیت حاصل نہ کر پائے..... آنے والے برسوں میں ان کی حیثیت محض ناقابل یقین قصے کہانی کی رہ گئی..... تاہم آج مجھے یہ احساس ہوتا ہے..... کہ ایسے واقعات کو ریکارڈ پر لانا چاہیے تھا..... کیونکہ یہ ہماری آنے والی نسلوں کی امانت ہیں..... درج ذیل واقعہ اسی سلسلے کی پہلی کڑی ہے.....

۹ ستمبر کا دن تھا..... اور میری یونٹ سیالکوٹ سیکٹر میں سچیت گڑھ کے محاذ پر دشمن کے دانت کھٹے کر رہی تھی..... توپ خانے کے فائر کی شدید اور مسلسل ضرورت کی بناء پر سکھلائی کے برخلاف بار بار پوزیشن بدلنا ممکن نہ تھا..... جس سے دشمن ہماری پوزیشن معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا..... اس وقت تک ہم بہتر گھنٹوں سے لگاتار اپنی پیادہ فوج کو فائری امداد دے رہے تھے..... کسی نے آنکھ جھپکی تھی..... نہ کسی کو کھانے پینے کا ہوش تھا..... فائر کی طلب میں اس قدر اضافہ ہو گیا تھا..... کہ توپیں مسلسل گرج کر دشمن پر آہن و آتش کی بارش کر رہی تھیں..... دشمن بھی زخمی ناگ کی طرح پہلو بدل بدل کر حملہ کر رہا تھا.....

ہمارا مختصر سا توپ خانہ دشمن کے تین ڈویژنوں کا حملہ روکنے میں کامیاب ہو چکا تھا..... دونوں جانب سے غالب آنے کی انتھک کوشش جاری تھی..... ایسے میں اچانک دشمن کی جانب سے جوابی گولہ باری شروع ہو گئی..... گولہ باری اتنی شدت سے تھی..... کہ

Marfat.com

الامان والحفیظ..... گویا دشمن نے اندازہ لگالیا تھا..... کہ پاکستانی توپ خانے کو تباہ کیے بغیر اس کے لئے ہماری دفاعی مورچوں کو روندنا ناممکن تھا..... اشد ضرورت کی بناء پر ریزرو گولہ بارود بھی ہماری بیٹری میں موجود تھا..... مجھے شدید خطرے کا احساس تھا..... کہ اگر دشمن کا ایک بھی گولہ ہماری ریزرو ذخیرے پر گر گیا..... تو تمام بیٹری کا وجود حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا..... لیکن ایسی شدید گولہ باری میں کوئی مثبت حکمت عملی میرے ذہن میں نہ تھی..... دشمن کا فائر بتدریج قریب سرکتا آ رہا تھا.....

میں نے احتیاطاً گولہ بارود سے لدی ہوئی گاڑیوں کو محفوظ مقام پر منتقل ہونے کا حکم دیا..... لیکن توپوں کے نزدیک زمین پر پڑے ہوئے ذخیرے کا کچھ نہیں کیا جا سکتا تھا..... یوں لگتا تھا کہ گن پوزیشن پر اپنے ہی گولہ بارود کے پھٹنے سے تمام بیٹری کے مقدر میں شہید ہونا لکھ دیا گیا ہو..... میں نے بے بسی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے حضور صدقِ دل سے دعا کی: کہ اے پروردگارِ عالم! میری بیٹری کو تو ہی بچا سکتا ہے.....

اس دعا کے جواب میں دشمن کی گولہ باری میں مزید شدت پیدا ہوگئی..... گرد..... دھوئیں..... اور گولوں کے پرافشاں آتشیں ٹکڑوں کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا..... اچانک ایک گولہ قریب کی توپ کے گولہ بارود کے ذخیرے پر گرا..... میں نے آنکھیں بند کر لیں..... اور شدت یاس وغم سے سر جھکا لیا..... اور کلمہ طیبہ کا ورد کرنے لگا..... اب صرف ایک ثانیے کی دیر تھی..... اور سب کچھ ختم ہو جاتا..... گویا میری دعا قبول نہ ہوئی تھی..... بیٹری کو تباہ ہوتے دیکھنے کا مجھ میں حوصلہ نہ تھا.....

میں انتظار میں تھا کہ دھما کہ اب ہوا کہ ہوا..... وقت کی نبضیں تھم گئیں..... زمین کی گردش رک گئی..... لیکن موت سے شدید انتظار طویل تر ہوتا چلا گیا..... یہ کیا؟.....

اچانک مجھ پر آشکار ہوا..... کہ دشمن کی گولہ بار تھم چکی ہے..... لیکن ان گولوں کا کیا ہوا جو ہمارے ذخیرے پر گرے تھے؟.....

میں کمان پوسٹ سے دیوانہ وار ذخیرے کی طرف بھاگا..... دشمن کا گرایا ہوا ایک گولہ ہمارے ذخیرے سے صرف دس فٹ دور پھٹا تھا..... اس کے ٹکڑوں نے ایمونیشن کے بکسوں

Marfat.com

کے اوپر والے ڈھکن اڑا دیئے تھے..... لیکن تمام ایمونیشن ماں کی گود میں بچے کی طرح محفوظ تھا..... دوسرا گولہ کہاں گیا..... جو بارودی ذخیرے کے عین وسط میں گرا تھا؟.....

میں بہت احتیاط سے گر بہ قدم آگے بڑھا..... لیکن عقدہ حل نہ ہوا..... میں نے کھلی آنکھوں سے توپ کا گولہ ذخیرے کے عین وسط میں گرتے دیکھا تھا..... زمین سے دھول بھی اڑی تھی..... تو پھر گولہ کہاں گیا؟.....

میں نے چند بکس ہٹوا کر قریب سے جائزہ لیا..... بے ترتیب پڑے ہوئے ایمونیشن کے بکسوں کے درمیان تقریباً ایک فٹ جگہ خالی رہ گئی تھی..... دشمن کا گرایا ہوا گولہ اس کے مرکز میں یوں پیوست تھا..... گویا ہر طرف سے پیائش کر کے وہاں کھونٹا گاڑ دیا گیا ہو..... میں مسرت اور حیرت سے سن رہ گیا..... پھر میں نے تشکر بھری نگاہوں سے آسمان کی طرف دیکھا..... اور اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ خاموشی کی زبان میں اپنے خالق سے ہم کلام ہوا......فبأي آلاء ربكما تكذبان.

بیٹری کے تمام جوانوں نے موت کو اتنے قریب آ کر واپس جاتے دیکھا تو سب کا ایمان تازہ ہو گیا..... جوانوں نے اللہ اکبر کا فلک شگاف نعرہ لگایا..... اور دوبارہ دشمن پر گولہ باری شروع کر دی..... اس بار ہم نے پہلے وہ گولے فائر کئے..... جن کے ایمونیشن بکس کے ڈھکنے دشمن کے فائر سے ٹوٹ گئے تھے..... آبزرور کی رپورٹ کے مطابق ہمارے اس فائر نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا.....

چونکہ ہماری یہ پوزیشن دشمن کی نظر میں آ چکی تھی..... لہٰذا فائر کی شدت میں کمی آتے ہی میں توپ خانے کے لئے متبادل پوزیشن کی تلاش میں روانہ ہو گیا..... ہم نے بمشکل دو ن تین میل کا فاصلہ طے کیا تھا..... کہ آسمان پر دشمن کے نیٹ طیارے نمودار ہوئے..... ان کی نیچی پرواز سے ان کا جارحانہ انداز واضح تھا..... جونہی انہوں نے غوطہ لگایا..... میں نے جیپ ایک قریبی جھنڈ کی طرف دوڑا دی..... مقصد ان کے نشانہ باندھتے ہوئے فائر سے بچنا تھا..... میری نگاہ آسمان کی طرف تھی..... اور پاؤں ایکسیلیٹر پر..... ایم ۳۸ امریکن جیپ ایک تنگ پگڈنڈی پر پوری رفتار سے دوڑ رہی تھی..... جہاز سے فائر ہوا..... مشین گن

Marfat.com

کا برسٹ جیپ سے چند فٹ آگے پگڈنڈی پر لگا..... زمین سے دھول اٹھی..... سفر جاری رہا..... جہاز آگے نکل گیا..... اب پیچھے والے جہاز نے جیپ کو اپنا ہدف بنا لیا..... ایکسیلیٹر جیپ کے فرش سے لگ گیا تھا..... جیپ اچھلتی کودتی ساٹھ میل کی رفتار سے دوڑ رہی تھی..... اچانک جھٹکا لگا..... اور میں ونڈ سکرین سے جا ٹکرایا..... دوبارہ سنبھل کر میں نے ایکسیلیٹر پر پاؤں جما دیا.....

انجن غرایا..... پہیے گھومے..... لیکن جیپ ساکن رہی..... میں نے گردوپیش کا جائزہ لیا تو جیپ رکی ہوئی لگی..... عین اس وقت جیٹ طیارے نے برسٹ فائر کیا..... لیکن جیپ ایک سیکنڈ پہلے غیر متحرک ہو چکی تھی..... فائر جیپ سے چند قدم آگے پانی کے کھال میں لگا..... جیپ کا رک جانا ہمارے لئے نئی زندگی کا پیغام ثابت ہوا.....

میں سخت متعجب تھا..... کہ جیپ رک کیسے گئی..... نیچے اتر کر جائزہ لیا..... دراصل درختوں کے ذخیرے کی طرف جاتی ہوئی پگڈنڈی بتدریج تنگ ہوتی جا رہی تھی.....

ایک مرحلہ ایسا آیا کہ جیپ کا نچلا حصہ پگڈنڈی سے جا لگا..... اور چاروں ٹائر ہوا میں معلق ہو گئے..... کیونکہ پگڈنڈی کے دونوں طرف پانی کا خشک کھالا تھا..... اور پگڈنڈی کھیتوں کی عام سطح سے اونچی تھی.....

بھارتی جیٹ اپنے ناکام مشن کے بعد واپس جا چکے تھے..... میرے ساتھ صرف تین افراد تھے..... ڈرائیور..... وائرلیس..... آپریٹر اور نقشہ بردار ٹیکنیکل اسسٹنٹ..... اتنے میں دو دیہاتی بھی آ شامل ہوئے..... اور جیپ کو نکالنے میں مدد دینے لگے..... دس منٹ کی زور آزمائی کے بعد سب نے متفقہ فیصلہ دے دیا..... کہ ریکوری کے بغیر جیپ کو نہیں نکالا جا سکتا..... میں نیا نیا لیفٹیننٹ تھا..... جو جانتا کچھ نہیں کرتا سب کچھ ہے.....

میں نے کہا: کہ تعجب ہے..... ہم چھ افراد صرف سات من وزنی جیپ کو نہیں اٹھا سکتے..... دیہاتیوں نے استفسار کیا کہ کیا واقعی جیپ صرف سات من وزنی ہے..... میں نے پورے یقین سے کہا: کہ ہاں صرف سات من وزن کی ہے..... ڈرائیور نے دبی زبان سے کہا: کہ سر اس کا وزن سات من سے بہت زیادہ ہے..... لیکن میں نے اسے ڈانٹ

Marfat.com

دیا..... کہ تم نہیں جانتے ہو تو مت بولو.....

دراصل ایم ۳۸ جیپ کو ۴/۱ ٹن گاڑی کہا جاتا ہے..... یہ اس کی وزن اٹھانے کی صلاحیت ہے..... نہ کہ اپنا وزن..... تاہم ان دنوں میں واقعی یہ سمجھتا تھا..... کہ سات من..... اس کا اپنا وزن ہے.....

میں نے کہا: ۴/۱ ٹن کا مطلب ہے ایک ٹن کا چوتھائی وزن..... چونکہ ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے..... لہٰذا جیپ کا وزن سات ہی من ہے..... میرا پراعتماد انداز متاثر کن تھا..... سب یک زبان ہو کر بولے کہ پھر تو کوئی بات ہی نہیں..... ہر شخص کے حصے میں صرف پینتالیس سیر وزن آتا ہے..... سب نے مل کر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا..... اور جیپ کو کھلونے کی طرح اٹھا کر ہموار جگہ پہ رکھ دیا..... ہم دیہاتیوں کا شکریہ ادا کر کے پھر اپنے مشن پر روانہ ہو گئے.....

اس واقعے کے دو سال بعد ایک لیکچر کے دوران مختلف گاڑیوں کی خصوصیات بیان کی جا رہی تھیں..... تو مجھے معلوم ہوا..... کہ ۴/۱ ٹن جیپ کا وزن تقریباً تین ہزار پاؤنڈ یعنی کم وبیش سوا ٹن ہے..... جب میں نے باقی افسروں کو بتایا کہ جنگ ۶۵ء کے دوران ہم چھ افراد نے اسے با آسانی اٹھا لیا تھا..... تو سب بے یقینی سے ہنسنے لگے.....

شاید قارئین کرام بھی اس واقعے میں مبالغے کا پہلو ڈھونڈنے کی کوشش کریں..... میں صرف اتنا کہوں گا کہ......

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

اور قارئین کرام! میں اس مضمون کو تشنہ تکمیل ہی سمجھوں گا..... اگر میں مولانا ظفر علی خاں کا وہ پیغام چھ ستمبر کے حوالے سے آپ کے گوش گزار نہ کروں..... جو پاکستان کے مسلمانوں کے لئے اکسیرِ حیات ثابت ہو سکتا ہے..... یعنی

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کر
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 29

زکوٰۃ وصدقات کے سات اثرانگیز واقعات

صدقے سے کینسر کا علاج:

1 ......اس کا نام ڈاکٹر عیسیٰ مرزوقی تھا..... شام کا رہنے والا عیسیٰ پیشے کے اعتبار سے طبیب تھا..... اور دمشق کے ایک ہسپتال میں کام کرتا تھا..... اچانک اس کی طبیعت خراب ہوگئی..... اور اس کو ہسپتال داخل کرا دیا گیا..... چیک اپ کے دوران معلوم ہوا کہ اسے کینسر کا موذی مرض لگ چکا ہے..... اس کے ساتھی ڈاکٹروں نے علاج شروع کیا..... ڈاکٹروں کی ایک ٹیم نے اس کیس پر پوری توجہ دی.....

اس کی طبی رپورٹیں ان کے سامنے تھیں..... مرض مسلسل بڑھ رہا تھا..... بورڈ کی رائے کے مطابق وہ محض چند ہفتوں کا مہمان تھا..... ڈاکٹر عیسیٰ خود نوجوان تھا..... اس کی ابھی شادی نہیں ہوئی تھی..... تاہم منگنی ہو چکی تھی..... اس کی منگیتر سے لوگوں نے کہا:

''تمہیں منگنی توڑ دینی چاہیے..... کیوں کہ تمہارا ہونے والا خاوند کینسر کا مریض ہے.....''

مگر اس نے سختی سے انکار کر دیا..... ادھر ڈاکٹر عیسیٰ نے نبی کریم ﷺ کی حدیث پڑھ رکھی تھی..... کہ اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو.....

ایک دن وہ مایوسی کے عالم میں بیٹھا تھا..... کہ اسے اچانک مذکورہ حدیث یاد آ گئی ..... وہ اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا..... پھر اچانک اس نے سر ہلایا..... اور بول اٹھا.....

''نبی کریم ﷺ کا ارشاد یقیناً سچ ہے......اب مجھے اپنے مرض کا علاج صدقے کے ذریعے ہی کرنا چاہیے..... کیونکہ دنیاوی علاج بہت کر چکا اور بہت ہو چکا.....''

اسے ایک ایسے گھرانے کا علم تھا..... جس کا سربراہ وفات پا چکا تھا..... اور وہ نہایت کسمپرسی کی زندگی گزار رہے تھے..... بیماری کے دوران ڈاکٹر عیسیٰ کی جمع شدہ پونجی بھی خرچ

Marfat.com

ہو چکی تھی ..... تاہم جو بھی معمولی رقم موجود تھی ..... اس نے اپنے قریبی دوست کی وساطت سے اس گھرانے کو ارسال کر دی ..... اس پر سارے قصے کو واضح کر دیا کہ وہ اس صدقے کے ذریعے اپنے مرض کا علاج کرنا چاہتا ہے ..... لہٰذا اس کے لیے شفا کی دعا کریں .....

چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سچ ثابت ہوئی ..... اور وہ بتدریج تندرست ہوتا گیا .....

ایک دن وہ ڈاکٹروں کے بورڈ کے سامنے دوبارہ پیش ہوا ..... اس کے علاج پر مامور ڈاکٹر حیران و ششدر رہ گئے ..... کہ اس کی رپورٹیں اس کی مکمل صحت یابی کا اعلان کر رہی تھیں .....

اس نے بورڈ کو بتایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کے مطابق علاج کیا ہے ..... اس کا جسم اب مکمل تندرست تھا .....

اس نے ڈاکٹروں کو بتایا: کہ بلاشبہ میں تقدیر پر یقین رکھتا ہوں ..... لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ظاہری اسباب اختیار نہ کیے جائیں ..... اور ڈاکٹروں سے بیماری کی صورت میں رجوع نہ کیا جائے ..... بہر حال ہمارا ایمان ہے کہ بلاشبہ ایک ایسی ذات موجود ہے ..... جو بغیر کسی دوا کے بھی بیماروں کو صحت عطا کر سکتی ہے .....

ایک انگریز کا زکوٰۃ پر یقین اور اس کی کوٹھی کی آگ سے حفاظت واقعہ:

2 ..... حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی ''آپ بیتی'' میں لکھتے ہیں:

میں نے بچپن میں اپنے والد صاحب سے اور دوسرے لوگوں سے بھی یہ قصہ سنا ..... کہ ضلع سہارنپور میں ''بہٹ'' سے آگے انگریزوں کی کچھ کوٹھیاں تھیں ..... اس کے قرب وجوار میں بہت سی کوٹھیاں کاروباری تھیں ..... جن میں ان انگریزوں کے کاروبار ہوتے تھے ..... اور ان کے مسلمان ملازم کام کیا کرتے تھے ..... اور وہ انگریز دہلی ..... کلکتہ وغیرہ بڑے شہروں میں رہتے تھے ..... کبھی کبھی معائنہ کے طور پر آ کر اپنے کاروبار کو دیکھ جاتے تھے .....

ایک دفعہ اس جنگل میں آگ لگی ..... اور قریب قریب ساری کوٹھیاں جل گئیں .....

ایک کوٹھی کا ملازم اپنے انگریز آقا کے پاس دہلی بھاگا ہوا گیا ..... اور جا کر واقعہ سنایا: کہ ''حضور! سب کی کوٹھیاں جل گئیں ..... آپ کی بھی جل گئی'' وہ انگریز کچھ لکھ رہا تھا .....

Marfat.com

نہایت اطمینان سے لکھتا رہا..... اس نے التفات بھی نہیں کیا.....

ملازم نے دوبارہ زور سے کہا: کہ "حضور سب جل گیا" اس نے دوسری دفعہ بھی لاپرواہی سے جواب دے دیا..... کہ میری کوٹھی نہیں جلی..... اور بےفکر لکھتا رہا..... ملازم نے جب تیسری دفعہ کہا: تو انگریز نے کہا: کہ "میں مسلمانوں کے طریقہ پر زکوۃ ادا کرتا ہوں..... اس لیے میرے مال کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا.....

وہ ملازم تو جواب دہی کے خوف کے مارے بھاگا ہوا گیا تھا..... کہ صاحب کہیں گے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کی..... وہ انگریز کے اس لاپرواہی سے جواب سن کر واپس آ گیا..... آ کر دیکھا تو واقع میں سب کوٹھیاں جل چکی تھیں..... مگر اس انگریز کی کوٹھی باقی تھی.....

صدقے کی نیت کرنے پر امتحان میں کامیابی مل گئی:

3......یہ اگلا واقعہ جو آپ کی خدمت میں پیش ہے..... نارتھ کراچی کے جناب صادق ابدالی صاحب کا ہے..... ان کا بیان ہے کہ یہ ۱۹۸۳ء کی بات ہے..... جب وہ نویں جماعت کے طالب علم تھے..... نویں کے امتحانات کے دوران وہ سب سے زیادہ فکرمند کیمسٹری کے پریکٹیکل کے بارے میں تھے..... انکے مطابق انہیں کیمسٹری کے نصاب میں صرف تین گیسوں کا پریکٹیکل کرنا آتا تھا..... اس کے علاوہ ان کو کچھ معلوم نہ تھا..... اس سلسلے میں وہ بہت مایوس تھے..... حتیٰ کہ انہوں نے اپنے استاد سے یہ بات بھی کی..... کہ کسی طرح ان کو کسی گیس کا پریکٹیکل مل جائے..... لیکن استاد نے کسی اصولی وجہ سے معذرت کر لی.....

اب ان کے پاس ایک ہی طریقہ رہ گیا تھا..... کہ وہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے سامنے اپنے مسئلہ پیش کر دیں..... چنانچہ جس صبح کو ان کا کیمسٹری کا پریکٹیکل تھا..... انہوں نے اس رات کو دو رکعت نفل خوب خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی..... پھر انہوں نے حسب استطاعت ۱۰ روپے کی منت مانی..... کہ اگر ان کا کیمسٹری کا پریکٹیکل اچھا ہو گیا تو وہ دس روپے اللہ کے راستے میں خیرات کریں گے.....

اگلی صبح ابدالی صاحب پریکٹیکل کے لیے لیب میں داخل ہوئے..... تو کافی سراسیمہ

Marfat.com

تھے..... ان کا دل دعا کر رہا تھا..... اور اللہ سن رہا تھا..... ابدالی صاحب جب پریکٹیکل کی پرچی اٹھانے استاد کے پاس گئے..... تو استاد نے پوچھا: کہ اگر وہ خود ایک پرچی اٹھا کر ابدالی کو دے دیں..... تو ابدالی کو کوئی اعتراض تو نہ ہوگا؟.....

ابدالی صاحب نے کوئی اعتراض نہ کیا..... اور استاد نے ایک پرچی اٹھا کر ابدالی صاحب کے ہاتھ میں تھمادی..... ابدالی صاحب نے اللہ کا نام لیتے ہوئے وہ پرچی کھولی..... پرچی کا کھولنا تھا کہ بے اختیار ابدالی صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے..... استاد نے یہ سمجھا شاید نہایت مشکل پریکٹیکل نکل آیا..... لیکن ابدالی صاحب نے واضح کیا کہ یہ تو شکر کے آنسو ہیں..... اور فرط جذبات میں بہہ نکلے ہیں.....

دراصل ابدالی صاحب کو حسب خواہش مگر غیر متوقع طور پر امونیا گیس کا پریکٹیکل حل کرنے کو مل گیا تھا..... یہ پریکٹیکل ابدالی صاحب کے لیے کچھ بھی مشکل نہ تھا..... چنانچہ ابدالی صاحب نے وقت سے بہت پہلے وہ پریکٹیکل بخوبی مکمل کر لیا..... وائیوا کے جوابات بھی دیئے..... اور لیب سے باہر آ گئے..... ان کو اس بات کا یقین تھا کہ یہ سب رات کی دو رکعت نماز اور ۱۰ روپے کی منت کی برکت ہے..... لہٰذا انہوں نے سب سے پہلے دس روپے خیرات کئے.....

ابدالی صاحب کہتے ہیں..... کہ جب سے اب تک ان کا کوئی بھی معاملہ پھنستا ہے..... وہ اللہ سے نماز و دعا کے ذریعے مانگتے ہیں..... اور حسب استطاعت اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں..... اس عمل سے ان کے ۸۰ فیصد کام اب تک حل ہو چکے ہیں.....

(از سید عبداللہ)

زکوٰۃ نہ دینے والی عورت کے زیورات کا اسے آگ بن کر قبر میں جلانا:

..... بھائی مسعود صاحب نے بتایا: کہ ان کے علاقے میں ایک امیر گھرانے کی عورت تھی..... اور اس کو زیورات پہننے کا بہت شوق تھا..... کانوں میں..... گردن..... ہاتھ..... پاؤں..... میں ہر وقت سونے کے زیورات رہتے تھے..... اور وہ ان کی زکوٰۃ

Marfat.com

ادا نہیں کرتی تھی..... کئی دفعہ لوگوں نے اس کو تاکید کی..... مگر اس بی بی نے انکار کر دیا..... جب اس کے مرنے کا وقت آیا..... تو لوگوں نے دیکھا کہ زیورات اس کے جسم کا حصہ بنتے جا رہے ہیں.....

مرنے کے بعد رشتے داروں نے زیورات اتارنے چاہے..... تو ناممکن پایا..... کیوں کہ زیورات کافی تھے..... اور ان کا کاٹنے سے جسم کٹتا تھا.....

ایک عالم دین کو بلا کر یہ حالت دکھائی..... تو اس نے بتایا: کہ "یہ آپ علیحدہ نہیں کر سکتے..... بی بی کو زیورات کے ساتھ دفن کرنا ہوگا....."

چنانچہ مجبوراً ایسے ہی کیا گیا..... بی بی کا لڑکا روزانہ اپنی ماں کی قبر پر جا کر کچھ ایصال ثواب کے لیے پڑھ آتا تھا..... ایک دن اس نے اندر سے چیخنے کی آواز سنی..... اور آواز بھی اس کی ماں کی تھی..... اس نے سمجھ لیا کہ اس کی والدہ تکلیف میں ہے..... قبر کو کھولا تو ہیبت ناک منظر دیکھا..... کیا دیکھا کہ زیورات سرخ رنگ کے تھے..... اور آگ کی طرح اس کی ماں کو عذاب پہنچا رہے تھے..... قبر کو بند کر کے روتا رہا..... اور اپنی ماں کے لیے استغفار کرتا رہا.....

مدرسہ مظاہر العلوم کے خزانچی کا زکوۃ دینے پر مال کی حفاظت پر انوکھا یقین:

5..... حافظ فضل حق صاحب حضرت مولانا مظہر صاحب نانوتوی نور اللہ مرقدہ کے جانثاروں میں تھے..... اور انہیں کی کوشش سے مدرسہ مظاہر العلوم قاضی کے محلہ سے یہاں آیا تھا.....

ایک روز حافظ صاحب حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے..... اور عرض کیا: کہ حضرت! اللہ کے فضل سے آج رات اللہ کا غضب ہو گیا..... حضرت مولانا ہنس پڑے..... اور پوچھا..... حافظ جی! اللہ کے فضل سے اللہ کا غضب کیا ہوا؟.....

کہنے لگے: حضرت جی! آج رات تین چار چور میرے مکان میں داخل ہوئے..... میں ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا..... اور میں نے ان سے پوچھا..... ارے تم چور ہو؟.....

کہنے لگے: ہاں ہم چور ہیں.....

میں نے کہا: سنو! میرے بارے میں سب کو معلوم ہے..... کہ سہارنپور کے رؤسا میں

Marfat.com

میرا شمار ہے..... اور مدرسہ کا خزانہ بھی میرے ہی پاس ہے..... اور یہ سارا اس کوٹھری میں ہے..... جس پر تم بیٹھے ہو..... وہ مدرسہ کے خزانچی بھی تھے..... اس میں صرف چھ پیسے کا معمولی تالا لگا ہوا ہے..... مگر یہ تالا تم سے کیا تمہارے باپ دادا سے بھی نہیں ٹوٹے گا..... صبح تک ٹھوکتے رہو.....

حضرت جی! میں تو جا کر سو گیا..... اور وہ صبح تک ٹھوکتے رہے..... میں نے ان سے کہا: کہ میں نے مولوی جی (حضرت مولانا مظہر صاحب نانوتوی) سے سنا ہے..... کہ جس مال کی زکوٰۃ دے دی جائے..... وہ مال اللہ کی حفاظت میں ہو جاتا ہے..... اور میں نے اس مال کی پوری زکوٰۃ دے رکھی ہے..... بلکہ اس سے کچھ زائد..... پس اللہ کے فضل سے وہ صبح تک ٹھوکتے رہے.....

حافظ جی نے فرمایا: کہ میں تو سو گیا..... یہ بھی حافظ صاحب کے یقین واعتقاد کی بات تھی..... ورنہ گھر میں چوروں کی موجودگی میں کون سو سکتا ہے.....

حافظ جی نے کہا: کہ جب سحر کے وقت میں بیدار ہوا..... تو دیکھا کہ وہ ٹھوک رہے ہیں..... تو میں نے ان سے کہا: کہ میں نے تو کہہ دیا تھا..... کہ تم لوگوں سے تو کیا تمہارے باپ سے بھی نہیں کھلے گا..... چنانچہ وہ چور بھاگ گئے.....

زکوٰۃ کی ادائیگی سے نفرت کرنے والی عورت کا مرتے وقت انجام:

6 ......ایک زمیندار گھرانے کی صاحب حیثیت ماں باپ کی اکلوتی بیٹی کو ورثے میں بہت بڑی جائیداد..... ڈھیروں سونا..... اور نقد روپے ملے..... روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اسے سخت کوفت ہوتی..... اگر کوئی خاتون اسے مسجد..... مدرسہ وغیرہ بنوانے یا کسی یتیم اور بیوہ کی مدد کرنے کو کہتی..... تو اس کا چہرہ مکدر ہو جاتا.....

میں نے اسے آخری بار ۱۹۶۸ء میں بستر مرگ پر بے ہوشی کی حالت میں سول ہسپتال لاہور کے انتہائی نگہداشت (I.C.U.) کے وارڈ میں دیکھا..... اس کی نبضیں ڈوب چکی تھیں..... سانس رک رک کر وقفوں وقفوں سے آ رہی تھی..... اور آنکھیں پتھرا چکی تھیں.....

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب قریب کھڑے تھے..... تاکہ اس کی موت کا سرٹیفکیٹ دے کر رخصت ہوں.....

اچانک اس کے بدن نے حرکت شروع کردی..... اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوئے..... رونگٹے کھڑے ہوگئے..... جسم سے پسینہ بہہ نکلا..... اور اس کے ہونٹ ہلنے لگے..... سب لوگوں نے سنا کہ وہ تھرائی ہوئی آواز میں ''سانپ سانپ'' کہہ کر اس سے بچنے کے انداز میں ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی.....

میں یہ مشاہدہ کر کے خوفزدہ ہوگیا..... اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھا: کہ طبّی نقطہ نظر سے آپ اس کی آخری حرکت کو کیا نام دیں گے؟.....

ڈاکٹر صاحب نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: کہ میرے لیے یہ مشاہدہ کسی طبی معجزے سے کم نہیں..... یہ حرکت اور سانپ سانپ کی آوازیں بلاشبہ ایک میت کے منہ سے نکلی ہیں..... اس گہری بے ہوشی کے عالم میں وہ بول سکتی تھی..... نہ حرکت کرسکتی تھی.....

صدقات وخیرات مصنوعی فقیروں کو نہیں صرف مدارس کو دیجیے:

7 ..... حضرت مولانا حکیم اختر دامت برکاتہم نے فرمایا: کہ لوگوں کو اللہ کی راہ میں پیسہ دینا ہوتا ہے..... تو وہ جو جھونپڑیوں میں مانگنے والے پیشہ ور بیٹھے ہوئے ہیں..... ان کو دے آتے ہیں..... حالانکہ ان میں کوئی بھی غریب نہیں..... میں بیس سال ناظم آباد میں رہا ہوں..... سامنے جھونپڑیاں تھیں..... دن بھر بھیک مانگتے ہیں..... اور شادیوں میں ہاتھی بلایا جاتا ہے..... میں نے خود آنکھوں سے دیکھا ہے..... کہ وردی پوش بینڈ باجے والے لاتے تھے..... زکوٰۃ کھاتے ہیں..... صدقہ وخیرات لیتے ہیں..... اور حال یہ ہے کہ عورتوں کے ہاتھوں میں سونے کی چوڑیاں چڑھی ہوئی ہیں..... گانجہ اور چرس پیتے ہیں..... ریڈیو پر گانے سنتے ہیں..... نماز ایک وقت کی نہیں پڑھتے..... لیکن بدھو لوگ ان کو جا کر زکوٰۃ خیرات دے آتے ہیں.....

ظالم پوچھتے بھی نہیں علماء سے..... کہ ہمیں کہاں دینا چاہیئے.....

میرے شیخ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب کی قبر پر ایک معذور بیٹھا رہتا تھا..... اس کا ایک

Marfat.com

ہاتھ ٹیڑھا تھا..... ہم لوگ بھی اس کو کچھ دے دیتے تھے..... کہ مجبور ہے..... ایک دن میرے مطب پر آیا..... اور کہا: کہ صاحب میری شادی ہونے والی ہے..... کوئی زبردست معجون دیجئے..... میں نے کہا: کہ بھائی زبردست معجون کے لئے پیسہ بھی زبردست لگے گا.....

کہنے لگا: کہ زیادہ سے زیادہ ایک ہزار کا ہوگا اور کیا ہوگا.....

میں نے کہا: کہ تم تو بھیک مانگتے ہو..... پیسہ کہاں سے لاؤ گے؟.....

اس نے میرے کان میں کہا: کہ میرا اکاؤنٹ ہے..... بینک میں آپ کوئی فکر نہ کریں..... آجکل جن کو ہم غریب سمجھتے ہیں..... ان پر خود زکوٰۃ فرض ہے..... انہوں نے مانگنا پیشہ بنا رکھا ہے..... ہر چوراہے پر آپ کو ملیں گے.....

مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو پیشہ ور کو دیتا ہے..... وہ اس کی عادت خراب کر رہا ہے..... اس لئے وہ بھی گنہگار ہوگا..... لہٰذا پیشہ وروں کو دینا جائز نہیں.....

اور یہ لوگ ایکٹنگ کرنا بھی خوب جانتے ہیں..... ایک کو دیکھا کہ سڑک پر بیٹھا ہوا ہے..... اور سر ہلا رہا ہے..... جیسے رعشہ کا مریض..... پھر ایک دن اپنی جھونپڑی میں نظر آیا..... دیکھا کہ بالکل صحیح ہے..... ذرا بھی گردن نہیں ہل رہی تھی..... بس اس زمانہ میں ان پیشہ وروں کو دے کر اپنا پیسہ ضائع نہ کیجئے..... ان کا غول کا غول ہے..... یہ یہاں سے عرب بھی جاتے ہیں..... وہاں بھیک بھی مانگتے ہیں..... اور جیب بھی کترتے ہیں..... ملتزم پر جہاں انسان رو رو کر اللہ سے دعا کرتا ہے..... وہیں یہ حاجی کی جیب صاف کر دیتے ہیں..... لہٰذا ان کو نہ دیجئے..... آجکل اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا بہترین مصرف دینی ادارے ہیں..... دینی اداروں میں جو کام ہوتا ہے..... یہ صدقۂ جاریہ ہے..... کیوں کہ جو حافظ ہو گیا..... وہ دوسروں کو حافظ بنائے گا..... ایک عالم بن گیا..... وہ دوسروں کو عالم بنائیگا..... اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا..... اور قیامت تک ثواب پہنچتا رہے گا..... مدارس سے امت تک دین پہنچتا ہے..... اور کام آگے بڑھتا رہتا ہے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 30

عیسائیت کی تبلیغ کے سات اثر انگیز واقعات

مسلمان طلباء عیسائی کالجوں میں پڑھ کر ایمان گنوا دیتے ہیں:

1 ......گارڈن کالج میں کیمسٹری کے ایک پروفیسر ڈبلیو جے ڈاونز تھے...... کتابی چہرہ چوڑا چکلا سینہ اور طویل قامت بزرگ تھے...... طبعًا اتنے تیز واقع ہوئے تھے...... کہ اسٹاف اور طلبا سب ان سے خوف کھاتے تھے...... میں نے کالج میں داخلہ لیا تو فرسٹ ائیر کی بائبل کلاس وہی لیتے تھے...... میں پتلا دبلا اور کالج میں سب سے کم عمر طالب علم تھا...... انگریزی مجھے بولنا آتی نہ تھی...... ویسے بھی ڈاونز کے گول مول لہجے کی وجہ سے بعض باتیں ہی سمجھ میں نہ آتیں...... لیکن رفتہ رفتہ جب میں مانوس ہو گیا...... اور وہ اپنی عادت سے مجبوراً اسلام کو ہدف بناتے چلے گئے...... تو میرے دماغ کی رگیں بیدار ہونے لگیں......

ایک روز انہوں نے مسیحی مبلغوں کے کارناموں پر لیکچر دیا...... اور اسلام پر بزورِ شمشیر اشاعت کی تہمت رکھی...... تو مجھ سے نہ رہا گیا...... اور میں نے اس خوف کو بھی دل سے نکال دیا...... کہ ڈاونز نے پچھلے دنوں ایک مسلمان لڑکے کو راونڈ میں بے تحاشہ پیٹا تھا......

میں نے عرض کیا: کہ صاحب جی بھول آپ کے مسیحی تبلیغ کے اندازِ معشوقانہ ہی پر جان کی امان پاؤں تو پوچھنے کی جسارت کروں...... کہ گزشتہ ربع صدی کے اندر تعلیم کے ساتھ تبلیغ کی مشقت کے نتیجے میں آپ کے اس ادارے نے کتنے مسلمان طلبہ کو بپتسمہ دلایا ہے...... زمین شور تھی یا بیج کے نقص کی وجہ سے فصل بار آور نہیں ہو سکی......

ڈاونز جھلا گیا...... اور تیور بگاڑ کر کہا: لاریب درست ہے...... کہ ہم کسی مسلمان کو عملاً اپنا ہم خیال نہیں بنا سکے...... مگر یہ بھی امر واقعہ ہے...... کہ وہ جب فارغ التحصیل ہو کر یہاں سے نکلتے ہیں...... تو مسلمان بھی کب رہتے ہیں...... میں نے مناظرہ میں شکست کا

Marfat.com

اعتراف خاموشی کے ساتھ کرلیا.....

میں آج بھی سوچتا ہوں..... کہ ڈاؤنز کی غضبنا کی کتنی بڑی حقیقت بیان کرگئی.....

عیسائی بنانے کا حربہ:

2......''دنیائے اسلام'' رسالہ کے ایڈیٹر سموئیل زویمر نے اپنے رسالہ میں ایک مضمون لکھا ہے..... جس کا عنوان ہے..... غیر عیسائیوں کو عیسائی بنانے کے لئے صدقات کا استعمال..... مگر اس نے پورے مضمون میں صرف اس پر بحث کی ہے..... کہ اسلام نے ''مؤلفۃ القلوب'' کے لئے زکوٰۃ کی اجازت دی ہے..... یعنی جو لوگ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں اسلام میں داخل ہوئے..... اور وہ ضرورت مند تھے..... تو ان کی دلجوئی کے لئے زکوٰۃ کا مال استعمال کیا گیا..... اس پورے مضمون کا لب لباب یہ ہے..... کہ خیرات وصدقات کو مسیحی تبلیغ کے لئے استعمال کیا جائے.....

روس میں یہودیوں کی مسلمانوں کو بھگانے کی سازش کا انکشاف:

3......فقیر ایک دفعہ روس میں سفر کر رہا تھا..... مولانا عبد اللہ اور دوسرے حضرات رفقاء سفر تھے..... ٹرین میں سفر کر رہے تھے..... کہ ایک آدمی آیا..... فقیر سے بھی ملا..... اوروں سے بھی ملا..... پھر ساتھیوں سے باتیں کرنے لگا..... جب وہ چلا گیا تو فقیر نے ساتھیوں سے پوچھا: کیا باتیں کر رہا تھا.....

کہنے لگے: کہ آپ کے متعلق پوچھ رہا تھا..... کہ کون ہے؟.....

ہم نے کہا: کہ عالم ہیں..... پیر ہیں.....

کہاں سے آئے ہیں؟.....

بتایا گیا کہ پاکستان سے تشریف لائے ہیں.....

کہنے لگا: آپ بھی رشین ہیں..... میں بھی رشین ہوں..... آپ لوگ اس کو دھوکہ دو..... اس کو کہیں باہر باہر پھراتے رہو..... اس کا سارا پیسہ خرچ کروا دو..... پھر یہ خود بخود

Marfat.com

یہاں سے چلا جائے گا..... ہمیں ان لوگوں سے کیا فائدہ ہے؟.....

اس کو یہیں سے نکال دو..... تاکہ یہاں کوئی دین اسلام کا کام نہ کر سکے..... اس قسم کے ذاتی تجربات اور مشاہدات فقیر کو کئی مرتبہ ہوئے ہیں..... اب بات سمجھ میں آئی ہے..... کہ ان کے دلوں میں کیا غیض وغضب کی صورت ہوتی ہے.....

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ﴾ (تم مرجاؤ اپنے غصے میں)

﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَّقُوْلُوْنَ إِلَّا كَذِبًا﴾ اور ﴿قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ أَكْبَرُ﴾ زبان سے باتیں کرتے ہیں..... اور ان کے دلوں میں اتنا کچھ اسلام کے خلاف چھپا ہوا ہوتا ہے.....

نومسلم پادری اور اس کی بیوی کی ایڈز کے ذریعے ہلاکت:

4 ......فقادو..... جس کا شمار اتھوپیا کے مشہور ومعروف پادری عالموں میں ہوتا تھا..... کیونکہ عیسائیت کی تبلیغ واشاعت اور اس کے پرچار میں اس کا بڑا ہاتھ تھا..... اور اس کی محنت وکوشش کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے عیسائی مذہب قبول بھی کیا تھا..... اور اس میدان میں اس قدر ملکہ حاصل کیا..... کہ اس کا شمار اتھوپیا کے عظیم اور قابل قدر پادری علماء میں ہونے لگا..... اس نے اپنی علمی صلاحیت وقابلیت اور دینی بصیرت ولیاقت کی وجہ سے دولت وثروت کے ساتھ ساتھ عوام میں شہرت ومقبولیت حاصل کی..... اور پھر افریقی عیسائیوں میں عزت ووقار اور بلند مقام ومرتبہ حاصل کرلیا.....

اس شخص نے ایک رات خواب میں دیکھا: کہ وہ سورۂ اخلاص ﴿قل هو الله احد ○ الله الصمد ○ لم یلد ولم یولد ○ ولم یکن له کفواً احد﴾ پڑھ رہا ہے..... چونکہ یہ شخص نہایت ذہین وفطین اور ایک پڑھا لکھا آدمی تھا..... لہٰذا اس نے خواب کی حقیقت تلاش کرنے اور تعبیر کی جستجو میں دن ورات ایک کر دیا..... اور نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس واقعہ کے ہر پہلو پر غور وخوض کرنے لگا..... مگر وہ اپنی اس جستجو میں ناکامی کی دہلیز

Marfat.com

پر آ کھڑا ہوا..... اور حقیقت حال اس پر آشکارا نہ ہو سکی..... پھر بھی وہ اس خواب کی حقیقت کو جاننے اور صحیح تعبیر تک پہنچنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہا..... لیکن ان میں اس کے خواب کی تعبیر بتانے والا شاید کوئی نہیں تھا..... مجبوراً اسے 'رابطہ عالم اسلامی کے' اتھوپین آفس کا رخ کرنا پڑا..... اس امید کے ساتھ کہ شاید وہاں کوئی اس کے خواب کی تشفی بخش تعبیر بتا کر اس کی الجھن اور مشکل کو آسان کر دے..... رابطہ کے آفس پہنچ کر اس نے اس کے ڈائریکٹر کو اپنا خواب بتا کر اس کی تعبیر طلب کی.....

محترم ڈائریکٹر نے اس کا خواب سننے کے بعد اس کی تعبیر یہ بتائی کہ "اللہ تعالیٰ آپ کو ضلالت و گمراہی کی زندگی سے نکال کر صراط مستقیم اور سیدھی راہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے..... ظلمت و تاریکی سے روشنی اور اجالے کی طرف لانا چاہتا ہے....."

خواب کی تعبیر سن کر "فقادو" کے دل میں ہدایت کی روشنی جگمگانے لگی..... رشد و ہدایت کے نور کی پہلی کرن اس کے دل کو آہستہ آہستہ منور کرنے لگی..... لیکن وہ یہ چاہتا تھا کہ اسلام کی حقانیت سے پوری طرح آشنا ہو جائے..... تا کہ اس کا دل اسلام کے نور سے پوری طرح سے منور ہو جائے..... اس لیے وہ رابطہ کے آفس کا چکر لگاتا رہا..... اور جب اس کو اسلام کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوئیں..... اور دینِ حنیف کے حق ہونے کا یقین ہو گیا..... تو ایک دن رابطہ عالم اسلامی کے ڈائریکٹر کے سامنے کلمہ شہادت پڑھ کر اسلام کے دائرے میں داخل ہو گیا..... اور عیسائی نام بدل کر مسلم نام "محمد سعید" رکھ لیا.....

اسلام لانے کے بعد اسکے امتحان کی سخت گھڑیاں شروع ہو گئیں..... یہ کوئی نئی بات نہیں تھی..... کیونکہ ہمیشہ ایسا ہوتا چلا آ رہا ہے..... کہ ہر چہار جانب سے امتحان و آزمائش شروع ہو جاتی ہے..... اور کبھی کبھی سخت آزمائش کے سبب پاؤں لڑکھڑانے بھی لگتے ہیں..... لیکن دین کی سچی تڑپ رکھنے والے کے پائے استقامت میں کبھی ڈگمگاہٹ نہیں آتی..... بلکہ اس طرح اس کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا..... اس کے اسلام قبول کرنے کے ساتھ ہی عیسائیت کے ایوانوں میں زبردست بھونچال سا آ گیا.....

عیسائی علماء کی جان توڑ کوششیں یہ تھیں کہ اس کو عیسائیت کی طرف دوبارہ واپس لایا جائے.....

Marfat.com

اور مذہب اسلام سے اپنا رشتہ و ناتا توڑ دے..... اس کی ایک خاص وجہ یہ تھی..... کہ یہ شخص ایک بڑے منصب اور اعلیٰ مقام پر فائز اور عوام میں بیحد مقبول..... شہرت یافتہ پادری..... اور اس کے مسلمان ہونے کے سبب اس کے پرستار و معتقدین اور اس کے ماننے والے بھی اسی کے ساتھ ہو جائیں گے..... اسی لیے عیسائی مشنری ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑ گئی.....

مگر وہ مشرف با اسلام ہو چکا تھا..... اور عیسائی مذہب سے اب اس کا کوئی تعلق نہیں تھا..... اسکے مسلمان ہونے کا اثر یہ ہوا..... کہ پورا گاؤں حلقہ بگوش اسلام ہو گیا.....

(۱)......واللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم O (سورہ بقرہ ۳)

خدا جسے چاہے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے.....

(۲)......لیس علیک ھداھم ولکن اللّٰہ یھدی من یشاء O (سورہ بقرہ: ۲۷۲)

یہ تیرے ذمہ نہیں کہ ان کو راہ راست پر لائے..... لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لے آتا ہے.....

(۳)......واللّٰہ یدعوا الی دار السلام ویھدی من یشاء صراط مستقیم O (سورہ یونس: ۲۵)

اور اللہ دار سلامت کی طرف بلاتا ہے..... اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے.....

(۴)......قل ان اللّٰہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب O (سورہ رعد)

تو کہہ ”خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے..... اور جو ان کی طرف مائل ہوتے ہیں..... ان کو ہدایت کرتا ہے“.....

(۵)......فذکر انما انت مذکر O لست علیھم بمصیطر O الا من تولی وکفر O فیعذبہ اللّٰہ العذاب الاکبر O ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم O (سورہ غاشیہ: ۲۱-۲۶)

”اچھا تو (اے نبی) نصیحت کیجئے..... آپ بس نصیحت کرنے والے ہی ہیں..... کچھ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں..... البتہ جو شخص منہ موڑے گا..... اور انکار کرے گا..... تو

Marfat.com

اللہ اس کو بھاری سزا دے گا..... ان لوگوں کو پلٹنا ہماری طرف ہی ہے..... پھر ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمہ ہے....."

یعنی اگر معقول دلیل سے کوئی شخص بات نہیں مانتا تو نہ مانے..... تمہارے سپرد یہ کام تو نہیں کیا گیا ہے..... کہ نہ ماننے والوں سے زبردستی منواؤ..... تمہارا کام صرف یہ ہے..... کہ لوگوں کو صحیح اور غلط کا فرق بتا دے..... اور غلط راہ پر چلنے کے انجام سے خبردار کر دو..... سو یہ فرض تم انجام دیتے رہو.....

یہ قرآنی آیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں..... کہ انسان کو راہ راست پر گامزن کر دینے کی ذمہ داری انبیاء و رسل کو بھی نہیں دی گئی تھی..... بلکہ ان کا کام دعوت و ارشاد اور فریضہ تبلیغ ادا کرنا تھا..... جو ان کی دعوت قبول کرے..... اسے برے انجام سے متنبہ کرنا تھا..... باقی ہدایت و گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے..... جس کو چاہے سیدھی راہ پر لائے..... اور جس کو چاہے گمراہی پر چھوڑ دے.....

عیسائی مبلغوں نے جب یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا..... تو ان کے ہوش اڑ گئے..... پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی نظر آنے لگی..... اور پھر ان کے دماغ میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی..... اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ چاہے جس طرح بھی ہو اسے ہلاک و برباد کر کے ہی دم لینا ہے..... اس کے لیے چاہے جو بھی طریقہ استعمال کرنا پڑے.....

ایتھوپیا میں رابطہ کے مدیر کو جب ان کے ناپاک عزائم اور بگڑتی ہوئی صورت حال کا اندازہ ہوا..... تو فوراً رابطہ کے ہیڈ آفس مکہ مکرمہ سعودی عرب کو اس کی اطلاع دی..... اور ان سے درخواست کی کہ آپ اسکے لیے سعودی عرب کا انٹری ویزہ بھیج دیں..... تا کہ وہ عیسائیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بن سکے..... اور ان کے چنگل سے آزاد ہو کر سعودی عرب پہنچ جائے..... جہاں چین و سکون سے رہ کر اسلامی تعلیم حاصل کر سکے..... رابطہ اسلامی مکہ مکرمہ نے معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے فوراً کاروائی کی..... رابطہ کی کوششوں اور اللہ کے فضل و کرم سے "فقادو" محمد سعید اپنی اہلیہ کے ساتھ مکہ مکرمہ پہنچ گیا..... پہنچنے کے بعد "جامعہ ام القریٰ" کے شعبہ "معهد اللغة العربية" مکہ مکرمہ میں عربی تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخلہ بھی لے

Marfat.com

لیا..... اس کے اور اس کی فیملی کے رہنے سہنے کھانے اور اس کے جیب خرچ کی ذمہ داری رابطہ نے اپنے سر لے لی.....

یہ شخص عربی زبان سے نابلد ضرور تھا..... مگر ذہین و باصلاحیت اور تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصے میں عربی زبان سیکھ لی..... اسلام کے مبادیات سے بھی واقفیت ہو گیا..... اور ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم کی کچھ سورتیں بھی حفظ کر لیں..... شکل وصورت سے لگتا تھا کہ اس میں کافی تبدیلی آ گئی ہے..... اب وہ بیحد مطمئن نظر آنے لگا تھا.....

اللہ تعالی نے جس عظیم نعمت سے سرفراز کیا تھا..... اس کی خوشی میں ہر وقت مسرت و شادمانی کے آنسو اس کی آنکھوں سے چھلکتے رہتے تھے.....

کچھ دنوں بعد اس کی زندگی میں عجیب وغریب موڑ آیا..... وہ یہ کہ اتھوپیا کے چرچ (گرجا گھر) کے ذمہ دار کی نوجوان..... خوبصورت اور حسین وجمیل بیٹی..... اداس وغمزدہ محمد سعید کے پاس آئی..... اور اپنی رام کہانی سنانے لگی..... کہ وہ بھی اسلام قبول کرنا چاہتی تھی..... لیکن اس کے گھر والے اس پر راضی نہ تھے..... بلکہ وہ لوگ مجھے جان سے مار ڈالنا چاہتے تھے..... اور اسی پاداش میں گھر والوں نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے..... اس لیے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں..... کہ مجھے اس مصیبت سے بچائیں..... اور اس مسئلہ کا حل خود ہی اس لڑکی نے یہ نکالا..... کہ محمد سعید اس سے شادی کر کے اپنے پاس رکھ لے..... اور اسلام سے متعلق کچھ باتیں بھی سکھا دے..... بہر حال محمد سعید نے اس سے شادی کی اس کے رہنے سہنے کا انتظام جدہ شہر میں کر دیا..... اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی پہلی بیوی مسلمان ہو گئی تھی..... اور وہ اسی کے ساتھ مکہ مکرمہ میں رہتی تھی.....

کہتے ہیں کہ جو انسان کسی مرد کے دھوکے میں آ جائے..... تو اس سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ تلاش کر لیتا ہے..... لیکن جب کسی عورت کے جال میں پھنس جائے تو اس سے بچ نکلنا آسان نہیں ہوتا..... محمد سعید (فقادو) کے ساتھ کچھ ایسا ہی واقعہ پیش آیا.....

اتھوپیا کی عیسائی مشنری نے دیکھا کہ "فقادو" اسلام کو بڑی مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہے..... اور اسے ترک کرنے پر کسی طرح تیار نہیں ہے..... اور نہ ہی اپنے سابقہ مذہب عیسائیت

Marfat.com

کی طرف واپس لوٹنے پر راضی ہے..... تو اس کو ختم کرنے کا ایک منصوبہ اور پلان تیار کیا گیا..... جس میں سب سے اہم رول پادری کی نوجوان خوبصورت بیٹی کا تھا..... اس کو سعودی عرب اس مقصد کے تحت بھیجا گیا..... کہ وہ وہاں جا کر مسلمان ہونے کا ناٹک کر کے ''فقادو'' کو اپنے قبضہ میں کرے..... اس سے وقتی طور پر شادی رچائے..... اور شادی ہی اسکی ہلاکت و بربادی کا باعث بنے..... کیونکہ اس کو قتل کرنے کے لئے کسی اسلحہ کا استعمال کرنا ممکن نہیں تھا..... اس لیے پادری کی حسین وجمیل نوجوان بیٹی کو ایک نئے حربہ کے طور پر استعمال کیا گیا.....

دراصل پادری کے گھر والوں کو یہ بات معلوم تھی..... کہ اس کی بیٹی کو ایڈز کی بیماری ہے..... اور اسی بیماری کے ذریعہ ''فقادو'' کو ہلاک کیا جا سکتا ہے..... لہٰذا اسی منصوبہ کے تحت اس نے سعودی عرب کا سفر کیا..... جہاں اسلام کا ناٹک کر کے ''فقادو'' سے شادی رچائی..... اور پھر شوہر کے ذریعہ یہ خطرناک مرض اس کی پہلی بیوی میں منتقل ہو گیا..... جب پادری کی بیٹی کو یقین ہو گیا..... کہ ایڈز کی جان لیوا بیماری محمد سعید ''فقادو'' اور اس کی بیوی میں مکمل طور پر سرایت کر چکی ہے..... تو یہ مکار دھوکہ باز عورت ایک دن چپکے سے سعوی عرب سے بھاگ کر اپنے وطن اتھوپیا واپس لوٹ آئی.....

اس خطرناک بیماری کی وجہ سے چند ماہ کے اندر پہلے اس کی بیوی لقمہ اجل بنی..... پھر اس کا شوہر محمد سعید بھی تھوڑے عرصہ کے اندر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا..... اور مکہ مکرمہ میں سپرد خاک کر دیا گیا.....

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے..... آمین.....

ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى حتّٰى تتبع ملتهم O (سورہ بقرہ:۱۲۰)

اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے..... اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لو..... (عربی سے ترجمہ)

ایک مصری مسلمان کا عیسائیت کی تبلیغ کی وجہ سے دین سے دوری:

5 ..... عیسائی مبلغ جیفر ڈبا لگراف کہتا ہے.....

''اگر قرآن اور مکہ مدینہ عرب ممالک سے ختم ہو جائیں..... تو ہم دیکھیں گے کہ عرب آہستہ آہستہ محمد ﷺ اور ان کی کتاب سے بے نیاز مغربی تہذیب کی طرف آتے نظر آئیں گے.....''

مسلم انڈونیشیا میں عام مسلمانوں کی جہالت اور مالی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عیسائی مبلغین نے بہت سے مسلمانوں کو عیسائی بنالیا..... مگر اس وقت ان کی حیرانگی کی انتہاء نہ رہی..... جب وہ اپنے زعم میں انہیں مکمل طور پر کلیہ کے عادی بنا چکے تو ان سے پوچھا: کہ تمہیں اور کیا چاہیے؟.....

تو انہوں نے کہا: ہم مکہ جانا چاہتے ہیں..... یہ واقعہ بیان کرنے سے یہ بتانا مقصود نہیں..... کہ عیسائی مبلغین کی سرگرمیاں اور لالچ کے ذریعے ان پڑھ عوام کو عیسائی بنانے کی کاروائیاں عالم اسلام کیلئے کم خطرناک ہیں..... بلکہ یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہیکہ ان کی مکروہ چالوں سے عالم اسلام کی حفاظت کرنا بے حد ضروری ہے..... جن کے دھوکے میں سادہ لوح مسلمان اپنے دین سے دوری کی وجہ سے آجاتے ہیں..... البتہ یہ بتانا مقصود ہے..... کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلامی وعقیدہ مسلمانوں کے دلوں میں پہاڑوں کی طرح راسخ اور پختہ ہوتا ہے..... اگر عوام مسلمانوں کی جہالت کی وجہ سے دین سے دوری اور ان کی مالی مجبوریوں کا مسئلہ نہ ہو..... تو روئے زمین پر ایک مسلمان بھی عیسائی نہ بنے..... خواہ اس کے لئے عیسائی مبلغین دنیا بھر کی دولت خرچ کر ڈالیں.....

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ، فسینفقونھا ثم تکون علیھم حسرۃ ثم یغلبون،والذین کفروا الی جھنم یحشرون" O

بلاشبہ کافر اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے اپنے اموال خرچ کرتے ہیں..... وہ اپنا مال خرچ کرتے رہیں گے..... اور یہی بعد میں ان کے لئے حسرت کا سبب بنیں گے..... پھر یہ کافر ہی مغلوب ہوں گے..... اور ان کو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا.....

اس نوجوان کا واقعہ میری بات کا سچا گواہ ہے..... وہ کہتا ہے:

میں ایک مصری جوان ہوں..... میرا تعلق علاقہ اسیوط سے ہے..... میں نے اپنے مسلمان

Marfat.com

والدین کی سرپرستی میں خوشی خوشی بچپن گزارا..... مگر میری یہ خوشی زیادہ عرصہ باقی نہ رہ سکی..... اللہ کا کرنا ایسا ہوا..... کہ میرے والد نے میری والدہ کو طلاق دے دی..... اور میں نے اپنے بہن بھائیوں سمیت والدہ کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کرلیا..... کچھ عرصہ بعد والد نے ہمیں خرچہ دینا بھی بند کردیا..... جس کی وجہ سے ہمیں فقر اور ناداری کے ایسے حالات دیکھنا پڑے..... کہ اللہ ہی جانتا ہے..... مجھے اپنے اور بہن بھائیوں کے گذارے کیلئے مسلسل کام کرنا پڑتا تھا..... اس سے جب کچھ بن نہ پڑا..... اور اپنے چھوٹے سے شہر میں گزارا مشکل ہوگیا..... تو میں نے بہتر کام کی تلاش کیلئے قاہرہ جانے کا فیصلہ کرلیا..... وہاں پہنچ کر مجھے ایک کافی ہاؤس (قہوہ خانے) میں کام ملا..... اور یہیں سے میری کہانی شروع ہوگئی:

اس کافی ہاؤس میں کام کے دوران مجھے بہت سے دوست مل گئے..... جن میں سے کئی ایک عیسائی تھے..... وہ لوگ میرا بہت خیال رکھتے اور مجھے سپیشل پروٹوکول دیتے تھے..... اس طرح میرے اکثر اوقات انہی کے ساتھ فضول مشاغل میں گزرتے..... اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حال یہ ہوگیا..... کہ میں اپنی لاعلمی کی وجہ سے اپنے دین سے بے نیاز ہر وقت خواہش پرستی..... اور بعض اوقات منشیات کی تلاش میں رہنے لگا..... حالانکہ میری مالی حالت بہت بری تھی..... میرے ان عیسائی دوستوں کی تعداد پانچ تھی..... ان میں سے ایک جوتوں کے کارخانے کا مالک تھا..... اور باقی چار اس کے ساتھ کام کرتے تھے.....

انہوں نے آہستہ آہستہ مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں باتیں چھیڑنا شروع کر دیں..... بعض دفعہ نوبت بحث مباحثہ تک پہنچ جاتی.....

ایک مرتبہ میں ان کے پاس ان کی فیکٹری میں گیا..... تو وہ ایک کیسٹ سن رہے تھے..... جس میں یسوع مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کی پاکدامن والدہ کے ذکر پر مشتمل مذہبی گیت تھے..... جنہیں ایک عیسائی شخص بڑے ترنم سے گا رہا تھا.....

ہم مسلمان تو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول مانتے ہیں..... اور انکی والدہ سلام اللہ علیہا کو پاکدامن خاتون مانتے ہیں..... ان لڑکوں نے میرے چہرے پر کچھ ایجابی تاثرات محسوس کئے..... اس کے بعد انہوں نے یہ طریقہ اپنالیا..... کہ اگر میں کچھ دن ان سے ملنے نہ جاتا.....

Marfat.com

تو خود تلاش کر کے مجھ سے ملتے..... اور میرے آنے کا پتہ چلتا..... تو مجھے سنانے کے لئے اپنے مذہب کی نئی کیسٹ تیار رکھتے..... ایک کیسٹ سننے کے ساتھ ہی نئی کیسٹ کا وعدہ بھی مل جاتا..... دوسری طرف ان کے میرے ساتھ سلوک کا یہ عالم تھا..... کہ میرے منہ سے کوئی درخواست یا کوئی مطالبہ بھی نکلتا..... اسے پورا کرنے میں دیر نہ لگاتے..... جب بھی اپنے لئے مچھلی یا پنیر کھانے کی کوئی چیز بھی لاتے..... تو میرا حصہ اس میں سے الگ کر کے رکھ دیتے..... جبکہ میرے مسلمان بھائیوں کی طرف سے مجھے مشکلات کے سوا کچھ ہاتھ نہ آتا..... خصوصاً دنیا میں میرے سب سے قریبی انسان وہ میرے والد کی طرف سے..... اللہ تعالیٰ معاف کرے..... وہ تو ہمیں بھوکا رکھنے اور ہماری زندگی کو تباہ کر کے خوش رہتا تھا.....

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان عیسائی لڑکوں نے مجھے کیسٹیں سنانا بند کر دیں..... اور میں اپنی جہالت کی وجہ سے ان کا شوقین ہو گیا تھا..... کہ ان کے بغیر پاگل ہوا جاتا تھا..... میں جب ان سے مطالبہ کرتا..... تو وہ مجھ سے کیسٹ لانے کا وعدہ کرتے..... مگر جان بوجھ کر پورا نہ کرتے..... اس طرح میں حیران وسرگرداں تھا..... کہ کیا کروں؟.....

اور حقیقت یہ ہے..... کہ میں اس وقت مسلمانوں سے سخت متنفر ہو چکا تھا..... اور نہایت تیزی سے عیسائیوں کے قریب ہو رہا تھا.....

ایک مرتبہ انہوں نے مجھ سے دین عیسوی کے بارے میں پوچھا:

تو میں نے کہا: یہ بلاشبہ ایک آسمانی دین ہے.....

پھر میں نے ان سے اسلام کے بارے میں پوچھا:

تو انہوں نے کہا: اسلام صحیح دین نہیں ہے.....

میں نے کہا: وہ کیسے؟.....

وہ کہنے لگے: کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے..... تو انہوں نے پوچھا: کیا آپ ہی کی ہستی ہے یا آپ کے بعد بھی کوئی ہوگا..... جس کی ہم پیروی کریں؟.....

تو انہوں نے فرمایا: میں ہی ہوں میرے سوا اور کوئی نہیں..... مطلب یہ تھا کہ یہ لوگ حضرت

Marfat.com

محمد ﷺ کی نبوت کو نہیں مانتے تھے..... اور انہیں معاذ اللہ جھوٹا سمجھتے تھے..... مگر کھلے لفظوں میں کہتے نہیں تھے..... بلکہ اس کے لگے لپٹے میٹھے میٹھے الفاظ استعمال کر کے لوگوں کو دھوکا دیتے تھے..... ان کی انہیں باتوں سے میں بھی دھوکے میں آ گیا..... اور مزید ان کے قریب ہوتا چلا گیا..... اس طرح میں ہر اس چیز سے دور ہوتا گیا..... جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق تھا..... زمین ہموار اور فضا سازگار دیکھ کر ایک دن انہیں اتنی جرأت بھی ہوئی..... کہ انہوں نے حبیب خدا ﷺ کی شان میں ایسی گستاخیاں کیں..... کہ میں یہاں بیان نہیں کر سکتا..... میں شدت جہالت میں ان کی ہر بات کو سچ مان لیتا..... اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں.....

یہ لوگ وقتاً فوقتاً اسی طرح میرے ساتھ مختلف موضوعات پر بات کرتے رہتے تھے..... اسی دوران حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی چڑھانے کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا..... اور اسی سے بات عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت کی طرف چل نکلی.....

میں نے ان سے کہا: عیسیٰ علیہ السلام ''الٰہ'' کیسے ہو سکتے ہیں؟.....

انہوں نے کہا: پہلی بات تو یہ ہے..... کہ ہم انہیں عیسیٰ نہیں..... بلکہ ''یسوع'' کہتے ہیں.....

میں نے کہا: ہمارے ہاں تو ان کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہی ہے.....

وہ کہنے لگے: ہم نے تمہیں بتایا نہیں..... کہ تمہارا دین صحیح نہیں ہے.....

میں نے کہا: تو پھر بتاؤ وہ ''الٰہ'' کیسے ہو سکتے ہیں؟.....

انہوں نے کہا: رب نے جب لوگوں کی طرف رسولوں کو بھیجا..... تو لوگ ان کے دشمن ہو گئے..... اور انہیں اذیتیں دینے لگے..... جس کی وجہ سے رب نے یہ فیصلہ کیا کہ خود زمین پر اتر کر ان کی طرف آئے..... تاکہ لوگوں کو خود دعوت دے..... اب اگر رب اپنی اصلی حالت میں زمین پر آ جاتا..... تو لوگ برداشت نہ کر سکتے..... اور سب مر جاتے..... اس لئے اس نے فیصلہ کیا..... کہ انسان کی صورت میں اترے..... اور وہ خود ہی قیامت تک کے لئے آخری رسول بھی ہو.....

چنانچہ اس نے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا..... جو تقویٰ میں ایک مقام رکھتی تھی..... اس طرح انہوں نے مجھے بہت سی ایسی خرافات سنائیں..... جو اللہ عزوجل کی شان عالی کے

Marfat.com

کسی طرح بھی مناسب نہیں..... اور وہ ذات اس سے پاک اور بہت بلند ہے..... جو کچھ یہ لوگ بولتے رہتے ہیں..... مگر میں جہالت میں اس قدر اندھا ہو چکا تھا..... کہ میں نے یہ سب کچھ سن کر بھی کہہ دیا..... کہ آپ لوگ ٹھیک کہہ رہے ہیں.....

اسی طرح دن گزرتے اور میں ان سے قریب تر جبکہ اسلام سے دور تر ہوتا چلا گیا..... بالآخر معاملہ یہاں تک پہنچ گیا..... کہ وہ تمام مسلمانوں کا مذاق اڑانے لگے..... اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے..... علماء اور ائمہ اسلام..... اور خصوصاً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ جیسی ہستیوں کو کھلی گالیاں دینے لگے.....

میں ان کی ہر بات میں ان کی تائید کرتا رہا..... اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے..... اور میری خطائیں معاف فرمادے.....

پھر ایک مرتبہ مسیح علیہ السلام کو سولی چڑھانے کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی..... تو میں نے کہا: قرآن تو اس کے بارے میں یوں کہتا ہے:

﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ (النساء:١٥٧)

نہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کو قتل کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ وہ ان پر مشتبہ ہو گئے......

وہ کہنے لگے: ہم نے تجھے قرآن کے بارے میں بتا تو دیا ہے.....

میں نے کہا: تم لوگوں کا کیا مطلب ہے؟.....

کیا قرآن میں تحریف کی گئی ہے؟.....

ان کے چہروں پر عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی..... اور انہوں نے کہا: تم تحریف کی بات کرتے ہو..... اس قرآن کا کوئی حقیقی وجود ہی نہیں.....

میں ان کی بات سے مطمئن ہو گیا..... اور نہ صرف یہ کہ مجھے اپنے دین اسلام سے مجھے مزید نفرت ہو گئی..... بلکہ دنیا میں موجود ہر مسلمان میری نظر میں مکروہ مخلوق بن گیا.....

ایک دن میں نے ان سے پوچھا: جب تم کسی عیسائی کے مسلمان ہونے کی خبر سنتے ہو..... تو کیا محسوس کرتے ہو؟.....

انہوں نے کہا: ہمیں اس پر اس سے زیادہ دکھ نہیں ہوتا..... جتنا سڑک پر جاتے ہوئے

Marfat.com

کوئی گاڑی کسی کتے کو کچل کر گزر جائے..... اور یہ منظر دیکھنے والے کے ذہن میں کچھ دیر رہے..... اور پھر گھر جا کر سب کچھ بھول جائے.....

آپ نے دیکھا یہ لوگ مسلمانوں کو کتوں کے برابر سمجھتے ہیں..... میں یہ باتیں لکھنے پر معذرت خواہ ہوں..... یہ لکھنے کے لائق تو نہ تھیں..... مگر صرف اس لئے لکھ دیں..... کہ بات پوری طرح واضح ہو جائے.....

پھر انہوں نے مجھے دعوت دینے کا سلسلہ اور تیز کر دیا..... میں بھی ان کی ملاقات کا شدت سے منتظر رہتا.....

ایک دن ان میں سے ایک مجھے کہنے لگا: تم عیسائی کیوں نہیں ہو جاتے؟.....

میں نے کہا: مجھے خطرہ ہے کہ میرے گھر والے مجھے قتل نہ کر دیں.....

انہوں نے کہا: تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں..... ہم تمہیں یہاں سے دور کسی ایسی جگہ لے جائیں گے..... جہاں یہ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے..... اور وہاں تو جو کچھ مانگو گے ہم تمہیں دیں گے.....

میں نے کہا: مجھے صرف ایک ہفتہ کی مہلت دے دو! اس ہفتہ میں..... بلکہ اس کے پہلے ہی دن سے میں نے تفکرات کے سمندر میں غوطے لگانا شروع کر دیئے..... طرح طرح کے خطرات میرے ذہن میں گھومتے رہے..... ہفتہ ختم ہونے سے دو دن قبل ہی میں نے فیصلہ کر لیا..... کہ ان کے پاس جا کر اپنے اسلام سے جان چھڑا ہی لوں..... جس کے بارے میں حقیقت تو یہ ہے کہ میں کچھ جانتا ہی نہ تھا.....

اب اس موڑ پر آیئے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں پر غور کیجئے..... میں دل کی گہرائیوں میں ان کی محبت اور خلوص کے ارمان سجائے ان کی طرف جا رہا تھا..... کہ راستے میں مجھے ایک چھوٹی سی مسجد نظر آئی..... ظہر کا وقت تھا..... اور مسجد کا دروازہ کھلا تھا..... مگر اس میں کوئی نمازی نہ تھا..... میں بوجھل قدموں سے اس کی طرف چلا..... اور دل میں خیال کیا..... کہ اب میں دیکھتا ہوں اسلام سچا مذہب ہے یا جھوٹا.....

میں نے وضو کیا..... اور دو رکعات نفل پڑھے..... اور اس کے بعد رو رو کر دعا مانگی

Marfat.com

شروع کی.....

اے میرے رب مجھے سچے دین کی ہدایت نصیب فرما!

ابھی میں نے دعا ختم نہ کی تھی..... کہ میں نے اپنے اندر ایک عجیب سا احساس بیدار ہوتا محسوس کیا..... جس نے میرے وجود کے انگ انگ کو ہلا کر رکھ دیا..... مجھے واضح طور پر محسوس ہوا..... کہ میں وہ شخص نہیں ہوں..... جس نے مال کی ایک مٹھی یا کھانے کی ایک پلیٹ کی خاطر اپنے دین کو گالیاں دیں..... اور اسے چھوڑنے کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوا..... میں اس مسجد سے نکلا..... تو میرے اندر بلا کا جوش تھا..... اور میرے قدم زبردستی مجھے ان عیسائی لڑکوں کی فیکٹری کی طرف کھینچ کر لے جا رہے تھے..... میں بغیر سلام کلام کئے فیکٹری میں جا گھسا..... تو وہ سب چونک گئے..... خلافِ عادت ان کے چہروں پر ایک انجانا سا خوف نظر آ رہا تھا..... میرا جوش سنبھالا نہ جا رہا تھا..... یک دم لاوہ پھٹا..... اور میں انہیں بہت کچھ کہہ گیا..... اور بہت دیر تک بولتا ہی چلا گیا..... ایسا لگتا تھا جیسے اتنی ساری باتیں میں نے کہیں سے زبانی یاد کی ہوئی تھیں..... میں پورے زور سے بولتا جا رہا تھا..... اور وہ تھے کہ دہشت سے ان کی زبانیں گنگ تھیں..... لگتا تھا بڑے غور سے میری باتیں سن رہے ہیں.....

میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں رکا..... کوئی ان دیکھی قوت مجھ سے زبردستی بلوائے جا رہی تھی..... وضو کے پانی کے قطرے ابھی تک میرے چہرے پر موتیوں کی طرح ٹپک رہے تھے..... مجھے محسوس ہوا کہ یہ میرے اللہ کی طاقت ہے..... جو باطل کے مقابلے میں میری مدد کر رہی ہے..... میں نے بڑے جوش سے انہیں کہا:

میں عیسائی ہونے سے پہلے تم لوگوں سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں..... اگر تم نے اس کا جواب دے دیا..... تو میں فوراً تمہارا مذہب قبول کر لوں گا..... مجھے یقین تھا کہ وہ لوگ اس سوال کا جواب نہیں دے سکیں گے.....

میں نے رعب دار لہجے میں کہا: فرض کریں مسیح ہی ''اللہ'' ہے! یہ سن کر ان کے دل کو کچھ تسلی ہوئی.....

پھر میں نے کہا: مسیح..... رب اور مخلوق کا آپس میں کیا تعلق ہے..... کیا تم لوگوں کے خیال میں خود رب اپنی مخلوق میں سے ایک عورت کے پیٹ میں تھا..... اور جب مسیح کو قتل کر

Marfat.com

دیا گیا..... سولی چڑھا دیا گیا..... تو اس ساری دنیا اور پوری کائنات کا کیا حال تھا؟.....

کیا کبھی اللہ کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے؟.....

یا سولی چڑھایا جا سکتا ہے؟.....

اور کیا اللہ کسی عورت کے پیٹ میں حمل بن کر ٹھہر سکتا ہے؟؟؟.....

ایک حیران کن خوف ان کے چہروں سے نمایاں تھا..... اور دہشت کی وجہ سے ان کی آنکھیں میرے چہرے پر گڑھی ہوئی تھیں.....

میں پھر رعب دار آواز میں بولا: فرض کرو..... مسیح ہی اللہ ہے..... تو تم یہ بتاؤ کہ جس نے اس اللہ کو قتل کیا ہے..... کیا وہ اس سے زیادہ طاقتور نہیں نکلا؟.....

پھر مسیح کی عبادت کرنے سے بہتر نہیں ہے..... کہ ہم اسی طاقتور کی عبادت کریں..... جس نے مسیح کو بھی قتل کر دیا..... بلکہ اسے سولی چڑھا دیا..... پھر سوچو کہ وہ لوگ جنہوں نے مسیح کو قتل کیا..... تمہارے خیال میں وہ اب کہاں ہیں؟.....

وہ سب بھی تو مر چکے ہیں..... انہیں کس نے مارا؟.....

یاد رکھو..... وہ صرف اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات ہے..... اس کائنات کا ایک ہی اللہ ہے..... جو نہ خود کسی کے پیٹ سے پیدا ہوا..... نہ اس سے کسی نے جنم لیا..... اور نہ ہی اس کی کہیں رشتہ داری ہے.....

میں نے کہا: اب تم لوگ بولتے کیوں نہیں ہو؟.....

جواب تو دو..... مگر ان کی زبانیں گنگ ہو چکی تھیں..... اور وہ سب مبہوت ہو چکے تھے..... میں جلدی میں وہاں سے نکلا..... یوں لگا تھا..... جیسے میں نے پوری دنیا فتح کر لی ہو..... دل چاہتا تھا کہ ہر مسلمان سے گلے ملوں..... اور ان سب کے حق میں میں نے جو جرم کیا ہے..... اس کی معافی مانگوں..... میں نے اپنے دین سے خیانت کی تھی..... اور قریب تھا..... کہ اسے چھوڑ بھی دیتا.....

لیکن اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے..... کہ اس نے مجھے ہدایت دی..... اور مجھے اسی دین کی طرف لوٹا دیا..... خدا کی قسم..... میرا دین مال..... اور کھانے سے بہتر ہے..... دنیا کے تمام

Marfat.com

سرمائے تو ایک نہ ایک دن ختم ہو جائیں گے..... لیکن کیا باطل والوں نے مجھے چھوڑ دیا؟.....

ہر گز نہیں! انہوں نے میرے پیچھے کرائے کے ایک بدمعاش کو باقاعدہ مال دے کر مجھے مارنے کے لئے لگا دیا..... لیکن میں نے اس کی بالکل پرواہ نہ کی..... بلکہ مجھے تو خوشی تھی..... کہ اپنے دین اور عقیدے کی فتح کا سبب بننے کے بعد اللہ تعالیٰ کے راستے میں میری جان لگ جائے گی.....

نہیں مجھے کوئی پرواہ اگر مار دیا جاؤں مسلماں ہو کر
کہ کون سے پہلو پہ گرتا ہوں خوں میں نہا کر
یہ سب ذات باری کی رضا کی خاطر اگر چاہے
جسم کے کٹے اعضاء کے جوڑوں میں برکت دے

میں نے قاہرہ کو چھوڑ دیا..... اور اپنے چھوٹے شہر میں واپس آ گیا..... جبکہ ابھی مجھے مکمل طور پر ہدایت نہیں ہوئی تھی..... میں اب بھی سگریٹ کا بہت زیادہ عادی تھا..... قہوہ خانوں پر بھی آتا جاتا تھا..... اور حرام موسیقی بھی سنتا تھا..... یہاں اللہ کا کرنا ایسا ہوا..... کہ میری ایک عیسائی سے بحث ہو گئی..... اس بات کا پتہ میرے ایک دوست کو چلا..... تو انہوں نے مجھے اس کافر عیسائی سے دور رہنے کا مشورہ دیا..... اسے میرے حالات معلوم تھے..... اس نے میرا تعارف ایک جید عالم دین سے کروا دیا.....

میں نے انہیں اپنے حالات تفصیل سے بتلا دیئے..... انہوں نے مہربانی فرمائی..... اور وقتاً فوقتاً میری سرپرستی فرماتے رہے..... اس طرح انہوں نے ڈوبتی کشتی کو کنارے لگا دیا..... میں نماز بھی پڑھنے لگا..... مسلمانوں کے قریب بھی ہو گیا..... ان سے محبت بھی کرنے لگا..... اور اسلامی زندگی اپنالی..... اب میری عمر بیس سال ہے..... اس مناسبت سے میں تمام مسلمانوں..... اور خصوصاً نوجوانوں سے درخواست کرتا ہوں..... کہ اپنے دین پر مضبوطی سے کاربند رہیں..... اور اس کے بدلے کسی اور دین کو اختیار نہ کریں..... یہی دین حق ہے..... جس کے سوا کسی دین کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے.....

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین

جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز قبول نہیں فرمائیں گے اور وہ آخرت میں ناکام ہوگا......

میڈیکل کا طالب علم عیسائی تعلیمات کی وجہ سے راہ سے بھٹک گیا:

6 ......میرا نام احسن جاوید ہے..... شالیمار باغ لاہور کا رہائشی ہوں..... گورنمنٹ ہائی اسکول باغبانپورہ سے ۱۹۹۶ء میں ۶۱۷ نمبر لے کر میٹرک پاس کیا..... پھر پری میڈیکل میں داخلہ لیا..... اور پڑھائی میں مشغول ہوگیا..... تقریباً دسمبر ٹیسٹ کے قریب ایک کتاب مل گئی..... اور کیونکہ میں مذہبی قسم کا آدمی تھا..... اس وجہ سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا..... بائبل نامی اس کتاب کو میں جیسے جیسے پڑھتا گیا..... میرے دل میں شکوک وشبہات پیدا ہونے شروع ہوگئے..... اور ایک اسٹیج ایسا آیا..... کہ میں پڑھائی سے بیگانہ ہوگیا..... اور پڑھائی سے دور ہوگیا..... جیسا کہ سب کو معلوم ہے..... کہ ایف ایس سی (میڈیکل) میں پڑھائی بھی کافی کرنی پڑتی ہے..... اور ہر قسم کے مشغلہ اور کام کو چھوڑنا پڑتا ہے..... خاص کر مجھ جیسے لوگ جو کہ گورنمنٹ اسکولز سے تعلیم یافتہ ہوں..... نتیجہ میں ٹیسٹ کی تیاری بھی نہ کر سکا..... حتی کہ اکیڈمی جس مین پڑھتا تھا......

میرے ٹیچرز نے مجھے یہ کہنا شروع کر دیا..... کہ تم پڑھ نہیں سکتے..... میں بیک وقت دو مشکلات کا شکار ہوگیا تھا..... ایک تو ہر وقت ذہن پر پڑھائی کا بوجھ اور دوسری طرف بائبل کے انبیاء کرام کے متعلق توہین آمیز اور غیر اخلاقی مضامین..... علاوہ ازیں قرآن مجید سے سخت ترین اختلافات علم کا کوئی خاص نہ تھا..... اور مجھے کوئی ایسا بندہ بھی نظر نہیں آتا تھا..... جو کہ مجھے مناسب طریقے سے گائیڈ کر سکے..... زیادہ سے زیادہ اپنی مسجد کے امام سے اس مسئلہ کے بارے میں گفتگو کرتا تھا..... تو ان سے یہ جواب ملتا..... کہ انہوں نے (یہودی اور عیسائیوں) نے تحریف کر دی ہے..... اس وجہ سے وہ قابل قبول نہیں رہے..... مگر میرے دل میں یہ شبہات تھے..... کہ وہ کتابیں کب..... کیسے..... اور کیوں محرف کی گئیں؟.....

Marfat.com

ان میں اختلاف اور تبدیلیاں کیسے آئیں؟......

خاص کر موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا قصہ...... سلیمان علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام...... ابراہیم علیہ السلام واسماعیل علیہ السلام واسحاق علیہ السلام اور لوط علیہ السلام اور مسیح علیہ السلام کے قصص اور ان کا قرآن مجید سے اختلاف...... میرے دل میں یہ بات کھٹکتی تھی...... کہ یہ کتابیں تو انبیاء کی لکھی ہوئی ہیں...... اور مسیح کے بارے میں کتابیں ان کے حواریوں نے لکھی ہیں...... جو ان کے ساتھ رہتے تھے...... اور سب کچھ دیکھنے والے تھے...... تب بھی ایسا سخت ترین اختلاف کیسے رونما ہوا......

اسی کشمکش میں میرا ذہن ایسا خراب ہوا...... کہ میں ڈپریشن کا شکار ہو گیا...... اور ذہنی مریض بن گیا...... پڑھائی بھی چھوڑ دی...... کیونکہ پڑھتا تو کچھ یاد نہ ہوتا تھا......

میرے والد صاحب واپڈا اسپتال میں ملازمت کرتے تھے...... وہ مجھے وہاں لے گئے...... کیونکہ وہ سکیریٹری میڈیکل بورڈ کے ساتھ تھے...... اس وجہ سے اسپتال میں کافی واقفیت تھی...... کچھ دیر وہاں رہا...... مگر میرے والد صاحب کو ان کے واقف کار ڈاکٹر نے مشورہ دیا...... کہ اسے شادمان میں ایک ماہر نفسیات کے پاس لے جائیں......

میرے والد صاحب مجھے وہاں لے گئے...... اس سے چیک اپ کروایا...... تو اس نے کہا: کہ بچہ بالکل ٹھیک ہے...... بس ان سوالات کی وجہ سے ڈپریشن کا شکار ہو گیا ہے...... اس نے مجھے کافی سمجھایا بھی...... مگر میں اپنے سوالات کے جواب چاہتا تھا...... جو کہ اس کے پاس نہ تھے...... مگر اس نے کچھ دوائیاں وغیرہ دیں...... اور دوبارہ دوائی کھانے کے بعد لانے کو کہا......

میرے ایک دوست شاہد کی کتابوں کی دکان مال روڈ پر ہے...... میں اس کے پاس جاتا...... اور مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتا...... اور گھر آجاتا...... مگر مجھے میری مطلوبہ کتاب نہ مل سکی...... وہ مجھے مختلف دکانوں کے نام لکھ دیتا...... کہ یہاں سے جا کر پتہ کرو......

مولانا مودودی رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفہیم القرآن کا بھی مطالعہ کیا...... مگر انہوں نے بھی ان کتابوں کی اسناد اور حیثیت پر کوئی خاص نہیں لکھا...... میری والدہ کوئی چھ سال پہلے وفات پا گئیں تھیں...... میں اور میرے والد صاحب اکیلے ہی لاہور میں رہتے تھے...... میں ان سے پیسے لیتا...... اور اردو بازار نکل کھڑا ہوتا...... تقریباً سارا اردو بازار چھان مارتا...... اور

Marfat.com

ایک ایک دکان پر کئی کئی گھنٹے کھڑا کتابوں کے مضامین دیکھتا رہتا..... کہ شاید کہیں میرے سوالوں کا جواب مل جائے..... جو ملنا تھا..... وہ نہ ملا.....

میں نے ایک کتاب اظہار الحق کا نام سن رکھا تھا..... بعض جگہوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا: کہ یہ کتاب عربی میں ہے..... اور اب نایاب ہی ہے..... مجھے عربی پڑھنی کہاں آتی تھی..... اس کتاب کا اردو ترجمہ ''بائبل سے قرآن تک'' کے نام سے تھا..... مگر میرے علم میں نہ تھا.....

آخر کار یہ کتاب مسلسل کوشش کے بعد مجھے مل ہی گئی..... اس کا بغور مطالعہ کیا..... کچھ سکون ملا..... اور کافی سارے سوالات کے جواب ملے..... مگر میرے پاس عیسائیوں کی دکانوں اور مراکز پر جانے کی وجہ سے کافی لٹریچر بھی جمع ہو گیا تھا..... اور بہت سے سوالات بھی ذہن میں تھے..... مگر طبیعت کافی سنبھل چکی تھی..... پہلے تو مسلسل ڈپریشن کی وجہ سے موت مانگا کرتا تھا..... مگر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد دوبارہ پڑھائی کا ارادہ کیا..... ایف ایس سی کیا کرنی تھی..... مجھے تو اپنا بھول بھی یاد نہیں تھا.....

میرے والد صاحب کو میری طبیعت سنبھلنے ہی کی کافی خوشی تھی..... انہوں نے ایف اے سمپل کرنے کا مشورہ دیا..... اور میرا داخلہ پرائیوٹ ہی بھجوا دیا..... میں پڑھتا تو اب بھی کافی مشکل سے تھا..... کیونکہ یاد کچھ مشکل کے بعد ہوتا تھا..... مگر اللہ تعالیٰ نے ساتھ دیا..... اور ایف اے میں میں نے ۶۵۰ نمبر لے لئے.....

اس دوران محمد اسلم رانا صاحب کا پتہ بھی ہاتھ لگ گیا تھا..... صرف اشارتاً معلوم ہوا..... کہ 'ملک پارک شاہدرہ' میں رہتے ہیں..... مگر مکمل پتہ معلوم نہ تھا..... میں نے شاہدرہ کے ڈاکخانہ سے ملک پارک کا پتہ لیا..... اور پوچھتے پوچھتے ملک پارک جا کر تقریباً ایک ایک گلی سے پتہ کرتا ہوا اسلم صاحب کے پاس پہنچا.....

اسلم صاحب جو کہ ایک سادہ سے آدمی ہیں..... اور خدا ترس بھی ہیں..... انہوں نے مجھے مسلسل تین مہینے گائیڈ کیا..... ایف اے کا رزلٹ ابھی نہیں آیا تھا..... اور میں تو پہلے ہی سے پرائیوٹ طالب علم ہونے کی وجہ سے فارغ تھا..... اور جلد از جلد اپنا ذہن صاف کرنا چاہتا تھا..... رانا صاحب نے صبر وسکون سے میرے سوالات سنے..... اور ہر ہر سوال کا جواب

Marfat.com

اطمینان بخش دیا..... موصوف کا عیسائیت کے مطلوبہ پہلوؤں کا مطالعہ اس قدر وسیع اور عمیق ہے..... کہ ایک متلاشی حق اس سے متاثر اور اس کے آگے سرنگوں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا.....

اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر اور لمبی عمر عطا فرمائیں..... اور بہت سے بھٹکوں کو راہ دکھائیں.....

ان حالات میں اسلم رانا صاحب..... ایسے عیسائیوں کا ناطقہ بند کرتے ہیں..... انہوں نے اسلامی مشن ادارہ کے ساتھ مل کر بہت سا لٹریچر بھی شائع کیا ہے..... جو کہ لاجواب ہے..... اور وقتاً فوقتاً ہم جیسوں کی رہنمائی بھی کرتے رہتے ہیں..... میں ملتِ اسلامیہ اور مسلمان علماء سے گزارش کروں گا..... کہ ان نیک کام میں اسلم صاحب کی معاونت کریں..... تاکہ سب مل جل کر اللہ تعالیٰ کے دین کے آگے کافروں کے حملے سے بچنے کے لئے علم کا ایک بند باندھ دیں..... تاکہ مسلمان لڑکے اور لڑکیاں جو کہ آج کل اپنے دین سے بھی بیگانے ہیں..... گمراہ نہ ہوسکیں..... اور اسلم صاحب کے لئے دعا گو ہوں..... کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں..... اور لمبی عمر نصیب فرمائیں..... تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت سرانجام دیں..... اور کافروں کے زخم کا ایک ایک ٹانکا ادھیڑ دیں..... اور کافروں کے زخموں پر نمک چھڑکیں..... تاکہ وہ اپنی جان کی فکر میں ہی پڑے رہیں..... اسلام اور قرآن کریم پر انہیں حملہ کرنے کی فرصت ہی نہ ملے..... آمین ثم آمین.....

عالم اسلام میں تفرقہ ڈالنے کی ایک عالمگیر مشنری سازش:

7 ......دورانِ سفر ایک صاحب سے میں نے دریافت کیا:

کیا آپ نے سلمان رشدی ملعون کی لکھی ہوئی کتاب ''شیطانی آیات'' پڑھی ہیں......؟

اس میں کیا لکھا ہے..... جو اس قدر مخالفت ہو رہی ہے؟.....

انہوں نے کہا:

پڑھی تو میں نے بھی نہیں..... مگر سنا ہے..... کہ اس کتاب میں حضور ﷺ کی بہت توہین (خاکم بدہن) کی گئی ہے..... اسی وجہ سے مسلمانوں کی طرف سے اس قدر احتجاج کیا جارہا ہے.....

Marfat.com

دورانِ گفتگو انہوں نے کہا: کہ مجھے ایک پرانا قصہ یاد آ گیا..... وہ قصہ یوں ہے:

''میرے دوست جو علی گڑھ میں نواب چھتاری کے ہاں کسی اونچی ملازمت پر تعینات تھے..... اور نواب صاحب ان سے کافی بے تکلف تھے..... انہوں نے یہ واقعہ سنایا ..... کہ نواب صاحب ہندوستان کی تقسیم سے پہلے انگریزوں کے بڑے بہی خواہ تھے..... وہ مسلم لیگ اور کانگریس پارٹی سے بالکل لاتعلق تھے..... اور سیاست میں انگریزوں کے ہر طرح مددگار رہتے..... اسی لئے انگریزی حکومت نے ان کو یوپی کا گورنر بنا دیا تھا.....

ایک بار برطانوی حکومت نے سب ہندوستانی صوبوں کے گورنروں کو مشورے کے لئے انگلستان بلایا..... تو نواب صاحب بھی بحیثیت گورنر انگلستان گئے..... یہاں علی گڑھ کا جو بھی کلکٹر نیا آتا تھا..... ان سے برابر ملتا رہتا تھا..... اور کبھی کبھی آگرہ کا کمشنر بھی..... ان سب افسروں کے نواب صاحب سے عمدہ تعلقات تھے..... جب نواب صاحب لندن پہنچے..... تو جو کلکٹر اور کمشنر ان کے پرانے ملاقاتی تھے..... اور ریٹائر ہو کر انگلستان چلے آئے تھے..... جب انہیں نواب صاحب کے آنے کی اطلاع ملی..... تو وہ ملنے آئے..... ان سے ایک کلکٹر جو نواب صاحب سے بہت مانوس تھا.....

اس نے کہا:

''نواب صاحب! آپ یہاں تشریف لائے ہیں..... تو آیئے..... میں آپ کو یہاں کے عجائب خانے دکھا دوں..... جن میں ہزاروں برس پُرانی ایسی ایسی چیزیں ہیں..... جو آپ نے کبھی دیکھی نہ سنی ہوں گی.....''

نواب صاحب نے کہا:

''عجائب خانے تو میں نے سب دیکھ لئے..... حکومت نے دکھا دیئے..... اور یہاں جو بھی آتا ہے..... یہ دیکھ کر ہی جاتا ہے..... البتہ اگر تم کچھ دکھانا چاہتے ہو..... تو ایسی چیز دکھاؤ..... جو یہاں سے اور کوئی دیکھ کر نہ گیا ہو.....''

انگریز کلکٹر نے کہا:

نواب صاحب! ایسی کون سی چیز ہو سکتی ہے..... جسے اور کوئی دیکھ کر نہ گیا ہو؟.....

Marfat.com

اچھا..... میں سوچ کر بتاؤں گا.....

دو روز بعد وہ آیا: اور اس نے کہا: کہ ''نواب صاحب! میں نے سوچ لیا..... اور معلومات بھی حاصل کر لی ہیں..... اب آپ کو ایسی چیز دکھاؤں گا..... جو اور کوئی یہاں سے دیکھ کر نہیں گیا.....''

اس پر نواب صاحب خوش ہو گئے..... اور کہا: کہ ''بس ٹھیک ہے.....'' کلکٹر نے نواب صاحب سے پاسپورٹ مانگا..... اور کہا: کہ ''وہ جگہ دیکھنے کے لئے حکومت سے تحریری اجازت لینی ہوتی ہے..... اس لئے پاسپورٹ کی بھی ضرورت ہوگی.....'' دو ایک روز بعد وہ نواب صاحب کا اور اپنا تحریری اجازت نامہ لے کر آیا..... اور کہا: کہ ''کل صبح آپ میرے ساتھ میری موٹر پر چلیں گے..... سرکاری موٹر نہیں لے جائیگی.....'' نواب صاحب اس پر راضی ہو گئے..... اگلے روز نواب صاحب اس کے ساتھ روانہ ہوئے..... شہر سے باہر نکل کر ایک طرف جنگل شروع ہو گیا..... اس میں ایک چھوٹی سی سڑک تھی..... جس پر جوں جوں چلتے گئے..... جنگل گھنا ہوتا گیا..... راستے میں کوئی پیدل چلتا نظر آیا..... نہ کسی قسم کی سواری پر نظر پڑی..... کسی طرح کی آمد و رفت کا سلسلہ نہیں تھا..... چلتے چلتے کوئی آدھ گھنٹہ گزرا تو نواب صاحب نے دریافت کیا:

''کیا دکھانے لے جا رہے ہو؟..... کوئی جنگلی جانور ہے..... یا کوئی تالاب جس میں خاص قسم کے جانور ہیں؟..... اس طرف آبادی ہے نہ آمد و رفت..... ابھی کتنا اور چلنا ہے؟.....''

اس نے کہا: ''بس تھوڑی دور اور چلنا ہے..... جنگلی جانور یا تالاب وغیرہ نہیں دکھانا.....''

تھوڑی دیر بعد ایک بڑا دروازہ آیا..... جو ایک بڑی عمارت کے مین گیٹ کی صورت میں تھا..... اور اس میں آگے اور پیچھے دروازے تھے..... دونوں طرف فوجی پہرہ تھا..... کلکٹر نے موٹر سے اتر کر پاسپورٹ اور تحریری اجازت نامہ دکھایا..... اس نے دونوں رکھ لئے..... اور اندر آنے کی اجازت دے دی..... مگر یہ کہا: کہ آپ اپنی موٹر یہیں چھوڑ دیجئے..... اور اندر جو موٹریں کھڑی ہیں..... ان میں سے کوئی لے لیجئے.....

نواب صاحب نے دیکھا یہ دروازہ کسی عمارت کا نہیں تھا..... اور اس کے دونوں طرف

Marfat.com

دیواروں کی بجائے بہت گھنی جھاڑیاں..... اور کانٹے دار درخت تھے..... جن میں سے کسی کا گزرنا ممکن نہ تھا.....

موٹر چلتی رہی..... مگر گھنے جنگل اور جنگلی درختوں کی دیوار کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا تھا.....

نواب صاحب نے گھبرا کر پوچھا: "کب وہاں پہنچیں گے؟....."

اس نے کہا:

"بس پہنچ گئے..... دیکھئے..... وہ جو عمارت نظر آ رہی ہے..... وہاں جانا ہے....."

پھر اس نے خاص طور سے یہ کہا: "اس عمارت میں جب داخل ہوں گے..... تو ہر چیز دیکھئے..... مگر آپ کسی قسم کا کوئی سوال کسی سے نہیں کریں گے..... بالکل خاموش رہنا ہے..... آپ کو جو کچھ دریافت کرنا ہو..... وہ مجھ سے پوچھ لیجئے گا..... ویسے تو میں خود ہی بتاتا جاؤں گا.....

نواب صاحب نے کہا: "اچھا" ٹھیک ہے..... عمارت سے تھوڑے فاصلے پر انہوں نے موٹر چھوڑ دی..... اور پیدل عمارت کی طرف بڑھے..... یہ ایک بڑی سی عمارت تھی..... شروع میں دالان تھا..... اس کے پیچھے متعدد کمرے تھے..... جب دالان میں داخل ہوئے..... تو ایک نوجوان داڑھی مونچھوں والا..... عربی کپڑے پہنے اور سر پر رومال ڈالے ایک کمرے سے نکلا..... ایک دوسرے کمرے سے..... دو ایک نوجوان اور نکلے..... ان لوگوں نے پہلے کمرے سے نکلنے والے لڑکے سے کہا:

"السلام علیکم" دوسرے نے جواب دیا:

"وعلیکم السلام" کیا حال ہے؟.....

نواب صاحب حیران رہ گئے..... جب لڑکے ان کے قریب سے گزرے..... تو نواب صاحب نے کچھ دریافت کرنا چاہا..... مگر کلکٹر نے فوراً اشارے سے منع کر دیا.....

پھر کلکٹر نے انہیں ایک کمرے کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کر دیا..... دیکھا کے اندر فرش بچھا ہے..... اور اس پر عربی لباس میں متعدد طلبہ بیٹھے ہیں..... اور ان کے سامنے ان کے استاد بالکل اسی طرح بیٹھے سبق پڑھا رہے ہیں..... جیسے اسلامی مدرسوں میں استاد پڑھاتے

Marfat.com

ہیں..... طلبہ عربی میں اور کبھی انگریزی میں استاد سے سوال کرتے تھے.....
کلکٹر نے نواب صاحب کو سب کمرے دکھائے..... اور ہر کمرے میں جو تعلیم ہو رہی تھی ..... وہ بھی بتائی.....

نواب صاحب نے دیکھا..... کہیں کلام مجید پڑھایا جا رہا ہے..... کہیں قرأت سکھائی جا رہی..... کسی جگہ بخاری شریف کا سبق ہو رہا ہے..... اور کہیں مسلم شریف کا..... کہیں مسئلہ مسائل سکھائے جا رہے ہیں..... اور کہیں اصطلاحات کی وضاحت..... اور کہیں مناظرہ ہو رہا ہے..... یہ سب دیکھ کر نواب صاحب بہت حیران ہوئے..... ان کا جی چاہتا تھا..... کہ ایک آدھ طالب علم سے کمرے سے نکلتے وقت کوئی سوال کریں..... مگر کلکٹر اشارے سے ان کو روک دیتا تھا..... یہ سب دیکھ کر جب واپس ہوئے..... تو نواب صاحب نے کہا: کہ اتنا بڑا دینی مدرسہ ہے..... جس میں اسلام کے ہر پہلوں کی اس قدر عمدہ تعلیم اور باریک سے باریک باتیں سکھائی جا رہی ہیں..... آخر یہ ان مسلمان طلبہ کو اس طرح علیحدہ کیوں بند کر رکھا ہے..... اور کیوں چھپا رکھا ہے..... تب کلکٹر نے کہا: کہ ان میں کوئی مسلمان نہیں..... یہ سب عیسائی مشنری ہے.....

نواب صاحب کو مزید حیرت ہوئی..... اور انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی..... تو کلکٹر نے کہا: کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد..... انہیں مسلمان ممالک میں خصوصاً مشرقِ وسطیٰ بھیج دیا جاتا ہے..... وہاں یہ لوگ کسی بڑے شہر کی کسی بڑی مسجد میں جا کر نماز میں شریک ہوتے ہیں..... اور نمازیوں سے کہتے ہیں..... کہ وہ انگریز ہیں..... انہوں نے مصر میں ازہر یونیورسٹی میں تعلیم پائی..... اور مکمل عالم ہیں..... انگلستان میں اسلامی ادارے نہیں جہاں وہ تعلیم دے سکیں..... اور نہ مسجدیں ہیں..... اسلئے جلاوطنی اختیار کی ہے..... وہ سردست تنخواہ نہیں چاہتے..... بلکہ صرف کھانا اور سر چھپانے کا ٹھکانا..... اور پہننے کے کپڑے درکار ہیں..... وہ مسجد میں مؤذن یا پیش امام یا بچوں کو کلام مجید کے معلم کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کو تیار ہیں..... اگر کوئی بڑا تعلیمی ادارہ ہو تو اس میں استاد کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں..... ان میں سے کسی کو مسجد یا مدرسے میں رکھ لیا جاتا ہے..... تو مقامی لوگ بطورِ امتحان ان سے مسئلہ مسائل

Marfat.com

بھی معلوم کرتے ہیں..... اور وہ کافی وشافی جواب دیتے ہیں..... کچھ عرصہ بعد جب کوئی اختلافی مسئلہ آتا ہے..... تو لوگ ان کے معتقدین ہو جاتے ہیں..... اور وہ اس اختلافی مسئلے پر ان کی دو پارٹیاں بنا کر خوب اختلاف پیدا کر دیتے ہیں..... اور مسلمانوں کو اس طرح آپس میں لڑاتے ہیں..... سو اس ادارے کا پہلا اصلی مقصد یہ ہے..... کہ مسلمانوں کو باہم لڑواؤ..... چنانچہ مشرقِ وسطیٰ میں گرجاؤں کے پادریوں کے ایک سالانہ جلسے میں Zavyar نامی پادری نے بحثیت صدر اپنی تقریر میں یہ کہا: کہ مسلمانوں سے ہم مناظرے میں نہیں جیت سکتے..... اس لئے ہم نے اسے چھوڑ کر یہ طریقہ اختیار کیا ہے..... کہ انہیں آپس میں لڑواؤ..... اس میں ہم کامیاب ہیں..... لہٰذا ہمیں اس پر عمل پیرا رہنا چاہیے..... اس مدرسے کا مقصد یہ کہ حضور ﷺ کا درجہ جس طرح بھی ہو سکے..... گھٹاؤ..... تا کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو ان کی عزت اور محبت ہے..... وہ کم ہو جائے..... اس کے بغیر ہم مسلمانوں پر قابو نہیں پا سکتے..... کیونکہ محض مسلمانوں کے سیاسی اختلاف سے اسلام ختم نہیں ہو سکتا.....

کلکٹر کی ان باتوں پر نواب صاحب حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہے تھے.....

عیسائیوں نے اپنے اس پروگرام پر کئی پہلوؤں سے عمل کیا..... برصغیر میں انگریزی حکومت کے زمانے میں کتاب ''رنگیلا رسول'' لکھوائی گئی..... اس کے بعد غلام احمد قادیانی ملعون کو نبی بنایا گیا..... اس سے جو کتابیں مذہب کے متعلق لکھوائی گئیں..... وہ اندورنِ خانہ اسی مسیحی ادارے کی کاوش کا نتیجہ تھیں..... ورنہ غلام احمد کی بذات خود کیا قابلیت تھی.....

اسی طرح ایک ڈیڑھ عشرہ پہلے امریکہ میں رشاد خلیفہ نے اعلان کیا ہے..... کہ اس نے کمپیوٹر کے ذریعے عدد ١٩ کی بناء پر قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام ثابت کیا ہے..... جب لوگ اس کے معتقد ہو گئے..... تو اس نے قرآن میں چند آیتیں تحریف شدہ بتا دیں.....

پھر کہا: کہ میرا نام ''خلیفہ'' قرآن مجید میں موجود ہے..... اور پھر اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا..... جن لوگوں کو اس میں شبہ ہوا..... ان کے لئے مناظرے کا دن اور تاریخ مقرر کر دی..... اس نے جب قرآن میں چند آیتوں کی تحریف کا اعلان کیا..... تو لوگوں نے کمپیوٹر کے ذریعے اس کے بنائے ہوئے حسابی نقشے کی جانچ کی..... جو غلط ثابت ہوا..... مسلمان علماء

Marfat.com

مناظرے کے لئے تیار تھے..... مگر مقررہ وقت مناظرہ سے پہلے غلام احمد قادیانی کی طرح موت نے اسے آدبوچا..... اور یوں اس فتنے کا خاتمہ ہو گیا..... رشاد خلیفہ کا خاتمہ ہو گیا..... لیکن اس کا فتنہ باقی ہے..... اس کا ادارہ اور سینئر رفیق حسبِ سابق کام کر رہے ہیں..... اس کا تحریف شدہ ترجمہ قرآن..... امریکہ میں عام ملتا ہے..... (صدیقی ٹرسٹ)

اب سلمان رشدی ملعون کی کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے..... کتاب چاہے سلمان رشدی ملعون نے خود لکھی ہو..... مگر مصالحہ غالباً اسی مسیحی ادارے کا تیار کردہ ہے..... انگریزی حکومت نے بھی اس کی جان کی حفاظت کے لئے پولیس کے دو آدمی مستقلاً اس کے ساتھ لگا رکھے تھے..... اس کے علاوہ بھی ہر طرح کے انتظامات ہیں..... اور اس ملعون کی حفاظت پر لاکھوں پونڈ خرچ ہو رہے ہیں..... جبکہ انگلستان میں رہنے والے کئی اور افراد کو بھی موت کی دھمکی دی جاتی ہے..... وہ حفاظت کے لئے حکومت سے درخواست کرتے ہیں..... مگر ان کی حفاظت کے لئے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا جاتا..... حال ہی میں چند مالدار انگلستانی سکھ باشندے..... بھارتی سکھوں کے خالصتان بنانے کے خلاف اور بھارتی حکومت کے طرفدار تھے..... خالصتانی سکھوں نے انہیں موت کی دھمکی دی تو انہوں نے حکومت سے مدد چاہی..... مگر حکومت نے کوئی خاص انتظام نہ کیا..... اور وہ مالدار سکھ مارے گئے..... لیکن سلمان رشدی ملعون کے ساتھ کیا خصوصیت ہے..... کہ برطانوی حکومت نے نہ صرف اس قدر سخت حفاظتی انتظام کر رہی ہے..... بلکہ سیاسی طور پر ایران پر زور ڈال رہی ہے..... کہ خمینی کا فتویٰ واپس لیا جائے.....

مسلمانوں کو چاہیے کہ عیسائیوں کی ان سازشوں سے آگاہ رہیں..... اور اپنے گروہی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ختم کر دیں..... جو ان کی اجتماعی قوت کو نہایت کمزور کئے دیتے ہیں..... انہی اختلافات کا نتیجہ ہے کہ مسلمان بوسنیا..... کشمیر..... افغانستان..... اور فلسطین میں ہر کہیں بیکس اور مظلوم ہیں..... مگر عالمِ اسلام ان کی مدد کرنے سے قاصر ہے.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 31

عشق رسول ﷺ کے دس اثر انگیز واقعات

داڑھی کی سنت کی اتباع پر نقد انعام:

1 ......ملتان میں چند روز ہوئے ایک تبلیغی جماعت آئی ہوئی تھی..... ایک نوجوان نے یہ واقعہ اس طرح سنایا..... کہ لاہور سے ایک بارات کراچی گئی..... ابھی نکاحِ مسنون منعقد نہ ہوا تھا..... کسی طرح ہونے والی دلہن کی نظر دولہا پر پڑگئی..... اس نے دیکھا کہ دولہا میاں تو داڑھی والا ہے..... دلہن کو شدید دھچکا لگا..... اس نے اپنی والدہ وغیرہ سے بات کی.....

چنانچہ دلہن والوں نے دولہا کے والد پر زور ڈالا کہ یہ شادی صرف اسی صورت میں منعقد ہوگی..... جب دولہا اپنی داڑھی صاف کرلے..... دولہا کے والد نے دولہا سے بات کی..... اس نے صاف انکار کردیا..... اس کے والد نے بالآخر دولہا سے کہا: کہ ''طرفین کی عزت'' کا معاملہ ہے..... فی الحال داڑھی صاف کروالو..... نکاح کے بعد بے شک رکھ لینا..... دولہا نے پھر انکار کردیا..... لیکن اس کا باپ اس کے پیچھے ہی پڑ گیا.....

تنگ آکر دولہا نے کہا: کہ اچھا میں حجام کے پاس جا کر اس معاملے میں ''کوشش'' کرتا ہوں..... چنانچہ وہ اکیلا ہی شادی کی تقریب سے علیحدہ ہوگیا..... اور غائب ہوگیا..... وہ سیدھا کراچی ریلوے اسٹیشن گیا..... اور لاہور کا ٹکٹ لے کر کراچی سے روانہ ہوگیا..... وہ لاہور پہنچ کر پریشان پھرتا رہا..... کہ کرے تو کیا کرے..... سوچنے لگا..... کہ اگر گھر گیا تو دلہن کے بغیر گھر جانے پر گھر والے 'مذاق' بناتے رہا کریں گے..... چنانچہ وہ ایک مسجد میں قیام پذیر ہوگیا.....

رات کو خواب میں ایک نیک دل سیٹھ کو حضور ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب

Marfat.com

ہوئی..... آپ ﷺ نے خواب میں سیٹھ صاحب سے فرمایا: کہ لاہور کی فلاں مسجد میں ہمارا ایک مہمان نوجوان ٹھہرا ہوا ہے..... اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو..... سیٹھ صاحب کے لیے اس سے بڑی سعادت بھلا اور کیا ہو سکتی تھی..... صبح اٹھ کر وہ اس مسجد میں گئے..... نوجوان کو وہاں تلاش کیا..... لیکن مطلوبہ نوجوان ان کو نہ ملا..... تلاش بسیار کے بعد انہوں نے محسوس کیا..... کہ لپٹی ہوئی صف میں کوئی شخص چھپا ہوا ہے..... سردیوں کے دن تھے..... وہ نوجوان سردی سے بچنے کے لیے صف کے اندر گھسا ہوا تھا.....

سیٹھ صاحب اس نوجوان کو اپنے گھر لے آئے..... اس کو غسل کرایا..... کپڑے پہنائے..... اور اپنا خواب سنایا..... تھوڑی دیر بعد سیٹھ صاحب نے اپنی بیٹی کا نکاح اس نوجوان سے منعقد کرایا..... اور تحفے میں کوٹھی..... کار اور دیگر جائیداد بھی دی..... وہ نوجوان اپنی دلہن کو لے کر اپنے گھر آ گیا.....

ادھر کراچی میں شادی کی تقریب میں دولہا کی گمشدگی کی خبر پھیل گئی..... لڑکی والوں کی بڑی سبکی ہوئی..... اور لڑکے والے بھی..... "بے نیل و مراد" واپس لاہور سدھارے.....

انہوں نے دیکھا: کہ دلہن تو وہاں پہلے سے موجود ہے..... بڑے حیران ہوئے..... نوجوان نے ان کو سارا واقعہ سنایا..... یہ واقعہ سن کر کئی مردوں پر خوشگوار اثر ہوا..... اور ان میں سے چند ایک خوش نصیب حضرات نے داڑھی کو اپنے چہروں پر سجا لیا.....

تیرے محبوب ﷺ کی یا رب شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں تو صورت لے کے آیا ہوں

اسلام کا نڈر سپاہی اور سچا عاشق رسول ﷺ:

2......ایک بچہ تلہ گنگ میں ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوا..... اس کی تعلیم کا آغاز تلہ گنگ پرائمری اسکول سے ہوا..... ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی..... پھر وہ بلوچ رجمنٹ میں سپاہی بھرتی ہو گیا..... کراچی میں ابتدائی تربیت حاصل کی..... اسی سال اسے اکتوبر میں مدراس بھیج دیا گیا.....

Marfat.com

۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو شام چھ بجے ایک واقعہ پیش آیا..... اس واقعے نے اسے مسلمانوں کا محبوب بنا دیا.....

اس بچے کا نام میاں محمد تھا..... ہوا یوں کہ چھاؤنی کی کوارٹر گارڈ پر ایک سنتری تھا..... مس ماؤنٹ..... کھڑا تھا..... قلعے میں فوجی عہدے دار خوش گپیوں میں مصروف تھے..... ان میں دو ہندو ڈوگرے تھے..... اور چند مسلمان سپاہی تھے..... ایسے میں ایک ہندو ڈوگرہ ایک نعتیہ غزل پڑھنے لگا..... اس کا آخری مصرعہ تھا:

''واہ واہ پیارے محمد ﷺ جونہی محمد عربی ﷺ کا نام مبارک ہندو ڈوگرہ کے منہ سے نکلا..... دوسرا ہندو ڈوگرہ جل بھن گیا..... اس نے اپنے ساتھی کو برا بھلا کہا..... پھر بولا:

''تو ہندو دھرم کا مجرم ہے..... اور تیرا یہ پاپ ہرگز معاف نہیں کیا جا سکتا.....''

میاں محمد بھی یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے..... انہوں نے اس گستاخ ڈوگرے سے کہا:

''اگر تجھے یہ پسند نہیں..... تو خاموش رہ یا پھر چلا جا..... خبردار آئندہ ایسی بکواس نہ کرنا.....''

جواب میں اس مردود نے کہا:

''میں تو ایسا ہی کہوں گا.....''

یہ بے ہودہ جواب سن کر میاں محمد کا خون کھول اٹھا..... دینی غیرت نے جوش مارا..... تاہم انہوں نے ایک بار پھر ڈوگرے سے کہا:

''خبردار! اپنی زبان بند رکھ..... ہمارے نبی کی شان میں گستاخانہ جملے کہنے کی جرأت نہ کر..... ورنہ یہ بدتمیزی تجھے ذلت کی موت سے دوچار کر دے گی.....''

ڈوگرہ پھر بھی باز نہ آیا..... اس نے کہا:

''تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے..... تمہیں کیا حق پہنچتا ہے.....''

اب میاں محمد کی آنکھوں میں خون اتر آیا..... انہوں نے کہا:

''اچھی بات ہے..... اب میں تمہیں بتاؤں گا..... کہ میں کون ہوتا ہوں..... اور مجھے کیا حق پہنچتا ہے.....''

میاں محمد ڈیوٹی سے فارغ ہوتے ہی سیدھا اپنے حوالدار کے پاس پہنچے..... اور تمام حالات

Marfat.com

تفصیل سے سنا دیے..... ساتھ ہی انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کر دیا:

''اس ہندو ڈوگرے نے اگر بر سر عام معافی نہ مانگی..... اور تحریری طور پر 'توبہ نامہ' لکھ کر نہ دیا..... تو اپنی زندگی سے کھیلنا مجھ پر فرض ہو جائے گا.....''

حوالدار نے اس انتہائی نازک مسئلے پر کوئی توجہ نہ دی..... دراصل وہ بھی ہندو تھا.....

میاں محمد نے نماز عشاء ادا کی..... کچھ نوافل ادا کئے..... وہ ایک اہم فیصلہ کر چکے تھے..... عقل مات کھا گئی تھی..... اور عشق بازی لے گیا تھا..... انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی:

''اے میرے خالق و مالک! میں نے تہیہ کر لیا ہے..... کہ تیرے محبوب کی شان میں گستاخی کرنے والے کا کام تمام کر دوں گا.....

اے اللہ اپنے نبی کی حرمت پر جان قربان کرنے کی توفیق دے..... میری قربانی کو قبول فرما.....''

میاں محمد صاحب دعا کے بعد چپکے سے کوارٹر گارڈ جا پہنچے..... وہاں وہ کمینہ خصلت ڈوگرہ ڈیوٹی پر موجود تھا..... میاں محمد اندھیرے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گارڈ روم میں داخل ہوئے..... اپنی رائفل نکالی..... میگزین کو لوڈ کیا..... اور باہر نکلتے ہی اسے للکارا:

''او بد بخت! اب بتا محمد ﷺ کی توہین کرنے پر میں تجھ سے باز پرس کرنے کا حق رکھتا ہوں یا نہیں.....''

ان کا جملہ سنتے ہی ڈوگرہ نے بھی پوزیشن سنبھال لی..... اور رائفل کا رخ آپ کی طرف کر دیا..... لیکن اس کے ساتھ ہی ناموس رسالت کے شیدائی کی گولی ہندو ڈوگرہ کو ڈھیر کر چکی تھی..... آپ نے رائفل کی دس گولیاں اس کے جسم میں اتار دیں..... پھر سنگین سے اس کے چہرے پر ضربیں لگاتے رہے..... اس کے چہرے پر کل پانچ ضربیں لگیں..... ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق ایک زخم چودہ انچ گہرا تھا.....

آپ کو گرفتار کر لیا گیا..... مقدمہ چلا۔ بی 123 کے مطابق آپ کو سزا کا حق دار ٹھہرایا گیا..... اس طرح عدالت نے غازی میاں محمد کو موت کی سزا سنائی.....

گیارہ اور بارہ اپریل کی درمیانی رات غازی میاں محمد جیل میں قرآن کی تلاوت میں

Marfat.com

مشغول رہے..... ۱۲ اپریل کو آپ نے صبح سویرے غسل فرمایا..... سفید لباس پہنا..... فجر کی نماز ادا کی..... پھر شان سے چلتے ہوئے تختۂ دار جا کھڑے ہوئے..... نعرۂ تکبیر بلند کیا..... اور کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے پھانسی کا پھندہ اپنے گلے میں ڈال لیا.....

۱۰ صفر ۱۳۵۷ ہجری بمطابق ۱۹۳۸ء کی صبح ٹھیک پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا.....

مدراس بھارت سینٹرل ریلوے اسٹیشن سے تین میل دور واقع ایک بڑے قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا.....

اے یادگار غیرت ناموس مصطفےٰ
کیا خوب انتخاب تھا تیری حیات کا
بدلہ لیا ہے دشمن احمد ﷺ کا تو نے خوب
منظور کرچکا ہے شہادت تیری خدا

غازی میاں محمد صاحب کے ایک بھائی ملک نور محمد سینٹرل ایڈمن آفیسر ہیں..... اور دوسرے بھائی کا نام ملک فتح محمد ہے..... یہ تلہ گنگ میں رہائش پذیر ہیں..... تلہ گنگ کی ایک سڑک کا نام غازی میاں محمد شہید روڈ ہے..... چکوال روڈ پر غازی میاں محمد شہید چوک بھی غازی صاحب کے نام پر ہے.....

اللہ کی ان پر رحمتیں نازل ہوں.....

مانگ نکالنے کیلئے سر کو بلیڈ سے کاٹنے والے نومسلم امریکن حبشی کا واقعہ:

3 ..... چند سال پہلے کا واقعہ ہے..... کہ ایک امریکن نیگرو نومسلم اپنے ساتھیوں سمیت دین دیکھنے کی غرض سے اللہ کے راستہ میں کچھ وقت لگا کر ہندوستان آیا ہوا تھا..... اس امریکن نیگرو کو اسلام قبول کئے..... چند ہی ماہ ہوئے تھے..... اور وہ حیدر آباد ہی میں ایک جامع مسجد میں مقیم تھا..... ایک دن اس نے دریافت کیا..... کہ ''ہمارے نبی حضور ﷺ سر پر بال کس طرح رکھتے تھے..... یعنی مانگ کس طرح نکالتے تھے.....'' اس کو

Marfat.com

جواب دیا گیا کہ درمیان سر سے مانگ نکالنا..... یہ حضور اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ تھی..... بس اس کے بعد سے وہ نیگرو برابر اس کوشش میں رہتا..... کہ سر کے درمیان سے مانگ نکل آئے..... بہت کوشش کے باوجود وہ ناکام رہتا..... کیونکہ نیگرو حضرات کے بال کچھ اس قسم کے ہوتے ہیں..... کہ مانگ نکل ہی نہیں سکتی.....

ایک بار ایسا ہوا کہ رات کے کوئی دو تین بجے تھے..... مسجد سے متصل رہائشی کمرے میں بعض لوگ تہجد کی نماز کے لیے اٹھنے کی تیاری کر رہے تھے..... دھیمی دھیمی اور مدھم سی روشنی پھیلی ہوئی تھی..... کہیں کہیں دور سے اللہ اللہ اور درود شریف پڑھنے کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں..... یکایک لوگوں نے ایک ہلکی سی چیخ کی بھی آواز سنی..... لوگوں کو تشویش بھی ہوئی..... روشنی کی گئی تو یہ منظر سامنے آیا..... کہ وہ نیگرو نومسلم اپنے بستر پر بیٹھا ہے..... اور سر پر ہاتھ رکھے مسکرا رہا ہے..... اور اس کے سامنے خون کی ایک باریک سی لکیر فرش پر رینگ رہی ہے..... تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ اس نیگرو نے ریزر بلیڈ سے اپنے سر کے درمیانی حصہ کو کچھ کاٹ لیا ہے..... ڈاکٹر کو بلا کر مرہم پٹی کی گئی..... اب جب اس نیگرو نومسلم سے پوچھا گیا..... کہ اس نے یہ عمل کیوں کیا؟.....

تو جواب اس نے دیا وہ ملاحظہ فرمائیے!

اس کا ایک ایک جملہ ہم پیدائشی مسلمانوں کے لیے قابل عبرت ہے..... بلکہ بعض مسلمانوں کے لیے شاید عجیب و غریب بھی ہوگا.....

کہنے لگا:

''کئی دن سے کوشش میں تھا کہ سرکار دو عالم ﷺ کی مانگ والی سنت کو بھی پورا کروں گا..... مگر لاکھ کوشش کے باوجود کامیابی ہو نہیں رہی تھی..... اس لیے میں نے سر کے درمیانی حصہ کو ذرا سا کاٹ لیا..... اب تو ان شاء اللہ درمیان سے مانگ نکلے گی..... اور حضور ﷺ کی ایک اور سنت ادا کر سکوں گا..... اس کی آنکھوں میں ایک ایمانی چمک محسوس ہو رہی تھی..... اور ان میں خوشی کے آنسو تیر رہے تھے..... پھر یکایک وہ پھوٹ پڑا.....''

روتے ہوئے کہنے لگا:

Marfat.com

''آپ لوگ دس سال پہلے امریکہ کیوں نہیں آئے..... میری ماں اور میرے باپ دونوں انتقال ہو چکا ہے..... وہ کفر کی حالت میں فوت ہو گئے..... آہ! میں کیا کروں..... اس کی بے چینی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی.....''

اس چشم دید واقعہ کے گواہ آج بھی حیدر آباد میں موجود ہیں..... جو چاہے تحقیق کر لے.....

سنت کے ساتھ بدعت کا پیوند نہ لگانے پر ایک اصلاحی تدبیر:

4......ایک صاحب اس فقیر کے پاس آئے..... اور کہنے لگے: کہ ہم تو یہ بھی کرتے ہیں..... وہ بھی کرتے ہیں..... یہ بھی مناتے ہیں..... وہ بھی مناتے ہیں.....

فقیر نے کہا: جی کیوں مناتے ہیں؟.....

کہنے لگا: جی حرج ہی کیا ہے؟.....

فقیر نے اسے کہا: بھئی! آپ کے پاس اگر ایک خوبصورت قالین ہو..... اور آپ اس کے اوپر ٹاٹ کا پیوند لگا دیں..... تو کیا اچھا لگے گا؟.....

کہنے لگا: ہاں اچھا تو نہیں لگے گا..... لیکن اس میں حرج ہی کیا ہے؟.....

فقیر نے سوچا..... کہ یہ بیچارہ عقل سے خالی نظر آتا ہے..... اس لئے اسے کسی اور طرح سے بات سمجھانی پڑے گی.....

چنانچہ فقیر نے پوچھا: جی آپ کا نام کیا ہے؟.....

کہنے لگا: عبدالرحمٰن.....

فقیر نے کہا: اچھا میں آج کے بعد آپ کو عبدالرحمٰن بیوقوف کہا کروں گا..... جب فقیر نے یہ بات کی تو کہنے لگا:

آپ ایسا کیوں کہیں گے؟.....

فقیر نے کہا: حرج ہی کیا ہے؟..... اگر یہی دلیل ہے کہ حرج ہی کیا ہے..... تو جناب آئندہ سے آپ کو عبدالرحمٰن بیوقوف کہا کریں گے.....

کہنے لگا: نہیں نہیں..... میرا نام تو عبدالرحمٰن ہے.....

Marfat.com

فقیر نے کہا: جیسے تجھے اپنے نام کے ساتھ کوئی لفظ پسند نہیں..... جو اس میں عیب پیدا کر دے..... اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے محبوب ﷺ کی سنت کے ساتھ ایسی بات پسند نہیں..... جو اس کے ساتھ بدعت کا پیوند لگا دے.....

یاد رکھئے! کسی قوم میں جب کوئی بدعت آ جاتی ہے..... تو اللہ رب العزت اس کے مقابل کی ایک سنت اس قوم سے اٹھا لیتے ہیں..... اور قیامت تک اس سنت کو اس قوم میں واپس نہیں لوٹایا کرتے..... لہٰذا بدعت سے بچنا..... اور سنت کے راستہ پر چلنا بہت ضروری ہے.....

اللہ رب العزت جزائے خیر دے..... ہمارے اکابرین کو کہ وہ نہ تو افراط میں پڑے نہ تفریط میں..... بلکہ ایک ہاتھ میں علم..... اور دوسرے ہاتھ میں عمل لے کر سنت کے راستہ پر چلتے جا رہے ہیں..... یہی صراط المستقیم ہے..... اللہ رب العزت ہمیں اس پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے..... آمین.....

عشق رسول ﷺ کا ایک عجیب واقعہ:

5..... حضور ﷺ کی محبت کا ایک اور واقعہ سناتا ہوں..... میرے آقا ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ.....

''میں اس وقت تک جنت میں نہیں جاؤں گا..... جب تک کہ میری پوری امت کا حساب کتاب نہیں ہو جائے گا.....''

ایک صاحب اپنے ہاتھ میں ہمیانی لئے ہوئے جا رہے ہیں..... اس کے اندر کچھ پیسے تھے..... ایک چور قریب سے بھاگتا ہوا ہاتھ سے وہ ہمیانی چھین کر نکل گیا..... تھوڑی دور آگے گیا تو اس کی بینائی ختم ہو گئی..... اس نے وہیں رونا چلانا شروع کر دیا.....

کہنے لگا: اے لوگو! میں نے فلاں جگہ پر ایک آدمی کی ہمیانی چھینی ہے..... مجھے اس جگہ پر لے جاؤ..... تاکہ میں اس سے معافی مانگ لوں..... اور میری آنکھوں کی بینائی لوٹ آئے..... جب لوگ اسے وہاں لائے..... تو ہمیانی کے مالک وہاں سے جا چکے تھے..... قریب ہی ایک حجام تھا.....

Marfat.com

اس سے پوچھا: کہ فلاں آدمی سے میں نے ہمیانی چھینی تھی..... تم اسے جانتے ہو؟.....

اس نے کہا: پہچانتا تو ہوں نمازوں کے لئے وہ آتے ہیں..... ہوسکتا ہے اگلی نماز کیلئے یہاں سے گزریں..... اگر آئے تو میں تمہیں بتادوں گا.....

چنانچہ اسے بٹھا دیا گیا..... تھوڑی دیر کے بعد وہی آدمی گزرنے لگا.....

حجام نے کہا: یہ وہی صاحب گزر رہے ہیں..... چور اس کے قدموں میں گر کر معافی مانگنے لگا.....

اس نے کہا: کہ بھائی! میں نے تو اسی وقت تجھے معاف کر دیا تھا..... وہ بڑا حیران ہوا..... پھر پوچھنے لگا: اسی وقت مجھے معاف کر دیا تھا؟.....

انہوں نے کہا: ہاں..... اس لئے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ تم میری ہمیانی لے گئے ہو..... اور تم نے یہ ظلم کیا ہے..... آخر قیامت کے دن یہ مقدمہ پیش ہوگا..... اگر پیش ہوگا تو پھر حساب کتاب ہوگا..... اور اس طرح میرے محبوب ﷺ کو جنت میں جانے میں اتنی دیر ہو جائے گی.....

چنانچہ اسی وقت میں نے تجھے معاف کر دیا تھا..... تا کہ نہ مقدمہ پیش ہو..... اور نہ حضور ﷺ کو کوئی تکلیف پیش آئے.....

پیدائشی مسلمانوں پر ناراض ہونے والے نومسلم انگریز کا واقعہ:

6..... سویڈن کی بات ہے کہ وہاں کے عریانی اور فحاشی کے ماحول میں اللہ تعالیٰ نے ایک آدمی کو مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائی..... اس نے ہر کام سنت کے مطابق کرنے کا عزم کر رکھا تھا..... جب بھی اسے کوئی نیا مسئلہ پیش آتا ہے..... تو وہ علمائے کرام سے رابطہ کر کے اس کام کے کرنے کا سنت طریقہ پوچھتا ہے..... وہاں اس ماحول میں وہ کھدر کا لباس پہنتا ہے..... اور شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھتا ہے.....

ایک دفعہ اس نے کوئی ایک تقریب منعقد کروائی..... اس نے اس تقریب میں فقیر کو بھی دعوت دی ہوئی تھی..... ان دنوں وہاں پاکستان کے ایک اور عالم بھی رہتے تھے..... اس

Marfat.com

نے ان کو بھی دعوت دی ہوئی تھی..... اس عالم صاحب نے ان سے کہا: بھئی! یہ شلوار تھوڑی سی نیچے تک بھی تو باندھی جاسکتی ہے..... جیسے ہی اس عاشق صادق نے اس کے یہ الفاظ سنے تو اس وقت اس کو جو غصہ آیا..... اس کی کیفیت میں ہی جانتا ہوں.....

انہوں نے غصے کے لہجے میں کہا:

You are muslim by chance, but I am muslim by choice.

''کہ آپ تو اتفاقی طور پر مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے تھے..... مگر میں نے چن کر اسلام کو قبول کیا ہے..... گویا جو انسان خود اپنی مرضی سے مسلمان ہوتا ہے..... اس کے اندر دینی غیرت و حمیت بہت زیادہ ہوتی ہے.....

سنت رسول پر ثابت قدم رہنے کیلئے بھائی کے جنازے پر دعا نہ کرنے دی:

7...... یہ واقعہ کوہاٹ کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا ہے..... واقعہ ایک سال قبل پیش آیا..... اس گاؤں میں ایک عالم دین کا بھائی فوت ہو گیا..... اس گاؤں میں بہت سی بدعات کا رواج تھا..... ان میں سے ایک بدعت یہ تھی کہ جب وہ لوگ نماز جنازہ پڑھ لیتے تو اس کے بعد جنازہ اٹھانے سے پہلے دعا مانگتے تھے..... اپنے بھائی کا جنازہ عالم دین نے خود پڑھایا..... اور رشتہ داروں سے کہا:

''جنازہ فوراً اٹھاؤ''......

جب گاؤں والوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے طریقے کے خلاف دعا کے بغیر جنازہ اٹھانا چاہتے ہیں..... تو پورا گاؤں گالی گلوچ پر اتر آیا..... اور انہوں نے عالم دین کو دھمکی دی..... کہ پورا گاؤں آپ کا بائیکاٹ کریگا..... اور آئندہ ہم آپ کے کسی کام میں شریک نہیں ہوں گے..... لیکن ان عالم کی سنت پر پابندی دیکھیں..... کہ انہوں نے پیارے نبی کریم ﷺ کی سنت کی خاطر پورے گاؤں سے ٹکر لے لی.....

انہوں نے کہا:

''نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو اپنی ساری زندگی تکلیف میں گزاری.....

Marfat.com

لیکن نبی کریم ﷺ کے دین اور آپ کی سنت کو نہ چھوڑا..... ہم بھی اسی نبی کے امتی ہیں..... اگر آپ سب مل کر ہمیں گاؤں سے نکال دیں..... یا ہماری جانیں لے لیں..... پھر بھی سنت کو نہیں چھوڑیں گے....."

عالم دین نے سب لوگوں کی مخالفت کے باوجود سنت پر عمل کیا..... اور جنازے کے فوراً بعد دعا نہ مانگی..... کیوں کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت کو زندہ جاوید کیا..... کیوں کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ جنازے کے بعد دعا نہ مانگی جائے..... اور اس کے علاوہ نماز جنازہ ہی میں مردے کے لئے مسنون دعا موجود ہے..... اس لئے جنازہ پڑھنے کے بعد مردے کو فوراً دفنانے کا حکم پورا کرنا چاہئے..... اس واقعے کے بعد سب لوگوں نے ان عالم سے مکمل بائیکاٹ کیا..... اس میں ان کے رشتے دار بھی شامل تھے..... لیکن عالم دین نے کسی کی پرواہ نہ کی.....

اللہ ہم سب کو ہر معاملے میں دین پر ایسے ہی ثابت قدمی عطا فرمائے..... آمین.....

سنت پر استقامت کی برکت سے اپنی دکان قائم کرلی:

8 ......آہ افسوس! بہت سے لوگ جن میں بکثرت حاجی ونمازی اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ کہلانے والے نعت خواں حضرات جو مختلف حیلوں بہانوں سے داڑھی منڈانے اور کتروانے کے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں..... جبکہ کئی لوگ ماحول وملازمت کے بہانے داڑھی منڈاتے اور کترواتے ہیں..... اور یہ کہتے سنائی دیتے ہیں..... کہ جی نوکری کا سوال ہے..... ہمارے ماحول ومحکمے میں داڑھی نہیں رکھنے دیتے..... حالانکہ یہ ان کے جذبہ ایمانی کی کمزوری اور اپنے آقا ﷺ کی محبت وتعلق میں کمی کا سبب ہے..... ایمان مضبوط اور جذبہ صادق ہو تو کوئی اتنی بڑی قربانی نہیں..... اور رحمت خداوندی بھی دستگیری فرماتی ہے.....

چنانچہ گوجرانوالہ کے صوفی محمد حبیب گھڑی ساز جب کاروباری سلسلے میں کویت گئے..... تو انہیں ایک دکان پر ملازمت کا موقع ملا..... اور مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ آپ کو یہاں ملازمت کے لیے داڑھی منڈانا ہوگی..... اور انگریزی لباس پہننا ہوگا.....

Marfat.com

صوفی صاحب نے فرمایا:

"مجھے آپ کی دونوں شرطیں منظور نہیں..... "انہوں نے صوفی صاحب کی استقامت دیکھ کر کہا: "اچھا پھر ایک شرط ہی مان جاؤ....."

صوفی صاحب نے کہا:

"داڑھی تو میں ہرگز نہیں منڈا سکتا..... لیکن لباس اس صورت میں تبدیل کر سکتا ہوں کہ پاکستانی لباس کے بجائے عربی لباس پہن لوں گا..... لیکن انگریزی لباس نہیں پہن سکتا....."

چنانچہ ان لوگوں نے اسے تسلیم کر لیا..... اور صوفی صاحب کو ملازم رکھ لیا..... کچھ عرصے بعد شریعت وسنت پر استقامت کی برکت سے صوفی صاحب کے حالات ایسے سازگار ہوئے..... کہ انہوں نے اپنی دکان شروع کر دی..... اور ماشاء اللہ اچھا بھلا کاروبار شروع ہو گیا..... سچ ہے.....

اگر ہو جذبہ صادق تو اکثر ہم نے دیکھا ہے
وہ خود ہی کرم فرمادیتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے

بغیر داڑھی والے لوگوں سے حضور ﷺ کی خواب میں ناراضگی:

9......ایک صاحب نے فرمایا: کہ میرے ایک دوست فیڈرل گورنمنٹ میں ایک عہدے پر رہ کر کام کر رہے ہیں..... مجھے کئی سال بعد ملے تو ان کا چہرہ پہلے سے بدلا ہوا تھا..... سنت کے مطابق داڑھی تھی جو کئی سال پہلے نہ تھی..... اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا: کہ خواب میں قیامت کا منظر دیکھا تو اپنے آپ کو بہت پریشان پایا..... لوگوں کو ایک طرف بھاگتے ہوئے دیکھ کر وہ بھی ادھر بھاگے..... وہاں حضور ﷺ تشریف فرماتے..... اور لوگ ان سے مصافحہ کر رہے تھے..... جب ان کی باری آئی تو حضور ﷺ نے منہ پھیر لیا..... اس پر میرے دوست کو صدمہ ہوا..... اور وجہ پوچھی تو حضور ﷺ نے فرمایا: کہ تمہاری شکل میرے جیسی نہیں ہے..... جب میرے دوست جاگے..... تو اسی دن سے داڑھی رکھ لی.....

Marfat.com

پی آئی اے کے اعلیٰ آفیسر کا داڑھی رکھنے پر اصرار اور نوکری چھوڑ دینا:

10 ...... مولانا عبدالقادر آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ (سابق خطیب شاہی مسجد، لاہور) سے چند متشرع ایئرفورس کے زیر تربیت پائلٹوں نے دینی مسئلہ پوچھا..... کہ ان کے افسران ان کی داڑھی کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں.....

مولانا آزاد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

"آپ کے افسران غلط موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں..... آپ اپنے صحیح موقف پر کیوں نہیں ڈٹے رہتے..... آپ کے شاہین جب پاک ایئرفورس کے جنگی جہاز اڑاتے ہیں..... تو کئی میل اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب تر ہوتے ہیں..... آپ کو تو اللہ تعالیٰ کے احکام پر دوسروں کی نسبت زیادہ احسن طریقے پر چلنا چاہیے....."

فروری ۲۰۰۳ء میں جامعۃ الرشید احسن آباد، کراچی میں پی آئی اے کے ایک بہت سینئر پائلٹ کیپٹن محمد ارشد صاحب سے کئی مرتبہ میری نشست و برخواست رہی..... ریٹائرمنٹ کے بعد وہ الرشید ٹرسٹ سے مکمل طور پر وابستہ ہو گئے تھے..... انہوں نے مجھے بتلایا کہ مفتی اعظم مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ سے متاثر ہو کر انہوں نے چہرہ داڑھی مبارک سے سجالیا..... ان کے افسران نے بہتیرا حکم دیا کہ اگر پی آئی اے کی نوکری کرنی ہے تو داڑھی کٹواؤ..... کافی بحث و تکرار کے بعد کیپٹن صاحب نے تنگ آکر فرمایا:

"میری یہ گردن تو کٹ سکتی ہے مگر داڑھی ہرگز نہیں کٹ سکتی....." کیپٹن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ ہم سے مارچ ۲۰۰۳ء میں ہمیشہ کے لیے اچانک جدا ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس سے نوازیں۔

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 32

نماز کے پندرہ اثر انگیز واقعات

روسی وزیر اعظم کی نماز میں دلچسپی:

1......(محمد حسنین ہیکل (سابق ایڈیٹر الاہرام) نے لکھا ہے کہ جمال عبدالناصر جب پہلی بار روس گئے تو اس وقت کے روسی وزیر اعظم نکیتا خروشچوف نے گفتگو کے دوران نماز سے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا..... یہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۸ء کا واقعہ ہے:

خروشچوف کو مسلمانوں کے نماز پڑھنے کا منظر دیکھنے کا بہت شوق تھا..... جب خروشچوف کے گھر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد صدر ناصر ظہر کی نماز کے لئے ماسکو کی مسجد جانے لگے..... تو خروشچوف نے سوالوں کی بھرمار کردی..... ناصر جتنی دیر وضو کرتے رہے..... خرشچوف بذات خود تولیہ لئے کھڑا رہا..... اس نے بڑی عقیدت واحترام کا مظاہرہ کیا.....

امریکی فوجی پر اپنے دوست کی نماز کا اثر:

2......المجلہ اور اخبار الشرق الاوسط میں شائع ہونے والے مضمون جن میں مسلمان امریکی فوجیوں کے قبول اسلام کے حوالے سے تاثرات دیئے گئے ہیں..... آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں.....

ایک امریکی فوجی قاسم علی عقدہ جن کا قبل از اسلام نام "آرشی بارنز" تھا..... وہ بتاتے ہیں......قبول اسلام کے وقت میں ۱۶ سال کا تھا..... میرے والدین اب بھی مسیحی ہیں..... میں اکثر سوچتا رہتا تھا..... کہ اللہ اور اس کا بیٹا عیسیٰ دونوں ایک کیسے ہوسکتے ہیں؟.....

میسی جہاں ہم رہتے ہیں' سے نیویارک رہائش پذیر ہوئے تو ایک نئے دوست کے ساتھ باسکٹ بال کھیلتے ہوئے میرے کانوں میں آواز پڑی کہ "نماز کا وقت ہو گیا ہے..... "میرا دوست

Marfat.com

مجھ سے معذرت کر کے نماز پڑھنے چلا گیا..... اس دن سے مجھے تجسس پیدا ہوا کہ یہ کیسا دین ہے..... جس میں پانچ وقت کی نماز پڑھی جاتی ہے..... کچھ عرصہ بعد اس کے گھر گیا تو مجھے قلبی اطمینان محسوس ہوا..... میں اسلام کے متعلق سوالات پوچھتا رہا..... اس نے قبول اسلام کے لئے زور نہیں دیا..... بالآخر ایک دن اسلام میرے دل میں گھر کر گیا..... اور میں مسلمان ہو گیا.....

غیر مسلم افراد کا نماز کے عمل میں انہماک:

3......علم الانسان پر جدید تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ معبود کی پرستش کا جذبہ ایک فطری جذبہ ہے..... جو ہر انسان کے اندر پیدائشی طور پر موجود رہتا ہے..... کوئی بھی چیز اسے ختم نہیں کر سکتی..... نماز اسی فطری جذبہ کے اظہار کا فطری طریقہ ہے..... ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے آداب اور طریقوں میں یہ فطری تقاضا اس طرح سمیٹ دیا گیا ہے..... کہ نماز میں اور انسان میں خاص مناسبت پیدا ہو گئی ہے..... نماز انسانی فطرت کی عکاس بن گئی ہے..... جون ۱۹۷۶ء میں ایک بار مجھے ایک غیر مسلم کے مکان پر نماز ادا کرنے کا موقع ملا..... ہم دو آدمی تھے..... جب تک ہم لوگ نماز پڑھتے رہے..... چھ افراد کا پورا خاندان دم بخود ہو کر ہم کو دیکھتا رہا..... نماز سے فراغت کے بعد صاحب خانہ نے کہا:

"آپ کی نماز کو دیکھ کر میرے ماتھے پر پسینہ آ گیا..... جی چاہتا تھا کہ میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں....."

اس قسم کا تجربہ مجھے اپنی زندگی میں کئی بار پیش آیا ہے.....

نماز پر ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی:

4......ایک صاحب (اے آر قمر) اپنے یورپ کے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا..... اور انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا..... جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ.....

"یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے..... کیونکہ میں نے بھی اسی

Marfat.com

طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے....."

جو شخص اس طریقہ سے ورزش کرے گا..... وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا.....

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے کی ورزش میں چلا جائے..... تو اس سے اعصاب اور دل پر برا اثر ہوتا ہے..... اس لیے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے..... کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے..... جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں..... (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزشیں کی جائیں..... (یعنی رکوع) اور پھر سر زمین سے لگا کر ورزش کی جائے..... (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں.....

جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے:

میں مسلمان ہوں..... اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے..... میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی..... اور ایسا میں دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں.....

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا..... اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا.....

نماز کی اہمیت اور اسرائیلیوں کا خوف:

5......۱۹۹۱ء میں اردن میں ہماری جماعت گئی تھی..... ہم اسرائیل کے بارڈر پر چلے گئے..... آمد و رفت اور بات چیت ہوتی رہتی ہے..... چونکہ کچھ عرب ادھر رہتے ہیں..... کچھ عرب ادھر رہتے ہیں..... رشتے داریاں ہیں..... تو کہا یہ یہودی ہم سے پوچھتے ہیں..... تمہاری فجر میں نمازی کتنے ہوتے ہیں..... اور تمہارے جمعے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں..... ہم نے پوچھا یہ تحقیق کیوں کرتے ہو؟.....

انہوں نے کہا: کہ ہماری کتابوں میں یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کے نمازی اور جمعے کی نماز کے نمازیوں کی تعداد برابر ہو جائے گی..... تو یہودی دنیا سے مٹ جائیں گے.....

Marfat.com

نماز کی برکت سے سانپ دروازے میں کچلا گیا:

6......ان دنوں ہم یعنی میں (فرحت) میری بہن عفت..... بھائی اکمل اور بھتیجا جہانزیب اپنے ماموں کے گھر وہاڑی گئے تھے..... ہمارے ماموں زاد کزن سے ہماری بہن (نگہت) کی شادی ہوئی ہے..... اور یہ واقعہ بھی ہمارے کزن شاہد بھائی کے ساتھ پیش آیا..... اصل میں وہ مذہبی قسم کے آدمی ہیں..... اور انہوں نے اپنی عبادت کے لئے الگ کمرہ بنایا ہوا ہے..... اور وہیں پر قرآن پاک..... جائے نماز..... تسبیح اور اسی طرح کی دوسری چیزیں رکھی ہوئی ہیں..... وہ چٹائی زمین پر بچھا کر رات کو عموماً اسی کمرے میں سوتے ہیں.....

ایک صبح شاہد بھائی فجر کی نماز پڑھنے کے لئے باہر وضو کرنے گئے..... اور واپس آکر دروازہ بند کر دیا..... نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے دروازہ کھولا تو دروازے میں سانپ مرا پڑا تھا..... سانپ شاید اس وقت مراجب بھائی نے دروازہ بند کیا..... اور سانپ کا سر دروازے میں آگیا..... اور سانپ وہیں مر گیا..... مگر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ سانپ باہر جاتے ہوئے اپنی کھال چھوڑ گیا..... اس کا وہاں کھال چھوڑنے کا کیا مقصد تھا؟.....

پھر صبح بھائی نے ہمیں مرا ہوا سانپ دکھایا..... سانپ کالے سیاہ رنگ کا تھا..... اور شاہد بھائی بالکل بھی پریشان نہیں تھے..... کہ ان کے کمرے سے سانپ نکلا ہے..... وہ بالکل مطمئن تھے..... جیسے کچھ ہوا ہی نہیں..... ہم سب تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہیں..... کہ اس نے شاہد بھائی کو محفوظ رکھا..... اور سانپ نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا..... یہ سب نماز کی برکت ہے کہ انہیں کوئی نقصان نہیں ہوا..... اگر وہ اس وقت نماز پڑھنے کے لئے نہ جاتے تو پتہ نہیں کیا ہو جاتا..... یہ سوچتے ہی میرے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں..... اس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ نماز پابندی سے ادا کریں..... (فرحت گل رائے کراچی)

نماز کے ذریعے روٹھی ہوئی دلہن کو منانے کا واقعہ:

7......بعض گھرانوں میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ میاں بیوی دونوں خوشی و محبت سے

Marfat.com

رہ رہے ہیں..... لیکن میکے اور سسرال والوں میں کسی بات پر ناراضگی کی وجہ سے بیچاری بہو کو اس کے میکے بھیج دیا جاتا ہے..... دولہا بھی بڑوں کی وجہ سے بے بس لاچار ہوتا ہے..... دونوں دولہا دلہن میں زبردستی کی جدائی ڈال دی جاتی ہے..... ایک ایسا ہی واقعہ انڈیا کے شہر حیدر آباد میں ہوا..... دلہن اپنے میکے میں بیٹھی ہوئی تھی..... دولہا ان کے میکے میں کسی کام سے آئے مسجد کے پاس کھڑے تھے..... اذان ہوگئی..... چند نیک آدمی مسجد کی طرف جارہے تھے..... انہوں نے دولہا سے کہا: کہ آپ بھی نماز پڑھ لیں اذان ہوگئی ہے..... کہا میرے کپڑے ٹھیک نہیں ہیں..... پاک نہیں ہیں..... اور میرا گھر بھی دور ہے.....

انہوں نے کہا: اس محلے میں آپ کا کوئی جاننے والا نہیں ہے؟..... تا کہ آپ دوسرے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لیں..... جواب دیا کہ میرا سسرال اسی محلے میں ہے..... میری دلہن بھی یہیں ہے..... لیکن ہمارے دونوں گھرانوں میں ناراضگی ہے.....

نیک آدمی نے کہا: آپ ناراضگی کو چھوڑیں..... نماز کو اہمیت دیں..... اللہ کو کیا جواب دیں گے..... بسم اللہ کر کے اپنے سسرال جایئے..... اور دوسرے کپڑے پہن کر مسجد میں آ کے نماز پڑھیے..... دولہا پر نیک آدمی کی باتوں کا اچھا اثر ہوا..... اللہ کا نام لے کر سسرال گیا..... گھر کی بیل بجائی..... چھوٹا سالا دروازے پر آیا..... دیکھا کہ دولہا بھائی کھڑے ہیں..... بڑا حیران ہوا..... اور اندر جا کر خوشی سے چیخا دولہا بھائی آئے ہیں..... دلہن بہت خوش ہوئی..... دروازے پر بھاگی بھاگی آئی..... پورے گھر میں خوشی کا ماحول بن گیا..... کیونکہ ناراضگی کو کئی مہینے ہوگئے تھے..... اور اب دونوں گھرانوں کے بڑوں میں یہ ضد چل رہی تھی کہ لڑکی والے کہتے تھے کہ دولہا اپنی دلہن کو خود لے کر جائے..... اور لڑکے والے کہتے تھے کہ دلہن خود ہمارے گھر آئے..... اس کے گھر والے چھوڑنے آئیں.....

دولہا نے اپنے آنے کی وجہ بتائی..... فوراً دلہن نے اسے استری کر کے کپڑے دیئے..... اور دولہا سے کہا: آپ نماز پڑھ کر آجائیں..... اور جلدی جلدی اچھے کھانے پکائے گئے..... دولہا نماز پڑھ کے آئے..... خوب خاطر مدارات ہوئی..... دلہن نے اپنے دولہا کی خوب خدمت کی..... اور دولہا نے اپنے گھر فون کر دیا کہ یہ واقعہ ہوا ہے..... میں

Marfat.com

دلہن کو لے کر آ رہا ہوں..... وہ لوگ بھی ٹھنڈے ہو گئے..... اور اس طرح نماز کی برکت سے گھر دوبارہ آباد ہو گیا..... گھر میں خوشیاں آ گئیں.....

نماز اور فزیو تھراپی کی ورزش:

8 ......ایک پاکستانی مریض جو دل کے درد میں مبتلا تھا..... علاج کرواتے کرواتے آسٹریلیا جا پہنچا..... وہاں کے ایک مشہور ماہر امراض قلب نے اس کا مکمل معائنہ کر کے اسے دوائی بھی دی..... اور ساتھ ایک ورزش بھی بتائی..... اور اسے کہا کہ تم میرے فزیو وارڈ میں میری نگرانی میں یہ ورزش آٹھ دن تک کرو..... جب ورزش اسے کروائی تو وہ بالکل خشوع وخضوع والی نماز کی طرح تھی..... مریض اس ورزش کو بالکل درست کرنے لگا تو ڈاکٹر نے پوچھا: کہ مریض یہ ورزش آٹھ یوم میں بمشکل سیکھتے ہیں..... آپ پہلے مریض ہیں جو اتنی جلدی یہ ورزش سیکھ گئے ہیں..... تو مریض کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں..... اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے..... یہ سن کر ڈاکٹر بڑا حیران ہوا..... اور اس نے چند ہدایات دے کر مریض کو فارغ کر دیا.....

یہ اور ان جیسے متعدد دوسرے واقعات ان طبی حکمتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں..... جو اللہ تعالیٰ نے نماز میں رکھی ہیں.....

نماز کی برکت سے اللہ نے عزت آبرو کو محفوظ رکھا:

9 ......بے شمار بڑی بڑی وارداتیں کرنے والے ڈاکوؤں کے سردار سے جیل میں سوال کیا گیا..... کہ "کبھی اس کو اپنی وارداتوں کے درمیان رحم آیا تھا؟....."

سردار نے جواب دیا: کہ ایک مرتبہ رحم آیا تھا..... جب ایک مرتبہ ایک بنگلہ میں فجر کے وقت اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ڈکیتی کی نیت سے داخل ہوئے تو چھوٹے بڑے سب نماز میں مشغول تھے..... دل میں نرم گوشہ تو پیدا ہوا..... مگر ہم ڈاکو لوگ اپنے پیشے کے ساتھ انصاف کرتے ہیں..... اور رحم کرنے کے قائل نہیں ہوتے.....

Marfat.com

چنانچہ ہم نے گھر والوں کو قابو کر کے تمام نقدی زیورات جمع کر لئے..... بچی کی ماں نے التجا کی کہ زیور اگر چھوڑ دیں تو بڑی مہربانی ہوگی..... کیونکہ یہ بڑی مشکل سے بچی کے جہیز کے لئے تیار کیا ہے..... اور شادی کی تاریخ طے ہو چکی ہے..... ہم نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی..... برابر کے کمرے سے لڑکی کے چلانے کی آواز آئی..... میں نے وہاں جا کر دیکھا تو ہمارا ایک ساتھی دست درازی کر رہا تھا..... یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں خون اتر آیا..... میں نے اپنے ساتھی کی گردن پکڑ کر لتاڑا کہ کیا تمہاری بہن بیٹی نہیں ہے؟.....

ان سب گھر والوں کو میں نماز پڑھتا ہوا دیکھ چکا تھا..... یہ مجھ سے برداشت نہ ہوا..... کہ ایسے نیک لوگوں کی عزت آبرو خراب ہوتے دیکھوں.....

چنانچہ میں نے نہ صرف اپنے ساتھی کی سرزنش کی..... بلکہ گھر والوں سے انتہائی معذرت بھی کی..... اور لوٹا ہوا جملہ سامان کو واپس کر دیا..... اور پھر وہاں سے رخصت ہوئے.....

اللہ تعالیٰ نے نماز کی برکت سے ان لوگوں کی جان..... مال..... عزت و آبرو کو محفوظ رکھا..... اللہ کے حبیب ﷺ فرماتے ہیں:

"جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے..... تو حق تعالیٰ شانہ' اس کی طرف توجہ فرماتے ہیں..... جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے..... تو حق تعالیٰ شانہ' بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں....."

دعا: اے رب کریم! مسلمانوں پر رحم فرما..... اور انہیں توفیق عطا فرما کہ وہ خلوص دل سے تیری زمین پر اپنی پیشانی رگڑنے (نماز پڑھنے) والے بن جائیں..... آمین.....

نماز اسلام کے لیے تجرباتی کشش کی مانند ہے:

10 ......مولانا وحید الدین خان کہتے ہیں:

نماز کے اندر ایک عجیب خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسانی فطرت کا عملی ظہور ہے..... اس کی اس خصوصیت نے حیرت انگیز طور پر نماز کے اندر ایک دعوتی قدر پیدا کر دی ہے.....

چار برس پہلے کی بات ہے..... میں اپنی کتاب "الاسلام" کی ترتیب کے دوران ایک سوال سے دوچار تھا..... "موجودہ زمانہ تجربوں اور مشاہدوں کا زمانہ ہے..... آج کا انسان

Marfat.com

اگر مجھ سے پوچھے کہ کیا اسلام کی صداقت کو ہم تجرباتی طور پر جان سکتے ہیں..... تو میرا جواب کیا ہوگا.....''

اسی اثنا میں ۱۳/ اور ۱۴/ جولائی ۱۹۶۷ء کی درمیانی شب کو میں نے دہلی میں خواب دیکھا کہ میں کچھ غیر مسلموں کے ساتھ ہوں..... اور ان کو اسلام کی باتیں بتا رہا ہوں..... یہ غالباً یورپ کے کچھ لوگ تھے..... اور مجھ سے ٹھیک یہی سوال کر رہے تھے..... عجیب بات ہے کہ وہ سوال جس کو میں حالت بیداری میں حل نہ کر سکا تھا..... اللہ تعالیٰ نے حالت خواب میں اس کو کھول دیا.....

میں نے دیکھا کہ میں اس سوال کے جواب میں ان سے پورے اعتماد کے ساتھ کہہ رہا ہوں..... ''ہاں اسلام کی تجرباتی آزمائش ممکن ہے..... اور اس کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ نماز کا تجربہ کریں.....''

مخاطب کی رعایت سے خواب کی یہ گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی..... میری نیند کھلی تو اپنا ایک جملہ مجھے لفظ بہ لفظ یاد تھا.....

میں نے ان سے کہا تھا:

Without being a Muslim. you can experience Namaz.

(مسلمان نہ ہوتے ہوئے آپ نماز کا تجربہ کر سکتے ہیں) جہاں تک یاد آتا ہے..... اس کے بعد ان لوگوں نے وضو کیا..... اور میرے ساتھ نماز پڑھی..... نماز کا یہ ''تجربہ'' ان کے لئے اتنا مؤثر ہوا کہ اس کے بعد انھوں نے اسلام قبول کر لیا.....

ڈاکٹر کا نماز کے فوائد کو مانتے ہوئے اس کی اہمیت کا قائل ہونا:

11......ایک دفعہ میری واشنگٹن میں ایک ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی..... وہ کہتا تھا میرا دل کرتا ہے کہ سارے ملک میں نماز لاگو کر دوں.....

میں نے پوچھا: وہ کیوں بھئی؟.....

کہنے لگا: اس کے اندر اتنی حکمت ہے کہ کوئی حد نہیں..... وہ جلد اسپیشلسٹ (Skin

Marfat.com

(Specialist) تھا..... کہنے لگا: اس کی حکمت یہ ہے کہ آپ انجینئر ہیں..... آپ تو سمجھ لیں گے.....

میں نے کہا: فرمائیں.....

کہنے لگا: اگر انسان کے جسم کی فزیالوجی (Physiolohy) کو دیکھا جائے تو انسان کا دل وہ پمپ ہے جو خون کو لے بھی رہا ہے..... وہ Input بھی ہے..... اور Output بھی ہے..... سارے جسم میں تازہ Fresh خون جا رہا ہوتا ہے..... اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے.....

اس نے کہا: کہ جب انسان بیٹھا ہوتا ہے..... یا کھڑا ہوتا ہے..... تو جو جسم کے حصے نیچے ہیں..... ان میں پریشر نسبتاً زیادہ ہوتا ہے.....

کہنے لگا: سمجھنے کے لیے مثلاً تین منزلہ عمارت ہو..... اور نیچے پمپ لگا ہو تو نیچے تو پانی ہو گا..... اور دوسری منزل پر بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا..... اور تیسری منزل پر پانی بالکل نہیں پہنچے گا..... حالانکہ وہی پمپ ہے جو نیچے مکمل پانی دے رہا ہے..... لیکن تیسری منزل کو بالکل پانی نہیں دے رہا.....

کہنے لگا: کیوں کہ پمپ پانی تو دے رہا ہے..... لیکن اس کا ہیڈ (Head) اتنا نہیں ہے..... کہ وہ پانی کو مطلوبہ جگہ پہنچا سکے.....

اگر اسی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہے..... اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں بالکل پہنچ رہا ہے..... ہر جگہ پر لیکن جو اوپر کے اعضاء ہیں..... ان میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا..... جب کوئی ایسی صورت آتی ہے کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے..... اور دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی Flooded ہو کر پہنچتا ہے.....

مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے..... تو محسوس کرتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں گویا خون بھر گیا ہے..... آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس کرتا ہے کہ چہرے کہ باریک رگوں تک مکمل خون پہنچ گیا ہے..... تو ڈاکٹر کہنے لگا عام طور پر انسان یا بیٹھا ہوتا ہے..... یا کھڑا ہوتا ہے..... یا لیٹا ہوتا ہے..... بیٹھے..... کھڑے..... اور لیٹے انسان

Marfat.com

کا دل نیچے ہی ہوتا ہے..... اور سر اوپر ہوتا ہے.....

کہنے لگا: ایک ہی صورت ہے کہ نماز میں جب انسان سجدے میں جاتا ہے..... تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے..... اور سر نیچے ہوتا ہے..... خون Flooded ہو کر جاتا ہے..... یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ انسان الٹا سر کے بل کھڑا ہو..... اور یہ مشکل ہے.....

نماز کے ذریعے ورزش کے عمل کو دیکھ کر لندن کے ہندو کا قبول اسلام:

12 ...... حضرت مولانا منظور احمد الحسینی صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر ہیں..... اور آج کل لندن میں مقیم ہیں..... مولانا موصوف متعدد مرتبہ جماعت کی طرف سے بیرونی ممالک کے سفر کر چکے ہیں..... جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران ان کی ملاقات اسٹمبر گ شہر کے نومسلم مولانا قاری محمد ابوبکر سے ہوئی..... مولانا قاری محمد ابوبکر نے دوران گفتگو انہیں بتایا کہ وہ ہندو سے مسلمان ہوئے ہیں..... جبکہ ان کے والدین اور اکثر اعزہ ہنوز غیر مسلم ہیں..... اس موقع پر مولانا موصوف نے قاری صاحب سے ایک انٹرویو لیا..... جسے قارئین کی دلچسپی کے لیے شائع کیا جا رہا ہے.....

سوال:...... آپ کتنے سال کی عمر میں مسلمان ہوئے؟.....

جواب:...... میں ۱۹ سال کی عمر میں مسلمان ہوا.....

سوال:...... آپ کیسے مسلمان ہوئے؟.....

جواب :...... میرا گھر مسلمانوں کی مسجد کے قریب تھا..... ایک دن میں نے عصر کے وقت مسجد میں جھانکا تو دیکھا کہ سب لوگ لائن لگا کر کھڑے ہیں..... لائن نہایت سیدھی تھی..... اس دوران میں ان کے دوسرے اعمال کو بھی دیکھتا رہا..... مجھے یہ منظر بہت اچھا لگا..... اور میں وہیں کھڑا ہو گیا..... اور آخر تک دیکھتا رہا..... میں نے اپنی سمجھ کے مطابق اس کو ایک ایکسر سائز (ورزش) سمجھا..... اور سوچا کہ مسلمان حضرات ورزش کر رہے ہیں..... کئی دن تک میں یہ عمل دیکھتا رہا..... آخر ایک دن مجھ سے رہا نہ گیا.....

میں نے ایک مسلمان سے جب وہ اس عمل سے فارغ ہو کر باہر نکلا..... ہمت کر کے

Marfat.com

پوچھ ہی لیا..... کہ کیا میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو سکتا ہوں؟.....

انہوں نے بڑی محبت سے جواب دیا کہ کیوں نہیں..... اگر آپ غسل کر کے پاک صاف ہو کر آ جائیں..... تو ہمارے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں.....

چنانچہ دوسرے دن میں ان کے کہنے کے مطابق غسل کر کے گیا..... اور ان کے ساتھ صف میں کھڑا ہو گیا..... کسی نے مجھے کچھ نہ کہا..... میں اسی طرح مسجد میں غسل کر کے داخل ہو جاتا..... اور لائن میں کھڑا ہو جاتا..... یہ سلسلہ چلتا رہا..... چند دن گزرنے کے بعد میں نے کہا: کہ آپ لوگ اچھی مشق کرتے ہیں..... اس میں جسم کے ہر ہر جوڑ کی ورزش ہے..... اس مسلمان نے کہا: کہ جناب یہ کوئی ورزش وغیرہ نہیں ہے..... بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے..... اور رات دن میں ہم پانچ مرتبہ یہ عبادت کرتے ہیں..... اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے.....

چنانچہ انہوں نے تفصیلی طور پر مجھے بتایا..... اور یہ بھی بتایا کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں..... اور اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں..... اور اسی کے لیے جھکتے اور سر جھکاتے ہیں..... ایک مسلمان جب اس عبادت کی خصوصیات بتا رہا تھا..... تو مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی..... پھر اس مسلمان نے اسلام کی تمام تعلیمات کا اجمالی خاکہ میرے سامنے کھینچا..... یہ دن گزر گیا..... اور پھر میں نے اسلام کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کر دیا..... اور نماز کے لیے باقاعدہ آتا رہا..... اب آہستہ آہستہ میرے دل کی کیفیت بدلنے لگی.....

ایک دن میں نے اسی مسلمان سے کہا: کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں..... آپ لوگوں کی اس عبادت (نماز) نے اسلام کو میرے دل میں پیوست کر دیا ہے.....

چنانچہ وہ مجھے امام صاحب کے پاس لے گئے..... اس وقت کچھ اور علماء بھی موجود تھے..... میں نے سب کی موجودگی میں اسلام قبول کر لیا.....

دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر تھائی لینڈ کی شہریت حاصل کرنے والے شخص:

13 ..... یہ پہلا واقعہ تھائی لینڈ سے محترم محمد خلیل اللہ صاحب نے بھیجا ہے..... وہ

Marfat.com

اس واقعہ میں تھائی لینڈ میں اپنی آمد اور یہاں قیام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں ۱۵، ستمبر ۱۹۷۳ء کو تھائی لینڈ پہنچا..... اس وقت مجھے بمشکل ایک مہینے کے لیے سیاحت کا ویزا ملا تھا..... یہاں آکر میں نے اپنے ایک پاکستانی دوست کے حوالے سے مستقل رہائش کی درخواست دے دی..... کئی پاکستانی دوستوں نے مجھ سے کہا: کہ یہاں رہنا بہت مشکل ہے..... کیونکہ مستقل رہائش کی اجازت نہیں ملتی..... اور ملتی بھی ہے تو اسی نوے ہزار بات (تھائی لینڈ کا سکہ) رشوت کے دینا پڑتے ہیں..... جو بھی ملتا..... ہمت کو پست کرنے کی باتیں کرتا.....

میں نے درخواست تو دی ہوئی تھی..... لیکن دن گزرتے جا رہے تھے..... اور میرے پاس صرف ۱۰۰ ڈالر تھے..... جو نہ کھانے پینے کے لیے کافی تھے..... نہ رہائش کے لیے..... اس حالت میں عموماً میں اللہ سے دعائیں کیا کرتا..... میں روزانہ جب وزارت داخلہ اور امیگریشن آفس جاتا..... تو دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ پڑھ کر ہی جاتا.....

میرے پاس نہ دولت تھی..... اور نہ مقامی زبان سے واقفیت..... انگریزی بھی معمولی جانتا تھا..... تاہم ان حالات کا میں اکیلا شکار نہ تھا..... ایک اور پاکستانی نے بھی میری طرح ایک درخواست دی تھی..... بلکہ اس نے تو ۸۰ ہزار بطور رشوت بھی دیے تھے..... میں نے چونکہ رشوت نہیں دی تھی..... اس لیے میں اللہ پر بھروسہ اور اس کے فضل پر انحصار کرتا تھا.....

مجھے جب انٹرویو کے لیے وزارت داخلہ بلایا گیا..... اور سوال کیا گیا کہ یہاں (تھائی لینڈ میں) کیا کام کرو گے..... تو میں نے جواب دیا کہ میں یہاں دین اسلام کی اشاعت کا کام کروں گا..... نیز جنوبی تھائی لینڈ میں جو مسلمان اور کفار ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں..... ان سے کہوں گا کہ بے گناہ انسانوں کو قتل نہ کریں..... اس جواب پر انٹرویو کرنے والا افسر ہنس پڑا..... اور پھر مجھ سے کہا: کہ امید ہے کہ مستقل رہائش کے لیے اجازت مل جائے گی..... جائیے یہاں آرام سے رہیے..... اور جب آپ کی ضرورت ہوگی..... اطلاع کر دی جائے گی.....

اس طرح تقریباً ایک سال گزر گیا..... ۳۱، اگست ۱۹۷۴ء کو مجھے ٹیلی گرام ملا کہ میرا کام

Marfat.com

تکمیل کو پہنچ گیا ہے..... اور میں ریزیڈنٹ کارڈ لینے کے لیے فیس لے کر دفتر آجاؤں.....

جب میں وہاں پہنچا تو متعلقہ افسر سے اس کی زبان میں ٹوٹی پھوٹی بات کی تو وہ بہت خوش ہوا..... اس سے کافی باتیں ہوئیں..... پھر اس نے ریزیڈنٹ کارڈ کی سرکاری فیس ۱۰۵۰ بات لئے مجھے ریزیڈنٹ کارڈ جاری کر دیا..... جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں..... یہ افسران دوسرے لوگوں سے ۸۰، ۹۰ ہزار بات بطور رشوت لیا کرتے تھے..... لیکن مجھے صرف ۱۰۵۰ بات دینا پڑے..... اور وہ بھی سرکاری فیس.....

ریزیڈنٹ کارڈ لے کر میں واپس رہائش گاہ پر آیا..... اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی.....

میرے ساتھ جو دوسرا پاکستانی تھا..... اس نے اگرچہ ۸۰ ہزار سے زیادہ رشوت دی تھی..... لیکن اس کو بھی مجھ سے ۶ ماہ بعد ریزیڈنٹ کارڈ ملا.....

اپنا یہ واقعہ سنانے کے بعد خلیل اللہ صاحب مزید لکھتے ہیں: اس وقت سے لے کر تا حال جتنے بھی مسائل ہیں..... صلوٰۃ الحاجۃ کے ذریعے اللہ سے مانگتا ہوں..... اور سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں..... مسئلے چھوٹے ہوں یا بڑے..... سب کا سوال اللہ سے کریں..... وہ کارساز اور مسبب الاسباب ہے.....

اسکوٹر باجماعت نماز کی ادائیگی کے بعد خود بخود اسٹارٹ ہو گئی:

14 ......عالم انسانیت پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات اتنے زیادہ ہیں..... کہ شمار و احاطے میں نہیں آسکتے..... مگر انسان ہے کہ ''ان الانسان لظلوم کفار (بے شک آدمی بڑا بے انصاف، ناشکرا ہے)'' کا مصداق بنا ہوا ہے..... جو واقعہ میں لکھنے جا رہا ہوں..... شاید اس میں قارئین کے لیے کوئی کشش نہ ہو..... مگر میری ذات کے لیے ناقابل فراموش ہے..... اور میں تادم مرگ اسے نہیں بھلا سکتا..... ہوا یوں کہ تین مہینے پہلے دوستوں کی دعوت پر پنجگور شہر سے باہر پہاڑی علاقے میں گھومنے کی نیت سے نکلا..... منزل تقریباً تین گھنٹے کی مسافت پر تھی..... اس لیے ظہر کی نماز کے بعد روانہ ہو گئے تو میں نے تہیہ کر لیا کہ عصر کی نماز جائے مطلوبہ پڑھیں گے..... اس لیے موٹر سائیکل کو میں نے پوری رفتار سے بھگا

Marfat.com

دیا..... دو ساتھی پیچھے دبک کر بیٹھے ہوئے تھے..... نیم پختہ سڑک تھی..... اس لیے بلاکسی پریشانی کے ہم بڑی تیزی کے ساتھ منزل کی طرف بڑھے جا رہے تھے..... کہ اچانک پوری اسپیڈ میں..... موٹر سائیکل بالکل بند ہوگئی..... اس لیے بریک لگا کر رکنا پڑا..... میں بحسب دانست جلدی جلدی اس کا پلگ کھولنے لگا..... تو واقعتاً پلگ کے سرے پر چھوٹا سا کنکر آ گیا تھا..... پلگ کی صفائی کے بعد فٹافٹ اس کو فٹ کرنے لگا..... مگر جلد بازی کی وجہ سے سیلنڈر کی چوڑیاں گھس گئیں تھیں..... اب پلگ کیسے فٹ ہو؟.....

باساختہ میرے منہ سے ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' کے مقدس الفاظ نکلے..... اب ہر طرف نظر دوڑاؤ تو سوائے پہاڑی سلسلے اور لق دوق صحرا کے کچھ نظر نہیں آ رہا ہے..... سڑک اگرچہ مین روڈ ہے..... مگر وہ بھی سنسان ہے..... اس سناٹے میں سوائے موٹر سائیکل کے اوزار کی کھڑکھڑاہٹ کے کچھ سنائی نہیں دیتا..... بلکہ ہر چیز پر ایک لامتناہی خاموشی چھائی ہوئی تھی..... بڑی دیر کے بعد ایک گاڑی گزر گئی..... مگر ہم نے اپنی خودداری کی وجہ سے مدد نہیں مانگی..... بلکہ ساتھیوں کو کہا: کہ طاقت ور مدد سے رجوع کرو کہ پوری مخلوق اسی کی محکوم ہے..... میں کوشش تو کر رہا ہوں..... مگر میری کوششیں بارآور ثابت نہیں ہو رہی ہیں..... لگتا ہے کہ اس نے ٹھیک نہ ہونے کی قسم کھالی ہے..... اب شہر والی مسافت دو گھنٹے کی ہے..... آگے منزل مقصود بھی ڈیڑھ ایک گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے..... قرب وجوار میں کوئی بھی ٹھکانہ نہیں ہے.....

پونے گھنٹے کی محنت کے بعد تھوڑا سا فٹ ہوا..... مگر اسٹارٹ کر کے روانہ ہوئے تو دو قدم بھی موٹر سائیکل نہیں چلی تھی کہ بند ہوگئی..... اس لیے پلگ پھر کھول دیا..... مگر اب میرا میکانکی دماغ سن تھا..... کچھ کام نہیں کر رہا تھا..... بلکہ میں تو مایوس تھا کہ اب کریں تو کیا کریں؟.....

جب ٹائم دیکھا تو عصر کا وقت ہو چکا تھا..... اس لیے باجماعت عصر کی نماز پڑھی..... اور اپنی مشکل التجا والتماس کی شکل میں حقیقی مشکل کشا کے سامنے پیش کر دی..... کہ اب تو نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے..... جب بعد نماز میں نے پانا اٹھا کر پلگ فٹ کرنا چاہا تو بلاکسی پریشانی ومشکل کے پلگ فٹ ہو گیا..... اور پھر موٹر سائیکل اسٹارٹ بھی ہوگئی..... ہم نے

Marfat.com

سفر شروع کیا..... بعد از مغرب منزل مقصود پر پہنچ گئے تو وہ لوگ حیران ہو گئے کہ گھسی ہوئی چوڑیوں میں پلگ کیسے فٹ ہو گیا؟.....

میں نے کہا: بامراللہ..... پلگ اللہ کی مخلوق ہے..... جب خالق نے حکم دیا اس کے لیے حکم برابری کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا..... وہ کوئی انسان تو نہیں تھا کہ خواہشات کے چنگل میں پھنس جاتا..... اور منعم حقیقی کے احکام کو خواہشات نفس کی بھینٹ چڑھا دیتا.....

قصہ مختصر اسی پلگ سے میں نے بلا کسی مشکل کے اپنا سفر پورا کیا..... اور پھر شہر پہنچ گئے..... پھر جب میں موٹر سائیکل کو مکینک کے پاس لے گیا تو اس نے کھول کر دیکھا اور حیرت واستعجاب کے عالم میں پوچھنے لگا: کہ اس کو کس نے فٹ کیا ہے؟.....

میں نے کہا: کہ اللہ کے حکم سے یہ خود بخود فٹ ہو گیا ہے..... میری تھوڑی سی ناکام محنت بھی شامل ہے.....

اس نے کہا: کہ فی الواقع یہ اسی قادر مطلق کا کام ہو سکتا ہے..... ورنہ بغیر چوڑی کے کیسے یہ فٹ ہو کر چلتا رہا؟.....

یقیناً میں اس واقعے کو تادم مرگ نہیں بھول سکتا..... اور میں سمجھتا ہوں کہ ”ناقابل یقین سچے واقعات“ کے صفحے پر اس کے لیے کوئی جگہ ضرور متعین ہونی چاہیے..... تاکہ جو لوگ ایسے موقعوں پر غیر اللہ سے استعانت مانگتے ہیں..... ان کی آنکھیں کھل جائیں.....

ایک ٹیکسی ڈرائیور کا صلوۃ الحاجۃ پڑھ کر دعا مانگنا اور اسکی غیبی مدد:

15 ......”کچھ عرصہ قبل میں روزی کی تلاش میں کوہاٹ سے کراچی آیا تھا..... میرے پاس کچھ رقم تھی..... اور یہ ارادہ کر لیا تھا کہ کراچی میں اس سے یا تو کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر لوں گا..... یا پھر ٹیکسی خرید کر چلاؤں گا..... کیوں کہ میرے پاس کوئی ہنر تو تھا نہیں..... کہ میں کسی کمپنی میں ملازمت اختیار کرتا..... اور پھر اپنے کاروبار سے زیادہ اچھی بات اور کیا ہو سکتی تھی..... کم از کم کسی کی جلی کٹی تو سننی نہیں پڑتی..... لہٰذا کراچی میں کالی پیلی ٹیکسی خرید کر چلانی شروع کر دی.....

Marfat.com

دن گزرتے رہے..... یہاں سے جو تھوڑی بہت آمدنی ہوتی..... اس میں سے میں اپنے لیے خرچ نکال کر باقی گھر بھیج دیتا..... اس طرح گھر والوں کی طرف سے کبھی کبھار چھوٹی موٹی فرمائشیں بھی آتی رہتیں..... جو میں اپنی طاقت کے مطابق پوری کرنے کی کوشش کرتا.....

ایک دن میرے چھوٹے بیٹے کا خط موصول ہوا جس میں اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی تھی کہ 'ابو! میرے لیے کراچی سے سائیکل خرید کر بھیج دیجیے گا..... میں آپ کی طرف سے سائیکل کا انتظار کروں گا..... مجھے اس کی خواہش کا بہت شدت سے احساس ہوا..... اور اس تگ ودو میں لگ گیا کہ اپنے ذاتی خرچ سے کچھ رقم نکال کر بچے کے لیے سائیکل خرید لوں ..... اس کے لیے چاہے مجھے اضافی کام ہی کرنا پڑ جائے..... اس طرح بہت جلد اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے پاس سائیکل کے لیے کچھ رقم جمع ہوگئی..... لیکن اس دوران بدقسمتی سے ٹیکسی کا انجن خراب ہوگیا..... جس کے لیے ان پیسوں کے علاوہ میں نے کئی ساتھیوں سے ادھار لے کر ٹھیک کروالیا..... جس پر بچے کی سائیکل کے لیے جمع کی ہوئی رقم بھی لگ گئی..... اور ساتھیوں کا مقروض بھی ہوگیا.....

مجھے اس اچانک حادثے سے ذہنی طور پر بڑا صدمہ ہوا..... لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری..... اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہنے کی کوشش کرتا رہا..... کیونکہ میرے اللہ تعالیٰ پر کامل یقین تھا..... کہ جو کچھ ہو رہا ہے..... اسی کی طرف سے امتحان کے طور پر ہو رہا ہے..... میں آہستہ آہستہ پھر سنبھلنے کی کوشش کر رہا تھا..... کہ ایک روز گھر سے چھوٹے بھائی کا فون آیا..... جس میں اس نے کہا:

امی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے..... اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کے بچنے کا واحد حل ہے کہ ان کا جلد از جلد آپریشن کروایا جائے..... جس پر کم از کم بارہ ہزار روپے اخراجات آئیں گے.....

میں یہ خبر سن کر دم بخود رہ گیا..... اور اپنے آپ کو سنبھالا دینے کی تمام امیدیں دم توڑتی دکھائی دینے لگی..... کیونکہ میرے پاس مزید ادھار لینے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا..... جتنے بھی دوست واحباب تھے..... ان میں شاید ہی کوئی ایسا ہو..... جس سے میں نے ادھار نہ لیا

Marfat.com

ہو..... اور مزید کسی سے ادھار لینے کی میرے اندر سکت بھی نہیں رہی تھی..... کیونکہ ان حالات میں پچھلے قرضے کی ادائیگی کرنا بھی میرے لیے انتہائی مشکل تھا..... کافی سوچ بچار کیا..... لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی..... بس ایک ہی حل نظر آ رہا تھا..... اور وہ تھا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا..... دوپہر کا وقت تھا..... میں نے انتہائی پریشانی کی حالت میں شارع فیصل میں مسجد مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پاس ٹیکسی کھڑی کر دی..... اور نماز پڑھی..... نماز کے بعد میں نے دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھی..... اور دعا کی..... دعا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑایا..... اور رویا:

یا اللہ! تو ہی آسرا ہے..... یا اللہ! تیرے علاوہ کوئی حاجت پوری کرنے والا نہیں..... میرے اوپر جو مصیبتیں ہیں..... اس کو تجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا..... یا اللہ! تو ہی میری تمام پریشانیوں کو حل فرما دے.....

نماز سے فارغ ہو کر میں مسجد سے نکلا..... ٹیکسی میں بیٹھا ہی تھا..... کہ سامنے سگنل کے پاس کھڑے پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک گورے شخص نے مجھے اشارے سے اپنی طرف بلایا..... میں ٹیکسی اس کے قریب لے گیا..... وہ غیر ملکی معلوم ہو رہا تھا..... اس نے انگریزی میں مجھے ایئرپورٹ کی طرف جانے کا کہا..... مجھے انگریزی نہیں آتی اس لیے اسے اشاروں سے بتایا کہ ڈیڑھ سو روپے لوں گا..... جس پر اس غیر ملکی نے کہا: OK (ٹھیک ہے)..... راستے میں اس نے مجھے ٹوٹی پھوٹی اردو میں بتایا کہ وہ ایئرپورٹ جا رہا ہے..... اور اس کی فلائٹ میں بہت کم وقت رہ گیا ہے..... لہٰذا جتنا ممکن ہو سکے..... گاڑی تیز چلاؤ.....

میں نے اپنی بھرپور کوشش کی..... اور مقررہ وقت سے پہلے اس شخص کو ایئرپورٹ تک پہنچا دیا..... گاڑی سے اتر کر اس غیر ملکی نے جیب میں ہاتھ ڈالا..... اور جتنے کھلے ڈالر تھے..... سارے میرے ہاتھ میں تھما دیے..... میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ کچھ رقم تو ہاتھ آ گئی ہے..... مزید کسی سے ادھار لے کر والدہ کے علاج کے لیے بھیج دوں گا.....

اس دوران مجھے ایئرپورٹ کے قریب منی ایکسچینج آفس (جہاں رقم کا تبادلہ ہوتا ہے) نظر آیا..... میں وہاں گیا..... اور کلرک کو بتایا کہ ڈالر تبدیل کرانے ہیں..... اس نے مجھ سے

Marfat.com

رقم لی..... اور گن کر کیلکو لیٹر سے حساب لگا کر کہنے لگا:

'34 ہزار روپے.....'

'34 ہزار روپے..... 'میرے منہ سے بے اختیار نکلا..... مجھے یقین نہیں آ رہا تھا..... میں نے اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھ لی تھی..... اب میرا اللہ پر ایمان مزید کامل ہو گیا تھا..... میں وہاں سے رقم لے کر سیدھا ایئر پورٹ کی مسجد میں آیا..... دو رکعت نفل شکرانہ ادا کی..... اور اللہ کے سامنے خوب گڑگڑایا.....

یہ ایک ٹیکسی ڈرائیور کا واقعہ ہے..... جو کچھ عرصہ پہلے انہوں نے سفر کے دوران سنایا تھا.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 33

موت سے زندگی پانے والوں کے سات اثر انگیز واقعات

۸ ماہ کے شیر خوار بچے کو ۸۱ گھنٹوں کے بعد زندہ نکال لیا گیا:

1 ...... بھارتی ریاست گجرات کے قصبہ بھوج میں زلزلہ آنے کے ۸۱ گھنٹوں کے بعد ملبے سے ۸ ماہ کے شیر خوار بچے مرتضٰی علی کو زندہ نکال لیا گیا..... یہ واقعہ کسی زندہ معجزے سے کم نہیں.....

خدائے بزرگ و برتر کی قدرت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے..... کہ بچہ اپنی مردہ ماں کی گود میں پڑا تھا.....

مردہ نظر آنے کا چھ ماہ تک زندہ رہنے کا ایمان افروز واقعہ:

2 ......صادق آباد کے ایک گاؤں میں مدرسہ میر شاہ ہے..... ان کے مہتمم مولانا عتیق ایک مرتبہ بیمار ہوئے..... ان کی زندگی آخری لمحوں پر تھی..... ڈاکٹر حضرات نے مشینوں کے ذریعے چیک کیا اور کہا:

''ہمارے حساب سے یہ ختم ہو چکے ہیں..... لیکن اگر یہ زندہ ہیں..... تو یہ قرآن کی برکت ہے..... آپ انہیں گھر لے جائیں.....''

ہسپتال میں وہ بالکل ساکت تھے..... لیکن جونہی انہیں ہسپتال سے باہر لا کر گاڑی میں بٹھایا گیا..... وہ فوراً ہوش میں آ گئے..... اور کہنے لگے:

''میرا جوتا کہاں ہے.....''

اس کے بعد وہ چھ ماہ زندہ رہے..... اور بالکل تندرست رہے..... مدرسے کے امور انجام دیتے رہے.....

Marfat.com

وہیل مچھلی کے پیٹ میں ساٹھ گھنٹے تک زندہ رہنے والے انگریز ملاح کا واقعہ:

3......اگست ۱۸۹۱ء میں کچھ مچھیرے وہیل کے شکار پر نکلے..... وہ ایک جہاز پر سوار تھے..... ان مچھیروں نے ایک وہیل کو گھیرا..... وہ کوئی بیس فٹ لمبی پانچ فٹ چوڑی اور اٹھائیس سو من وزنی تھی..... ان مچھیروں نے نوک دار تیروں اور برچھیوں سے اسے بری طرح زخمی کر دیا..... ابھی مچھیروں اور مچھلی میں بلا کی جنگ جاری تھی کہ ایک مچھیرا پانی میں گر پڑا..... وہیل غصہ میں تھی..... اس نے اسے دیکھا تو لمحوں میں اسے ثابت نگل لیا..... مچھیرے جہاز پر یہ سانحہ دیکھتے رہ گئے..... اور کچھ نہ کر سکے..... سخت افسوس کی حالت میں ان کی مہم ختم ہو گئی.....

تیسرے روز ملاح پھر اپنی مہم پر نکلے..... اور اسی طرف گئے جہاں وہیل کو زخمی کر آئے تھے..... دور ہی سے انہیں کوئی چیز سطح پر تیرتی ہوئی نظر آئی..... پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہی زخمی وہیل ہے..... جو مر کر پانی پر آ گئی ہے..... جیسے تیسے کر کے جہاز پر لاد کر انہوں نے اس کا پیٹ چاک کیا تو ہر ایک کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئیں..... ان کا ساتھی زندہ تھا..... اسے مچھلی کے پیٹ میں ساٹھ گھنٹے گزر گئے تھے..... مگر اس وقت بھی زندہ سلامت تھا..... جس نے دیکھا حیرت زدہ رہ گیا..... جس نے بھی سنا بے ساختہ کہہ اٹھا:

"زندگی و موت کا مالک ایک اللہ ہے..... جو بڑی قدرت والا ہے....."

۲۰ منٹ برفانی جھیل میں دبے رہنے والے ۴ سالہ بچہ زندہ بچ گیا:

4......برفانی جھیل مشی گن میں ڈوب جانے کے باوجود ایک چار سالہ لڑکا جی ٹاملیوک زندہ رہا ہے..... یہ لڑکا ۱۵، جنوری کو اس جھیل میں گرا..... اور برف کی تہہ کے نیچے چلا گیا..... جہاں وہ بیس منٹ سے زیادہ دیر رہا......اور وہ بتدریج صحت یاب ہو رہا ہے..... ریسرچ کرنے والوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی ایک گھنٹے تک بھی برف کے نیچے رہے..... تو ضروری نہیں کہ وہ مر جائے..... اب علاج کے ایسے طریقے بھی دریافت کر لئے گئے

Marfat.com

ہیں..... کہ دماغ پر بھی کوئی برا اثر نہ پڑے..... جمی کو جب دوبارہ سطح پر لایا گیا تو اس کے جسم کا درجۂ حرارت ۸۰ رہ گیا تھا..... ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جب انہوں نے جمی کا علاج شروع کیا..... تو اس میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے..... اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا..... اور آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں..... نبض چل رہی تھی..... نہ ہی دل دھڑک رہا تھا.....

مردہ ماں کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے بچے کو زندہ رکھا:

5 ......ایک بزرگ عالم دین نے بیان فرمایا: کہ ایک شخص اپنے نوعمر بچہ کو ساتھ لے کر نوشہرہ (صوبہ سرحد میں ایک شہر کا نام ہے) کے بازار سے گزر رہا تھا..... ایک صاحب نے نصیحت کی کہ اس بچہ کو بازار میں مت لایا کرو..... کسی کی نظر لگ جائے گی..... تو انہوں نے جواب میں کہا: کہ یہ بہت قیمتی بچہ ہے..... اس لئے اس کو اپنے ساتھ رکھتا ہوں..... پھر انہوں نے خود اپنا واقعہ سنایا: کہ جب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان کا سفر اونٹ وغیرہ پر طے کیا جاتا تھا..... اس زمانہ میں ہم اونٹ پر سوار ہو کر روضۂ اطہر کی زیارت کی غرض سے سفر کر رہے تھے..... اس بچہ کی والدہ بھی ساتھ تھیں..... جب ہم بدر کے مقام پر پہنچے..... تو اس کی والدہ کو دردِ زہ شروع ہوا..... ہم قافلہ سے الگ ہو کر ایک طرف ہو گئے..... حتیٰ کہ ولادت کے دوران اس عورت کا انتقال ہو گیا..... اور بچہ کے اندر بھی زندگی کی کوئی رمق ظاہر نہیں ہو رہی تھی..... ماں کو وہیں بدر کے مقام پر دفن کر دیا..... اور قافلہ والوں نے مشورہ دیا کہ یہ بچہ بھی مرا ہوا ہے..... اگر ابھی زندگی کے کچھ آثار ہیں بھی تب بھی بچہ زندہ نہیں بچے گا..... اس کی امید مت رکھو..... بس اس کو بھی ماں کے ساتھ قبر میں رکھ دو.....

چنانچہ اس کو ماں کے ساتھ قبر میں چھوڑ کر مدینۃ الرسول ﷺ روانہ ہو گئے..... سفرِ مدینہ منورہ سے واپسی پر جب دوبارہ اس مقام پر قافلہ پہنچا..... تو رات کو بدر ہی کے مقام پر قیام تھا.....

دل میں خیال آیا کہ بچہ کو دیکھ لوں لیکن ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا..... اور قافلے والے بھی تھکے ماندے سو رہے تھے..... ادھر دل بے چین ہو رہا تھا..... کہ ایک دفعہ دیکھ تو لوں

Marfat.com

بچہ کس حالت میں ہے..... مرا ہوا ہے یا زندہ..... ادھر یہ بھی خوف تھا کہ قافلہ والے ناراض ہوں گے..... طعنہ دیں گے..... مرے ہوئے بچہ کے غم میں خود بھی مرا جا رہا ہے..... اس لئے ان سے چھپ کر قبرستان پہنچا..... اندھیرے میں ٹٹول کر قبر کا پتہ لگالیا تو قبر کے اندر سے کچھ آوازیں آرہی تھیں..... پہلے تو کچھ گھبراہٹ سی ہوئی..... جب ہمت کر کے اندر جھانکا تو اللہ اکبر قدرت الٰہیہ کا عجیب کرشمہ دیکھا کہ ماں کی چھاتی میں تازہ دودھ ہے..... اور بچہ زندہ صحیح سالم ماں کا دودھ پی رہا ہے..... میں نے بچہ کو پکڑنا چاہا تو بچہ ماں سے چمٹ گیا..... بڑی مشکل سے اس کو قابو کیا..... اتنے میں قافلے والے بھی بیدار ہو گئے..... تو میں نے ان کو آواز دے کر کہا: دیکھو! میرا بچہ ابھی تک زندہ ہے..... اللہ خالق و رازق نے اس کی روزی کا کس عجیب و غریب طریقہ سے بندوبست فرمایا..... قافلہ والے یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے.....

ہر شخص کی زبان پر یہ بات تھی واقعی حیات و موت اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہی کہ قبضۂ قدرت میں ہے..... وہی زندہ رکھتا ہے..... اور مارتا ہے..... اپنے بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے روزی پہنچاتے ہیں.....

موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے والوں کے حیرت بھرے واقعات:

6 ......۱۹۵۷ء سے مریضوں کے علاج سے منسلک ہوں..... قریباً ۳۶ سال تک شعبہ طب کا استاد رہا ہوں..... مریضوں کو اپنے وارڈ میں مرتے دیکھتا رہا..... مگر ان میں سے کوئی بھی مر کر دوبارہ زندہ نہ ہوا..... میڈیکل کے طلباء کو موت کی نشانیاں پڑھائیں..... ان میں سے آنکھ کی پتلی کا پھیل جانا موت کی نشانیوں میں سے ایک ہے..... جس کو ہم Brain Death کی علامات میں شمار کرتے ہیں..... ۱۹۸۰ء میں ڈیرہ غازی خان میں تبلیغی اجتماع تھا..... ٹیلی فون پر اطلاع ملی کہ حاجی صاحب سخت بیمار ہیں..... آکر دیکھیں.....

چنانچہ میں اور پروفیسر قاضی عبدالواحد مرحوم دونوں ڈیرہ گئے تو حاجی صاحب بہت کمزوری کی حالت میں بستر پر سو رہے تھے..... اور پاخانہ کے راستہ سے خون جاری تھا..... ہم دونوں نے حاجی صاحب سے ملتان چلنے کے درخواست کی..... جو انہوں نے مان

Marfat.com

لی..... نشتر ہسپتال میں دل کے انتہائی نگہداشت کے شعبہ میں داخل کرا کر سرجن صاحب سے مشورہ کیا تو پتہ چلا کہ حاجی صاحب کے معدہ کے زخم سے خون آ رہا ہے..... آپریشن ضروری ہے..... جب دل کی کیفیت مانیٹر کی گئی تو دل کی رفتار..... بلڈ پریشر اور نبض تسلی بخش نہیں تھی..... سرجن نے لکھ دیا کہ آپریشن نہیں ہو سکتا.....

چنانچہ خون دینے کے لئے بندوبست کر دیا..... حاجی صاحب سے محبت کرنے والوں نے تو خون دینے کے لئے لائنیں لگا دیں..... اور کئی حضرات نے دو دو بوتلیں دیں..... چنانچہ ۱۵۰، بوتلیں خون کا بندوبست ہو گیا..... دونوں بازوؤں اور پاؤں سے چار خون کی بوتلیں بیک وقت چل رہی تھیں..... کیونکہ اس کے سوا حاجی صاحب کا اور علاج ممکن نہ تھا..... نشتر کی جامع مسجد میں پاکستان سے لوگ آئے ہوئے تھے..... اور ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی جا رہی تھی..... دوستوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اطلاع کر دی..... انہوں نے حرمین شریفین میں دعا کا بندوبست کر دیا..... میں اکثر حاجی صاحب کی خدمت میں حاضری دیتا رہا..... ان کا بستر ہر وقت خون سے بھرا رہتا تھا..... مجھے یاد ہے کہ مفتی زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ عیادت کے لئے تشریف لائے تو حاجی صاحب نے اپنی کیفیت بتائی..... اور پوچھا کہ اس حالت میں نماز کیسے اداء کروں؟.....

تو مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسی حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھو..... قضاء نہ کرو..... حاجی صاحب کی یہ حالت کئی دن تک رہی..... آخر ایک دن عصر کے وقت کمرہ میں کافی سینئر ڈاکٹر کھڑے تھے..... میں بھی وہاں تھا.....

حاجی صاحب نے ڈاکٹر محمد طیب صاحب لاہور والے سے کہا: کہ میرے جانے کا وقت ہے مجھے چھ کلمے پڑھائیں..... حاجی صاحب نے چھ کلمے پڑھے..... اور اس کے بعد چپ کر گئے..... لوگوں نے رونا شروع کر دیا..... دل کے مانیٹر موت کے آثار بتا رہے تھے.....

میں نے لوگوں سے کہا: کہ باہر جا کر روئیں..... چنانچہ سب باہر چلے گئے..... میں نے تفصیل سے حاجی صاحب کا معائنہ کیا..... دل اور پھیپھڑوں نے کام بند کر دیا تھا..... آنکھوں کی پتلی پھیل چکی تھیں..... اور بیٹری کی روشنی سے کوئی حرکت نہیں تھی..... نرس روئی

Marfat.com

لے آئی..... ہم نے حاجی صاحب کا خون صاف کیا..... بستر کو..... جسم کو صاف کیا..... اور خون کی چاروں بوتلیں نکال دیں.....

حاجی صاحب کا پہلو ایک طرف کر کے صاف کیا..... پھر دوسرے پہلو پر لٹا کر صاف کیا..... بستر کی چادر کو بدلا..... اور جب اچھی طرح صاف کرنے کے بعد حاجی صاحب کو سیدھا لٹایا..... تو حاجی صاحب نے بولنا شروع کر دیا..... پہلا کلام جو تھا وہ یہ کہ: ''سب اللہ سے ہونے کا یقین پیدا کر لو.....'' یہ بات حاجی صاحب نے تین مرتبہ دہرائی..... افسوس کہ اس وقت کوئی مرد نہیں تھا..... جس کو میں اس بات کا گواہ پیش کرتا..... جب یہ بات حاجی صاحب نے تین دفعہ کی تو میں نے کہا:

حاجی صاحب! السلام علیکم! آپ کیسے ہیں؟.....

حاجی صاحب نے وعلیکم السلام کہا: اور فرمایا میں ٹھیک ہوں..... اس کے بعد میں نے نبض دیکھی..... بلڈ پریشر چیک کیا..... اور دل کا مانیٹر لگایا تو اب تو سب ٹھیک تھا..... مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا تھا..... اور اب کیا ہو رہا ہے.....

میں نے باہر جا کر رونے والوں کو بتایا کہ حاجی صاحب زندہ ہیں..... مگر کسی نے نہ مانا..... میں ان میں سے ایک کو اندر پکڑ کر لایا..... اس نے حاجی صاحب کو زندہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا..... اور باہر جا کر سب کو بتایا تو لوگوں نے رونا بند کر دیا..... خون کی بوتلیں پھر جاری کر دی گئیں..... سرجن صاحب کو بلا کر دوبارہ حاجی صاحب کو دکھایا تو وہ مجھ سے پوچھنے لگا: کہ کیا یہ وہی مریض ہے..... اس کا دل بدل گیا ہے..... حاجی صاحب کا تقریباً تین گھنٹے آپریشن ہوا..... آپریشن روم کے ساتھ سرجن روم میں ہم سب دعا کرتے رہے..... حاجی صاحب کا ''منا'' قطب الدین لگاتار نوافل پڑھتا رہا..... جب حاجی صاحب کو تین گھنٹے کے بعد باہر لائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے جلدی جلدی ٹھیک ہونا شروع کر دیا..... ٹھیک ہونے کی رفتار اتنی زیادہ تھی کہ چھٹے دن میرے گھر آ گئے..... مجھے ہدیہ دیا..... اور شکریہ ادا کیا..... میں نے اکرام کرنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے روک دیا..... میں نے آپریشن کے ٹانکوں کا پوچھا..... جو آپریشن کے دس دن بعد کاٹے جانے تھے تو انہوں نے اپنے پیٹ

Marfat.com

سے کپڑا اوپر کیا تو کوئی ٹانکہ نہیں تھا..... صرف پرانے آپریشن کی لکیر نظر آ رہی تھی.....

پھر میں نے پوچھا کہ آپ نے چھ کلمے ہمارے سامنے پڑھے..... پھر آپ مر گئے تو انہوں نے فرمایا: کہ وہاں دو فرشتے مجھے جنت البقیع میں لے گئے..... میری قبر کی جگہ بتائی..... اسی دوران تیسرا فرشتہ آیا..... اس نے کہا: کہ ان کو واپس لے جائیں..... انہوں نے اور کام کرنا ہے تو میں نشتر ہسپتال واپس آ گیا..... نشتر ہسپتال میں بیماری کے دوران حاجی صاحب کو ستر کے قریب خون کی بوتلیں لگیں..... یہ اندازہ لگانا کہ حاجی صاحب کتنی دیر مردہ رہے مشکل ہے..... اندازاً پندرہ منٹ یا زیادہ ہوں گے.....

داعی کافی دیر مرنے کے بعد جب زندہ ہوتا ہے تو ٹھیک ہوتا ہے..... کیونکہ حاجی صاحب کو مر کر زندہ ہوئے چوبیس سال ہو گئے ہیں..... اسی طرح کا واقعہ کافی عرصہ پہلے طاہر شاہ صاحب کوئٹہ والے کے ساتھ ہوا تھا..... جب بھی میں رائے ونڈ جاتا تھا تو بتایا جاتا کہ طاہر شاہ صاحب کافی دیر مر جانے کے بعد زندہ ہوئے..... شاہ صاحب دعوت کے کام میں کوئٹہ میں مشہور تھے..... سول سیکرٹریٹ میں ملازم تھے..... اور دعوت کے کام کو اوڑھنا بچھونا بنایا ہوا تھا..... شاہ صاحب کا دل کا دورہ پڑا ہسپتال میں داخل ہوئے..... اور وہاں ایک فرشتہ نے آ کر ان کو بتایا..... کہ احکم الحاکمین کے پاس چلنا ہے..... اسی عرصہ میں شاہ صاحب ہسپتال میں مر چکے تھے..... ان کو گھر لے جانے کے لئے گاڑی کا بندوبست کیا گیا..... اسٹریچر پر ان کی میت کو ڈال کر گاڑی میں رکھا گیا..... گاڑی چل پڑی..... اسی دوران شاہ صاحب کی روح واپس جسم میں آ گئی تھی..... وہ گاڑی میں اٹھ بیٹھے گاڑی کا ڈرائیور اور ساتھ بیٹھے ہوئے رشتہ دار ڈر کر چھوڑ گئے..... شاہ صاحب نے گاڑی سے اتر کر رکشہ کو بلایا..... جب رکشہ قریب آیا تو گاڑی کے ڈرائیور نے رکشہ والے کو بھگا دیا..... مجبور ہو کر شاہ صاحب پیدل چل پڑے..... جب گھر پہنچے تو گھر والے ڈر سے گھر خالی کر گئے..... شاہ صاحب نے اپنی بیوی کو بلایا..... اور بتایا کہ میں مرا نہیں تھا..... ڈاکٹروں نے غلط بتایا تھا..... بڑی کوشش کے بعد ان کی اہلیہ ان کے پاس آئیں..... اور حالات آہستہ آہستہ ٹھیک ہو گئے.....

۱۹۹۰ء میں میری جماعت کی تشکیل کوئٹہ میں ہوئی..... وہاں طاہر شاہ بیٹھے تھے..... ان کو

Marfat.com

بلایا..... وہ دوسرے دن صبح کے وقت ہماری جماعت کو مسجد میں ملے..... اور انہوں نے اوپر والے حالات سنائے..... جو ساری جماعت نے سنے..... شاہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا دین سب سے پیارا ہے..... جو دین کی محنت میں لگ جاتا ہے..... اللہ تعالیٰ اس سے پیار کرتے ہیں..... اور زندگی بھی بڑھا دیتے ہیں..... اوپر والے دو واقعات اس چیز کا ثبوت ہیں.....

مکمل طور پر مردہ عورت کا آپریشن کے بعد زندگی پانے کا ایمان افروز واقعہ:

7...... یہ ۱۹۸۳ء کے رمضان کی تیسری سحری تھی..... سحری کے بعد میں حسب معمول سو گیا..... اور آٹھ بجے بیدار ہو کر دفتر کی تیاری کے لئے کمرے سے باہر نکلا تو اچانک میری نظر اپنی بیوی پر پڑی..... جو کہ باورچی خانہ کی دہلیز پر نہ صرف بے ہوش پڑی ہوئی تھی..... بلکہ اس کے منہ سے جھاگ بھی نکل رہا تھا..... میرا پریشان ہونا قدرتی تھا..... میں اسی وقت باہر نکلا..... اور ایک ڈاکٹر صاحب (جو کہ اسی علاقے میں رہتے تھے) کو گھر لایا..... انہوں نے اپنے طور پر چیک کیا..... کچھ ادویات تجویز کیں..... اور شاید انجکشن وغیرہ بھی لگا دیا..... اور کہا: کہ کچھ دیر تک یہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی..... ڈاکٹر صاحب کے جانے کے بعد میں نے اپنے دفتر فون کر کے معذرت کر لی..... اس دوران ہمارے دونوں بچے بھی بیدار ہو چکے تھے..... میں نے ان کے ناشتہ وغیرہ کا بندوبست کیا..... اور کچھ مطالعہ شروع کر دیا..... تقریباً اڑھائی تین گھنٹے کے بعد میں نے جب محسوس کیا کہ بیوی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی..... تو میں دوبارہ ڈاکٹر کو لینے چلا گیا..... خیر ڈاکٹر صاحب تشریف لائے..... انہوں نے بغور چیک کیا..... اور کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں مجھے فرمایا: کہ مریضہ کو ہسپتال لے جانا چاہیے.....

میری بیوی چونکہ امید سے تھیں..... ایک نہیں بلکہ دو جانوں کا مسئلہ تھا..... اس لئے میں نے یہی بہتر سمجھا کہ اب بغیر کسی تاخیر کے انہیں ہسپتال منتقل کرنا ہی بہتر ہے..... مگر حالات بظاہر میرے خلاف ہوتے جا رہے تھے..... یکدم انتہائی بادل آگئے..... اور طوفانی بارش شروع ہو گئی..... اور تھوڑی دیر میں جل تھل ہو کر سواری کا ملنا بھی مشکل ہو گیا..... خدا!

Marfat.com

بھلا کرے کہ میرے مالک مکان کا جو قریب ہی رہتے تھے..... وہ تشریف لے آئے..... اور اپنی کار میں ہمیں لے کر عازم ہسپتال ہوئے..... میرے دونوں بچے (عمر ۴ سال۔۲ سال) بھی میرے ساتھ تھے..... اسی موسلا دھار بارش میں تقریباً ساڑھے تین بجے ہم واپڈا ہسپتال سنی ویو شملہ پہاڑی (لاہور) پہنچے.....

میں بیوی کو ایمر جنسی میں لے گیا..... محترم ڈاکٹر زبیر قیوم صاحب وہاں موجود تھے..... انہوں نے فوری طور پر میری اہلیہ کو چیک کیا..... اور کافی دیر تک مختلف طبی تراکیب آزماتے رہے..... میں ڈاکٹر صاحب کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات دیکھ رہا تھا..... آخر کچھ دیر کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مجھے "بری خبر" سنادی کہ مریضہ شاید دورانِ سفر ہی رحلت کر چکی ہیں..... دونوں بچے میرے ساتھ کھڑے تھے..... مجھ پر تو سکتہ طاری ہو گیا..... ڈاکٹر صاحب نے بیوی پر چادر وغیرہ ڈال دی..... اور بیڈ کو ایک مخصوص جگہ پر لگوا دیا..... بعدازاں ڈاکٹر صاحب نے سرکاری کارروائی مکمل کی..... میں بھی واپڈا ہسپتال ہی میں بطور ٹرانسپورٹ انچارج ملازم تھا..... فوری طور پر اس وقت ڈیوٹی پر موجود ڈرائیور حاجی محمد اسلم ایمر جنسی میں آگئے..... بارش کا زور تو ٹوٹ گیا تھا..... مگر ابھی بدستور جاری تھی..... اچانک ڈاکٹر صاحب نے بچوں کی طرف دیکھ کر ڈرائیور صاحب کو کچھ کھانے کے لئے لانے کو کہا..... رمضان المبارک میں چونکہ خورد نوش پر پابندی ہوتی تھی..... اس لئے ہسپتال ہذا کی کینٹین بھی بند تھی..... ہسپتال کے مریضوں کے لئے میس (Mess) میں مقررہ اوقات میں چولہا جلتا تھا..... میں نے کافی انکار کیا..... مگر شاید یہ ہی وہ لمحہ تھا جسے امر ہونا تھا..... اور اس کا ذریعہ بچوں نے بننا تھا..... ڈاکٹر زبیر قیوم صاحب نے اصرار کر کے ڈرائیور کو بچوں کو کھانا لانے کے لئے بھیج دیا..... ڈرائیور صاحب گاڑی (ایمبولینس) لے کر چلے گئے.....

واپڈا ہسپتال کے اس زمانے کے سرجیکل اسپیشلسٹ ڈاکٹر خالد صاحب اچانک تشریف لے آئے..... اور سیدھے ایمر جنسی میں داخل ہوئے..... انہیں جب اس حادثہ کے متعلق علم ہوا تو انہیں بھی انتہائی افسوس ہوا..... اسی اثناء میں خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ہمارے ہسپتال کی گائنا لوجسٹ لیڈی ڈاکٹر نگہت آرا شاہ صاحبہ غیر متوقع طور پر ہسپتال میں آگئیں..... دراصل ان

Marfat.com

کی کار راستے میں خراب ہوگئی تھی..... جس وجہ سے بقول لیڈی ڈاکٹر صاحبہ انہیں اپنا پروگرام تبدیل کرنا پڑا..... اور وہ ایک مریض کو جو کہ ہسپتال ہذا میں داخل تھا..... اور ان کا عزیز تھا دیکھنے کے لئے تشریف لے آئیں..... چونکہ لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مجھے اچھی طرح جانتی تھیں..... اور میری بیوی کو حاملہ کے طور پر چیک بھی کرتی رہی تھیں..... انہیں جب اس بات (موت) کا علم ہوا تو وہ بھی بے حد افسردہ ہوئیں.....

مجھے بہت اچھی طرح یاد ہے کہ ایمبولینس ڈرائیور کا بے چینی سے انتظار ہو رہا تھا اور مجھ سمیت ہر کوئی حاجی صاحب کو برا بھلا کہہ رہا تھا..... ڈاکٹر صاحب سرجن صاحب اور واپڈا ہسپتال کے وہ سینئر ڈاکٹر مجھ سے کھڑے افسوس کر رہے تھے..... کہ اچانک ڈاکٹر نگہت آرا نے ڈیوٹی ڈاکٹر سے سٹیتھوسکوپ لے کر میری بیوی کو چیک کرنا شروع کر دیا..... اور کم وبیش مختلف طریقوں سے تقریباً آدھ گھنٹہ تک چیک کرتی رہیں..... پھر اچانک ہی انہوں نے سرجن صاحب سے کہا: کہ فوری طور پر آپریشن تھیٹر لگوایا جائے..... انہیں کچھ شک ہے.....

مجھ سمیت وہاں موجود ہر شخص حیرت اور امید کے ملے جلے تاثر کے ساتھ ڈاکٹر صاحبہ کی طرف دیکھنے لگا..... ابھی افطار میں ایک گھنٹہ باقی تھا..... سرجیکل اسپشلسٹ صاحب کے حکم پر فوری طور پر آپریشن تھیٹر کھلوایا گیا..... اور ایمرجنسی سٹاف کو ساتھ شامل کیا گیا..... میری بیوی کو اسٹریچر پر تھیٹر میں پہنچا دیا گیا..... باہر موجود زیادہ تر لوگ انتہائی حیرت زدہ تھے.....

میری بیوی کو تھیٹر میں گئے چند منٹ ہوئے تھے کہ ایمبولینس ہسپتال میں داخل ہوئی ڈرائیور صاحب کافی پریشان تھے..... اور کچھ کچھ شرمندہ بھی انہوں نے پہلے معذرت کی..... اور پھر بتایا کہ ریلوے اسٹیشن پر پولیس نے کھانے پینے کی اشیاء دیکھ کر تنگ کرنا شروع کر دیا..... اسی وجہ سے دیر ہوگئی..... عام حالات میں شاید ہر کوئی حاجی صاحب کو نشانہ بناتا..... مگر یہ سب کچھ تو اوپر سے ہو رہا تھا..... ڈاکٹر قیوم زبیر صاحب کا بچوں کے لئے کھانا منگوانا..... اسٹیشن پر ڈرائیور صاحب کا پولیس سے جھگڑا ہونا..... نتیجتاً تاخیر کا ہونا اور ادھر ہسپتال میں اچانک سرجن صاحب اور گائنا کالوجسٹ کا تشریف لانا..... بارش کا جاری رہنا اور بالخصوص گائنا کالوجسٹ صاحبہ کا پروگرام تبدیل کر کے اپنی عزیز مریضہ کی

Marfat.com

عیادت کو آنا..... اصل میں اسی اللہ وحدہ لاشریک قادر مطلق کے حکم کے مطابق ہو رہا تھا..... جو سب کچھ کے بغیر بھی سب کچھ کر سکتا ہے..... اور باقی سب سب کچھ کے ساتھ بھی کچھ نہیں کر سکتے..... اگر اس کا حکم نہ ہو..... مغرب ہو چکی تھی..... میرے چند عزیز بھی ہسپتال میں پہنچ چکے تھے..... اور سب گومگو کا شکار تھے.....

ابھی تک تھیٹر سے کسی قسم کی کوئی خبر باہر نہیں آئی تھی..... تمام لوگوں نے ڈرائیور اسلم صاحب کی امامت میں مغرب کی نماز اداء کی..... اور خصوصی دعاء مانگی..... نماز کے کچھ ہی دیر بعد سب لوگوں نے وہ کچھ سنا جس کا شاید تصور کرنا بھی ان کے لئے ممکن نہ تھا..... مجھے تھیٹر میں بلوایا گیا..... دونوں سینئر ڈاکٹرز کی آنکھوں میں آنسو تھے..... انہوں نے مجھے گلے لگا لیا..... اور خوشخبری سنائی کہ تمہاری بیوی زندہ ہے..... آپریشن ابھی جاری ہے..... بخدا میرے اوپر شادی مرگ کی سی کیفیت تھی..... دونوں ڈاکٹرز اولاد کے دکھ کو سمجھتے تھے..... انہوں نے میرے بچوں کو تھیٹر میں بلا کر انہیں ماں کو دکھایا اور پیار کیا..... رات تقریباً نو بجے آپریشن مکمل ہوا..... میری بیوی کو ہسپتال کے V.I.P کمرے میں شفٹ کیا گیا..... جس کا میں استحقاق نہ رکھتا تھا..... تقریباً دس دن تک میری زوجہ ہسپتال میں زیر علاج رہیں..... اور صحت یاب ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر واپس آئیں.....

الحمدللہ آج میرے پانچ بچے ہیں..... اور بیوی بفضل خدا ''حیات'' ہیں.....

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے اس سارے معاملے کی جو توضیح اور تفصیل بیان کی وہ یوں ہے..... کہ بچہ اندر ختم ہو چکا تھا..... اور ختم ہونے سے پہلے نامعلوم کسی طرح دل کی طرف حرکت کر گیا تھا..... اور دل پر پنکچر کر کے خود بھی ختم ہو گیا تھا..... اور اپنی ماں کے دل کی دھڑکن بھی ناقابل محسوس کر گیا تھا..... یوں جب ہسپتال میں ڈاکٹر کو میری اہلیہ کی دھڑکن نہ ملی تو انہوں نے اس کی موت کی تصدیق کر دی..... مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا.....

ڈاکٹرز کی سائنسی توجیہ اپنی جگہ مگر میں آج کئی برسوں بعد جب سوچتا ہوں تو اس سارے واقعے کی اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی..... سوائے اس کے کہ

''جسے اللہ رکھے.....''

Marfat.com

موضوع نمبر 34

لالچ کے پانچ اثر انگیز واقعات

ڈالروں کے لالچ میں عرب مجاہد کو شہید کرنیوالے افغانی کی نیند حرام ہوگئی:

1 ......ایک افغانی امریکی ڈالروں کی لالچ میں ایک عرب مجاہد کو شہید کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو عجیب وغریب اذیت میں مبتلا کر دیتے ہیں..... چنانچہ اذیت میں مبتلا افغانی کا کہنا ہے کہ میں نے امریکی ڈالروں کی لالچ میں آ کر ایک عرب مجاہد کو اپنی گولیوں کا نشانہ بنایا..... اس کے بعد سے مجھے کبھی آج تک چین نہیں آیا..... جب بھی سونا چاہتا ہوں تو شہید عرب مجاہد میری گردن دبوچ لیتا ہے..... جس کی وجہ سے میں خوف کے مارے اٹھ جاتا ہوں..... ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ جسمانی لحاظ سے مجھے کوئی نقص نہیں..... تاہم اس مرض کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں..... (ضرب مؤمن ۸ مارچ ۲۰۰۲ء)

لاوارث سمجھ کر اپنے زخمی بیٹے کا علاج نہ کرنے والے ڈاکٹر کا واقعہ:

2 ......ایک ڈاکٹر تھا جو دماغ کا آپریشن کیا کرتا تھا..... ہزاروں روپے لیتا تھا..... اسی طرح کروڑ پتی بن گیا..... ایک دفعہ اس کے ہسپتال میں ایک نوجوان لایا گیا..... جس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا تھا..... دماغ پر چوٹ لگی تھی..... ڈاکٹروں نے یہ بات طے کی کہ اگر اس کا دماغ کا آپریشن کیا جائے تو بچ سکتا ہے..... اس ڈاکٹر کو بتایا گیا کہ ایک جوان العمر بچہ ہے..... جس کے دماغ پر چوٹ لگی ہے..... بچے کے گھر فون کیا گیا گھر میں کوئی نہ تھا..... لوگوں نے کہا: آپ آپریشن کر دیں پیسے بعد میں ان سے لے لیں گے.....

اس نے کہا: میرا اصول ہے پہلے پیسے آپریشن بعد میں..... بچہ تڑپ رہا ہے اس کو پیسے کی ہوس ہے..... نرسوں نے آکر بتایا کہ بچہ کی حالت خطرناک ہے..... آپریشن کر

Marfat.com

جائے..... مگر اس کا ایک ہی جواب تھا..... کہ پیسے پہلے آپریشن بعد میں..... مرتا ہے تو مرنے دو..... پھر ڈاکٹر نے آکر بتایا کہ بچہ خطرے کی حدود میں داخل ہو گیا ہے..... اگر پہلے بچ سکتا تھا تو اب نہیں بچے گا..... اتنے میں فون کی گھنٹی بجی..... فون اس کی بیوی نے کیا تھا..... کہہ رہی تھی کہ مجھے ابھی ابھی ایک فون کال ریسیو ہوئی ہے کہ ہمارے نوجوان اکلوتے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے..... کہیں وہ آپ کے ہسپتال میں تو نہیں لایا گیا..... یہ اُٹھ کے آپریشن تھیٹر کی طرف تیز تیز جانے لگا..... سامنے سے ڈاکٹر نکلا اور مخاطب ہوا ڈاکٹر صاحب اب کوئی فائدہ نہیں..... مریض ایکسپائر ہو گیا ہے..... اس نے جب دیکھا تو وہ اس کا ہی نوجوان العمر اکلوتا بیٹا تھا..... اللہ تعالیٰ نے اسے دکھایا کہ اگر غریب کا بچہ تڑپ تڑپ کر مر سکتا ہے تو تیرا بیٹا بھی تیری ہی ہوس زر کی وجہ سے تڑپ تڑپ کر مر سکتا ہے..... کیا فائدہ ہوا اسے پیسے جمع کرنے کا؟.....

دولت کے لالچ میں بے گناہ شخص کو گھوڑے سمیت قتل کرنے کا واقعہ:

3..... تقریباً ۸۵ برس پہلے کی بات ہے..... اعظم گڑھ کے ایک دیہات میں ایک زمیندار مولا بخش نام کے رہتے تھے..... مولا بخش اپنے باپ کی تنہا اولاد تھے..... اور ان کے باپ ابھی زندہ تھے..... ان کے رشتہ داروں نے سوچا کہ اگر مولا بخش کا خاتمہ کر دیا جائے تو ان کی جو اولاد ہے وہ محجوب ہو جائے گی..... کیوں کہ دادا زندہ ہوگا اور باپ مر چکا ہوگا..... اس طرح ان کے حصے کی ساری جائیداد ہم کو مل جائے گی..... چنانچہ انہوں نے خفیہ طور پر مولا بخش کے قتل کا منصوبہ بنایا.....

بقرہ عید قریب تھی..... مولا بخش اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر شہر روانہ ہوئے..... تا کہ وہاں سے عید کا سامان خرید کر لائیں..... ان کے دشمنوں نے جمع ہو کر مشورہ کیا..... پوری اسکیم طے ہو گئی..... عصر کا وقت تھا..... مولا بخش کا گھوڑا گاؤں سے تین میل کے فاصلہ پر ایک جنگل میں داخل ہوا جو راستہ میں پڑتا تھا..... ''ٹھہر جاؤ.....'' اچانک ایک کرخت آواز نے مولا بخش کو اپنی طرف متوجہ کر لیا..... دیکھا تو چار آدمی جو لاٹھیوں اور بلموں سے

Marfat.com

پوری طرح مسلح تھے..... ان کے سامنے کھڑے ہیں..... اتنے میں ایک نے لپک کر گھوڑے کی لگام پکڑلی..... اب مولا بخش کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ گھوڑے سے اتر پڑیں.....

''آخر تم لوگ کیا چاہتے ہو..... مولا بخش نے اضطراب آمیز لہجے میں پوچھا.....

''تمہاری جان..... ''بلم کے پیچھے کھڑے ہوئے خونخوار چہروں نے جواب دیا.....

مولا بخش صورت حال کی نزاکت کو پوری طرح سمجھ چکے تھے..... انہوں نے چند لمحے سوچا..... اور اس کے بعد جواب دیا.....

''اچھا عصر کا وقت ہے..... مجھے نماز پڑھ لینے دو.....''

''ہاں تم نماز پڑھ سکتے ہو.....''

مولا بخش مصلیٰ بچھا کر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے..... یہ ان کے لیے صرف نماز نہیں تھی..... بلکہ پیش آمدہ صورت حال سے نمٹنے کے لیے سوچنے کا ایک وقفہ بھی تھا..... وہ بظاہر نماز پڑھ رہے تھے..... مگر حقیقتاً اپنے رب سے سرگوشی کر رہے تھے..... وہ ابھی سجدہ میں تھے کہ ان میں سے ایک معمر شخص نے کہا.....

دیکھتے کیا ہو اس سے بہتر وقت نہیں مل سکتا..... اگر کہیں کوئی مسافر آنکلا تو تمہارا سارا منصوبہ دھرا کا دھرارہ جائے گا..... بزرگ ساتھی کی بات سب کی سمجھ میں آ گئی..... اور فوراً ہی ان کے دو طاقتور آدمی مولا بخش کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے..... سجدے کی حالت ہی میں ایک لاٹھی گردن کے نیچے رکھی گئی..... اور دوسری گردن کے اوپر..... اس کے بعد دونوں طرف سے چاروں آدمیوں نے مل کر دبایا تو مولا بخش کی زبان نکل پڑی..... تھوڑی دیر بعد وہ اس دنیا میں نہیں تھے..... اس کے فوراً بعد دشمنوں نے گھوڑے کو بھی قتل کر دیا..... اور گھوڑے اور اس کے سوار دونوں کی لاش قریب کے دریا میں بہادی.....

یہ برسات کا زمانہ تھا..... عین اسی رات کو موسلا دھار بارش ہوئی..... اور قریباً ایک ہفتہ تک جاری رہی..... اس بارش میں نہ صرف قتل کے تمام آثار دھل کر ختم ہو گئے..... بلکہ چڑھے ہوئے دریا میں لاش بھی ہمیشہ کے لیے غائب ہو گئی..... واقعہ کے بعد مولا بخش کے

Marfat.com

صاحبزادے عبدالصمد اور ان کے داماد حامد حسن دو ہفتے تک بارش اور سیلاب میں مارے مارے پھرے..... مگر مولا بخش کا کوئی سراغ نہ ملا.....

جس وقت مولا بخش کا گھوڑا جنگل میں داخل ہوا..... اور چاروں آدمیوں نے مل کر انہیں گھیر لیا تو مولا بخش کے پیچھے کچھ فاصلے پر گاؤں کا ایک بنیا بھی تھا..... جو بازار سے آ رہا تھا.....

اس نے جیسے ہی یہ منظر دیکھا تو فوراً کھسک کر ایک جھاڑی میں چھپ گیا..... وہ وہیں سے پورا منظر دیکھ رہا تھا..... اس نے بعد میں گھر آ کر مولا بخش کے وارثوں کو سارا واقعہ سنایا..... رپورٹ ہوئی..... پولیس آئی..... مگر نہ لاش برآمد ہوئی..... اور نہ قتل کا کوئی ثبوت فراہم ہوا..... اس وجہ سے مقدمہ قائم نہ ہو سکا..... چاروں قاتل بہت خوش تھے کہ چلو قتل بھی کیا..... اور سزا سے بھی بچے..... اور مقتول کی ساری جائیداد کا حق بھی مل گیا.....

مگر آخری عدالت کا فیصلہ ابھی باقی تھا..... اس لیے جلد ہی یہ واقعہ ہوا کہ یکے بعد دیگرے وہ چاروں بیمار ہوئے..... جنہوں نے مولا بخش اور ان کے گھوڑے کو قتل کیا تھا..... ان میں سے ہر ایک کی بیماری موت کی بیماری تھی..... پہلا شخص جب مرنے کے قریب ہوا تو لوگوں نے سنا کہ وہ سخت اضطراب کی حالت میں کچھ کہہ رہا ہے..... قریب آ کر کان لگایا تو صاف طور پر یہ الفاظ اس کی زبان سے نکل رہے تھے.....

"مولا بھائی اپنے گھوڑے سے ہم کو مت کچلیے..... مولا بھائی اپنے گھوڑے سے ہم کو مت کچلیے....."

اسی طرح چاروں قاتل بیمار ہوئے..... اور چاروں اپنے آخر وقت میں یہی کہتے ہوئے مر گئے..... گویا کہ مقتول اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے جسم کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روند رہا تھا..... موت کے بعد جب نہلانے کے لیے ان کے جسم کا کپڑا اتارا گیا..... تو یہ قیاس صحیح نکلا..... لوگوں نے دیکھا کہ ان کے جسم پر جگہ جگہ گھوڑے کے کھر کے نشانات پڑے ہوئے ہیں..... جیسے واقعی کسی گھوڑے نے اپنے کھر سے ان کو پامال کیا ہو.....

اسی طرح چاروں آدمیوں کا خاتمہ ہو گیا..... اور وہ یا ان کی اولاد مولا بخش کی جائیداد بھی حاصل نہ کر سکی..... کیوں کہ دا،از ندہ تھے..... اور انہوں نے موا،بخش کے لڑکوں کے نام

Marfat.com

ان کا پورا حصہ لکھ دیا..... آج بھی مولا بخش کے پوتے زندہ سلامت موجود ہیں..... اور ان کی پوری جائیداد ان کے پوتوں کے قبضہ میں ہے..... (بحوالہ ذکریٰ۔ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

لالچ کا انجام موت کے وقت پتہ چلتا ہے:

4 ...... مارچ ۲۰۰۱ء کے ''ماہنامہ البرہان'' کے مضمون سے اقتباسات.....

''میں نے جب ہوش سنبھالا اپنے بڑوں کی طرح دنیا کی ہوس میں سرگرداں رہا..... مجھے غرض دولت سے تھی..... یہ نہیں کہ دولت حرام طریقوں سے آرہی ہے یا حلال..... ہر قسم کا نیا فیشن ہمارے گھر میں آتا..... ٹی وی..... وی سی آر..... اور ڈھیر ساری فلمیں..... غرض ایسی کوئی لعنت نہ تھی جو میرے گھر میں موجود نہ ہو..... رات کو تفریح طبع کے لیے پوری فیملی کے ساتھ فلم دیکھ کر سونا.....

ایک دن مجھے محسوس ہوا کہ میرا وجود ساتھ چھوڑ رہا ہے..... یکلخت ایسی حالت ہوگئی کہ صرف ایک گلاس پانی مانگنے کے لیے مجھے پورے جسم کی قوت صرف کرنا پڑی..... اگلی ہی لمحے اسپتال میں ڈاکٹروں کی پوری ٹیم میرے گرد موجود تھی..... میرے کانوں میں آواز پڑی دل کا شدید دورہ ہے..... بہت مشکل ہے..... دعا کیجیے.....

یکلخت مجھے محسوس ہوا جیسے میرے جسم کو چلتی آرا مشین کے سامنے کر دیا گیا ہو..... جیسے میرے جسم کو قینچی سے کترا جا رہا ہو..... جیسے مجھے ابلتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا گیا ہو..... جیسے میرے جسم کے تلوار سے ایک ہزار ٹکڑے کر دیئے گئے ہوں..... جیسے زندہ بکری کی کھال اتاری جا رہی ہو..... جیسے بیلنے میں گنے کے ساتھ مجھے بھی ڈال دیا گیا ہو..... میں بہت چلایا..... مجھے چھوڑو..... صرف ایک بار مہلت دے دو..... میں بہت نیک ہو جاؤں گا..... مر گیا..... ہائے اللہ..... میری اماں..... کہاں مر گئی میری بیوی..... کہاں مر گئی میری اولاد..... کہاں مر گئے میرے کارندے..... کہاں گیا میرا مال..... کہاں گئے میرے تعلقات؟؟

ملک الموت کی دہشت ناک آواز میرے کانوں میں گونجی..... نکل اے خبیث روح..... اپنے خبیث بدن سے..... نکل آج تو بہت قابل مذمت ہے..... کھولتے ہوئے

Marfat.com

پانی..... پیپ..... زقوم اور طرح طرح کے عذابوں کی تجھے خوشخبری ہو..... اس وقت میں اتنی تکلیف محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے باریک ململ کا کپڑا سخت خاردار ٹہنیوں پر ڈال کر زور سے اپنی طرف کھینچا ہو..... اس طرح میر سارا بدن تار تار ہو گیا..... پہلے میرے پاؤں ٹھنڈے ہوئے..... پھر پنڈلیاں..... اور آہستہ آہستہ پورا بدن ٹھنڈا ہو گیا..... اور میں مر گیا..... ذرا سوچیے کہ یہ کیفیت تو صرف جان نکلنے کے وقت کی تھی..... اس کے بعد قبر کا حشر کا اور جنت دوزخ کا معاملہ باقی ہے:

یہ اونچے اونچے محل کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالیشان بنگلے کچھ کام کے نہیں ہیں
آنکھوں سے تو نے دیکھے جنازے کتنے
ہاتھ سے تو نے دفنائے مردے کتنے
دو گز زمین کا ٹکڑا چھوٹا سا تیرا گھر ہے
مخمل پہ سونے والے مٹی میں سو رہے ہیں
خیر و شر کی ہو ہمیں پہچان بزم زیست میں
ہم سے لوگوں کو خدایا وہ بصیرت چاہیے

منافع کی لالچ میں ایک ٹھگ کے پاس رقم جمع کروانے والوں کا انجام:

5......انسان طبعاً مال کا حریص ہے..... قرآن کریم میں اسے مال کی شدید خواہش رکھنے والا کہا گیا ہے..... جو اسے مل جائے اس پر مطمئن نہیں ہوتا..... اور جو نہیں ملا اس کے پیچھے دوڑتا ہے..... اس حرص کا نتیجہ ہے..... کہ وہ مکمل طور پر غیر مطمئن زندگی گزارتا ہے..... اور اکثر خوابوں یا خیالی منصوبوں میں مگن رہتا ہے..... حاصل شدہ نعمتوں پر شکر کے بجائے غیر حاصل شدہ نعمتوں کے پیچھے دوڑتا اور مال و دولت کی ہوس میں راتوں رات امیر بننے کی خواہش بعض اوقات انسان کو اپنی جمع پونجی سے بھی محروم کر دیتی ہے..... اور ایسا شخص اپنے ناشکرے پن کی وجہ سے حاصل شدہ نعمتوں سے بھی تہی دامن ہو جاتا ہے..... گزشتہ

Marfat.com

دنوں ملتان میں اس طرح کا ایک افسوسناک واقعہ منظر عام پر آیا..... جس سے قناعت اور راضی برضا رہنے کا سبق ملتا ہے..... خواہشات کے سمندر میں صرف وہی لوگ ڈوبنے سے بچتے ہیں..... جو قناعت اختیار کرتے ہیں..... حریص کو قارون کا خزانہ بھی مل جائے تو اس کی حرص ختم نہیں ہوتی..... بلکہ جوں جوں عمر ڈھلتی ہے..... حرص اور مال کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے.....

شیخ سعدی کے بقول حریص کی آنکھ کو قبر کی مٹی پر کرسکتی ہے..... یا پھر قناعت..... جو قناعت اختیار نہیں کرتا ہے..... وہ ایسی روحانی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے..... جو موت آنے تک مسلسل بڑھتی رہتی ہے..... اس کا نام حرص ہے..... مذموم حرص وہی ہے..... جو دنیا کے لئے ہو..... اس میں مبتلا شخص تحصیل مال کے لئے نہ صرف احکام شریعت کو پامال کرتا ہے..... بلکہ احسان ومروت..... جود وسخا اور ایثار ومحبت جیسی انسانی واخلاقی قدرتوں سے بھی محروم ہو جاتا ہے..... ایسا شخص روپے پیسے ہی کو اپنا قبلۂ مقصود بلکہ معبود بنالیتا ہے..... ضروریات سے زائد لاکھوں کروڑوں کا مالک ہو تو بھی اس کا نفس ''ھل من مزید'' کی صدا لگاتا رہتا ہے..... حدیث شریف کے مطابق علم کی طرح مال کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا..... علم کی خواہش جس قدر قابل تعریف ہے..... مال کی حرص اسی قدر لائق مذمت ہے..... کسی محنت ومشقت کے بغیر دولت مند بننے کی خواہش اور مال کی حد سے بڑھی ہوئی محبت جیسی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حال ہی میں ملتان میں طاہر شریف نامی شخص نے ''مدد کمیٹی'' کی بنیاد رکھی..... اور اعلان کیا کہ رقوم جمع کرانے والوں کو ۴۴ فیصد نفع دیا جائے گا..... یہ نفع کی وہ مقدار ہے..... جو منظم کاروبار اور برسوں کی محنت وشہرت سے بھی شاذونادر ہی ملتی ہے..... مگر لوگوں نے دیکھا کہ طاہر شریف اپنے وعدہ کے مطابق ''نفع'' تقسیم کر رہا ہے..... تو انہوں نے دھڑا دھڑ اس نفع بخش اسکیم میں رقم جمع کرانی شروع کردیں..... حتیٰ کہ بہت سے افراد نے ''مدد کمیٹی'' میں پیسے لگانے کیلئے اپنے مکان..... دکانیں..... رکشے موٹر سائیکلیں اور زیورات تک بیچ دیئے..... بعض لوگ جہیز تک فروخت کر کے کمیٹی میں شامل ہوئے..... جن جن افراد کو نفع کی رقم ملی وہ مدد کمیٹی کے چلتے پھرتے

Marfat.com

اشتہار بن گئے..... اور یوں چند ماہ میں جمع ہونے والی رقوم لاکھوں سے تجاوز کر کے کروڑوں تک پہنچ گئیں.....

ایک اندازے کے مطابق بیس سے تیس کروڑ تک کی رقوم جمع کرائی گئیں..... جبکہ دوسری طرف یہ رقوم کسی کاروبار میں نہیں لگائی گئیں..... بلکہ ایک کی رقم دوسرے کا نفع بن جاتی تھی..... جب تک سرکل چلتا رہا لوگوں کو نفع ملتا رہا..... اور مدد کمیٹی کو شہرت و نیک نامی..... لیکن ظاہر ہے کہ حقیقی آمدن نہ ہونے کی وجہ سے بحران پیدا ہونا لازمی تھا.....

چنانچہ اصل حقیقت سامنے آتے ہی "مدد کمیٹی" اپنے انجام کو پہنچ گئی..... اور مقامی پولیس نے "مدد کمیٹی" کی تمام رقوم اور ریکارڈ اپنے قبضے میں لے لیا..... مگر اس سانحہ کا افسوسناک پہلو یہ کہ "مدد کمیٹی" کے دفاتر اور طاہر شریف کے اکاؤنٹس سے جو رقم پولیس کے ہاتھ آئی..... اس کی مالیت تین سے چار کروڑ تک ہے..... جبکہ متاثرین اب تک بیس کروڑ روپے کے کلیم داخل کر چکے ہیں..... اور مزید متوقع ہیں..... دونوں رقوم میں جو فرق ہے..... اس کی وجہ بالکل واضح ہے کہ ۴۴ فیصد "نفع" دینے کی وجہ سے اصل رقوم میں بدستور کمی آتی رہی..... نیز کمیٹی کے بانیان بھی اس بہتی گنگا سے خوب ہاتھ دھوتے رہے..... اس وقت صورتحال یہ ہے کہ طاہر شریف پولیس کی حراست میں ہے..... اور کمیٹی کے دفاتر اور اکاؤنٹس سے حاصل کردہ رقم پولیس کے قبضہ میں ہے..... جبکہ متاثرین دربدر خوار ہیں..... تشویشناک امر یہ ہے کہ ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اس قدر خطیر رقم کہاں صرف ہوئی ہے..... اور باقی ماندہ طاہر شریف کے علاوہ کس کے قبضہ میں ہے؟..... اس سانحہ کے نتیجے میں بہت سی بے سہارا اور بیوہ خواتین اور ریٹائرڈ اور معذور افراد جنہوں نے نفع کی امید میں عمر بھر کی کمائی کمیٹی نذر کر دی تھی..... نان شبینہ تک کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں..... اگرچہ مقامی انتظامیہ نے متاثرین کو ادائیگیوں کی یقین دہانی کرائی ہے..... لیکن ہاتھ آنے والی رقوم اور داخل کردہ کلیموں میں جو کروڑوں روپے کا تفاوت ہے..... اسے کون دور کرے گا..... اور اس کی تلافی کیسے ممکن ہوگی؟..... اگر یہ تین چار کروڑ متاثرین میں صحیح تقسیم ہو گئے (جس کے امکانات کم ہیں) تو بھی ہر کھاتہ دار کو اسی پچاسی فیصد نقصان ہوگا..... جو اس کیلئے یقیناً ایک المناک حادثہ ہے.....

Marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں انسانی آرزوئیں ایک حد تک ہی پوری ہوتی ہیں..... لہٰذا ہر انسان کو چاہیئے کہ وہ انہیں ایک حد تک محدود رکھے..... جو مسلمان اپنے باطن کو دنیا کی آلائشوں..... موہوم امیدوں..... خیالی منصوبوں اور ناپائیداریوں سے پاک رکھے..... وہ دنیا میں بھی راحت واطمینان کی زندگی گزارتا ہے..... اور آخرت میں بھی کامیابی سے ہم کنار ہوگا..... (ان شاءاللہ) ہمیں متاثرین سے ہمدردی اور ان کے ساتھ ہونے والے اس حادثہ پر دلی افسوس ہے..... لیکن اگر یہ افراد لاکھوں روپے کمیٹی میں لگانے سے پہلے کسی عالم سے صرف یہ مسئلہ پوچھ لیتے کہ کیا نفع کی متعین مقدار (فکسڈ پرافٹ) طے کرنا جائز ہے یا نہیں؟..... اور جو جواب ملتا اس پر عمل کرتے تو آج کف افسوس ملنے سے بچ جاتے.....

(از: مولانا محمد ازہر)

اللہ اللہ اللہ

موضوع نمبر 35

اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے دس اثر انگیز واقعات

پھل کے چھلکے اور مچھلی کے کانوں پر کلمہ طیبہ:

1......ایک شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ہندوستان گیا..... ایک شہر میں پہنچا تو وہاں ایک درخت دیکھا..... جس کے پھل بادام کے مشابہ تھے..... اس کے دو چھلکے ہوتے تھے..... جب انہیں توڑا جاتا تھا تو اس کے اندر سے ایک لپٹا ہوا سبز ورق نکلتا تھا ..... جب اسے کھولا جاتا تھا تو اس کے اندر فطری طور پر سرخ روشنائی سے ''لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ'' لکھا ہوتا تھا..... اور اہل ہند اس سے تبرک حاصل کرتے تھے..... اور بارش رک جاتی تو اس کے وسیلہ سے طلب باراں کرتے تھے..... اور اس کے پاس گڑگڑا کر رویا کرتے تھے..... میں نے یہ قصہ ابو یعقوب صیاد سے بیان کیا..... انہوں نے فرمایا: میں اس میں کوئی تعجب انگیز بات نہیں سمجھتا..... میں جب ایلہ میں تھا تو میں نے ایک مچھلی شکار کی..... اس کے دائیں کان پر ''لا الہ الا اللہ'' اور بائیں پر ''محمد الرسول اللہ'' لکھا ہوا تھا..... میں نے جب یہ دیکھا تو اسے دریا میں ڈال دیا.....

جرمنی میں اگنے والے درخت کی کلمہ طیبہ کی شکل:

2......کولون جرمنی کے ایک پارک میں قدرتی طور پر اگنے والے درختوں نے کلمہ طیبہ کی شکل اختیار کر لی.....اور یہ فوٹو کویت کے ایک مقامی اخبار میں شائع ہوا.....

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس دین کو دین حق سمجھ کر غیر مسلم اسلام کے اندر داخل ہو رہے ہیں..... مگر مسلمان اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی ہمت نہیں کر رہا..... اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کے لئے جان مال وقت کی قربانی نہیں دی..... جس چیز پر

Marfat.com

جان..... مال وقت کی قربانی کی جائے گی..... اس سے اس کو محبت ہو جاتی ہے..... اس لئے جب ہم اپنے دین کے لئے قربانی نہیں کریں گے..... دین سے ہمیں پیار نہیں ہوگا..... اور نہ ہی یقین بنے گا..... اور عمل کرنا مشکل رہے گا..... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان تینوں چیزوں کی قربانی دے کر دین کو حاصل کیا..... اور اللہ تعالیٰ کی ذات نے ان کو اتنا پسند کیا کہ اس دنیا میں ہی اپنی رضا کی سند عنایت فرمادی.....

شہید کے خون سے ''لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ'' بنتا چلا گیا:

3......زرعون شہر میں شیر آغا کے ساتھ چھاپہ مار کارروائیوں میں حصہ لینے والے عبدالجبار نے بتایا کہ یکم جولائی ۱۹۸۶ء کو یغمان میں ہمارا ایک ساتھی محمد آغا کمیونسٹوں کے ایک مرکز پر حملے کے دوران شہید ہو گیا..... ہم نے اسے سفید کفن میں دفنا دیا..... تھوڑی دیر کے بعد ہم نے دیکھا کہ اس کا خون بہہ بہہ کر کفن پر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ لکھ رہا ہے..... یہ واقعہ میرے ساتھ کئی اور مجاہدین نے بھی دیکھا.....

نومولود بچے کے دائیں بازو پر قدرتی طور پر لکھا ہوا اسم محمد:

4......دنیا کی مختلف چیزوں پر نام جل جلالہٗ یا نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ملتا ہے..... آئے دن فروٹس پر..... جانوروں پر اور دوسری اشیاء پر یہ نشانیاں ملتی ہیں..... مثلاً چاڈ کے دارالحکومت انجانیا میں ایک غیر مسلم غریب خاندان آباد ہے..... جو والدین اور پانچ بچوں پر مشتمل ہے..... ۲۷، ستمبر ۱۹۹۲ء کو گھر میں چھٹا بچہ پیدا ہوا..... ماں کو ولادت کے وقت کسی طرح کی تکلیف محسوس نہ ہوئی..... ولادت کے وقت نگران دائی نے بائیں بازو پر کچھ لکھا دیکھا..... یہ لفظ ہمسایہ کی خاتون نے جب پڑھا تو اسم محمد لکھا ہوا تھا..... جب مسلمانوں کو پتہ چلا تو سب نے آ کر دیکھا..... اور یہ خبر ٹیلی ویژن پر بھی نشر کی گئی..... صدرِ مملکت اپنے وزراء کے ساتھ یہ نظارا دیکھنے آئے..... اور بچے کو بہت سے تحائف دیئے.....

(ہفت روزہ ماجد ابوظہبی ۲۳/ دسمبر ۱۹۹۲ء)

Marfat.com

سانس کی نالیوں میں ہڈیوں کی شکل میں کلمہ کا انکشاف:

5 ......انسان کی سانس کی نالیوں کی نرم ہڈیوں کی شکل اس طرح ہے کہ جیسے کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ہے..... نرم ہڈیوں کی شکل کا نقشہ کمپیوٹر کے ذریعے سعودی عرب کے ایک ڈاکٹر سید اشرف الدین نے جدہ سے بھیجا ہے..... جو مندرجہ ذیل ہے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللہِ

Human Body tesrifies to Divine truth.

یہ نقشہ ہر مسلم اور غیر مسلم کے جسم میں پایا جاتا ہے..... اور قرآن مجید کی آیت کا ثبوت پیش کرتا ہے..... سانس کی نالی جو حلق کو پھیپھڑوں سے ملاتی ہے وہ لا الہ الا اللہ پیش کرتی ہے..... اور پسلیوں کے اندر سانس کی نالیاں محمد رسول اللہ بنا رہی ہیں.....

جب فرعون کی غرق شدہ لاش دریافت ہوئی!!!

6 ...... برٹانیکا کے مضمون "ممی" میں ذکر ہے کہ ۱۹۰۶ء میں ایک انگریز ماہر علم وتشریح سر گرفٹن ابلیٹ اسمتھ نے میوں کو کھول کھول کر ان کے حنوط کی تحقیق شروع کی تھی..... اور چوالیس میوں کا مشاہدہ کیا تھا..... گولڈنگ لکھتا ہے کہ ۱۹۰۷ء میں سمتھ کو مرنفتاح کی لاش ملی تھی (یہ وہی مرنفتاح فرعون ہے..... جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں غرق ہوا تھا) جب اس کی پٹیاں کھولی گئیں..... تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے جسم پر نمک کی تہہ جمی ہوئی تھی..... جو کسی ممی کے جسم پر نہیں پائی گئی..... گولڈنگ یہ بات بیان کرتا ہے کہ فرعون ..لائے نیل میں غرق ہوا تھا..... جو اس زمانے میں بحیرہ احمر سے ملا ہوا تھا..... آگے چل کر وہ لکھتا ہے کہ جزیرہ نمائے سینا کے مغربی ساحل پر ایک پہاڑی ہے..... جسے مقامی لوگ جبل فرعون کہتے ہیں..... اس پہاڑی کے نیچے ایک غار نہایت گرم پانی کا ایک چشمہ ہے..... جسے لوگ حمام فرعون کہتے ہیں..... اور سینہ بہ سینہ روایات کی بناء پر یہ کہتے ہیں..... کہ اسی جگہ فرعون کی لاش ملی تھی..... میں ان معلومات سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ بحیرہ احمر میں

Marfat.com

ڈوبنے کے بعد اس کی لاش پھول کر سمندر پر تیرنے اور حمام فرعون تک پہنچنے میں کافی وقت لگا ہوگا..... جس کے دوران میں اس کے گوشت پوست میں سمندری پانی کا نمک جذب ہو گیا ہوگا..... یہ نمک اس کی لاش کو حنوط کرتے وقت خارج نہیں کیا جا سکتا تھا..... تین ہزار برس کے دوران میں یہ رفتہ رفتہ اس کے جسم سے خارج ہو کر ایک تہہ کی صورت میں جم گیا تھا..... اور پٹیاں کھولی گئیں تو یہ نمک اس پر جما ہوا پایا گیا.....

اس ممی کو قاہرہ کے عجائب گھر میں رکھا گیا..... ۱۹۷۵ء میں ڈاکٹر ایل ملیجی واسس اور پروفیسر سیکالدی نے ممی کا ایک تحقیقی مشاہدہ کیا.....

یہ ممی آج کل قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے.....

پتہ پر لکھا ہوا کلمہ پڑھ کر راجہ کویل کا قبولِ اسلام:

7 ......مشہور سیاح ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے..... کہ فقیہ حسین نے مجھ سے یہ باتیں ذکر کی تھیں..... کہ وہ فلاں مسجد راجہ کویل کے دادا نے تعمیر کی تھی..... جو مسلمان تھا..... اور اس کے اسلام لانے کے متعلق ایک عجیب قصہ بیان کیا جاتا ہے.....

جامع مسجد کے سامنے ایک بڑا درخت کھڑا ہے..... اس کے پتے انجیر کے پتوں کے مشابہ ہیں..... لیکن اس کے بالمقابل زیادہ نرم ہیں..... اس درخت کے گرد دیوار بنی ہوئی ہے..... اور وہاں ایک محراب بھی ہے..... میں نے وہاں دوگانہ اداء کیا..... (اس درخت کو شہادت کہتے ہیں) اور یہ قصہ بیان کرتے ہیں..... کہ ہمیشہ خریف کے موسم میں اس درخت سے ایک پتہ نکلتا ہے..... جو پہلے زرد ہوتا ہے..... پھر سرخ ہو جاتا ہے..... اس کے بعد گر پڑتا ہے..... اس پر قلم قدرت سے "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" لکھا ہوا ہوتا ہے.....

فقیہ حسین اور کئی ثقہ آدمیوں نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ انہوں نے یہ پتہ دیکھا اور اس میں کلمہ لکھا ہوا پڑھا ہے..... جب یہ پتہ گرتا تو اس کا نصف ٹکڑا مسلمان لے لیتے اور نصف راجہ کے خزانے میں جمع کر دیا جاتا ہے..... راجہ کویل عربی خط پڑھ لیتا تھا..... جب اس نے پتہ

Marfat.com

میں لکھا ہوا کلمہ پڑھا تو مسلمان ہو گیا..... اور بڑا پکا مسلمان ہوا.....

بند پتھر کے اندر سے مچھلی کا برآمد ہونا:

8 ......راقم نے یہ واقعہ ایک بزرگ کو سنایا..... جو کہ ایک گورنمنٹ کالج کے پرنسپل ہیں..... وہ سن کر بہت متاثر ہوئے..... اور پھر انہوں نے اپنی آپ بیتی سنائی..... جو من و عن قارئین کی خدمت میں پیش ہے:

وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۷۱ء میں جب میں میٹرک کا طالب علم تھا تو ہم سکاؤٹنگ کے لئے مری گئے..... ہمارا اسکاؤٹ کیمپ مری کی پہاڑیوں میں تھا..... ہمارے استاد صاحب نے فرمایا: کہ روٹیاں پکانے کے لئے کوئی پتھر ڈھونڈو..... ہمارے پاس روٹی پکانے کے لئے توا نہیں تھا..... باقی لوگ جو دوسرے کیمپوں میں تھے وہ بھی پتھروں پر روٹیاں پکا رہے تھے..... ہم نے بھی پتھر ڈھونڈا اور روٹیاں پکانی شروع کیں..... روٹی درمیان سے کچی رہ جاتی تھی..... کیونکہ پتھر موٹا تھا.....

ہمارے استاد صاحب نے فرمایا: کہ اس کو لمبائی کے رخ درمیان سے توڑ کر دو ٹکڑے کر دو..... تاکہ یہ پتلا ہو جائے اور روٹی کچی نہ رہے..... جب ہم نے پتھر توڑا تو اس کے درمیان میں پانی تھا..... اور ایک مچھلی جیسی کوئی چیز تھی..... جو کہ اس کے اندر زندہ تھی..... ان کے بقول یہ واقعہ ان کی زندگی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے..... انسان نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کو دیکھنا ہو تو اپنے آپ ہی کو دیکھ لے کہ کیسے اللہ تعالیٰ نے انسان کو (گندے پانی کے قطرے) نطفے سے پیدا کیا..... اس کو دل و دماغ دیئے..... ہاتھ پاؤں بنائے..... آنکھیں اور زبان عطاء فرمائیں..... اور صبح و شام اپنی نعمتوں کی برسات اس پر کر رہے ہیں.....

کلمہ لکھا ہوا شہد کی مکھیوں کا بنایا ہوا چھتہ:

9 ......رابطہ عالم اسلامی سے شائع ہونے والا مؤقر جریدہ ''اخبار العالم الاسلامی'' مجریہ ۲۱/ اپریل ۱۹۹۲ء ایک جگہ پڑھنے کو ملا..... اخبار کی ایک سرخی پر نظر پڑتے ہی حیرت زدہ

Marfat.com

ہو گیا..... "النحل یکتب لفظ الجلالة الله فی منحله بالاغواه بالاردن." اردن کے اغواصوبہ میں ایک گاؤں "مشارع" ہے..... جہاں شہد کی مکھیاں پالنے کا کام اعلیٰ پیمانے پر ہوتا ہے..... اسی گاؤں کا واقعہ ہے..... ایک دن دیکھ بھال کے دوران سید محمد احمد کی نظر ایک ایسے چھتہ پر پڑی..... جس میں جلی حروف میں لفظ اللہ لکھا ہوا تھا..... جسے دیکھتے ہی صاحب واقعہ سجدہ ریز ہو گئے..... پھر چند دنوں کے بعد اپنے پڑوسیوں کو بھی اس عجائب قدرت کا نظارا کرایا.....

حقیقت یہ ہے کہ خالق عالم نے ابتدائے آفرینش سے ہی شہد کی مکھیوں کے ذہن و دماغ میں یہ بات ڈال دی تھی کہ تمہیں شہد تیار کرنا ہے..... جس پر سورۂ نحل شاہد ہے..... وحی الٰہی کے مطابق ان کی زندگی ہمہ وقت رواں دواں اور مصروف عمل ہے..... کبھی قنوطیت و یاس کی ادنیٰ جھلک بھی ان کی زندگی میں نہ دیکھی گئی..... مکھیاں ہمیشہ شہد تیار کرنے میں مگن ہیں..... البتہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا خطاب دیا اس کا معاملہ بالکل الٹ ہے..... اوروں کی بات چھوڑیئے ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے نہیں تھکتے ہمارا کونسا قدم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمودات کے مطابق اٹھ رہا ہے..... کبھی ہم نے غور کیا ہے؟.....

ہماری اصلاح کے لئے اپنے آخری رسول ﷺ کو مبعوث فرمایا: اور انہیں کے ذریعہ آخری آسمانی کتاب قرآن مجید عطا کیا جو ہمارے لئے دستور حیات کی حیثیت رکھتا ہے..... اور ہماری عزت و ذلت کا ضامن ہے..... اگر ہمارا عمل اس کے مطابق ہو گا تو عزت حاصل ہو گی..... ورنہ ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا..... دیگر مخلوقات کو اللہ تعالیٰ نے جس کام پر مامور کیا ہے ان کا انجام دہی میں سر مو فرق نہیں پڑتا..... اب آپ حقیر سی مخلوق شہد کی مکھی کو ہی لے لیجئے..... اللہ تعالیٰ نے شہد بنانے پر انہیں لگا دیا..... بڑی خوش اسلوبی سے اپنا کام انجام دے رہی ہیں..... ہم انسانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے اس طرح کے واقعات کبھی کبھار معرض وجود میں آتے رہتے ہیں..... پھر بھی ہم اپنا طور و طریقہ درست نہیں کرتے.....

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

سنریهم آیتنا فی الافاق وفی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق (فصلت:۵۳)

''کہ ہم ان کو اپنی نشانیاں آسمان وزمین اور خود ان کے اپنے وجود میں دکھائیں گے..... یہاں تک کہ ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ وہ حق ہے.....'' دراصل اس واقعہ سے کئی ایک پوشیدہ حقائق سامنے آتے ہیں.....''اوحی ربک الی النحل'' کے مطابق مکھیاں برابر اپنا کام بڑے نظم وضبط سے کرتی آرہی ہیں..... اس میں سرمو انحراف نہیں..... ایک اہم ہیں کہ یہاں پورا قرآن مجید وحی الٰہی کی شکل میں نازل ہوا..... حلال وحرام اور معروف والمنکر سب کچھ اس میں تفصیلاً اور اجمالاً درج ہے..... پھر مزید تفصیل وتشریح کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے بیان کرادی..... تا کہ نہ تو خود گمراہ ہوں اور نہ دوسروں کی گمراہی کا ذریعہ بنیں.....

دوسری بات یہ ہے کہ مکھیوں نے اپنے پالنے والے کو ہمیشہ یاد رکھا..... اور اس سے محبت کی بناء پر لفظ اللہ چھتہ میں بنایا..... سوال ہے کہ اس بابرکت لفظ سے جو اسم اعظم ہے ہمیں کتنی محبت ہے؟.....

حالاں کہ اسم اللہ اگر صدق قلب اور یقین کامل کے ساتھ ہم کہیں یا پکاریں تو وہ کون سا کام ہے..... جو پورا نہ ہو..... اللہ تعالیٰ ہی تو سب کچھ ہے.....

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''مدارج السالکین'' میں اسم جلالہ ''اللہ'' کی لفظی ومعنوی خوبیوں اور خصائص کا ذکر بہت بہتر انداز میں کیا ہے.....

اللہ کا ذکر اگر تھوڑی چیز پر کیا جائے تو اس میں برکت ہوتی ہے..... اگر یہ اسم خوف کے وقت پڑھا جائے تو خوف دور ہو جاتا ہے..... اگر تکلیف کے وقت پڑھا جائے تو وہ رفع ہو جاتی ہے..... اگر تنگی وعسرت کی حالت میں پڑھا جائے تو وسعت وفراخی ہوتی ہے..... اگر رنج وغم کے موقع پر پڑھا جائے تو غم غلط ہو جاتا ہے..... اور کمزور اور ناتواں آدمی اس کا ورد کرے تو قوی وطاقتور ہو جاتا ہے..... اور اگر مغلوب وشکست خوردہ شخص پڑھے تو اسے غلبہ و فتح مبین نصیب ہوتی ہے.....

یہ وہ اسم مبارک ہے کہ جس کے پڑھنے کی وجہ سے مصائب وآلام دور ہو جاتے ہیں.....

Marfat.com

برکتیں نازل ہوتی ہیں..... دعائیں قبول ہوتی ہیں..... گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں..... اسی کے نام دوستی اور دشمنی کی حدیں مقرر کی جاتی ہیں غرضیکہ سب کچھ اسی ذات سے وابستہ ہے.....

مگر افسوس کا مقام ہے کہ دینی مجالس میں اگر اللہ تعالیٰ کی واحدانیت..... یکتائی اور کبریائی کی باتیں پیش کی جائیں تو حاضرین کو سانپ سونگھ جاتا ہے..... اور ان پر مردنی چھا جاتی ہے..... چہرے سے ناگواری کے آثار ظاہر ہوتے ہیں..... اور پیشانی پر بل پڑ جاتا ہے..... لیکن جب غیر اللہ کا ذکر چھیڑ دیا جائے اور ان کی جھوٹی کرامات کی بات چل پڑے تو بے خودی کے عالم میں جھومنے لگتے ہیں..... ہر طرف سے واہ واہ اور سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہونے لگتی ہیں..... جس کا نقشہ قرآن مجید نے یوں کھینچا ہے..... ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

''یعنی جب اللہ واحد کا ذکر ہوتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں..... اور جب غیر اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو مارے خوشی کے جھومنے لگتے ہیں.....'' (الزمر:۴۵)

یہ کیفیت تو رب عالم نے کافروں کی بیان کی ہے..... اب اگر یہی صفت ہمارے اندر پیدا ہو جائے..... اور اس کے باوجود ہم اس خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہمیں عاشق رسول ہیں..... تو بھلا بتایئے کہ ہم سے زیادہ ناکام و نامراد آخر کون ہوگا؟.....

اللہ تعالیٰ ہمیں سوچنے..... سمجھنے کی صلاحیت..... اور ملکہ عطا فرمائیں..... اور کتاب وسنت کا سچا شیدائی اور عامل بنائے..... آمین.....

پتھروں پر قدرتی طور پر لکھا ہوا اللہ اور محمد ﷺ کا اسم مبارک:

10 ......ہماری جماعت کی تشکیل تحصیل وضلع صوابی کے گاؤں ''کوٹھا'' میں ہوئی ہم وہاں پہنچے تو امیر صاحب کی معیت میں تقریباً آٹھ مساجد میں جانے اور وہاں کے مقامی لوگوں سے مل کر انہیں دعوت دینے کا موقع میسر آیا..... ہماری دوسری تشکیل ''چھڑیا'' نامی مسجد کے لئے ہوئی..... وہاں بھی الحمد للہ دعوت دین کا کام حسب معمول کیا جاتا رہا..... امیر صاحب نے دو دو افراد پر مشتمل مختصر جماعتیں بنا کر ہمیں علاقہ کے دیگر افراد سے ملاقات اور دعوت

Marfat.com

دینے کے لئے روانہ کیا..... ایک مقامی ساتھی جاوید الرحمٰن صاحب سے ملاقات ہوئی..... انہوں نے بڑا اکرام کیا..... اور بتایا کہ ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے دو نمونے موجود ہیں..... ہم نے کرشمہ قدرت کے یہ شاہکار دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تو جاوید الرحمٰن صاحب نے جماعت کے ساتھیوں کو دو پتھر دکھائے..... جو انہیں ایک کنویں کی کھدائی کے دوران ملے تھے..... ان پتھروں کی خصوصیت یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ اور محمد ﷺ کے اسمائے مبارکہ نقش ہیں..... اور کسی انسان کی محنت و فنکاری سے نہیں..... بلکہ پتھر کی فطری بناوٹ میں یہ اسمائے گرامی بنے ہوئے ہیں..... جو اس قدر واضح اور خوبصورت ہیں کہ یقین نہیں آتا..... رنگ آمیزی اس قدر دل آویز ہے کہ دیکھتے آنکھیں نہیں تھکتیں..... ہم نے خود ان پتھروں کو نہ دیکھا ہوتا تو شاید اسے کسی انسان کی کاوش قرار دیتے..... لیکن مشاہدہ کی بات ہے کہ پتھروں پر ثبت شدہ الفاظ دست قدرت کی بین گواہی دیتے ہیں.....

ہمارے ساتھی جاوید الرحمٰن صاحب سے اجازت لے کر وہ پتھر دوسرے ساتھیوں کو دکھانے کے لئے مسجد لے آئے..... چنانچہ پوری جماعت کے افراد نے قدرت کے اس کرشمہ کو بچشم خود دیکھا..... پتھر دیکھ کر نہ صرف خوشی ہوئی..... بلکہ دل میں ایمانی جذبات کی وہ کیفیت پیدا ہوئی..... جو لفظوں میں بیان نہیں کی جا سکتی.....

ہر شخص بے اختیار سبحان اللہ، سبحان اللہ پکار اٹھا..... میں سوچ رہا تھا کہ ہم گھر بیٹھے رہتے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا یہ کرشمہ کبھی نہ دیکھ سکتے..... اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلنے کی برکت سے ہمیں دیکھنا نصیب ہوا ہے..... اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو پتھروں سے زیادہ مضبوط بنا دیں..... آمین.....

جاوید الرحمٰن صاحب صوابی کے علاقہ کے دوسرے مقامی افراد کی طرح سیدھے سادھے آدمی ہیں..... ان کے بیٹے عابد نے میٹرک کا حالیہ امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس کیا ہے..... عابد نے ہمارے ساتھ تین دن بھی لگائے..... جاوید الرحمٰن صاحب خاصے مصروف آدمی ہیں..... اور مصروفیت کی وجہ خدمت خلق کا جذبہ ہے..... جاوید الرحمٰن صاحب کا کہنا ہے کہ ان کے والد نے انہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کرنے کا عمل بتایا ہوا

Marfat.com

ہے..... گاؤں میں کسی بھی بوڑھے..... بچے..... مرد اور عورت یا کسی پالتو جانور گائے..... بکری..... بھیڑ وغیرہ کو اگر سانپ بچھو ڈس لیں تو لوگ میرے پاس آتے ہیں..... میں ڈسی ہوئی جگہ پر انگلی رکھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا ہوں..... تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور اس کے پاک کلام کی برکت سے ٹھیک ہو جاتا ہے.....

گرمی کے موسم میں سانپ بچھو کا شکار بننے والے زیادہ ہوتے ہیں..... اس لئے لوگ بہ کثرت نے سے آتے ہیں..... کئی لوگ رات کو ۱۲، بجے بھی آجاتے ہیں..... جاوید صاحب نے بتایا کہ وہ دم کرنے کا معاوضہ نہیں لیتے..... کیونکہ ان کے والد نے حکم دیا تھا کہ یہ دم مخلوق خدا کی بھلائی کے لئے ہے..... نہ کہ پیسے کمانے کے لئے..... لہٰذا کبھی چار آنے بھی کسی سے مت لینا..... ورنہ دم کی تاثیر ختم ہو جائے گی..... جاوید صاحب کے بقول ان کے دادا بھی اسی طرح متاثرہ لوگوں کو دم کیا کرتے تھے.....

جاوید صاحب نے پتھروں کی دریافت کے بارے میں اپنا واقعہ بتایا کہ میں حفاظت کے نقطہ نظر سے گھر میں کتا رکھ لیتا تھا..... لیکن ہوتا یہ کہ جس جگہ کتا رکھا جاتا وہ اول تو وہاں سے کسی نہ کسی طرح نکل کر بھاگ جاتا..... یا پھر دوسرے دن مر جاتا..... یہ واقعات ایک تسلسل سے ہونے لگے کہ جب بھی کتا رکھا جاتا..... مذکورہ بالا صورتوں میں سے کوئی ایک صورت ظہور پذیر ہو جاتی..... حتیٰ کہ یہ بات عام ہوگئی..... مجھے خود بھی تشویش ہوتی کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے؟.....

چنانچہ اس ضمن میں اپنے علاقہ کے بزرگوں اور عالموں سے بات ہوئی تو انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ جہاں تم کتا رکھتے ہو..... وہاں ضرور کوئی ایسی چیز ہے جو ایسے واقعات کا سبب بن رہی ہے.....

اسی تجسس کو دور کرنے کے لئے ہم نے جگہ کی کھدائی شروع کی..... کنواں نکالا گیا تو یہ پتھر نیچے سے برآمد ہوئے..... علاقہ کے لوگ ان پتھروں کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق آتے اور اب بھی آتے ہیں..... ہم جاوید صاحب کے گھر ان پتھروں کو دیکھنے کے لئے دوبارہ گئے تو انہوں نے ہمارے اشتیاق و محبت کو دیکھتے ہوئے بتایا کہ میرے پاس ان پتھروں

Marfat.com

کی رنگین تصویریں بھی ہیں..... دل میں خواہش کا اظہار ہم نے جاوید صاحب سے بھی کر دیا..... جس پر انہوں نے ہماری رہنمائی کرتے ہوئے بتایا کہ اس گاؤں (کوٹھا) سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ "ٹوپی" ہے..... وہاں پر فوٹر گرافر کی دوکان ہے..... اور یہ تصویریں آپ کو وہاں سے مل سکتی ہیں..... ہم نے تصویریں لانے کی ذمہ داری جاوید صاحب کو ہی سونپ دی..... اور پیسے دے کر اپنے لئے تصویریں منگوالیں.....

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 36

قادیانیوں کے سات عبرت انگیز واقعات

مرزا قادیانی پچاس کتابوں کے لیے جمع کیا گیا چندہ خود کھا گیا:

1 ......ایک سوال مسلمانوں کو مرزائیوں سے ضرور کرنا چاہیے..... مرزا نے اعلان کیا کہ وہ ایک کتاب براہین احمدیہ لکھے گا..... وہ ۵۰ جلدوں پر مشتمل ہوگی..... لہٰذا چندہ دیا جائے..... اس کے مریدوں نے چندہ دیا..... لیکن مرزا نے کتاب کی صرف پانچ جلدیں لکھیں..... جب مرزا سے پوچھا گیا کہ تم نے اعلان تو کیا تھا ۵۰ جلدوں کا..... اور لکھیں صرف ۵..... یہ کیا بات ہوئی..... تو اس نے جواب دیا:

''پچاس اور پانچ میں کیا فرق ہے..... ۵ کے ساتھ ایک صفر لگا دوں تو پچاس بن جائیں گے.....''

اب ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں چندہ تو پچاس جلدوں کے لیے جمع کیا تھا..... شائع کی پانچ..... باقی چندہ کیا ہوا..... دوسرے یہ کہ دنیا بھر کے ریاضی دانوں سے پوچھا جائے..... کیا ۵ اور ۵۰ میں صرف ایک صفر کا فرق ہوتا ہے..... یا ۴۵ کا؟.....

اس طرح جو چندہ مرزا کھا گیا..... وہ اس کے لیے حلال تھا یا حرام؟.....

مرزائی اس سوال کا جواب ضرور دیں.....

مرزا قادیانی کے جنازے پر مکھیوں کی بھنبھناہٹ:

2 ......میرے ایک دوست محمد صفدر بھٹی کے تایا ایک قادیانی مربی کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے قادیانیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے..... قادیانی کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا..... ایک رات وہ مرزا قادیانی کی ایک کتاب پڑھتے پڑھتے سو گئے..... اسی رات

Marfat.com

انہیں خواب آیا کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے..... اور وہ ایک سنسان جنگل میں کھڑے ہیں..... کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ان کے بالکل قریب سے ایک جنازہ گزر رہا ہے..... جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی ہیں..... جنہوں نے چارپائی کے ایک ایک پائے کو اٹھا رکھا ہے..... چاروں آدمی چہروں پر سیاہ نقاب اوڑھے ہوئے ہیں..... میت پر کوئی چادر نہیں..... لاکھوں مکھیاں میت پر بھنبھنا رہی ہیں..... میت سے انتہائی غلیظ مادہ ٹپک رہا ہے..... جس سے ناقابل برداشت بو اٹھتی ہے.....

انہوں نے بڑی ہمت سے جنازہ اٹھائے ہوئے ایک شخص سے پوچھا: کہ "یہ کس کا جنازہ جا رہا ہے؟....."

اس شخص نے بڑے ترش لہجے میں جواب دیا کہ "یہ مرزا قادیانی کا جنازہ ہے....."

صفدر بھٹی صاحب کہتے ہیں: کہ صبح اٹھتے ہی تایا جی زار و قطار رونے لگے..... سارے گھر والے یکدم اکٹھے ہو گئے..... تایا جی کو سنبھالا اور ماجرا پوچھا..... انہوں نے کانپتے کانپتے سارا خواب سنایا..... پھر تایا جی نے سارے اہل خانہ کو مخاطب کر کے کہا: کہ تم سب گواہ رہنا کہ میں تائب ہو گیا ہوں..... اور مرزا قادیانی دجال پہ کروڑوں لعنتیں بھیجتا ہوں.....

قادیانی مردے کا منہ قبلے سے پھر گیا:

3 ......آدھی کوٹ ضلع خوشاب کے نزدیک امام الدین نامی ایک قادیانی رہتا تھا..... جب ۱۹۷۴ء کی طوفانی تحریک ختم نبوت اٹھی تو مسلمانوں کے غیظ و غضب کو دیکھتے ہوئے امام الدین قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا..... مسلمانوں نے اس کے اسلام قبول کرنے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا..... امام الدین مساجد میں نماز پڑھنے لگا..... مسلمانوں کی شادی غمی میں شرکت کرنے لگا..... لیکن وہ منافق اندر ہی اندر قادیانیوں سے رابطے رکھتا..... اور انہیں مسلمانوں کی ساری خبروں سے آگاہ کرتا..... لیکن مسلمانوں کو اس جاسوس کا پتہ نہ چلا.....

ایک دن امام الدین قادیانی بیمار ہوا اور چل بسا..... مسلمانوں نے اسے غسل دیا.....

Marfat.com

کفن پہنایا..... نماز جنازہ پڑھائی..... اور لحد تک ساتھ گئے..... جب اسے قبر میں لٹایا گیا تو ایک مولوی صاحب قبر میں اترے..... اور انہوں نے اس کا چہرہ مخالف سمت سے قبلہ رخ کر دیا..... ایک زوردار جھٹکا لگا..... اور منہ دوسری طرف ہوگیا.....

مولوی صاحب نے سمجھا کہ شاید میرا پاؤں لگ گیا ہے..... انہوں نے دوبارہ اس کا منہ قبلہ رخ کیا..... لیکن پھر ایک جھٹکا لگا..... اور منہ دوسری طرف ہوگیا.....

مولوی صاحب کہتے ہیں..... جب تیسری دفعہ بھی اس کا چہرہ قبلے کی طرف سے ہٹ گیا تو میرے دل میں یہ القاء ہوگیا کہ یہ شخص قادیانی ہے..... اور اس نے صرف مسلمانوں کی دھوکہ دیتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا ڈرامہ رچایا تھا:

مرقد کی وحشت بتا رہی ہے مدفن ہے یہ کسی گستاخ رسول ﷺ کی

مرزا کے مرید کا مرزا سے متنفر ہونے کا واقعہ:

4......حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ایک شخص کا واقعہ بیان کرتے تھے..... ان کے دوست مرزا قادیانی کے مرید تھے..... وہ مجھ کو مرزا قادیانی کے پاس لے گئے..... اور یہ دعویٰ کیا کہ وہاں پہنچو تو دیکھیں کیسے تمہارے اوپر اثر نہیں پڑتا..... اور آپس میں یہ عہد ہوگیا..... کہ اگر اثر نہ پڑا تو میں بھی بیعت توڑ دوں گا..... اور جو اثر پڑ گیا تو تم بھی بیعت ہو جانا اس عہد پر آپس میں رضامندی ہوگئی..... غرض کہ دونوں پہنچے تو مرزا صاحب گھر میں تھے..... ان کے میر منشی باہر بیٹھے تھے..... انہوں نے جا کر سلام عرض کیا ..... بعد جواب دینے کے میر منشی صاحب نے پوچھا: کہ کون ہو تم؟.....

انہوں نے کہا: کہ فلاں نمبر کا مرید..... میر منشی صاحب نے فوراً رجسٹر کھولا اور کہا: کہ آپ کے ذمہ اتنی رقم بقایا ہے..... چندہ داخل کیجئے..... پھر مرزا صاحب آئے..... ان مرید نے کہا: کہ یہ میرے دوست حضرت کی توجہ کے طالب ہیں..... مرزا صاحب نے بہت زور لگایا..... گردن جھکا کر بیٹھ گئے..... مگر کچھ بھی اثر نہ ہوا..... آخر کار وہ دونوں دوست اٹھ کر باہر چلے آئے..... اور ان مرید نے مرزا صاحب سے بیعت توڑ دی..... اور یہ کہا: کہ اللہ

Marfat.com

نے میری دستگیری کی کہ جو یہاں سے نجات دی..... (حسن العزیز ص ۲۳۸)

ہم نے ابھی تک اصلی ﷺ نبی کو نہیں مانا جوٹے کو کیا مانیں گے:

5 ......اسی قسم کی حکایت حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مولوی سمیع اللہ مرحوم کی دکان پر ہر قسم کے لوگ آتے تھے..... ہندو بھی اور مسلم بھی..... اور لوگوں سے اتنی بے تکلفی تھی کہ کوئی آ کر مٹھائی طلب کرتا..... کوئی جیب میں ہاتھ ڈال کر پیسہ نکال لیتا..... وہ سب کی خاطر داری کرتے تھے..... ایک دفعہ ان کی دکان پر ایک ہندو آیا اس کی بول چال مسلمانوں جیسی تھی..... ایک قادیانی ان کی تاک میں لگ گیا..... ان کو مسلمان سمجھ کر دکان پر گیا..... ان کے سامنے مرزا غلام احمد کی نبوت پر آدھ گھنٹہ تقریر کی..... اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ وہ نبی ہیں..... ان کی نبوت کو مانو..... اس نے اپنی یادداشت میں خوب دلائل سے تقریر کی..... وہ خاموشی سے سنتا رہا..... قادیانی نے سمجھا کہ ہماری تقریر کا اثر ان پر ہو گیا ہے..... اور یہ مرزا صاحب کی طرف مائل ہو گئے ہیں..... تقریر ختم کرنے کے بعد قادیانی کہتا ہے کہ آپ نے میری تقریر کا کیا اثر لیا تو وہ ہنسا اور کہا کہ ابھی تک تو ہم نے اصلی نبی ہی کو نہیں مانا..... فرضی نبی کو کیا مانیں گے؟.....

اس پر مجلس کے سارے حضرات ہنس پڑے..... حضرت نے فرمایا: کہ جب قادیانی کو یہ معلوم ہوا کہ یہ غیر مسلم ہے تو بہت شرمندہ ہو کر وہاں سے بھاگا..... اور پھر وہاں پر نہیں آیا.....

(مجالس حکیم الاسلام: ص ۲۳۸)

قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا سختی سے بائیکاٹ کیجیے ورنہ؟؟؟

6 ......نویں کلاس کے طلبہ آج دسویں جماعت کے طلبہ کو الوداعی دعوت دے رہے تھے..... مقررہ وقت پر پروگرام شروع ہوا..... تلاوت اور نعت کے بعد چند طلبہ نے تقریر کی..... اس کے بعد سب کھانے کی میزوں کی طرف بڑھے..... لیکن یہ کیا..... سب سے زیادہ خوش نظر آنے والا علی یک دم غمگین ہو گیا..... اس کا چہرہ اتر گیا..... اساتذہ صاحبان

Marfat.com

نے اس تبدیلی کو فوراً محسوس کر لیا..... کیونکہ علی بہت خوش و خرم رہنے والا لڑکا تھا..... چنانچہ پرنسپل صاحب خود اس کے پاس آئے..... اور بولے:

''بیٹے علی! کیا بات ہے..... طبیعت تو ٹھیک ہے.....''

پہلے تو اس نے سر درد کا بہانہ بنایا..... لیکن چند منٹ پہلے تو وہ بالکل خوش تھا..... چہک رہا تھا..... اس لیے سر درد والا بہانہ نہ چلا..... آخر اس نے کہا:

''سر! مجھے یہاں شیزان کی بوتلیں نظر آ رہی ہیں.....''

''تب پھر..... اس سے کیا ہوتا ہے.....''

کئی آوازیں ابھریں.....

علی نے کہا:

''سر! ہم مسلمان بھی کتنے سادہ ہیں..... اپنے ہی ہاتھوں دشمن کو مضبوط کر رہے ہیں..... اور جانتے تک نہیں..... کیا کر رہے ہیں..... شیزان ختم نبوت کے منکروں قادیانیوں..... مرزائیوں کی فیکٹری ہے..... اور مالی لحاظ سے یہ مرزائیوں کی ریڑھ کی ہڈی ہے..... اپنی فیکٹری کے منافع سے یہ لوگ جھوٹی نبوت کی گاڑی چلاتے ہیں..... پاکستان میں جب ان کے سالانہ جلسے پر پابندی لگی تو جلسہ لندن میں ہوا..... اس کے نصف اخراجات شیزان کمپنی نے دیے..... اس کمپنی کا دس فیصد منافع قادیانیت کے عالمی مرکز کے لیے مقرر ہے..... جو کہ سالانہ کئی ارب روپے تک جا پہنچتا ہے..... ان حالات میں یہ افسوس کا مقام نہیں تو اور کیا ہے..... وہ لوگ جو شیزان مینگو جوس اور اس فیکٹری کی دوسری مصنوعات خریدتے ہیں..... کیا وہ قادیانیوں کی مدد نہیں کر رہے..... ان کی جھوٹی نبوت کو ترقی دینے میں مددگار ثابت نہیں ہو رہے..... قادیانیوں نے روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے..... یہ ترجمہ ان کے باقی ترجموں کی طرح تحریف شدہ ہے..... اس تحریف شدہ ترجمے کی اشاعت میں بھی شیزان کمپنی نے سارا خرچ دیا ہے..... یہ بات ان کے اپنے اخبار الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی تھی.....

سر! کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ قادیانی تو اپنی جھوٹی نبوت کی مدد کر رہے ہیں.....

Marfat.com

تحریف شدہ قرآن کی طباعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں..... اور ہم ان کی مصنوعات بڑھ چڑھ کر استعمال کر رہے ہیں..... قادیانی جو یہودی نواز ہیں..... جو پاکستان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں..... اور اسی مقصد کے لیے یہ ہم ہی سے دولت حاصل کر رہے ہیں.....''

''ایک منٹ علی..... میں نے تو سنا ہے..... شیزان فیکٹری مسلمانوں نے خرید لی ہے.....'' حذیفہ بول اٹھا.....

''یہ غلط ہے..... مسلمانوں نے شیزان فیکٹری نہیں خریدی..... ایک بدقسمت خاندان نے ان کی کچھ بیکریاں خریدی ہیں..... بس لوگ ان کی آڑ میں شیزان بھی پینے لگے ہیں..... شیزان بیکری کا نام..... لفظ شیزان لکھنے کا انداز اور مونوگرام تک فیکٹری والا ہے..... اور شیزان بیکرز..... شیزان کمپنی کی مصنوعات فروخت کرنے کے پابند ہیں..... اگر کوئی مسلمان ابوجہل بیکرز کے نام سے دکان کھولے تو کیا کوئی مسلمان اس سے سامان خرید ناپسند کرے گا..... شیزان بیکرز کا تو نام بھی قادیانیوں والا ہے..... مال بھی..... منافع بھی اور رائیلٹی بھی قادیانیوں کو جاتی ہے..... ان بیکریوں کا بھی بائیکاٹ کرنا چاہیے.....''

''لیکن ان فیکٹریوں اور بیکریوں میں سینکڑوں مسلمان ملازم ہیں..... وہ بے چارے تو اس طرح بے روزگار ہو جائیں گے.....''

ایک طالب علم نے اعتراض کیا:

''میں بتاتا ہوں..... ان فیکٹریوں اور بیکریوں میں مسلمان تو بہت معمولی تنخواہ پر محنت مزدوری کرتے ہیں..... مثلاً ٹرکوں کے ڈرائیور..... کنڈیکٹر..... بوجھ اٹھانے لادنے اور اتارنے والے مزدور مسلمان ہوتے ہیں..... باقی عہدوں پر تو قادیانی ہی ملازم ہیں..... سو اللہ کی زمین بہت وسیع ہے..... اس کے خزانے بے تحاشہ ہیں..... مسلمان مرتدوں کی ملازمت چھوڑ دیں گے تو اللہ انہیں بہت جلد دوسرا اور اس سے بہتر روزگار دے دیں گے..... ورنہ کل ہم حضور ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے..... اگر آپ ﷺ نے ہم سے پوچھ لیا کہ میں نے تو اس دین کیلئے پتھر کھائے..... اپنا خون بہایا..... دانت تڑوائے..... تم میری نبوت

Marfat.com

کی دشمنوں کی مصنوعات نہ چھوڑ سکے..... ان کی ملازمت نہ چھوڑ سکے تو اس صورت میں ہمارا جواب کیا ہوگا..... یہ آج سوچ لیں.....''

علی خاموش ہوگیا..... اب سب کے چہرے مارے شرم کے جھک چکے تھے..... آخر پرنسپل صاحب نے شیزان کی بوتل کو دیوار پر دے مارا اور بولے:

''میں آج ہی سے ان کا بائیکاٹ کرتا ہوں.....''

اس کے بعد تو سبھی اپنی اپنی بوتلیں توڑ رہے تھے.....

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مرزائیوں پر غیظ و غضب:

7 ......مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک گاؤں میں وعظ کے لیے گئے..... اس گاؤں میں مرزائیوں کا بہت زور تھا..... انہوں نے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ خبردار! مولوی کا وعظ نہ کرایا جائے..... مسلمانوں نے مولانا کو روک دیا..... آپ عشاء کی نماز پڑھ کر سو گئے ..... دل و دماغ پر صدمے کا بہت اثر تھا کہ مسلمان کس قدر بے حس ہوگئے ہیں..... قادیانیوں سے کتنے مرعوب ہوگئے ہیں.....

رات کو خواب میں مولانا کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی..... مولانا جالندھری احادیث کے مطابق ان کی شکل و صورت پر غور کرنے لگے..... شکل صورت..... سر کے بالوں سے پانی کا ٹپکنا جیسے ابھی حمام سے غسل کر کے آ رہے ہوں...... یہ چیز صاف ظاہر تھی ..... انہیں یقین ہوگیا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں..... تب انہوں نے عرض کیا:

''حضرت! آپ کیسے اس دنیا میں آ گئے..... ابھی تو حضرت مہدی کا ظہور بھی نہیں ہوا ..... دجال نہیں نکلا..... آپ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رو سے ان دو امور کے وقت آنا تھا.....''

اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''محمد علی جالندھری! تم جب لوگوں کے سامنے میری حیات بیان نہیں کرو گے تو پھر مجھے خود اپنی حیات کی دلیل بن کر آنا پڑے گا.....''

Marfat.com

ابھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ مولانا جالندھری کی آنکھ کھل گئی..... رات بھر پریشان رہے..... ذکر میں مشغول رہے..... آخر دل میں ٹھان لی..... جان جاتی ہے تو جائے مگر صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر تقریر ضرور کروں گا.....

چنانچہ صبح نماز کے بعد انہوں نے مسجد میں اعلان کر دیا:

''مسلمانو! تم نے میری تقریر مسجد میں نہیں ہونے دی..... اب میں اپنی ذمے داری پر خود اس گاؤں کے چوک میں تقریر کروں گا..... جو سننا چاہیں..... آ جائیں.....''

اس کے بعد مولانا چوک میں پہنچ گئے..... اور تقریر شروع کر دی..... آہستہ آہستہ لوگ آنا شروع ہو گئے..... تقریر شروع ہوئی ہی تھی کہ ایک شخص نے آگے بڑھ کر اپنا ڈنڈا زمین میں گاڑ دیا..... اور بولا:

''مولانا! آپ تقریر کریں..... جو روکنے کی کوشش کرے گا..... میں اسے دیکھ لوں گا.....''

مولانا نے کئی گھنٹے تک جی بھر کر تقریر کی..... کسی کو دخل دینے کی جرأت تک نہ ہوئی..... تقریر کے بعد وہ عصا والا آدمی چلا گیا..... نہ معلوم کون تھا..... کہاں سے آیا تھا.....

(مولانا اللہ وسایا)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 37

اسلام پر ثابت قدمی کے چار اثر انگیز واقعات

قرآن وحدیث کی تعلیم دینے والے ۹۵ سالہ روسی مسلمان کا واقعہ:

1......ایک بزرگ بیعت ہونے کے لئے آئے..... جن کی عمر ۹۵ سال تھی..... کلام اللہ کے حافظ تھے..... ان کے چہرہ پر اتنا نور تھا کہ انسان دیکھ کر حیران ہو جائے..... جب روسی انقلاب آیا تو وہ پچیس سال کے تھے..... پورا انقلاب انہوں نے دیکھا..... بیعت کے بعد مجھے بتایا گیا کہ یہ انقلاب کے دوران بھی تعلیم دیتے رہے ہیں..... تو میں نے حیران ہو کر پوچھا وہ کیسے تعلیم دیتے تھے؟.....

کہنے لگے: ہم بڑے بڑے مکان بناتے تھے..... اور ان مکانوں کے درمیان ایک بہت وسیع ہال بناتے تھے..... اور ہال کے چاروں طرف کمرے بناتے تھے..... جن میں رضائیاں بھر کر ان کو بند کر دیتے تھے..... اور ایک طرف جہاں دروازہ ہوتا تھا وہاں پر ہم بڑی سی الماری بنا کر شوکیس بنا کر اس کے اندر شراب کی بوتلیں سجا دیتے تھے..... ایسی ویسی تصویریں لگا دیتے تھے..... کہیں لینن کے بڑے فوٹو رکھ دیتے تھے..... ٹی وی اور اس قسم کی اخرفات رکھ دیتے..... اور وہیں سے ہمارا دروازہ ہوا کرتا تھا..... جب سپاہی آتا تو وہ آکر سارا گھر دیکھتا..... اس کو کچھ نہ ملتا..... جب وہ دیکھتا کہ یہاں شراب کی بوتلیں ہیں تو وہ کہتا کہ یہ لوگ ٹھیک ہیں..... (یعنی اپنے روسی ذہن کے ہیں) پھر وہ مطمئن اور خوش ہو کر چلا جاتا..... وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ان شراب کی بوتلوں سے تین میٹر کے فاصلے پر اب بھی معصوم بچے اپنی زبانوں سے اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں.....

وہ بزرگ فرمانے لگے: ہم سردیوں کی ابتداء میں اس کمرے میں داخل ہوتے تھے..... اور چھ مہینوں کے بعد اپنے گھر کے صحن میں واپس آیا کرتے تھے..... چھ چھ مہینے بچوں کو لے کر وہ

Marfat.com

ایک کمرے کے اندر مقید ہو جاتے تھے..... اور ان بچوں کو اللہ کا قرآن پڑھاتے تھے..... وہاں بخاری شریف پڑھائی جاری ہوتی تھی..... باہر کالی آندھی چل رہی ہوتی تھی..... کمیونزم کی اور اندر کمرے میں اللہ کی کتاب پڑھی جا رہی ہوتی تھی..... بخاری شریف پڑھی جا رہی ہوتی تھی..... میں سلام کرتا ہوں ان علماء کی عظمت کو..... میں سلام کرتا ہوں ان علماء کی استقامت کو جنہوں نے اس خونی انقلاب کے باوجود پھر بھی اپنے بچوں کو دین پڑھایا اور اس دین کو اپنے سینوں کے اندر تازہ رکھا..... اللہ اکبر.....

پاگل بن کر مار کھانے والے سرفروش کا واقعہ:

2 ...... پیر طریقت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہٗ نے فرمایا:

''مولانا عبداللہ ایک نوجوان کو مجھ سے ملانے کے لیے لائے..... اور بتایا کہ یہ وہ خوش نصیب نوجوان ہے..... جو روسی انقلاب کے زمانے میں بھی پانچ مرتبہ کھلے عام اذان دیتا اور نماز پڑھتا تھا..... یہ سن کر مجھے بہت حیرت ہوئی.....

میں نے پوچھا: وہ کیسے؟.....

اس نوجوان نے اپنی پیٹ پر سے کپڑا ہٹا دیا..... اس کی پیٹھ کے ایک ایک انچ پر زخموں کے نشانات موجود تھے.....

میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟.....

اس نوجوان نے کہا: ''جب میں نے پہلی مرتبہ اذان دی تو پولیس والے مجھے پکڑ کر لے گئے..... اور خوب مارا..... میں جان بوجھ کر اس طرح ہو گیا جیسے کوئی پاگل ہوتا ہے..... پولیس والے جتنا زیادہ مارتے..... میں اتنا ہی ہنستا..... ایک ہی وقت کئی کئی پولیس والے مارتے..... اور مارتے مارتے تھک جاتے..... مگر میں اللہ ربّ العزت کے نام پر مار کھاتے ہوئے نہ تھکتا..... مجھے بجلی کے جھٹکے بھی لگائے گئے..... کئی کئی گھنٹے برف پر لٹا دیا جاتا..... گرم چیزوں سے داغا جاتا..... میرے ناخن کھینچے گئے..... میں سب کچھ برداشت کرتے ہوئے ان پر یہ ظاہر کرتا جیسے میں کوئی پاگل انسان ہوں..... اور جان بوجھ کر

Marfat.com

پاگلوں والی حرکتیں کرتا رہتا..... پولیس والوں نے ایک سال پٹائی کرنے کے بعد مجھے پاگل خانے بھجوادیا..... وہاں بھی میں نے ایک سال اسی طرح گزرا..... حتیٰ کہ ڈاکٹر نے لکھ دیا کہ یہ شخص پاگل ہے..... اور اس کا ذہنی توازن خراب ہے..... یہ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا ..... اپنے آپ میں مگن رہتا ہے..... لہٰذا اب اسے دوبارا گرفتار نہ کیا جائے..... اس کے بعد مجھے آزاد کردیا گیا..... میں نے ایک مسجد نما جگہ بنالی..... دن میں پانچ مرتبہ اذان دیتا اور کھلے عام نماز پڑھتا تھا..... یہ سن کر میں نے اس کی پیشانی کو بوسہ دیا.....

روسی دور میں جب کہ عام لوگ چھپ کر نمازیں پڑھا کرتے تھے..... اللہ کے اس شیدائی کا کھلے عام نماز پڑھنا..... کفر کے سینے پر مونگ دلنے کے برابر تھا..... ایسے حالات میں تو انسان یہی سوچتا ہے کہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا..... اور روسیوں کا طریقہ بھی یہی تھا..... مگر جسے اللہ رکھے..... اسے کون چکھے..... میں بار بار اس نوجوان کے چہرے کو دیکھتا اور اس کی ثابت قدمی پر رشک کرتا رہا.....

باشرع منیجر کی اسلام پر ثابت قدمی کا ایمان افروز واقعہ:

3 ...... وہ ایک خوبصورت دفتر تھا..... آپ گولڈن کلر کے مضبوط گیٹ سے اندر آتے ہیں..... اندر ایک طویل ''ڈرائیووے'' ہے..... اس پتھریلی سڑک کے دونوں اطراف گہرے سبز رنگ کے چمکیلے لان ہیں..... اور سڑک کے آخر میں پورچ آجاتا ہے ..... آپ پورچ میں اترتے ہیں تو باوردی دربان آگے بڑھ کر آپ کیلئے دروازہ کھولتا ہے ..... آپ دروازے کے اندر داخل ہوجاتے ہیں..... اندر سیکورٹی کے بے شمار آلات لگے ہیں..... آپ اس سیکورٹی زون سے گزر جاتے ہیں تو آگے ایک بہت بڑا ہال آجاتا ہے ..... یہ ہال اس عمارت کی لابی ہے..... لابی کے چاروں اطراف برق رفتار لفٹیں ہیں..... یہ لفٹیں آپ کو عمارت کی مختلف منزلوں پر لے جاتی ہیں..... ان منزلوں پر بے شمار دفاتر قائم ہیں..... پوری عمارت کے فرش سنگ مرمر کے ہیں..... اور ساری دیواریں غیر ملکی شیشوں کی بنی ہوئی ہیں..... چھت پر فائبر گلاس کی کنوپی لگی ہے..... جس سے نیلا آسمان دکھائی دیتا

Marfat.com

ہے..... آپ کو لگتا ہے آپ ایک ہی جست میں دکھی دنیا سے نکل کر امن اور سکون والی جگہ پر آ گئے ہیں..... یہ اسلام آباد کی ایک بین الاقوامی سطح کی عمارت ہے..... جس میں زیادہ تر غیر ملکی دفاتر قائم ہیں..... کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں..... اور کچھ معروف این جی اوز ہیں..... یہ عمارت ایک پسماندہ ملک میں جدید ترین دنیا کا جزیرہ ہے..... اس میں بے شمار غیر ملکی مرد اور عورتیں کام کرتے ہیں..... جنہوں نے سکرٹ پہن رکھے ہیں..... سوٹ بوٹ اور ٹائی والے صاحب نظر آتے ہیں..... اس چھت کے نیچے انگریزی زبان قومی زبان ہے..... تمام لوگ ایک دوسرے سے انگریزی زبان میں گفتگو کرتے ہیں..... تمام دفاتر کا اپنا سیکورٹی سسٹم ہے..... سارے دروازے برقی ہیں..... اور آپ جب تک دروازے پر لگے کیمرے کو اپنا سیکورٹی کارڈ نہیں دکھا دیتے دروازہ نہیں کھلتا..... آپ اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتے.....

میں اس عمارت میں متعدد بار آیا تھا..... کبھی فلاں این جی اوز کے چیف ایگزیکٹو سے ملنے اور کبھی فلاں ملٹی نیشنل کے منیجر کے درشن کیلئے..... میں جب بھی آیا میری ملاقات کسی نہ کسی گورا صاحب سے ہوئی..... کوئی نہ کوئی غیر ملکی میرا منتظر تھا..... ان تجربات کی بنیاد پر میں نے محسوس کیا اس عمارت میں شاید ہی کوئی پاکستانی یا مقامی باشندہ ہو..... اگر ہو تو وہ یقیناً سیکورٹی گارڈ..... چپڑاسی یا پھر فرش صاف کرنے والا کارکن ہوگا..... ورنہ دفتر کے اندر کسی کرسی..... کسی عہدے پر کوئی مقامی آدمی تعینات نہیں ہوگا..... لیکن اس دن میں اس ولایتی عمارت میں ایک دیسی شخص سے ملنے گیا تھا..... میں نے عمر بشیر سے ملنا تھا.....

عمر بشیر ایک ملٹی نیشنل کمپنی کا کنٹری منیجر تھا جب اس کے ساتھ میری ملاقات طے ہوئی تو میرا خیال تھا وہ لازماً کسی عرب ملک کا باشندہ ہوگا..... اگر نہ ہوا تو وہ امریکا یا یورپ کی کسی ماڈرن فیملی سے تعلق رکھتا ہوگا..... جس کی دوسری یا تیسری نسل یورپ میں رہ کر یورپی لوگوں سے دو تین ہاتھ زیادہ ماڈرن..... زیادہ لبرل ازم اور ماڈرن ازم سے متاثر ہو کر اسے پاکستان میں تعینات کیا ہوگا..... لہٰذا آج کل وہ دفتر میں بیٹھ کر پاکستان کی بوریت اور خشک زندگی کا رونا روتا ہوگا..... وہ شکوہ کرتا ہوگا اس ملک میں ''سوشل لائف'' نام کی کوئی چیز نہیں.....

Marfat.com

کلب ہیں نہ ڈسکو ہیں..... نہ آفتابی غسل کے ساحل ہیں..... نہ شراب خانے ہیں..... اور نہ ہی برہنہ ناچ کے فلور ہیں..... لہٰذا میں تو یہاں آ کر پھنس گیا..... اب مجھے تفریح کے لئے ہر مہینے دوبئی جانا پڑتا ہے..... سنا ہے بنکاک اور ممبئی بھی بہت سستے ہیں..... لیکن میں ابھی وہاں نہیں گیا..... مجھے کوئی دوست بتا رہا تھا کہ کراچی کے کچھ لوگوں نے اپنے فارم ہاؤسز پر ایسے خفیہ کلب بنا رکھے ہیں..... لیکن وہاں چھاپوں کا ڈر رہتا ہے..... اور میں کوئی رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں..... وغیرہ وغیرہ..... لیکن جب میں اس کے دفتر میں داخل ہوا تو میں حیران رہ گیا..... ہمارے سامنے طالبان کے حلیے کا ایک جوان شخص بیٹھا تھا..... سیاہ گھنی داڑھی..... مونچھوں کی جگہ خالی..... ماتھے پر محراب کا داغ..... سر پر کپڑے اور کھردری صفوں کے نشان..... دانت سفید..... آنکھوں میں حیا اور گلاب کے عطر کی ہلکی ہلکی خوشبو..... میں انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا..... میں نے آگے پیچھے دیکھا..... اور جھجکتے جھجکتے عرض کیا:

"میں نے عمر بشیر سے ملنا تھا....."

وہ مسکرائے اور دھیمے لہجے میں بولے: "خاکسار کو عمر بشیر کہتے ہیں....."

میں نے لمبی سانس بھری..... جسم ڈھیلا چھوڑا اور ٹانگیں سیدھی کر کے بیٹھ گیا.....

انہوں نے کہا: میرے پاس ۴۵ منٹ ہیں..... ۱۵ منٹ میں آپ کو اپنے لنچ ٹائم سے دے دوں گا..... مجھے معلوم ہے کہ آپ کام کی باتوں کے علاوہ میرے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور جاننا چاہیں گے.....

چنانچہ ہمارے لئے ایک گھنٹہ کافی ہو گا..... ہم سب سے پہلے کام کی بات کرتے ہیں..... میں ان کے مکینیکل لہجے پر مزید حیران رہ گیا..... کیونکہ ان کا حلیہ تو خالصتاً طالبانی تھا..... لیکن کام کا اسٹائل گوروں جیسا تھا..... ان کی بات مکمل ہوتے ہی ان کی گوری سیکرٹری اندر داخل ہوئی..... اس نے ایک فائل کھولی..... اور عمر بشیر کے سامنے رکھ دی..... میں نے نوٹ کیا جب خاتون اندر داخل ہوئی عمر بشیر نے نظر جھکا لیں..... انہوں نے سیکرٹری کی طرف دیکھا تک نہیں..... سیکرٹری واپس چلی گئی..... تو عمر بشیر نے انگریزی

Marfat.com

میں گفتگو شروع کر دی..... وہ بڑی خوبصورت انگریزی بول رہے تھے..... ان کا لہجہ کیلی فورنیا کے پڑھے لکھے امریکیوں جیسا تھا..... ان کی کمپنی پاکستان میں فلاح عامہ کا کوئی ایسا کام کرنا چاہتی تھی..... جس سے انتہائی غریب لوگوں کو کوئی فائدہ پہنچ سکے..... وہ اس سلسلے میں میری مشاورت چاہتے تھے.....

انہوں نے بڑے کاروباری انداز سے بات چیت کی..... اپنی کمپنی کا پس منظر بیان کیا..... اپنا ٹرن آوٹ بتایا..... دنیا بھر میں پھیلے نیٹ ورک کے بارے میں معلومات دیں..... دنیا کے کون کون سے ملک میں ان کی کمپنی نے آج تک کیا کیا فلاحی کام کیے.....

انہوں نے اس کے بارے میں بتایا اور آخر میں پاکستانی معاشرے کے اجزاء اس کے مسائل اور فلاحی کاموں کی نوعیت کے بارے میں گفتگو کی..... ان کی یہ ساری بات چیت انگریزی میں تھی..... اور درمیان میں انہوں نے اردو میں جمائی اور ہچکی تک نہ لی..... وہ مسلسل انگریزی بولتے چلے گئے..... آخر میں میں نے اپنی معلومات کا حوالہ دیا..... وہ تمام سیکٹر بتائے..... جن میں کام ہو سکتا ہے..... اور ان کاموں کے لئے انہیں کون کون سے کارکن کہاں کہاں سے مل سکتے ہیں..... وغیرہ وغیرہ.....

ہماری یہ بات چیت آدھ گھنٹہ جاری رہی..... آدھ گھنٹہ بعد ہم فارغ تھے..... انہوں نے کاغذات سمیٹے..... سیکرٹری کو بلایا جونہی وہ کمرے میں داخل ہوئی..... انہوں نے نظریں جھکا لیں..... اور مجھے اگلی ملاقات کا وقت دینے کی ہدایت کر دی..... انہوں نے لکھوایا تھا اگلی میٹنگ میں فلاں فلاں لوگ بھی ہمارے ساتھ ہوں گے..... ان کا کام کرنے کا سارا اسٹائل امریکی تھا..... لیکن ان کی شخصیت ان کا حلیہ اس اسٹائل سے مطابقت نہیں رکھتا تھا..... وہ اس سارے ماحول میں اجنبی اجنبی سے محسوس ہوتے تھے..... جونہی سیکرٹری باہر گئی..... انہوں نے مسکرا کر میری طرف دیکھا..... اور اردو میں نرم لہجے میں بولے:

''اب ہم ذاتی گفتگو کر سکتے ہیں.....'' میں بڑی دیر سے اپنے بے چینی کو لپیٹے بٹھایا تھا.....

میں نے ان پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی..... وہ میرے سوال سنتے رہے..... سنتے رہے..... جب میں تھک کر خاموش ہو گیا تو وہ گویا ہوئے:

Marfat.com

''میرا تعلق ملتان کے ایک دور دراز علاقے سے ہے..... میرا گھرانہ مذہبی ہے..... والد صاحب مدرسے کے منتظم ہیں..... ہم آٹھ بہن بھائی ہیں..... ہمارے خاندان کا کوئی فرد آج تک ملک سے باہر نہیں گیا..... میرا ذہن اچھا تھا میں نے ایک طرف حفظ کیا..... اور دوسری طرف میں عام دنیاوی تعلیم میں بھی آگے بڑھتا گیا..... میں اسکول میں ہمیشہ پہلی پوزیشن حاصل کرتا تھا..... میں نے میٹرک میں بورڈ میں پہلی پوزیشن حاصل کی..... گاؤں میں انگریزی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں تھا..... میں نے اسکا حل یہ نکالا میں بی بی سی اور وائس آف امریکا سننے لگا..... میں روزانہ انہیں سنتا..... ان کے بولے گئے دس لفظ روزانہ یاد کرتا..... ریڈیو کی اناؤنسر کے لہجے میں نقل کرتا..... حفظ کی وجہ سے میری یادداشت بڑی شاندار تھی..... میں پوری پوری ریڈیو رپورٹ یاد کر جاتا تھا..... ساری ساری خبریں مجھے ازبر ہو جاتیں..... میں شام کو کھیتوں میں نکل جاتا..... پودوں..... درختوں اور فصلوں کو یہ ساری خبریں..... یہ ساری رپورٹیں انگریزی لہجے میں سناتا..... میں برسوں یہ پریکٹس کرتا رہا..... یہاں تک کہ مجھے انگریزی لہجے پر عبور حاصل ہو گیا..... لوگ میری انگریزی میں باتیں سن کر چونک اُٹھتے..... اور دعوے سے کہتے..... میں امریکا یا لندن میں پیدا ہوا ہوں.....

کالج میں میں نے انگریزی کتب کا مطالعہ بھی شروع کر دیا..... اس سے میرے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ہو گیا..... میرے دوسرے مضامین بھی اچھے تھے..... ان میں بھی میرے نمبر اچھے تھے..... کالج جاتا تو میں نے شلوار کرتا پہن رکھا ہوتا تھا..... پاؤں میں کھلی چپل ہوتی تھی..... اور سر پر عمامہ..... شروع شروع میں لوگ میرا مذاق اُڑاتے تھے..... لیکن میری قابلیت نے جلد ہی انہیں میرے احترام پر مجبور کر دیا..... بی اے میں میری یونیورسٹی میں پوزیشن آ گئی..... ان دنوں امریکا نے تیسری دنیا کے نوجوانوں کو تعلیمی وظائف دینا شروع کیے تھے..... میں نے اپلائی کیا..... ٹیسٹ انٹرویو ہوا..... میری اس میں پہلی پوزیشن تھی..... انہوں نے میرے حلیے پر ہلکا سا اعتراض کیا..... لیکن میں نے ان سے کہا:

''اگر آپ سکھوں..... یہودیوں..... اور عیسائیوں کے بدھ مت کے پیروکاروں کو وظائف نہیں دیتے..... آپ ان کے حلیے پر اعتراض کرتے ہیں..... تو مجھ پر بھی

Marfat.com

کیجئے..... ورنہ پھر دوسروں کی طرح مجھے بھی برداشت کریں..... وہ لوگ ہنس پڑے..... یوں مجھے میرے حلیے سمیت امریکا کی ایک بہت بڑی یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا..... وہاں بھی لوگ مجھے مڑ مڑ کر دیکھتے تھے..... لیکن میں نے کسی کی پروانہ کی..... میں نے اپنے ڈین سے مل کر نماز کی اجازت لے لی..... انہوں نے میرے لئے اپنے دفتر کا ایک کارنر مخصوص کر دیا..... میں اپنے وقت پر کلاس یا لائبریری سے اٹھتا..... اور چپ چاپ جا کر نماز پڑھتا اور واپس آجاتا..... کلاس میں بھی سب سے اچھا طالب علم تھا..... مجھے تمام متعلقہ علوم ازبر ہوتے تھے..... میں کل ہونے والی پڑھائی کے بارے میں پہلے ہی سے تمام مواد پڑھ لیتا تھا..... اپنا کام وقت پر کرتا تھا..... انگریزی بہت اچھی تھی..... لہٰذا تمام اساتذہ اور طالب علم میرا احترام کرنے لگے.....

ایک دن کلاس کے دوران میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی تو تمام لوگ حیران رہ گئے..... ان کے لئے یہ حیران کن بات تھی کہ مجھے پورا قرآن مجید زبانی یاد ہے..... انہوں نے میرا امتحان لینا شروع کر دیا..... اب میں فارغ وقت میں انہیں قرآن مجید سنانے لگا..... میں نے انہیں قرآن مجید کے احترام کے بارے میں بتا دیا تھا..... میں جب تلاوت شروع کرتا تھا تو خواتین خود بخود سر ڈھانپ لیتی تھیں..... لڑکے سگریٹ بجھا دیتے تھے..... اور باتیں کرنے والے لوگ خاموش ہو جاتے تھے.....

امریکا میں ایک اور دلچسپ روایت ہے وہاں مختلف ادارے یونیورسٹیوں سے رابطہ کرتے ہیں..... اور مختلف شعبوں میں بہتر پوزیشن لینے والے طالب علموں کو اپنے ادارے میں نوکری کی پیش کش کرتے ہیں..... یونیورسٹی کے اندر نوکریوں کی تقسیم اداروں کی سطح اور طالب علموں کی صلاحیت کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں..... میری پوزیشن کیونکہ سب سے اچھی تھی..... لہٰذا میرے ڈین نے میرا نام ایک ملٹی نیشنل کمپنی کو دے دیا.....

میں انٹرویو کے لئے گیا تو وہ لوگ بھی اپنے دفتر میں ایک ''طالبان'' کو دیکھ کر پریشان ہو گئے..... انہوں نے مجھے ''ان ٹرن شپ'' کی پیش کش کر دی..... میں نے وہ ادارہ جوائن کر لیا..... میں وہاں جز وقتی ملازم تھا..... لیکن میں چند گھنٹوں میں ان کا اتنا کام کر جاتا تھا.....

Marfat.com

جتنا ان کے کل وقتی ملازموں کا پورا شعبہ نہیں کرتا تھا..... میں چھ ماہ ان کا جز وقتی ملازم رہا..... اس دوران میں نے کمپنی کو چند مشورے دیے..... انہوں نے طویل تکرار کے بعد ان پر عمل کیا..... کمپنی کے منافع میں سو فیصد اضافہ ہو گیا..... وہ میری کارکردگی پر حیران رہ گئے..... چھ ماہ بعد انہوں نے مجھے پانچ ہزار ڈالر ماہواری کی نوکری کی آفر کر دی..... میں نے آفر قبول کر لی..... نوکری کے دوران میں نے ہمیشہ وقت کی پابندی کی..... ذمہ داری سے بڑھ کر کام کیا..... ماتحتوں کے ساتھ اخلاق کا برتاؤ کیا..... ان سے پیار و محبت سے کام لیا..... لہٰذا میری کارکردگی نے امریکیوں کو حیران کر دیا.....

میں حافظ قرآن تھا..... میرے سینے میں موجود قرآن مجید نے میری رہنمائی کی..... وہ برکت بن کر میرے ساتھ ساتھ چلتا رہا..... میرے سارے کام آسان ہو گئے..... میں ترقی کرتا چلا گیا..... یہاں تک کہ میری تنخواہ پچیس ہزار ڈالر ماہانہ ہو گئی..... پوری کمپنی میں صرف ۲۰، آدمی تھے جن کی اتنی یا اس سے زیادہ تنخواہ تھی..... میرا دائرہ کار بڑھا دیا گیا۔ ۲۰۰۰ء میں والد صاحب نے مجھے واپس آنے کا حکم دے دیا..... میں نے استعفیٰ پیش کر دیا..... انہوں نے وجہ پوچھی تو میں نے بتایا تو وہ مزید حیران ہو گئے کہ ایک شخص صرف اپنے بوڑھے والد کی خواہش پر اتنی بڑی نوکری چھوڑ کر جا رہا ہے..... انہوں نے مجھے بڑا سمجھایا..... جب میں نے نہ مانا تو انہوں نے ایک عجیب فیصلہ کیا.....

انہوں نے پاکستان میں اپنا دفتر کھولنے کا اعلان کر دیا..... انہوں نے یہ دفتر بنایا..... عملہ رکھا..... اور مجھے کنٹری منیجر بنا کر یہاں بھجوا دیا..... یہاں میرے اختیارات کا عالم یہ ہے کہ میں پورے ایک مہینے کے لئے جہاز چارٹر کر سکتا ہوں..... دس کروڑ روپے تک کا چیک ہیڈ کوارٹر کی منظوری کے بغیر سائن کر سکتا ہوں..... ایشیا کے ۱۲، ممالک میرے ماتحت ہیں..... لوگ میرا حلیہ دیکھتے ہیں..... اور میری پوزیشن پر نظر ڈالتے ہیں تو انہیں یقین نہیں آتا..... آپ کو بھی حیرانی ہو گی..... میں نے پوری زندگی شیو نہیں کی..... کوئی نماز قضاء نہیں کی..... کوئی روزہ نہیں چھوڑا..... میں نے پوری زندگی پتلون نہیں پہنی..... شرٹ نہیں پہنی..... ٹائی نہیں لگائی..... بند جوتا نہیں پہنا..... جراب نہیں پہنی..... سر ننگا نہیں

Marfat.com

رکھا..... لیکن اس کے باوجود میں ملٹی نیشنل کمپنی کی انتظامیہ میں شامل ہوں.....

لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں..... اور وہ ہمیں دہشت گرد اور جنونی سمجھتے ہیں..... ہم ان کی رائے نہیں بدل سکتے..... لیکن اگر ہم اس دنیا میں ان لوگوں کے ساتھ زندہ رہنا چاہتے ہیں..... تو پھر ہمیں ان لوگوں کو اپنی محنت..... قابلیت..... اور ذہانت سے متاثر کرنا ہوگا..... اگر مدرسے کا ایک بچہ ایسا کر سکتا ہے..... تو ہم لوگ اپنی صلاحیتوں سے انہیں متاثر کیوں نہیں کر سکتے؟.....

ہم اپنے آپ کو نیک..... اچھا اور قابل انسان ثابت کیوں نہیں کر سکتے؟.....

ہمارے مدرسوں میں ایسے لوگ کیوں نہیں پیدا ہو سکتے..... جو زندگی کے ہر شعبے کے لئے مثالی انسان تیار کر سکیں؟.....

ہمارا عالم گریجویٹ کیوں نہیں کر سکتا؟.....

ہم دنیا کو متاثر کر سکتے ہیں تو اس سے مرعوب کیوں ہیں؟.....

آخر کب وہ وقت آئے گا جب ہم قوم کو طالبان پرنسپل..... طالبان منیجر اور طالبان ڈائریکٹر دیں گے؟.....

مار کھانے کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہنے والے نومسلم کا واقعہ:

4..... میرے دوستوں میں سے ایک صاحب جو یہیں کراچی کے اندر رہتے ہیں..... وہ نومسلم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں..... بڑے دولتمند ہیں..... اور بڑے تاجروں میں ان کا شمار ہوتا ہے..... ایک دفعہ وہ یہ بتا رہے تھے کہ ان کے والد ہندو سے مسلمان ہوئے..... ان کا قصہ تو بہت لمبا چوڑا ہے..... مختصر یہ کہ وہ ایک ایسے محلے میں رہتے تھے..... جہاں ایک چھوٹی سی مسجد تھی..... کبھی کبھی مسلمانوں کی کچھ باتیں ان کے کان میں پڑ جاتی تھیں..... جس کی وجہ سے انہوں نے (تصوف کی کتاب) کیمیائے سعادت پڑھنا شروع کی..... اس کے بعد قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا..... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ہدایت ڈال دی..... اور وہ کسی کے پاس جا کر مسلمان ہو گئے..... لیکن گھر والوں کو یہ

Marfat.com

پتہ نہیں تھا کہ یہ لڑکا مسلمان ہو گیا ہے..... کسی نے ان کے گھر والوں سے جا کر کہہ دیا کہ تمہارا لڑکا مسلمانوں کے ساتھ جا ملا ہے..... اور پانچوں وقت مسجد کے اندر نماز کے لئے جاتا ہے..... اس کے بعد ان کے ماں باپ نے یہ کیا کہ جب اذان ہوئی تو گھر میں تالا (مقفل) لگا دیا..... اذان کی آواز سن کر وہ لڑکا مسجد کو جانا چاہا تو دیکھا کہ تالا لگا ہوا ہے..... چنانچہ اس نے گھر میں ہی وضو کیا..... اور وضو کر کے اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ شاید تالا کھل جائے..... لیکن تالا نہیں کھلا..... جب اس کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب مسجد میں جماعت کھڑی ہو گئی ہو گی تو اسی وقت اس نے اپنے گھر میں کپڑا بچھایا..... اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر نماز کے لئے نیت باندھ لی..... اس کے ماں باپ بھائی بہن سب دیکھ رہے ہیں..... اور حیران ہیں کہ یہ کیا کر رہا ہے.....

انہوں نے خود ہی یہ واقعہ مجھ سے بیان کیا..... وہ کہہ رہے تھے کہ جس وقت میں سجدہ میں گیا ہوں..... اس وقت میرے ماں باپ اور میرے بھائیوں نے مجھے اس قدر مارا اس قدر مارا کہ ان کا خیال تھا کہ اس کو یہیں پر ختم کر دینا چاہیے..... لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا بچانا مقصود تھا..... اس قدر مار کھانے کے باوجود وہ بیچارے نہیں مرے..... بالآخر چند روز کے بعد اپنا گھر چھوڑ کر کہیں چلے گئے..... پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا تاجر بھی بنایا..... مال و دولت کے ساتھ ساتھ اولاد بھی عطا فرمائی..... اور ان کی اولادوں کو دیندار بھی بنایا.....

الله الله الله

Marfat.com

موضوع نمبر 38

حلال وحرام میں احتیاط کرنے کے نواثر انگیز واقعات

ایک وکیل کے سچ بولنے پر دگنی کمائی شروع ہوگئی:

1 ......حضرت مولانا ذوالفقار دامت برکاتہم نے اپنے وعظ میں یہ واقعہ سنایا کہ:

ہمارے ایک دوست وکالت کا کام کرتے تھے..... وکالت ایک ایسا پیشہ ہے کہ جس میں عموماً دنیا جہان کے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں..... ایک شاعر نے تو یہاں تک کہہ دیا.....

پیدا ہوئے وکیل تو شیطان نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہوگئے

مگر یقین کیجئے کہ انہوں نے وکالت کا کام بھی جاری رکھا..... اور اپنی زندگی کا رخ بھی بدل لیا..... ان کی بیوی لیڈی ڈاکٹر تھی..... جب وکیل صاحب کو اہل اللہ سے نسبت ہوئی تو اللہ نے دل کی حالت بدل دی.....

کہنے لگے: میں نے آج کے بعد جھوٹ نہیں بولنا..... میرا اللہ مجھے سچ بولنے پر ہی روزی دے گا.....

لوگوں نے کہا: آپ کا دماغ ٹھیک تو ہے؟..... سچ بولنے سے وکالت نہیں چلے گی.....

انہوں نے کہا: چلے گی یا نہیں چلے گی..... مگر سچ ضرور چلے گا..... اب تو میں نے دل میں فیصلہ کرلیا ہے..... چنانچہ وہ وکیل ایک دن دفتر آئے..... اور کہنے لگے: میں نے آج صرف وہ مقدمے لینے ہیں..... جو سچے ہوں گے..... لوگوں سے کہہ دیا اگر آپ جھوٹے ہو تو مجھے ابھی بتا دیں ورنہ سماعت کے دوران اگر مجھے پتہ چل گیا تو میں آپ کی مخالفت کروں گا..... اگر سچ ہوگا تو ڈٹ کر آپ کی حمایت کروں گا.....

لوگوں نے کہا: اللہ کی پناہ! چنانچہ سب کے سب دوسرے وکلاء کے پاس چلے گئے.....

Marfat.com

لوگوں میں چرچا ہونے لگ گیا..... کسی نے مجنون کہا..... کسی نے پاگل کہا..... کسی نے بیوقوف کہا..... کسی نے کہا مولویوں نے اس کی مت ماردی ہے..... اچھا خاصا وکیل تھا انہوں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے..... وہ اللہ کا بندہ پکا سچا تھا..... کہتا تھا کہ مجھے جھوٹ بول کر روزی نہیں لینی..... اللہ کی ذات مجھے سچ بولنے پر ہی روزی دے گی..... ایک سال گزر گیا مگر کوئی کام نہ آیا..... چونکہ بیوی لیڈی ڈاکٹر تھی اسکی تنخواہ سے گھر کا خرچہ چلتا رہا..... بیوی بہت سمجھدار تھی..... ایک دن وکیل صاحب سے کہنے لگی: جب آپ جھوٹ بولنا چھوڑ چکے ہیں تو آپ وکالت کو خیر باد کہیں..... اور تجارت کا پیشہ اختیار کرلیں..... آپ سچ ہی بولیں..... اللہ اسی میں برکت دے گا.....

وکیل صاحب نے کہا: نہیں..... بولنا بھی سچ ہے..... اور کرنی بھی وکالت ہے.....

بیوی نے کہا: اچھی بات ہے..... میری دعائیں اور میرا تعاون آپ کے ساتھ ہے..... اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب فرمائے..... وکیل صاحب ایک سال تک گھر سے دفتر آتے..... اور سارا دن پنکھے کے نیچے بیٹھ کر اخبار پڑھتے..... اور گھر واپس چلے جاتے..... ایک دفعہ ججوں کے سامنے تذکرہ ہو گیا کہ فلاں وکیل جھوٹے مقدمے نہیں لیتا..... غربت برداشت کر رہا ہے..... اور کہتا ہے کہ مرجاؤں گا مگر سچ کو نہیں چھوڑ سکتا..... سب جج صاحبان اس بات سے بڑے متاثر ہوئے.....

وقت کے ساتھ ساتھ ان کی عزت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونا شروع ہو گئی.....

وہ کہنے لگے: کہ ایک سال امتحان کا تھا..... دوسرا سال شروع ہوا تو تبلیغی جماعت والے..... تصوف وسلوک والے..... مدرسوں والے لوگوں نے سوچا کہ یار فلاں وکیل سچے مقدمے لیتا ہے..... ہمارے مقدمے سچے ہیں..... پیسہ ہمارے پلے نہیں..... تھوڑا بہت دے دیں گے..... ان کا بھی گذارا ہو جائے گا.....

چنانچہ وہ آنا شروع ہو گئے..... جو بھی آتا سچا مقدمہ لے کر آتا..... وکیل صاحب مقدمہ لے کر عدالت میں جاتے..... اور ان کے حق میں فیصلہ ہوا..... چند دن گزرے تو جج صاحبان آپس میں ملے..... اور کہنے لگے: کہ یہ وکیل جو بھی مقدمے لاتا ہے وہ سچے ہوتے

Marfat.com

ہیں..... اس لئے اب اس سے زیادہ سوال ہی نہ کیا کرو.....

چنانچہ وکیل صاحب مقدمہ لے کر جاتے تو چند منٹ کے اندر اندر ان کے حق میں فیصلہ ہو جاتا..... بڑے بڑے امیروں نے سوچا کہ ہمارے مقدمے سچے ہی ہیں..... تو پھر کیوں نہ ہم مقدمہ اسی کو دیں..... جب وہ آنا شروع ہوئے تو پیسے زیادہ ملنے لگے..... جب وکیل صاحب جھوٹ سچ بولتے تھے تو ایک مہینہ کا بیس ہزار روپے کماتے تھے..... اور جب وکیل صاحب سچ بولنا شروع کیا تو ایک ماہ میں چالیس ہزار کمانے لگے.....

سچ بولنے پر اللہ نے دوگنا رزق دے دیا..... ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ چند وکیلوں کا جج بننے کے لئے امتحان ہوا تو ہمارے اس دوست وکیل کو کامیابی ہوئی..... اور وہ جج بن گئے..... ایک وقت تھا کہ وہی آدمی ایک وکیل کی جگہ کھڑے ہو کر جھوٹ بولتا تھا..... جب سچ بولنا شروع کیا تو اللہ نے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیا..... پہلے وہ کھڑا سر سر کہہ رہا ہوتا تھا..... اب اللہ نے عدالت کی Chair (کرسی) پر بٹھا دیا..... اب وہاں پر بیٹھ کر Order (حکم نامے) جاری کرتا ہے..... میرے دوستو! یہ بات ثابت ہوگئی کہ جو سچ بولے گا..... اللہ اسے فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دے گا.....

میرے دوستو! یقین بنانے کی ضرورت ہے..... اگر اللہ تعالیٰ پر توکل نصیب ہو جائے تو نہ زمینوں کے جھگڑے باقی رہیں گے..... نہ دفتروں میں رشوت رہے گی..... نہ دکانوں میں ملاوٹ رہے گی..... نہ جھوٹ بول کر کمانا رہے گا..... نہ دھوکے سے کمانا رہے گا..... یہ چیزیں تو Automatiacally (خود بخود) ختم ہو جائیں گی..... ہماری عدالتوں میں مقدمے ختم ہو جائیں گے..... یہ ویران نظر آئیں گے.....

رشوت لینے سے انکار پر اللہ نے وسیع رزق کھول دیئے:

2..... سعودیہ کے تاجروں میں سے ایک ہمارے بھائی نے اپنے تجارتی سفر کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ ملک کی سرحدوں پر سے مال لے کر آتا جاتا تھا..... اور وہیں ایک چوکی تھی..... جہاں سے سامان آتا جاتا تھا..... اور مال لانے والوں پر یہ نگران مقرر ہوا تھا.....

Marfat.com

مگر اس کا رئیس یعنی بڑا افسر جو تھا اس نگران کو پتہ چلا کہ وہ رشوت خور ہے..... اور رشوت خوری میں بے شرمی کی حد تک پہنچ چکا ہے..... اس نے وہاں کے نگران کو یہ نصیحت کر رکھی تھی کہ زیادہ تشدد نہ کیا جائے..... تا کہ رشوت میں آسانی رہے.....

جب اس ہمارے ساتھی نگران نے یہ بات سنی کہ یہاں کا افسر اعلیٰ رشوت لیتا ہے..... تو اس کے کندھے مارے خوف کے کانپنے لگے..... اور اس کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی..... وہ جب دفتر سے باہر نکلا تو تردد وغم کی شدت سے اس کا گلا گھٹنے لگا..... دن گزرتے گئے تو ہمارے اس نگران دوست کے پاس بھی لوگ آ کر کہنے لگے:

''جناب! یہ ہمارے ادارے کی جانب سے آپ کی خدمت میں تحفہ دیا جا رہا ہے.....''

اور ایک آ کر کہتا:

''جناب یہ ہماری کمپنی کی جانب سے آپ کی حسن کارکردگی کا تمغہ ہے.....''

وہ شکریہ کے ساتھ واپس لوٹاتا رہا..... اور نہ لیتا رہا..... لیکن ایسا کب تک ممکن تھا..... اس نے یہ ڈر محسوس کیا کہ میں دب جاؤں گا..... اگر رشوت لینا شروع ہو گیا تو ویسے ہی حرام مال ہے..... تو اس کے دو کشتیوں میں پاؤں آ گئے..... یا تو عہدہ وتنخواہ سے معزول ہو جاؤں..... یا حرام کھا کر اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جاؤں..... اور رشوت خوری شروع کر دوں..... مگر اس دل فطرت پہ تھا..... اس کے دل میں ابھی یہ شعور بیدار تھا:

''ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ مخرجًا ویرزقہ من حیث لایحتسب'' (القرآن)

''جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نکلنے کی جگہ بنا دیتا ہے..... اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے..... جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا.....''

اس نے اس ملازمت سے معذرت کر لی..... یہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹا ٹرک دے دیا..... میں نے مال کی سپلائی کا کام شروع کر دیا..... پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور ٹرک دے دیا..... بعض تاجر تو مجھ سے سامان کی سپلائی کا اس طرح مطالبہ کرنے لگے کہ گویا یہ میرا اپنا مال ہے.....

مجھے ایک حادثہ بھی پیش آیا کہ میرا ایک ٹرک ڈرائیور کو نیند آ جانے کی وجہ سے حادثہ کا شکار

Marfat.com

ہو گیا..... اور ٹوٹ گیا..... جب اس نے معذرت کی تو میں نے اسے معاف کر دیا..... ٹریفک پولیس والا میری اس کشادہ دلی سے بہت حیران ہوا..... اور اس نے میرے حسن سلوک کا صلہ دینے کا عزم کر لیا..... چند سال بعد اس ٹریفک پولیس والے کا منصب بڑھ گیا..... وہ میرے پاس بہت سا سامان لایا..... سپلائی کرنے والے اڈے اور بھی تھے..... مگر اس نے میرا ہی انتخاب کیا کہ میں یہ مال سپلائی کروں..... اور پھر اس نے بھاؤ بھی کم نہ دیا تھا.....

اپنے برادر گرامی قدر محترم قاری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دیکھیں اس کے لئے کس طرح رزق کے دروازے کھول دیئے گئے..... اب وہ بہت بڑا تاجر ہے..... اب فقراء کے خیر وفلاح کے اداروں میں..... بہت بڑا حصہ اس کے مال کا صرف ہو رہا ہے..... بات وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حرام میں سے کچھ چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کا صلہ ضرور دیتے ہیں.....

شیو بنانے سے انکار پر ہیئر ڈریسر کی آمدنی میں برکت کا ایمان افروز واقعہ:

3 ......ضرب مومن: آپ اپنا تعارف کرائیں گے؟.....

افضل: میرا نام محمد افضل ہے..... میں یہاں گوجرانوالہ صادق آباد روڈ..... علاقہ مسلم ٹاؤن کا رہائشی ہوں..... عام نوجوانوں کی طرح گناہوں اور غلطیوں میں جوان ہوا..... مگر دل میں تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سیدھے راستے پر لائے..... اور گناہ کرتا تھا..... مگر گناہ سمجھتا تھا..... اور اب مجھے گناہوں میں لذت نہیں آتی تھی..... میں گناہوں سے اکتا چکا تھا..... اس لیے زندگی کو دوسرا رخ دیا..... جو دنیا میں آنے کا مقصد ہے..... اور اس میں اطمینان اور سکون پایا.....

ضرب مومن: آپ کی ذات اور آپ کے کاروبار میں جو تبدیلی نظر آرہی ہے..... یہ کیسے آئی.....اور کسی واعظ کے وعظ سے یا کسی تحریر وغیرہ سے؟.....

افضل: یہ بات مجھے بھی سمجھ نہیں آئی..... جہاں تک سننے سنانے کا تعلق ہے تو سنا بہت

Marfat.com

جاتا تھا..... مگر عمل نہ تھا..... بس یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہوا کہ اس طرح ذہن کو پھیر دیا.....

ضرب مومن: آپ نے داڑھی کب رکھی؟.....

اور کاروبار میں تبدیلی کب لائے؟.....

افضل: ڈھائی سال سے عوامی ہیئر ڈریسر کے نام سے کام کر رہا ہوں..... مگر ۶ ماہ سے شیو کرنا بند کر دیا ہے..... اور جس دن سے شیو کرنا بند کیا..... اسی دن سے خود بھی داڑھی رکھ لی..... اس کے بعد سے نہیں کٹائی.....

ضرب مومن: آپ نے تبدیلی کا آغاز کس عمل سے ظاہر کیا؟.....

افضل: سب سے پہلے میں نے اپنے کاروبار میں اس تبدیلی کا آغاز کیا کہ دکان پر لکھ کر لگا دیا کہ ''یہاں شیو نہیں کی جاتی'' اور ساتھ ہی داڑھی رکھ لی.....

ضرب مومن: ابتداء کاروبار سے کرنے کی کوئی خاص وجہ؟.....

افضل: کاروبار جب حلال کا ہوگا تو اور کام بھی حلال اور جائز کروں گا..... جب تک میرے اندر حرام رہے گا..... میں حرام کام ہی کروں گا..... اس لیے سب سے پہلے کاروبار بدلا..... پھر آہستہ آہستہ اپنی ذات کو بدلنا شروع کیا.....

ضرب مومن: آپ کے گاہکوں نے اعتراض کیا یا دوست واحباب نے سابقہ زندگی کی طرف واپس لانے کی کوشش کی ہو؟.....

افضل: بعض نے جہالت کی وجہ سے اور بعض نے بحث کے موڈ میں اعتراض کیا: اور بعض نے سابقہ زندگی کا طعنہ دیا..... مگر میرا ایک ہی جواب تھا کہ ہم مسلمان ہیں..... پہلے جو بھی تھے اب مسلمانوں کی طرح زندگی گزارنا چاہتا ہوں..... اور یہ سمجھ لو کہ داڑھی ایک لائسنس کے طور پر ہے..... جس کے چہرے پر داڑھی نہیں..... اس کے پاس مسلمانوں کا شعار نہیں..... وہ یہود و نصاریٰ کی مشابہت کرتا ہے..... اس لیے سب سے پہلے اپنے چہرے پر سنت رسول ﷺ کا تاج رکھو..... البتہ احباب نے کوشش کو بے سود سمجھا..... انہیں علم تھا کہ جس کام پر لگتا ہے..... مخلص ہو کر لگتا ہے.....

ضرب مومن: آپ کی اس نیک کام پر کسی نے حوصلہ افزائی بھی کی؟.....

Marfat.com

افضل: بہت سارے لوگوں نے حوصلہ افزائی کی..... اور کئی لوگ دور دور سے چل کر آئے..... حوصلہ افزائی کے لیے..... جیسے آپ ہیں..... اس طرح بہت سے احباب نے حوصلہ افزائی فرمائی.....

ضرب مومن: آپ کا کاروبار پہلے وسیع تھا..... اب مختصر ہوا تو آمدنی کی واقع ہوئی ہوگی؟.....

افضل: آمدنی کا جہاں تک تعلق ہے..... واقعی آمدنی بہت زیادہ تھی..... مگر اس میں برکت نہ تھی..... جو کماتا تھا دکان کھا جاتی تھی..... گاہک کھا جاتا تھا..... یا فضول خرچ ہو جاتی تھی..... جب سے یہ تبدیلی کی ہے ایک پیسہ بھی ضائع نہیں ہوتا..... اللہ تعالیٰ نے رزق بھی زیادہ دیا..... اور برکت بھی زیادہ دی.....

ضرب مومن: تبدیلی سے کوئی پریشانی آئی ہو؟.....

افضل: الحمدللہ..... اللہ کا احسان ہے..... کاروبار اچھا ہے..... کاروبار اسی طرح صحیح چل رہا ہے..... اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی پریشانی نہیں آئی.....

ضرب مومن: اس تبدیلی پر گھر والوں کے کیا تاثرات ہیں؟..... آمدنی کی کمی پر ان کا کوئی ردعمل؟.....

افضل: اللہ کا احسان ہے..... ہمارا گھرانہ دیندار گھرانہ ہے..... دین کو سمجھتے ہیں..... زندگی کا مقصد جانتے ہیں تو اس تبدیلی سے پورا گھرانہ بہت خوش ہوا ہے..... پہلے سب گھر والے مجھ سے اتنے تنگ تھے کہ شاید ہی اتنے کسی اور سے تنگ ہوں..... مجھے کہتے تھے تو کوئی انوکھا ہے..... وہ بہت خوش ہوئے کہ پیسے دے یا نہ دے..... ہمارا بچہ تو صحیح ہو گیا..... آج کے حالات میں بچہ گھر خرچہ دیتا ہے تو صحیح ہے..... ورنہ صحیح بھی غلط ہوتا ہے.....

ضرب مومن: آپ کی شادی ہوگئی ہے؟.....

افضل: نہیں..... ایک جگہ بات چلی..... انہوں نے اپنی ایک لڑکی میرے بھائی کو دی ہوئی ہے..... جو داڑھی والے ہیں..... مگر میں نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ میرا اس سے بہتر سبب بنائے گا..... انشاءاللہ.....

ضرب مومن: آپ کی دکان میں ڈیک رکھا ہوا ہے..... اس میں کونسی کیسٹیں چلتی ہیں؟.....

Marfat.com

(اس سوال کا جواب دینے کے بجائے بھائی افضل نے ڈیک چلایا تو مولانا طارق جمیل صاحب کی کیسٹ چل رہی تھی.....)

افضل: میں اس انٹرویو کے ذریعے اپنے ہم پیشہ لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ اپنے کاروبار میں حلال اور جائز طریقہ اختیار کریں..... حرام سے اجتناب کریں اور یہ خوف نہ کریں کہ آمدنی کم ہو جائیگی..... اللہ تعالیٰ صرف بال کٹنگ میں وہ آمدنی عطا فرمائیگا..... جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے ہو..... اور حلال میں بہت برکت ہوتی ہے..... حرام کی آمدنی حلال سے کئی گنا زیادہ ہو تو اس حلال سے جو ظاہراً کم ہے..... برابر نہیں ہو سکتی..... لہٰذا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے کاروبار اور اپنی زندگیوں میں تبدیلی لاؤ.....

ضرب مومن: بھائی افضل صاحب! آپ کو اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائے.....

رشوت کے مال سے سخاوت کرنے والے کی قبر میں آگ کے شعلے:

4......ایک بہت نیک شخص تھے..... وہ پانچوں وقت پابندی سے نماز بھی پڑھا کرتے تھے..... مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے سخی دل بھی تھے..... دل کھول کر غریبوں اور بیواؤں کی امداد کیا کرتے تھے..... کئی یتیم بچیوں کی شادیاں بھی کرا دیں..... حج بھی کیا ہوا تھا..... ۱۹۷۳ء کی ایک صبح کو انکا انتقال ہو گیا..... بے حد ملنسار اور با اخلاق تھے..... اہل محلہ ان سے بے حد متاثر تھے..... لہٰذا سوگواروں کا تانتا بندھ گیا..... ان کے جنازے میں لوگوں کا کافی مجمع تھا..... سب لوگ قبرستان آئے..... قبر کھود کر تیار کر لی گئی..... جونہی میت قبر میں اتارنے کے لیے لائے ......کہ غضب ہو گیا..... یکایک قبر خود بخود بند ہو گئی..... سارے لوگ حیران رہ گئے..... دوبارہ زمین کھودی گئی..... جب میت اتارنے لگے تو پھر قبر بند ہو گئی..... سارے لوگ پریشان تھے..... ایک آدھ بار مزید ایسا ہی ہوا..... آخر چوتھی بار تدفین میں کامیاب ہو ہی گئے..... فاتحہ پڑھ کر سب لوٹے اور ابھی چند ہی قدم چلے تھے کہ ایسا محسوس ہوا کہ زمین زور زور سے ہل رہی ہے..... سب لوگوں نے بے ساختہ مڑ کر دیکھا تو ایک ہوش اڑا دینے والا منظر تھا.....

Marfat.com

آہ! قبر میں دراڑیں پڑ چکی تھیں..... اس میں سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے..... اور دھواں اٹھ رہا تھا..... اور قبر کے اندر سے چیخ و پکار کی آواز بالکل صاف سنائی دے رہی تھی..... یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر سب کے اوسان خطا ہو گئے..... اور سب لوگ جس سے جس طرف بن پڑا بھاگ کھڑے ہوئے.....

سب لوگ بے حد پریشان تھے..... کہ بظاہر نیک..... سخی اور با اخلاق......انسان کی آخر ایسی کونسی خطا تھی کہ جس کے سبب اس قدر ہولناک عذاب قبر میں مبتلا ہو گیا؟.....

تحقیق کرنے کے بعد اسکے حالات کچھ یوں سامنے آئے.....

مرحوم بچپن سے ہی بہت ذہین تھا..... لہٰذا ماں باپ نے اعلیٰ تعلیم دلوائی..... جب خوب پڑھ لکھ لیا تو کسی طرح سفارش اور رشوت کے زور پر ایک سرکاری محکمہ میں ملازمت اختیار کر لی..... رشوت کی لت پڑ گئی..... رشوت کی دولت سے پلاٹ بھی خریدا..... اور اچھا خاصا بینک بیلنس بھی بنایا..... اسی سے حج بھی کیا......اور ساری سخاوت بھی اسی حرام مال سے کی تھی.....

سود خور تاجر کی قبر زمین میں دھنس گئی:

5......اسی طرح کا ایک واقعہ جو حیدر آباد ''ٹنڈو آدم'' کے ایک کپڑے کے تاجر کے ساتھ ہوا..... اس سے عبرت حاصل ہوتی ہے..... اخباری اطلاع کے مطابق قبرستان میں ایک جنازہ لایا گیا..... امام صاحب نے جونہی نماز جنازہ کی نیت باندھی..... مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا..... لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی..... امام صاحب نے بھی نیت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لٹا دیا..... تین مرتبہ وہ مردہ اٹھ کر بیٹھا.....

امام صاحب نے مرحوم کے رشتے داروں سے پوچھا:

''کیا مرنے والا سود خور تھا؟.....''

انہوں نے اثبات (یعنی ہاں) میں جواب دیا..... اس پر امام صاحب نے نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا..... لوگوں نے جب لاش قبر میں رکھی تو قبر زمین کے اندر دھنس گئی..... اس پر لوگوں نے لاش کو مٹی وغیرہ سے دبا کر بغیر فاتحہ ہی گھر کی راہ لی.....

Marfat.com

سودی کاروبار کرنے والے شخص کے ڈھانچے پر بچھو ڈنگ مار رہے تھے:

6 ......ڈاکٹر بلوچ صاحب کی زبانی حالات لکھ رہا ہوں...... بوسن روڈ ملتان کے ایک قبرستان میں بورڈ کے ذریعے قبر کشائی کا حکم ملا...... یہ ایک ایسے آدمی کی نعش تھی جو اپنی موجودہ زندگی کے بیس سال سعودی عرب میں رہا...... الحاج تھا...... حافظ قرآن تھا...... سعودی عرب سے پاکستان واپس آ کر سودی کاروبار شروع کر دیا...... اچانک مر گیا......

اس کی پہلی بیوی کے بچوں نے مجسٹریٹ کو درخواست دی کہ ہمارے ابو کو زہر دے کر مار دیا گیا ہے...... دفن ہونے کے ایک سال بعد قبر کشائی کا حکم ملا...... میں بورڈ کا ممبر تھا...... سول جج کی موجودگی میں قبر کھولی گئی...... نہ کوئی کیڑا تھا...... جب کفن نعش سے ہٹایا گیا تو صرف ہڈیوں اور سیاہ راکھ کے کچھ باقی نہ تھا...... البتہ مختلف رنگ کے بچھو ہڈیوں کو چمٹے ہوئے تھے......

ان بچھوؤں کو ہڈیوں سے ہٹانا ناممکن تھا...... کیونکہ ان کے ڈنگ ہڈیوں کے اندر تھے...... ان کو زیادہ چھیڑنے سے خطرہ تھا...... اس لیے اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا...... یہ حالات دیکھ کر احساس ہوا کہ جو شخص سود کا کاروبار کرے گا...... مرنے کے بعد اس پر ایسی آگ مسلط کر دی جائے گی...... جو اس کو جلا کر راکھ کر دے گی...... اس کی نعش پر کفن ویسے ہی تھا...... معلوم ہوا کہ اس آگ کا اثر صرف مرنے والے جسم پر رہا......

دوزخ کے دھانے سے واپسی:

7 ......مجھے محکمہ سٹلمینٹ میں ملازم ہوئے ابھی چند روز ہوئے تھے...... ایک دن حسب معمول میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں آئے اور نہایت خوشامدانہ لہجے میں مجھ سے کہنے لگے: بیٹا! میرے مکان کا کلیم گم ہو گیا ہے...... اور عدالت میں مجھے اس کی نقل پیش کرنی ہے...... اس لیے اپنے ریکارڈ سے کاپی نکال دو تاکہ میں اس کی نقل کروا کے عدالت میں پیش کر سکوں...... پچاس روپے لگیں گے...... میں نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا:

Marfat.com

جیب میں پھوٹی کوڑی تک نہیں پچاس روپے کہاں سے لاؤں؟.....

اس نے مردہ سی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا: کہ جیب خالی ہے..... تو میں کیا کروں میں نے ترش روئی سے جواب دیا..... اور اپنے کام میں مصروف ہوگیا..... کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا تو وہ جا چکے تھے..... دوسرے روز میں ابھی دفتر میں داخل ہوا ہی تھا کہ وہی بڑے میاں آئے..... اور پچاس روپے میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے:

کہو بابو جی! اب تو کام ہو جائے گا..... قبل اسکے کہ میں انہیں کچھ جواب دیتا..... میری نظر ان کے چہرے پر پڑی..... بڑے میاں کی آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے..... اور انہیں صاف کرنے کی کوشش میں مصروف تھے..... میں نے رونے کی وجہ پوچھی پہلے تو وہ پس و پیش کرتے رہے..... مگر میرے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ کل یہاں سے جا کر اپنی جواں سال بیٹی کے بندے جو میں نے چند آنے روزانہ کی بچت کر کے اس کی شادی کے لیے بنوائے تھے..... فروخت کر دیئے..... تا کہ آپ کا خرچ پورا کر سکوں..... اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکے..... میں نے اٹھ کر فائل سے اس کی کاپی نکال دی..... اور جبراً وہ روپے ان کی جیب میں ٹھونس دیئے..... ان کے جاتے ہی میں نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی رشوت نہ لوں گا..... مجھے محسوس ہو رہا تھا..... جیسے بڑے میاں کے ضعیف و ناتواں بازوؤں نے مجھے دوزخ کے دہانے سے کھینچ لیا ہے..... کیوں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے.....

"الراشی والمرتشی کلاھما فی النار"

"رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں....."

(ماخوذ از البلاغ)

رشوت خور کی ٹیڑھی قبر:

8......راولپنڈی کے قبرستان رتہ امرال میں پیش آنے والے سرکاری محکمہ کے ایک افسر کا ایک اور دردناک واقعہ پڑھئے.....

Marfat.com

۲۷ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ کی ایک پولیس افسر کا جنازہ قبرستان لایا گیا..... جب اسے قبر میں اتارا جانے لگا تو اس کی قبر یکا یک ٹیڑھی ہوگئی..... پہلے پہلے تو لوگوں نے اسے گورکن کا قصور قرار دیا..... دوسری جگہ قبر کھودی گئی..... اور میت کو اتارنے لگے تو قبر ایک بار پھر ٹیڑھی ہوگئی..... اب لوگوں میں خوف وہراس پھیلنے لگا..... تیسری بار بھی ایسا ہی ہوا..... قبر حیرت انگیز حد تک اس قدر ٹیڑھی ہو جاتی کہ تدفین ممکن نہ رہتی..... بالآخر شرکائے جنازہ نے مل جل کر مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کی..... اور پانچویں قبر میں ہر حال میں تدفین کا فیصلہ کیا گیا..... چنانچہ پانچویں بار قبر ٹیڑھی ہونے کے باوجود زبردستی پھنسا کر میت کو اتار دیا گیا.....

(بحوالہ رسالہ پراسرار بھکاری)

حرام کمائی کھانے والے افراد کا عبرت ناک انجام:

9 ......''میں نے اپنے دس سالہ میڈیکل کیریئر میں اس بات کا بغور تجزیہ کیا ہے کہ ایسے افراد جو رشوت خوری کرتے ہیں..... ان کی موت بڑی ہی اذیت ناک ہوتی ہے..... ان کے جسم سے جب روح نکلتی ہے تو اس کی اذیت کا اندازہ وہ خود کر سکتا ہے..... اس کی تکلیف کو دیکھ کر بہت سے ڈاکٹر کانپ جاتے ہیں..... ایسے لوگوں پر فالج..... دل کے خطرناک امراض..... شوگر..... بلڈ پریشر ایک ساتھ حملہ آور ہوتے ہیں..... ایسے مریضوں کو بڑی خراب حالت میں آئی سی یو میں رکھا جاتا ہے..... اور کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایسے راشی لوگوں پر کسی دوا کا اثر تک نہیں ہوتا..... مریض خود بھی یہ چاہتا ہے کہ جلدی سے زندگی کا خاتمہ ہو جائے..... لیکن اس کے گناہوں کی وجہ سے اس کے جسم سے روح بڑی اذیت کے بعد نکلتی ہے..... اکثر ایسی تکلیف والے مریضوں سے میں نے پوچھا: کہ تم کیا کام کرتے تھے..... تو وہ خود اس بات کا اعتراف کر لیتے ہیں..... کہ وہ بہت رشوت لیتا تھا..... یا اس کے گھر والے کہتے تھے کہ ہم نے بہت منع کیا..... لیکن یہ کسی کی بات ماننے کے لیے تیار ہی نہ ہوتا تھا..... کوئی دوا..... کوئی دعا اس کو اس تکلیف سے نجات نہیں دلا سکتی.....

لیکن اس کے برعکس ایسے مریض بھی آتے ہیں..... جو بہت نیک ہوتے ہیں.....

Marfat.com

انہوں نے اپنے آپ کو حرام خوری سے دور رکھا ہوتا ہے..... ان کی موت اتنی آسان ہو جاتی ہے کہ خود ڈاکٹر کو پتہ نہیں چلتا کہ مریض کب چل بسا..... ایسی موت کو دیکھ کر ہم لوگ حسرت کرتے ہیں کہ اے اللہ..... ہم کو بھی ایسی موت دے..... نیک لوگوں کی موت کو دیکھ کر ڈاکٹر اس بات کا اندازہ لگا لیتے ہیں کہ مرنے والا بڑا نیک آدمی تھا..... ایسے مریض جو اذیت سے مرتے ہیں..... ان کو دیکھ کر اندازہ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ یہ ضرور حرام خوری کرتے ہوں گے.....

اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ فلاں ڈاکٹر ٹھیک نہیں ہے..... فلاں اسپتال ٹھیک نہیں ہے..... بہت پیسہ خرچ کرنے کے باوجود مریض کی اذیت کم نہیں ہوتی..... حالانکہ ایسا نہیں ہے..... یہ صرف اس حرام کی کمائی کی وجہ سے ہے..... وہ اس کمائی سے جو بھی دوا خرید تا ہے بے اثر ہو جاتی ہے..... تمام ڈاکٹر ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں..... تمام اسپتال بھی ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں..... حالانکہ نیک کمائی والے لوگوں کو صرف ایک معمولی گولی سے ہی آرام آجاتا ہے..... اور ایسے لوگ سرکاری اسپتال سے علاج کروا کر بھی مطمئن ہو جاتے ہیں..... جبکہ راشی حضرات بڑے اسپتال میں جا کر بھی تکلیف اٹھاتے ہیں..... اسی لیے ایسے لوگ کسی ڈاکٹر یا اسپتال سے مطمئن نہیں ہوتے..... یہ تمام قصور صرف اس کمائی کا ہے جو حرام طریقے سے حاصل کی گئی ہے..... پھر یہی نہیں..... ایسی کمائی سے راشیوں کی اولاد بھی نقصان اٹھاتی ہے..... گناہ گھر کا ایک فرد کرتا ہے..... اور تکلیف تمام گھر اٹھاتا ہے..... یہ ایسے زندہ حقائق ہیں..... جن سے ہر آدمی کا واسطہ پڑتا ہے..... ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ حرام کمائی والے کو موت کے وقت اتنی اذیت ہوتی ہے کہ وہ کلمہ ہی نہیں پڑھ سکتا..... اس کی زبان سے کلمہ ادا بھی نہیں ہوتا..... جبکہ نیک لوگوں کو کلمہ نصیب ہوتا ہے..... اور وہ سکون کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوتے ہیں..... رشوت خور مرتا بھی اذیت سے ہے..... کلمہ بھی نصیب نہیں ہوتا..... اور حرام کی دولت ڈاکٹر کی نذر ہو جاتی ہے..... ایسے لوگوں کو سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا.....'' (بشکریہ از: ڈاکٹر منظور احمد)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 39

اسلام کی حقانیت کے پندرہ اثر انگیز واقعات

جب ایک دہریئے انگریز کے منہ سے ہائے اللہ نکلا:

1......ڈاکٹر جانسن اور آلیور گولڈ اسمتھ انگریزوں میں نہایت مشہور ادیب اور ہمعصر گزرے ہیں..... ان کے زمانے میں یورپ میں ملحدانہ خیالات کا بہت زور ہوگیا..... ان ہر دو اصحاب نے تردید الحاد کے متعلق ایک سوسائٹی قائم کی..... ایک روز یہ دونوں ادیب سوسائٹی کے دفتر میں بیٹھے اسی مضمون کے متعلق ایک بلند پایہ اور معرکتہ الآراء کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے..... کہ دریں اثناء ایک ملحد آ گیا..... اور تردید الحاد پر تصنیف کتاب کا ذکر سن کر ان کی حماقت پر بہت ہنسا..... اور ان کا تمسخر اڑایا.....

ڈاکٹر جانسن نے جو ایک غیر معمولی طویل القامت اور گرانڈیل جوان تھا..... نے اس ملحد کو بوٹ کی ایک ایسی شدید ٹھوکر لگائی..... کہ اس کی زبان سے شدت درد سے یہ الفاظ بے اختیار نکل گئے:(Oh my God)"ہائے میرے اللہ" ڈاکٹر نے کہا:

"یہ ہے وہ اللہ جس کا تم انکار کرتے ہو!"......

سابق برطانوی وزیر کی پڑپوتی کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ:

2......۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۶ء تک برطانیہ کے وزیراعظم رہنے والے ہربرٹ ایسکوتھ کی پڑپوتی ایما کلارک نے گزشتہ دنوں برطانوی پریس کے سامنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے..... یاد رہے کہ ایما کلارک کا پردادا ہربرٹ ایسکوتھ اس وقت برطانیہ کا وزیراعظم رہا...... جب اس سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا..... اور اس دور میں جنگ عظیم جیسے بڑے بڑے واقعات وقوع پذیر ہوئے.....

Marfat.com

ایما کلارک نے کہا: کہ اس نے مغرب کی منافقانہ اقدار سے نفرت..... اور اس کے اردگرد بکھری غلاظت سے دور ہونے کی وجہ سے اسلام قبول کیا..... اس نے انکشاف کیا کہ وہ واحد خاتون نہیں بلکہ برطانیہ کے ہزاروں بڑے خاندان جن کی بنیاد پر برطانیہ کی اشرافیہ قائم ہے..... کے افراد اسلام قبول کر چکے ہیں.....

اس نے کہا: اسلام کوئی بدلنے والا فیشن نہیں ہے..... بلکہ دلوں میں اترنے والی حقیقت ہے..... ایما کلارک نے ہائی گرو کے علاقے میں ایک اسلامی باغ بنایا ہے..... جس میں مسجد اور اسلامی تعلیمات کا پورا انتظام ہے..... اور خواتین کے لئے پردے کے ساتھ سیر کا بھی..... بی بی سی کے ایک سابق ڈائریکٹر کے مطابق برطانوی اشرافیہ کے ۱۴۲۰۰ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں.....

خلاء میں اذان سننا اسلام لانے کا سبب بن گیا:

3 ......۵ نومبر ۱۹۸۶ء کو ڈاکٹر زبیر احمد صاحب میرے ساتھ معہد البحوث مکہ مکرمہ میں استاد مساعد کی حیثیت سے کام کرتے تھے..... انہوں نے وہیں سے ڈاکٹریٹ کر رکھی ہے.....

موصوف نے کہا: کہ گزشتہ تعطیلات میں جب وہ لاہور گئے تو ان کی ملاقات ڈاکٹر غلام نبی سے ہوئی..... جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر ہیں..... اور تقریباً ۱۵ سال سے وہاں کام کر رہے ہیں.....

ڈاکٹر غلام نبی صاحب نے ڈاکٹر زبیر صاحب کو بتایا کہ تقریباً چھ ماہ پہلے امریکہ کے سفر میں وہ خاص طور سے خلاء پیماء آرمسٹرانگ سے ملاقات کے لئے کیلفورنیا کے قصبہ بوسٹن گئے..... جہاں آرمسٹرانگ کی رہائش ہے..... ڈاکٹر غلام نبی صاحب کو پہلے تو حیرت ہوئی کہ انہوں نے آرمسٹرانگ کو تہبند اور عمامہ میں دیکھا..... اسکے بعد دونوں کے درمیان حسب ذیل سوالات وجوابات ہوئے:

سوال: کیا یہ خبر درست ہے کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا ہے؟.....

جواب: درست ہے.....

Marfat.com

سوال: آپ کے اسلام لانے کا کیا سبب ہوا؟.....

جواب: خلائی سفر کے موقع پر جب میں ساؤنڈ بیریئر (Soundbarrier) زون میں پہنچا تو میں نے عربی زبان میں ایک آواز سنی..... جس کا مفہوم میں نہ سمجھ سکا..... لیکن مجھے حیرت ہوئی کہ یہاں یہ آواز کیسی! خلائی سفر سے واپس آنے کے بعد بھی مجھ پر یہ حیرت طاری تھی..... واپسی پر طبی معائنہ کے بعد جب ڈاکٹروں نے مجھے اداس پایا تو یہ طے کیا کہ مجھے میرے اہل وعیال کے پاس بھیج دیا جائے..... جب میں کار میں اپنے گھر جا رہا تھا تو صبح کا وقت تھا..... میں نے ایک مسجد میں وہی آواز سنی..... یہ کالوں کی مسجد تھی..... میں مسجد کے اندر داخل ہوا اور اذان کے کلمات دوبارہ سنانے کی فرمائش کی..... اور اسے ٹیپ بھی کرلیا..... جب مجھے پورا یقین ہوگیا کہ یہی آواز میں نے خلاء میں سنی تھی تو میں نے اسی وقت کلمہ پڑھ لیا..... اور اسلام قبول کرلیا..... چرچ نے میرے خلاف مہم شروع کردی کہ یہ پاگل ہوگیا ہے..... لیکن میں پاگل نہیں ہوں..... اور اللہ کا شکر ہے کہ اس وقت تک میں ایک سو چھ آدمیوں کو مسلمان کرچکا ہوں.....

ڈاکٹر غلام نبی صاحب نے اس سے کہا: آپ یہ حالات مجھے اپنے قلم سے لکھ کر دے دیں تاکہ میں دوسروں سے ذکر کروں تو مجھ پر غلط بیانی کا الزام نہ لگے..... چنانچہ آرمسٹرانگ نے اپنے قلم سے یہ حالات انہیں لکھ کر دے دیئے.....

اذان نے کینیڈا کے ایک پاپ سنگر کی دنیا بدل دی:

4......کینیڈا کے پاپ اسٹار اوبنگ براؤن نے گزشتہ دنوں جدہ میں اسلام قبول کرلیا..... اب ان کا مسلم نام محمد رؤف براؤن رکھا گیا ہے..... تفصیلات کے مطابق بتایا جاتا ہے کہ مذکورہ پاپ اسٹار جو کینیڈا میں عالمی شہرت یافتہ ڈانسر اور گلوکار مائیکل جیکسن کے بھائی جمی جیکسن کے ساتھ اپنے شو منعقد کیا کرتا تھا..... جمی جیکسن کے اسلام قبول کرنے کے بعد لفظ ''اسلام'' سے پہلی دفعہ مانوس ہوا..... براؤن جس کی پیدائش اور پرورش کیتھولک گھرانے میں ہوئی..... اپنے دوست جمی جیکسن کے حج بیت اللہ کی ادائیگی کے بعد سعودی

Marfat.com

عرب سے آئی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے اسلام کی جانب راغب ہوا..... نیز جمی جیکسن کی زندگی میں اسلام کے بعد آنے والی یک لخت تبدیلی نے اس کو سوچنے پر مجبور کر دیا..... وہ بتاتے ہیں کہ اسلام کے موضوع پر کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کی حقانیت مجھ پر واضح ہوتی چلی گئی..... ورنہ اس سے قبل اسلام کو میں ایک دہشت گرد اور از کار رفتہ دین سمجھتا تھا..... مگر کتابوں کے مطالعہ نے مجھ پر ایک نئی دنیا روشن کر دی..... اسلام کا پیغام میرے دل کو چھونے لگا..... جس نے میرے اندر اسلام کی مزید معلومات حاصل کرنے کا داعیہ پیدا کر دیا.....

اتفاق سے میں اپنی والدہ کے پاس نیویارک گیا..... جہاں میری قیام گاہ کے قریب ہی پانچ وقت بلند آواز سے اذان کہی جاتی تھی..... چنانچہ ہر اذان کی آواز میرے دل کی دنیا میں ہلچل مچانے لگی..... اس کے بعد جذبہ شوق کی رفتار مجھے مصر اور سعودی عرب لے گئی..... جہاں میں نے نہایت قریب سے مسلم معاشرے اور ماحول کا مطالعہ کرنے کے بعد بالآخر اسلام قبول کرنے کا عہد کر لیا.....

حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر منطقی دلیل:

5 ......احقر نے یہ واقعہ ایک کتاب میں پڑھا..... اس کے مصنف لکھتے ہیں کہ......

تقریباً دو سال قبل بندہ کو اپنے بعض دوستوں کے واسطے سے ایک پادری کی طرف سے ''صراط مستقیم'' کے موضوع پر گفتگو کی دعوت ملی..... انہی دوستوں سے معلوم ہوا کہ وہ پادری اسلام کے متعلق کافی معلومات رکھتا ہے..... اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرتا رہتا ہے..... اب وہ مسلمانوں میں سے کسی سے گفتگو کا متمنی ہے.....

دعوت ملتے ہی بندہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ کراچی کے اس علاقے میں پہنچا..... جہاں یہ پادری اور دوسرے لوگ مقیم تھے..... وہاں پر عیسائیوں کا ایک گرجا تھا.....

اس محلے میں پہنچ کر پادری سے ملاقات ہوئی..... اس نے ہمیں گرجے میں بیٹھ کر گفتگو کرنے کے لیے کہا: اور دلیل یہ پیش کی کہ جب عیسائیوں کا وفد (بنی نجران) مدینہ

Marfat.com

منورہ پہنچا تو آپ کے نبی (حضرت محمد مصطفی ﷺ) نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تھا..... اس لیے ہم آپ کو اپنے گرجے میں بیٹھنے اور گفتگو کرنے کی دعوت دیتے ہیں.....

بندہ نے اس کی یہ فرمائش بڑی خوشدلی سے قبول کرلی..... اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ رب العزت نے آج کفر کے گھر میں کلمہ توحید بلند کرنے کا موقع عطا فرمایا ہے..... گرجے میں کافی عیسائی جمع ہوگئے..... ہم مسلمان صرف پانچ یا چھ تھے..... پادری نے ابتدائی گفتگو کے بعد مجھے کہا: کہ آپ صراط مستقیم پر بات کریں..... اور یہ ثابت کریں کہ صراط مستقیم اسلام ہے..... اس سے قبل اس نے قرآن مجید کی ایک آیت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عیسائیت صراط مستقیم ہے.....

بہر حال یہاں اس مناظرے کی تفصیلات ذکر کرنا نہ ہی مقصود ہے..... اور نہ ہی (غالبًا) مفید..... خلاصہ یہ کہ بندہ نے تقریبًا پون گھنٹہ تک اسلام کی صداقت اور اس کے صراط مستقیم ہونے پر گفتگو کی..... جس کا عیسائیوں نے بہت ہی گہرا اثر لیا......

پادری اس صورتحال سے بہت ہی پریشان ہوا..... اسے اپنی ناؤ اپنے ہی گھر میں ڈوبتی نظر آئی تو اس نے بڑی عیاری سے پینترا بدلا اور کہا کہ آپ میرے ایک سوال کا جواب دیں..... اور یہ سوال مجھے ہمیشہ کھٹکتا ہے..... اور مجھے اس کا تسلی بخش جواب آج تک نہیں ملا.....

بندہ نے کہا: کہ آپ سوال بتائیں.....

اس نے کہا: کہ اسلام مذہب تو بہت اچھا ہے..... مگر بہت ہی نازک ہے..... تھوڑی تھوڑی بات سے خطرے میں پڑجاتا ہے..... اور مسلمان جذبات میں مغلوب ہوکر بے قابو ہو جاتے ہیں..... کوئی آپ کے قرآن کو جلادے یا غلاظت میں پھینک دے یا کوئی آپ کے نبی کو گالی دے دے تو مسلمان جذبات میں آجاتے ہیں..... حالانکہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں سے کیا ہوتا ہے..... جبکہ ہماری عیسائیت میں بڑی پختگی ہے..... آپ ہماری بائبل کو اٹھا کر نالی میں ڈال دیں..... ہمارے گرجا گھر میں گندگی پھینک دیں وغیرہ وغیرہ ہمیں بالکل غصہ نہیں آتا.....

پادری کے بظاہر اس معقول سوال کو سن کر عیسائیوں کی جان میں جان آئی..... اور وہ گردنیں اٹھا کر دیکھنے لگے کہ اب اتنی ناقابل تردید بات کا کیا جواب ہوسکتا ہے..... بندہ نے اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے تحقیقی جواب کے بجائے زود اثر الزامی جواب دینے کا عز

Marfat.com

کیا..... اس لیے کہ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ اگر میں نے جواب دینے میں تردد کیا یا لمبی تقریر کی تو جاہلوں کا یہ مجمع نہیں سمجھے گا..... اور یہ خوش ہوں گے کہ ان کے پادری نے اسلام عیب تلاش کر لیا..... اور مسلمان اس کا جواب نہ دے سکے.....

بندہ نے پادری کی بات ختم ہوتے ہی کہا: کہ پادری صاحب اگر کوئی گستاخ آدمی آپ کے گھر میں گھس کر آپ کے سامنے آپ کی بیوی پر دست درازی کرے یا دکان میں گھس کر آپ کا مال اٹھائے تو آپ صبر کریں گے ناں؟.....

پادری نے فوراً کہا: ہرگز نہیں..... بلکہ میں اپنی بیوی اور مال کا دفاع کروں گا.....

بندہ نے کہا: کہ ہاں پادری صاحب..... چونکہ یہ بیوی آپکی اور مال آپ کا ہے..... اس لیے آپ کو غیرت بھی آگئی اور غصہ بھی..... اور یہ بائبل تو آپ کے رب کی کتاب ہے ..... اور یہ گرجا آپ کے رب کا گھر ہے..... (بقول آپ کے) اس لیے آپ کو غصہ نہیں آتا ..... آپ کا غصہ آپ کی ذات کے لیے اگر معقول ہے تو ہم مسلمانوں کا غصہ اپنے رب کی کتاب اور نبی کی عظمت کے لیے اس سے زیادہ معقول ہے..... ہمارے ہاں دین اور شعائر دین کی قدر ہماری ذات سے زیادہ ہے..... اس لیے ہمارا دین بھی محفوظ ہے..... اور ہماری کتاب بھی..... ہم نے ماضی میں اپنے دین اور کتاب کی حفاظت کے لیے جانیں لڑا دیں ..... اپنے خون کے نذرانے پیش کیے..... مگر اپنے دین اور کتاب پر کوئی آنچ نہیں آنے دی..... جبکہ آپ لوگوں کے ہاں آپ کی ذات کی اہمیت..... دین و کتاب سے زیادہ ہے ..... اس لیے نہ تو آپ کی کتاب محفوظ رہی..... اور نہ آپ کا دین..... کیونکہ آپ کے بڑوں نے آپ کی طرح اپنی ذات کے تحفظ کے لیے تو اسلحہ اٹھایا..... لڑائیاں کیں..... لیکن اپنے دین اور کتاب کے تحفظ کو بالکل فراموش کر دیا..... تو اگر تمہارا اپنی ذات کے لیے غصے میں آجانا برا نہیں ہے..... تو ہمارا اپنے دین کے لیے اور اپنے رب کے لیے غصے میں آجانا کیوں برا ہو گیا.....

الحمدللہ..... اس جواب نے اس کے شیطانی جال کے تار و پود بکھیر دیئے..... اور کافر نے حسب سابق اپنی گردن جھکا لی.....

Marfat.com

بہرحال مسلمانوں کا لڑنا..... اسلحہ اٹھانا..... یہ سب اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ہے..... جیسا کہ جناب رسول نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله......

''جو لڑا اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کے راستے میں ہے''......

ایک عام مسلمان نے پادری کے دانت کھٹے کر دیئے:

6 .....۱۹۴۷ء سے پہلے کے زمانہ کا واقعہ ہے..... جبکہ ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی..... ایک پادری صاحب دہرہ دون میں تقریر کر رہے تھے..... ہندوؤں اور مسلمانوں کا ایک مجمع ان کی تقریر سن رہا تھا..... وہ اپنی تقریر میں یہ ثابت کر رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح خدا کے بیٹے ہیں..... اور انسانوں کی نجات صرف اس میں ہے کہ وہ آپ کی ابنیت اور کفارہ کے عقیدہ پر ایمان لائیں.....

مجمع میں ایک نوجوان مولوی بھی موجود تھے..... وہ جلد ہی مدرسہ سے پڑھ کر نکلے تھے..... پادری کی تقریر سن کر انہیں جوش آ گیا..... انہوں نے کھڑے ہو کر کہا: آپ بالکل غلط کہہ رہے ہیں..... خدا کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟.....

یہ مولوی ابھی نوعمر تھے جبکہ پادری کافی تجربہ کار ہو چکا تھا..... اس نے مولوی صاحب کو اپنے دلائل میں اس طرح الجھایا کہ بظاہر وہ لاجواب ہونے لگے.....

مجمع میں ایک عام مسلمان بیٹھا ہوا تھا..... جو معمولی تجارت کر کے اپنا کام چلاتا تھا..... اس کو یہ منظر دیکھ کر غیرت آئی..... وہ اٹھ کر مولوی صاحب کے پاس آیا اور کہا: کہ آپ بیٹھ جائیے..... یہ پادری جاہل ہے..... اور میں بھی جاہل ہوں..... جاہل کا مقابلہ جاہل ہی کر سکتا ہے..... یہاں عالم کا کوئی کام نہیں.....

اس مسلمان نے پادری صاحب سے کہا: اب بتائیے کہ آپ کیا کہتے ہیں..... پادری نے پراعتماد لہجہ میں دہرایا کہ ہم کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح خدا کے بیٹے ہیں.....

مسلمان نے بات کو مزید پختہ کرنے کے لئے کہا: کہ آپ کا یہ کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ

Marfat.com

کے بیٹے ہیں..... اور اللہ میاں ان کے باپ ہیں.....

پادری نے کہا: ہاں! اب مسلمان نے پوچھا کہ..... اچھا یہ بتایئے کہ اللہ میاں کی عمر کتنی ہوگی؟.....

پادری نے کہا: کہ بے وقوف یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے..... اللہ میاں ازل سے ابد تک ہیں..... ان کی عمر کیسے متعین کی جاسکتی ہے..... عمر تو اس کی ہوتی ہے جو محدود ہو..... خدا تو لامحدود ہے..... مسلمان نے دوبارہ سوال کیا کہ ٹھیک ہے آپ یہ بتایئے کہ اتنی لمبی زندگی میں اللہ میاں کے یہاں کتنی اولادیں ہوئیں؟.....

پادری نے کہا: صرف ایک عیسیٰ مسیح..... وہ اللہ کے اکلوتے بیٹے ہیں.....

مسلمان نے کہا: لاحول ولاقوۃ..... مجھے دیکھو میری عمر ۵۲ سال ہے..... اور میں ۱۲ بچے پیدا کرچکا ہوں..... اللہ میاں کی عمر اربوں اور کھربوں سال سے بھی زیادہ ہے..... اور اب تک ان کے یہاں صرف ایک اولاد ہوئی..... جب میرے جیسے آدمی کے یہاں ۱۲، اولادیں ہوگئیں تو اللہ میاں کے ایک ہی کیوں؟.....

عوام نے یہ سن کر فوراً تالی بجائی..... پادری صاحب نے کچھ جواب دینا چاہا مگر تالیوں کی گونج میں ان کی آواز دب گئی..... لوگوں نے پادری سے کہا: کہ بس اب بات ختم ہوگئی تمہارے پاس مسلمان کی بات کا جواب نہیں..... اگلے دن اشتہار چھپ گیا کہ دہرہ دون میں مناظرہ ہوا اس میں مسلمانوں کی جیت ہوئی..... اور پادری صاحب بری طرح ہار گئے.....

اسلام ایک محفوظ اور غیر محرف مذہب ہے..... اور مسیحیت ایک غیر محفوظ اور محرف مذہب..... اسی فرق کا یہ کرشمہ تھا کہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ پادری کے مقابلہ میں ایک جاہل مسلمان کو فتح حاصل ہوئی.....

ایک یہودی شیخ کی دعوت پر عیسائی دوست کا قبول اسلام:

7 ..... لندن سے دس میل جنوب مغرب میں ایک شہر ہے جس کا نام (Kingston) کنگسٹن ہے..... ایک بار وہاں ایک تقریب میں جانا ہوا تو ہمارے میزبان نے ایک نومسلم انگلش نژاد نوجوان سے جس کی عمر تقریباً ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہوگی..... ملاقات کرائی

Marfat.com

اوراس سے تعارف کرایا..... ان کا نام شیریں بتایا..... اس سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ اگر برا نہ مانو تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کیسے مسلمان ہوئے..... جبکہ بالخصوص موجودہ دور اسلام دشمنی اور اسلام سے نفرت پھیلانے میں کوشاں اور ساعی ہے..... اس پر اس نوجوان نے جو جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے.....

کہنے لگا: کہ میں ایک کار گیرج میں کام کرتا تھا..... مجھے بچپن ہی سے مختلف مذاہب کا موازنہ کرتے ہوئے مطالعہ کا شوق تھا..... میں گرجا گھر بھی جاتا تھا یا یہ کہ گھر کے افراد کو ہمراہ لے جایا جاتا تھا..... لیکن وہاں کی تعلیم وتربیت اور مذہبی کردار کے پیش کرنے کے طرز سے میں فطری طور سے متوحش (وحشت زدہ) تھا..... اور بعض وقت مجھے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوتا تھا..... آخر میں نے یہ طے کرلیا کہ مجھے موجودہ عیسائی مذہب کو چھوڑ کر کسی ایسے دوسرے مذہب کو اختیار کرنا ہے جو حق کے قریب ہو..... اور فطرت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو.....

میں نے ایک روز گیرج میں کام کرنے والے اپنے ایک ہم پیشہ ساتھی سے جو یہودی نژاد تھا..... اور وہ بہت سنجیدہ اور پڑھا لکھا آدمی تھا..... سوال کرنے پر میں نے بتایا کہ میں موجودہ عیسائیت سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں..... اور ارادہ کرتا ہوں کہ کوئی دوسرا صحیح مذہب اختیار کرلوں..... مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کس مذہب کو قبول کروں..... تم ہی کوئی رائے اور مشورہ دو..... ''اس پر اس یہودی نوجوان نے کہا: کہ اگر واقعی تم اس بارے میں سنجیدہ ہو کہ دوسرا مذہب اختیار کرو تو اسلام قبول کرلو..... کہ وہی ایک سچا مذہب ہے..... مگر یاد رکھنا کہ مجھے کبھی بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت ہرگز ہرگز نہ دینا..... ''اس کی یہ بات میں نے ذہن نشین کرلی..... اور اسلام وقرآن کے بارے میں تحقیق کرنے اور اس کا بغور مطالعہ کرنے میں لگ گیا..... اور پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کے یہ میزبان ساتھی مجھے مل گئے..... جو کہ میرے پڑوسی بھی تھے..... اور الحمدللہ میں نے رفتہ رفتہ انہماک شروع کردیا..... اور مختلف اوقات اکابرین کے مشورہ سے لگا تار ہتا ہوں..... رزق حلال کی تلاش کے ساتھ ایک مسلمان دیندار عورت سے شادی کر کے سکون کی زندگی بسر کر رہا ہوں..... میری رفیقہ حیات دین کا علم بھی رکھتی ہیں..... جس کے باعث تعلیم وتعلم اور بھی آسان ہوگیا ہے.....

Marfat.com

"وللہ الحمد علی ذلک" (از: مولانا نعیم ندوی مقیم لندن)

نسل پرستی سے تنگ اسلام قبول کرنے والے امریکی نومسلم کا واقعہ:

8 ......میرا نام تاولیس ادیب الدین ہے..... میں امریکی شہر انڈیانا پولس میں پیدا ہوا..... میری والدہ ٹینیسی میں پلی بڑی..... اور میتھوڈسٹ کرسچن تھی..... انہوں نے اسی چرچ کے تحت میری مذہبی تربیت کی..... میرے والد مذہبی آدمی نہیں تھے..... اور چرچ باقاعدگی سے نہیں جاتے تھے..... میری والدہ کٹر مذہبی عیسائی تھیں..... وہ نہ صرف خود باقاعدگی سے چرچ جایا کرتی تھیں..... بلکہ اپنے تمام بچوں کو بھی ساتھ لے جایا کرتیں..... میں نے ابتدائی تعلیم ایک کرسچن پرائیوٹ اسکول "نواح آرک" میں حاصل کی..... یہ ایک سنڈے اسکول کی طرح تھا..... میری بہن نے بھی اسی اسکول میں پڑھا اور ہم بائبل کی آیات یاد کرتے..... اور چرچ کے نغمے گاتے تھے..... اتوار کو ہم بہترین کپڑوں میں چرچ جایا کرتے تھے..... میں اتنا چھوٹا تھا کہ سوائے گانے اور سر ہلانے کے کچھ نہیں کرتا تھا..... اپنے لڑکپن کی عمر کو پہنچنے تک میں کبھی یہ شعور حاصل نہیں کر سکا کہ ہم کیوں چرچ جاتے ہیں؟.....

درحقیقت ہم وہی کرتے تھے جو میری والدہ کہتی تھیں..... اور چرچ جانا بھی صرف والدہ کے حکم کی تعمیل میں تھا.....

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ چرچ جانا کم ہوتا چلا گیا..... جب میں پانچویں گریڈ میں تھا تو صرف کرسمس..... ایسٹر اور مدرز ڈے پر چرچ جانے لگا..... اس دوران میں نے ایک چیز شدت سے محسوس کی کہ کوئی منسٹر زیادہ عرصہ چرچ میں نہیں رہ سکتا تھا..... اس کی وجہ یہ تھی کہ عام طور پر اسے چندہ کرکے اپنے روزمرہ کے اخراجات پورے کرنے کے لئے رقم دی جاتی تھی..... اور وہ بے حد تنگی سے وقت گزارتا تھا.....

میں ہمیشہ کرسمس کو پسند کرتا تھا..... اس کی وجہ مذہبی نہیں تھی بلکہ اس موقع پر بچوں کو تحائف ملا کرتے تھے..... بچپن میں ہمیں سکھایا گیا کہ یہ تحائف ایک گلابی گالوں..... سفید بالوں..... اور داڑھی والا آدمی سانتا کلاز جو ہوا میں اڑتا ہے..... بچوں کے لئے تحفے لاتا

Marfat.com

ہے..... ہم کرسمس سے پہلی والی رات کو کرسمس کے درخت سجاتے..... کرسمس کے کھانے پکاتے..... اور جلدی سو جاتے تا کہ سانتا کلاز رات کو کسی وقت ہمارے لئے تحائف لے کر آئے..... کچھ عرصے کے بعد ہمیں پتا چل گیا کہ سانتا کلاز کا کوئی وجود نہیں ہے..... اور والدین ہی ہمارے لئے تحائف خرید کر رکھتے ہیں..... اس سے مجھے بڑا جذباتی صدمہ ہوا..... اسلام سے میرا پہلا تعارف گیارہ سال کی عمر میں ہوا..... جب میں نے سوشل اسٹڈیز کے مضمون میں مختلف مذاہب کے بارے میں پڑھا..... میں چند مشہور مسلمانوں مثلاً محمد علی کلے اور باسکٹ بال کے امریکی کھلاڑی کریم عبدالجبار کے بارے میں جانتا تھا..... جب میں نے مڈل اسکول میں داخلہ لیا تو پہلی مرتبہ میرا واسطہ سفید فاموں کی نسلی نفرت سے پڑا..... میں یہ دیکھ کر حیران ہونے لگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ ایک سفید فام کے روپ میں پیش کیا جاتا تھا..... اللہ کا بیٹا بھی سفید فام تھا..... مجھے احساس ہوا کہ اسی وجہ سے سیاہ فاموں کو معاشرہ میں کم درجہ دیا جاتا ہے..... مڈل اسکول میں سیاہ فاموں اور سفید فاموں کے درمیان واضح امتیاز برتا جاتا تھا..... سفید فام لڑکے سیاہ فاموں کی بے عزتی کرنے کو اپنا حق سمجھتے تھے..... اس بے عزتی کے جواب میں یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اللہ کے بیٹے سے جو سفید فام تھا محبت کرتا؟.....

آہستہ آہستہ میں اللہ کے بیٹے کو بھی نسل پرست تصور کرنے لگا..... وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میں عسکریت پسند اور متشدد ہو گیا..... لیکن مجھے تشدد کے راستے پر ڈالنے والے سفید فام تھے..... آہستہ آہستہ میں نے تعلیم میں دلچسپی لینا چھوڑ دی.....

سیاہ فام لڑکے کتنے ہی ذہین اور قابل ہوتے..... سفید فام استاد ان کی بے عزتی کرتے..... اور انہیں کبھی موزوں نمبر نہ دیتے..... سفید فاموں کے رویئے کی بنا پر مجھے سفید فام خدا کے بیٹے سے اتنی نفرت ہوگئی کہ میں نے چرچ جانا ترک کر دیا.....

جب میری عمر پندرہ سال ہوئی تو میری ملاقات ایک سیاہ فام سے ہوئی..... جو مسلمان تھا..... اور میری طرح نسل پرستی کا مارا ہوا تھا..... پہلی مرتبہ اس نے مجھے بتایا کہ سور کے گوشت میں کیا خرابیاں ہیں..... جن کی وجہ سے مسلمان سور کا گوشت نہیں کھاتے..... سور کا

Marfat.com

گوشت سیاہ فاموں کی روزمرہ کی غذا میں شامل تھا..... اس کی وجہ یہ تھی کہ سفید فام اسے گھٹیا اور معمولی خوراک تصور کرتے تھے..... وہ خود مرغی..... گائے اور بکری کا گوشت کھاتے..... اور سیاہ فاموں کو سور کا گوشت کھلاتے تھے.....

میں دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ شراب..... جوا..... اور شادی کے بغیر ازدواجی تعلقات کو بائبل نے حرام قرار دیا تھا..... لیکن عیسائیوں نے ان کو حلال کر لیا تھا..... انتہا یہ ہے کہ میرے والدین نے بھی کبھی مجھے ان باتوں سے منع نہیں کیا..... دوسری جانب اسلام میں یہ تمام چیزیں حرام تھیں..... اور اسلام پر پورا عمل کرنے والے مسلمان ان تمام خرابیوں سے بچتے تھے.....

اللہ کے سفید فام ہونے کے تصور کی بنا پر میں اللہ سے نفرت کرنے لگا تھا..... اسلام سے متعارف ہونے کے بعد میں نے دوبارہ خدا پر ایمان رکھنا شروع کر دیا..... اگرچہ میں نے اسلام قبول کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا تھا..... لیکن میں خدائے واحد کی عبادت کرنے لگا..... اور اس سے دعائیں کرنے لگا.....

تاہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں میرے دل کی کدورت اس وقت بھی دور نہ ہوئی..... کیونکہ وہ سفید فام تھے.....

سفید فام یہودی بھی سیاہ فام یہودیوں سے نفرت کرتے تھے..... جبکہ سیاہ فام یہودی خود کو حقیقی یہودی تصور کرتے تھے..... امریکہ میں مسلمانوں کو دہشت گرد اور ظالموں کے روپ میں پیش کیا جاتا تھا..... لیکن میں جن مسلمانوں سے ملتا تھا وہ بے حد مختلف اور نرم دل نظر آتے تھے..... اس کے مقابلے میں سفید فام عیسائی زیادہ بڑے دہشت گرد اور نسل پرست تھے..... اسی زمانے میں..... میں نے کچھ مضامین نومسلموں کے بارے میں پڑھے..... وہ زیادہ تر ویسے ہی حالات سے گزرے تھے..... جیسے حالات سے میں گزر رہا تھا.....

چنانچہ میں نے قرآن مجید کا نسخہ قریبی بک اسٹور سے حاصل کیا..... جب میں نے اس کو پورا مطالعہ کر لیا تو میرے ذہن پر چھائی ہوئی دھند صاف ہو گئی..... میں بچپن ہی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات اور سانتا کلاز کے بارے میں پڑھتا آیا تھا..... لیکن قرآن مجید میں

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ دوسرے انداز میں آتا تھا..... انہیں ایک عظیم پیغمبر کے روپ میں پیش کیا گیا تھا..... جس نے اپنی قوم تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچائے..... اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق زندگی گزارنے کا پیغام پہنچایا..... میں بار بار قرآن مجید پڑھتا..... اور اس میں دی گئی تعلیمات کو سمجھنے کی کوشش کرتا..... کہیں کوئی تضاد نہیں تھا..... کہیں ایسی بات نہیں تھی جو سمجھ میں نہ آتی ہو.....

اگرچہ میں نے اسلام کی حقانیت کو جان لیا تھا..... لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میرے اسلام قبول کرنے سے میری والدہ کے دل پر کیا گزرے گی..... میں دلی طور سے اسلام پر ایمان لے آیا تھا..... لیکن اعلان کرنے سے ڈرتا تھا..... تاہم اپنی والدہ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے لئے میں نے اسلام کے بارے میں مضامین انہیں پڑھانے شروع کر دیئے..... ۱۹۹۵ء کے موسم گرما میں..... میں نے انٹرنیٹ پر اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا..... ستمبر ۱۹۹۵ء میں..... میں نے ٹیلیفون ڈائریکٹری کے یلو پیجز میں سے ایک مسجد کا فون نمبر تلاش کیا..... لیکن فون کرنے پر مجھے کوئی جواب نہیں ملا..... دوسری مسجد کے فون نمبر کو گھمانے پر ایک خاتون کی آواز سنائی دی..... میں نے اسے بتایا کہ میں اسلام کے بارے میں جاننے میں دلچسپی رکھتا ہوں..... خاتون نے جواب دیا کہ اس کا شوہر اس وقت ملازمت پر گیا ہوا ہے..... لیکن وہ اس تک پیغام پہنچا دے گی..... وہ مجھ سے رابطہ قائم کر لے گا..... رات کے وقت خاتون کے شوہر کا ٹیلی فون میرے پاس آیا..... اور اس نے خود بھی بیس سال پہلے اسلام قبول کیا تھا..... اور وہ ان تجربات سے گزر چکا تھا..... جس سے میں اس وقت گزر رہا تھا..... اس نے مجھے بدھ کی رات اسلامی مرکز میں آنے کی دعوت دی..... اتفاق سے اس رات بارش ہوتی رہی..... میں اسلامی مرکز پہنچنے والا واحد شخص تھا..... تاہم..... ہم دونوں ایک گھنٹہ تک بیٹھ کر باتیں کرتے رہے..... میں نے اپنا دل کھول کر اس کے سامنے رکھ دیا..... اب میں ویرانے سے بھٹکنے والا آوارہ پرندہ نہیں تھا..... مجھے ہدایت کا راستہ مل گیا تھا.....

میں نے عربی زبان کی کلاسوں میں بھی داخلہ لے لیا..... میرے والدین میری تمام سرگرمیوں سے واقف تھے..... بالآخر وہ وقت آ گیا کہ جب مجھے کلمہ شہادت پڑھ کر قبول

Marfat.com

اسلام کا اعلان کرنا تھا..... یہ میرے لئے ایک انتہائی جذباتی واقعہ تھا..... میں نے اپنے اسلام قبول کرنے کی اطلاع جب اپنی والدہ کو دی تو انہوں نے خوشدلی سے میرے اس فیصلے کو قبول کرلیا..... یہ میری ساری جدوجہد کا حاصل تھا..... اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر میری رہنمائی کی..... اسلام میرے لئے اندھیرے میں روشنی کی کرن ثابت ہوا..... اگر اللہ کی مہربانی مجھ پر نہ ہوتی تو میں ایک نسل پرست سیاہ فام کے طور پر اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا رہتا..... اور دونوں جہاں کی ذلت وخواری میرا مقدر ہوتی..... اللہ تعالیٰ مجھے صراط مستقیم پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح کے دلائل سن کر ایک مرتد ڈاکٹر کا قبول اسلام:

9 ......کافی عرصہ کی بات ہے جب میں لیاقت میڈیکل کالج جامشورہ میں سروس کر رہا تھا تو وہاں لڑکوں نے سیرت کانفرس منعقد کرائی..... اور تمام اساتذہ کرام کو مدعو کیا..... چنانچہ میں نے ڈاکٹر عنایت اللہ جوکھیو (جو ہڈی جوڑ کا ماہر تھا) کے ہمراہ اس مجلس میں شرکت کی..... اس مجلس میں ایک اسلامیات کے لیکچرار نے حضور اقدس ﷺ کی پرائیویٹ زندگی پر مفصل بیان کیا..... اور آپ کی ایک ایک شادی کی تفصیل بتائی کہ یہ شادی کیوں کی..... اور اس سے امت کو کیا فائدہ ہوا..... یہ بیان اتنا مؤثر تھا کہ حاضرین مجلس نے اس کو بہت سراہا..... کانفرس کے اختتام پر ہم دونوں جب جامشورہ سے حیدر آباد بذریعہ کار آرہے تھے..... تو ڈاکٹر عنایت اللہ جوکھیو نے عجیب بات کی.....

اس نے کہا: کہ آج رات میں دوبارہ مسلمان ہوا ہوں..... میں نے تفصیل پوچھی تو اس نے بتایا کہ آٹھ سال قبل جب وہ FRCS کے لئے انگلستان گیا تو کراچی سے انگلستان کا سفر کافی لمبا تھا..... ہوائی جہاز میں ایک ایئر ہوسٹس میرے ساتھ آکر بیٹھ گئی..... ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی کے بعد اس عورت نے مجھ سے پوچھا: کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟.....

میں نے بتایا..... اسلام..... ہمارے نبی کا نام پوچھا:

میں نے حضرت محمد ﷺ بتایا..... پھر اس لڑکی نے سوال کیا کہ تم کو معلوم ہے کہ

Marfat.com

تمہارے نبی نے گیارہ شادیاں کی تھیں؟.....

میں نے لاعلمی ظاہر کی تو اس لڑکی نے کہا: یہ بات حق اور سچ ہے..... اس کے بعد اس لڑکی نے حضور ﷺ کے بارے میں دو تین اور باتیں کیں..... جس کے سننے کے بعد میرے دل میں (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے بارے میں نفرت پیدا ہوئی..... جب میں لندن کے ہوائی اڈے پر اترا تو میں مسلمان نہیں تھا..... آٹھ سال انگلستان میں قیام کے دوران میں کسی مسلمان کو نہیں ملتا تھا..... حتیٰ کہ عید کی نماز تک میں نے ترک کر دی..... اتوار کو میں گرجوں میں جاتا..... اور وہاں کے مسلمان مجھے عیسائی کہتے تھے..... جب میں آٹھ سال بعد واپس پاکستان آیا تو ہڈی جوڑ کا ماہر بن کر لیاقت میڈیکل کالج میں کام شروع کر دیا..... یہاں بھی میری وہی عادت رہی..... آج رات اس لیکچرار کا بیان سن کر میرا دل صاف ہو گیا..... اور میں نے پھر سے کلمہ پڑھا ہے.....

ایک عورت کے چند کلمات نے مسلمان کو کتنا گمراہ کیا..... اور اگر ڈاکٹر عنایت اللہ یہ بیان نہ سنتا تو پتہ نہیں اسکا کیا بنتا..... اس کی وجہ ہم مسلمانوں کی کم علمی ہے..... ہم حضور ﷺ کی زندگی کے متعلق نہ پڑھتے ہیں..... اور نہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں..... کئی میٹنگوں میں جب کوئی ایسی بات کسی نے کی تو مسلمان کوئی جواب نہیں دیتے..... ٹال دیتے ہیں..... جس سے اعتراض کرنے والوں کے حوصلے بلند ہوتے جا رہے ہیں..... اس لئے بہت اہم ہے کہ ہم اس موضوع کا مطالعہ کریں اور موقع پر صحیح بات لوگوں کو بتائیں.....

ایک دفعہ بہاولپور سے ملتان بذریعہ بس سفر کر رہا تھا..... کہ ایک آدمی لوگوں کو حضور ﷺ کی شادیوں کے بارے میں گمراہ کر رہا تھا..... میں نے اس کے قریب جانے کی کوشش کی اور بات شروع کی تو وہ چپ ہو گیا..... اور باقی لوگ بھی ادھر ادھر ہو گئے.....

لوگوں نے حضور ﷺ کی عزت و ناموس کی خاطر جانیں قربان کی ہیں..... کیا ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم اس موضوع کے چیدہ چیدہ نکات کو یاد کر لیں..... اور موقع پر لوگوں کو بتائیں..... اس بات کا احساس مجھے ایک دوست ڈاکٹر نے دلایا..... جو انگلستان میں ہوتے ہیں..... اور یہاں ایک جماعت کے ساتھ آئے تھے..... انگلستان میں ڈاکٹر صاحب کے کافی

Marfat.com

دوست دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے تھے..... وہ ان کو اس موضوع پر صحیح اطلاع کرتے رہتے ہیں..... انہوں نے مجھے چیدہ چیدہ نکات بتائے..... جو میں لکھ کر پیش کر رہا ہوں.....

اتوار کے دن ڈاکٹر صاحب اپنے دوستوں کے ذریعے "گرجا گھر" چلے جاتے ہیں..... وہاں اپنا تعارف اور نبی کریم ﷺ کا تعارف کراتے ہیں..... عیسائی لوگ خاص کر..... مستورات آپ کی شادیوں پر اعتراض کرتی ہیں..... چنانچہ ڈاکٹر صاحب کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

میرے پیارے نبی ﷺ نے عالم شباب میں (۲۵ سال کی عمر میں) ایک سن رسیدہ بیوہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی..... حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی..... اور جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ رہیں..... آپ نے دوسری شادی نہیں کی..... ۵۰ سال کی عمر تک آپ نے ایک بیوہ پر قناعت کی..... (اگر کسی شخص میں نفسیانی خواہشات کا غلبہ ہو تو وہ عالم شباب کے ۲۵ سال ایک بیوہ خاتون کے ساتھ گزارنے پر اکتفا نہیں کرتا) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد مختلف وجوہات کی بناء پر آپ ﷺ نے نکاح کیے..... پھر اسی مجمع سے ڈاکٹر صاحب نے سوال کیا کہ یہاں بہت سے نوجوان بیٹھے ہیں..... آپ میں سے کون جوان ہے جو ۴۰ سال کی بیوہ سے شادی کرے گا؟..... سب نے **NO, NO** کہا:

ڈاکٹر صاحب نے ان کو بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کیا ہے..... پھر ڈاکٹر صاحب نے سب کو بتایا کہ جو گیارہ شادیاں آپ نے کی ہیں..... سوائے ایک کے باقی بیوگان تھیں..... یہ سن کر سب حیران ہوئے..... پھر مجمع کو بتایا کہ جنگ احد میں ستر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید ہوئے..... نصف سے زیادہ گھرانے بے آسرا ہو گئے..... بیوگان اور یتیموں کا کوئی سہارا نہ رہا..... اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بیوگان سے شادی کرنے کو کہا: لوگوں کو ترغیب دینے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... سے مختلف اوقات میں نکاح کیے..... آپ کی دیکھا دیکھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیوگان سے شادیاں

Marfat.com

کیں..... جس کی وجہ سے بے آسرا گھرانے آباد ہو گئے.....

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ عربوں میں دستور تھا کہ جو شخص ان کا داماد بن جاتا اس کے خلاف جنگ کرنا اپنی عزت کے خلاف سمجھتے..... جناب ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید ترین مخالف تھے..... مگر جب ان کی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہوا تو یہ دشمنی کم ہو گئی..... ہوا یہ کہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شروع میں مسلمان ہو کر اپنے مسلمان شوہر کے ساتھ حبشہ ہجرت کر گئیں..... وہاں ان کا خاوند نصرانی ہو گیا..... حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے علیحدگی اختیار کی..... اور بہت مشکلات سے گھر پہنچیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دلجوئی فرمائی..... اور بادشاہ حبشہ کے ذریعے ان سے نکاح کیا.....

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا والد قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تھا..... یہ قبیلہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان رہتا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ سے جہاد کیا..... ان کا سردار مارا گیا..... حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قید ہو کر ایک صحابی کے حصہ میں آئیں..... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مشورہ کر کے سردار کی بیٹی کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا..... اور اس نکاح کی برکت سے اس قبیلہ کے سو گھرانے آزاد ہوئے..... اور سب مسلمان ہو گئے.....

خیبر کی لڑائی میں یہودی سردار کی بیٹی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قید ہو کر ایک صحابی کے حصہ میں آئیں..... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مشورے سے ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرا دیا..... اسی طرح حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی وجہ سے نجد کے علاقہ میں اسلام پھیلا..... ان شادیوں کا مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آسکیں..... اخلاق نبی کا مطالعہ کر سکیں..... تا کہ انہیں راہ ہدایت نصیب ہو.....

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح متبنی کی رسم توڑنے کے لئے کیا.....

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متبنی کہلاتے تھے..... ان کا نکاح حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوا..... مناسبت نہ ہونے پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ثابت کر دیا کہ متبنی ہرگز حقیقی بیٹے کے ذیل میں نہیں آتا.....

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ہے..... آپ کی سیرت پاک کا ہر ایک پہلو محفوظ

Marfat.com

کرنے کے لئے مردوں میں خاص کر اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا..... عورتوں میں اس کام کے لئے ایک جماعت کی ضرورت تھی..... ایک صحابیہ سے یہ کام کرنا مشکل تھا..... اس کام کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نکاح کئے..... آپ نے حکماً ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ارشاد فرمایا تھا کہ ہر اس بات کو نوٹ کریں جو رات کے اندھیرے میں دیکھیں.....

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بہت ذہین..... زیرک اور فہیم تھیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نسوانی احکام و مسائل کے متعلق آپ کو خاص طور پر تعلیم دی..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۴۵ سال تک زندہ رہیں..... اور ۲۲۱۰ احادیث آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں..... صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب کسی مسئلے میں شک ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کا علم ہوتا..... اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات کی تعداد ۳۶۸ ہے.....

ان حالات سے ظاہر ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر عورتوں کی دینی درسگاہیں تھیں..... کیونکہ یہ تعلیم قیامت تک کے لئے تھی..... اور ساری دنیا کے لئے تھی..... اور ذرائع ابلاغ محدود تھے اس لئے کتنا جانفشانی سے یہ کام کیا گیا ہوگا..... اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا.....

آخر میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ تمام مذکورہ بالا میں گرجوں میں لوگوں کو بتاتا ہوں..... اور وہ سنتے ہیں..... باقی ہدایت دینا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے..... اگر پڑھے لکھے مسلمان ان نکات کو یاد کر لیں..... اور کوئی بدبخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملہ کرے تو ہم سب اس کا دفاع کریں..... اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اور عمل کرنے والا بنائے..... (آمین)

محترم ڈاکٹر صاحب کا یہ مضمون مختصر مگر ایک حد تک جامع ہے..... حضرات علماء کرام نے تعدد ازواج کے مسئلہ پر مدلل..... مفصل..... مکمل..... شافی اور مسکت کلام فرمایا ہے..... جس کے مطالعہ کے بعد کسی منصف مزاج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں اعتراض یا اشکال کی گنجائش نہیں رہتی..... باقی متعصب شیاطین الانس کا اصل علاج ''حدید'' ہے..... (از ہر) (از ڈاکٹر نور احمد)

Marfat.com

ان پڑھ مسلمان کی عیسائی پادری سے مناظرہ میں جیت:

10 ......نعمان خان ایک ان پڑھ شخص تھے..... مگر اہل کتاب سے مناظرہ کا بہت شوق تھا..... ایک دفعہ ایک پادری کہہ رہا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام (سیدنا) محمد ﷺ سے افضل ہیں ..... کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں کو بینا کرتے تھے..... اور محمد ﷺ نے کسی اندھے کو بینا نہیں کیا..... نعمان خان نے جواب دیا کہ لاؤ یہ تو میں کردوں..... حضور ﷺ تو بڑی چیز ہیں ..... وہ پادری خود یک چشم تھا..... کہنے لگا: اچھا تم میری دونوں آنکھوں کو برابر کرو..... اب آپ نے کہا: نبی اور امتی میں کچھ تو فرق ہونا چاہیئے..... نبی تو دوسری آنکھ کو بینا کر کے برابر کرتے..... مگر میں یہ کرسکتا ہوں کہ تندرست آنکھ کو بھی پھوڑ دوں..... اس سے دونوں برابر ہوجائیں گی..... اور اس کے بعد اسکی آنکھ میں انگلی دینے لگے کہ بولو پھوڑ دوں..... اس سے مجمع کو ہنسی آ گئی..... اور پادری کی تقریر کا رنگ اکھڑ گیا..... اور یہ حضرت جیت گئے.....

گو بات بے ڈھنگی تھی..... مگر آج کل مناظرہ میں یہی بات اچھی رہتی ہے..... کیونکہ آج کل جیتنے اور ہارنے کا مدار اس پر ہے کہ مجلس پر کسی کا اثر جم جائے..... اور مقابل کا رنگ اکھڑ جائے..... چاہے بات معقول ہو یا نا معقول.....

جس طرح نعمان خان نے اس پادری کی دونوں آنکھیں برابر کرنا چاہیں تھیں..... اسی طرح آج کل لوگ اہل حق اور باطل میں یوں اتحاد کرانا چاہتے ہیں..... کہ اہل حق بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ کر کانے لوگوں کے برابر ہوجائیں..... (اصلاح ذات البین ص ۲۰)

سویڈش لوگوں کے نزدیک حضور ﷺ کے مقام کا آنکھوں دیکھا واقعہ:

11 ......آج مغربی ممالک کے لوگ اسلام کو تو پسند کرتے ہیں..... لیکن جب ہم مسلمانوں کے دوغلے پن کو دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسے مسلمان نہیں بننا چاہتے..... گویا آج کا کمزور مسلمان ان کے راستے کی رکاوٹ بنا ہوا ہے.....

فقیر ۱۹۹۲ء میں سویڈن میں تھا..... ان دنوں وہاں کی حکومت نے ایک سروے کروایا.....

Marfat.com

انہوں نے دس شخصیات کے نام لکھے..... اس لسٹ میں ڈارون..... نیوٹن..... آئن اسٹائن..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد عربی ﷺ کے ناموں کے علاوہ اور بھی نام تھے.....

انہوں نے کہا: کہ ہم سروے کرنا چاہتے ہیں کہ سویڈش لوگوں کے نزدیک سب سے اچھی اور محبوب شخصیت کونسی ہے..... ہمارے سامنے اخبارات میں خبریں آتی تھیں..... فقیر خود وہ پڑھتا تھا..... جس دن انہوں نے کمپیوٹر رزلٹ نکالے..... اور سویڈش لوگوں کی رائے بتائی تو فقیر اخبار میں یہ خبر دیکھ کر حیران ہوا کہ 67% لوگوں نے یہ رائے دی کہ محمد عربی ﷺ کو سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں.....

کروڑ پتی عیسائی بچوں کی اسلامی مدرسے میں زندگی بدل گئی:

12 ......ڈینیل ٹیس اور کیرٹس اپنے کروڑ پتی خاندانوں کے اکلوتے فرزند ہیں..... ایک کی عمر بارہ اور دوسرے کی تیرہ سال ہے..... لیکن دونوں جرائم کی دنیا میں بڑے بڑے شاطر اور گھاگ مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کے بھی کان کاٹتے ہیں..... ان کے خوشحال والدین نے لاکھوں ڈالر اپنے فرزندوں پر خرچ کر دیئے کہ وہ سدھر جائیں..... ماہرین نفسیات اور ماہرین تعلیم اور چوٹی کے مسیحی مبلغوں سے بھی انہوں نے مدد لی کہ وہ سنبھل جائیں..... لیکن بے سود..... کسی نے ایک اسلامی مدرسے کی نشاندہی کی......غرض مجنوں ہوتا ہے..... والدین نے مجبور ہو کر اس اسلامی مدرسے سے رجوع کیا..... اور اپنے اپنے بچوں کا سارا کچا چٹھا مدرسے کے مربی عبدالباقی صاحب کے سامنے رکھ دیا..... اور پچاس پچاس ہزار ڈالر بھی..... یہ ڈالر عبدالباقی نے واپس کر دیئے..... البتہ دونوں لڑکوں کو رکھ لیا..... پہلے ہی دن ان دونوں کے مدرسے کے لڑکوں کے ساتھ مار پیٹ کے گیارہ واقعات پیش آئے..... باوجود یہ کہ دونوں لڑکوں نے کسی بھی حکم کو ماننے سے قطعی انکار کر دیا تھا..... لیکن عبدالباقی مایوس نہیں ہوئے..... انھوں نے شفقت ومحبت کا ایسا معاملہ کیا کہ تیسرے ہی دن یہ لوہا موم ہو گیا..... چوتھے دن دونوں نمازوں میں شریک ہونے لگے..... اور ایک ماہ میں پانچ پارے قرآن مجید یاد کر کے سنا دیے..... تین ماہ کے بعد دونوں کروڑ پتی

Marfat.com

خاندانوں نے اسلامی مدرسے میں یہ کہہ کر ہمیشہ کے لیے داخلہ لے لیا کہ جس مذہب نے ہمارے بچوں کو انسان بنایا..... ہم بھی اس کو قبول کرتے ہیں.....

استاد عبدالباقی بتاتے ہیں کہ صرف دو سال کی مدت میں سولہ مسیحی خاندانوں نے اس وجہ سے اسلام قبول کرلیا کہ ان کے فرزندوں نے اسلام قبول کرلیا تھا..... عبدالباقی کے بقول امریکہ میں قائم اسلامی مدارس دعوت کے میدان میں ایسا کام کر رہے ہیں..... جس کے دوررس اثرات ہوں گے..... امریکی بچوں کے سرپرستوں نے بڑی صفائی سے امریکی نظام تعلیم وتربیت پر تنقید کرتے ہوئے کہا: کہ ہم ان اسلامی مدارس کی قدر کرتے ہیں..... جہاں انسانوں کو نئے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے..... انہیں جنسیات کی تعلیم نہیں دی جاتی..... اور نہ ہی انہیں جرائم سکھائے جاتے ہیں..... عبدالباقی کی رپورٹ کے مطابق امریکی معاشرے میں اخلاقی فساد کے عام ہونے کے باوجود اب بھی ایسے خاندان..... اور افراد موجود ہیں..... جو شراب وشباب کے قریب نہیں جاتے..... جن کی روحیں بے چین اور مضطرب قلب سکون کے متلاشی ہیں..... ٹی وی پر روحانی پروگراموں کی غیر معمولی مقبولیت نے مغربی معاشرے کے افلاس کو پہلے سے کہیں زیادہ نمایاں کر دیا ہے..... اسلام سے بغض وکراہت کے چشمے اب خشک ہونے لگے ہیں..... اب مسیحی خاندان اپنے مسخ شدہ مذہب اور گرجا کی کمزور گرفت سے آزاد ہوکر اسلام کے قریب آرہے ہیں..... اسلامی مدارس جو اصلاً مسلمان بچوں کی دینی تعلیم کے لئے قائم کئے گئے ہیں..... وہ اسلامی دعوت غیر مسلموں میں پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں.....

ایک قاتل کے قبول اسلام کا واقعہ:

13 ...... حضرت مولانا پیر ذوالفقار دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ امریکہ میں میرے ایک دوست عالم ہیں..... ہم ان کے گھر کھانا کھا رہے تھے کہ اس نے کہا: میں یہاں کی جیلوں میں اتوار کے دن اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے جاتا ہوں..... فقیر نے اس سے پوچھا: کہ وہاں کے حالات سنائیں؟.....

کہنے لگے کہ جو بھی مسلمان ہوتا ہے اس کی زندگی میں بڑی تبدیلی آجاتی ہے.....

Marfat.com

وہ کہنے لگا: ان دنوں ایک ملزم جیل میں آیا ہوا ہے..... اسے ایک سال کی جیل ملی تھی..... جس میں سے وہ چھ مہینے گزار چکا ہے..... اور چھ مہینے مزید گزارنے ہیں..... وہ مسلمان ہوا..... میں نے اسے نماز سکھائی..... ایک دن ہم دونوں بیٹھے ہوئے تھے کہ مجھے کہنے لگا: میں آپ پر بہت زیادہ اعتماد کرتا ہوں..... میں آپ کو بتاؤں کہ اسلام لانے کے بعد میری زندگی بہت زیادہ تبدیل ہوگئی ہے.....

میں نے کہا: ہاں! وہ تو سب کی ہوتی ہے.....

کہنے لگا: لیکن جتنی میری زندگی تبدیل ہوئی ہے اتنی اور لوگوں کی شاید نہ ہوئی ہو.....

میں نے کہا: وہ کیوں؟.....

وہ کہنے لگا: اسلام لانے سے پہلے میں بالکل ہی حیوان تھا..... اور اب میں انسان بن کر زندگی گزار رہا ہوں.....

میں نے کہا: بھئی! تفصیل سے بتاؤ..... کیا اشاروں میں بات کر رہے ہوں.....

کہنے لگا: ابھی تو میں ایک چھوٹے سے جرم کی وجہ سے جیل میں آیا ہوں..... ایک سال کی جیل ملی ہے..... چھ مہینے گزر چکے ہیں..... اور چھ مہینے کے بعد واپس چلا جاؤں گا..... لیکن آپ کو دل کی بات بتلاتا ہوں..... کہ اسلام لانے سے پہلے مجھے دوسرے انسانوں کو قتل کرنے میں مزہ آتا تھا..... جب کسی کو تڑپتے اور اسکے جسم سے خون کے فوارے چھوٹتے دیکھتا تو میں لطف اندوز ہوا کرتا تھا..... میں اب تک کئی آدمیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر چکا ہوں..... گویا یہ میرا مشغلہ تھا..... اسلام قبول کرنے کے بعد میرا دل اتنا بدلا ہے کہ اب میں اگر پیدل چل رہا ہوں اور میرے پاؤں کے نیچے اگر کوئی چیونٹی بھی آکر مر جائے تو مجھے اسکا بھی افسوس ہوتا ہے.....

الحمدللہ ثم الحمدللہ..... یوں زندگیاں بدل رہی ہیں..... اللہ رب العزت ہمیں اس علاقے سے اسلام کا جھنڈا بلند ہوتے ہوئے دیکھنے کی توفیق نصیب فرمائے..... آمین.....

ایسا شوہر لا دو میں بھی مسلمان ہو جاؤں، ایک جاپانی خاتون کی خواہش:

14 ...... ہمارے ایک دوست عظیم صاحب جو جاپان میں ایک عرصہ گزار کر آئے

Marfat.com

ہیں..... مجھے بتا رہے تھے کہ جاپان میں ہمارے ایک پاکستانی مسلمان نے ایک جاپانی لڑکی سے شادی کر لی..... جو مسلمان ہو چکی تھی..... اب اس پاکستانی نے ایک مسجد کے پڑوس میں گھر بنایا..... بیوی جو بینک میں ملازمہ تھی..... اسے کہا: محترمہ بات یہ ہے کہ بینک ملازمت تو ویسے ہی حرام ہے..... جبکہ آپ کے لیے کوئی اور ملازمت بھی مناسب نہیں..... اللہ کے فضل سے میری تنخواہ کافی ہے لہٰذا آپ گھر سنواریں..... بچوں کو پالیں.....

جاپانی مسلم خاتون نے ایسا ہی کیا..... وہ خوش تھی کہ مردوں کے جھرمٹ میں کام کرنے سے جان چھوٹی..... اتفاق ایسا ہوا کہ اس مسلم جاپانی خاتون کی ایک غیر مسلم سہیلی ایک روز اسے ملنے کو آئی..... جب اس نے گھر کا نظام دیکھا تو تعجب کیا..... تفصیل معلوم کی تو اور خوش ہوئی اور پھر کہنے لگی: اگر ایسا خاوند مجھے ملے کہ جو مجھے گھر بٹھا کر میری ضروریات پوری کرے..... دل کی خواہش ہے مجھے بھی ایسا خاوند ڈھونڈ دو..... میں مسلمان ہو جاؤں گی.....

قارئین کرام! آج یورپ وامریکہ اور اب جاپان میں عورتوں کے کثرت سے مسلمان ہونے کا سبب ہی یہ ہے کہ ترقی کے نام پر اس کا جو استحصال ہو رہا ہے..... وہ اس سے تنگ آ چکی ہیں..... چنانچہ وہ اسلام کے عائلی نظام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر رہی ہیں..... مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ٹرین میں بیٹھا ماسکو میں داخل ہو رہا تھا..... کہ ایک ریلوے اسٹیشن پر ایک روسی عورت ہاتھ میں جھنڈی پکڑ کر مال گاڑی کو سگنل دے دے کر کانٹے بدل بدل کر بدحال ہو رہی تھی..... اور میں سوچ رہا تھا کہ ظالم یہودی نے عورت کو ترقی کے نام پر کہاں برباد کروا دیا..... اس کا اصل حسن اور اس کی نسوانیت دفتروں اور ریلوے لائن کے کانٹوں پر برباد کر دی.....

مسلمانوں کا منشیات کی لعنت ختم کرنے کا واقعہ اور انگریز حکام کی حیرانگی:

15 ......سراج وہاج صاحب کی مسجد نیویارک شہر کے اندرونی حصے میں ہے..... جہاں دن رات منشیات اور ڈرگز (drugs) کا بازار بہت گرم تھا..... اس کاروبار کے لیڈر بہت امیر اور نڈر تھے..... اس علاقے سے اس کاروبار کو ختم کرنا بڑا مشکل اور خطرناک کام تھا..... اس کاروبار کے لیڈر کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے تھے..... بلکہ دخل

Marfat.com

اندازی کرنے والوں کو فی الفور جان سے مار دیتے تھے..... اس طرح سے منشیات کا کاروبار اس علاقے میں نہایت عروج پر تھا..... سراج وہاج صاحب کو یہ بات پسند نہ تھی.....

انہوں نے اس کاروبار کے لیڈروں کا سراغ ان نئے مسلمانوں سے لگایا جو کہ حلقہ اسلام میں داخل ہونے سے پہلے اس کاروبار میں ملوث تھے..... پھر سراج وہاج صاحب نے اپنے علاقے کے کئی سو مسلمانوں کو اکٹھا کر کے اپنے علاقے کا دورہ کیا..... اور انہوں نے منشیات کے لیڈروں سے بے دھڑک کہہ دیا کل تک اس علاقے سے کوچ کر جاؤ..... ورنہ ہم سب مل کر تمہیں ختم کر دیں گے..... منشیات کے لیڈروں نے سراج وہاج صاحب سے کہا: کہ آپ ہمیں روزی سے کیوں دست بردار کر رہے ہیں؟.....

تو سراج صاحب نے انہیں جواب دیا..... اس مسلم علاقے میں منشیات کی قطعی اجازت نہیں..... سراج وہاج صاحب نے اگلے روز پھر پورے علاقے کا دورہ کیا..... منشیات کے لیڈر اپنے اپنے اڈوں سے بھاگ چکے تھے..... اس طرح یہ علاقہ منشیات سے بالکل پاک ہو گیا..... اور مسجد تقویٰ کے اردگرد تقریباً پانچ میل تک منشیات کے کاروبار کا نام و نشان تک نہ رہا.....

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

امریکی گورنمنٹ یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کیونکہ اس نے اس علاقے سے منشیات کی روک تھام کے لئے بہت عملہ متعین کر رکھا تھا..... لیکن کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی..... سراج وہاج صاحب کا نیشنل ٹی وی پر انٹرویو لیا گیا..... ان سے یہ پوچھا گیا کہ آپ نے یہ معرکہ کیوں اور کیسے سرانجام دیا؟.....

سراج صاحب نے فرمایا: اسلام میں منشیات کے کاروبار کی قطعاً اجازت نہیں..... یہ غربا..... کا خون چوسنے کے مترادف ہے..... اس معرکے میں کامیابی کا راز اخلاص اور پختہ ارادہ ہے..... ان کی بدولت ہی اعلیٰ مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں.....

(بحوالہ احقر کی کتاب دینی مدارس کی خدمات اور اہل مغرب کی اسلام دشمنی سے ماخوذ)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 40

بے دینی کے چودہ اثر انگیز واقعات

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کے بارے میں لاعلمی کا دلسوز واقعہ:

1 ......ایک ممتحن تھے میٹرک کی اسلامیات کے..... انہوں نے واقعہ سنایا کہ تقریباً بیس پچیس سال پہلے کی بات ہے کہ میں نے ایک اسکول میں ایک سوال کیا تھا کہ حضور اکرم ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟.....

کس مقام پر ہجرت کی؟.....

آپ ﷺ کی وفات کہاں ہوئی؟.....

آپ ﷺ کے کچھ حالات بیان کریں..... ایک صاحبزادے کا جواب یہ آیا تھا کہ آپ ﷺ واشنگٹن میں پیدا ہوئے..... اور نیویارک میں جا کر مر گئے (العیاذ باللہ) یہ کیفیت ہوگئی ہے......

اے عورت کی بے حیائی کی انتہاء کا واقعہ:

2 ......ایک عجیب اور شرمناک واقعہ یاد آیا..... سوچا کیوں نہ اس کتاب میں لکھ دیں تاکہ ہمیں علم ہو کہ ہمارے معاشرے میں حیاء کا کس قدر فقدان ہے..... اور اس بے حیائی سے کس طرح نمٹا جائے..... ہمارے شہر میں ایک مارکیٹ ہے..... جس کا نام ہے ''گول مارکیٹ''..... عید آنے سے پہلے اس مارکیٹ میں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں ہوتی..... ہوا یوں کہ گزشتہ ماہ رمضان میں ایک مرد کی سائیکل سے ایک عورت ٹکرا گئی..... ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عورت خاموش ہو کر ایک طرف ہو جاتی..... اور یہ سوچتی کہ میں تو گھر کی زینت ہوں ادھر مارکیٹ کیسے آنکلی..... ابھی تو سائیکل ہی سے ٹکر

Marfat.com

ہوئی ہے آگے نہ معلوم کیا ہو؟.....

اپنے آپ ہی کو ملامت کرتی مگر ادھر تو بات ہی دوسری..... اس عورت نے کہا: کہ "پتہ نہیں ان مردوں کا کیا کام ہے مارکیٹ میں؟..... ایسے ہی گھومتے پھرتے ہیں....."

اب آپ ہی بتائیں کہ اس عورت نے کیسی عجیب وغریب اور شرمناک بات کی..... یعنی مردوں کا بازار میں سودے وغیرہ خریدنا آوارہ گردی ہے..... اور عورتوں کا گھومنا پھرنا ان کا حق ہے..... نستغفر اللہ اب سب اس پہلو پر غور کریں اور سوچ کر کوئی ایسی تدبیر بتائیں جس سے آج کے معاشرے میں لگی ہوئی بے حیائی کی آگ بجھ سکے..... اور عورت گھر کی چاردیواری میں ہی اپنی عافیت سمجھے.....

سندھ کے ایک گاؤں میں مردے کا بایاں ہاتھ کاٹنے کی رسم:

3......ایک اور واقعہ سناتے ہوئے حضرت مولانا محمد ولی رازی کہتے ہیں کہ:

ہمارے ایک عزیز کے حوالے سے یہ واقعہ مجھے بتایا گیا کہ تبلیغی جماعت کے کچھ لوگ کچھ عرصہ پہلے سندھ کے ایک گاؤں میں پہنچے..... ایک شخص کا انتقال ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ مردے کے بائیں جانب کفن پر خون لگا ہوا ہے..... اور تازہ خون نظر آیا.....

انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟.....

لوگوں نے کہا: کہ مولوی صاحب گھبراؤ نہیں..... ہمارے یہاں یہ رواج ہے کہ جب ہمارے یہاں کوئی مرتا ہے تو اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیتے ہیں..... تاکہ جب وہ حشر کے دن اٹھے تو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے..... نہ بایاں ہاتھ ہوگا..... نہ بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال آئے گا.....

یہ علم کی کمی ہے یا جہالت کی زیادتی اس کا فیصلہ قارئین خود کرلیں.....

۲۲ سالہ بی اے پاس لڑکی کو غسل کا صحیح طریقہ تک معلوم نہ تھا:

4 ہمارے جامعہ میں ایک لڑکی آئی..... اس وقت اس کی عمر بائیس سال تھی..... وہ

Marfat.com

بی اے کر چکی تھی..... اس نے جامعہ کی پرنسپل صاحبہ سے کہا: کہ میری امی میری شادی کرنا چاہتی ہے..... میں آپ کے پاس اس لئے آئی ہوں کہ آپ مجھے غسل کے مسائل سمجھا دیں.....

انہوں نے پوچھا: کہ آپ تو تقریباً پندرہ سال کی عمر میں جوان ہوئی ہوں گی؟.....

اس نے کہا: جی ہاں!

انہوں نے کہا: کہ پندرہ سال کی عمر سے لے کر اب تک آپ ہر مہینے غسل بھی کرتی ہوں گی.....

اس نے کہا: نہیں..... میں باقاعدہ غسل تو نہیں کیا کرتی تھی..... بس جیسے دوسرے نہاتے تھے ویسے ہی میں بھی نہا لیتی تھی..... مجھے یہ تو نہیں پتہ تھا کہ غسل بھی کرنا ہوتا ہے.....

اب اس نوجوان لڑکی کے نو سال جو ناپاکی میں گزرے اس کا ذمہ دار کون ہے..... اس نے نمازیں بھی پڑھی ہوں گی اور تلاوت بھی کی ہو گی..... لیکن جب غسل ہی ٹھیک نہیں تھا تو یہ گناہ کس کو ہوا ہو گا؟.....

یقیناً اس کے ماں باپ کو ہوا ہو گا.....

تاعمر نماز غلط پڑھنے والوں کی حقیقت معلوم ہونے پر چیخ نکل گئی:

5 ..... مفتی عبدالقادر صاحب رحمتہ اللہ نے بیان فرمایا کہ میں نے ایک جگہ جمعہ کی تقریر کے دوران مسئلہ بیان کیا: کہ سنن اور نوافل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملانا ضروری ہے..... بعض لوگ نادانی میں سنتوں کو بھی فرض کی طرح پڑھتے رہتے ہیں کہ آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ نہیں ملاتے..... ان کی سنت ادا نہ ہو گی.....

سامنے بیٹھے ہوئے نمازیوں میں سے ایک شخص نے بہت زور سے چیخ ماری ہائے میری عمر ضائع ہو گئی..... کاش یہ مسئلہ میں پہلے سیکھتا میرے ساٹھ سال ضائع ہو گئے..... زندگی بھر چار رکعت والی سنتوں کو فرض کی طرح پڑھتا رہا.....

علماء کرام کو چاہیے کہ موقع محل دیکھ کر، ہر جگہ کچھ نہ کچھ دین کے مسائل ضرور بیان کرتے رہیں..... البتہ وہ مسائل بیان کریں جو زیادہ ضرورت کے ہوں..... اور ان مسائل کے بارے میں پختہ معلومات ہوں..... اس کے بڑے فوائد ہیں..... ایک حدیث میں آیا ہے.....

Marfat.com

دین کا ایک مسئلہ اچھی طرح سیکھ لینا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے..... اب سکھانے کے فضائل اس سے کہیں زیادہ ہونگے..... اسی طرح جمعہ کی تقاریر میں بھی لوگوں کے سامنے دین کے ضروری مسائل بیان کرتے رہنا چاہئے..... اور عوام پر لازم ہے کہ علماءِ دین سے اپنا رابطہ رکھیں..... ان سے دین کے مسائل حاصل کریں..... دوطرفہ تعلقات سے ہی دین کی اشاعت ہوگی.....

عوام اور علماء کے درمیان جو دوری پیدا ہوگئی ہے..... یہ دونوں جانب کیلئے نقصان دہ ہے..... اللہ تعالیٰ سب کو دین کا درد اور فہم نصیب فرمائے..... آمین.....

سعودی عرب میں رہتے ہوئے مکہ اور مدینہ سے دوری:

6 ..... ہمارے ایک دوست ڈاکٹر تقریباً ۳۰ سال سے سعودی عرب میں سروس کر رہے ہیں..... ان کی پہلی تعیناتی کعبۃ اللہ کے سامنے ہسپتال میں ہوئی..... آج کل وہ ریٹائر ہو کر جدہ کے قریب اپنا کلینک کھول کر پریکٹس کر رہے ہیں..... ملتان کے رہنے والے ہیں ..... کافی سال قبل جب میں سروس میں تھا ان کے والد جو ملتان میں تھے بیمار ہوگئے..... میرے وارڈ میں رہ کر فوت ہوگئے..... ہسپتال میں داخل رہنے کے دوران ان کی خوب دیکھ بھال کی گئی..... ان کے ڈاکٹر بیٹے ہمارے علاج سے اتنا مطمئن تھے..... کہ میرا شکریہ ادا کیا اور یہ کہا: کہ آپ کو کوئی چیز سعودی عرب سے منگوانی ہو حتیٰ کہ کار تک کا بندوبست کر سکتا ہوں.....

میں نے کہا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سب کچھ دیا ہے..... صرف میرے دو کام کریں..... جب طواف کریں تو میری طرف سے طواف کریں..... اور جب حضور ﷺ کے ہاں حاضری ہو میری طرف سے سلام پیش کر دیں..... ڈاکٹر صاحب کہنے لگے: کہ میں یہ کام نہیں کرتا..... آٹھ سال قبل اس کی لڑکی کی شادی کے لئے مجھے دعوت دی..... شادی میں ہر وہ چیز تھی جو سنت کے خلاف ہوتی ہے..... اس لئے وہاں سے جلد جان چھڑوائی..... اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے..... یہ سب چیزیں دین سے غفلت کی وجہ سے ہوتی ہیں.....

Marfat.com

موت کے خوف سے حج نہ کرنے والے سیٹھ کا عبرت ناک واقعہ:

7 ...... حرمین شریفین کا اکرام کرنا تمام مسلمانوں کے ایمان کا لازمی جزو ہے..... اور جو مسلمان ان کا اکرام کرتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دیتے ہیں..... اور جو حضرات کوتاہی کرتے ہیں..... ان کے حالات بھی بہت خراب ہوتے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی بے اکرامی سے محفوظ فرمائے..... آمین.....

۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۲ء تک میں نے لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد سندھ میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر میڈیسن سروس کی..... میرے ایک ماتحت ڈاکٹر ایک دن اپنے والد صاحب کو لے کر آئے..... جو حیدرآباد کے بہت بڑے سیٹھ تھے..... سیٹھ صاحب نے آتے ہی بتایا کہ میں حج پر جانا چاہتا ہوں..... مجھے چیک کریں اور جو بیماریاں مجھ میں ہیں..... ان کا علاج کریں..... تاکہ میں حج کے دوران مر نہ جاؤں.....

میں نے کہا: سیٹھ صاحب! میں تو وہاں کی موت کی خواہش کرتا ہوں..... سیٹھ صاحب نے کہا: کہ میں نے بہت کام کرنے ہیں..... اس لئے وہاں مرنا نہیں چاہتا..... یہی سیٹھ صاحب حج کی تیاری کر کے جب مکہ مکرمہ پہنچے..... اور عمرہ کرنے لگے..... جونہی ان کی پہلی نظر کعبۃ اللہ پر پڑی تو کانپنے لگ گئے..... اور شور مچا دیا کہ مجھ پر خوف طاری ہوگیا ہے..... میں یہاں مر جاؤں گا..... مجھے واپس پاکستان پہنچاؤ..... عمرہ بھی نہ کیا اور واپسی فلائٹ جو خالی آتی ہے اس پر آ کر دوسرے دن حیدرآباد آ گئے..... عید کے موقع پر مجھے ملنے آئے..... اور کہنے لگے: میں تو مرنے کے قریب ہوگیا تھا..... بیت اللہ پر پہلی نظر ڈالنے سے مجھ پر بہت خوف طاری ہوگیا..... اس لئے میں واپس آ گیا ورنہ میں وہاں مر جاتا.....

میں نے عرض کیا: کہ وہاں کی موت تو ایک بہت بڑی سعادت ہے..... یہ سیٹھ صاحب اگر حرمین شریفین کا اکرام کرتے تو عمرہ اور حج کر لیتے..... مگر اللہ تعالیٰ نے بے اکرامی کی وجہ سے اسے دھتکار دیا..... جب تک ہمارا تعلق رہا سیٹھ صاحب نے پھر حج یا عمرہ کا نام نہ لیا.....

(از: ڈاکٹر نوید احمد)

Marfat.com

زندہ کا جنازہ تبلیغی جماعت والوں سے پڑھانے کی گزارش:

8 ...... حضرت مولانا ولی رازی دامت برکاتہم کہتے ہیں کہ ہمارے اپنے ملک پاکستان میں ہم جس کو "اسلام کا قلعہ" کہتے ہیں..... وہاں علم کی کمی کا کیا حال ہے؟.....

اس کا اندازہ اس واقعے سے کیجئے جو عبرت ناک بھی ہے..... اور حیرت انگیز بھی.....

میری بیٹی کے ایک سسرالی عزیز جو تجارت پیشہ آدمی ہیں..... اور نماز روزہ اور شریعت کے سختی سے پابند ہیں..... کبھی کبھی تبلیغی جماعت کے ساتھ اللہ کے راستے میں نکلتے ہیں.....

انہوں نے بیان کیا کہ وہ بلوچستان کے کسی گاؤں میں پہنچے..... جس کے بارے میں یہ معلوم ہوا تھا کہ وہاں کے لوگ دین سے بے بہرہ ہیں..... وہاں ان سے یہ واقعہ اس گاؤں کے لوگوں نے بیان کیا: کہ کچھ عرصے پہلے یہاں تبلیغی جماعت کے لوگ تبلیغ کے لئے آئے ہوئے تھے..... اس جماعت کے امیر کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا: کہ اس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہے..... آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں.....

انہوں نے کہا: کہ جنازہ لے آؤ..... کچھ دیر بعد جنازہ آ گیا..... اور جماعت کے امیر امامت کے لئے آگے بڑھے تو انہوں نے محسوس کیا کہ جنازہ میں کچھ حرکت سی ہے..... توجہ سے دیکھا تو یہ حرکت سانس کی محسوس ہوئی..... انہوں نے مردہ شخص کے بیٹے سے کہا: کہ تمہارا باپ تو زندہ معلوم ہوتا ہے..... کفن اٹھاؤ ہم دیکھنا چاہتے ہیں.....

بیٹے نے پہلے تو کفن اٹھانے سے انکار کر دیا..... لیکن جب امام صاحب نے نماز پڑھانے سے انکار کیا تو وہ راضی ہوا..... کفن اٹھانے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص زندہ ہے.....

انہوں نے بیٹے سے کہا: کہ اس کو فوراً لے جاؤ اور اس کا علاج کراؤ.....

اس نے جواب دیا کہ سب علاج ہو چکے ہیں..... اور یہ چند گھنٹوں کا مہمان ہے..... آپ لوگ اگر نماز جنازہ پڑھائے بغیر چلے گئے تو اس کو بغیر نماز کے ہی دفنانا پڑے گا..... کیونکہ اس گاؤں میں کوئی نماز پڑھانے والا نہیں ہے..... اور اس کی قبر پر لال جھنڈی لگانی پڑے گی.....

Marfat.com

انہوں نے پوچھا: کہ یہ کیوں؟.....

اس نے جواب دیا کہ ہمارے قبرستان میں دو طرح کی قبریں ہیں..... کچھ پر سبز جھنڈی لگی ہوئی ہے..... اور کچھ پر لال جھنڈی..... سبز جھنڈی ان لوگوں کی قبروں پر ہے..... جن کی نماز جنازہ پڑھی گئی..... اور لال جھنڈی والے وہ ہیں جن کو بغیر نماز کے دفنا دیا گیا..... پھر جب کوئی مولوی آتا ہے تو ان کی نماز جنازہ تب پڑھی جاتی ہے.....انا للہ وانا الیہ راجعون.....

بیٹے کو باپ کا جنازہ پڑھنے کی توفیق نہیں ہوئی:

9...... میں ابھی کچھ دن ہوئے دلی سے دیو بند جا رہا تھا..... تو میرٹھ درمیان میں پڑھتا ہے..... پہلے تو میرٹھ شہر کے بیچ میں سے جانا ہوتا تھا..... اب ایک بائی پاس بن گیا ہے..... ہم اس طرف سے جا رہے تھے..... اس بائی پاس کے اوپر دو مسجدیں بنی ہوئی ہیں..... تقریباً ۷ اکلومیٹر کا ٹکڑا ہے..... دو گاؤں کی مسجدیں بنی ہوئی ہیں..... بالکل سڑک کے کنارے پر..... مغرب کی نماز کا وقت تھا..... ہم نے گاڑی روکی مسجد میں گھس گئے..... مسجد میں نماز کا سلام پھر گیا تھا..... میں نے یہ دیکھا جاتے ہوئے کہ مسجد کے دروازے کے اوپر ایک جنازہ رکھا ہوا ہے..... ہم تین چار آدمی تھے اندر چلے گئے..... اپنی جماعت کر لی..... جماعت کے بعد باہر نکلے تو مسجد سے نکلنے والوں کا انتظار ہو رہا تھا..... نماز جنازہ کے لئے آ کر ہم بھی کھڑے ہو گئے..... میں نے یہ دیکھا کہ مغرب کی طرف وہ بائی پاس کی سڑک جا رہی تھی..... اور یہ دس پندرہ آدمی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں..... نماز میں شریک نہیں ہیں..... رخ ان کا جنازہ کی طرف ہے اور اسی طرح دس پندرہ آدمی پورب (مشرق) میں بیٹھے ہوئے ہیں..... یہ بھی نماز میں شریک نہیں ہیں..... اور بیس پچیس آدمی نماز کیلئے کھڑے ہوئے ہیں..... میں یہ سمجھا کہ کیونکہ دیہات کا مسئلہ ہے اس لئے یہ لوگ غیر مسلم ہیں..... اور جنازہ میں شریک ہونے کیلئے آئے ہیں..... میت قبرستان تک پہنچائیں گے پھر چلے جائیں گے..... اور ہو سکتا ہے کہ اس میں کچھ غیر مسلم بھی ہوں.....

Marfat.com

تو جب ہم آ گئے تو اسی میں سے ایک شخص نے کہا: صاحب اجازت دیجئے اجازت دیجئے..... کوئی بولا نہیں..... پھر اس کے بعد اس نے چند لمحوں کے بعد دوبارہ کہا: کہ اجازت دیجئے..... نماز کو دیر ہو رہی ہے..... پھر کوئی نہیں بولا تو تیسری مرتبہ ذرا تیزی ترشی کے ساتھ کہا: بھئی اجازت کیوں نہیں دیتے؟.....

تو اب جو پورب میں بیٹھے ہوئے تھے دس پندرہ آدمی..... ان میں ایک جوان کھڑا ہوا اور کھڑے ہو کر کہا: کہ صاحب اجازت ہے..... اجازت ہے..... اور پھر بیٹھ گیا..... لوگوں نے نماز پڑھ لی..... آپ سمجھے یہ وہ بدنصیب اولاد تھی کہ جو آج باپ کا جنازہ سامنے پڑا ہوا ہے اور نماز پڑھنے کی توفیق نہیں..... کیوں؟.....

اس لیے کہ خدا مغفرت کرے گا اس باپ کی کہ اس نے کبھی ان کا ہاتھ نہیں پکڑا کہ وہ ان کو مسجد میں لے کر آئے..... خدا جانے خود بھی پڑھتا تھا کہ نہیں پڑھتا تھا..... آج صورتحال یہ ہے کہ باپ مر رہا ہے لیکن وہ چند کلمات دعا کے کہنے کیلئے تیار نہیں..... دوسرے اپنے کاندھوں پر لے جا رہے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں.....

نبی کریم ﷺ تو یہ ارشاد فرما رہے ہیں: "مروا اولادکم با الصلوٰۃ لِسبعٍ" سات سال کے ہوں تو نماز کا حکم دو۔ "واضربوھم علیھا لعشرٍ" دس سال کے ہوں نماز نہ پڑھیں تو مارو..... تنبیہ کرو ان کو کہ یہ کیا ہے..... ان بچوں کا ماحول ٹھیک کرو..... اگر تم نے ان کو نمازی نہ بنایا تو تمہارے گھروں کے اندر اسلام کی روشنی باقی نہیں رہی گی..... تمہارے جانے کے بعد تمہارے گھروں سے اسلام کا جنازہ نکل جائے گا..... اس لئے کہ تم نے اپنے بچوں کو وہ راہ نہ دکھلائی جس راہ کے اوپر تم ہو تو کیسے اسلام باقی رہے گا.....

اسی لئے جناب باری تعالیٰ فرما رہے ہیں..... کہ "نماز پڑھو" کیونکہ نماز بڑی اہم چیز ہے.....

بغداد میں مدرسہ کی تلاش میں ناکامی اور یونیورسٹیوں کی بھرمار:

10 ..... حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ "میرا بغداد جانا ہوا..... بغداد وہ شہر ہے جو صدیوں تک عالم اسلام کا پایۂ تخت رہا ہے..... وہا

Marfat.com

ں خلافت عباسیہ کا جاہ وجلال دنیا نے دیکھا..... اور علوم وفنون کے بازار گرم ہوئے.....
جب میں وہاں پہنچا تو کسی سے معلوم کیا کہ یہاں کوئی مدرسہ ہے؟..... علم دین کا کوئی مرکز ہے جہاں علم دین کی تعلیم دی جاتی ہو؟..... میں اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں.....

کسی نے بتایا کہ یہاں ایسے مدرسے کا کوئی نام ونشان نہیں ہے..... اب تو سارے مدارس اسکولوں اور کالجوں میں تبدیل ہو چکے ہیں..... اب دینی تعلیم کے لئے یونیورسٹیوں کی فیکلٹیز ہیں..... ان میں دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے..... ان کے اساتذہ کو دیکھ کر یہ پتہ چلانا مشکل ہوتا ہے کہ عالم تو کجا..... یہ مسلمان بھی ہے یا نہیں؟.....

ان اداروں میں مخلوط تعلیم رائج ہے..... مرد..... عورتیں ایک ساتھ زیر تعلیم ہیں..... اور اسلام ایک نظریہ ہو کر رہ گیا ہے..... جس کو تاریخی فلسفے کے طور پر پڑھا جا رہا ہے..... زندگیوں میں اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا..... جس طرح مستشرقین پڑھتے ہیں..... آج امریکہ..... یورپ..... کینیڈا کی یونیورسٹیوں میں بھی اسلامی تعلیم ہو رہی ہے..... اسلام پڑھایا جا رہا ہے..... وہاں پر بھی حدیث..... فقہ..... اور تفسیر کی تعلیم کا انتظام ہے..... ان کے مقالات اگر آپ پڑھیں تو ایسی ایسی کتابوں کے نام نظر آئیں گے..... جن کا ہمارے سیدھے سادھے علماء کو بھی پتہ بھی نہیں ہوتا..... بظاہر بڑی تحقیق کے ساتھ کام ہو رہا ہے..... لیکن وہ دین کی کیا تعلیم ہوئی جو انسان کو ایمان کی دولت بھی عطا نہ کر سکے..... صبح سے شام تک اسلامی علوم کے سمندر میں غوطے لگانے کے باوجود ناکام ہی لوٹتے ہیں..... اور اس کے قطرے سے حلق بھی تر نہیں کرتے..... مغرب کی ان تعلیم گاہوں میں کلیۃ الشرعیۃ بھی ہے..... کلیۃ اصول الدین بھی ہے..... لیکن اسکا کوئی اثر زندگی میں نظر نہیں آتا..... ان علوم کی روح فنا کر دی گئی ہے.....

پھر میں نے ان سے عرض کیا: کہ کوئی مدرسہ نہ سہی..... کوئی عالم جو پرانے طریقوں کے ہوں..... مجھے ان کا پتہ بتلا دیا جائے..... میں ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا ہوں..... تو انہوں نے بتایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مزار مبارک کے قریب ایک مسجد میں مکتب قائم ہے..... اس مکتب میں ایک قدیم استاد رہتے ہیں..... جنہوں نے قدیم طریقہ

Marfat.com

سے پڑھا ہے..... میں تلاش کرتا ہوا ان کی خدمت میں پہنچ گیا..... دیکھ کر معلوم ہوا کہ واقعتاً پرانے طرز کے بزرگ ہیں..... اور انہیں دیکھ کر احساس ہوا کہ کسی متقی عالم اللہ والے کی زیارت کی ہے..... انہوں نے بھی بوریہ پر بیٹھ کر پڑھا تھا..... یہی روکھی سوکھی کھا کر..... جھوٹا موٹا پہن کر تعلیم حاصل کی تھی..... چہرے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علوم شریعت کے انوار نظر آئے..... اور ان کی خدمت میں تھوڑی دیر بیٹھ کر اندازہ ہوا کہ میں جنّت کی فضاء میں آ گیا.....

سلام و دعا کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا:

آپ کہاں سے آئے؟.....

میں نے بتایا: کہ پاکستان سے آیا ہوں.....

پھر انہوں نے مجھ سے دارالعلوم کے بارے میں کچھ سوالات کیے کہ جس مدرسہ میں آپ پڑھتے پڑھاتے ہیں..... وہ کیسا مدرسہ ہے؟.....

کون سی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں؟.....

میں نے ان کتابوں کے نام ذکر کیے جو ہمارے یہاں پڑھائی جاتی ہیں..... تو ان کی چیخ نکل گئی..... اور رو پڑے..... آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے.....

کہنے لگے: اب تک یہ کتابیں تمہارے یہاں پڑھائی جاتی ہیں؟.....

میں نے کہا: کہ الحمدللہ پڑھائی جاتی ہیں.....

فرمایا: کہ ہم تو آج ان کتابوں کا نام سننے سے بھی محروم ہو گئے..... اور آج ان کا نام سن کر مجھے رونا آ گیا..... یہ کتابیں اللہ والے پیدا کیا کرتی تھیں..... یہ صحیح مسلمان پیدا کیا کرتی تھیں..... ہمارے ملک سے تو ان کا خاتمہ ہو گیا..... میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں..... میرا یہ پیغام آپ اپنے ملک کے اہل علم و عوام تک پہنچا دیجئے کہ اللہ کے لئے ہر چیز کو برداشت کر لینا..... مگر اس طرح کے مدرسوں کو ختم کرنے کو ہرگز برداشت نہ کرنا..... دشمنان اسلام اس راز سے واقف ہیں کہ جب تک یہ سیدھا سادہ بوریہ پر بیٹھنے والا مولوی اس معاشرہ میں موجود ہے..... مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کو کھرچا نہیں جا سکتا..... لہٰذا دشمنان اسلام نے اس کے خلاف پروپیگنڈہ کے اوپر اپنی پوری مشنری لگائی ہوئی ہے.....

Marfat.com

ایک غیر مقلد مولوی کا ساس کو حلال کر دینے کا عبرت انگیز واقعہ:

11 ...... حکایت ہے کہ کسی نے ایک عورت سے شادی کی تھی..... پھر ساس پر دل آ گیا تو ایک غیر مُقلد عالم کے پاس گیا..... اور کہا: مولوی صاحب کوئی صورت ایسی بھی ہے کہ ساس سے نکاح ہو جائے.....

کہا: ہاں! بتلا کیا دے گا؟.....

اس نے کچھ سو دو سو روپے دینا چاہے.....

کہا اتنے میں یہ فتویٰ نہیں لکھ سکتا..... کچھ تو ہو..... واقعی ایمان فروشی بھی کرے تو دنیا کچھ تو ہو..... غرض ہزار پر معاملہ طے ہوا اور فتویٰ لکھا گیا..... وہ فتویٰ میں نے بھی دیکھا ہے..... اس میں لکھا تھا کہ ساس بیشک حرام ہے..... مگر دیکھنا یہ ہے کہ ساس کسے کہتے ہیں..... ساس کہتے ہیں منکوحہ کی ماں کو..... اور منکوحہ وہ ہے جس سے نکاح صحیح منعقد ہوا ہو..... اور اس شخص کی عورت چونکہ جاہل ہے..... اور جاہل عورتوں کی زبان سے اکثر کلماتِ کفریہ نکل جاتے ہیں..... اس لئے ضرور اس کے منہ سے بھی کلمہ کفریہ نکلا ہو گا..... اور نکاح کے وقت اسکو کلمے پڑھائے نہیں گئے..... اس لئے یہ مرتدہ ہے..... اور مُرتد کے ساتھ نکاح صحیح نہیں ہوتا..... لہٰذا یہ عورت منکوحہ نہیں ہے..... تو اس کی ماں ساس بھی نہیں! پس اس کی ماں کے ساتھ نکاح درست ہے..... رہا یہ کہ وہ منکوحہ کی ماں نہیں تو منکوحہ کی ماں تو ہے..... جس سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے..... اس کا جواب یہ ہے کہ حرمت مصاہرت کا مسئلہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا اجتہادی مسئلہ ہے..... جو ہم پر حجت نہیں.....

حرمت مصاہرت کو اُس نے غیر مقلدوں کی مد میں اڑا دیا..... اور ساس کو منکوحہ کی تکفیر سے اُڑا دیا..... اور یہ سب ترکیبیں ہزار روپے نے سکھائیں..... (اصلاح ذات البین ۶)

عربیوں کی عادات کا مذاق اڑانے والے شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی:

12 ...... ہمارے ایک پاکستانی دوست میرے ساتھ ہسپتال میں کام کر رہے تھے

Marfat.com

..... ان کی ایک بہت بری عادت یہ تھی..... کہ وہ سعودی حضرات کے رہنے سہنے، کھانے، پینے اور لباس وغیرہ پر بہت مذاق کرتے تھے..... اور ایسے فقرے کستے جس سے ہم سب کو ہنساتے رہتے تھے..... ہر قوم میں کمزوریاں ہوتی ہیں..... یہ بہت ان کو اچھالتے تھے..... یہ سلسلہ چلتا رہا..... ایک دن صبح کے وقت جب وہ ڈیوٹی پر آیا تو گھبرایا ہوا تھا اور رو رہا تھا..... یہ سلسلہ دوسرے دن بھی جاری رہا..... لوگوں نے مشہور کر دیا کہ شاید اس کا جھگڑا بیوی سے ہو گیا ہے..... جس کی وجہ سے پریشان ہے..... میں اس سے ملا..... ہمدردی ظاہر کی تو اس نے کہا: کہ مجھے حضور ﷺ نے ڈانٹ کر بہت غصے ہو کر فرمایا: کہ

"جنہوں نے تمہیں دین دیا ان کا مذاق اڑاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟....."

وہ کہنے لگا: اس وقت سے استغفار کر رہا ہوں..... اب پھر ساری زندگی یہ باتیں نہیں کروں گا..... اور واقعی اس نے اپنی زندگی میں نمایاں تبدیلی ظاہر کی..... اور پھر کوئی غلط بات نہ کی.....

ہندو اور عیسائی استادوں کی ریشہ دوانیاں اور طلباء پر اثرات:

13 ......استاد کا اثر شاگرد پر ضرور پڑتا ہے..... استاد اگر بے دین ہوگا..... عیسائی ہوگا..... یہودی ہوگا..... یا ہندو ہوگا..... (اللہ تعالیٰ ان سے مسلمانوں کے بچوں کو محفوظ رکھے) تو آپ خود ہی بتایئے وہ کیا کرے گا؟.....

آپ کو حیرت ہوگی کہ چند سال پہلے کا ایک عجیب قصہ ہے.....

میرے پاس سکھر کے ایک دیہات سے خط آیا..... اس میں فتویٰ طلب کیا گیا تھا..... فتویٰ طلب کرنے والا بھی مسلمان طالب علم تھا..... کہ میرے اسکول کا ہیڈ ماسٹر ہندو ہے..... وہ ہمیں قرآن کریم پڑھاتا ہے..... کیا اس ہندو استاد کو بغیر وضو کے قرآن کریم چھونا جائز ہے یا نہیں؟.....

اس نے یہ مسئلہ پوچھا تھا..... آپ اس خط سے حقیقت کا اندازہ کیجئے..... کہ یہ کیا حقیقت ہے؟.....

Marfat.com

قرآن پڑھانے والا ہندو! ایسے بچوں کا کیا نتیجہ ہوگا؟.....

وہ بچوں کو قرآن کریم کے اوپر عمل کرنے کی ترغیب دیں گے یا قرآن سے ہٹائیں گے..... بلکہ وہ تو یہ کہیں گے کہ ہٹاؤ یہ کونسی کتاب ہے؟.....

اس کی جگہ تو دوسرے رسائل لاؤ..... صاحبو! ہوش کے ناخن لو..... اور اپنے بچوں کی خیر خبر لو.....

ایک اور واقعہ اسی طرح کراچی کے ایک کالج میں پیش آیا..... وہاں کے ایک طالب علم نے مجھے یہ قصہ سنایا تھا..... کہہ رہا تھا کہ ہمیں اسلامیات پڑھنا تھی..... ہمیں اسلامیات پڑھانے کیلئے ایک عیسائی عورت آئی..... (جو دین اسلام اور مسلمانوں کی کٹر دشمن ہے) اور اس نے آتے ہی اعلان کر دیا..... کہ بھئی میرا مذہب عیسائی ہے..... مگر چونکہ مجھے اس عہدے پر مقرر کیا گیا ہے..... اس لیے میں پڑھاؤں گی..... اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟.....

آپ خود بتائیے..... ہم اس انتخاب میں کسی قسم کی تکلیف گوارا نہیں کرتے..... کہ استاد کیسا ہو..... یقین رکھیئے! اگر استاد بے نمازی ہوگا تو شاگرد دین چھوڑنے والا ہو جائے گا..... (اللہ تعالیٰ بچائے) اگر استاد بے دین ہوگا تو شاگرد زندیق ہونے کی طرف چلے گا..... اگر استاذ دیندار ہوگا..... نمازی ہوگا..... اللہ سے ڈرنے والا ہوگا..... تو خود بخود اس کے اثرات شاگرد پر پڑیں گے..... دیکھ لینا اس کا کیا حال ہوگا؟.....

وہ شاگرد کیسا ہوگا؟.....

وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوگا..... اس لیے اساتذہ کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھیں..... تعلیم گاہ کے انتخاب میں خیال رکھیں..... آپ کے بچے کیسے باغ و بہار بن کر نکلتے ہیں..... اور کتنی بہترین پیداوار ان کی ہوتی ہے.....

کالج کی ہیڈ مسٹریس دو لڑکیوں کی زندگی تباہ کردی:

14 ..... میں اور راحیلہ دونوں ایک ہی کالج میں ایک جماعت میں پڑھتی تھیں..... ہم دونوں بقول لڑکیوں کے بہت خوبصورت موم کی گڑیاں تھیں..... ایک روز میں اور راحیلہ

Marfat.com

پی ٹی گراؤنڈ میں بیڈمینٹن کھیل رہی تھیں..... کہ اچانک ہماری پرنسل صاحبہ آگئیں..... وہ ہمیں کئی منٹ کھڑے دیکھتی رہیں..... اور پھر کالج کی مائی کو بھیج کر ہمیں اپنے آفس میں بلالیا..... ہم دونوں خوفزدہ تھیں کہ نہ جانے ہم سے کیا خطا ہوئی ہے..... ہم ڈرتے ہوئے اندر داخل ہوئیں.....

مے آئی کم ان میڈم! راحیلہ نے لرزتے کانپتے لہجے میں کہا..... دراصل ہماری پرنسل صاحبہ بڑی بارعب تھیں..... سب ان سے ڈرتے تھے.....

وہ ملائمت بھرے لہجے میں بولیں! یس کم ان مائی ڈاٹرز..... ان کے لہجے کی مٹھاس کی وجہ سے ہمارا خوف دور ہوگیا.....

انہوں نے ہمارے نام پوچھے..... اور ہمیں صوفے پر بیٹھ جانے کو کہا..... ادھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد بولیں صائمہ تمہاری شکل ہو بہو میری بھانجی جیسی ہے..... جسے میں نے پالا پوسا تھا..... ایک سال ہوگیا وہ مجھے جدائی کا غم دے کر خود ملک عدم سدھار گئی.....

پھر میرا ہاتھ پکڑ کر سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے آنسو بھری آنکھوں سے بولیں ..... ''وہی رنگ وروپ'' وہی نین نقش..... وہی بات کرنے کا انداز..... کہیں سے تو نہیں بدلیں تم!'' میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا: میڈم! آپ مجھے بھی اپنی بھانجی ہی سمجھئے.....

انہوں نے کہا: کبھی کبھار میرے پاس آجایا کرو..... میرا بھی دل بہلا رہے گا..... ہم اثبات میں سر ہلا کر باہر آگئیں دیر تک پرنسپل کے شفقت بھرے لہجے پر، ان کی مرحومہ بھانجی اور ان کے دل پر لگی چوٹ پر استفسار کرتی رہیں.....

اب پرنسپل کے کمرے میں جا کر پہروں بیٹھنا ہمارا معمول بن گیا..... وہ ہمارے لئے سموسے..... پکوڑے..... چنا چاٹ..... بوتلیں وغیرہ منگوا کر ہم سے میٹھی میٹھی باتیں کرتی رہتی تھیں..... اور جب ہم گپیں لگا کر پرنسل صاحبہ کے کمرے سے باہر نکلتی تھیں تو ہماری لیکچرار سمیت تمام لڑکیاں ہمیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھتی تھیں..... پرنسل صاحبہ کے سخت موڈ کی وجہ سے تمام لیکچرار ان سے ڈرتی تھیں.....

Marfat.com

اب اکثر پرنسل صاحبہ کالج ٹائم میں ہمیں اپنی گاڑی میں اپنے گھر لے جاتیں..... ان کا گھر بہت خوبصورت تھا..... وہ اتنے بڑے گھر میں اکیلی رہتی تھیں..... انہوں نے بتایا کہ انہیں اس بھری دنیا میں ان کا ہم مزاج شخص نہیں ملا..... سو اس لئے شادی نہیں کی..... ایک روز ابھی ہم کالج پہنچی ہی تھیں ...... کہ انہوں نے ہمیں بلایا اور کہا: کہ میرے گھر پر میلاد ہے..... اس لئے ہم دونوں گھر چلی جائیں..... اور صفائی کریں..... وہ تھوڑی دیر بعد آئیں گی..... ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا..... ہم ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ کر میڈم کے گھر آ گئیں..... گھر کی صفائی کی اور آرام سے بیٹھ گئیں..... دو گھنٹے کے بعد پرنسل صاحبہ بھی آ گئیں..... وہ ہمیں ایک ایسے کمرے میں لے گئیں..... جسے ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا...... وہ گول طرز کا بنا ہوا کمرہ تھا...... خوشبوؤں سے مہکا ہوا بہت ہی خوبصورت..... اس کی دیواروں پر کیمرے نصب تھے..... ہم سب حیرانگی سے دیکھ رہی تھیں..... انہوں نے دو بہترین سوٹ ہمیں دیئے کہ پہن لو..... لوگ آ کر کیا کہیں گے تھوڑی سی حیل وحجت کے بعد ہم نے پہن لیئے.....

انہوں نے وی سی آر پر فلم چلا دی..... ہم غور سے دیکھنے لگیں مگر یہ کیا؟.....

وہ اتنی فحش فلم تھی کہ ہماری آنکھیں شرم سے جھک گئیں..... میں اور راحیلہ گھٹنوں میں منہ دینے لگیں..... تب پرنسل صاحبہ بولیں ارے اس میں شرمانے کی کیا بات ہے..... لڑکیوں کو ہر بات کا علم ہونا چاہیے..... غور سے دیکھو یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں.....

جب واپس کمرے میں آئیں تو ان کے ہاتھوں میں لبالب مشروب سے بھرے گلاس تھے..... انہوں نے وہ ہمیں پلا دیئے..... مشروب پینے سے یوں محسوس جیسے ہماری رگ وپے میں مستی سی چھا گئی ہو..... ہم عجیب وغریب حرکتیں کرنے لگیں..... بلند قہقہے لگانے لگیں..... تھوڑی دیر بعد دو لڑکے کمرے میں داخل ہوئے..... وہ بھی مستی میں ڈوبے ہوئے تھے..... پھر نہ جانے ہمارے ساتھ کیا ہوتا رہا..... ہمیں کچھ بھی پتہ نہیں..... جب ہم اپنی سدھ بدھ کھو بیٹھیں..... تب ہماری پرنسپل صاحبہ نے اور ہم میں اتنی طاقت آ گئی یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم دیوار کو ٹکر مار کر گرا سکتی ہیں..... ہم نے اپنی کالج یونیفارم پہنی..

Marfat.com

اور کالج میں چھٹی ہوئے ایک منٹ ہی ہوا تھا..... ہماری کتابیں مائی لیے گیٹ پر کھڑی تھی..... ہم نے کتابیں پکڑیں..... اور گھر آ گئیں..... آتے ہی سر درد کا بہانہ کر کے میں اندر لیٹ گئی..... شام تک مجھے سخت بخار ہو گیا..... دو تین دن ہوش ہی نہ رہا..... جب بخار اترا تو مجھے وہ خوفناک منظر فلم کی طرح آنکھوں میں گھومنے لگا..... میں چیخنے چلانے لگی..... سب میری حالت کی وجہ سے پریشان تھے..... میں چار بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی..... امی ابو دعائیں مانگ رہے تھے.....

ڈاکٹر نے کہا: کہ بخار کی وجہ سے دماغ پر اثر ہے..... وہ مجھے سکون کی دوا دیتے رہے..... ایک ہفتہ بعد میری حالت سنبھلی..... میں کالج جانا نہیں چاہتی تھی..... مگر امی، ابو، بھائیوں کے بے حد اصرار پر مجھے پھر کالج جانا پڑا..... سب کا خیال تھا کہ بیماری کی وجہ سے پڑھائی سے دل چرانے لگی ہوں..... دل کی کیفیت میں کسی پر عیاں کرنا نہیں چاہتی تھی.....

جب میں کالج پہنچی تو سامنے راحیلہ کھڑی تھی اجڑی اجڑی سی..... مجھے دیکھ کر گلے ملی..... اور ہم دونوں ایک ویران سا گوشہ ڈھونڈھ کر بیٹھ گئیں.....

راحیلہ نے بتایا کہ اس کی حالت بھی مجھ جیسی ہی رہی ہے..... مگر وہ دو روز سے کالج آنے لگی ہے..... اس نے کہا: کہ میرا تعلق تو سیّد خاندان سے ہے..... اگر ہم نے اپنی یہ بات کسی کو بتائی تو سارا خاندان ہم سے بائیکاٹ کر لے گا..... ہماری ذات پر کیچڑ اچھالی جائے گی..... والدین کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے..... ہم تو بے عزت ہو چکے ہیں..... کیوں نہ اب گھر والوں کی عزت بچانے کے لئے زبان بند رکھیں..... میں نے بات مان لی..... تین چار روز یونہی خاموشی سے گزر گئے..... ایک روز ہماری اردو کی لیکچرار پڑھا رہی تھیں کہ مائی نے آ کر کہا: کہ ہمیں پرنسپل صاحبہ نے بلایا ہے..... ہم مرتی کیا نہ کرتیں کہ لڑکیاں کیا سوچیں گی..... ہم پرنسپل صاحبہ کے آفس چلی گئیں.....

وہ ہمیں مسکرا کر ملیں..... ہماری آنکھوں میں خون اتر آیا..... اور سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں..... انہوں نے مائی سے کہا: کہ کوئی بھی آفس میں نہ آئے..... مائی نے دروازہ مقفل کر دیا..... تب انہوں نے ایک ڈور کو ہاتھ سے کھینچا..... پردہ سرکتا چلا گیا..... انہوں نے

Marfat.com

وہاں وی سی آر اور ٹی وی سیٹ رکھا ہوا تھا..... انہوں نے بٹن دبایا تو ہمارے سامنے ہماری عریاں مووی چلنے لگی..... جسے دیکھ کر ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے..... ہمارے حواس جاتے رہے..... تب وہ بولیں کہ اپنی زبان بند رکھو ورنہ تمہاری یہ کیسٹیں تمہارے رشتہ داروں میں بانٹ دی جائیں گی..... ہم خاموشی سے وہاں سے چلی آئیں..... تب پھر ایک روز پرنسپل صاحبہ نے بلا کر کہا: کہ کل تم کالج گیٹ سے ہی میرے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ جانا..... خبردار! اگر تم نے کوئی حیل وحجت کی.....

کالج کی چھٹی پر رائٹ ٹائم تمہیں یہاں پہنچا دیا جائے گا..... انہوں نے نوٹوں کی گڈی ہمارے سامنے رکھی کہ یہ تم رکھ لو..... راحیلہ نے ان پر تھوک دیا تو پرنسپل نے ان کے منہ پر دو تھپڑ رسید کر دیئے..... میں اتنی خوفزدہ تھی کہ پرنسپل صاحبہ کی بات مان کر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گئی..... جبکہ راحیلہ کالج میں پہنچ گئی..... مجھے ڈرائیور ایک بہت ہی خوبصورت محل نما کوٹھی میں لے آیا..... وہاں کچھ بھی دکھائی نہ دیا..... وہ مجھے ایک کمرے میں لے آیا..... وہاں میں نے جو ہستی بیٹھی دیکھی..... میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں..... یہاں وہ ہستی بیٹھی تھی جسے پاکستان کا بچہ بچہ جانتا تھا..... میں ان کا نام نہیں بتا سکتی..... پلیز مجھے مجبور بھی نہ کریں.....

تھوڑی دیر بعد راحیلہ بھی وہاں پہنچ چکی تھی..... وہ بے ہوشی کی حالت میں تھی..... ہوش میں آنے پر اس نے بتایا کہ مجھے کالج کی ایک لڑکی نے فریب دیا..... اور کہا: کہ گیٹ پر تمہارا بھائی تمہیں بلا رہا ہے..... میں گئی تو گیٹ کھلا..... میں نے باہر جھانکا تو اس نے میرے منہ پر رومال رکھ کر مجھے باہر دھکیل دیا..... پھر نہ جانے میں کیسے یہاں پہنچ گئی..... تھوڑی دیر بعد پرنسپل صاحبہ بھی وہاں پہنچ گئیں..... انہوں نے آ کر راحیلہ کو بہت مارا مگر راحیلہ نے کہا: کہ جان دے دونگی مگر جھکوں گی نہیں..... پھر اس نے دھمکی دی کہ مجھے چھوڑ دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا..... پرنسپل نے اسے بہت اذیتیں دیں..... اور میں یہ سب دیکھ کر اور بھی خوفزدہ ہوگئی..... پھر تیسرے روز راحیلہ گھر پہنچی تو اسکی زبان کٹی ہوئی تھی..... وہ میرے گھر کے قریب ہی رہتی تھی..... اس نے لکھ کر مجھے بتایا کہ میں نے میڈم کو دھمکی دی تھی کہ اس کے

Marfat.com

خلاف تقریر کروں گی..... اس نے میری زبان کٹوادی..... اس نے کہا: کہ وہ گھر والوں کو سب کچھ بتادے گی..... راحیلہ کی دو بہنیں اس سے چھوٹی تھیں..... والد بوڑھے تھے بھائی کوئی نہ تھا..... میں نے راحیلہ کے پاؤں پکڑے کہ تم میرا نام مت لینا..... میرے بھائی مجھے زندہ در گور کردیں گے.....

راحیلہ نے کہا: کہ روز روز مرنے سے ایک روز مر جانا بہتر ہے..... میں جان دے کر اور لڑکیوں کی عزت بچالوں گی..... اور وعدہ کیا کہ میرا نام نہیں لائے گی..... راحیلہ نے اپنی داستان من وعن لکھ کر اخبار والوں کو بھیج دی..... مگر دوسرے روز راحیلہ کے گھر دو ڈاکو گھسے..... انہوں نے راحیلہ کے خوبصورت ہاتھ کاٹ دیے..... اور بولے ہمارے ہاتھ بہت لمبے ہیں.....

راحیلہ کی حالت دیکھ کر میری رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی..... یوں راحیلہ کچھ دن زندہ رہی پھر کسی نے اسے قتل کردیا..... اس کی ہمت جرأت رائیگاں گئی..... کیونکہ پرنسپل صاحبہ کی وزیروں کبیروں تک پہنچ تھی..... راحیلہ کے گھر کا شیرازہ بکھر گیا..... میں نے خاموشی اختیار کرلی..... اب میں بھی جلد ہی موت کی وادی میں گم ہو جاؤں گی..... مگر میں اپنے گھر والوں کو بدنام نہیں کروں گی..... مرنے سے پہلے میں یہ کہانی کسی کو سنانا چاہتی تھی..... تاکہ میری موت کسی کے کام آجائے..... میں اپنے دیس کی بیٹیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ کبھی کسی پر اعتبار نہ کرنا..... ڈستے وہی ہیں جن پر اعتبار کیا جاتا ہے.....

(بحوالہ از مہوش سوالی)

اللہ اللہ اللہ

Marfat.com

موضوع نمبر 41

والدین کے فرمانبرداری ونافرمانی کے بارہ واقعات

ماں کی دعا سے غنڈے سے نجات پانی والی امریکی صحافی کا واقعہ:

1 ......لاس اینجلس میں ایک صحافی کے ساتھ نا قابل یقین واقعہ پیش آیا..... ایک رات وہ کام سے واپسی پر گھر جا رہی تھی..... سڑک تاریک اور ویران تھی..... اچانک انکو محسوس ہوا کہ کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہے..... اچانک کسی نا معلوم شخص نے ان خاتون پر حملہ کر دیا..... اور ان کے اسکارف سے گلا گھونٹنے کی کوشش کی..... خاتون کا کہنا ہیکہ جس وقت آن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا..... اس وقت گھر پر موجود انکی والدہ اچانک گہری نیند سے بیدار ہوئیں..... اور انہیں ایسا محسوس ہوا کہ انکی بیٹی کے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے..... لہٰذا فوراً اٹھیں اور خدا کی عبادت شروع کر دی..... اور اپنی بیٹی کی سلامتی کیلئے خدا سے دعا مانگنی شروع کر دی..... جب انکے دل کو اطمینان ہو گیا تو وہ لیٹ گئیں..... اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ جائے وقوع پر موجود ان کی بیٹی پر خدا نے رحم کیا اور اس جگہ اچانک دوسرا شخص آیا..... جس نے ان کی جان بچائی.....

ماں پر قاتلانہ حملہ کرنے والے شخص کا زمین میں دھنسنے کا واقعہ:

میرا ایک دوست اپنی بستی میں رشتے داروں سے ملنے گیا..... وہاں ایک واقعہ ہوا تھا..... جو درج کر رہا ہوں..... اس بستی میں ایک کسان کے گھر اس کی ماں اور اس کی بیوی کے درمیان ہمیشہ جھگڑا رہتا تھا..... ایک دفعہ اس کی بیوی ناراض ہو کر چلی گئی..... بہت منت سماجت سے وہ اس کو واپس لے آیا..... اس کی بیوی نے یہ شرط رکھی کہ تو اپنی ماں کو ختم کر دے تو پھر میں تیرے گھر آؤں گی..... اس کسان نے روزانہ کے جھگڑے سے تنگ آ کر آخر کار اپنی ماں کو ختم کرنے کا پروگرام بنا لیا..... وہ کسان روزانہ کماد (گنا) کھیت سے کاٹ کر

Marfat.com

بازار میں بیچا کرتا تھا..... ایک روز وہ اپنی ماں کو کھیت میں اس بہانے سے لے گیا کہ وہ کماد کا گھٹا اس کے سر پر رکھوا دے گی.....

چنانچہ ماں کو کھڑا کیا اور کماد کاٹنا شروع کر دیا..... اور ایک دم سے اپنی کلہاڑی سے ماں کو ختم کرنے کے ارادے سے حملہ کیا تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے..... کلہاڑی دور جا گری اور اس کی ماں چلاتی ہوئی اپنی جان بچانے کے لئے گاؤں کی طرف بھاگی..... اسی دوران زمین نے آہستہ آہستہ کسان کو نگلنا شروع کر دیا تو کسان نے چلانا شروع کر دیا..... اونچی آواز سے اپنی ماں کو پکارتا..... اور معافی مانگتا رہا..... مگر کھیت دور ہونے کی وجہ سے لوگوں تک اس کی آواز بہت دیر کے بعد پہنچی..... جب لوگ وہاں پہنچے تو اُس وقت تک زمین اس کو نگل چکی تھی..... اور اس کا سانس بند ہو رہا تھا..... اسی حالت میں آہستہ آہستہ زمین میں دفن ہو گیا..... لوگوں نے اس کو نکالنے کی بہت کوشش کی مگر زمین نے اس کو نہ چھوڑا..... اور وہ وہیں مر گیا..... یہ چند ماہ پہلے کا واقعہ ہے اور تحقیق شدہ ہے.....

والدین کے ساتھ جھگڑا کرنے والے شخص کی موت کا واقعہ:

3...... ہمارے ایک دوست نے بیان کیا ہے کہ ایک نوجوان جمیل احمد خوش وخرم اپنے علیحدہ گھر میں بیوی اور دو بچوں کے ساتھ رہتا تھا..... ایک روز شام کو والدین کے گھر آیا..... اور دوران گفتگو آپس میں کوئی اختلافی بات ہوئی..... اور اس نوجوان نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا..... نوبت یہاں تک پہنچی کہ دونوں طرف سے لہجہ سخت ہو گیا..... اس جھگڑے کے دوران والدہ نے یہ بددعا دی کہ تجھے موت آئے..... اور کل کا دن دیکھنا نصیب نہ ہو.....

قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ دعا قبول ہوئی..... اور وہ نوجوان اگلے دن صبح سویرے کاروبار کے سلسلے میں اسکوٹر پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا..... اور صبح نو بجے اس کی لاش گھر پہنچ گئی.....

ماں کی بددعا سے کوڑھی ہونے والے شخص کا عبرت ناک واقعہ:

4 بمبئی میں مجھے ایک صوفی صاحب ملے..... اللہ والے شخص تھے لیکن غلطی

Marfat.com

ہوگئی..... بیوی اور ماں کی لڑائی ہو رہی تھی..... اس نے بیوی کا پاٹ (حمایت) لیکر ماں کو کچھ جھڑک دیا..... ماں کے منہ سے بددعا نکل گئی کہ ''خدا تجھ کو میرے جنازے کی شرکت سے محروم کردے..... اور تجھ کو کوڑھی کر کے مارے''

میں نے دیکھا کہ ان کی انگلی سے مواد بہہ رہا تھا..... کوڑھی ہو گئے تھے..... میں نے پوچھا تو کہا: کہ میری ماں کی بددعائیں تھیں..... میں جنازے میں بھی شریک نہ ہوسکا..... ایسے حالات مجبوری کے پیش آگئے..... اور مجھے کوڑھ بھی ہو گیا..... آنکھوں دیکھا حال بتا رہا ہوں..... اس لئے ماں باپ کے معاملے میں بہت خیال رکھئے.....

ماں کی بددعا سے ایک شخص کا پاؤں کٹ جانا:

5 ......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ثلاث دعوات مستجابات لهن لا شك فيهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالدين على ولده'' تین دعائیں مقبول ہیں..... جن کی مقبولیت میں صاحب کشاف (مشہور عربی تفسیر کے مصنف) علامہ زمخشری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کا پاؤں کٹا ہوا تھا..... اور جب سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ ''ماں کی بددعا کا نتیجہ ہے.....''

واقعے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا: کہ میں نے بچپن میں ایک چھوٹی سی چڑیا کو پکڑ کر اس کے پاؤں میں دھاگا باندھ دیا تھا..... اس سے اس کا نازک پاؤں کٹ گیا..... یہ دیکھ کر میری والدہ بہت متاثر ہوئیں..... اور ان کی زبان سے بددعا کا یہ کلمہ نکل گیا کہ ''جس طرح تو نے اس غریب چڑیا کا پاؤں کاٹا ہے..... تیرا پاؤں بھی کاٹا جائے''.....

ماں کو جوتے مارنے والے کا قابلِ عبرت حال

6 ......میں چیچہ وطنی سے تقریر کر کے جا رہا تھا..... کچھ ساتھی میرے ساتھ تھے..... ایک آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا..... مکھیاں اس کے پاس بھنبھنا رہی تھیں..... عجیب حالت

Marfat.com

تھی..... چہرہ زرد ہے..... گرد وغبار ہے..... عجیب درد ہے..... نہ اس کا کوئی ہمدرد ہے..... پریشان..... حیران..... گردان ہے..... چارپائی پر پڑا ہے.....نہ بھلائی ہے.....مجھے سمجھ نہ آئی کہ یہ کون ہے.....

میں قریب آیا تو کہنے لگا: او مولانا! ادھر تشریف لائیں..... پیلے دانت..... ہڈیوں کا ڈھانچہ کمزور سانچہ، قابل غور، عجیب شور، اس کے پاؤں پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا..... اس نے کہا: مجھے عبرت سے دیکھو..... میں کون ہوں..... میں ایک شیر تھا..... مجھے دیکھ لو..... مولانا! ابھی آپ کی تقریر کی آواز یہاں آرہی تھی.....

کہنے لگا: یہ مکان میرا تھا..... دکان میری تھی..... اب بھیک مانگتا ہوں..... مجھے کوئی بھیک نہیں دیتا..... بلکہ میرے اوپر لعنت کرتے ہیں.....

ذرا غور سے سننا یہ عبرت کی بات بتا رہا ہوں..... اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کافی دیر تک روتا رہا..... کہنے لگا: میں وہ ہوں جس نے اماں کے منہ پر جوتے مارے تھے..... (استغفراللہ) میں رات کو سینما دیکھنے گیا..... غنڈوں کے ساتھ ساری رات میں آوارہ گردی کرتا تھا..... دیر سے آیا..... مین نے ماں سے روٹی مانگی..... اماں نے کہا: شرم نہیں آتی ساری رات آوارہ گردی کرتے ہو؟..... کبھی پولیس تمہیں پکڑ لیتی ہے..... نہ تمہارا ابا ایسا تھا..... نہ تیری اماں ایسی ہے..... تم کن غنڈوں میں پھنس گئے..... شرم کرو..... تمہیں روٹی دے کر حرام کروں..... کچھ ناراض ہوئی..... مجھے غصہ آیا میں نے جوتا اتار کر ماں کو مارنا شروع کردیا..... دو جوتے منہ پر مارے..... ماں کے منہ سے اتنا سنا کہ عرش والے! اس لئے بچہ دیا تھا کہ آج میں جوتے کھا رہی ہوں..... مجھے موت دے دے میں جینے کے قابل نہیں ہوں.....

مولا! جو بے عزتی ہوئی..... ہو چکی..... مجھے اپنے پاس بلالے..... میں اب زیادہ جوتے نہیں کھا سکتی..... عرش والے! جس نے اماں کی توہین کی ہے..... اس کتے کو دنیا وآخرت میں برباد کردے.....

کہنے لگا: اس وقت تو میں سو گیا..... رات کو پاؤں میں ایک ٹیس اٹھی..... درد اٹھا..... پاؤں لرزنے لگا..... صبح پاؤں سوجھ کر اتنا موٹا ہوگیا..... ڈاکٹر کو دکھایا..... لاہور گیا.....

Marfat.com

ملتان نشتر ہسپتال گیا..... انہوں نے آپریشن کیا..... پاؤں کاٹتے گئے..... کاٹتے گئے.....اس نے اپنے پاؤں سے کپڑا اٹھایا تو پیپ بہہ رہی تھی.....

کہنے لگا: یہ زخم نہیں..... یہ اماں کی بددعا ہے..... خدا کا قہر ہے..... اماں ایک ہفتہ رو رو کر مرگئی..... کھانا تک نہ کھایا..... کہتی تھی کہ میں سمجھتی تھی کہ بیٹا خدمت کرے گا..... لیکن اس عمر میں جوتے کھا رہی ہوں..... مجھے اپنے بیٹے کی ضرورت نہیں..... اماں رو رو کر اسی غم میں ختم ہوگئی..... اماں کی آہیں عرش پر پہنچیں "قہار" نے سنیں..... مجھ پر خدا کا قہر نازل ہوا..... جائیداد گئی..... مکان بیچا..... دکان بیچی..... بیوی گئی..... بیٹے گئے..... چار سال سے یہاں پڑا ہوں..... پیپ بہہ رہی ہے..... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کتے کاٹ رہے ہیں..... نیند نہیں آتی..... مکھیاں بھنبھناتی رہتی ہیں..... گزرنے والے کہتے ہیں..... یہ لعنتی ہے..... جس نے اماں کو جوتے مارے تھے..... میرا ہاتھ پکڑ کر عجیب چیخ ماری.....اور گر پڑا

کہنے لگا: حضرت یہ دنیا کی ذلت ہے..... پتہ نہیں میری آخرت کا کیا حال ہوگا..... اتنا کہکر پھر گر پڑا روتا رہا.....

کہنے لگا: مجھے روٹھا رب راضی کروادو..... معلوم ہوتا ہے جس سے اماں ناراض ہے..... خدا بھی اس کے لئے قہار بن جاتا ہے..... میں اجڑ گیا ہوں..... بیٹے آتے ہیں..... بلاتا ہوں..... بیٹے مجھے ابا نہیں کہتے..... میری دنیا برباد ہوگئی ہے..... اندھیرا چھا گیا ہے..... دنیا کی لعنت برس رہی ہے..... اماں کے ایک لفظ نے خدا کے قہر سے مجھے برباد کردیا..... خدا کی قسم یہ میں نے آنکھوں سے دیکھا ہے.....

اللہ ہمیں ماں باپ کی بددعاؤں سے بچائے..... آمین.....

(مولانا عبدالشکور دین پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تقریر سے اقتباس)

ماں کے بال کھینچ کر گھسیٹنے والا آگ میں جل گیا:

7 ..... یہ واقعہ جو ابھی میں آپ کو سنانے جا رہا ہوں ایک دردبھری سچی کہانی ہے.....

Marfat.com

نہر کے کنارے رہنے والی بڑھیا (جو درزی کا کام کرتی تھی) جو بیوہ ہونے کی وجہ سے سارا دن پیلو کے درخت کے نیچے گاؤں کے لوگوں کے کپڑے سیتی رہتی..... اور ہم اس کی نصیحت آموز باتوں اور عبرت انگیز کہانیوں سے لطف اندوز ہوتے رہتے..... شام کو جب ہم گھر لوٹتے تو اس کے بعد بھی کافی دیر تک اس کے گھر سے پرانی سیونگ مشین کے چلنے کی آواز آتی رہتی..... اس طرح اس نے گزر بسر کر کے اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھایا..... بڑے کا نام شاہد اور چھوٹے کا نام زاہد تھا..... مڈل وغیرہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اپنا موروثی پیشہ زرگری جو باپ کے فوت ہونے کی وجہ سے چُھٹ چکا تھا..... دوبارہ اختیار کر لیا..... بڑے بیٹے نے تو گاؤں کو خیر آباد کہہ کر شہر میں سکونت اختیار کر لی..... کبھی کبھی اپنی ماں سے ملنے آیا جایا کرتا تھا..... لیکن زاہد نے اسی نہر پر ایک چھوٹی سی زرگری کی دوکان بنالی..... جو ماں بیٹا دونوں کے گزر بسر کیلئے کافی تھی..... چند سال بعد زاہد کی شادی بھی ماں کی پسند سے ہوگئی..... برسوں بعد معدوم رونق پھر آئی..... لیکن آہستہ آہستہ ساس کے ساتھ وہی ہونے لگا..... جو آجکل کے معاشرے میں ہو رہا ہے..... روز روز کا جھگڑا طول پکڑتا گیا..... زاہد کا رویہ بھی اپنی ماں سے ذرا مختلف ہونے لگا..... بیوی کی شوہر کے ہر روز کان بھرنے کی مشق نے بالآخر اپنا کام کر ہی دکھایا.....

ایک دن بہو صاحبہ نہر کے کنارے بیٹھی کپڑے دھو رہی تھی..... ساتھ ہی بڑھیا اپنے کسی کام کیلئے آبیٹھی..... بہو کو یہ کب اچھا لگتا بس چھوٹی سی باتوں سے بڑھیا کو سلگا دیا..... جھگڑا بڑھتا گیا..... آواز زاہد کے کانوں میں جا پہنچی..... جلد ہی معاملے کی تہہ کو پہنچ گیا کہ آج پھر ماں نے جھگڑا شروع کر رکھا ہے..... زاہد دوکان سے باہر نکل کر ان کی طرف چل پڑا..... زاہد کو آتا دیکھ کر بیوی نے نہر کو سر پر اٹھا لیا..... کپڑوں کو جان بوجھ کر ادھر ادھر بکھیر دیا..... اور زور سے چلانے لگی..... اس بڑھیا کو خدا کیلئے گھر سے نکال..... اس نے میرا جینا حرام کر دیا ہے..... وغیرہ وغیرہ..... ادھر زاہد بیوی کی چکنی چپڑی باتوں سے متاثر ہو کر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا..... جونہی ماں نے اپنی صفائی کے لیے لڑھکتی ہوئی زبان کو حرکت دینا چاہی..... تو دوسرے ہی لمحے زاہد کے ہاتھ اپنی ماں کے چاندنی کی طرح سفید بالوں میں

Marfat.com

تھے..... اس نے اس بڑھیا کو چند قدم گھسیٹنے کے بعد ہی چھوڑا..... ماں چیختی رہی میرا قصور نہیں میر ی بات تو سن لے..... لیکن اس بدبخت نے ایک نہ سنی..... اور گالیاں دیتا رہا.....

اس کے چند دن بعد بوڑھی ماں سردی کا اثر زائل کرنے کی غرض سے دھوپ میں گھر کے صحن میں سوئی ہوئی تھی..... اچانک ایک وحشت ناک آواز نے اسے جگا دیا..... کیا دیکھتی ہے کہ سامنے بیٹا آگ میں لپٹا ہوا چیخ و پکار کر رہا ہے.....

''ہائے میں مر گیا پانی لاؤ'' یہ کہتے ہی ماں کے قدموں میں گر گیا..... بڑھیا نے جلدی جلدی ساتھ پڑے ہوئے پانی کے گھڑے کو اٹھا کر اس پر انڈیل دیا..... بدن کے سارے کپڑے جل چکے تھے..... ماں نے اپنا دوپٹہ اس پر ڈالا..... بڑی مشکل سے آگ پر قابو پایا گیا..... لیکن بہت دیر بعد جسم کا کافی حصہ جلنے کی وجہ سے چیتھڑوں کی صورت میں گر چکا تھا..... چہرہ دیکھنے کے قابل نہ تھا..... دراصل یہ سب کچھ دوکان میں رکھے چولہے کے پھٹنے کی وجہ سے ہوا..... دوکان بھی جل گئی خود بھی تین دن بعد اللہ کو پیارا ہو گیا..... کاش کہ زاہد کی بیوی ذرا صبر سے کام لیتی تو زاہد اتنا بے صبرا نہ ہوتا..... اور نہ ماں کی توہین کا مستحق ٹھہرتا..... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے حالات سے محفوظ رکھیں..... آمین.....

ماں کے نافرمان شخص کو قبر نے بھی قبول نہ کیا:

8 ... وہ منظر اتنا بھیانک اور خوفناک تھا کہ اسے دیکھ کر میری ٹانگیں کانپنے لگیں..... میں اگر قبرستان کے گرد بنی ہوئی لوہے کی جالیاں نہ تھام لیتا..... تو زمین پر میرا گر جانا یقینی تھا..... ایک تو ملگجی روشنی جس میں اندھیرے کا عنصر غالب تھا..... دوسرے رات بھر کی چھائی ہوئی دھند کی تہ جس نے زمین کے اوپر چادر سی تان رکھی تھی..... سب سے بڑھ کر قبرستان کی ویرانی! ان سب نے ماحول پراسرار بنا دیا تھا..... نجانے ہم قبروں اور قبرستان سے کیوں ڈرتے ہیں..... حالانکہ ایک نہ ایک دن ہمیں یہیں آنا ہے..... خیر اس دھند اور نیم روشنی میں جب میری نظر اس لاش نما چیز پر پڑی..... تو میری ٹانگیں کانپ گئیں..... دو جسیم کتے اسے بھنبھوڑنے کے لئے آپس میں لڑ رہے تھے..... یہ منظر میں نے والدین اور

Marfat.com

دیگر مدفون اعزاء کیلئے فاتحہ پڑھنے کے بعد دیکھا.....

میں عام دنوں میں فجر کی نماز پڑھ کر ہاتھ میں تسبیح لیے ورد کرتا ہوا باغ کی طرف جایا کرتا..... تاکہ سیر کے بعد دن بھر تروتازہ رہوں..... اور اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کرسکوں ..... مگر ہر جمعہ کی صبح فاتحہ خوانی کیلئے قبرستان آنا میرا معمول تھا..... اسی معمول کے مطابق اس روز جب میں دعا کے بعد اپنے ہاتھ منہ پر پھیر کر پلٹنے لگا..... تو انگلیوں کی جھری میں سے مجھے وہ خوفناک منظر نظر آیا..... جتنی دیر میں میرا بُری طرح دھڑکتا دل معمول پر آیا..... اتنے میں اندھیرا اچھٹ گیا..... اور روشنی اتنی ہوگئی کہ دھندنما غبار کی تہ کے باوجود بیس پچیس میٹر تک کا منظر صاف نظر آنے لگا..... میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ کیا کروں کہ اتنے میں ایک اور صاحب میرے قریب سے گزرے..... میں نے انہیں پہچان لیا..... یہ بٹ صاحب تھے جو عموماً صبح کی سیر کے دوران باغ میں مل جایا کرتے..... میں نے انہیں آواز دی:

''بٹ صاحب! ذرا بات سنیے.....''

وہ میرے قریب آئے..... اور حیرت سے بولے:

''ارے ندیم صاحب! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟..... آپ کا رنگ زرد ہورہا ہے.....''

میں نے پیشانی سے پسینہ پونچھ کر انکا بازو مضبوطی سے تھاما..... اور اس کفن پوش لاش کی طرف اشارہ کیا..... بٹ صاحب بھی یہ منظر دیکھ کر بری طرح گھبرائے..... مگر ایک دوسرے کے سہارے ہماری ہمت بندھی..... ہم دونوں قدم بہ قدم لاش کی طرف بڑھے..... ہمیں اپنی طرف آتا دیکھ کر کتے غرائے..... مگر بٹ صاحب نے جب ہاتھ کی چھڑی ان کی طرف گھمائی..... تو وہ چند قدم پیچھے ہٹ گئے..... ادھر میں نے ٹوٹی ہوئی اینٹ اٹھا کر کتوں کی طرف پھینکی..... تو وہ بھاگ گئے..... ہم دونوں مزید قریب جانے سے گھبرا رہے تھے..... کیونکہ کتوں نے پاؤں کی طرف سے کفن کے چیتھڑے اڑا دیے تھے..... اور میت کے پاؤں ننگے ہوگئے تھے..... ابھی ہم اسی سوچ میں مبتلا تھے کہ گورکن ہاتھ میں پھاوڑا لیئے ہمارے پاس آ کھڑا ہوا.....

''یہ کس کی لاش ہے بھائی؟.....''

Marfat.com

بٹ صاحب نے گورکن سے پوچھا.....

بیشتر اس کے کہ وہ جواب دیتا..... ناگہاں میری نظر ایک قبر پر پڑی..... اس کی ساری مٹی باہر نکلی ہوئی تھی..... یہاں تک کے سیمنٹ کی وہ سلیں جو لحد کو بند کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہیں..... خاصی وزنی ہونے کے باوجود کھدی ہوئی قبر کے باہر پڑی تھیں.....

''بٹ صاحب! یہ قبر تو ابھی پرسوں ہی آباد ہوئی تھی.....''

میں نے حیرت سے کہا:

''کیا مطلب؟.....''

ہاں یہی قبر ہے جس میں میرے پڑوسی..... بچپن اور جوانی کے دوست عدنان کو بروز بدھ دفن کیا گیا تھا.....

گورکن کے آجانے سے ہمارے حوصلے بڑھے..... اور ہم تینوں آگے چلے..... گورکن نے غیر یقینی انداز میں پہلے ادھڑی ہوئی قبر اور میت کو دیکھا..... پھر ہمت کر کے میت کا چہرا دیکھا..... اگر بٹ صاحب نہ ہوتے..... تو میں یقیناً بے ہوش ہو جاتا..... میت کی آنکھیں اُبل کر حلقوں سے باہر آچکی تھیں..... منہ سور کی تھوتھنی کی طرح آگے کو نکلا ہوا تھا..... رنگ کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکا تھا..... دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے..... اگر میں اس کی پیشانی کا آتش زدہ نشان نہ دیکھتا..... تو کبھی یقین نہیں کرتا یہ عدنان ہی کی لاش ہے.....

بٹ صاحب اونچی آواز میں استغفار پڑھنے لگے..... اور ساتھ ساتھ مجھے حوصلہ دینے کے لیے تھپکیاں دیتے رہے.....

گورکن نے جلدی سے میت کا منہ ڈھانپ کر باندھا..... پاؤں کی طرف کا کفن صحیح کیا..... اور پوچھا:

''باؤ جی! میرے لیے کیا حکم ہے؟.....''

بٹ صاحب میرا اور میں اُن کا منہ تکنے لگا..... آخر بٹ صاحب بولے

''مہربانی کرو..... اور اسے دوبارہ لحد میں اتار دو.....''

''اچھا جی!'' گورکن نے جواب دیا..... اور ساتھ ہی قبرستان کے ایک کونے میں بنی

Marfat.com

اپنی کوٹھڑی کی طرف رخ کر کے کسی کو آواز دی..... چار پانچ منٹ بعد دو نوجوان نمودار ہوئے..... جو شاید گورکن کے بیٹے تھے..... ان تینوں نے مل کر میت اٹھائی..... اسی ادھڑی ہوئی قبر میں لٹا کر سلیں جمائیں..... اور مٹی ڈال دی..... اس سارے عمل میں آدھ گھنٹہ صرف ہو گیا..... میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا..... سو سو کے دو نوٹ نکالے گورکن کو دیے..... اور کہا:

''فی الحال میرے پاس یہی ہیں..... میں دوپہر تک مزید دو سو روپے تمہیں دے جاؤں گا.....''

اب ہم دونوں محلے دار ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے تھکے تھکے قدموں سے واپس مڑے..... اس روز میں صدمے کے باعث دفتر بھی نہیں جا سکا..... اور فون پر اپنے نہ آنے کی اطلاع کر دی..... میری امی اور بیگم نے میری حالت غیر دیکھی..... تو پریشان ہو گئیں..... میں نے انہیں پیش آنے والے واقعات سے آگاہ کیا تو امی بولیں.....

''اللہ تعالیٰ عدنان کے گناہ معاف فرمائے..... دیکھ بیٹا! اس مرحوم نے زندگی بھر ماں کی نافرمانی کی..... اور اس کی نافرمانی ہی کی وجہ سے اسے قبر نے قبول کرنے سے انکار کر دیا.....''

تھوڑی دیر بعد جب میں مکمل ہوش و حواس میں آیا..... تو میں نے بدھ کے روز عدنان کی تدفین میں پیش آنے والے خوفناک واقعات تفصیل سے بتائے..... تو امی حیرت زدہ رہ گئیں..... اور بولیں.....

''تم نے پہلے مجھے بتایا ہی نہیں؟.....''

امی کا شکوہ بجا تھا..... لیکن میں نے پوری بات یوں نہ کی کہ مبادا ضعیفی کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہو جائے..... امی نے دبے لہجے میں مجھے مرحوم کی مغفرت کے سلسلے میں ایک مشورہ دیا..... میں اس پر عمل کرنے کے لیے مسجد کے امام صاحب سے ملنے چلا گیا.....

ماں کو مارنے پیٹنے اور گالیاں دینے والے شخص پر عذابِ قبر:

9 ......میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ علم حاصل کرنے کے لیے روانہ ہوا..... جب ہم منزل پر پہنچے تو وہاں تعلیمی سرگرمیاں شروع ہو چکی تھیں..... ہم بھی تعلیم میں

Marfat.com

مصروف ہو گئے..... اس دوران لوگوں نے ایک ہیبت ناک خبر سنائی..... وہ یہ کہ ایک مردہ زندہ ہو گیا ہے..... اور لوگ اسے دیکھنے کے لیے دور دور سے چلے آ رہے ہیں..... کچھ لوگوں نے اس خبر کی سچائی پر یقین نہ کیا..... پھر ایک خبر یہ آئی کہ مردہ تو زندہ نہیں ہوا..... البتہ ایک قبر لرزتی دکھائی دے رہی ہے..... غرض جتنے منہ اتنی باتیں.....

میں بہت بے چین تھا در اصل صورت حال معلوم کرنا چاہتا تھا..... چنانچہ اپنے ساتھی کے ہمراہ روانہ ہوا..... اور پوچھتے پوچھتے آخر کار اس قبر تک پہنچ گیا..... وہاں عجیب منظر تھا..... بے شمار لوگ جمع تھے..... طرح طرح کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں.....

میں نے دیکھا..... ایک قبر پر بہت سے کانٹے پڑے تھے..... اور ان کے نزدیک کچھ لوگ لاٹھیاں لیے کھڑے تھے..... وہ لوگوں کو قبر کے نزدیک آنے سے منع کر رہے تھے..... یہ ساری صورت حال دیکھ کر میں نے ایک صاحب سے پوچھا:

''کیا بات ہے..... لوگ یہاں کیوں جمع ہیں..... اور یہ لاٹھیوں والے آدمی کون ہیں..... وہ لاٹھیاں لیے کیوں کھڑے ہیں؟.....''

اس شخص نے غور سے میری طرف دیکھا..... اور کہنے لگا:

''اس قبر کے مردے کو عذاب دیا جا رہا ہے..... اس کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں..... لاٹھیوں والے اس مردے کے رشتے دار ہیں..... وہ لوگوں کو قبر کے نزدیک آنے سے روک رہے ہیں.....''

اس کی بات سن کر مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی..... جسم کے سارے بال کھڑے ہو گئے..... دل دھک دھک کرنے لگا..... میں نے کچھ وظائف پڑھ کر اس کا ثواب اس مردے کو بخش دیا..... اس کے بعد واپس چلا آیا..... میرا ساتھی ہمراہ تھا..... میں اسباق کا مطالعہ کرنا چاہتا تھا..... مگر ہمت جواب دے گئی تھی..... ذہن ابھی تک اس مردے میں اٹکا ہوا تھا..... جسے عذاب ہو رہا تھا.....

اسی حالت میں مجھے نیند نے آلیا..... ابھی تھوڑی دیر ہی سویا تھا کہ ڈر کر اٹھ بیٹھا..... طبیعت بے چین تھی..... میں نے اپنی کیفیت اپنے ساتھی سے بیان کی تو وہ کہنے لگا:

Marfat.com

”قرار مجھے بھی نہیں ہے..... اللہ رحم فرمائے..... ہم کل دوبارہ اس جگہ جائیں گے.....“

”انشاء اللہ.....“

میں نے کہا: اگلی صبح ہم دونوں وہاں پہنچے..... اس دفعہ لوگوں کی تعداد پہلے کی نسبت کم تھی..... شاید اس لیے کہ یہ صبح کا وقت تھا.....

مجھ پر خوف بری طرح طاری تھا..... دھک دھک کرتے دل کے ساتھ قبر کے نزدیک پہنچا..... اور اس کا معائنہ کرنے لگا..... واقعی قبر کے اندر سے آوازیں آرہی تھیں..... یوں جیسے کسی کو جھٹکے دیے جارہے ہوں..... میں لرز اُٹھا..... پھر میں نے قرآن کریم کی تلاوت شروع کردی..... تھوڑی دیر تلاوت کرنے کے بعد میں نے ثواب مردے کو بخش دیا.....

اب سورج بلند ہونے لگا تھا..... لوگوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہورہا تھا.....

ایک ہفتہ گزر چکا تھا..... اس مردے کا عذاب بدستور جاری تھا..... میں سوچنے لگا.....

”اے مالک! اس کا کون سا ایسا کام تھا جس کی وجہ سے اسے عذاب ہورہا ہے..... اور یہ شخص مر کر بھی لوگوں کے لیے عبرت بنا ہوا ہے.....“

مجھے کسی طرح چین نہ تھا..... جوں جوں یہ خبر پھیلتی رہی..... توں توں لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہورہا تھا..... پولیس کے لیے لوگوں کو سنبھالنا مشکل ہوگیا تھا..... ایسے میں صحافیوں کی ایک جماعت وہاں پہنچ گئی..... وہ مردے کے رشتے داروں سے ملے..... انہیں دیکھ کر کچھ لوگ ان کے ساتھ ہولیے..... ایک صحافی نے مردے کی والدہ سے درخواست کی

”محترمہ! اس قبر کے متعلق کچھ بتائیں.....“

اس نے روتے ہوئے کہا:

”یہ میرا بیٹا ہے..... مجھے اس سے بہت محبت تھی..... اس کی عمر سولہ سال تھی..... میں اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتی تھی..... کیوں کہ آخر یہ میرا خون تھا..... میرے جگر کا ٹکڑا تھا..... میرے اچھے سلوک کے جواب میں.....“ وہ کہتے کہتے رک گئی.....

لوگوں نے دیکھا..... اس کی ہچکی بندھ گئی..... وہ چند لمحے خاموش رہی..... پھر گویا ہوئی..... میرے اچھے سلوک کے جواب..... میں وہ مجھ سے بے حد برا سلوک کرتا تھا.....

Marfat.com

مجھے مارتا..... پیٹتا اور گالیاں دیتا تھا..... جتنا وہ برا کر سکتا تھا..... اس نے کیا..... وہ بے نمازی تھا..... سارا دن کھیل تماشے میں گزارنا اس کا معمول تھا..... اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا..... اس نے دنیا میں میرا بہت دل دکھایا..... شاید اسی وجہ سے وہ عذاب میں مبتلا ہے..... لوگوں کے لیے تماشا بنا ہوا ہے..... میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی.....

وہ خاموش ہوگئی..... اس کی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا..... اس بوڑھی ماں کی باتیں سن کر میں تھرا اُٹھا..... نہ جانے اس بدبخت نے اپنی اس ماں کو کس قدر تکلیف دی تھی..... کہ اس کا دل موم نہیں ہو رہا تھا..... وہ کہہ رہی تھی..... میں اسے معاف نہیں کروں گی..... کچھ سوچ کر میں اس بوڑھی عورت کے پاس گیا..... میرے ساتھ کچھ لوگ بھی اس کے نزدیک ہوگئے.....

میں نے کہا: ''ماں! تم کیسی ماں ہو..... تمہاری آنکھوں کے سامنے..... تمہارے بیٹے کو عذاب ہو رہا ہے..... اللہ کی گرفت میں آیا ہوا ہے..... وہ یہ ٹھیک ہے..... اس نے تمہیں بہت ایذا دی ہوگی..... بہت زیادہ نافرمان اور بدکلام ہوگا..... لیکن تم ماں ہو..... ممتا رکھتی ہو..... اسے معاف کر دو..... معاف کرنا اللہ کی صفت ہے..... اور وہ معاف کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے..... معاف کر دو اس بدنصیب بیٹے کو..... ''

لوگوں نے میری تائید کی اور کہنے لگے:

''معاف کر دو اپنے بیٹے کو..... شاید اس طرح اسے نجات حاصل ہو جائے..... ''

بوڑھی ماں نے ایک نظر قبر پر ڈالی..... پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی:

''اے اللہ! میرے اس بیٹے نے ہمیشہ مجھے تکلیف دی..... لیکن آج میں اسے سب کے سامنے معاف کرتی ہوں..... تو بھی اسے معاف کر دے..... معاف کر دے اے اللہ..... ''

اس کے خاموش ہوتے ہی قبر سے آوازیں آنی بند ہوگئیں..... یہ دیکھ کر لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا..... ادھر ماں کا چہرہ پرسکون ہونے لگا تھا.....

Marfat.com